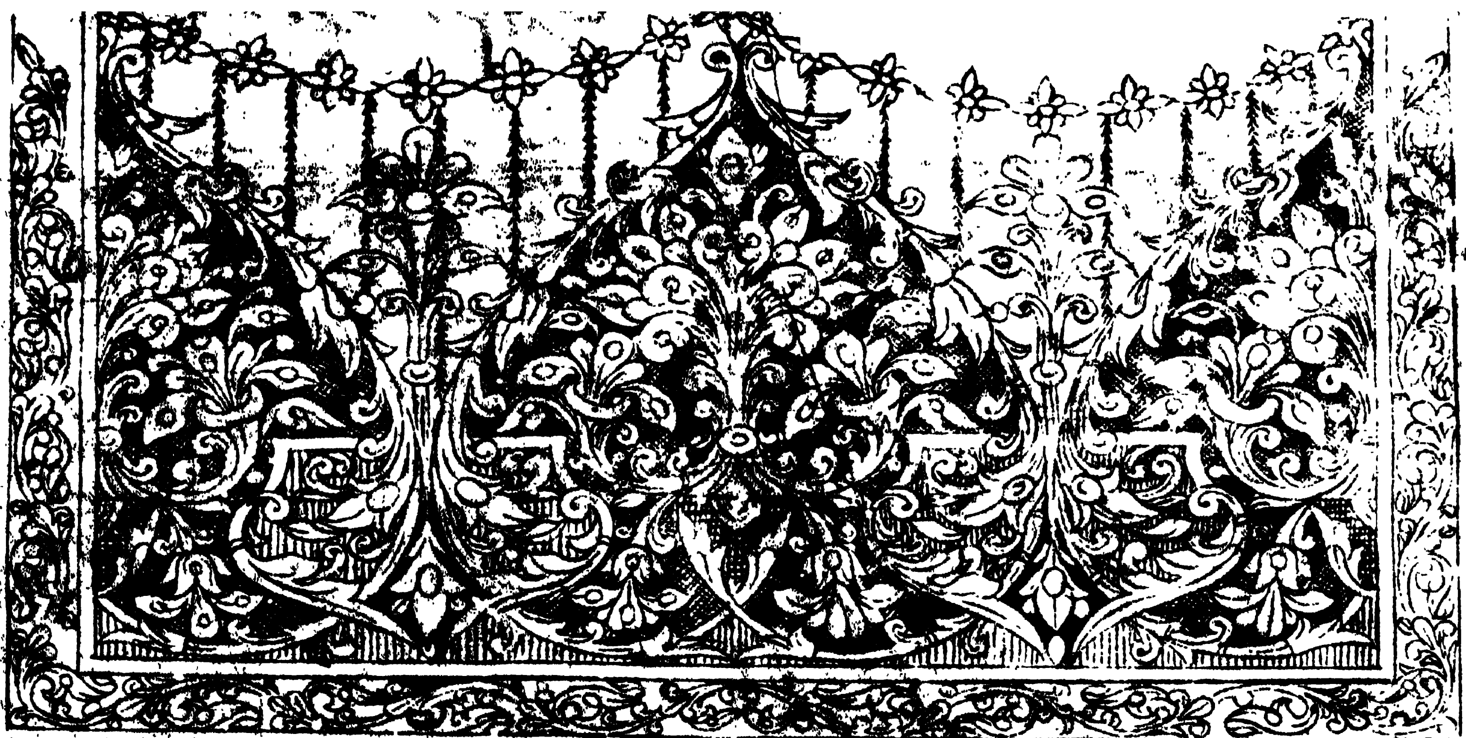
یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الآخرۃ

[illegible]

طی الفرسخ الی منازل البرزخ

در مطبع عامری بھوپال باہتمام حافظ حفیظ اللہ خان امام مسجد کلاں نور محل سنہ ۱۳۲۹ ہجری نبوی

اللہم ثبتنا بالقول الثابت فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الآخرۃ بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی الفضل والمن والانعام الذی من علینا بشرائع الایمان ونعمۃ الاسلام والصلوۃ والسلام علی سید الانام سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ الکرام وصحبہ العظام

اما بعد مخفی نہ رہے کہ دنیا کوئی اقامت گاہ انسان نہیں ہے بلکہ ایک گذرگاہ ہے کہ اس کو گذر کر کے منزل مقصود پر پہونچنا ہوتا ہے یہاں کی زندگی گو
حقیقت مین محض بے حقیقت ہے کیونکہ آدمی کے تین حال ہین اول تو وہ زمانہ جسمین پیدا نہین ہوا تھا یعنی ازل سے تا وقت ولادت دوسرا مرنے کے بعد سے ابد تک
جسمین دنیا کو نہ دیکھیگا یعنی قبر و برزخ تیسرا ایام حیات کا زمانہ جسکا نام دنیا ہے سو اگر اس دنیا کی زندگی کو ازل و ابد سے ملا کر دیکھو تو ایسی ہی نہین معلوم ہوتی ہے جیسے ایک
سفر طویل مین تھوڑا سا مقام ہوتا ہے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین مرفوعا آیا ہے کہ مجھکو دنیا سے کیا کام ہے میری اور دنیا کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے کوئی سوار
گرمی کے دن مین چلے اور راہ مین اوسکو کوئی درخت ملے اوسکے سایہ کے نیچے دم بھر سو رہے پھر چلدے اور اوسکو چھوڑ جائے شعر زیست [illegible] زندگی کا [illegible] یعنی آگے چلینگے دم لیکر
عیسی علیہ السلام نے بھی اسی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ دنیا ایک پل ہے اوسپر سے گذر جاؤ عمارت نہ بناؤ یہ مثال بہت صاف ہے کیونکہ دنیا کی زندگی آخرت مین
پہونچنے کے لیے ایک پل ہے جسکا ایک ستون مہد ہے اور دوسرا ستون لحد ہے اور دونون کے درمیان مسافت محدود ہے بعض نے اس پل کو نصف قطع کیا ہے اور
بعض نے تہائی اور بعض نے دو تہائی اور بعض کو ایک ہی قدم طے کرنا باقی ہے مگر اوسکو معلوم نہین ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک خط عمر بن عبد العزیز
رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا اوسمین کا ایک فقرہ یہ ہے کہ دنیا جای سفر ہے نہ اقامت گاہ کا گھر شعر اقامت گاہ نتوان ساختن بگذر از دنیا را + نسیم صبح گو ہا این سخن آہستہ در گوشم
بہرحال دنیا پر سے گذرنا ناگزیر ہے اور عالم برزخ کی سیر بھی ضرور سو اس عالم کی ابتدا موت کا دن ہے اور اسکی انتہا نفخ صور ہے جو مدت کسی کے لیے بہت ہے اور
کسی کے واسطے تھوڑی مثلا جو لوگ کہ بعد آدم علیہ السلام کے اونکے زمانے سے متصل مرے ہین اونکا زمانہ برزخ کسقدر طول طویل ہوا اور جو لوگ متصل نفخ صور کے
مرینگے اونکا زمانہ کس قدر تھوڑا ہوگا زمانہ زندگی مین جو [illegible] زائل کیے یا قیلولہ قائل نقش بر آب سے تعبیر کیجیے یا [illegible] سراب سے تشبیہ دیجیے جو کچھ خیر و شر یا نفع و ضرر آدمی
نے کیا ہے اس عالم مین اوس سب کا اثر ظاہر ہوگا نیکو نیکی بد کو بدی کی جزا و سزا ملیگی جبکہ اس گھر مین ایک مدت تک اقامت کرنا ضرور ہوا تو چاہیے کہ جانے سے پہلے
اوسکا حال اور معاملہ [illegible] اب طریقے معلوم کر لیے جائین [illegible] وقت پہونچنے کے [illegible] محض [illegible] منزل غربت [illegible] خانہ [illegible] عاقل [illegible] زمانہ [illegible]
اور جو جو اعمال و افعال وہان [illegible] کیجائے [illegible] محسوس ہوگا [illegible]

[illegible] کی تصنیف و آن کی حب ہی معلوم ہوئی کہ حب وہان پہونچا ہوگا لیکن بقدر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ و تابعین و تبع تابعین اللہ سبحانہ [illegible]
[illegible] سے اس باب میں ثابت ہوا اسکو تو ضرور ہی سمجھنا چاہیے کیونکہ عالم آخرت میں عقل کو کسی طرح کا دخل نہیں ہے مگر جو آنحضرت نے ارشاد
[illegible] نے اس باب میں بہت کچھ تالیف فرمائی ہر امر کی خوب تحقیق و تنقیح کی احادیث و آثار جمع کیے ضعیف و قوی سنا و آگاہی بخشی بال کی کھال نکالی [illegible]
[illegible] رضی اللہ عنہم [illegible] جگہ ان کتب کے نام مع نام مصنف بطور یادداشت بصیرت لکھتا ہون کتاب تذکرہ تالیف امام عبداللہ قرطبی رضی اللہ عنہ یہ کتاب اس
باب میں اجمع کتب ہی مرتبہ لیکن تا دخول جنت و نار سب کچھ تمام تحقیق و اتقان ہی کتاب مختصر تذکرہ تالیف امام ربانی حضرت عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ اسمین امام موصوف نے
و تحقیق لغت وغیرہ کو حذف کر کے اصل مطلب ہر باب کا لکھا ہے عجیب کتاب ہے دیکھنے سے اسکی قدر معلوم ہوتی ہے مصر اور مین بہت خوش اسلوب طبع ہوئی ہے شرح برزخ اسکے
مصنف کا نام معلوم نہیں مگر کتاب فی نفسہ نہایت عمدہ ہے شرح الصدور و کتاب الروح وغیرہ سے ماخوذ ہے التثبیت عند التبییت تالیف امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ
یہ ایک ارجوزہ ہے اسمین فتنہ قبور اور جو اسکے متعلق ہے اوسکا ذکر کیا ہے ایک سو تہتر بیتین ہین کشف الظنون مین کہا ہے کہ حسام الدین حسین بن ابراہیم بن خلیل مغلوی نے اسکی شرح
لکھی ہے اول اوسکا الحمد للہ الملک القوی العزیز الخ اور شیخ احمد بن خلیل سبکی شافعی متوفی سنہ ۱۰۳۲ نے اسکی دو شرحین لکھین ایک کا نام فتح المقیت فی شرح التثبیت
اور دوسری کا نام فتح الغفور بشرح منظومۃ القبور رکھا یہ شرح بالمزج ہے اول اوسکا یہ ہے الحمد للہ الباقی بعد خلقہ الخ انتہی اسکی ایک شرح سید
علامہ محمد بن اسمٰعیل امیر یمنی رضی اللہ عنہ نے لکھی اور اوسکا نام جمع التشتیت لشرح ابیات التثبیت رکھا یہ شرح نہایت محقق و متین و جامع ہے کتب متفرقہ
سے اسکو جمع کیا ہے اسی لیے اسکا نام جمع تشتیت رکھا یہ سب کتب زبان عربی مین ہین سید صاحب مرحوم نے بعد اتمام شرح کے رسالہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ
مسمی بشری الکئیب بلقاء الحبیب کو نظم کر کے اسکی شرح لکھی پھر اوسکو شرح کا تکملہ کیا جناب توفیق دام ظلہ نے بھی اسپر ایک شرح فارسی لکھی اوسکا نام ثمار التنکیت
لشرح ابیات التثبیت رکھا یہ شرح نہایت جامع و خوش اسلوب خوش عبارت ہے مضامین شرح مین خوب تنقیح و تہذیب فرمائی ہے کتاب الزواجر فیما یجری
من عذاب المقابر تالیف امام ابو اسحٰق یحییٰ بن حسین یمنی رحمہ اللہ یہ کتاب مختصر و جزو کی ہے شرح الصدور وغیرہ سے ماخوذ ہے شرح الصدور بشرح
حال الموت و القبور تالیف امام علامہ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ نہایت جامع احادیث و آثار و اقوال سلف و حکایات صالحین ہے یہ کتاب تذکرہ
قرطبی اور کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ سے اور اونکے سوا اور بہت کتب سے ماخوذ ہے اسکا ذکر خود اونہون نے کیا ہے دیباچہ اوسکا یہ ہے الحمد للہ الذی
ایقظ من شاء من سنۃ الغفلۃ و رفع من احب لقاءہ الی علیین و وضع عنہ اوزارہ وثقلہ واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ علیہا
من یعد داء الاخلاص حلتہ واشہد ان سیدنا ونبینا محمدا عبدہ ورسولہ المبعوث باشرف ملۃ المخصوص باکرم خلۃ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ السادۃ
الاجلۃ وسلم تسلیما کثیرا اما بعد فہذا ما اشتدت تشوق النفوس الیہ من کتاب شاف فی علم البرزخ اذکر فیہ الموت وفضلہ وکیفیتہ وصفۃ ملک الموت و اعوانہ وما
یرد علی المیت عند الاحتضار وحال الروح بعد مفارقۃ البدن وصعودہا الی اللہ تعالی واجتماعہا ومقرہا بعد ذلک وحال القبر وضمتہ وفتنتہ و
عذابہ وسعتہ وضیقہ وما ینفع فیہ مستوعبا شرح کل ذلک من حین یبدأ فی مرض الموت الی ان ینفخ فی الصور ناقلا لہ من الاحادیث المرفوعۃ
والآثار الموقوفۃ والمقطوعۃ متتبعا لذلک من کتب الحدیث معتبرا کلام ائمۃ الحدیث فی ذلک محررا ما وقع
من ذلک فی تذکرۃ القرطبی رضہ بالتنقیح والتخریج مع زوائد جمۃ لم تقع فی کتابہ وسمیتہ ورمزت علیہا
صورۃ لہ شرح الصدور بشرح حال الموتی فی القبور وارجو ان
کان فی الاجل فسحۃ ان اضم الیہ ان شاء اللہ تعالی کتابا فی اشراط الساعۃ واخر فی
[illegible] البعث والقیامۃ وصفۃ الجنۃ والنار علی وجہ الاستیعاب ایضا [illegible] اللہ [illegible]

یکجا ہو جائے ملتقی مکہ بالزنی و الفقہ ہے تالیف حضرت علامہ شمس الدین ابن قیم رحمہ اللہ علیہ رسالہ مختصر بیان قاعدہ جن ہو شرح الصدور کے بعض مضامین کا ترجمہ ہو اور ایک رسالہ فارسی قاضی ثناء اللہ صاحب کا ترجمہ بعض مضامین جسکا موسوم بہ رسالہ الموتی واحوال آخرت تالیف شاہ عبد الحق صاحب ایک بیان ہے دوسرا رسالہ طبع ہو چکا ہے قصر الامل بذکر حال المآل تالیف اللہ عما مجتبی شمس الدین ابن قطب الدین مراد آبادی علامہ کتاب البشری ہو جسکا تالیفی مباحث نفیس میں مقصود ہین مقصد اول ترجمہ ہو کتاب شرح الصدور کا اور مقصد دوم ترجمہ ہو کتاب سافرہ کا اسکی ترتیب ابواب شرح الصدور کی بہ ہین اور بعض مضامین جسکا حصہ کتاب میں شامل قاضی صاحب جمع ہوا وہ جامع ہی ایک نسخہ اکمل کا سنہ ۱۳۰۰ہجری کا لکھا ہوا قلمی حضرت مولانا سید ابو الاحسن صاحب قنوجی قدس سرہ کا خاکسار نے دیکھا ہو اس کتاب میں بھی اوس سے جو قابل اخذ تھا لیا گیا ہو قضیۃ المقدور لفتنۃ المقبور تالیف حضرت توفیق دام مجدہ یہ رسالہ زبان اردو میں ہے مختصر جامع اور خوش بیانی میں ضرب المثل ہو اوسپر طرہ یہ ہو کہ اشعار رنگین سے اوسمین رنگ آمیزی کی گئی ہو تھوڑا زمانہ گذرا ہو کہ طبع ہو کر دست برد اہل طلب ہو چکا ہو یہ کتابین تو خاکسار کو معلوم ہین ان مین سے اکثر کو دیکھا بھالا ہو بعض کو نہین دیکھا کیونکہ دو مین شرح ابیات کی فتح المقیت و فتح الغفور باقی سب کو دیکھا ہو اور اس کتاب مین اونسے استفادہ کیا ہو **سبب تالیف** جبکہ یہ خاکسار ترجمہ کتاب روض الریاحین واستنشاق نسیم الانس سے فارغ ہوا اور اللہ سبحانہ نے اپنے فضل وکرم سے اس کام کو تمام کیا تو دل مین آیا کہ کوئی کتاب برزخ کے بیان مین لکھی جائے کہ اوس سے کیفیت وہان کے حالات کی بخوبی معلوم ہو جائے تامل کیا تو کتاب خمار التنکیت شرح ابیات تثبیت اس کام کے لیے بہت پسند آئی اور یہ ٹھیری کہ بدون لحاظ متن وشرح کے مضامین اوسکے مبوب ومفصل ہو کے مستقل طور پر زبان اردو مین لکھ جائین چنانچہ اسی طور پر ترجمہ اسکا شروع ہوا اور سارے مضامین اوسکے ابواب وفصول مین لکھے گئے ہان جو بات کہ محض شرح کتاب سے متعلق تھی اوسکو چھوڑ دیا اور کچھ مقاصد کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ اور شرح برزخ وغیرہ سے اوسپر اضافہ کیے گئے اور **حالات برزخ** اوسکا نام تجویز کیا گیا اور کتاب بہمہ وجوہ تیار ہو گئی صرف دیباچہ لکھنا رہگیا اتفاقا جی مین آیا کہ کتاب شرح الصدور کو ضرور دیکھنا چاہیے اوس مین بھی اس مین کچھ لکھ لیا جائے دیکھا تو اوسکو اس باب کا فتاوی پایا اب یہ ٹھیری کہ اوسکا پورا ترجمہ کیا جائے اور مضامین حدیث برزخ کی بھی حسب موقع ومحل مندرج ہو جائین تا کہ کتاب جامع مافی الباب ہو اور ہر شخص اردو خوان مقامات وحالات برزخ پر مطلع ہو جائے چنانچہ بحمدہ تعالی شرح الصدور کا ترجمہ شروع کیا اور ابواب اوسی کے قائم رکھے بعض باب زیادہ کیے اور اکثر ابواب مین مضامین فصل کے قابل تھے اونکے لیے فصل وعنوان فصل قائم کیا اور مضامین حدیث برزخ کو بھی مناسب ہر باب وفصل درج کر دیا اور بعض مقامات اور جگہ سے بھی لکھدیے تا کہ پوری پوری جمعیت ہو اور نام اس کتاب کا **طی الفراسخ الی منازل البرازخ** رکھا اللہ سبحانہ اس سعی کو قبول فرمائے اور اپنی ذات مقدس کے لیے کرے اور مجھے اور سارے مومنین ومومنات کو اس سے نفع دے اور ہم کو دنیا سے با ایمان اٹھائے اور قبر وبرزخ کے عذاب سے بچائے اور ہمارے صغائر وکبائر کو اپنے عفو وکرم سے بخشدے اور حیات دنیا مین اعمال صالحات کی توفیق عطا فرمائے آمین اللہم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات اعوذ بک من المأثم والمغرم اللہم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم اللہم اغفر لی ذنبی کلہ اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنی آمین شرح الصدور کا ایک نسخہ قلمی کتب خانہ حضرت توفیق دام مجدہ کا خاکسار کے پاس تھا جس سے ترجمہ کیا گیا اوسمین بعض جگہ غلطی معلوم ہوئی تب معرفت احباب کے ایک اور نسخہ شرح الصدور کا ٹونک سے طلب کیا اور اس نسخہ سے مقابلہ کیا تو اوس سے اسی نسخہ کو بہتر پایا اور جو غلطی اسمین معلوم ہوئی اوسے درست کر دیا اور جو معلوم نہوا اوسکو اپنے حال پر رہنے دیا اوس نسخے مین باب کے باب غائب تھے مگر تاہم دو نسخے ملکر خاکسار کے نسخہ کی درستی ہو کر حتی الامکان کوشش وسعی کی جو مجھسے ہو سکا وہ بعون اللہ تعالی پورا کر دیا اور جو رہگیا اوسکا درست کرنا ناظر غیر مناظر کا کام ہے ہاں اللہ تعالی ہم سبکو توفیق عمل صالح

اور حسن نیت کی دعا فرمائی جب کبھی کسی کو صحیح نسخہ ملے اور اسمین غلطی معلوم ہو تو بلا تکلف درست فرمادے یا ترجمہ مین کسی طرح کی غلطی ہو گئی ہو تو مورد طعن نہ ٹھیرائے
بلکہ اصلاح کرکے میرے لیے دعای مغفرت کرے اسلیے کہ مین ایک بشر عاجز ہیچکارہ گنہگار ہون اور سراپا معاصی مین ڈوبا ہوا مجھسے آدمی سے خطا کا ہونا قریب
صواب کا ہونا بعید ہے جسمین جو کچھ غلطی و نسیان عمداً و سہواً ہوا ہو مین اللہ سبحانہ سے اوسکی معافی چاہتا ہون اور خلق اللہ سے عذر کرتا ہون الٰہی اللہ تو ہمارے گناہ
بخشدے اور توفیق خیر کی عنایت فرما اور عذاب و نکال و وبال سے بچا اور حسن خاتمہ روزی کر انک علی کل شیء قدیر و بالاجابۃ جدیر و صلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی
آلہ وصحبہ وسلم چونکہ ابتدای امر مین سوال منکر و نکیر کا ہوتا ہے اسلیے اس کتاب کا ایک مقدمہ ٹھیرایا اور اوسمین رب و دین و نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مختصر
طور پر بیان کیا تاکہ اللہ سبحانہ ہم سب کو وقت سوال کے ثابت رکھے اور تزلزل سے بچائے پس اس کتاب مین ایک مقدمہ ہے اور پچاس باب اور دو خاتمے
اور ایک حسن ختام ہے اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ بجاہ عریض الجاہ سیدنا و مولانا محمد رحمۃ
للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ والہ وسلم آمین **مقدمہ** بیان مین رب و دین و نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۔

فصل رب عزوجل رب کہتے ہین پالنے والے پرورش کرنے والے کو سو عرش سے فرش تک ساری مخلوقات کا پیدا کرنیوالا تربیت کرنے والا
رزق دینے والا ایک اکیلا وحدہ لا شریک لہ ہے نام پاک اوسکا اللہ عزوجل ہے صفتین اوسکی ننانوے ہین ہم کیا ہمارا بیان کیا جبکہ خود حضور پرنور سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ارشاد فرماوین کہ لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک تو پھر اور کسی کی کیا ہستی ہے کہ اوسکا وصف کر سکے اولی و افضل
یہی ہے کہ اوسی پر قناعت کیجائے جو کہ خود اوسنے سورۂ اخلاص مین اپنے حبیب کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا ہے یعنی تو کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ نرادھار ہے نہ کسی کو جنا نہ اوسکو کسی نے جنا اور نہین ہے اوسکے جوڑ کا کوئی۔ اگرچہ یہ سورت لفظون مین چھوٹی ہے لیکن حدیث شریف مین اسکو تہائی قرآن کے برابر فرمایا
ہے اسلیے کہ یہ ساری توحید و اخلاص ہے رب العالمین کی ثنا و صفت ہے رحمۃ للعالمین پر نازل ہوئی ہے **فصل دین اسلام کے بیان مین**
اسلام لغت مین مطلق انقیاد کو کہتے ہین اور شرع مین انقیاد خاص کا نام ہے جو کہ اوامر و نواہی الٰہی کے لیے ہوتا ہے یعنی احکام الٰہی کو قبول کرنا اور اونکو سچا
جاننا ہے اسلام و ایمان کا مفہوم ایک ہے ایک دوسرے سے جدا پایا نہین جاتا ہے نفس تصدیق مین کمی بیشی نہین ہوتی ہے اور ایمان شرعی قوت و ضعف
اجمال و تفصیل مین کم زیادہ ہوتا ہے اس تقریر سے درمیان نصوص کے جو کہ صراحۃً زیادتی پر دلالت کرتے ہین اور درمیان اقوال سلف کے موافقت ہو جاتی
ہے اسی قول کو نووی رضی اللہ عنہ نے پسند فرمایا ہے اور علامہ تفتازانی رحمہ اللہ نے اسکی نسبت محققین کی طرف کی ہے تاج سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ
اختلاف اس باب مین لفظی ہے بالجملہ اسلام ایسی چیز ہے کہ اسکے سوا اور کوئی دین مقبول نہین ہے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا
فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین یعنی جو شخص سوای اسلام کے ڈھونڈھے اور کوئی دین تو اوس سے قبول نہین اور وہ آخرت مین ٹوٹا پانیوالون
سے ہے اس جگہ اسلام سے وہ مراد ہے جسکی تفسیر خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث جبریل علیہ السلام مین فرمائی ہے یعنی اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے
اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہین اللہ کے اور قایم کرے تو نماز اور دے تو زکوۃ اور روزے رکھے
تو رمضان کے اور حج کرے تو بیت اللہ کا اگر قدرت رکھے تو طرف اوسکی راہ کے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے اس حدیث شریف مین ایمان و احسان کا سوال
اور انکا جواب بھی مذکور ہے سو اسلام احکام ظاہری کے انقیاد کا نام ہے اور ایمان تصدیق باطنی کا اور احسان تہذیب ظاہری و باطنی دونون کا اسم ہے
حضرت اسلام کے فضائل بیشمار ہین اون سبکے لکھنے مین اس جگہ طول ہے مگر تھوڑے سے بطور نمونے کے یہان لکھے جاتے ہین (۱) اسلام ایسی عمدہ شی ہے
کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسپر مرنے کی دعا فرمائی ہے اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین اخرجہ الامام احمد
و البخاری فی الادب والنسائی والحاکم وصححہ عن رفاعۃ الزرقی رضی اللہ عنہ (۲) یہ ایسی نعمت ہے کہ عظمت و کرامت مین کوئی نعمت نعمت اسلام کو نہین

جیسے کہ سنتے و دیکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان یعنی اسنے محبوب کردیا طرف تمہاری ایمان کو اور زینت دی اوسکو تمہارے دلون مین اور مکروہ کردیا طرف تمہارے کفر کو اور فسق و عصیان کو (۳) حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام نے اپنی اور اپنی اولاد کے لیے اسلام پر دایم رہنے کی دعا کی واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک (۴) پھر اپنی اولاد کو اوسکی وصیت فرمائی یابنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون (۵) اسلام سے بڑھکر اور کون سی نعمت ہوگی حالانکہ یہ ملت ہے ابراہیم علیہ السلام کی اور حق تعالیٰ نے پیدایش سے پہلے اس امت کا نام مسلمین رکہا ہو سماکم المسلمین من قبل وفی ہذا سفیان رضی اللہ عنہ نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہے یعنی تورت و انجیل و قرآن مین (۶) یہ اسلام وہ شی ہے کہ اسپر وفات پانے کا سوال موسی علیہ السلام کی قوم کے مومنین نے اللہ تعالیٰ سے کیا ربنا افرغ علینا صبرا و توفنا مسلمین (۷) یہ ایک ایسی چیز ہے کہ یوسف صدیق علیہ السلام نے اسپر وفات پانے کی دعا فرمائی توفنی مسلما والحقنی بالصالحین (۸) اسلام سے زیادہ تر عظیم کون سی منت ہوگی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اوسکا نام دین رکہا اور یہ ارشاد کیا ان الدین عند اللہ الاسلام (۹) عطیۂ اسلام سے اور کون عطیہ بڑھکر ہوگا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خود اوسکو ہمارے لیے پسند فرمایا ہے ورضیت لکم الاسلام دینا (۱۰) کونسا مذہب زیادہ تر بزرگ ہوگا اسلام سے حالانکہ جو کچھ آسمان و زمین مین ہے وہ سب اسی کے ساتھ متصف ہے فرمایا اللہ پاک نے ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرہا والیہ ترجعون (۱۱) حلۂ اسلام سے کون حلہ فاخر تر ہوگا حالانکہ پہنانے والا اوسکا حق سبحانہ و تعالیٰ ہے کہ اپنے خلیل کو اور سارے مسلمین و مہدیین کو پہنایا ہے ماکان ابراہیم یہودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین (۱۲) اسلام سے بہتر کون سی بخشش ہوگی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خیر خلق افضل رسل علیہم الصلوۃ والسلام کو انا اول المسلمین کہنے کا امر فرمایا اور اس قول کو اذکار مین اشرف طاعات مومنین کے ٹھیرایا اور اسکو اکرم عبادات مصلین کی کنجی بنایا یہان تک کہ نمازی دن بھر مین چند بار اسکو مکرر کہتا ہے (۱۳) یہی اسلام ہے کہ قیامت کے اہوال سے نجات میدان حشر کے مواقف سے رہائی مسلمانون کے مونہ کی سپیدی و روشنی اسی کی دامن دولت سے بندھی ہوئی ہے جس وقت کہ اس سے اعراض کرنے والون کی مونہ سیاہ و تاریک ہو جاوینگے پھر اس سے اعظم و اسنی اور کوئی عطیہ و ہدیہ کیونکر ہو سکتا ہے (۱۴) یہی اسلام ہے کہ سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے پانی پینا اسی کے طفیل مین نصیب ہوگا جبکہ کافر منافق وغیرہ اہل عصیان کو وہان سے ہنکائے جاوینگے (۱۵) اسی اسلام کے سبب سے پل صراط پر سے گذر جانا نصیب ہوگا جبکہ شقی بدبخت ٹکڑے ٹکڑے ہو کے جہنم مین گرینگے (۱۶) یہی اسلام ہے کہ اسکی وجہ سے مسلم مجرم سے ممتاز ہوگا (۱۷) یہی اسلام ہے کہ روح القدس علیہ السلام نے اسکی بشارت کے لیے نزول فرمایا قل نزلہ روح القدس من ربک بالحق لیثبت الذین امنوا وہدی وبشری للمسلمین (۱۸) یہی اسلام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے سبب سے اپنے بندون کو بیشمار نعمتین عنایت فرمائین یہ آیت شریف اس مضمون پر ناطق ہے واللہ جعل لکم من بیوتکم سکنا الی قولہ کذلک یتم نعمتہ علیکم لعلکم تسلمون یہ دونون آیتین ایسی نعمتون کی تعداد پر مشتمل ہین کہ خلق کی زبان اوسکے بیان مین وفا نہین کر سکتی ہے بلکہ اگر ہر ایک پر انمین سے علیحدہ کلام کرے تو سارے اوقات و ازمان مستغرق ہو جاوین (۱۹) یہی اسلام ہے کہ اسکی بدولت حق تعالیٰ بندۂ مومن کو جواب مین سوال ملائکۂ منکر نکیر کے ثابت رکہتا ہے اللہم ثبتنا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ والحمد للہ الذی من علینا بالاسلام وہدانا بالفضل والانعام وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ کلمۃ صادقۃ یقولہا المسلمون فی دار السلام

فصل بیان مین نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے

نبی وہ شخص ہے کہ طرف سے اللہ تعالیٰ کے خبر دیوے اور نبی رسول سے زیادہ تر عام ہے کیونکہ رسول مین یہ شرط ہے کہ جدید شرع لاوے بخلاف نبی کے کہ اسمین یہ شرط نہین ہے سو ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہین ہے جاننا چاہیے کہ سارے انبیا ورسل علیہم الصلوۃ والسلام سے بہتر و برتر ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین آپکا اسم مبارک ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم ہے اللہ پاک نے آپکا نام محمد و احمد رکہا ہے انکے سوا اور بہت اسمای شریفہ و صفات سنیہ سے آپکو ممتاز فرمایا ہے زرقانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ آپکے اسماء

چار سو سی زیادہ ہین بعض کہتے ہین کہ مثل اسماء حسنیٰ کے ننانوے ہین ابن العربی نی فرمایا کہ ہزار ہین صاحب جواہر والعلامات نی اسماء و صفات نبویہ کو
بشرح و بسط ذکر فرمایا ہی غرضکہ آپکے اوصاف و اخلاق و سیر بے حد و حساب ہین سوای اللہ سبحانہ کے اونکی کمیت و کیفیت کو کوئی بشر نہین جان سکتا ہے
بہلا جنکی مدح خود خالق فرماوے اونکے وصف و مدح کا کیا کہنا ہے ۔ بیان کس طرح سی کیجیے تو نے اوصاف نبی کا + تو مداح ایزد ہے تو ہی ممدوح ایزد کا
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر + صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم تسلیما کثیرا ۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے
جسوقت مومن اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی تو اوسکے پاس دو فرشتے آتے ہین پہر وہ اوسکو خبر کرتے ہین وہ جاگ اوٹھتا ہے جسطرح کہ سونیوالا جاگتا ہے پہر کہا جاتا ہے
کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہی اور محمد میرے نبی ہین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس پکارتا ہے ایک پکارنیوالا کہ سچ کہا میرے
بندے نی سو تم فرش کرو اوسکا جنت سے اسکو بیہقی و ابن مردویہ و ابن ابی عاصم نے سنت مین روایت کیا ہی اس باب مین اور بہی حدیثین ہین آیندہ انکا
ذکر ہوگا منکر نکیر کے جواب مین وہی شخص ثابت رہیگا جو کہ مومن ہی اور مومن وہی ہے جسکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سی کامل محبت ہی اور کامل محبت یہی ہی کہ
ماں باپ اولاد و ساری خلق سی زیادہ آپکے ساتھ محبت رکہے اور جو ایسی محبت نہین ہے تو پہر ایمان ہی نہین ہے دیکہو بخاری و مسلم نی انس رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا ہے ایمان نہ لائیگا ایک تمہارا یہان تک کہ مین زیادہ تر محبوب ہوؤن اوسکو اوسکے ماں باپ اور اولاد
اور سارے لوگون سی عمدہ نشانی آپ کی محبت کی یہ ہی کہ ظاہر و باطن ہر امر مین سنت کی پیروی کرے سوائے آپکے اور کسی کی خوشی ناخوشی کا خیال نہو ریا
و سمعہ کی ہوا نہ لگے صرف آپ ہی کی خوشنودی مرکوز خاطر ہو کثرت سے درود و سلام آپ پر بہیجا کرے آپکی تعظیم و توقیر کرے کسی کی بات کو آپکے کلام پاک پر
تقدیم نہ دے بیہقی رحمہ اللہ نی کہا ہے عظمت کا مرتبہ محبت کے مرتبہ سے بڑھا ہوا ہے کیونکہ ہر محب معظم نہین ہے جیسے محبت باپ کی اپنے بیٹے سے اور محبت
مالک کی اپنے غلام سی کہ یہان صرف محبت ہے تعظیم نہین ہی آپکی سنت کی پیروی اور کثرت درود عجب نعمت ہی کہ اس سی دین و دنیا دونونکے منافع حاصل ہوتے
ہین حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا ہے کہ مجھے میرے والد نے وصیت فرمائی ہے کہ مین ہر روز نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بہیجنے کی مواظبت
کرون اور فرمایا کہ ہمنے جو کچہہ پایا وہ اسی درود سے پایا یعنی دنیا و دین کی حاجتین جو کچہہ کہ ہمنے پائین وہ بطفیل درود شریف ہی کے پائین اور یہ کیونکر نہو
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجہپر ایک بار درود بہیجتا ہے اللہ اوسپر دس بار درود بہیجتا ہی
رواہ مسلم سو جبکہ ایک بار کے عوض مین تو اللہ سبحانہ دس بار رحمت نازل کرتا ہے تو پہر اوس شخص کا کیا کہنا جو کہ آپ پر بکثرت درود بہیجتا ہی اوسپر کس قدر
رحمت کا نزول ہوتا ہوگا اسی درود کی کثرت سے جسکو اللہ سبحانہ چاہتا ہے اوسکو عالم رویا مین آپکی زیارت نصیب ہو جاتی ہے اللہم ارزقنا علمای دین اور
مشائخ صالحین نی چند درود ایسے لکہے ہین کہ اونکی برکت سی شرف زیارت حاصل ہو جاتا ہی اسی طرح بعض طرق نماز کے بہی لکہے ہین کہ اونکی وجہ سے یہ دولت
بے زوال ہاتھ آتی ہی جناب توفیق مآب مجدد نی بعض صیغے اس قسم کے کتاب الداء والدواء مین تحریر فرمائے ہین شرح برزخ مین ابو عبد اللہ مطوی سے نقل کیا
ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب مین دیکہا پوچہا کہ اللہ تعالی نے آپکے ساتھ کیا کیا فرمایا مجھے بخشدیا پوچہا کس سبب سی کہا بسبب پانچ درود کے
جنکو مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بہیجا کرتا تہا پوچہا وہ کیا ہین فرمایا اللہم صل علی محمد بعدد من صلی علیہ + وصل علی محمد بعدد من لم یصل علیہ وصل علی
محمد کما تحب و ترضی ان یصلی علیہ وصل علی محمد کما امرتنا بالصلوۃ علیہ وصل علی محمد کما ینبغی الصلوۃ علیہ اس سی معلوم ہوا کہ کثرت و مداومت درود شریف
کی عجب نعمت ہے کہ بعد موت کے موجب مغفرت کی اور برزخ مین باعث نجات کی اہوال آخرت سے ہوتی ہے اللہم صل وسلم علی سیدنا و نبینا و مولانا محمد و
علی آلہ و صحبہ اجمعین فضائل و مناقب درود شریف بے حد و حساب ہین منجملہ اونکے چند یہ ہین ہر دن سو بار درود پڑہنا موجب ہی بر آنے سو حاجت کا تیس دنیا
مین ستر آخرت مین اسکی سند حسن ہی ہر دن سو بار پڑہنا ایسا ہے جیسے رات دن عبادت کی یہ کام نزدیک اللہ تعالی کے ساری عملون سی محبوب ہی درود شریف

والے کے لیے مرنیکے بعد اُردو قبر پر استغفار کرتاہے زیادہ پڑھنے والا اللہ تعالی سے قریب اور مستحق شفاعت ہو جاتاہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس سے محبت ولی ہو جاتی ہے جناب توفیق دام ظلہ نے کتاب زیادۃ الایمان مین اکثر فائدے درود شریف کے ذکر فرمائے ہین یہ کتاب طبع ہو کے مطبع خاص و عام ہو چکی ہے اللہ سبحانہ قبول فرماوی مدائح نبوی مین شعرا امت نے عربی فارسی اور اردو مین نظماً و نثراً بہت کچھ لکھا ہے چونکہ یہ کتاب اردو مین ہے لیے چند شعر قصیدہ مدحیہ جناب شہیدی رحمہ اللہ سے منتخب کرکے تبرکاً و تیمناً اس مقدمے کا اونپر خاتمہ کرتا ہون

عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا
وہ اس عالم مین آیا نوبخش تھا جو ونکی تسکین کو
کشود عقدۂ باطن مین کافی نام حق اوسکو
اودہر اسے وصل ادہر مخلوق مین شامل
خدا سے مانگی کیا کیا نعمتین دیتا ہی بندون کو
لب گوہر فشان وا ہونگی جب عرض شفاعت کو
تری تعریف و سیرت بیان مین آئی ہی تیری
فراغ دل سے گذران زندگی کا کوئی دم گذرے
تمنا ہے درختون پر تری روضے کی جا بیٹھے

عرب مین شور اوٹھا جسوقت اوسکی آمد کا
گیا جنت مین طوبی بن کی سایہ اوس سہی قد کا
کھلا کرتا ہے بن کبھی ہمیشہ قفل ابجد کا
خواص اوس برزخ کبری مین ہی حرف مشدد کا
ترا دست دعا ضامن ہی جب کل عقدے کا
تماشا گاہ محشر مین تکین گی نیک و بد کا
صفاہان تک مسخر ہوگا اس تیغ مہند کا
حسد ہو خضر و عیسی کو مرے عیش مخلد کا
قفس جسوقت ٹوٹی طائر روح مقید کا

طلوع روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا
شرف حاصل ہوا آدم او ابراہیم کو اوس سے
شب معراج چڑھکر عرش پر دم مین اوتر آیا
گر افعی بن کی جا نکلے اودہر ابلیس اندھا ہے
پہر وسا ہر کسی کو اک حصار عافیت کا ہے
بنینگے جس گھڑی عشرت کے سامان بزم جنت مین
رہا کعبہ مین تیری روضے کی در پر نہ جا پایا
کبھی نزدیک جا کر آستانے سے لگون آنکھین
مدینے کی زمین لگ گئی نہ لائق ہو مرا لاشہ

ظہور حق کی محبت ہی جہان مین نور احمد کا
نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اپنے اب وجد کا
بیان اوس قلزم معنی کے کیا ہو جزر اور مد کا
ملا ہی قصر اخضر روح کو اوس کی زمرد کا
مجھے نام مبارک کا ہی ذو القرنین کو سکہ کا
کھلے گا حال امت پر ترے انعام بیحد کا
اہی اندوہ سیہ ہے رنگ تیرہ سنگ اسود کا
کبھی مین دور بیٹھون اور کرون نظارہ گنبد کا
کسی صحرا مین ان کی مین خورش ہون دام و دد کا

صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم عدد ما علمت وزنۃ ما علمت وملاء ما علمت

فہرست ابواب وفصول و وصول

باب ۱ بیان مین برزخ کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون یعنی اونکے آگے ایک حجاب ہے اس دن تک کہ اوٹھائے
جاوینگے برزخ نام ہے اوس چیز کا جو درمیان دو شی کے ہو صحاح مین کہا ہے کہ برزخ حاجز ہے درمیان دو شی کے اور برزخ وہ ہے کہ درمیان دنیا و آخرت کے ہے

حشر سے پہلے و قیامت موت سے حشر تک فراء نے کہا کہ برزخ مرنے کے دن سے بعث کے دن تک ہے جو مرا وہ برزخ مین داخل ہوا حاصل یہ ہے کہ عالم برزخ
عالم قبر ہے جو کہ ما بین موت کے ہے بعث تک **ف** اللہ سبحانہ نے اپنی قدرت کاملہ حکمت بالغہ سے حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام کو مشت خاک سے
اپنے ہاتھ سے بنایا اپنی روح اونمین پہونکی سب چیزون کے نام اونکو سکھائے سارے فرشتون سے اونکو سجدہ کرایا جنت مین بسایا پہر بوجہ خطا کے
جسمین ہزارہا حکمتین تہین وہان سے نکال کے دنیا مین آباد کیا پس انکے لیے پہلا گہر جنت دوسرا دنیا تیسرا برزخ جو تہا پہر جنت مقرر فرمایا اور اونکی اولاد
کے واسطے پہلا گہر ان کا پیٹ دوسرا دنیا تیسرا برزخ چوتہا جنت یا نار قرار دیا اور ہر گہر کے لیے احکام جدا گانہ معین فرمائے یعنی ان کی پیٹ کو خلق و
تقدیر کا گہر ٹہیرایا اسکے بعد دنیا کو دار عمل بنایا مزرعۂ آخرت مقرر فرمایا اصلاح معاش و معاد کے طریقے تعلیم فرمائے اسکی درستی کے لیے نبی بہیجے کتابین
نازل فرمائین اوامر و نواہی کا نقشہ جمایا ترغیب و ترہیب کا تماشا دکہایا پہر جن لوگون نے ظاہر باطن اسکے موافق اپنا برتاؤ کیا توحید پہ جمے رہے انبیا و رسل
کا کہا مانا اونکی اچہی طرح سے اطاعت کی اونکے طریقے کو دانتون سے خوب مضبوط پکڑا اونکی چال کو آرام و تکلیف مین مرتے دم تک چہوڑا وہ پکے سچے مومن
مسلم ٹہیرے اور جنہون نے کاروائی دنیا کے لیے دین اسلام کو بظاہر قبول کیا باطن مین کفر و عناد پہ جمے رہے وہ منافق ہوئے اور جو لوگ ظاہر باطن مین
کفر پہ رہے دین کو کسی طرح کا سروکار نہ رکہا بلکہ رسولون کی تکذیب کی اونکو ہر قسم کی ایذا پہونچائی وہ پکے کافر سمجہے گئے اللہ سبحانہ نے اس دنیا مین شان ربوبیت
کو کام فرمایا مومن منافق کافر کو حسب مقتضای حکمت روٹی کپڑا جاہ و منصب صحت و عافیت وغیرہ عطا کی بلکہ بہ نسبت مومنین کی منافقون کافرون کو زیادہ
دنیا ہر قسم کے عیش و آرام مین رکہا مال و دولت اولاد و حکومت سے اونکی آنکہون کو ٹہنڈا کیا حساب کتاب سزا جزا کو قیامت کے لیے رکہ چہوڑا لیکن
قیامت سے پہلے ایک اور گہر مین بسایا جس کو برزخ کہتے ہین یہ دنیا سے اتنا زیادہ وسیع ہے جتنی دنیا ماں کے پیٹ سے زیادہ وسیع ہے یہان ایمان
و کفر و نفاق اخلاص و ریا اچہے برے اعمال کی جانچ ہوتی ہے خدا و رسول کی طاعت و معصیت کا انجام آنکہون سے نظر آجاتا ہے قرآن و حدیث کی باتین
جو دنیا مین سنتے کہتے پڑہتے لکہتے تہے وہ سب ظاہر طور دکہائی دیتی ہین فرمانبردارون کی آو بہگت ہوتی ہے فرش فروش اسباب عیش و آرام
اون کے لیے مہیا کیا جاتا ہے نافرمانون کو دور دبک مار پیٹ کیجاتی ہے طوق بیڑی آگ سانپ بچہو وغیرہ ایذا و تکلیف کا ساز و سامان درست کیا
جاتا ہے اور یہ سب کچہ تو بطور ما حضر کے ہے پوری پوری سزا جزا قیامت کے دن حساب کتاب ہو کے ملیگی پہر مومنین مخلصین ہمیشہ ہمیشہ کو جنت کے
غرفون مین عیش و آرام کرینگے کفار و منافقین ابد الآباد جہنم کے درکات مین جلیں گے موت کو موت آجاویگی حیات ابدی اپنا سمان دکہاویگی سارے
جہگڑے بکہیڑے طے ہو جاوینگے پہر مومنین ہین اور حور و غلمان جنت اور رضای رحمن سے کافر و منافق ہین اور آگ کا عذاب دوزخ ہے اور قہار جبار کا غصہ عتاب
ہے تب پہر دیکہو مومن ہین ؎ ہے حرام آگ کا عذاب ہمین ؎ اللھم احفظنا اللھم اغفر لنا وارحمنا وعافنا وارزقنا واجرنا من خزی الدنیا و
عذاب الاخرۃ بجاہ سیدنا ومولانا شفیع المذنبین رسول رب العالمین محمد صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین امین

باب ۲ آغاز موت کے بیان مین

(۱) ابن ابی شیبہ نے مصنف مین امام احمد نے زہد مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب اللہ تعالی
نے حضرت آدم اور اونکی ذریت کو پیدا کیا تو فرشتون نے کہا کہ زمین اونکو نہ سمائیگی فرمایا مین موت کو پیدا کرنے والا ہون فرشتون نے عرض کیا کہ اب اونکو
عیش خوشگوار نہوگا فرمایا مین امل کو پیدا کرنے والا ہون یعنی تمنای باطل (۲) ابو نعیم نے حلیہ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب
آدم علیہ السلام زمین کی طرف اوتارے گئے تو اونکے رب نے اونسے کہا کہ عمارت بناؤ واسطے اوجڑنے کے اور بچے جنو واسطے فنا کے ۔ ایک نسخے مین
اسکے بعد یہ زیادہ کیا ہے کہ حدیث مین آیا ہے لدوا للموت وابنوا للخراب ؎ یعنی جنو واسطے کیڑون کے اور بناؤ واسطے اوجڑنے کے اسی مضمون کو
کسی شاعر عربی نے خوب نظم کیا ہے ؎ الا یا ساکن القصر المعلی ؎ ستدفن عن قریب فی التراب ؎ لہ ملک ینادی کل یوم ؎ لدوا للموت وابنوا للخراب

باب ۳ موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا منع ہی بسبب کسی ضرر کے جو کہ جسم و مال مین پہونچے ا بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی ہرگز نہ تمنا کرے ایک تمہارا موت کی بسبب کسی ضرر کے کہ اوسپر اترا ہی پہر اگر ضرور تمنا کرنیوالا ہی تو چاہیے کہ یون کہے اللھم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی و توفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی یعنی الٰہی زندہ رکھ مجکو جب تک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مار مجکو جبکہ مرنا میرے لیے بہتر ہو اس سے معلوم ہوا کہ مطلوب خیر عاقبت ہی عاقل کو نہین لائق ہی کہ دنیا مین کسی تکلیف ابتدا کے نازل ہوتے ہی عاجز ہو جاوے کیونکہ اوسکو بقا نہین ہی ۔ مشکلی نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود ۔ نہ شادی داد سامانی نہ غم آورد نقصانی + بہ پیش ہمت ما ہر چہ آمد بود مہمانی ۲ مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی ہرگز تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی اور اوسکی دعا کرنے پہلے اس سے کہ اوسکو آوے بیشک جبکہ مرتا ہی ایک تمہارا تو اوسکا عمل منقطع ہو جاتا ہی اور بیشک زیادہ نہین کرتی مومن کو اوسکی عمر مگر خیر ۳ بخاری و نسائی نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی ہرگز تمنا کرے ایک تمہارا موت کی اگر وہ نیک ہی تو شاید زیادہ کرے یعنی نیکی اور اگر گنہگار ہی تو شاید توبہ سے اللہ تعالی کی رضا کو طلب کرے ۴ امام احمد بزاز ابو یعلی حاکم بیہقی نے شعب الایمان مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی تمنا کرو تم موت کی پس بیشک ہول مطلع سخت ہی اور بیشک سعادت سے ہی کہ دراز ہو عمر بندے کی یہانتک کہ روزی دیوے اوسکو اللہ انابت یعنی رجوع ہونا مراد مطلع سے وہ امور آخرت ہین جنپر میت بعد موت کے مطلع ہوتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ آخرت کی ہول دنیا کی ایذا سے زیادہ تر سخت ہی پس آسان کی وجہ سے سخت کی تمنا کرنی چاہیے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ طول عمر طاعت الٰہی مین علامت ہی سعادت آدمی کی ۔ اندیشۂ مرگ منے ہی سینہ سب ریش + نگرہ ہی جگر جیسے لباس درویش + ہاتہون سے جو آج ہو سکے کر لیجے + پہر کل تو ہمین ہی ایک قیامت در پیش ۵ بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منع نہ فرماتے اس سے کہ ہم موت کی تمنا کرین تو ہم اوسکی تمنا کرتے ۶ بخاری نے قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ہم خباب کی عیادت کو گئے اونہون نے سات داغ لگائے تھے پس کہا اگر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمکو منع نہ فرماتی اس سے کہ موت کی دعا کرین تو مین اوسکی دعا کرتا ۷ مروزی نے قاسم مولی معاویہ سے روایت کیا ہی کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے موت کی تمنا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سن رہے تہے پس آپنے فرمایا تو موت کی تمنا نکر اسلیے کہ تو اگر اہل جنت سے ہی تو بقا تیرے لیے بہتر ہی اور اگر تو اہل نار سے ہی تو کون چیز جلدی کرتی ہی تجکو طرف اوسکے ۸ خطیب نے اپنی تاریخ مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی پس بیشک وہ نہین جانتا ہی کہ اوسنے کیا آگے بہیجا اپنے نفس کے لیے ۹ امام احمد ابو یعلی طبرانی حاکم نے ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اون پر داخل ہوے اور آپ کی چچا حضرت عباس مریض تہے پس اونہون نے موت کی تمنا کی آپنے اونسے فرمایا کہ ای چچا تم موت کی تمنا نکرو کیونکہ اگر تم نیک ہو پہر تم تاخیر دیے جاؤ زیادہ کرو گے نیکی کو طرف اپنی نیکی کی تمہارے لئی بہتر ہی اور اگر تم مسیئی ہو پس تم تاخیر دیے جاؤ پہر تم اپنی اسائت سے رجوع ہو تو تمہارے لئی بہتر ہی پس تم موت کی تمنا نکرو ۱۰ امام احمد نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا ہرگز تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی اور نہ اوسکی دعا کرے پہلے اس سے کہ اوسکو آوے مگر یہ کہ اوسکو اپنے عمل کے ساتہ وثوق ہو **باب ۴ بیان مین فضیلت طول عمر کی طاعت الٰہی مین** ۱ امام احمد اور حاکم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ کون آدمی بہتر ہی فرمایا جسکی عمر دراز ہوئی اور اوسکا عمل اچہا ہوا کہا پس بدتر آدمی کون ہی فرمایا جسکی عمر دراز ہوئی اور اوسکا عمل برا ہوا رواہ الترمذی ایضا ۲ حاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی بہتر تمہارے دراز تر تمہارے ہین از روی

عمرون کو اور بہت اچھی تر ہی از روی اعمال کی۔ امام احمد نے بیچ مثل اسکی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی (۳) طبرانی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کیا خبر دون مین تمکو تمہارے اچھون کی صحابہ نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ فرمایا دراز تر تمہارے از روے
عمر و نکے اسلام مین جبکہ سداد کرین یعنی اپنے اعمال سے سداد و استقامت طلب کرین (۴) عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا سنا مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جبکہ دراز ہوئی عمر مسلمان کی تو اوسکے لیے بہتر ہی (۵) امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا دو آدمی
بنی کے قبیلہ قضاعہ سے تھے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسلام لائے پہر ایک اونمین کا شہید ہوگیا اور دوسرا سال بہر تاخیر دیا گیا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ
عنہ کہتے ہین کہ مینے جنت کو دیکہا پس مینے مؤخر کو دیکہا کہ وہ شہید سے پہلے جنت مین داخل کیا گیا مینے اس سے تعجب کیا مینے صبح کو اسکا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کیا آپنے فرمایا کیا اوسنے بعد اوس کے رمضان کے روزے نہین رکھے اور چہ ہزار رکعت نہین پڑہین اور راتنی اتنی رکعت نماز سنت کی (۶)
امام احمد و بزار نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین ہی کوئی افضل نزدیک اللہ کے اوس مومن سے کہ عمر دیا جاوے
اسلام مین واسطے ایک تسبیح و تکبیر و تہلیل کے (۷) ابونعیم نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ باقی رہنا مسلمان کا غنیمت ہی واسطے ادای فرائض
اور نمازون کے اور واسطے چیز کے کہ دیوے اوسکو اللہ اپنے ذکر سے (۸) ابن ابی الدنیا نے ابراہیم بن ابی عبلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجہے بات پہونچی ہی کہ مومن جب مرجاتا ہے
تو تمنا کرتا ہی پہر پہرنیکی طرف دنیا کی نہین ہی یہ تمنا مگر یہ کہ ایک تکبیر کہے یا ایک بار لا الہ الا اللہ کہے یا ایک بار سبحان اللہ کہے اس سے معلوم ہوا کہ مومن دار آخرت مین کبھی دنیا کو یاد
کریگا اور اپنی تقصیر عبادت الہی مین نادم ہوگا جو کہ دنیا مین اوس سے واقع ہوئی اور ایسو اسطے ہی کہ وہان عبادت کرنیوالون کے مراتب دیکھیگا اور یہی معلوم ہوا کہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
سبحان اللہ بہترین اذکار ہی باب ۵ موت سے عمل منقطع ہو جاتا ہی (۱) اس باب کی حدیث مسلم بروایت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ باب سابق مین گذر چکی (۲)
ابوسعید معلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ موت سے اعمال کے صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہین اور میت نہ عمل صالح پر قادر ہوتا ہی نہ ردِ سلام پر اوسکو قدرت ہوتی ہی یعنی بطور عبادت
کے کہ جسپر اجر مترتب ہوتا ہو رہی یہ بات کہ رد سلام بطور دعا کی حق مسلم مین سو اسپر وہ قادر ہی جیسا کہ صحیح حدیثون سے ثابت ہی (۳) مطرف بن شخیر رضی اللہ عنہ کہتے
ہین کہ شب جمعہ کو ایک میدان پر میرا گذر ہوا اور مین اور راتون کو بہی اوس جگہ گذرتا تہا پس مینے وہان ایک برہنہ قوم دیکھی اونکو سلام کیا اونہون نے مجہے سلام
کا جواب نہ دیا مین ٹہر گیا اونہون نے آپس مین کہا کہ یہ مطرف بن شخیر ہی مینے کہا ای تعجب تم تو میرا اور میرے باپ کا نام جانتے ہو اور سلام کا جواب نہین دیتے اونہون نے
کہا ای مطرف ہم مردے ہین ہمارے نامۂ اعمال اعمال صالحہ سے لپیٹ دیے گیے ہم اگر اسپر قدرت رکہتے کہ سلام کا جواب دین تو ہم اسکو دنیا و مافیہا کے بدلے لیتے
میںے اونسے کہا مجہے کیا ہی کہ مین تمہین برہنہ دیکھتا ہون اونہون نے کہا ہمارے کفن پہٹ گئے اور ہماری طرف وہ چیز نہین پہونچی جس سے ہم اپنی شرمگاہ
کو چہپاوین مینے کہا مجہے کیا کہ مین تمہین جمع دیکھتا ہون اونہون کہا اسلیے کہ ہر قبر مین ستر مردے جمع ہوگئے ہین سو ہم بہت ہو گئے مینے کہا کیا تم شرماتے
نہین کہ عورتین تمہارے ساتھ ننگون کو دیکھتی ہین اونہون نے کہا ای مطرف بیشک موت کی تلخی اور اوسکی سکرات ہم سے ہماری عقلون کو لے گئی پس مرد
نہین جانتا ہی کہ وہ مرد ہی نہ عورت جانتی ہی کہ وہ عورت ہی مینے کہا مجہے کیا ہی کہ مین تمکو اس رات مین دیکھتا ہون اور راتون مین کسی کو مینے اس جگہ نہین
دیکہا اونہون نے کہا یہ شب جمعہ ہی ہم اس رات کو نکلتے ہین پس ہم دیکھتے ہین کہ آیا ہماری اولاد اور گہر والے ہمکو یاد کرتے ہین اور ہماری نیت سے خیرات کرتی
ہین جب مینے جانے کا ارادہ کیا تو اونہون نے کہا ای مطرف ٹہر جا تجہسے ہماری ایک حاجت ہی مینے کہا وہ کیا ہی اونہون نے کہا جبکہ جمعہ آوے تو تو لوگون مین وعظ
کر اور اونسے کہہ کہ ہمارے کفن پہٹ گئے بدن بوسیدہ ہوگئے ہڈیان بوسیدہ ہوگئین ہمارے بال پریشان ہوگئے اور تم ہمکو بہول گئے پس تم ہمارے احوال پر رحم کرو اور اعمال
صالحہ کے ساتھ زندگی کو غنیمت جانو کیونکہ ہم اونکے چہوڑنے سے پشیمان ہوے اس اثر سے کئی فائدے معلوم ہوے ایک یہ کہ مردون کے لیے جسم ہین کہ دکہائی دیتے ہین
جیسا کہ مطرف نے اوس قوم کو دیکہا دوسرا یہ کہ کفن بعد بوسیدگی کے اون جسمون کے ساتھ باقی نہین رہتے جیسا کہ مطرف نے اونکو برہنہ دیکہا تیسرا یہ کہ

روایت دو نون میں یہی نہین ہی ۱۲ — سے ایک نسخہ مین بنی قضاعہ سے — سے ایک نسخہ مین یعنی اوسکی عمر دراز ہو اور وہ اللہ تعالی کی تسبیح تکبیر و تہلیل کیا کرے ۱۲ — سے ایک نسخہ مین پر اوقات گذرے ہین — سو ۱۲ — شہ باب — شیخ الصدور مین نہین ہی شیخ الرزق مین لکہا گیا ہے

مردون کو رد سلام پر قدرت نہین ہی لیکن یہ بات اکثر حدیثون کی مخالف ہی جو کہ اونکی رد سلام مین وارد ہوئی ہین وجہ توفیق یہ ہی کہ وہ سلام کا جواب دیتی ہین
مگر یہ اونسی بطور عبادت کے نہین ہوتا ہی جیسا کہ اونہون نی کہا کہ ہماری نامۂ اعمال لپیٹ دیے گئے پس اونکے قول کے یہ معنی ہین کہ اگر ہم اس بات کی قدرت رکھتے کہ رد
سلام کرین بطور ثواب کے تو ہم اوسکو دنیا و مافیہا کے عوض لیتے بلکہ وہ صرف بطور اُنس کے رد کرتی ہین جو کہ مومن کو اوسکے اقارب کے ساتھہ ہوتا ہی اونہون نی اس طور
پر ہی مطرف کے سلام کا جواب دیا وجہ دوسری یہ ہی کہ اونکو اظہار حسرت منظور تہا بعض علما نے ایک اور وجہ توفیق نہایت عمدہ بیان فرمائی ہی وہ یہ ہی کہ اونہون نے جو اپنی عدم
قدرت رد سلام پر بیان کی پس مراد اونکی رد سلام اوس چیز کے ساتھہ ہی کہ اوسکو زائر سُنے اور حدیث شریف مین جو آیا ہی کہ وہ رد سلام کرتے ہین اس سے مراد رد سلام
بانحفا ہی کہ زائر اوسکو نہین سنتا چوتہا فائدہ یہ ہی کہ کفن بوسیدہ ہو جاتا ہی مردون کے پاس باقی نہین رہتا مگر ہان میت کیلیے بعد اوسکے کوئی کپڑا صدقہ دیا جاوے تو
وہ باقی رہتا ہی اور میت اوس سے ستر کرتا ہی اوسکو کفن دائمی کہتی ہین جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر اونکا قول کہ نہین پہونچا ہماری طرف وہ کپڑا جس سے ہم اپنی ستر
کو چھپاوین پانچوان یہ ہی کہ مردے شب جمعہ کو جمع ہوتی ہین اور اپنی اولاد وغیرہ کے صدقہ و خیرات کے منتظر رہتی ہین چھٹا یہ کہ موت کے بعد شدت موت کی تلخی زمانہ
دراز تک باقی رہتی ہی جس سے ہوش حواس ٹھکانے نہین رہتے جیسا کہ کہا کہ وہ ہماری عقول کو لیگئی ساتوان یہ ہی کہ مردون عورتون کی روحین اپنے اشخاص کے
ساتھہ متمیز ہوتی ہین بعد موت کے جیسے کہ حالت حیات مین متمیز ہوتی تہین جیسا کہ مطرف نے کہا کہ ہم عورتون کو تمہاری ساتھہ ننگا دیکھتی ہین آٹھوان یہ ہی کہ
مردے اس بات کو مکروہ جانتے ہین کہ زندے دنیا مین مشغول رہین اعمال صالحہ مین قصور کرین کیونکہ اونہون نے امور آخرت کو دیکھ لیا اچھے برے کام کی جزا
سزا کو سمجھہ بوجھہ لیا وہ چاہتے ہین کہ ہم سے جو ہوا سو ہوا مگر جو زندہ ہین وہ اپنی عمر عزیز کو ضائع نکرین حیات مستعار کو غنیمت جانین اعمال صالحہ سے اپنے اوقات کو معمور
رکہین ع گر مانرسیدیم تو بارے برسی (۴) حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نہین ہی کوئی قیمت واسطے عمر مومن کے اور یہ اسلیے ہی کہ اگر قیامت کے دن
اوسکی دنیا و مافیہا ہو تو لیوے اوس سے ایک گناہ بہی دور نکریگی اور اگر دنیا سے اوسکو واسطے گھڑی بھر کی عمر ہو بیہودہ نادم ہووے اور توبہ کرے تو برسون کے گناہون کو مٹادیگی ف انقطاع
عمل کے یہ معنی ہین کہ اوس عمل کا ثواب منقطع ہو جاتا ہی جو دنیا مین اوسپر مترتب ہوتا تہا رہا مجرد عمل سو یہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رضی اللہ عنہم سے مروی ہی بطور رغبت و شوق
عبادت کے نہ بطریق تکلیف کے جیسے کہ موسی علیہ السلام کی نماز قبر مین اور تلاوت قرآن شریف بعض اولیا کی قبر مین روایت کی گئی ہی چنانچہ اسکا ذکر آیندہ آوے گا

باب مراتب اعمار کے بیان مین

(۱) حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جس شخص کو زندہ رکھتا ہی
اللہ اسلام مین چالیس برس پھیر دیتا ہی اوس سے جذام و برص و جنون و خناق شیطان کو اور جس کو عمر دیتا ہی پچاس کی آسان کرتا ہی اوسپر حساب اور جسکو زندہ
رکھتا ہی ساٹھہ برس دیتا ہی اوسکو اللہ رجوع ہونا طرف اوس چیز کے جسکو وہ دوست رکھتا ہی اور جسکو زندہ رکھتا ہی ستر برس محبت رکھتے ہین اوس سے آسمان والے یعنی حور
اور جس کو عمر دیتا ہی اسی برس کی ثابت رکھتا ہی اوس کی نیکیون کو اور مٹاتا ہی اوسکے گناہ اور جس کو زندہ رکھتا ہی نوے برس بخشتا ہی اوسکے وہ گناہ جو آگے ہو چکے ہین
اور ہوتا ہی وہ اللہ کا قیدی اوسکی زمین مین اور شفاعت قبول کیا جاویگا اپنے گھر والون مین اس سے معلوم ہوا کہ طول عمر اسلام مین بعد بلوغ کے مومن کے حق مین
اس سے بہتر ہی جو اول مر جاوے (۲) ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی میری امت کی عمرین
درمیان ساٹھہ کے ہین ستر تک یعنی اکثر امت کی عمرین یہ ہونگی اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص ساٹھہ برس کے بعد مر گیا وہ اپنی عمر کو پورا کر چکا اور جو شخص اس سے پہلے
مرا اوسکی عمر سے نقصان ہوا (۳) ابن ابی الدنیا نے ایک ثقہ سے وہ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی معترک
منایا یعنی وقوع موت کا بکثرت مابین ساٹھہ کے ہی ستر تک اس سے معلوم ہوا کہ عمر اکثر امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعد ساٹھہ کے ہی اور غایت اوسکی
ستر ہی اور جس شخص کی عمر ستر سے زیادہ ہوئی ہو وہ نسبت اوسکے قلیل ہی جیسا کہ حکیم ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اقل امت
میری اہنار سبعین ہین اور طبرانی نے کبیر مین بسند ضعیف ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ اقل امت میری ستر سال کو پہونچے گی

باب موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا بسبب خوف فتنہ دین کے جائز ہی ۱ امام مالک رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی قائم نہوگی قیامت یہانتک کہ گذریگا آدمی کسی آدمی کی قبر پر پس کہیگا ای کاش مین اوسکی جگہ ہوتا اس سے
معلوم ہوا کہ آخر زمانہ مین سختیان ہونگی کہ ہر ایک کو ضرر پہونچاوینگی پس موت کی آرزو کریگا سو وہ اوسوقت معذور سمجھا جاویگا ۲ امام مالک و بزار نے ثوبان
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی اللھم انی أسالك فعل الخیرات وترك المنکرات وحب المساکین فی اذا اردت بالناس فتنۃ
فاقبضنی الیك غیر مفتون وّلا مضیع وّلا مقصر یعنی الٰہی مین تجھسے سوال کرتا ہون نیکیان کرنے برائیان چھوڑنے مساکین کی حب کا اور جبکہ تو ارادہ کرے لوگون کے
ساتھہ کسی فتنہ کا تو قبض کر مجھکو اپنی طرف اس حال مین کہ مین فتنہ مین پڑون اور اس حال مین کہ ضائع نکرون یعنی تیرے اور لوگون کے حقوق کو اور نہ اس حال مین کہ تقصیر
کرون یعنی تیری اوامر و نواہی مین ۳ ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو نہ نکلیگا دجال یہانتک
کہ نہوگی کوئی چیز زیادہ محبوب طرف مومن کے اوسکی جان نکلنے سی ۴ امام مالک رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونہون نے فرمایا اللھم قد
ضعفت قوتی وکبرت سنی وانتشرت رغبتی فاقبضنی الیك غیر مضیع وّلا مقصر یعنی الٰہی میری قوت ضعیف ہوگئی میری عمر بڑہ گئی میری رغبت منتشر
ہوگئی پس تو مجھے اپنی طرف قبض کر لے اس حال مین کہ مین نہ ضائع کرنیوالا ہون نہ تقصیر کرنیوالا پس دس ہینہ سے تجاوز نکیا یہانتک کہ انتقال ہو گیا ۵ ابن عبد البر نے تمہید
مین مروزی نے جنائز مین امام احمد نے اپنی مسند مین طبرانی نے کبیر مین علیم کندی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین ابو عبس غفاری کے ساتھہ تہا چہت پر اونہون نے
ایک قوم کو دیکھا کہ وہ وبا کے سبب سے کوچ کئے جاتی تہی پس ابو عبس نے کہا ای وبا تو مجھے اپنی طرف لیلے تین بار اس کلمے کو کہا علیم نے اونسے کہا تم یہ کیون کہتے ہو کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین فرمایا کہ تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی پس نزدیک اسکے انقطاع ہی اوسکے عمل کا اور وہ پہیر نہین لایا جاویگا کہ توبہ کرے رضا طلب کرے
ابو عبس نے کہا مینے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہی کہ فرماتے تہے مبادرت کرو تم ساتھہ موت کے چھہ خصلتون سے حکومت بیوقوفون کی کثرت کمینون کی
بیع حکم کی یعنی رشوت لیکے حکم دین۔ ہلکا سمجھنا خون کا قطع رحم نوجوان لوگ کہ ٹہیراوین قرآن کو مزامیر آگے کرینگے آدمی کو تاکہ راگنی مین سناوے اونکو قرآن
کو نسمجھہ بوجھہ مین اونسے نہایت کم ہو ۶ حاکم نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ حکم بن عمرو نے کہا ای طاعون تو مجھے اپنی طرف لے لے پس اونسے کہا
گیا کہ تم یہ کیون کہتے ہو حالانکہ تمنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہی کہ فرماتے تھے تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی حکیم نے کہا مقرر مینے سنا ہی جو تمنے سنا
لیکن مین مبادرت کرتا ہون چھہ خصلتون سے بیع حکم کثرت کمینون کی حکومت صبیان کی خون ریزی قطع رحم نوجوان لوگ کہ آخر زمانہ مین ہونگے ٹہیراوینگے
قرآن کو سرود ۷ ابن سعد نے طبقات مین حبیب بن فضالہ سے روایت کیا ہی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے موت کا ذکر کیا پس گویا اوسکی تمنا کی اونکے
بعض اصحاب نے کہا تم کسطرح موت کی تمنا کرتے ہو بعد قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین سے ہے واسطے کسی کے کہ تمنا کرے موت کی نہ
نیک نہ بد اگر وہ نیک ہی تو زیادہ کریگا نیکی کو اور اگر بد ہی تو رجوع کریگا پس اونہون نے فرمایا مین کیونکر موت کی تمنا نکرون حالانکہ مین اس سے
ڈرتا ہون کہ پالیوین مجھکو چھہ خصلتین گناہ کو ہلکا سمجھنا حکم کو بیچنا رحمون کو قطع کرنا کثرت کمینون کی نوجوان ٹہیراوین قرآن کو مزامیر ۸ طبرانی نے
عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی مگر یہ کہ اوسکو وثوق
ہو اپنے عمل کے ساتھہ پس جبکہ تم دیکھو اسلام مین چھہ خصلتین تو تمنا کرو موت کی اور اگر تیری جان تیرے ہاتھہ مین ہو تو اوسکو چھوڑ دے ضائع
کرنا خون کا امارت صبیان کی کثرت کمینون کی امارت جاہلون کی بیچنا حکم کا نوجوان لوگ کہ ٹہیراوین قرآن کو مزامیر ۹ ابن ابی الدنیا نے سفیان
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ آئیگا لوگون پر ایک زمانہ کہ ہوگی موت اوسمین زیادہ تر محبوب طرف قراء یعنی عبادت کرنیوالون کی سرخ سونے سے
۱۰ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہی کہ موت زیادہ تر محبوب ہوگی طرف مومن کے سرد پانی سے کہ ڈالا

جاوی اوسپر شد بہرہ اوسکو پی لی (۱۱) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ البتہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ گذریگا جنازہ اونمین پس کہیگا آدمی کاش مین اوسکی
جگہہ ہوتا (۱۲) ابن سعد نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سی روایت کیا ہی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے پس مین اونکی عیادت کو آیا مینے کہا الہی شفا دی ابو ہریرہ
کو اونہون نی کہا الہی تو اوسکو یعنی صحت کو رجوع نہ کر اور کہا قریب ہی ای ابو سلمہ کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ ہوگی موت زیادہ تر محبوب طرف ایک اونکے کی نسبت
سونے سے اور قریب ہی ای ابو سلمہ اگر تو باقی رہا تہوڑا زمانہ تو آئیگا آدمی قبر پر پس کہیگا ای کاش مین تیری جگہہ ہوتا (۱۳) مروزی نی جنائز مین مُرّہ ہمدانی رضی اللہ
عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ عبد اللہ نے اپنی اور اپنے اہل کے لیے موت کی تمنا کی اونسی کہا گیا کہ تم نے اپنے اہل کے لیے تو موت کی تمنا کی پہر تم اپنی جان کے لیے موت
کی تمنا کیون کرتے ہو اونہون نی کہا اگر مین جان لون کہ تم آپنے اس حال پر سلامت رہوگی تو مین اسکی تمنا کرون کہ تم مین بیس برس زندہ رہون (۱۴) مروزی نے
ابی عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک وقت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی صُفّہ مین تھے اور اونکے تحت مین فلان فلان دو عورتین صاحب منصب و جمال
یعنی دیوڑہی ۱۲
تہین اور اونسی اونکی اولاد نہایت خوبصورت تہی کہ اتنے مین ایک چڑیا اونکے سر پر چون چون کیا پہر بیگ دیا اونہون نی اپنی ہاتہ سی اوسکو پہینکدیا پہر کہا البتہ
کہ مرجاوے آل عبد اللہ کی بہرہ ور اونکے پیچھے مرجاوے زیادہ تر محبوب ہے طرف میری اس سی کہ یہ چڑیا مرجاوے (۱۵) مروزی نی قیس سی روایت کیا ہی کہ عبد اللہ
کے پیچھے اونکے آگے دوڑ رہے تھے پس کہا تم دیکھتے ہو ان کو البتہ یہ زیادہ تر سہل ہے مجہپر اور روے مرنے کے انکے عدد سے جو کہ جعلان سی ہو جعلان جمع ہے جعل
کی یہ ایک کیڑا ہے کہ نجاست کو لڑہکایا کرتا ہی (۱۶) حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ہمارے اس شہر مین ایک عابد تہا وہ مسجد سے نکلا جبکہ اوسنے
اپنا پاؤن رکاب مین رکہا تو ملک الموت اوسکے پاس آئے اوس نے اونسے کہا مرحبا مین تو تمہارا بہت مشتاق تہا پس اونہون نی اوسکی روح قبض کرلی (۱۷)
ابن سعد نے طبقات مین اور مروزی نی خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی جانور خشکی مین اور نہ دریا مین خوش کری مجہی یہ بات
کہ وہ میرا فدیہ ہو جاوے موت سے اور اگر موت کوئی نشان ہوتا کہ لوگ اوسکی طرف دوڑتے تو اوسکی طرف جاتے مین مجہپر کوئی سبقت نہ لیجاتا مگر وہ آدمی کہ اپنی
زیادتی قوت سے مجہپر غالب ہو جاتا (۱۸) ابو نعیم نے خالد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا واللہ اگر موت کسی مکان مین رکہی ہوئی ہوتی تو مین اونسی اول
ہوتا جو اوسکی طرف سبقت کرتے (۱۹) عبد ربہ بن صالح سی روایت کیا ہی کہ وہ مکحول پر اون کے مرض موت مین داخل ہوئے پس وہ اونکے پاس آئے اونسی کہا اللہ تمکو عافیت
دی مکحول نی کہا ہرگز یون نہین ملنا اوس سے جس کے عفو کی امید ہے بہتر ہے باقی رہنے سے اون کے ساتھ جنکے شر سی امن نہین ہی شیاطین انس اور ابلیس
اور اوسکا لشکر (۲۰) ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابو مسہر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے ایک آدمی کو سنا کہ اوسنی سعید بن عبد العزیز تنوخی سی کہا
اطال اللہ بقاءک یعنی دراز کری اللہ تمہاری بقا کو پس وہ خفا ہوے اور کہا بلکہ جلدی پہونچا دے مجہکو اللہ طرف اپنی رحمت کے ف اطال اللہ بقاءک کی
دعا دینا نہ چاہیے کیونکہ یہ تحیہ مشرکین ہی وہ کہا کرتے تہے کہ دس ہزار برس زندہ رہ (۲۱) ابو نعیم نے عبیدہ بن مہاجر سی روایت کیا ہی کہا اگر کہا جاوی کہ جو کوئی
اس ستون کو چہوئیگا وہ مرجاویگا تو مین البتہ کہڑا ہونگا تاکہ اوسکو چہوؤن (۲۲) ابو عبد اللہ عبد الرحمن صنابحی سے روایت کیا ہی کہا دنیا بلاتی ہی طرف فتنہ کے
اور شیطان بلاتا ہے طرف گناہ کے اور ملاقات اللہ کی بہتر ہے ان دونون کی ساتہ رہنے سی (۲۳) ابن ابی الدنیا نی عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہ وہ موت کی تمنا نہین کرتے تہے کہتے کہ مین ہر دن اتنی اتنی نماز پڑہتا ہون یہانتک کہ بہیجا طرف اونکی یزید بن ابی مسلم نے یعنی لوگون کو اور اون کو
مشقت مین ڈالا اور ملے اوس سی جس چیز کو کہ ملے پہر کہنے لگے الہی لاحق کر تو مجہکو اخیار سے اور مت چہوڑ تو مجہے ہمراہ اشرار کے (۲۴) ام الدرداء رضی اللہ عنہا
سے روایت کیا ہی کہا جبکہ آدمی اچہے حال پر مرتا تو ابو الدرداء کہتے مبارک ہو تجہکو ای کاش مین تیری جگہہ ہوتا ام الدرداء نے اس باب مین اون سی کہا
اونہون نی کہا کیا تو جانتی ہی ای احمق بیشک آدمی صبح کرتا ہی مومن اور شام کرتا ہی کافر اوسکا ایمان سلب کیا جاتا ہی حالانکہ اوسی خبر نہین فانا لهذا المیت اغبط
منی لهذا بالبقاء فی الصلوٰۃ والصیام (۲۵) ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابن ابی الدنیا نی ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی نفس کہ خوش کرے

مجھکو یہ بات کہ نہ میرا فدا ہو جاوی موت سے اور نہ نفس کھی کا (۲۶) ابن ابی الدنیا اور خطیب نے اور ابن عساکر نے ابو بکرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا واللہ نہین ہے کوئی نفس کہ نکلے محبوب تر طرف میرے میرے نفس سی جو یہ ہے اور نہ نفس اس مکھی اوڑنے والی کا یہ لوگ گھبرا گئے کہا کیون اونہون نے
کہا مین ڈرتا ہون اس سی کہ پاؤن ایسا زمانہ کہ طاقت نہ رکھون کہ حکم کرون اوسمین نیک بات کا اور نہ منع کرون بری بات سی اور اوس دن کون خیر و خوبی
ہوگی (۲۷) ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابن سعد و بیہقی نے شعب الایمان مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک آدمی اونپر گذرا ابو ہریرہ
نے اوس ہی کہا تیرا کہان کا ارادہ ہے اوسنے کہا بازار کا کہا اگر تجسے ہو سکے کہ موت کو خریدے پہلے اس سے کہ تو لوٹے تو خرید کر (۲۸) ابن ابی الدنیا نے
طبرانی نے کبیر مین ابن عساکر نے طریق عروہ بن رویم سے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی یہ ایک شیخ تھی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے اور دوست رکھتے تھے کہ قبض کیے جاوین یہ دعا کیا کرتے تھے کہ الہی میری عمر زیادہ آگئی اور میری ہڈی سست ہوگئی پس تو مجھے اپنی طرف قبض کرلے
کہتے ہین کہ مین ایک دن مسجد دمشق مین نماز پڑھتا تھا اور دعا کرتا تھا کہ قبض کیا جاؤن اتنے مین ناگاہ ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت آیا اور اوسپر سبز
دوقراج یعنی بالاپوش تھا اوسنے کہا یہ کیا ہی جسکی تو دعا کرتا ہی مینے کہا اور کس طرح دعا کرون اے بھتیجے کہا کہہ اللھم احسن العمل و بلغ الاجل یعنی الہی اچھا کر عمل کو اور
پہونچا دے اجل کو مینے کہا تو کون ہی اللہ تجپر رحم کرے کہا مین رتائیل ہون جو کہ کھینچتا ہے حزن کو مومنین کے سینون سی پھر مینے التفات کیا تو کسی کو نہ دیکھا —

باب فضیلت موت کے بیان مین علما رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ موت نہ عدم محض ہی نہ فنا صرف وہ تو فقط انقطاع ہی اوس تعلق کا جو
روح کو بدن کے ساتھ ہوتا ہی اور مفارقت و حیلولت ہی اون دونون کی درمیان مین اور بدلنا ہے ایک حال کا اور انتقال ہی ایک گھرسی دوسرے گھر کی طرف
ابو الشیخ نے اپنی تفسیر مین اور ابو نعیم نے بلال بن سعد سی روایت کیا ہی کہ وہ اپنی وعظ مین کہا کرتے تھے ای اہل خلود اور ای اہل بقا تم نہین پیدا کیے گئے ہو
فنا کے لیے تم تو خلود و ابد کے واسطے پیدا کیے گئے ہو ولیکن تم نقل کیے جاتے ہو ایک گھرسی طرف دوسرے گھر کی ابو نعیم نے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے
کہا تم تو ابد و بقا کے لیے پیدا کیے گئے ہو ولیکن تم نقل کیے جاتے ہو ایک گھر سے طرف دوسرے گھر کی ایک نسخے مین بجای ابو نعیم کے یون ہے رواہ الطبرانی
فی الکبیر والحاکم فی المستدرک عن عمر بن عبد العزیز الخ **فصل موت مومن کا تحفہ ہی** تحفہ بر و لطف و مال نو کو کہتے ہین پس موت مومن
بندے کے لیے احسان و لطف ہی کیونکہ اللہ تعالی مومن کو دار اکدار سی اوٹھا کر اشرف جوار کی طرف لیجاتا ہی ابن مبارک نے زہد مین طبرانی نے کبیر مین حاکم
نے مستدرک مین بیہقی نے شعب الایمان مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی تحفہ مومن کا موت ہے
ابن ابی شیبہ نے مصنف مین مروزی نے جنائز مین طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا صاف دنیا گئی پس نہین بچی اوس سی مگر تلچھٹ پس موت تحفہ ہے
واسطے ہر مسلمان کے **فصل موت مومن کا ریحانہ ہے** دیلمی نے مسند فردوس مین حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی موت
ریحانہ ہی مومن کا ف ریحانہ کے معنے رحمت و راحت کے ہین **فصل موت مومن کی غنیمت ہی** دیلمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا ہی موت غنیمت ہی معصیت مصیبت ہی فقر راحت ہی غنا عقوبت ہی عقل ہدایت ہی اللہ سی جہل گمراہی ہی ظلم ندامت ہی طاعت آنکھ کی خنکی ہی رونا اللہ کی خوف سی نجات ہی نار سی ہنسنا
ہلاکت ہی بدن کی توبہ کرنیوالا گناہ سی مثل اوس شخص کی ہی جسکے لیے کوئی گناہ نہین رواہ البیہقی فی شعب الایمان وضعفہ ف غنیمت یہ ہی کہ کوئی چیز بلا مشقت حاصل ہو چونکہ موت سی اجر و ثواب ملتا ہی اسلیے
اوسکو غنیمت فرمایا **فصل موت فتنہ سی بہتر ہی** (۱) امام احمد نے سعید بن منصور نے اپنے سنن مین بسند صحیح محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہے دو چیزین ہین کہ ابن آدم اونکو برا جانتا ہے مکروہ رکھتا ہی موت کو اور موت اوسکے لیے بہتر ہے فتنہ سی اور مکروہ رکھتا ہی کمی مال کو اور کمی
اوسکی کمتر ہے واسطے حساب کے (۲) بیہقی نے شعب الایمان مین زرہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی دوست
رکھتا ہی انسان حیات کو اور موت بہتر ہے اوسکے نفس کے لیے اور دوست رکھتا ہی انسان کثرت مال کی اور قلت مال کی کمتر ہے واسطے اوسکے حساب کی یہ حدیث

مرسل ہی (۳) ابن ابی شیبہ اور مروزی نی طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نگاہ نہین رکہتا آدمی کے دین کو مگر اوسکا گڑہا یعنی قبر (۴) ابن ابی شیبہ نے ابن مبارک نی زہد مین مروزی نی ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی غائب کہ انتظار کری اوسکا مومن بہتر واسطی اوسکی موت سے (۵) سعید ابن منصور ابن جریر نے ابو الدردار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی مومن مگر موت سے واسطے اوسکے خیر ہے اور نہین ہی کوئی کافر مگر موت خیر ہے واسطے اوسکے پس جو شخص مجہے سچا نہ جانے تو بیشک اللہ تعالی فرماتا ہے وما عند اللہ خیر للابرار یعنی جو کچہہ نزدیک اللہ کے ہے بہتر ہے واسطی نیکون کے ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم الایۃ (۶) ابن ابی شیبہ نے مصنف مین عبد الرزاق نی اپنی تفسیر مین حاکم نے مستدرک مین طبرانی و مروزی نے جنائز مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی نفس نیک اور نہ بد مگر موت بہتر ہے واسطے اوسکے حیات سے اگر وہ نیک ہے تو مقرر اللہ تعالی نے فرمایا ہے وما عند اللہ خیر للابرار اور اگر بد ہے تو مقرر اللہ تعالے نے فرمایا ہے ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم الایۃ (۷) ابن ابی الدنیا نے حضرا مرسے روایت کیا ہے کہا جو شخص کہ نہین ہے واسطے اوسکے موت مین خیر پس کوئی خیر نہین ہے اوسکے لیے حیات مین

فصل موت مومن کی لیے کفارہ ہی ابو نعیم و بیہقی نے شعب الایمان مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے موت کفارہ ہے واسطے ہر مسلمان کی ابن العربی نی اس حدیث کو صحیح کہا ہی **ف** کفارہ اوس خصلت کو کہتے ہین جو گناہ کو چہپا دے مٹا دے چونکہ موت کے وقت مومن کو درد و ایذا ہوتا ہے پس یہ تکلیف اوسکے گناہون کو مٹا دیتی ہی قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ موت کفارہ اسلیے ہے کہ میت اسمین آلام و اوجاع کی ملاقات کرتا ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین ہے کوئی مسلمان کہ پہونچے اوسکو ایذا کانٹے اور اوسکے مافوق کی مگر مٹا دیتا ہی اللہ اوس سی بسبب اوس ایذا کی گناہ اوسکی سو پس کیا گمان ہی تیرا ساتہہ موت کے کہ ایک سختی اوسکی سختیون میں سخت تر ہے تین سو ضرب تلوار سے

فصل موت مومن کا سرور ہے ابن ابی الدنیا نی مالک بن مغول رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجہے یہ بات پہونچی ہی کہ اول سرور جو کہ مومن پر داخل ہوگا وہ موت ہی اسلیے کہ اللہ کی کرامت اور اوسکا ثواب دیکہیگا (۲) محارب بن دثار سی مروی ہی کہا مجہسے خیثمہ نی کہا کیا تجہکو موت خوش کرتی ہی مینی کہا نہین کہا مین نہین جانتا ہون کسی کو کہ موت اوسکو خوش نہ کری مگر منقوص و اہ ابن المبارک عبد اللہ بن احمد نی زوائد زہد میں اس لفظ سی روایت کیا ہی کہ خیثمہ نی کہا بیشک یہ تجہ مین البتہ بڑا نقص ہی **فصل موت مومن کو محبوب ہے** (۱) ابن سعد نے طبقات مین بیہقی نی شعب الایمان مین ابو الدردار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین فقر کو دوست کہتا ہون واسطی تواضع اپنی رب کے اور موت کو دوست کہتا ہون واسطی اشتیاق اپنی رب کے اور دوست کہتا ہون مرض کو واسطی مٹانی گناہ اپنی کے (۲) ابن سعد ابن ابی شیبہ احمد نی زہد مین ابو الدردار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونسی کہا گیا تم کیا دوست رکہتے ہو اوس شخص کی لیے جسکو تم دوست رکہتے ہو کہا موت۔ لوگون نی کہا پس اگر وہ نہ مرا کہا یہ کہ کم ہو مال اوسکا اور اولاد اوسکی (۳) ابن ابی شیبہ نی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین اپنی دوست کے لیے یہ تمنا کرتا ہون کہ کم ہو مال اوسکا اور جلد ہو موت اوسکی (۴) امام احمد نی زہد مین ابن ابی الدنیا نے ابو الدردار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین بہیجا میری طرف میرے بہائی نے کوئی ہدیہ کہ زیادہ تر محبوب ہو طرف میرے سلام سی اور نہین پہونچی مجہکو اوس سی کوئی خبر کہ پسندیدہ تر ہو مجہکو اوسکی موت سے (۵) ابن ابی الدنیا نے محمد بن عبد العزیز تیمی سے روایت کیا ہے کہا کہ عبد الاعلی تیمی سے کہا گیا کہ تم کیا چاہتے ہو اپنے نفس کے واسطے اور اونکے واسطے جنکو تم دوست رکہتے ہو اپنی اہل سی کہا موت (۶) طبرانی نی ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے الٰہی تو محبوب کر موت کو طرف اوس شخص کے جو کہ جانتا ہے مین تیرا رسول ہون (۷) **حکایت** مروی ہی کہ ملک الموت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تاکہ اونکی روح قبض کرین حضرت ابراہیم علیہ السلام نی فرمایا ای ملک الموت کیا دیکہا تو نے کسی خلیل کو کہ قبض کرے روح اپنی خلیل کی پس ملک الموت اپنے رب کی طرف چڑہ گئے پس فرمایا کہ تو اوس سی کہدی کیا دیکہا تو نے کسی خلیل کو کہ اپنے خلیل کی ملاقات کو ناخوش رکہی پہر ملک الموت لوٹ کے آئے حضرت ابراہیم نی کہا تو میری روح اسی گہڑی قبض کر لی رواہ احمد (۸) اصبہانی نے

ترغیب مین انس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتے ہین کہ آپ نی اونسے فرمایا اگر تو میری وصیت یاد رکھے تو چاہیے کہ
ہنو کوئی چیز مطلوب بہتر طرف تیرنے موت سی **۹** ابن سعد نی حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کو موت حاضر ہوئی تو کہا دوست آیا
حاجت پر فلاح نہ پائی اوسنی جو نادم ہوا۔ حمد ہے اللہ کے لیے جو کہ مجھے فتنہ سے پہلے لیگیا **۱۰** سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ فرماتی ہین تمنا نہین کرتے
موت کی مگر تین۔ ایک وہ آدمی جو کہ ما بعد موت سے جاہل ہی یا وہ آدمی کہ اللہ کی قدرون سی بھاگتا ہے یا مشتاق کہ اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے
۱۱ حبان بن اسود رضی اللہ عنہ نے کہا موت ایک پل ہی کہ دوست کو طرف دوست کے پہونچاتا ہی **۱۲** ابو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا علامت شوق کی محبت
کی ہی مع راحت کی **۱۳** بعض نی کہا مشتاق احساس کرتی ہین حلاوت موت کو نزدیک اوسکے وارد ہونے کے اسلیے کہ کشف کیا جاتا ہے واسطے اونکی روح وصول سے
جو کہ شیرین تر ہے شہد سی **۱۴** ابن عساکر نے حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ شوق اعلی درجات اور اعلی مقامات ہی جبکہ بندہ اوسکو
پہونچتا ہے تو موت کی جلدی کرتا ہی واسطے شوق کی اپنے رب کی طرف اور اوسکی ملاقات کی محبت کی واسطے اور اوسکی طرف دیکھنے کے لیے **۱۵** ابو عتبہ خولانی صحابی
رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ اونسی کہا گیا کہ عبداللہ ابن عبدالملک وبا سی بھاگ کر نکل گیا اونھون نی کہا انا للہ وانا الیہ راجعون مین گمان نہین کرتا
تھا کہ مین باقی رہون یہان تک کہ ایسی بات سنون کیا خبر دون مین تمکو اون خصلتون سی کہ جنپر تمھاری اخوان تھی اول یہ کہ لقاء الہی محبوب تر تھی طرف
اونکے شہد سی دوسری وہ دشمن سی نہین ڈرتے تھے تھوڑے ہون یا بہت تیسری وہ نہین ڈرتے تھی دنیا کی حاجت سی اونکو اللہ تعالی کے ساتھ وثوق تھا
کہ وہ اونکو رزق دیگا چوتھے اگر طاعون اونپر نازل ہوتی تو وہ نہین جاتے یہان تک کہ جاری کری اللہ اونمین جو جاری کر چکا **۱۶** ابو نعیم نے حلیہ مین ابن
عبد ربہ سی روایت کیا ہی کہ اونھون نی مکحول سی کہا کیا تم دوست رکھتے ہو جنت کو کہا وہ کون ہے کہ جنت کو دوست نہ رکھی کہا تو پہر تو موت کو دوست رکھ کیونکہ
تو ہرگز جنت کو نہ دیکھیگا یہانتک کہ تو مری **۱۷** عبدالرحمن بن یزید بن جابر سی روایت کیا ہی کہ عبداللہ بن ابی زکریا کہا کرتے تھی کہ اگر مین اختیار دیا جاؤن درمیان
اس بات کے کہ سو برس کی عمر دیا جاؤن طاعت الہی مین اور اس بات کی کہ آج کی دن قبض کیا جاؤن یا اس گھڑی مین تو مین یہ اختیار کرون کہ قبض
کیا جاؤن آج کے دن یا اس گھڑی مین واسطے شوق کے طرف اللہ تعالی کی اور طرف اوسکے رسول کی اور طرف صالحین کی اوسکے بندون سی **۱۸** ابو نعیم ابن عساکر
نے اپنی تاریخ مین احمد بن ابی الحواری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مینے ابو عبداللہ نباجی علیہ کو سنا کہ کہتے تھی اگر مین اختیار دیا جاؤن درمیان اس بات کے
کہ دنیا میری لیے ہو اوس دن سی کہ پیدا کی گئی۔ اوسمین حلال طور پر عیش آرام کرون قیامت کے دن اوس سی پوچھا نہ جاؤن اور درمیان اس بات کی کہ میری جان
اس گھڑی نکل جاوی تو مین یہی اختیار کرون کہ میری جان اسی گھڑی نکل جاوی کیا ہم اس بات کو دوست نہ رکھین کہ ملاقات کرین اوسکی جسکی ہم اطاعت کرتے
ہین **۱۹** ابن مبارک امام احمد نے زہد مین حبان بن جبلہ سی روایت کیا ہی کہا ابوذر اور ابوالدردا رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم جنتی ہو موت کی لیے اور آباد کرتی ہو اُجاڑ
کی لیے اور حرص کرتے ہو اوس چیز پر جو فنا ہو گی اور چھوڑتے ہو اوس چیز کو جو باقی رہیگی خبردار بہتر مکروہات تین ہین موت مرض فقر اور امام احمد نی زہد مین ابن مسعود
رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی فرمایا خبردار بہتر دو مکروہ فقر و موت ہین **۲۰** ابن مبارک نے ابو عبدالرحمن سی روایت کیا ہی کہ ایک آدمی نی مجلس ابو اعور سلمی مین کہا واللہ نہین
پیدا کی اللہ نے کوئی چیز کہ وہ زیادہ محبوب ہو طرف تیرے موت سے پس ابو اعور نے کہا البتہ ہونا میرا مثل تیرے زیادہ محبوب ہے طرف میرے سرخ اونٹون سے

فصل موت مومن کی لیے راحت ہے

(۱) بخاری و مسلم نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ ایک جنازہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر سی گذرا آپ نی فرمایا مستریح ہی یا مستراح منہ صحابہ نی عرض کیا یا رسول اللہ مستریح کیا ہی اور مستراح منہ کیا ہی فرمایا بندہ مومن دنیا کی رنج و ایذا سی رحمت
پاتا ہی طرف اللہ تعالی کی رحمت کی اور فاجر آرام پاتے ہین اوس سی بندی اور شہر اور درخت اور جانور **۲** ابن ابی شیبہ نے یزید بن ابی زیاد سی روایت کیا ہی
کہا ایک جنازہ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ پر سے گذرا اونھون نی کہا اوسنے آرام پایا یا اوس سی راحت مین ہوی **ف** اللہ کے بندی اوسکے مرنے سے اس لیے

ف لفظ اصل استعجال الموت ہی ۱۲ [illegible] ایک گھڑی [illegible] مین ۱۲

[illegible] نے نکالا جس [illegible] کہ [illegible] آدم سی [illegible] ۳ امام احمد نے زہد میں اور ابن ابی الدنیا نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے
[illegible] مومن ہے واسطے [illegible] راحت [illegible] اللہ کی ملاقات کی ۴ ابن مبارک نے زہد میں ابن ابی الدنیا نے مسروق رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا رشک
نہیں کیا میں نے کسی چیز کا جیسے کسی چیز کا مثل مومن کا اوسکی لحد میں کہ اللہ کے عذاب سی امن میں ہوا اور دنیا کی ایذا سے راحت پائی اور ابن ابی شیبہ نے اسی طرح
روایت کیا ہے کہ نہیں ہی کوئی چیز بہتر واسطے مومن کے اوسکی لحد سے کہ دنیا کے ہموم سے راحت پائی اور عذاب اللہ سی امن میں ہوا ۵ ابن مبارک نے
[illegible] بن مالک سی روایت کیا ہی کہا ہم نزدیک ابی بن حیدہ کے باتین کرتے تھے اونکے نزدیک ابو عطیہ مذبوح تھی لوگون نے عیش آرام کا ذکر کیا ابی نے کہا
[illegible] تم لوگون کا عیش مین کون ہی کہا یعنی لوگون نے فلان فلان اپنی نی کہا اے ابو عطیہ تم کیا کہتے ہو اونہون نے کہا مین تمکو خبر دیتا ہون اوس شخص کی کہ وہ
[illegible] عیش مین ہی ایک جسم ہے قبر مین کہ عذاب سی امن مین ہو چکا ۶ ابن ابی الدنیا نے صفوان بن سلیم سی روایت کیا ہی کہا موت مین راحت ہی واسطے
مومن کی دنیا کی سختیون سی اگرچہ موت صاحب غصص و کرب یعنی بڑی ناگوار سختیون والی ہی ۷ محمد بن زیاد سی روایت کیا ہی کہا میں حدیث کی گئی بعض کے آگے
کہ اونہون نے کہا البتہ موت سہل تر ہی ما قبل یعنی جو اوس سے پہلے ہے عالم غافل سی ۸ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہا جاتا تھا کہ موت راحت ہی واسطے عابدان کے
۹ حدیث تمیم داری رضی اللہ عنہ مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ملک الموت سی فرماتا ہی تو جا طرف میرے دوست کے اور اوسکو لے آ لیکن میں نے آرام و تکلیف کے
ساتھ اوسکا تجربہ کیا ہی اور پایا میں اوسکو اوس جگہ کہ چاہا میں نے پس تو اوسکو میرے نزدیک لے آ تاکہ میں اوسکو راحت دون ہموم دنیا اور اوسکی غموم سے الحدیث
ف نیک آدمی کو مرنے سے راحت حاصل ہوتی ہی دنیا کے رنج و غم فکر و ہم سے امن میں ہو جاتا ہی نعیم جنت جوار رحمت میں جا بستا ہے اور فاسق فاجر ظالم
بے دین کے مرنے سے خلق کو آرام ملتا ہی اسی مضمون کو کسی نے خوب نظم کیا ہی ع چنان زی کہ چو میری برہی + نہ چنان کہ تو میری برہند + حافظ شیراز رحمہ اللہ
علیہ فرماتے ہین ع چنان بزی کہ اگر خاک رہ شوی کس را + غبار خاطری از رہگذار ما نرسد + کسی اور نے کہا ع یاد داری کہ وقت زادن تو + ہمہ خندان
بدند و تو گریان + اینچنان زی کہ وقت مردن تو + ہمہ گریان بوند و تو خندان +

فصل دنیا مومن کا قیدخانہ کافر کی جنت ہے

(۱) ابن مبارک نے زہد میں طبرانی نے کبیر میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی دنیا مومن کا قیدخانہ اور اوسکا
[illegible] ہے جب وہ دنیا سے جدا ہوا اور اوس نے قیدخانہ اور قحط کو چھوڑ دیا ۲ ابن مبارک نے عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا دنیا کافر کی جنت ہے
اور مومن کا قیدخانہ اور مثل مومن کی جبوقت کہ اوسکی جان نکلتی ہی مگر مانند مثل اوس آدمی کے کہ تھا وہ قیدخانہ میں پھر وہ اوس سی نکالا گیا پس
[illegible] زمین میں اور اوسمین کشادہ ہو گیا ۳ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا دنیا قیدخانہ مومن کا ہی اور
جنت کافر کی [illegible] [illegible] مرتا ہی تو اوسکی راہ خالی ہو جاتی ہی جہان چاہتا ہی جاتا ہے ۴ ابو نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوذر بیشک دنیا قیدخانہ مومن کا ہے اور قبر اوسکا امن ہی اور جنت اوسکی جای بازگشت ہی اے ابوذر بیشک
دنیا جنت ہے کافر کی اور قبر ہے عذاب اوسکا اور آگ جای بازگشت ہے اوسکی ۵ ابن ابی الدنیا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سی [illegible] روایت کیا ہی کہ دنیا مومن کی [illegible]
نہین [illegible] قیدخانہ اور اوسکی بلا ہے ۶ ابن ابی الدنیا نے طبرانی اور ابن ابی الدنیا نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہیں ہے روی زمین پر کوئی نفس کہ مر جاوے اور اوسکے لیے نزدیک اللہ کے خیر ہو وہ دوست رکھے اس بات کو کہ تمہاری طرف لوٹ کر
[illegible] اگرچہ اوسکو ہو دنیا [illegible] بیشک وہ دوست رکھتا ہے کہ رجوع کرے پھر دوبارہ مارا جاوے اسلیے کہ دیکھتا ہی ثواب اللہ کا [illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ دنیا کو مومن کا سجن ٹھیرایا تو قیاس بات کا مقتضی ہے کہ مومن موت کے بعد [illegible]
دنیا چھوڑنے کے بعد نہایت وسیع اور اوسکا حال بہت اچھا ہوتا ہی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں انس [illegible] سے روایت کیا ہے کہ [illegible]
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تشبیہ نہیں دی میں نے بنی آدم کے دنیا سے نکلنے کی مگر مثل نکلنے بچے کے اپنی ماں کی پیٹ سے غم و تاریکی سے طرف راحت [illegible]
کے ف دنیا کو مومن کے لیے قید خانہ کافر کے واسطے بہشت کرنے میں ایک سوال مشہور ہے وہ یہ ہی کہ بہت سی مومن دنیا میں [illegible] میں اور بہت
کافر تنگی و مصیبت میں ہیں اسکے جواب میں دو امر ہیں ایک تو یہ ہی کہ دنیا مومن کے حق میں باعتبار تکالیف شرعیہ اور اونکے ساتھ مقید ہونے کی [illegible]
ترک نفس سے لڑائی کرنے کے قید خانہ ہی اور کافر مطلق العنان ہے اوامر و نواہی کے ساتھ مقید نہیں ہی گویا وہ جنت میں ہی کیونکہ تکالیف [illegible]
ہیں دوسرا یہ ہے کہ مومن باعتبار اپنے انجام کار کے کہ وہ جنت میں ہوگا نہریں جاری ہونگی عمدہ عمدہ محل رہنے کو ملینگے حوریں صحبت کے لیے دیجاینگی خدم
حشم بہت کچھ ہونگے چہرہ پر اور مکانوں پہ نور ہوگا جمال الٰہی کی تجلی ہوگی اسکے سوا اور بہت سی امور ہیں جو کہ حصر میں نہیں آسکتے بلکہ خطرہ قلب کی قید میں
نہیں سماتے پس وہ اس اعتبار سے گویا قید خانہ میں ہی کیونکہ نعمت فانی دولت باقی کو نہیں پہنچتی ہے اگر مومن کی لیے کچھ نہو مگر خلود جہاں وہ [illegible]
ہر دروازے سے فرشتے سلام کرتے ہوے داخل ہوں ولدان و غلمان بکھرے موتیوں کے مثل پیالے آبخورے لیے ہوے اوسکے اردگرد پھرتے ہوں اور
وہ اونچے اونچے تختوں پر بیٹھا ہو زرابی مبثوثہ اکواب موضوعہ ہوں تکیے صف کے صف لگے ہوں پرندوں کا گوشت ملتا ہو [illegible] عمدہ
عمدہ میوے موجود ہوں نعیم نامحصور اور لذائذ غیر معدود ہوں اور باوجود ان سب کے اللہ سبحانہ و تعالیٰ راضی ہو تو صرف یہی سب کچھ اوسکے لیے دنیا و مافیہا
سے بہتر ہے اور دنیا اس اعتبار سے اوس کے حق میں قید خانہ ہی ہے گو مال میں برابر قارون کی اور عزت میں مثل فرعون کے اور جبروت میں نمرود ہی
کی طرح کیوں نہو اور اپنے امثال و اقران پر قاہر اور قرنوں کا استیصال کیوں نہ کرتا ہو اور اگرچہ اکوان اوسکے لیے ذلیل اور حیوان اوسکے فرمانبردار ہوں بلکہ جن
بجال اگر دولت و جاہ دنیا سی مثل سلیمان علیہ السلام کے اوسکے ہاتھ میں آجاوے تو بھی بہ نسبت اون چیزوں کے جو اوسکو آخرت میں حاصل ہونگی وہ اوس
شخص کے مثل ہی جو کہ تاریک قید خانے اور داروغہ جیل خانہ کی قید میں ہی کیونکہ دار حیوان دار آخرت ہی نہ یہ خاکدان فنا نشان اور کافر باعتبار اوسکے
کہ جو اوسکو آخرت میں نصیب ہوگا یعنی جہنم میں جلیگا پیچ و تاب کھائیگا ویل و ثبور پکاریگا آگ کی تہ میں جلے بھنے گا گرم پانی پیپ لہو پیے گا [illegible]
عذاب الیم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا اوسکو یقین ہوگا پھر جب کھال پک جاویگی تو اوسکی کھال بدل دی جاویگی [illegible]
بچھو کاٹا کرینگے اسکے سوا اور بہت سے عذاب انواع و اقسام کے ہوتے رہینگے اگرچہ وہ اس عالم میں تنگ سے تنگ قید خانے اور مصیبت و تنگی اور محنت سخت [illegible]
میں مبتلا ہو اور آگ میں جلتا ہو بہ نسبت اوسکے آل کار کے جو کہ کفر و معاصی کی وجہ سے اوسکو حاصل ہوا اور عین خلود جہنم و عذاب [illegible]
بڑی سے بڑی جنت اور بلند سے بلند رتبے میں ہی ف مومن کے لیے دنیا کا قید خانہ ہونا ایسی ہے کہ جب تک وہ دنیا [illegible]
کمی کرنے اور معاصی کے مرتکب ہونے سے ممنوع ہی اور ان دونوں باتوں سے نجات بدون اسکے کہ دنیا سے جدا ہو میسر نہیں ہوسکتی [illegible] مصائب دنیا
کے قید خانہ میں محبوس ہی مثلاً دشمنوں کا دفع کرنا اونسے مدارات کے ساتھ پیش آنا دوستوں سے تلطف کرنا لوگوں سے خوش اخلاقی کا برتاؤ کرنا اپنے حقوق [illegible]
اونکے حقوق پورے پورے ادا کرنا حتی الامکان اونکی بھلائی چاہنا اونکی رفع [illegible] ذہن میں مصروف رہنا اسکے سوا اہل و عیال [illegible]
اوسکی تحصیل میں [illegible] مشقت اوٹھانا [illegible]

[illegible] مگر ہر طرح کی [illegible] الٰہی جنہیں مومن کی جان
بیشی [illegible] کے اندوختن و نامات دینی [illegible] ہے [illegible] حضور خصوصاً اس زمانہ
[illegible] استمرار رہنا بنہایت دشوار ہو گیا ہے [illegible] فضل عنایت الٰہی [illegible] ہو گیا مگر [illegible] جان [illegible] آگ سے بچا تو بچا لیکن دھواں
[illegible] جاتا ہے [illegible] اللہ تعالیٰ مرتے دم تک اسی غم کی تکلیف و بلا سے مقابلہ رہتا ہے ایک نئی طرح کا معاملہ پیش ہوتا ہے شعر [illegible]
کیا ہے کوئی [illegible] باللہ [illegible] ہاں جبکہ روح قالب خاکی سے پرواز کر جاتی ہے تو یہ سارے جھگڑے بکھیڑے طے ہو جاتے ہیں محنت مشقت سعی سفارش خوشامد
در آمد شکر و شکایت کے دفتر لپیٹ دیے جاتے ہیں اگرچہ ع ایک جان کا زیان ہے سو ایسا زیان نہیں ہے [illegible] سے جان گئی گئی مگر ہیں تو لا راحت و تعب
[illegible] اہل و عیال کی اینچ کھینچ ناحق حکام کی کشاکش دوست آشنا خویش و بیگانہ کی شکایت سے بچے دشمنوں کی شماتت و داؤں بازی سے امن ملا
حاصل یہ ہے کہ اس زمانے میں موت ہزار درجہ حیات سے بہتر ہے یہ وہی زمانہ ہے جسکے حق میں وارد ہوا ہے کہ آدمی قبر سے گزریگا تو کہیگا کاش میں اس
جگہ ہوتا منصور فقیہ رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ہے قد قلت اذ مدحوا الحیاۃ واسرفوا ؛ فی الموت الف فضیلۃ لا تعرف ؛ منہا امان لقائہ
بلقائہ ؛ وفراق کل معاشر لا ینصف ؛ کسی اور نے کہا ہے من کان یرجو ان یعیش [illegible] احب ان اموت [illegible] الموت
الفضیلۃ [illegible] عرفت [illegible] ان [illegible] لیکن مدار اس فضیلت کا اوسی موت پر ہے [illegible]
[illegible] من خزی الدنیا وعذاب الآخرۃ آمین بجاہ [illegible] سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ صلی اللہ وسلم علیہ وعلیہم اجمعین الی یوم الدین

فصل نابینا موت کے وقت بینا ہو جاتا ہے شرح برزخ میں ذکر کیا ہے کہ ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہ عبد اللہ کی بینائی پھیر دی گئی جبکہ وہ مرے [illegible] کہ نابینا بندہ جبکہ مرتا ہے تو مرتے وقت اوسکی بینائی پھر جاتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ آخرت میں
مومنین میں سے کوئی اندھا نہ ہوگا [illegible] اختلاف ہے کہ مومن نابینا موت کے وقت بینا ہو جائیگا پھر حشر میں اندھا ہوگا یا نہیں [illegible] کہ وہ اندھا نہ ہوگا [illegible] بصیر ہوگا

باب ۹ ذکر موت اور اوسکی تیاری کے بیان میں ۱ ترمذی نسائی ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر قطع کرنے والی لذتوں کا وہ موت ہے ۲ ابو نعیم نے حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مثل اسکی روایت کیا ہے
۳ بزار نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر قطع کرنیوالی لذتوں کا پس بیشک نہیں یاد کیا
اسکو کسی نے تنگی میں [illegible] مگر وہ کشادہ کردیگی اوس تنگی کو اوسپر اور نہ کسی فراخی میں مگر وہ تنگ کردیگی اوس فراخی کو اوسپر ۴ ابن ماجہ نے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھے گئے کہ کون سا مومن کا زیادہ تر دانشمند ہے فرمایا بہت یاد کرنے والا اوسکا اور اچھی
کے اور بہت اچھی تیاری کرنے والا اوسکا واسطے مابعد موت کے وہی ہیں دانشمند ۴ ترمذی ابن ماجہ نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عاقل وہ ہے جسنے مغلوب کیا اپنے نفس کو اور عمل کیا واسطے مابعد موت کے اور عاجز وہ ہے جسنے اپنے نفس کو اوسکی ہوی کا
تابع کیا اور تمنا کی اللہ پر ۵ ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر موت کا پس بیشک وہ
[illegible] گناہوں کو اور بے رغبت کرتا ہے دنیا میں پس اگر یاد کرو گے اوسکو وقت غنا کے تو وہ اوسکو ہدم کردیگی اور اگر یاد کرو گے اوسکو وقت فقر کے تو
راضی کریگی تم کو تمہاری معیشت کے ساتھ ۶ عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مجلس پر کہ بلند ہو رہی تھی

[illegible] ... وعسنہ ۱۱ [illegible] ... استبعاد [illegible]

ہنسی بہت آپ نے فرمایا ملاؤ تم مجلسون اپنی کو ساتھہ مکدر کرنے والی لذتون کی صحابہ نے عرض کیا کیا ہے مکدر کرنے والی لذتون کی فرمایا موت ۷ سفیان ثوری
سے روایت کیا ہے کہا ہم کو ایک شیخ نے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو وصیت کی پس فرمایا بہت کر ذکر موت کا وہ تجھکو اپنی ماسوا سے
غافل کر دیگی ۸ ابن ابی الدنیا بیہقی نے شعب الایمان مین زید سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ اپنے اصحاب سے غفلت دیکھتے
تو آواز بلند انکو پکارتے کہ آئی تمکو موت اس حال مین کہ وہ ثابت لازم ہے یا ساتھہ شقاوت کے اور یا ساتھہ سعادت کے ۹ بیہقی نے وضین بن عطاء رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ معلوم فرماتے لوگون سے موت کی غفلت کو تو تشریف لاتے پس دروازے کے دونون بازو پکڑتے پہر تین آواز
دیتے اے لوگو اے اہل اسلام آئی تمکو موت اس حال مین کہ ثابت لازم ہے آئی موت ساتھہ اوس چیز کے کہ آئی ساتھہ اوسکی آئی ساتھہ روح وراحت اور رجوع مبارک
کے واسطے اولیاء رحمن کی اہل دار الخلود کی کہ جنکی سعی اوسمین تہی اور اونکی رغبت اوسکے واسطے تہی خبردار ہر سعی کرنے والے کے لیے ایک غایت ہے اور غایت
ہر ساعی کی موت ہے سابق ہے یا مسبوق ۱۰ طبرانی نے عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کافی ہے موت وعظ
کرنیوالی **ف** شرح برزخ مین کہا ہے کہ امر موت دنیا کی ہر شدت سے زیادہ سخت ہے جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر ایک بال کا درد جو کہ موت
کے وقت ہوتا ہے آسمانون اور زمین کی خلق پر رکہا جاوے تو سب کی سب مرجاوے پہر جو آدمی کہ موت کو اس طرح جانتا ہو وہ ہرگز دنیا مین مشغول ہونے کے
لیے فارغ نہوگا اور اس وقت کی تیاری کے لیے دنیا کی سختیون کا تحمل کریگا کیونکہ جو شخص دو بلاؤن مین مبتلا ہوتا ہے تو وہ آسان کو اختیار کرتا ہے پس وہ کسی
دوسرے واعظ کے وعظ کا محتاج نہوگا ابو نعیم نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جس شخص نے موت کو پہچانا اوسپر دنیا کے مصائب وہموم سہل ہوگئے
اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کی مصیبت بمقابلہ مصیبت موت نہایت آسان ہے جس شخص نے اوسکی شدت کو پہچان لیا اوسپر یہ مصیبت سہل ہوگئی ۱۱ طبرانی نے
روایت کیا ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا کوئی شہداء کے ہمراہ محشور ہوگا فرمایا ہان وہ شخص کہ یاد کرتا ہے موت کو دن رات مین بیس بار سدی نے کریمہ
خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا کی تفسیر مین کہا ہے کہ بہت یاد کرنے والا تمہارا واسطے موت کی اور بہت اچہی تیاری کرنیوالا اوسکے لیے اور بہت ڈرنیوالا
اور پرہیز کرنیوالا واخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان ۱۲ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین امام احمد نے زہد مین ابن سابط رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک شخص کا ذکر ہوا پس اوسپر ثنا کی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کس طرح ہے یاد کرنا اوسکا موت کو پس اوس سے
اسکا ذکر نہ کیا گیا آپ نے فرمایا نہیں ہے جیسا تم ذکر کرتے ہو ابن ابی الدنیا بزار نے بہی انس رضی اللہ عنہ سے مثل اسکی موصولا روایت کیا ہے اور طبرانی نے سہل بن سعد
رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے ۱۳ بعض نے کہا ہے جو شخص موت کو بہت یاد کرتا ہے وہ تین چیز کے ساتھہ اکرام کیا جاتا ہے تعجیل توبہ قناعت قلب نشاط عبادت
اور جو شخص موت کو بہول جاتا ہے اوسکو تین چیز کے ساتھہ عقاب کیا جاتا ہے تاخیر توبہ کی ترک رضا بکفایت تکاسل عبادت مین تیمی نے کہا دو چیزون نے لذت دنیا کو
مجھسے قطع کر دیا یاد موت اور یاد کہڑے ہونے کی روبرو اللہ تعالی کے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۴ بعض نے کریمہ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا کی تفسیر مین کہا ہے
کہ وہ کفن ہے اسکے پہلے ہے وَابْتَغِ فِيْمَا اٰتٰكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ یعنی اللہ تعالی نے جو تجہے دنیا دی ہے تو اوسمین جنت طلب کر دنیا کو ایسے کامون مین صرف کر کہ
وہ تجہے جنت کی طرف پہونچا دین اور اسکو مت بہول کہ تو اپنا سارا مال چہوڑ جاویگا مگر حصہ تیرا کہ وہ کفن ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎ نَصِيْبُكَ مِمَّا تَجْمَعُ الدَّهْرَ كُلَّهُ
رِدَاءَانِ تُلْوٰى فِيْهِمَا وَحَنُوْطُ + یعنی تیرا حصہ اوس سے جسکو تو تمام عمر جمع کرتا ہے دو چادرین ہین جنمین تو لپیٹا جاویگا اور حنوط یعنی کافور وغیرہ خوشبو جو میت کو
ملی جاتی ہے ۱۵ ابو نعیم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا پس عرض کیا یا رسول اللہ مجہے کیا ہے کہ مین
موت کو محبوب نہین رکہتا فرمایا کیا تیرے لیے مال ہے کہا ہان فرمایا تو اوسکو آگے بہیج اسلیے کہ مومن کا دل اپنے مال کے ساتھہ ہے اگر اوسنے مال کو آگے بہیجا
تو دوست رکہیگا کہ وہ اوس سے جا ملے اور اگر اوسکو پیچہے چہوڑا تو دوست رکہتا ہے کہ اوسکے ساتھہ پیچہے رہے ۱۶ سعید بن منصور نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت

کیا ہی کہ کہا موعظہ بلیغ اور غفلت سریع ہی کافی ہی موت وعظ کرنیوالی اور کافی ہے زمانہ جدائی ڈالنیوالا آج گہرون مین اور کل قبرون مین ۱۷ ابن ابی الدنیا نے
معاذ بن حیوہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بہت نہین کیا کسی بندے نے ذکر موت کا مگر چہوڑ دیا فرح وحسد کو ۱۸ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین امام احمد نے زہد مین
ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جسنے بہت کیا ذکر موت کا کم ہوا حسد اوسکا اور کم ہوئی فرح اوسکی **ف** خوشی دنیا مین سم قاتل ہی کہ رگون مین سرایت کرتا ہے
پہر خوف وحزن اور موت کی یاد اور اہوال قبر دل سے کوچ کر جاتی ہین کذا فی جواہر المجالس ۱۹ ابن ابی شیبہ نے امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے بیہقی نے
شعب الایمان مین ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کافی ہے موت بے رغبت کرنیوالی دنیا مین اور
رغبت دینے والی آخرت مین ۲۰ طبرانی نے طارق محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے طارق تو تیار ہی
کر موت کے لیے موت سے پہلے ۲۱ ابن ابی شیبہ نے عون بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی کہ اتاری موت کو اوسکی جگہہ مین جیسا کہ
حق ہی مگر وہ بندہ جو کہ شمار نہ کرے کل کو اپنی اجل سے بہت سے استقبال کرنیوالے ہین دن کے کہ اوس کو پورا نہ کرینگے اور امید رکہنے والے ہین کل کو کہ اوسکو نہ پہونچینگے
اگر تو اجل کو اور اوسکی چال کو دیکہے تو امل کو اور اوسکے دہوکے کو مبغوض رکہے ۲۲ ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا تو دیکہہ اوس چیز کو کہ تو دوست
رکہتا ہی کہ وہ تیرے ساتھ ہو آخرت مین پس تو اوسکو آج آگے بہیج اور دیکہہ اوس چیز کو کہ تو مکروہ رکہتا ہی کہ وہ تیرے ساتھ ہو وہان تو تو اوسکو آج چہوڑ دے
۲۳ اونہین سے روایت کیا ہی کہا جس عمل کے سبب سے تو موت کو ناخوش رکہتا ہی پس تو اوسکو ترک کر پہر ضرر نہین کرتا تجہکو جب کبہی تو مرے ۲۴ ابو نعیم نے عمر بن عبد العزیز
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جسکے دل سے موت قریب ہو جاتی ہی تو جو کچہ اوسکے ہاتہون مین ہوتا ہی اوسکو بہت سمجہنے لگتا ہی ۲۵ ابو نعیم نے جابر بن نوح
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض اہل بیت کی طرف لکہا اما بعد جبکہ تو یاد موت کی اپنے دل مین رات دن پوشیدہ
رکہیگا تو ہر چیز فانی تجہے مبغوض ہوگی اور ہر باقی تجہے محبوب ہوگی ۲۶ مجمع تیمی سے روایت کیا ہی کہا یاد موت کی غنا ہی ۲۷ ابو نعیم نے شمیط رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہا جسنے موت کو اپنی دو آنکہون کی روبرو رکہا وہ تنگی وفراخی دنیا کی پروا نہین رکہتا ۲۸ کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جسنے موت
کو پہچانا اوسپر دنیا کے مصائب وہموم سہل ہوگئی ۲۹ ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین لازم کیا کسی بندہ نے اپنے دل مین ذکر
موت کو مگر حقیر ہوگئی دنیا نزدیک اوسکے اور ذلیل ہوگیا اوسپر سب کچہہ جو اوسمین ہے ۳۰ قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہا جاتا تہا کہ خوشی ہو اوسکو
جسنے موت کی گہڑی کو یاد کیا ۳۱ مالک ابن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک حکیم نے کہا کفی بذکر الموت للقلوب حیاۃ للعمل ۳۲ صفیہ رضی اللہ
عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے قساوت قلب کی شکایت کی فرمایا تو موت کی یاد بہت کیا کر تیرا دل نرم ہو جاویگا ۳۳
ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اے ابن آدم بعد موت کے تجہکو خبر آویگی ۳۴ دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہی افضل زہد دنیا مین موت کی یاد ہے اور افضل عبادت فکر کرنا ہے پس جس شخص کو موت کی یاد نے بہاری کر دیا وہ اپنی قبر کو ایک چمن پاویگا
جنت کے چمنون سے ۳۵ ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا قبر صندوق ہی عمل کا اور موت کے بعد تجہکو خبر آویگی ۳۶ حضرت امیر المومنین
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی لوگ سوتے ہین پس جب مرینگے تو بیدار ہونگے حافظ ابو الفضل عراقی رحمہ اللہ نے اس مضمون کو نظم فرمایا ہے

شعر

وانما الناس نیام من یمت ✣ منہم ازال الموت عنہ وسنہ ✣ یعنی لوگ تو سوتے ہین جو کوئی اونمین سے مرتا ہے موت اوسکی نیند کو زائل کر دیتی ہی
دنیا خوابیست زندگانی در وے ✣ خوابیست کہ در خواب ہمی بینی او را ✣ ۳۷ ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے فرمایا ہی نہین ہی کوئی کہ مرے مگر وہ پشیمان ہوتا ہی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکی ندامت کیا ہی فرمایا اگر وہ محسن ہی تو نادم ہوگا کہ کیون نہ زیادہ کیا
یعنی نیکی کو اور اگر گنہگار ہے تو نادم ہوگا کہ کیون نہ باز رہا یعنی گناہون سے ۳۸ شرح برزخ مین ذکر کیا ہی کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرتے وقت پوچہا گیا

فرمایا میری واسطی اس گھڑی ستر ہولین ہین اونسی زیادہ تر آسان موت ہی اور موت زیادہ تر سخت ہی ہزار بار تلوار کے کاٹنے سی اور ہر بار دیگ مین جوش دینی سے پہر جو آدمی موت کی شدت کو اس طرح جانتا ہو وہ ہرگز دنیا کے ہموم کی واسطی فارغ نہو گا بلکہ جو اس سی زیادہ سخت ہی اوسکی تیاری مین مصروف رہیگا ف کیفیت موت کے یاد کرنے کی یہ ہی کہ اپنی ہم عمروں ہمسرون کو یاد کری کہ جو اس سی پہلے مرچکے ہین اونکی موت کو اور اونکی قبور کو یاد کری کہ وہ زمین کی تہ مین پڑے ہوی ہین اونکی صورتون کو یاد کری اور اب غور کری کہ کس طرح مٹی نی اونکی حسن و جمال کو خاک مین ملا دیا ہی بدن کے اجزاء متفرق ہو گئی جوڑ بیوند جدا جدا ہو گئی کیڑون نی زبان کو کہا لیا مٹی نی دانتون کو گلا دیا عورتین رانڈ ہو گئین اولاد یتیم بن گئی نماز پڑھنے اوٹھنے بیٹھنے کی جگہہ خالی رہ گئی مال تمام ضائع ہو گیا پہر اپنی نفس کو دیکہی کہ وہ بہی اونہین کی مثل ہی اور اسکی غفلت بہی اون کی غفلت کی مثل ہی انجام کار اسکا بہی وہی ہوتا ہی جو اونکا ہوا پس اپنی جی مین انصاف کری عبرت پکڑے متاثر ہو ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا ہی سعید وہ ہی جو اپنے غیر سی نصیحت لیوی میت جبکہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی تو اسکے بعد اوسپر بڑے بڑے اہوال سخت سخت ہولین گذرتی ہین جنکی تفصیل کچھ گذر چکی اور بہت سی آیندہ آویگی اول ضرور ہی کہ اونکی معرفت حاصل کری پہر اونپر پکا ایمان لائی سچی تصدیق کری بعد ازان ان امور مین گہری فکر کری تاکہ قلب مین اون کی لیے تیاری کا داعی پیدا ہو اکثر لوگون کے دل مین قیامت کی دن کا ایمان داخل نہین ہوا نہ اوسکی تصدیق اونکی قلب مین جمی دلیل اسکی یہ ہے کہ جاڑے گرمی برسات کا تہیہ تو اونکے آنی سے پہلے کیا جاتا ہی اور گرمی و سردی دوزخ کا تہیہ کوئی بہی نہین کرتا اوسمین نہایت درجہ کی سستی و کاہلی برتی جاتی ہی مگر جب قیامت کا اونسی سوال کرو تو زبان سے اوسکی تصدیق ہوتی ہی اور دل اوس سی غافل ہین مثلاً اگر کسی کے سامنے کہانا رکہا ہو دوسرا آدمی اوس سے کہے کہ اس مین زہر ہے وہ کہے کہ تو نے سچ کہا پہر کہانے کے لیے اوس کی طرف ہاتھ بڑہا دی تو اس نی زبان سی اوس کی تصدیق کی دل سی اوس کو جہوٹا جانا جب تو اوسکی طرف ہاتھ بڑہایا اگر سچا جانتا تو فوراً کہانے کو اپنے روبرو سے ہٹا دیتا ہرگز اوس کی طرف ہاتھ نہ بڑہاتا اگر غور کرو تو تکذیب عملی زبان کی تکذیب سے کہین بڑہی ہوئی ہے اللہ سبحانہ اپنے فضل و کرم سے بطفیل شفیع المذنبین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توفیق حسن عمل کی عنایت کری اور خاتمہ بخیر فرماوے آمین ثم آمین

باب بیان مین اون امور کے جو کہ معین ذکر موت ہین

(۱) مسلم نی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تو زیارت کرو قبرون کی پس بیشک وہ یاد دلاتی ہین موت کو ۲ ابن ماجہ و حاکم نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی مینے تم کو زیارت قبور سی منع کیا تہا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک وہ بیرغبت کریگی دنیا مین اور آخرت کو یاد دلاوی گی ۳ حاکم نی ابو سعید رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی مینی تمکو زیارت قبور سی منع کیا تہا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک اسمین عبرت ہی ۴ انس رضی اللہ عنہ سی مرفوعاً روایت کیا ہی کہ مینی تمکو زیارت قبور سی منع کیا تہا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک وہ نرم کرتی ہی دل کو بہاتی ہی آنکہ کو یاد دلاتی ہی آخرت تمکو اور نہ کہو بیہودہ بات اس سی معلوم ہوا کہ قبرستان محل عبرت ہے پس وہان کہانا پینا جہوٹے قصے کہانی بیان کرنا بیہودہ بکنا مکروہ ہی ۵ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی مینی تمکو زیارت قبور سی منع کیا تہا پس تم اونکی زیارت کرو چاہیے کہ زیادہ کرے تمکو اونکی زیارت خیر کو ۶ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی ای ابوذر تو قبرون کی زیارت کر یاد کریگا تو بسبب اوسکے آخرت کو اور نہلا مردون کو پس بیشک معالجہ خالی جسم کا موعظہ بلیغہ ہی اور نماز پڑہ جنازون پر شاید یہ تجہی غمگین کری پس بیشک غمگین اللہ کے سایے مین ہی ہر بہلائی کے روبرو ہوتا ہی ۷ کسی نی بعض فقہاء دین سی پوچہا کہ وہ کون ہین جنہون نے موت اقبل ان تموتوا پر عمل کیا کہا وہ ہین جو موت کو بہت یاد کرتے ہین ۸ بعض مشائخ رحمہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ جس شخص نے بعد ہر فرض نماز کی پانچ بار اس دعا کو پڑہا پس مقرر اوس نی پچیس بار موت کو یاد کیا دعا یہ ہی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَارْحَمْنَا عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَا تُعَذِّبْنَا بَعْدَ الْمَوْتِ يَا خَالِقَ الْحَيَاةِ وَالْمَوْتِ رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ف ان حدیثون سی معلوم ہوا

کہ قبروں کی زیارت مردون کی لیے مستحب ہے نہ عورتون کی لیے کیونکہ رخصت کی حدیثون مین خطاب فقط مردون ہی کو ہے بعض نے کہا صحیح یہ ہے کہ رخصت مرد و عورتون
دونون کی لیے ثابت ہے جمہور کہتے ہین کہ رخصت مردون کی لیے ہے عورتون کے واسطے نہین ہے اور جو لوگ عورتون کی واسطے رخصت کے قائل ہین اون کا
قول صحیح نہین ہے اسواسطے کہ حدیث مین عورتون کو خطاب وارد نہین ہوا ہے پس اونکو قبرستان کی جانے سے روکا جاوے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
ہے کہ لعنت کی ہے اللہ نے قبرون کی زیارت کرنے والی عورتون کو اخبار صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ جب عورت نکلنے کی نیت کرتی ہے تو وہ اللہ تعالی اور فرشتون کی
لعنت مین ہوتی ہے اور جبکہ وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیاطین اوسکو گھیر لیتے ہین اور جب وہ قبرستان مین آتی ہے تو میت کی روح اور قبرستان والون کی روح
اوسکو لعنت کرتی ہے پس اللہ تعالی اور فرشتون کی لعنت اور آدمیون کی لعنت مین ہوتی ہے یہانتک کہ اپنے گھر کی طرف آوے اور اگر اس فعل سے اوسکا خاوند یا
باپ بھائی راضی ہے تو وہ بھی لعنت مین اوسکا شریک ہے کیونکہ علماء رحمہم اللہ تعالی اسپر متفق ہین کہ رضا بگناہ گناہ ہے شرح برزخ مین اسی طرح لکھا ہے

باب اللہ تعالی کی ساتھ نیک گمان رکھے اور اوس سے ڈرتا رہے

(۱) بخاری و مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا
سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ تین رات پہلے اپنی وفات سے فرماتے تھے البتہ نہ مرے ایک تمہارا مگر حال یہ ہے کہ حسن ظن رکھے ساتھ اللہ تعالی
کے اسکو ابن ابی الدنیا نے بھی کتاب حسن ظن مین روایت کیا اور اتنا اور زیادہ کیا ہے پس بیشک ایک قوم کو ہلاک کیا اونکی بدگمانی نے ساتھ اللہ تعالی کے
پس فرمایا اللہ تبارک و تعالی نے اونسے اور یہ تمہارا ظن ہے جسکو تم نے اپنے رب کے ساتھ گمان کیا ہلاک کیا اوسنے تمکو پس تم ہو گئے ٹوٹا پانیوالون سے **ف**
اس حدیث شریف مین اس سے نہی فرمائی کہ کسی حالت پر مرین سوا اس حالت کی کہ وہ حسن ظن ہے ساتھ اللہ تعالی کی کہ وہ اونکو بخشیگا حالانکہ یہ بات
اونکے مقدور کی نہین ہے بلکہ مراد حکم ہے اعمال کے اچھے کرنے کا یعنی تم اب اپنے اعمال کو اچھا کرو تاکہ موت کی وقت اللہ تعالی کے ساتھ تمکو حسن ظن ہو کیونکہ جسنے
اپنے عمل کو موت سے پہلے برا کیا اوسکو مرتے وقت اللہ تعالی کی ساتھ سو ظن ہوگا کہتے ہین کہ خوف و رجا مثل دو بازو کی ہین اونکی لیے جو کہ اللہ تعالی کی
طرف سیر کرتے ہین اور سیر ایک بازو سے ممکن نہین ہے بلکہ دو سے ہوتی ہے لیکن ایک بازو دوسری پر غالب ہوتا ہے پس چاہیے کہ حالت صحت مین خوف رجا
پر غالب ہو تاکہ اسکے سبب سے اعمال صالحہ بکثرت ہوں اور جبکہ موت آوے اور عمل منقطع ہو جاوے تو چاہیے کہ رجا اور حسن ظن اللہ تعالی کی ساتھ غالب ہو (۲)
امام احمد ترمذی ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک جوان پر داخل ہوے اور وہ حالت موت مین تھا آپ نے فرمایا
تو اپنے تئین کس طرح پاتا ہے اوسنے عرض کیا مین امید رکھتا ہون اللہ سے اور ڈرتا ہون اپنے گناہون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا نہین جمع ہوتے
یعنی خوف و رجا کسی بندے کے دل مین بیچ مثل اس مقام کی مگر عطا کرتا ہے اوسکو اللہ جو وہ امید رکھتا ہے اور امن دیتا ہے اوسکو جس سے وہ ڈرتا ہے (۳)
حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ بات پہونچی ہے کہ آپنے فرمایا۔ فرمایا رب
تمہارے نے جمع نہ کرونگا مین اپنے بندے پر دو خوف اور نہ جمع کرونگا مین واسطے اوسکے دو امن پس جو شخص مجھسے ڈرا دنیا مین امن دونگا مین اوسکو آخرت مین
اور جو شخص بے خوف ہوا مجھسے دنیا مین ڈراؤنگا مین اوسکو آخرت مین ابو نعیم نے اسکو حدیث شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے موصولا روایت کیا ہے (۴)
ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا جب دیکھو تم آدمی کے ساتھ موت کو تو اوسکو خوشخبری سناؤ تاکہ وہ ملے
اپنے رب سے اور وہ نیک گمان رکھتا ہو اللہ تعالی کے ساتھ اور جبکہ وہ زندہ ہو تو اوسکو خوف دلاؤ تاکہ وہ توبہ کرے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ حالت صحت و
تندرستی مین اللہ تعالی سے خوف افضل ہے تاکہ طاعت و عبادت پر معین ہو اور حالت مرض و عجز مین رجا و حسن ظن افضل ہے تاکہ اون لوگون مین سے ہو جو کہ اللہ تعالی
کی ملاقات کو محبوب رکھتے ہین پس اللہ تعالی اونکی ملاقات کو محبوب رکھتا ہے (۵) ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے فرمایا ہے البتہ نہ مرے ایک تمہارا یہانتک کہ نیک گمان رکھے اللہ تعالی کے ساتھ پس بیشک نیک گمان رکھنا اللہ کی ساتھ جنت کی قیمت ہے

(۶) ابن ابی الدنیا نی ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا تہے دوست رکہتے تہے کہ تلقین کرین بندی کو اور سکے اچھے اعمال کی وقت موت سکے
یعنی صحابہ ۱۲
تاکہ وہ اپنی رب کے ساتھ نیک گمان رکہی ۷ ابن ابی شیبہ نی مصنف مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا قسم ہی اوسکی جسکے سوا اور کوئی معبود
نہین ہے اچھا نہین کرتا ہی ایک تمہارا گمان کو ساتھ اللہ کے مگر دیتا ہی اللہ اوسکو اوسکا گمان ۸ امام احمد نی واثلہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اللہ تعالی فرماتا ہی مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون میری ساتھ پس چاہیے کہ گمان کری میری ساتھ جو
چاہی ۹ امام احمد نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بیشک اللہ تعالی نی فرمایا مین نزدیک گمان اپنی
بندے کے ہون میرے ساتھ اگر اوسنی نیک گمان کیا پس واسطے اوسکے ہے اور اگر برا گمان کیا پس واسطے اوسکے ہی ۱۰ ابن مبارک نی امام احمد طبرانی نی کبیر
مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی اگر تم چاہو تو مین تمکو خبر دون کہ کیا ہی اول اوس چیز کا کہ کہیگا
اللہ واسطے مومنون کی دن قیامت مین اور کیا ہی اول اوس چیز کا کہ کہینگے وہ واسطے اوسکے ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا کہ اللہ کہیگا مومنون سی کیا دوست
رکہی تم نے میری ملاقات پس وہ کہینگے ہان یا ربنا پس فرماویگا کس لیے کہین گے ہمنے امید رکہی تیری عفو اور تیری مغفرت کی پس فرماویگا مقرر واجب ہوگئی
تمہارے لیے میری مغفرت ۱۱ ابن مبارک نی عقبہ بن مسلم رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی خصلت بندی مین کہ وہ زیادہ تر محبوب ہو طرف
اللہ کے اس سی کہ دوست رکہی بندہ اوسکی ملاقات کو ۱۲ شعبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنی معرفت کے تین دروازے مقرر فرمائے ہین
باب خوف باب رجا باب محبت پس جس شخص کو ہر باب سی حصہ ملا تو یہ دلیل ہی بلوغ مقصود کی پہر جس شخص پر خوف کا دروازہ کہولا گیا تو وہ رات دن روتا
رہیگا اور اوسکا بدن آنسوون سی پاک ہو جاویگا اور اوس سی آگ کی حرارت بجہ جاویگی اس لیے کہ اللہ تعالی دو خوف اور دو امن جمع نہین کرتا ہی اخبار مین
روایت کیا گیا ہی کہ آپ نی فرمایا نہین ہے کوئی طاعت مگر اوسکا ثواب بیان کیا گیا ہی مگر ثواب ایک قطری کا مومن کے آنسو سی جو کہ اوسکی دونون رخسارون پر
اللہ تعالی کے خوف سی بہتا ہی پس بی شک اوسکا ثواب نہین جانتا ہی مگر اللہ تعالی اور یہ آگ کی حرارت کو بجہاتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت
کیا گیا ہی کہ سات آدمی ہین کہ اللہ تعالی سایہ عرش کے نیچے اونکو سایہ دیگا جس دن کہ سوا اوس کے سایہ کی اور سایہ نہوگا اور اونکا ذکر کیا منجملہ اونکی ایک
وہ آدمی ہی کہ اوسنے تنہائی مین اللہ تعالی کو یاد کیا پس اللہ کے خوف سے اوسکی آنکہین بہنے لگین یہان تک کہ آنسو بہا پہر یہ آیت پڑہی واما من
خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی **حکایت** روایت ہی کہ ایک شخص امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زمانہ
مبارک مین علاوہ اللہ تعالی سی بہت ڈرتا تہا اوسنی ایک رات یہ آیت پڑہی ولمن خاف مقام ربہ جنتان پس وہ بار بار اسکو پڑہتا رہا یہان تک کہ گر پڑا اور
مرگیا امیر المومنین کو اسکی خبر ہوئی آپ تشریف لائے اور اوسپر نماز پڑہی جبکہ وہ دفن ہوچکا تو آپ نے اپنا منہ اوسکی قبر پر رکہا اور یہی آیت پڑہی ایک ہاتف کو
سنا کہ اوسنی اوسکی قبر سی آواز دی کہ مقرر دیا گیا ہی ان دونون کو ای عمر **حکایت** ابن ابی الدنیا بیہقی نی شعب الایمان مین ابن عساکر نے ابو غالب صاحب
ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین ملک شام مین تہا پس ایک شخص کی یہان اوترا یہ شخص قبیلہ قیس کی اچھے لوگون مین سی تہا اسکا ایک بہتیجا تہا
اسکے مخالف یہ اوسکو امر و نہی کرتا مارتا وہ اسکا کہا نہین مانتا تہا پہر وہ بیمار ہوگیا اسنے چچا کی طرف آدمی بہیجا اسنے اونکی پاس جانی سی انکار کیا مین اوسکو لیگیا
یہان تک کہ اوسپر داخل کیا یہ اوسپر متوجہ ہوا گالی دیتا تہا اور کہتا تہا ای عدو اللہ کیا تو نی ایسا نہین کیا اوسنی کہا چچا تم مجہے بتاؤ اگر اللہ تعالی مجہے میری ماں کو دیدے
تو وہ میری ساتھ کیا کری چچا نے کہا واللہ وہ تو تجہی جنت مین داخل کر دی اوسنی کہا پس قسم ہے اللہ کی کہ البتہ اللہ زیادہ تر رحیم ہی مجہپر میری ماں سی پہر وہ مرگیا چچا نی
اسکو دفن کیا جبکہ اینٹون کو برابر کیا تو ایک اینٹ اوس مین سی گر پڑی اوسکا چچا کود کر پیچھے ہٹ گیا مینے کہا تیرا کیا حال ہی کہا اوسکی قبر نور سی بہر دی گئی اور مد بصر
تک وسکے لیے کشادہ کر دی گئی **حکایت** ابن ابی الدنیا اور بیہقی نی شعب الایمان مین حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا میرا ایک بہانجا تہا اوس کی عمل

اچہی تہی وہ بیمار ہوا اوسکی مان نی میری طرف آدمی بہیجا مین اوسکے پاس گیا ناگاہ وہ اوسکے سر کے نزدیک رو رہی تہی اوسنی کہا مومن یہ کیون رو رہی ہین
مینے کہا جو کچہ کہ انکو اوسکی معلوم ہی اوسنی کہا کیا یہ مجہپر رحم نہین کرتی ہین مینے کہا ہان کرتی ہین کہا تو پہر بیشک اللہ زیادہ تر رحیم ہی مجہپر انسی جبکہ وہ مرگیا تو مینے مع ایک
اور آدمی کے اوسکو قبر مین اوتارا پہر مین اوسکی اینٹون کو برابر کرنی لگا مینے لحد مین جہانکا ناگاہ وہ میری مد بصر تک تہی مینے اپنے ہمراہی سی کہا تو نی دیکہا جو مینے دیکہا
کہا ہان تمکو یہ مبارک ہو حمید کہتے ہین مینے گمان کیا کہ یہ بسبب اوس کلمہ کے تہا جو اوسنی کہا تہا **حکایت** شعبی رحمہ اللہ تعالی نی کہا منقول ہی کہ حسن بصری
رضی اللہ عنہ اور فرزدق شاعر ایک جنازے مین نکلے انمین سی ایک گہوڑے پر دوسرا اونٹ پر سوار تہا فرزدق نی حسن رض سی کہا لوگ کہتے ہین کہ شر الناس افضل الناس
کے ساتہ نکلا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا تو شر الناس نہین ہی کیونکہ کتنے تجہسے شریر ہین لیکن ای فرزدق تو مجہے بتا کہ تونے قیامت کے واسطے کیا تیار کیا ہی فرزدق
نے کہا توحید ستر برس کی اور نزدیک آیا اسلام مین اور حسن ظن اللہ تعالی کی ساتہ حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ احسن ہی یعنی حسن ظن ساتہ اللہ تعالی کی بہتر ہی شعبی
نے کہا جبکہ فرزدق کا انتقال ہوا تو وہ خواب مین دیکہے گئے اوسنی کہا گیا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتہ کیا کیا کہا مجہے اللہ تعالی نے اپنے روبرو کہڑا کیا اور
فرمایا کیا تو یاد رکہتا ہی جو کہ تو نی حسن سی کہا تہا مینے کہا ہان یارب۔ اللہ تعالی نی فرمایا مینے تو تجہے اوسی وقت بخشدیا تہا بسبب تیرے حسن ظن کی مجہ مین اس سی معلوم
ہوا کہ اللہ تعالی کے ساتہ حسن ظن رکہنا احسن ہی لیکن جبکہ حالت ندامت مین ہو نہ اسطرح کہ اوسکے ساتہ معاصی پر مغرور ہو **حکایت** مروی ہی کہ ایک
بدو بیمار ہوا اوس سی کہا گیا کہ تو مرتا ہی اوسنی کہا مجہے کدہر لیجاوینگے کہا گیا کہ اللہ تعالی کی طرف اوسنی کہا تو پہر مجہے کیا کراہت ہی اس سی کہ مین ایسی کی طرف
لیجایا جاؤن کہ نہین دیکہی جاتی ہی خیر مگر اوس سی **حکایت** ثابت بنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک جوان آدمی تہا اور اوسمین حدت تہی اوسکی مان اوسے
بہت نصیحت کرتی تہی اور اوس سی کہتی بیٹا بیشک تیرے لیے ایک دن ہی پس تو اوس دن کو یاد کر جبکہ اوس جوان کو موت آئی تو اوسکی مان اوسپر اوندہی
گر پڑی اور کہا بیٹا مین تجہے اسی پچہڑنے سے ڈرایا کرتی تہی اوسنے کہا امان میرے لیے ایک رب ہی کثیر المعروف اور مین البتہ امید رکہتا ہون کہ وہ آج کے دن
اپنے بعض معروف سے مجہے محروم نرکہیگا ثابت فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نی اوسپر رحم فرمایا بسبب حسن ظن اوسکے کے اپنے رب کے ساتہ **حکایت** مروی ہی
کہ زمانۂ قدیم مین ایک عابد رات دن اللہ تعالی کی عبادت کیا کرتا تہا اور اپنی نفس کو حقیر سمجہتا تہا یہان تک کہ اس گمان پر مرگیا کہ اللہ تعالی قاہر جبار ہی ادنی
معصیت کے سبب سے جلاتا ہی پس وہ اللہ تعالی کی روبرو کہڑا کیا گیا اللہ تعالی نے فرمایا یہ گمان کرتا تہا کہ مین قاہر ہون معصیت کی سبب سے عذاب کرتا ہون
پس تم سچا کرو اوسکی گمان کو جو میری ساتہ کیا تہا پہر وہ آگ مین ڈالدیا گیا اور ایک فاسق بندہ تہا اوسنی اپنی عمر کو فسق مین فنا کیا تہا مگر جبکہ وہ سحر کی وقت بیدار ہوتا اور
غفلت و نشہ سی اوسکو ہوش آتا تو کہتا یارب بیشک مین گنہگار بندہ ہون اور تو میرا رب ہے بخشنے والا پس وہ از راہ ندامت کی اللہ تعالی کی ساتہ حسن ظن رکہتا تہا **رباعی**
ای خواجۂ خواجگان دم خشم و عتاب + کیا تاب کہ دے سکے کوئی تجہکو جواب + گر جرم کا میرے وزن کرنا ٹہیرا + انصاف سے کر اپنے کرم کا بہی حساب +
جب وہ مرا تو اللہ تعالی کی روبرو کہڑا کیا گیا فرمایا میرا بندہ میری ساتہ نیک گمان رکہتا تہا پس اوسکے گمان کو سچا کرو **رباعی** رحمن و رحیم تجہ سے ہے کون سوا
آمرزش کل ہی تیری ادنی سی ادا + کیونکر نہو بخشش کا دل ہی یارب + عاشق ہی گناہ پر مرے رحم ترا + اللھم اغفر لنا وارحمنا وعافنا وارزقنا انک انت التواب الرحیم آمین

فصل رحمت الٓہی کی بیان مین

شرح برزخ مین لکہا ہی (۱) جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا ہی داخل نکریگا
کسی کو تم مین سی عمل اوسکا جنت مین اور نہ بچائیگا اوسکو آگ سی اور نہ مجہکو مگر ساتہ رحمت اللہ کی یعنی بہروسا نکرے کوئی اپنی عمل پر بلکہ امیدوار اللہ تعالی کی
رحمت کا رہے کیونکہ عذاب آخرت سی نجات دینے والی قبر مین اور بعد قبر کے وہی ہی ۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا ہی نہین ہے کوئی کہ نجات دی اوسکو عمل اوسکا اگر نہ پاوی اوسکو فضل اللہ تعالی کا صحابہ نی عرض کیا اور نہ آپ کو یارسول اللہ فرمایا اور نہ مجہکو مگر یہ کہ ڈہانک
لیوی مجہکو اللہ تعالی اپنی رحمت کے ساتہ اس سی معلوم ہوا کہ بندے کے قابو مین یہ بات نہین ہی کہ اللہ تعالی کی عبادت کرے جیسا کہ اوسکی عبادت کا حق ہے

اس طور پر کہ اوسکا عمل آگ سی اوسکو نجات دی اگر اوسپر اللہ تعالیٰ کا فضل نہو اور اوسکے فضل سی یہ ہے کہ وہ عمل قلیل کو قبول کر لیتا ہی جو کہ اوسکی بارگاہ
جلال کے لائق نہیں ہی اور بندے کو جنت مین داخل کر دیتا ہی اور آخرت کی ہولون سی اوسکو نجات بخشتا ہی **حکایت** مروی ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا تم کہان سی آئی وہنون نے کہا ایک ولی کے پاس سی جو کہ اولیاء اللہ سے ہی آپ نی فرمایا وہ کہان ہی کہا وہ
بیچ دریا مین ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہی اور اوسکے اردگرد ہر طرف چارسو فرسخ تک پانی ہے آپ نے فرمایا وہ وہان کیا کہاتا ہی کہا اوس پہاڑ کے نیچی اللہ تعالیٰ
نے پانی کا ایک چشمہ پیدا فرمایا ہی اور اوسپر ایک درخت انار کا اوگایا ہی ہر روز ایک انار اوگتا ہی وہ ولی ہر روز روزہ رکہتا ہی جب شام ہوتی ہی تو پہاڑ کی
چوٹی سی اوترتا ہی پہر وضو کرتا ہی اور اوس انار سی افطار کرتا ہی اسی طرح چارسو برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہیگا اللہ تعالیٰ سی کسی چیز کا سوال نہین کرتا
ہے مگر یہ کہ اوسکی روح سجدے مین قبض کری تاکہ قیامت تک سجدہ کرتا رہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ مینے لوح مین دیکہا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے
دن اس ولی کو آگے کریگا پہر اوس سی فرماویگا تو جنت مین میری رحمت سے داخل ہو وہ کہیگا یارب چارسو برس کی عبادت کہان ہی تین بار اس باب مین
تکرار کریگا اللہ تعالیٰ فرماویگا میرے بندے سے طرفۃ العین کی نعمت کا محاسبہ لو پہر محاسبہ لیا جاویگا طرفۃ العین کی نعمت اوسکی ساری عبادت پر بڑہ جاویگی
اور فاضل اوسپر باقی رہیگی پہر آگ کی طرف لیجانے کا حکم فرماویگا فرشتے اوسکو آگ کی طرف لیجاوینگے اوسے پیاس لگیگی ایک فرشتہ اپنے ہاتہ مین پیالہ لیے
ہوے اوسکے سامنے آویگا پیالے مین ایک گہونٹ پانی ہوگا یہ اوس سی مانگیگا وہ کہیگا مین تجہے نہ دونگا مگر قیمت سی عابد کہیگا اوسکی قیمت کیا ہی وہ کہیگا دو سو
برس کی عبادت پس وہ اوسکو دیدیگا اور اوس سی پیالہ لیکے پی جاویگا پہر گہڑی بہر ٹہیریگا پس دوبارہ اوسکو سخت پیاس لگیگی ایک اور فرشتہ اوس کے
سامنے آویگا اور اوسکے ہاتہ مین گہونٹ بہر پانی کا پیالہ ہوگا فرشتے سے کہیگا تو مجہے یہ پیالہ دیدے وہ کہیگا مین تجہے نہ دونگا مگر قیمت سی کہیگا اسکی قیمت
کیا ہی وہ کہیگا دوسو برس کی عبادت پس وہ اوسکو دیکے پیالہ لیگا اور پی جاویگا اور اوسکے پاس کوئی نیکی باقی نہ رہیگی پس مایوس ہو جائیگا اللہ تعالیٰ
فرماویگا پہر لاؤ میرے بندے کو وہ حاضر کیا جاویگا اور شرم کے مارے پگہلتا ہوگا اللہ تعالیٰ فرماویگا ای میرے بندے تیری ساری عبادت جو کہ دو گہونٹ
پانی کی قیمت ہوگئی تو نے چاہا کہ تو اسکو نعیم دنیا و آخرت کی قیمت ٹہیراوے جنت مین داخل ہو میری رحمت سی اس سی معلوم ہوا کہ یہ بات نہ چاہیے کہ کوئی اپنے
عمل پر بہروسا کر بیٹہے اور نہ یہ کہ کری کہ اللہ سبحانہ کی فرمان برداری چہوڑ دی اسلیے کہ وہ غنی ہی مخلوق سی مگر ہان اوسنی ہمکو حکم فرمایا ہی ہمکو چاہیے کہ ہم اوسکی فرمانبرداری
کرتے رہین جہانتک ہوسکی عبادت وطاعت کیا کرین اوسکی رحمت کے اُمیدوار رہین اوسکے فضل سی نااُمید نہون وہ اپنے کرم وجود سی تہوڑا عمل قبول کر لیتا ہے
اور بہت اجر دیدیتا ہی اوسکی رحمت وسیع ہی محسنین سی قریب ہے **فصل سعادت وشقاوت پہلے سے لکہی گئی ہی** (۱) ابن مسعود رضی اللہ
عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بیشک ایک تمہارا جمع کی جاتی ہی خلق اوسکی اوسکی مان کے پیٹ مین چالیس دن پہر وہ خون بستہ
ہوتا ہی مثل اسکی پہر وہ گوشت کا لوتہڑا ہوتا ہی مثل اسکی پہر بہیجتا ہی اللہ طرف اوسکی فرشتے کو وہ اوسمین روح پہونکتا ہی اور حکم کیا جاتا ہی وہ چار باتون کے ساتھ
لکہتا ہی اوسکا رزق اور اوسکی اجل اور اوسکا عمل اور شقی ہی یا سعید پس قسم ہے اوسکی جسکے سوا اور کوئی معبود نہین ہی بیشک ایک تمہارا البتہ کرتا ہی عمل
اہل جنت کا یہانتک کہ نہین ہوتا ہی درمیان اوسکی اور درمیان جنت کی مگر ایک ہاتہ پس سبقت کرتی ہی اوسپر کتاب تو وہ کرتا ہی عمل اہل نار کا پہر اوسمین
داخل ہوتا ہی اور بیشک ایک تمہارا البتہ کرتا ہی عمل اہل نار کا یہانتک کہ نہین ہوتا ہے درمیان اوسکی اور درمیان نار کے مگر ایک ہاتہ پس سبقت کرتی ہی اوسپر کتاب
سو وہ کرتا ہی عمل اہل جنت کا پس وہ اوسمین داخل ہوتا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اعتبار خاتمہ کا ہی پس عامل خیر کے لیے جنت کی گواہی قطعی نہ دین اور نہ عامل شر
کے لیے نار کی گواہی یقینی دین مگر یون کہین کہ وہ اہل جنت سی ہے اگر اوسکا خاتمہ بالخیر ہوا اور وہ اہل نار سے ہے اگر اوسکا خاتمہ عمل اہل نار پر ہوا (۲) ابو الدرداء
رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ سعید اوسکی مان کے پیٹ مین ہی اور شقی اوسکی مان کے پیٹ مین یعنی یہ لکہا جاتا ہی کہ وہ سعید ہی یا شقی درحالیکہ وہ اپنی مان کی پیٹ مین

ہوتا ہی اسد تعالی نے خاتمہ کا حال مبہم رکہا ہی اسیلیی اولیا اسد اللہ تعالی کی خوف سی سب سے بڑہکر ترسان لرزان رہتی ہین ۲۳ ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ سعید آخرت کا اپنی مان کے پیٹ مین ہی اور شقی آخرت کا اپنی مان کے پیٹ مین ہی اور یہ متغیر نہین ہوتا ہی لیکن سعید دنیا کا کبہی شقی ہوتا ہی پس نار مین داخل ہوتا ہی اور شقی دنیا کا کبہی سعید ہوتا ہی پس جنت مین داخل ہوتا ہی ف معنی یہ ہین کہ جو آدمی عمل اہل جنت کا کرتا ہی وہ دنیا مین سعید ہی مگر کتاب اوسپر سبقت کرتی ہی پس اپنی آخر عمر مین عمل اہل نار کا کرتا ہی پس شقی ہو جاتا ہی اور نار مین داخل ہوتا ہی اور جو آدمی عمل اہل نار کا کرتا ہی وہ دنیا مین شقی ہی مگر کبہی اوسپر کتاب سبقت کرتی ہی پس آخر عمر مین عمل اہل جنت کا کرتا ہی اور سعید ہو جاتا ہی جنت مین داخل ہوتا ہے پس سعید دنیا کا متغیر ہوتا ہی اور اگر آخرت مین سعید ہو تو متغیر نہوا اور اسیطرح شقی

باب ۱۲ ملک الموت علیہ السلام کے قاصدون کی بیان مین

قرطبی رحمہ اسد تعالی نے کتاب تذکرہ مین لکہا ہی حدیث مین وارد ہوا ہی کہ بعض انبیا علیہم الصلوۃ والسلام نے ملک الموت سی کہا کیا تمہارا کوئی قاصد نہین ہے کہ تم اپنے سے پہلے اوسکو بہیجو تاکہ لوگ تم سی ڈرین اونہون نے کہا ہان واسد میری بہت سے قاصد ہین بیماریان امراض بالون کا سفید ہونا بڑھاپا سماعت بصارت مین تغیر آجانا پس جس شخص پر یہ چیزین نازل ہوتی ہین اور وہ نصیحت قبول نہین کرتا اور معاصی سی تائب نہین ہوتا ہی تو مین اوسکو پکارتا ہون جسوقت کہ اوسکو قبض کرتا ہون کیا مینے پہلے سے تیری طرف رسول کے بعد رسول ڈرانیوالے کے بعد ڈرانیوالا نہین بہیجا پس مین وہ رسول ہون کہ میری بعد اور کوئی رسول نہین ہی اور مین وہ ڈرانیوالا ہون کہ میری بعد اور کوئی ڈرانیوالا نہین ہے پس کوئی دن نہین ہے کہ سورج نکلے اور ڈوبی مگر ایک فرشتہ ندا کرتا ہی ای چالیس برس کی عمر والے یہ وقت توشہ لینے کا ہی تمہارے ذہن حاضر تمہاری اعضا قوی ہین ای پچاس برس کی عمر کی اجل وحصاد نزدیک ہوا یعنی عمر کی کہیتی کٹنے کا زمانہ قریب آپونہچا ای ساٹھ برس کی عمر کے تمنے عقاب کو فراموش کیا جواب دینے سے غافل ہوگئی نہین ہی تمہارا کوئی نصیر و مددگار اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر ابن جوزی رحمہ اسد تعالی نے بہی مثل اسکی کتاب روضۃ المشتاق مین ذکر فرمایا ہے بعض مفسرین نے لکہا ہی کہ مراد نذیر سی سفید بال ہین کسی نے کیا خوب کہا ہے **شعر** موی سفید از اجل آرد پیام + پشت خم از مرگ بگوید سلام + **رباعی** زانو پہ قد خم شدہ سر کو لایا + جای دندان کو ہم نے خالی پایا + آنکہون کی بصارت مین تفاوت آیا + پیری نے عجب سمان ہمین دکہلایا + **رباعی** افسوس پیام مرگ لائی پیری + دکہلاتی ہی شان جانگزائی پیری + کیا یہ عصا قد خمیدہ کیسا + ہے تیر و کمان بدست آئی پیری + ابو نعیم نے حلیہ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی بیماری کہ بندہ اوسمین بیمار ہو مگر ملک الموت کا قاصد اوسکے نزدیک ہوتا ہی یہانتک کہ جب بندہ آخر مرض مین بیمار ہوتا ہے تو ملک الموت علیہ السلام اوسکے پاس آتے ہین پس کہتے ہین کہ آئے تیرے پاس رسول کے بعد رسول اور نذیر کے بعد نذیر سو تونی اوسکی پروانہ کی اور اب تیرے پاس ایسا رسول آگیا کہ قطع کرتا ہے تیرے اثر کو دنیا سی بخاری نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی عذر قطع کر دیا اللہ نی اوس شخص کا جسکی عمر کو تاخیر کیا یہانتک کہ اوسکو ساٹھ برس کی عمر کو پہونچا دیا خبر مین وارد ہوا ہی کہ اللہ تعالی بوڑھے کے مونہ میں ہر روز پانچ بار نظر فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہی اے آدم کے بیٹے تیری عمر بڑہ گئی تیری ہڈی سست ہوگئی تیری موت نزدیک آگئی تو مجہسے نہین شرماتا اور مین اس سی شرماتا ہون کہ بوڑھے کو عذاب کرون کسی نے خوب کہا ہی ع کہ حق شرم دارد ز موی سفید + ف جب مومن کسی بیماری وغیرہ مین مبتلا ہو تو چاہیے کہ توبہ کرے شاید یہی بیماری مرض موت ہو تو پہر اسکے بعد نادم ہوگا آدمی کو چاہیے کہ جب سر سفید ہو جاوے اور بڑھاپا ہجوم کرے آدمی تو سمجہ لی کہ یہ موت کی علامت ہی اور یہ اوسکا نذیر آپہونچا ہے اب تو ضرور ہی غفلت شباب سی بیدار ہو رب الارباب کی طرف رجوع کرے **رباعی** سمجہے ہی آپ کو بشر پا برکاب + طی منزل ہستی ہوئی جاتی ہی شتاب + دو گہوڑون کی جوڑی ہے پئے عمر روان + ابلق ہے شیب اور ادہم ہی شباب + **رباعی** خم آگیا قد مین ابروون کی صورت + سب لٹ گئے عضو گیسوون کی صورت + غم کہایا جوانی کا یہ مینے دن رات + سب گر گئے دانت آنسوون کی صورت +

باب ۱۳ ملک الموت علیہ السلام اور اونکے اعوان کی بیان مین

(۱) فرمایا اسد تعالی نے قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم یعنی

کہہ ناریتا ہی تمکو ملک الموت جوکہ تمپر مقرر کیا گیا ہی (۲) حتی اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا وھم لا یفرطون یعنی جبکہ آتی ہی ایک تمہارے کو موت تو مار دیتے ہین اوسکو ہماری رسول ابن ابی حاتم ابن ابی شیبہ نی مصنف مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسکی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ رسل سی مراد ملک الموت کے مددگار ہیں فرشتون سی ابو الشیخ نی اپنی تفسیر مین ابراہیم نخعی سے مثل اسکے روایت کیا ہی اتنا اور زیادہ کیا ہی کہ پہر قبض کرتی ہین اوسکو ملک الموت اوسکی بعد اسکے ابو الشیخ نی کتاب العظمۃ مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا جو فرشتے کہ لوگون کے قریب ہوتے ہین وہی اونکو وفات دیتے ہین اور اونکی اجلین لکہتی ہین پس جبکہ نفس کو وفات دیتے ہین تو اوسکو ملک الموت کو دیدیتے ہین اور ملک الموت مثل عاقب کی ہین یعنی وہ شخص جسکی طرف ماتحت لوگ پہونچاتے ہین ۳ اللہ یتوفی الانفس حین موتہا یعنی اللہ تعالی مارتا ہی جانون کو وقت اونکی موت کی ف قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ ان آیتون مین منافات نہین ہے اس لیے کہ نسبت مارنے کی طرف ملک الموت کی اس وجہ سی کی ہی کہ مباشر قبض روح کی وہی ہین اور ملائکہ اعوان ملک الموت کی طرف اسلیے کی ہی کہ وہ قبض کی وقت روح کو بدن سی کہینچتی ہین پس ملک الموت قابض ہین اور اونکے اعوان اونکے معالج ہین اور حق تعالی کی طرف اس واسطے نسبت کی ہی کہ فاعل حقیقی وہی ہی آیا ہی کہ قبض روح ملک الموت کرتی ہین پہر ملائکہ رحمت یا ملائکہ عذاب کو سونپ دیتے ہین ۱ ابن ابی حاتم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ اللہ تعالی نے ارادہ فرمایا کہ آدم علیہ السلام کو پیدا کری تو ایک فرشتے کو حاملان عرش سی بہیجا کہ زمین سی مٹی لی آوی جب وہ مٹی لینے کو جہکا تو زمین نی کہا مین سوال کرتی ہون تجہسے اوسکے ساتہ جسنے تجہے بہیجا ہی کہ تو مجہسے آج کی دن وہ چیز نہ لے جس سی کل کو آگ کی واسطے حصہ ہو فرشتے نے اوسکو نہ لیا جب وہ لوٹ کے اپنے رب کے طرف گیا تو فرمایا تجہکو کس نے منع کیا اوس چیز کے لانے سے جسکا مینے تجہکو حکم دیا اوسنی کہا کہ زمین نی مجہسے تیرے ساتہ سوال کیا پس مین بڑی بات سمجہا کہ جس چیز کا سوال وہ مجہسے تیری ساتہ کری اور مین اوسکو رد کرون پہر اللہ تعالی نے دوسرے فرشتے کو بہیجا اونسے بہی اسی طرح کہا یہانتک کہ سب کو بہیجا پہر ملک الموت کو بہیجا پس زمین نی وہی کہا جو پہلے کہا تہا ملک الموت نے کہا بیشک جسنے مجہے بہیجا ہی وہ زیادہ حقدار ہے ساتہہ طاعت کے تجہسے پس لیا اونہون نی ساری روی زمین پاک ناپاک سے لیلیا اور اوسکو اپنے رب کی طرف لیگئے پہر اوسپر جنت کا پانی ڈالا وہ حمأ مسنون ہوگئی اوس سی آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ابو حذیفہ اسحاق بن بشر نی کتاب المبتدأ مین ابن اسحق سی اونہون نے زہری سی مثل اسکی روایت کیا اور پہلی فرشتے کا اسرافیل دوسری کا میکائیل نام بتایا اور ابن عساکر نی ابن عباس و ابن مسعود اور کئی صحابہ سی روایت کیا اور اول کا نام جبریل دوسرے کا نام میکائیل لیا اور ابن عساکر نی یحیی بن خالد سی بہی مثل اسکی روایت کیا اور اول کا جبریل دوسری کا میکائیل نام بتایا اور اوسکی آخر مین کہا پس نام مقرر کیا اللہ نی اونکا ملک الموت اور اونکو موت پر مقرر کیا ۲ ابن ابی شیبہ ابن ابی حاتم ابو الشیخ نی عظمت مین بیہقی نی شعب الایمان مین ابن سابط رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا چار فرشتے دنیا کی کام کی تدبیر کرتے ہین جبریل میکائیل اسرافیل ملک الموت علیہم السلام پس جبریل علیہ السلام صاحب جنود و ریح ہین اور میکائیل علیہ السلام صاحب قطر و نبات ہین اور ملک الموت علیہ السلام قبض نفوس پر مقرر کیے گئے ہین اور اسرافیل علیہ السلام اونپر امر اوتارتی ہین اور ایک لفظ مین یہ ہی کہ جس چیز کی ساتہ لوگ مامور ہوتے ہین اوسکو وہ اوتارتے ہین ۳ ابو الشیخ ابن حیان نی کتاب العظمۃ مین ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہ اونسی کسی نے پوچہا کیا ملک الموت تنہا قبض ارواح کرتی ہین اونہون نی کہا والی امر قبض ارواح کی وہی ہین اور اسپر اونکے اعوان ہین سوا اسکے کہ رئیس ملک الموت ہی ہین اور ہر قدم اونکا مشرق سی مغرب تک ہی مینی اونسی پوچہا کہ ارواح مومنین کی کہان ہوتی ہین کہا نزدیک سدرۃ المنتہی کے ۴ ابن ابی الدنیا نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فالمدبرات امرا کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا مدبرات وہ فرشتے ہین کہ ہمراہ ملک الموت کے رہتے ہین وقت قبض ارواح مردون کی اونکے پاس حاضر ہوتے ہین پس اونمین سی بعض تو روح کو چڑہا لیجاتی ہین اور بعض دعا پر آمین کہتے ہین اور بعض میت کے لیے استغفار کرتے ہین یہانتک کہ اوسپر نماز پڑہی جاوی اور قبر مین اوتارا جاوی ۵ ابن ابی الدنیا نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے وقیل من راق کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا یہ ملک الموت علیہ السلام کے اعوان ہین بعض بعض سی کہتی ہین کون چڑہا لیجاوی اسکی روح کو اسکی اسفل قدم سی اسکی موضع خروج دم تک

فصل حلیہ ملک الموت علیہ السلام کی بیان مین

(۱) ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ایک دن ابراہیم علیہ السلام اپنے گہر مین تہے کہ اتنے مین ایک شخص خوش ہیئت اونپر داخل ہوا

حضرت ابراہیم نے فرمایا ای اسد کے بندے تو میرے گہر مین بیجوکس نی داخل کیا اوسنے کہا مجہے داخل کیا صاحب خانہ نی حضرت ابراہیم نے فرمایا صاحب خانہ احق ہے اوسکے ساتہہ بہر تو کون ہی اوسنی کہا ملک الموت آپ نے فرمایا میرے لیے جن چیزون کا تجہے وصف کیا گیا ہی مین اونکو تجہہ مین نہین دیکہتا ملک الموت نے کہا تم منہہ پہیرو انہون نے پہیری ناگاہ وکہی آنکہین آگے اور کہی پیچہے اور ناگاہ ہر بال اونکا گویا ایک انسان تہا کہڑا ہوا ہی ابراہیم علیہ السلام نے اس صورت سے پناہ مانگی اور کہا تم اپنی پہلی صورت پر ہو جاؤ ملک الموت علیہ السلام نے کہا ای ابراہیم بیشک اسد تعالی جبکہ مجہکو اوس شخص کی طرف بہیجتا ہی جو کہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہی تو مجہی اوس صورت مین بہیجتا ہی جو تم نے پہلے دیکہی اور جب مجہکو اوس شخص کی طرف بہیجتا ہی جسکی ملاقات نا خوش رکہتا ہی تو مجہی اوس صورت مین بہیجتا ہی جسکو تونی دوسری بار دیکہا ۲ کعب رضی اسد عنہ سے روایت کیا ہی کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نی ایک آدمی کو اپنی گہر مین دیکہا کہا تو کون ہی اوسنی کہا مین ملک الموت ہون آپ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو تو مجہے اپنے سے کوئی نشانی بتا کہ مین پہچان لون کہ تو ملک الموت ہے ملک الموت نے کہا تم اپنا منہہ پہیر لو آپ نے پہیر لیا پہر دیکہا تو اونکو وہ صورت دکہائی جسمین مومنین کی روح قبض کرتے ہین راوی کہتا ہی پس حضرت ابراہیم نے نور وبہا سی ایسی چیز دیکہی کہ سوای اسد تعالی کے اور کوئی اوسکو نہین جانتا ہی پہر ملک الموت نی کہا کہ تم اپنا موہنہ پہیرو اونہون نی پہیر لیا پہر دیکہا تو اونکو وہ صورت دکہائی جسمین کفار فجار کی روح قبض کرتے ہین پس اونپر سخت رعب غالب ہوا یہان تک کہ اونکے شانون کا گوشت کانپنے لگا اور اپنا پیٹ زمین سی چپکا دیا اور اونکی جان قریب نکلنے کے ہوگئی ۳ ابن مسعود وابن عباس رضی اسد عنہما سے روایت کیا ہی کہا جبکہ اسد تعالی نی ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تو ملک الموت علیہ السلام نی اپنے رب سے سوال کیا کہ اونکو اذن ملے کہ وہ اسکی خوشخبری حضرت ابراہیم کو دین اسد تعالی نے اونکو اذن دیا وہ اونکے پاس آئی اونکو خوشخبری دی حضرت ابراہیم نے اسد تعالی کی حمد کی پہر کہا ای ملک الموت تم مجہے دکہاؤ کہ تم کفار کے انفاس کو کس طرح قبض کرتے ہو کہا ای ابراہیم تم اسکی تاب نہ لا سکوگی اونہون نے کہا ہان یعنی مین دیکہہ سکونگا ملک الموت نے کہا تو تم موہنہ پہیرو اونہون نے پہیر لیا پہر دیکہا تو ناگاہ ایک سیاہ آدمی ہی کہ اوسکا سر آسمان کو پہونچتا ہے اوسکے موہنہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہین اوسکے بدن مین کوئی بال نہین ہے مگر وہ ایک آدمی کی صورت مین ہی کہ اوسکے موہنہ اور کان سی آگ کے شعلے نکل رہے ہین پس حضرت ابراہیم بیہوش ہو گئے پہر اونکو ہوش آیا اس حال مین کہ ملک الموت پہلی صورت مین آچکے تہی اونہون نے کہا ای ملک الموت اگر کافر کو بلا ورنج وحزن سی اور کچہہ نہ پہونچے مگر تمہاری صورت تو یہی اوسکو کافی ہے اب تم مجہے دکہاؤ کہ تم انفاس مومنین کو کس طرح قبض کرتے ہو کہا موہنہ پہیرو اونہون نے پہیر لیا پہر التفات کیا تو ناگاہ وہ ایک جوان آدمی ہین سب سے زیادہ حسین موہنہ اور نہایت خوشبو سفید کپڑے پہنے ہوے فرمایا ای ملک الموت اگر مومن اپنی موت کے وقت خنکی چشم وکرامت سے اور کچہہ نہ دیکہے مگر تمہاری صورت جو یہ ہی تو اوسکو یہی کفایت کرتا ہی ۴ ابن ابی الدنیا نے اور ابو الشیخ نی اشعث بن اسلم رضی اسد عنہ سی روایت کیا ہے کہا ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سی سوال کیا اونکا نام عزرائیل ہے اور دو آنکہین اونکے چہرے مین ہین اور دو اونکے قفا مین پس کہا ای ملک الموت تم کیا کرتے ہو جبکہ ایک نفس مشرق مین ہو اور ایک نفس مغرب مین اور ایک زمین مین وبا پڑ جاوی اور دو صفین لڑائی کی ملجاوین تم کس طرح کرتے ہو کہا مین تو پکارتا ہون ارواح کو اسد کے حکم سی پس وہ ہوتی ہین میری دو انگلیون کی درمیان مین جو یہ ہین راوی نی کہا اور پہیلائی گئی ہے اونکے لیے زمین پس وہ مثل طشت کی چہوڑ دگئی ہی وہ لیتے ہین اوس سے جہان چاہتی ہین

فصل زمین ملک الموت علیہ السلام کی واسطی مثل طشت کے ہی

(۱) امام احمد نے زہد مین اور ابو الشیخ نی کتاب العظمۃ مین اور ابو نعیم نی مجاہد رضی اسد عنہ سی روایت کیا ہی کہا ملک الموت کے لیے زمین مثل طشت کے کیگئی ہی لیتے ہین جہان سی چاہتے ہین اور اونکے اعوان مقرر کیے گئے ہین کہ وہ انفس کو ملتے ہین پہر ملک الموت اونکو اعوان سی قبض کرتے ہین ۲ ابو الشیخ نی حکم بن عیینہ رضی اسد عنہ سے روایت کیا ہی کہا دنیا ملک الموت علیہ السلام کے روبرو مثل طشت کے ہے روبرو آدمی کی ۳ ابن ابی الدنیا نی بطریق حسن بن عمارہ حکم رضی اسد عنہ سے روایت کیا ہی کہ یعقوب علیہ السلام نی ملک الموت علیہ السلام

کہا نہین ہی کوئی نفس منفوسہ مگر تم ہی اوسکی روح قبض کرتے ہو کہا ہان یعقوب علیہ السلام نے کہا کیونکر تم تو نزدیک میرے ہو اس جگہ سا اور دو مین اطراف
زمین مین ہین کہا اللہ تعالی نے دنیا کو میرے لیے تسخیر کر دیا ہی سو وہ مثل طشت کے ہے کہ آگے ایک تمہارے کے رکھا جاتا ہی پس وہ اوسکے ہر طرف سے کہلیتا ہے
جو چاہتا ہی اسی طرح دنیا میرے نزدیک ہی ۴ دینوری نے مجالسہ مین ابو قیس اودی سی روایت کیا ہی کہا ملک الموت سے کہا گیا تم کس طرح ارواح کو قبض
کرتے ہو کہا مین اونکو پکارتا ہون پس وہ میری اجابت کرتے ہین ۵ ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ وہ پوچھے گئی
دو نفس سی کہ اونکی موت طرفۃ العین مین متفق ہوگئی ایک مشرق مین ہی اور دوسرا مغرب مین ملک الموت علیہ السلام اون دونوں پر کسطرح قادر ہوتے ہین
فرمایا نہین ہی قدرت ملک الموت کی اہل مشارق و مغارب و ظلمات و ہواء بحور پر مگر مثل واسطے شخص کی کہ اوسکے روبرو ایک خوان ہی جو چیز اوسمین سی چاہتا
ہے لیلیتا ہے ۶ جویبر نے اپنی تفسیر مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ ملک الموت جو کہ ساری نفوس کو مارتے ہین وہ ما فی الارض پر ایسے
مسلط کیے گئے ہین جیسے ایک تمہارا اوس چیز پر مسلط ہی جو کہ اوسکی ہتیلی مین ہی اور اونکے ہمراہ کئی فرشتے ہوتے ہین رحمت و عذاب کی فرشتون سی پس جب
وہ پاک نفس کو وفات دیتے ہین تو اوسی ملائکہ رحمت کو دیدیتے ہین اور جبکہ نفس پلید کو مارتے ہین تو اوسکو ملائکہ عذاب کے سپرد کر دیتے ہین ۷ ابن ابی حاتم نے
زہیر بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ ملک الموت ایک ہین اور دو صفین لڑنیوالون کی ملتی ہین مشرق و مغرب سی اور جو کچھ
کہ انکے درمیان مین مرنا کھینا ہوتا ہے اسکے جواب مین آپ نے فرمایا کہ اللہ نے گہیر دیا ہے دنیا کو واسطے ملک الموت کے یہانتک کہ کر دیا ہی اوسکو مثل طشت کے
روبرو ایک تمہارے کی پس آیا فوت ہوتی ہی اوسکو اوس سی کوئی چیز

فصل دنیا درمیان دونون گھٹنون ملک الموت علیہ السلام کی ہے

ابن ابی الدنیا ابو الشیخ ابو نعیم نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت بیٹھے ہوئی ہین اور دنیا درمیان اونکی دونون گھٹنون کی ہی اور تختی
جسمین آجال بنی آدم کے ہین وہ اونکی دونون ہاتہون مین ہی اور روبرو اونکی فرشتی کہڑی ہین وھو یعرض اللوح لا یطرف پس جب کسی بندی کی اجل پر آتی ہین تو کہتی ہین اسکو قبض کرو

فصل دنیا درمیان دونون رانون ملک الموت علیہ السلام کے ہی

ابن ابی الدنیا ابو الشیخ نے ابو المثنی حمصی رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہا دنیا کی نرم زمین اور اوسکی پہاڑ درمیان دونون رانون ملک الموت کے ہین اور اونکی ہمراہ ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب ہین پس وہ ارواح کو قبض کرتی ہین
پہر یہ انکو دیتی ہین اور یہ انکو یعنی ملائکہ رحمت و عذاب کو کسی نے کہا پہر جبکہ لڑائی ہوتی ہی اور تلوار بجلی کی طرح چلتی ہی کہا وہ اونکو پکارتی ہین پس نفوس اونکی پاس آجاتی ہین

فصل ملک الموت علیہ السلام ہر روز ہر گھر مین جستجو کرتی ہین

(۱) ابن ابی الدنیا ابو الشیخ نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے
کوئی دن مگر ملک الموت جستجو کرتے ہین ہر گھر مین تین بار پس جس شخص کو اونمین سی پاتی ہین کہ وہ رزق کو پورا کر چکا اور اوسکی اجل پوری ہو گئی تو اوسکی روح قبض
کرتی ہین جب وہ اوسکی روح قبض کر چلے تو اوسکے گہر والے رونے لگتے ہین ملک الموت دروازے کے دونون بازو پکڑتے ہین پہر کہتے ہین میرا کوئی گناہ
نہین مین تو مامور ہون واللہ مینے اوسکا رزق نہین کہایا نہ اوسکی عمر کو فنا کیا نہ اوسکی اجل سی مینے کچھ کم کیا اور بیشک میرے لیے تم مین عود ہی پہر عود ہے
پہر عود ہے یہانتک کہ تم مین سی کسی کو باقی نہ چہوڑونگا حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ اونکا کہڑا رہنا دیکہین اور اونکا کلام سنین تو اپنی میت سی غافل ہو جائین
اور مقرر اپنی جانون پر روئین ۲ سعید ابن منصور امام احمد نے زہد مین عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی گہر والی مگر ملک الموت
علیہ السلام ہر دن مین پانچ بار اونکی جستجو کرتے ہین آیا اونمین سی کوئی ہی کہ اوسکی قبض کا حکم کیا گیا ۳ ابن ابی حاتم نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا
نہین ہی کوئی گہر کہ اوسمین کوئی ہو مگر ملک الموت اوسکی دروازی پہ ہر روز سات بار نظر کرتے ہین کہ آیا اسمین کوئی ہی جسکا حکم کیا گیا کہ اوسکو وفات دین ۴ امام
احمد نے زہد مین اور ابو الشیخ نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی زمین کی پیٹھ پر کوئی گہر بالون کا اور نہ مٹی کا مگر ملک الموت علیہ السلام ہر روز اوسکے گرد
دو بار پھرتی ہین ۵ ابن ابی شیبہ عبد اللہ بن امام احمد نے زوائد زہد مین عبد الاعلی تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہین کوئی گہر والی مگر ملک الموت

علیہ السلام دن مین دو بار انکی جستجو کرتے ہین ۶ ابو نعیم نے ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رات دن چوبیس گھڑی ہی نہین ہی اونمین کوئی ساعت
کہ آدمی ذی روح پر مگر ملک الموت علیہ السلام اوسپر قائم ہین پس اگر اوسکے قبض کے ساتھ مامور ہوی تو اوسکو قبض کرتے ہین ورنہ چلی جاتی ہین ۷ ابو الفضل طوسی
کتاب عیون الاخبار مین ابن النجار نے تاریخ بغداد مین بطریق ابراہیم بن ہدبہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہی کہ ملک الموت البتہ دیکھتی ہین بندونکی مونہہ مین
ہر دن ستر بار پس جبکہ ہنستا ہی بندہ جسکی طرف وہ بھیجے گئے ہین تو کہتے ہین انہی تعجب ہین تو اسکی طرف بھیجا گیا کہ اسکی روح قبض کرون اور یہ ہنستا ہی ۸ ابو الشیخ نے
کتاب العظمۃ مین اور ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ ملک الموت جستجو کرتے ہین گھرون کی ہر دن پانچ بار اور جھانکتے ہین ابن آدم
کے موضع مین ہر دن ایک بار کہا پس اسی سنے سے رَعدہ جو کہ لوگون کو پہونچتا ہے یعنی قشعریرہ اور انقباض ۹. ابو الشیخ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا نہین ہی کوئی دن مگر ملک الموت نظر کرتے ہین لوگون کی زندگی کی کتاب مین کوئی کہتا ہے تین بار کوئی کہتا ہے پانچ بار +

فصل ملک الموت علیہ السلام اونکی روح قبض کرتی ہین جسکا حکم ہوتا ہی پہلی سی اونکو اسکا علم نہین ہوتا

ابن ابی شیبہ نے مصنف مین خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ملک الموت سلیمان بن داود علیہما السلام کے پاس آئی اور یہ اونکی دوست تھی حضرت
سلیمان نے اونسی کہا کہ تمکو کیا ہی کہ گھر والون پر آتی ہو پہر اون سب کو قبض کرتی ہو اور جو گہر والی کہ اونکے پہلو مین ہین اونکو چھوڑ دیتی ہو اونمین سی کسی کو قبض نہین
کرتے ہو کہا مین نہین جانتا ہون جسکو اونمین سی قبض کرتا ہون مین تو عرش کے نیچے ہوتا ہون پس میری طرف چٹھیان ڈالی جاتی ہین اونمین نام ہوتی ہین ۲
یہی خیثمہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی یعنی اوسی سند سی کہا ملک الموت علیہ السلام سلیمان علیہ السلام پر داخل ہوی پس اونکی ہمنشینون مین سی ایک شخص کی طرف
دیکھنے لگے اور اوسکی طرف دیکھتے رہے جبکہ ملک الموت نکلی تو اوس شخص نے کہا یہ کون ہین حضرت سلیمان نے فرمایا ملک الموت اونسے کہا مینے دیکھا کہ وہ میری طرف
دیکھتے تھے گویا وہ میرا ارادہ رکھتے ہین حضرت نبی نے فرمایا تو کیا چاہتا ہی کہا مین چاہتا ہون کہ آپ مجھے ہوا پر سوار کردین تاکہ وہ مجھے ہند مین ڈالدی آپ نے ہوا کو
بلایا اور اوسپر سوار کردیا ہوا نے اوسکو ہند مین ڈالدیا پہر ملک الموت علیہ السلام حضرت نبی کے پاس آئی آپ نے فرمایا تم میری ہمنشینون مین سی ایک شخص کی طرف نظر
کرتے تھے کہا مین اوس سی تعجب کرتا تھا کہ مین تو مامور تھا کہ اوسکو ہند مین قبض کرون اور وہ تمہاری نزدیک تھا ۳ ابن عساکر نے خیثمہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہا سلیمان بن داود علیہما السلام نے ملک الموت علیہ السلام سی فرمایا جب تم میری روح قبض کرنیکا ارادہ کرو تو مجھے اسکی خبر کردینا کہا مین تمسے زیادہ اسکو
نہین جانتا ہون وہ تو کتب ہین کہ میری طرف ڈالی جاتی ہین اوسکی موت کے دن اونمین اوسکا نام ہوتا ہی جو مریگا ۴ امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے معمر رضی اللہ
عنہ سی روایت کیا ہی کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ ملک الموت علیہ السلام نہین جانتی ہین کہ انسان کی اجل کب حاضر ہوگی یہانتک کہ اوسکے قبض کا حکم کیے جاتی ہین
۵ ابن ابی الدنیا نے ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ ملک الموت علیہ السلام سی کہا جاتا ہی کہ فلان کو قبض کر فلان وقت فلان دن مین

فصل سابق مین ملک الموت علیہ السلام ظاہر ظہور آکر روح قبض کرتی تھے

(۱) مروزی ابن ابی الدنیا ابو الشیخ نے ابو الشعثاء جابر بن
زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ ملک الموت علیہ السلام بغیر دکھ درد کے ارواح کو قبض کرتے تھے پس لوگون نے اونکو برا کہا لعنت کی اونہون نے اپنی رب سے
شکایت کی تو اللہ تعالی نے بیماریون کو مقرر کیا اور ملک الموت بھلا دیے گئے کہا جاتا ہی کہ فلان ایسی ویسی بیماری سی مرگیا ۲ ابو نعیم نے اعمش رضی اللہ عنہ سی روایت
کیا ہی کہا ملک الموت علیہ السلام لوگون کی لیے ظاہر ہوتے تھے پس آدمی کے پاس آتے کہتے تو اپنی حاجت کو پورا کرلی مین چاہتا ہون کہ تیری روح قبض کرون اونکی
شکایت کی گئی تو اللہ تعالی نے بیماری کو نازل فرمایا اور موت کو خفیہ کردیا ۳ امام احمد بزار حاکم وصححہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ملک الموت لوگون کی پاس عیانًا آتے تھے پس موسی علیہ السلام کے پاس آئی انہون نے اونکو طمانچہ مارا اونکی آنکھ کو پھوڑ ڈالا ملک الموت
اپنی رب کے پاس آئی کہا ای رب تیرے بندے موسی نے میری آنکھ پھوڑ ڈالی اور اگر اوسکی کرامت تجپر نہوتی تو مین اوس کی آنکھ پھوڑ ڈالتا اللہ تعالے نے اون سے

کہا تو میرے بندے کی طرف جا اوس سے کہہ کہ وہ اپنا ہاتھ دیل کی جلد پر رکہے پس اوس کے لیے ساتھ ہر بال کی کہ اوس کا ہاتھ چہپا دے ایک برس ہے
ملک الموت اونکی پاس آئے اونہون نے کہا اسکے بعد کیا ہی ملک الموت نے کہا موت کہا اب ابہی سہی - پہر اونکو ایک تفاح دیا اونہون نے اوسکو ایک بار سونگہا پس اونکی روح قبض

کر لی اور اللہ تعالی نے ملک الموت کو اونکی آنکہ پہیر دی اسکے بعد وہ لوگون کی پاس خفیہ آنی لگے

فصل ملک الموت علیہ السلام مومنین کی ساتھ نرمی کرتی ہین

(۱) طبرانی نے کبیر مین ابو نعیم ابن مندہ نے صحابہ مین بطریق جعفر بن محمد عن ابیہ حارث بن خزرج عن ابیہ سی روایت کیا ہی کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے اور دیکہا آپ نے طرف ملک الموت کے نزدیک سر ایک آدمی کے انصار سے پس آپ نے فرمایا ای ملک الموت تو میری صاحب کے ساتھ نرمی کر بیشک وہ مومن ہی ملک الموت نے کہا آپ خوش ہون اور آنکہ کو ٹہنڈا کرین اور جان رکہیں کہ بیشک مین ہر مومن کی ساتھ رفیق ہون اور آپ جان رکہیں ای محمد مین البتہ قبض کرتا ہون روح ابن آدم کی پس جبکہ چلاتا ہے کوئی چلانے والا اوسکے گہر والون مین سی تو مین گہر مین کہڑا ہوتا ہون اور اوسکی روح میری ساتھ ہوتی ہی مین کہتا ہون کیا ہے یہ چلانے والا واللہ ہم نے اوسپر ظلم نہین کیا نہ اوسکی اجل سی سبقت کی نہ اوسکی قدر سے جلدی کی ہمارا اوسکے قبض مین کوئی گناہ نہین ہے تم اگر راضی ہو اوس سی جو اللہ نے کیا تو تمہین اجر ملیگا اور اگر خفا ہوگے تو گنہگار ہوگے وزر کماؤگے اور بیشک ہمارے لیے نزدیک تمہارے عود ہے بعد عود کے پس بچو بچو اور نہین ہے کوئی گہر والے بالون کے نہ مٹی کے نیک نہ بد نرم زمین مین نہ پہاڑ مین مگر مین اونکی جستجو کرتا ہون ہر دن رات مین یہانتک کہ مین زیادہ پہچانتا ہون اونکے چہوٹے بڑے کو خود اونسی واللہ اگر مین چاہون کہ ایک مچہر کی روح قبض کرون تو مین اوسپر قادر نہین ہون یہانتک کہ اللہ ہی اوسکی قبض کا اذن دے جعفر بن محمد نے کہا مجہی یہ بات پہونچی ہی کہ ملک الموت نزدیک اوقات نمازون کی اونکی جستجو کرتی ہین پہر جس وقت نزدیک موت کے نظر کی پس اگر وہ اونمین سے ہے جو کہ پانچ نمازون کے محافظ ہین تو فرشتہ اوس سے قریب ہوتا ہی اور شیطان کو اوس سی دور کر دیتا ہی اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی اوسکو تلقین کرتا ہی اوس حال عظیم مین اسکو ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین اور ابو الشیخ نے عظمہ مین بہی جعفر بن محمد عن ابیہ سی مرفوعا معضلا روایت کیا ہی مروزی نے جنائز مین سلیم بن عطیہ سی روایت کیا ہے کہا سلیمان نبی کا ایک دوست پر عیادت کے لیے داخل ہوئی اور وہ موت مین تہا پس کہا اے ملک الموت تم اسکے ساتھ نرمی کرو یہ مومن ہی اوس آدمی نے کلام کیا کہا ملک الموت کہتے ہین مین ہر مومن کے ساتھ رفیق ہون

فصل ملک الموت علیہ السلام ہر مومن سخی کے ساتھ رفیق ہین

زبیر ابن بکار ابن عساکر نے بچند طریق حمید بن معروف عن ابیہ سے روایت کیا ہی کہا مین اون لوگون مین تہا جو کہ حکم بن عبد المطلب بن عبد اللہ بن خطب کے پاس حاضر ہوئی منبج مین اور وہ حالت نزع مین تہے اور موت سے شدت پائے تہے پس حاضرین مین سی ایک شخص نے کہا اور حکم بیہوشی مین تہی کہ الہی اوسپر آسانی کر وہ تو ایسا تہا ایسا تہا اونکی تعریف کرنے لگا حکم کو ہوش آیا کہا کون ہی کلام کرنیوالا لوگون نی کہا فلان کہا کہ ملک الموت مجہسے کہتے ہین کہ مین ہر مومن سخی کی ساتھ رفیق ہون پہر وہ فی الحال مر گیا

فصل قبض ارواح مطہرات انبیا علیہم السلام

(۱) ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک فرشتہ نے اپنے رب سے اذن چاہا کہ ادریس علیہ السلام کی طرف اوترے پس وہ اونکے پاس آیا اونکو سلام کیا اونہون نے اوس سی کہا آیا درمیان تیری اور درمیان ملک الموت کے کچہ یعنی دوستی ہے اوسنے کہا وہ تو میرے بہائی ہین فرشتون سی حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا آیا تو طاقت رکہتا ہی کہ کچہ نفع پہونچا مجہکو نزدیک اوسکے اوسنے کہا یہ بات کہ وہ کچہ تاخیر کری یا تقدیم کرے سو نہ کریگا ولیکن مین اوس سی تیری لیے کلام کرونگا تو وہ موت کے وقت تیرے ساتھ نرمی کریگا پہر فرشتے نے کہا کہ تو میری دونون بازوون کی درمیان مین سوار ہو جا پس ادریس علیہ السلام سوار ہوگئے وہ اونکو سما علیا کی طرف چڑہالیگیا وہان ملک الموت سی ملا اور ادریس علیہ السلام اوسکی دونون بازوون کی درمیان مین تہی اوسنے ملک الموت سے کہا کہ میری تیری طرف ایک حاجت ہی ملک الموت نے کہا مین تیری حاجت جان لی تو ادریس کے باب مین مجہسی کلام کریگا حال آنکہ اوسکا نام محو ہو چکا اور اوسکی اجل سی باقی نہین رہا مگر نصف طرفۃ العین پس ادریس علیہ السلام کا انتقال فرشتے کے دونون بازو کے درمیان مین ہوا (۲) ابو حذیفہ اسحق بن بشر نے کتاب مبتدا مین بسند خود ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی

کہا کہ ملک الموت نے کہا اے رب تیرا بندہ ابراہیم موت سے گبہرایا اللہ تعالی نے فرمایا تو اوس سے کہہ کہ خلیل کا جبکہ زمانہ دراز ہو جاتا ہی اپنے خلیل سے تو وہ اوسکی طرف مشتاق ہوتا ہی ملک الموت نے یہ بات لوگوں کو پہونچائی حضرت ابراہیم نے فرمایا ہان اے رب مین مقرر مشتاق ہوا طرف تیری ملاقات کی پس ملک الموت نے اونکو ایک ریحانہ دیا اونہون نے اوسکو سونگہا اوسی مین اونکی روح قبض کی ۳ ابو الشیخ نے محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ملک الموت نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا تیرے رب نے مجہے حکم دیا ہی کہ مین تیری جان قبض کرون ایسی آسانی سے کہ اوس سے زیادہ آسان نہین کسی مومن کی جان قبض نہین کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا مین تجہسے اوسکی حق کے ساتہ سوال کرتا ہون جسنے تجہے بہیجا کہ تو اوس سے میری باب مین گفتگو کرے پس ملک الموت نے کہا تیرے خلیل نے مجہسے سوال کیا کہ مین اوسکے باب مین تجہسے گفتگو کرون اللہ تعالی نے فرمایا تو اوسکے پاس جا اور اوس سے کہہ کہ تیرا رب کہتا ہی کہ خلیل اپنے خلیل کی ملاقات کو دوست رکہتا ہی ملک الموت اونکے پاس آئے حضرت ابراہیم نے فرمایا جاری کر جسکا تجہے حکم ہی ملک الموت نے کہا اے ابراہیم آیا کبہی تمنے کوئی شراب پی ہی کہا نہین پس اونکو سونگہا اسی پر اونکی روح قبض کی ۴ امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ داؤد صلی اللہ علیہ وسلم مین غیرت شدید تہی جسوقت نکلتے تو دروازے بند کر دیے جاتے پہر اونکے اہل پر کوئی داخل نہوتا یہانتک کہ لوٹکر آوین پس ایکدفعہ نکلے اور لوٹ کر آئے ناگاہ دیکہا گہر مین ایک آدمی کہڑا ہی اوس سے کہا تو کون ہی کہا مین وہ ہون کہ بادشاہون سے نہین ڈرتا نہ مجہہ سے حجاب مانع ہوتا داؤد علیہ السلام نے فرمایا تو اب واللہ ملک الموت ہی مرحبا ہی امر اللہ کو پس داؤد علیہ السلام نے اوسی جگہہ کپڑا اوڑہ لیا اونکی روح قبض کیگئی

فصل ملک الموت علیہ السلام بلا اذن ہر ایک کے پاس آتے ہین خواہ نبی ہون یا ولی سوای ذات پاک سید المرسلین شفیع المذنبین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ سے اجازت چاہی پہر داخل ہوے یہ خصوصیت خاص آپ کے لیے تہی نہ آپ سے پہلے کسی کے واسطے ہوئی نہ آپکے بعد قیامت تک کسی کے لیے ہو طبرانی نے حضرت حسین علیہ السلام سے روایت کیا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وفات شریف کے دن اوترے کہا آپ نے آپ کو کیسا پاتے مین فرمایا پاتا ہون مین اپنے آپ کو اے جبرئیل مغموم اور پاتا ہون مکروب پس ملک الموت علیہ السلام نے دروازے پر اذن طلب کیا جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ملک الموت ہین تیرا اذن چاہتے ہین انہون نے اذن نہین چاہا کسی آدمی پر آپ سے پہلے اور نہ اذن چاہین گے کسی آدمی پر بعد آپکے آپ نے فرمایا تم اونکے لیے اذن دو جبرئیل علیہ السلام نے اونکے واسطے اذن دیا وہ آئے یہان تک کہ آپکے آگے کہڑے ہوے پس عرض کیا کہ بیشک اللہ نے مجہے آپ کی طرف بہیجا ہی اور مجہے حکم دیا ہی کہ مین آپ کی اطاعت کرون اگر آپ مجہے حکم دین کہ مین آپکی جان قبض کرون تو اوسکو قبض کرون اور اگر آپ ناخوش ہون تو مین اوسکو چہوڑ دون آپ نے فرمایا تم کروگے اے ملک الموت اونہون نے عرض کیا ہان مین اسی کے ساتہ مامور ہون پس جبرئیل علیہ السلام نے آپ سے عرض کیا کہ بیشک اللہ مشتاق ہوا طرف آپ کی ملاقات کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاری کر جسکا تجہے حکم دیا گیا ہی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وذریتہ وسلم صلوۃ وسلاما دائمین متلازمین الی یوم الدین آمین حضرت فاطمہ زہرا سیدۃ النساء علیہا السلام نے ایک مرثیہ کہا اوسمین سے دو شعر یہ ہین

۵ صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّہَا ✤ صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا ✤ ماذا علی من شم تربۃ احمد ✤ ان لا یشم مدی الزمان غوالیا ✤ کسی اور نے کہا ہی

۵ یا خیر من دُفنت بالقاع اعظمہ ✤ فطاب من طیبہن القاع والاکم ✤ نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ ✤ فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم ✤

فصل بیان مین اونکی جنکی روح اللہ عز وجل قبض فرماتا ہی ابو الشیخ وعقیلی نے ضعفا مین اور دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی آجال بہائم وخشرات ارض وخشاش ارض سب کی تسبیح مین ہین پس جبکہ اونکی تسبیح پوری ہوچکتی ہی تو اللہ اونکی ارواح کو قبض فرماتا ہی اور نہین ہی طرف فرشتے کے اس سے کچہہ وله طریق اخر اخرجه الخطیب فی الرواۃ عن مالک من حدیث ابن عمر مثلہ قال ابن عطیۃ والقرطبی وکان معنی ذلک ان اللہ یعدم حیاتہا بلا مباشرۃ ملک واما الادمی فشرف بان خلق لہ ملکا واعوانہ وجعل قبض روحہ اسلا من حیث علی یدیہ لکن قال الخطیب فی الرواۃ عن مالک عن سلیمان بن مہدی الکلابی سلیمان نے کہا مین مالک بن انس کے پاس حاضر ہوا اور اوسنے ایک آدمی سے

ملاد حیات ... خشرات زمین. منتخب خشاش ... ۱۲۵ ...

پیر انحضرت کا پوچھا گیا ملک الموت انکی روحون کو قبض کرتی ہین اونھون نی یہ بات سنکر سر نیچا کیا پہر کہا کہ اونکی لیی نفس ستائیس ہین جبکہ آتا ہے تو پہر ملک الموت ہی اونکی
ارواح کو قبض کرتی ہین اللہ یتوفی الانفس حین موتھا پہر مینے جو یبر کو دیکھا کہ اپنی تفسیر مین کہا عن الضحاک عن ابن عباس کہا ملک الموت آدمیونکی قبض ارواح
کے لیی مقرر کیے گئی ہین سو وہی اونکی روحون کو قبض کرتے ہین اور ایک فرشتہ جن مین ہی اور ایک شیاطین مین اور ایک طیر و وحش و سباع و حیات و نمل مین
یس یہ چار فرشتے ہین اور فرشتے صعقۂ اولی مین مرینگی ملک الموت اونکے قبض کے والی ہونگی پہر وہ مرینگی مہر وہ لوگ جو کہ دریا مین شہید ہوتی ہین سو بیشک
اللہ تعالی اونکے قبض ارواح کا والی ہوتا ہے اسکو کسی فرشتے کی طرف سپرد نہین کرتا ہے بسبب اونکی کرامت کے اس سبب سی کہ وہ حج بحر پر اوسکی راہ مین سوار ہوے
جو یبر سخت ضعیف ہی اور ضحاک عن ابن عباس منقطع ہی اور اسکے آخر کے لیے ایک شاہد مرفوع ہی ابن ماجہ نی ابو امامہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے بیشک اللہ نی ملک الموت کو قبض ارواح پر مقرر کیا ہی مگر دریا کے شہید کہ وہ خود اونکے قبض ارواح کا متولی ہوتا ہے

حکایت ابن ابی شیبہ نی مصنف مین عبد اللہ بن عیسی سی روایت کیا ہی کہا اگلے لوگون مین ایک آدمی تہا اوسنی چالیس برس خشکی مین اللہ تعالی کی عبادت
کی پہر اوسنی کہا یا رب مین مشتاق ہوا ہون کہ تیری عبادت دریا مین کرون پس وہ ایک قوم کے پاس آیا اوسنی کہا کہ مجھے سوار کر لو اونھون نی اوسکو سوار کر لیا
اور اونکا جہاز چلا جسقدر اللہ نے چاہا اوسقدر چلا پہر وہ کہڑا ہو گیا ناگاہ ایک درخت ناحیۂ آب مین تہا اوسنی کہا تم مجھی اس درخت پر رکہدو اونھون نی رکہدیا اور
اونکی کشتی چلی ایک فرشتے نے ارادہ کیا کہ آسمان کی طرف چڑہے یعنی اوسنی اپنی کلمات کو جن سی وہ چڑہا کرتا تہا سوا دیپر قادر نہوا جانا کہ یہ بسبب کسی گناہ کی ہی جو
اوس سی ہوا۔ درخت والے عابد کے پاس آیا اوس سی چاہا کہ وہ اپنے رب کی طرف شفاعت کری عابد نے نماز پڑہی اور فرشتے کے لیے دعا کی اور اپنے رب سے
درخواست کی کہ وہی فرشتہ اوسکی جان قبض کرے تاکہ ملک الموت سے زیادہ تر اوس پر آسانی کرے پہر جب عابد کی موت آئی تو وہی فرشتہ اوسکے پاس آیا
اور کہا مینی اپنی رب سی یہ بات طلب کی کہ میری شفاعت تیرے حق مین قبول کری جیسے اوسنے میرے حق مین تیری شفاعت قبول کی اور مین ہی تیری جان کو
قبض کرون پس جس جگہ سی تو چاہی مین اوسکو قبض کرون زاہد نی ایک سجدہ کیا اوسکی آنکھ سی ایک آنسو نکلا پہر مر گیا

فصل رویت ملک الموت کی خواب مین

ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابو زرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھسی یحیی بن عبید البصری نی کہا کہ ہین نی ملک الموت علیہ السلام کو خواب مین دیکہا کہ وہ
کہتے ہین کہ تو اپنی باپ سی کہا کہ وہ مجھپر درود بھیجی تاکہ مین اوسکی قبض روح کی وقت اوسکے ساتھ نرمی کرون مینے جو دیکہا وہ اپنی باپ سی بیان کیا اونھون نی کہا
بیٹا البتہ ملک الموت کی ساتھ مجھی اوس سی زیادہ انس ہی کہ جتنا تیری مان کی ساتھ ہی اس سی معلوم ہوا کہ ملک الموت علیہ السلام پر درود بھیجنا موجب ہی اونکی نرمی کرنیکا
ساتھ درود بھیجنے والے کے **حکایت** ابن عساکر نی زید بن اسلم کے طریق سی روایت کیا ہی کہ اونکی باپ یعنی اسلم نے کہا مینے وہ حدیث یاد کی جسکو ابن عمر
رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کیا ہی کہ نہین ہی حق مرد مسلمان کا کہ تین رات گذاری مگر اوسکی وصیت لکھی ہوئی نزدیک اوسکے سر کی
پس مینی دوات کاغذ منگایا تاکہ اپنی وصیت لکھون نیند نے مجھپر غلبہ کیا سو رہا وصیت کو لکھنہ پایا مین سو رہا تہا کہ ایک شخص سفید لباس خوبصورت خوشبو داخل ہوا
مینے کہا ای شخص تجھی میری گہر مین کسنی داخل کیا کہا مجھی اوسمین داخل کیا اوسکے رب نے مینے کہا تو کون ہی کہا مین ملک الموت ہون مین اوس سی مرعوب ہو گیا اوسنی کہا
تو نہ ڈر مین تیری قبض روح کی ساتھ مامور نہین ہوا ہون مینے کہا تو تم اب میری لیی دوزخ سی برات لکہدو اونھون نی کہا دوات کاغذ لا مینے دوات کاغذ کی طرف اپنا
ہاتھ بڑہایا جس سی مین سو رہا اور وہ میرے سر کے نزدیک تہا مینے اونکو دیدیا اونھون نی لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم استغفر اللہ استغفر اللہ یہانتک کہ پیٹھ
پیٹ کاغذ کا بہر دیا پہر مجھی دیدیا کہا یہ تیری برات ہی نار سی اللہ تجھپر رحم کری پہر مین ڈرتا ہوا جاگ اوٹھا اور چراغ منگایا اور دیکھا تو ناگاہ وہی کاغذ تہا کہ مین سو رہا
اور وہ میری سر کے نزدیک تہا اوسکی پیٹھ پیٹ پر استغفر اللہ لکہا ہوا تہا

باب ۱۴ آجال ہر برس قطع ہوتی ہین

(۱) دیلمی نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قطع کیے جاتے ہین آجال شعبان سی شعبان تک یہانتک کہ آدمی البتہ نکاح کرتا ہی اور لڑکے اوسکے لیے

اور اولاد پیدا ہوتی ہی حالانکہ اوس کا نام مردون مین نکل چکا ہی ابن ابی الدنیا ابن جریر نی بطریق زہری عثمان بن محمد بن مغیرہ بن اخنس سی مرفوعا مثل اسکی روایت
کیا ہی اور بیہقی نی شعب مین اسی طریق سی اخراج کیا ہی واخرج ابن ابی حاتم نحوہ علی ابن عباس موقوفا ۳ ابو یعلی نی ایسی سند کی ساتھہ جسکی تحسین منذری نی
کی ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل شعبان کی روزی رکہتی یعنی مگر ایک یا دو دن مینے آپ سی پوچھا فرمایا بیشک اللہ لکہتا ہی
اس ماہ مین ہر نفس کو جو کہ اوس برس مریگا۔ سو مین دوست رکہتا ہون کہ مجھی میری اجل آوی اور مین روزہ دار ہون ۴ ابن ابی الدنیا نے عطا بن یسار
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ شب نصف شعبان ہوتی ہی تو ملک الموت علیہ السلام کو ایک صحیفہ دیا جاتا ہی پہر کہا جاتا ہی کہ قبض کراون لوگون کو جو
اس صحیفے مین ہین پس بندہ البتہ درخت لگاتا ہی بیبیون سی نکاح کرتا ہی مکان بناتا ہی حالانکہ اوسکا نام مردون مین لکہہ چکا ہی ۴ ابن جریر نی عمر مولی غفرہ
سی روایت کیا ہی کہا ملک الموت کی لیے لکہے جاتے ہین جو لوگ کہ مرینگے لیلۃ القدر سی لیلۃ القدر تک پس تو پاتا ہی آدمی کو کہ نکاح کرتا ہی عورتون سی اور درخت
لگاتا ہی حالانکہ نام اوسکا مردون مین ہی ۵ عکرمہ سی روایت کیا ہی کہا شب نصف شعبان مین پختہ کیا جاتا ہی سال کا کام اور لکہی جاتی ہین زندے
مردون سی اور لکہی جاتی ہین حاجی پس اونمین نہ کوئی بڑھایا جاتا ہی نہ اونمین سی کوئی کم کیا جاتا ہی ۶ دینوری نی مجالسہ مین راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی شب نصف شعبان مین وحی کرتا ہی اللہ طرف ملک الموت کی ساتھہ قبض ہر نفس کی جسکی قبض کا اوس سال ارادہ کرتا ہے
۷ ابو الشیخ نی اپنی تفسیر مین محمد بن جحادہ سی روایت کیا ہی کہا اللہ تعالی کے لیے ایک درخت ہے عرش کی نیچے کوئی مخلوق نہین ہی مگر اوسکی واسطی اوسمین ایک
پتا ہی پس جبکہ کسی بندے کا پتا گرتا ہی تو اوسکی روح اوسکی جسم سے نکل جاتی ہی پس یہ قول ہی اللہ تعالی کا وماتسقط من ورقۃ الا یعلمہا اس سی معلوم ہوا کہ نہین
مرتا ہی کوئی مگر ساتھہ علم اللہ تعالی کی ۸ شرح برزخ مین لکہا ہی کہ روایت کیا گیا ہی کہ ملک الموت علیہ السلام اون پتونکی طرف دیکہتی ہین پس جب کسی پتی کو
دیکہتی ہین کہ زرد ہو گیا تو جان لیتی ہین کہ اوسکی موت قریب آگئی پس وہ بسبب گرنے پتون کی ارواح کو قبض کرتی ہین اور نہین ہی وہ مگر نسخہ آجال مین جو کہ
اسرافیل علیہ السلام نی اونکو دیا ہی ف شرح برزخ مین لکہا ہی معنی قطع آجال کی یہ ہین کہ فرشتون کو اوسکا اظہار کیا جاتا ہی ورنہ تقدیر سابق متغیر نہین ہوتی ہی
اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی کہ ہر شب برات کو لوح محفوظ کہولی جاتی ہی اسرافیل علیہ السلام اوسمین ایک نظر دیکہتی ہین پس اوس سی ایک نسخہ لکہہ لیتی ہین کہ جو کچہہ اس
سال مین اول سی آخر تک ہوگا پہر نسخہ رزق کا میکائیل کو دیتی ہین اور نسخہ حروب وزلازل وخسف وصواعق کا جبرئیل علیہ السلام کو اور نسخہ اعمال کا اسمعیل
علیہ السلام صاحب سماء دنیا کو یہ بہت بڑا فرشتہ ہی اور نسخہ مصائب وآجال کا ملک الموت علیہ السلام کے حوالے کرتے ہین ف اس رات کو لیلۃ البرات اسلیے
کہتی ہین کہ لوگونکو برات دیجاتی ہی پس نیکون کو آگ سی برات ملتی ہی اور بدون کو جنت سی ف لیلۃ البرات کے اظہار اور لیلۃ القدر کے اخفا مین اللہ سبحانہ
نے ایک ایسے امر کی رعایت فرمائی ہی کہ وہ بندون کی لیے نہایت مناسب ہی وہ یہ ہی کہ شب برات مین خوف وفزع ہی کیونکہ ہر انسان ڈرتا ہی کہ شاید اوسکا نام
زندون کی دفتر سے نکل کر مردون مین لکہا گیا ہو اور اگر زندون کی دفتر مین لکہا گیا ہی تو اس سی ڈرتا ہی کہ اوسکا نام سعادت کے ساتہہ لکہا گیا یا شقاوت کی ساتہہ
مسطور ہوا پس اللہ سبحانہ نی اس رات کو ظاہر کر دیا تاکہ اللہ تعالی کی عبادت کرین اور بندی اوس سی ڈرتے رہین رہی لیلۃ القدر سو وہ مغفرت ورحمت کی رات ہے
پس اگر اللہ تعالی اوسکو ظاہر فرما دیتا تو لوگ بہروسا کر بیٹھتے یعنی اور راتون مین سویا کرتے اور اس رات مین عبادت کر لیتی پس اس حکمت کی لیے شب برات کو
ظاہر فرما دیا اور لیلۃ القدر کو چہپا دیا ف مروی ہی کہ پندرہوین رات شعبان مین آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین پس ایک فرشتہ ندا کرتا ہی کہ خوشی
ہو اوسکو جسنے اس رات مین رکوع کیا دوسرا پکارتا ہی خوشی ہو اوسکو جسنے اس رات مین دعا کی اور فرشتہ پکارتا ہی خوشی ہو اوسکو جو اس رات مین رویا ایک
اور پکارتا ہی خوشی ہو مسلمانون کی لیے اس رات مین ایک اور پکارتا ہے کوئی دعا کرنیوالا کہ اوسکے لیے قبول کیجاوی ہے کوئی مانگنے والا کہ اوسکا سوال دیا جاوے
ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اوسکے لیے مغفرت کیجاوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سی پوچہا کہ یہ دروازی کب بند کیے جاتی ہین

کہا جبکہ فجر طلوع ہوتی ہی **ف** مشائخ رحمہم اللہ تعالی سی مروی ہی کہ شب برات مین دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑہے بعض نے کہا ہر رکعت مین اخلاص ہزار بار پڑہے پس وہ سعدا مین لکہا جاویگا اور اوسکو برات سعدا کی دیجاویگی گو وہ اشقیا ہی سی کیون نہو بعض نے کہا کہ اس رات مین سو رکعت بچاس سلام سی پڑہے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے اخلاص دس بار اوسکی ساری گناہ بخشی جاوینگی اوسکے رزق مین وسعت عمر مین برکت کیجاویگی اور اوسکو اللہ تعالی بہت اجر دیگا اور یہ بہی مروی ہی کہ اس رات مین سورۂ یٰس تین بار پڑہی ایک بار بہ نیت طول عمر اور ایک بار بہ نیت غنا و دفع فقر اور ایک بار بہ نیت امن کی بلاؤن سی

فصل پہلی جسکو بندے کی موت کا علم ہوتا ہی

ابن ابی الدنیا حاکم نی مستدرک مین عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا اول جسکو بندی کی موت کا علم ہوتا ہی وہ حافظ ہی اسلیے کہ وہ اوسکا عمل لیکر چڑہتا ہی اوسکا رزق لیکے اوترتا ہی پس جبکہ اوسکی لیی رزق نہ نکلا تو جان لیتا ہی کہ وہ مرنیوالا ہی

باب ۱۵ علامت خاتمۂ خیر کے بیان مین

(۱) ترمذی حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ کسی بندے کے ساتھ خیر کا تو اوس سی طلب عمل کرتا ہی عرض کیا گیا کہ کسطرح اوس سی طلب عمل کرتا ہی فرمایا توفیق دیتا ہی اوسکو عمل صالح کی موت سے پہلے ۲ امام احمد و حاکم نے عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ اللہ کسی بندی کو دوست رکہتا ہی تو اوسکو غسل دیتا ہی عرض کیا کہ کس طرح غسل دیتا ہی فرمایا توفیق دیتا ہی اوسکو عمل صالح کی اوسکی اجل سی پہلے یہانتک کہ اوسکی پڑوسی اوس سی راضی ہوتی ہین اس سی معلوم ہوا کہ پڑوسیون کا راضی رکہنا عمل صالح ہی اور انکا راضی رہنا موجب حسن خاتمہ اور محبت الہی کا باعث ہی اللہم ارزقنا ۳ ابن ابی الدنیا نی عائشہ رضی اللہ عنہا سی مرفوعا روایت کیا ہی جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ کسی بندے کے ساتھ خیر کا تو بہیجتا ہی طرف اوسکے ایک برس پہلی اوسکی موت سی ایک فرشتے کو کہ وہ اوسکو راہ راست پر لاتا ہی اور اوسکو توفیق دیتا ہے یہانتک کہ وہ اپنے بہترین اوقات پر مرتا ہی پس لوگ کہتی ہین کہ فلان اپنے بہترین اوقات پر مرا پہر جب اوسکو موت آئی اور اوسنی اوسکو دیکہا جو اوسکے لیے تیار کیا گیا ہی تو وہ اپنی جان کو جلدی کرنے لگتا ہی حرص سی اسپر کہ وہ نکل جاوے پس اوس جگہ وہ دوست رکہتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ دوست رکہتا ہی اوسکی ملاقات کو اور جبکہ ارادہ کرتا ہے اللہ کسی بندے کے ساتھ شر کا تو مقرر کرتا ہی واسطی اوسکے برس بہر پہلے اوسکی موت سی ایک شیطان کو وہ اوسکو گمراہ کرتا ہے اغوا کرتا ہی یہان تک کہ وہ مرتا ہی اپنی بدترین اوقات پر پس لوگ کہتے ہین کہ فلان اپنے بدترین اوقات پر مرگیا پہر جب اوسکو موت آتی ہی اور اوسکو دیکہتا ہے جو اوسکے لیی تیار کیا گیا ہی تو اپنی جان کو نگلنی لگتا ہی بسبب کراہت کی اس سی کہ وہ نکلی پس اوس جگہ وہ مکروہ رکہتا ہی اللہ کی ملاقات کو اور اللہ مکروہ رکہتا ہے اوسکی ملاقات کو صاحب انساح نی اس حدیث شریف کے معنی مین کہا ہی کہ خروج روح کا وقت پکارنے ملک الموت علیہ السلام کے اوسکو ایسا ہی کہ جیسے سانپ والا سانپ کو اوسکی سوراخ سی پکارتا ہی اور نکلنا دونون جسم کا وقت پکارنے کے برابر ایک طرح پر ہی لیکن مومن تو اپنی جان کو تہوع کرتا ہی یعنی اوسکا نکالنا چاہتا ہے کیونکہ تہوع نہین ہی کہا استفراغ کا ہو واسطی نکلنے کی اور کافر اپنی روح کو تبلع کرتا ہی تبلع یہی ہی کہ جو جسم مونہہ مین ہی اوسکو پہیر لیجاکے جاہتا ہی کہ پیٹ کی طرف رجوع کری انتہی **ف** بعض علماء رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ اسباب مقتضی سوء خاتمہ کے والعیاذ باللہ تعالی چار ہین نماز کو ہلکا سمجہنا شراب پینا ماں باپ کی نافرمانی کرنا مسلمانونکو ایذا دینا **ف** حضرت مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی لکہا ہی کہ اکثر چار باتونکی سبب سے موت کی وقت بندی سی ایمان کہینچ لیا جاتا ہی ترک شکر اسلام پر ترک خوف اسلام کی جانی پر ایذا اہل اسلام پر ظلم کرنا ماں باپ کی نافرمانی کرنا

باب ۱۶ بیان مین اوس شخص کے جسکی اجل قریب ہوئی اور کیفیت موت اور اوسکی شدت کی

فرمایا اللہ تعالی نی (۱) وجاءت سکرۃ الموت بالحق (۲) ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت الآیۃ (۳) فلولا اذا بلغت الحلقوم الآیۃ (۴) کلا اذا بلغت التراقی و قیل من راق الآیۃ (۱) بخاری نی عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے چمڑے کا چہوٹا برتن تہا یا لکڑی کا پیالہ تہا اوسمین پانی تہا پس آپ اپنی دونون ہاتہ پانی مین ڈالتی پہر اونکو اپنے مونہہ سے ملتے اور فرماتے تہے لا الہ الا اللہ بیشک موت کے لیے سکرات ہین سکرات جمع ہے

سکرہ کہتی ہین شدت کو ۳ ترمذی نی عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہا مین رشک نہین کرتی ہون کسی پر آسانی موت کا بعد اسکے کہ دیکھی مینے شدت موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۳ بخاری نی عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہا مین مکروہ نہین رکھتی ہون شدت موت کو کسی کے لیے کبھی بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۴ عبداللہ بن امام احمد نے زوائد زہد مین ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا اور آپ کرب موت کی تکلیف اوٹہارہے تھی کہ اگر عمل نکری ابن آدم مگر اسی لیے تو اوسے لائق ہے کہ عمل کری ۵ لقمان حنفی اور یوسف بن یعقوب حنفی سی روایت کیا ہی کہ اونہون نی کہا ہمکو پہونچا ہی کہ یعقوب علیہ السلام کے پاس جبکہ بشیر آیا تو اوس سی فرمایا مین نہین جانتا ہون کہ آج تجہی کیا بدلا دون مگر یہ کہ اللہ تعالی آسان کری تجہپر سکرات موت کو ۶ طبرانی نی کبیر مین اور ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کی جان نکلتی ہے پسینے سے اور کافر کا نفس کھینچا جاتا ہی جیسا کھینچا جاتا ہی نفس گدہے کا اور مومن البتہ کرتا ہے گناہ پس سختی کیجاتی ہی بسبب گناہ کے اوسپر نزدیک موت کی تاکہ اوس سی کفارہ کیا جاوی اور کافر البتہ کرتا ہے نیکی پس اوسپر آسانی کیجاتی ہے نزدیک موت کے تاکہ اوس سی جزا دیا جاوی ۷ دینوری نی مجالسہ مین وہیب بن ورد سے روایت کیا ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی مین نہین نکالتا ہون کسی کو دنیا سی اور مین ارادہ کرتا ہون کہ اوسپر رحم کرون مگر پوری جزا دیتا ہون مین اوسکو بسبب گناہ کی جو اوسنی کیا بیماری اوسکے جسم مین اور مصیبت اوسکے اہل و اولاد مین اور تنگی اوسکی معاش مین اور تنگی اوسکے رزق مین یہانتک کہ پہونچتا ہون مین اوس سی ذرہ برابر کو پہر اگر اوسپر کچہہ باقی رہتا ہی تو سختی کرتا ہون اوسپر موت کو تاکہ پہونچا یا جاوی طرف میری مثل اوس دن کے کہ جنا اوسکو اوسکی ماں نے قسم ہے میری عزت کی نہ نکالونگا کسی بندے کو دنیا سی اور مین چاہتا ہون کہ اوسکو عذاب کرون یہانتک کہ پوری جزا دیتا ہون اوسکو ہر نیکی کی جو اوسنی کی صحت اوسکے جسم مین اور فراخی اوسکی رزق مین اور کشایش اوسکے عیش مین اور امن اوسکی نفس مین یہانتک کہ پہونچتا ہون مین اوس سی ذرہ برابر کو پہر اگر اوسکے لیے کچہہ باقی رہا تو آسان کرتا ہون اوسپر موت کو یہانتک کہ پہونچا یا جاوے طرف میرے اور اوسکے واسطے کوئی نیکی نہو کہ بچے وہ بسبب اوسکی نار سی ۸ ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا جبکہ باقی رہتی ہے مومن پر اوسکے گناہون سی کوئی چیز کہ نہین پہونچتا ہی وہ اوسکو اپنی عمل سی تو سختی کیجاتی ہی اوسپر موت تاکہ پہونچے بسبب سکرات موت اور اوسکے شدائد کے درجے کو جنت سی اور کافر جبکہ دنیا مین کوئی نیکی کرچکا ہی تو اوسپر آسان کیجاتی ہے موت تاکہ پورا کرلے ثواب اپنی نیکی کا دنیا مین پہر نار کی طرف چلا جاوی ۹ ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مومن البتہ اجر دیا جاتا ہی ہر چیز مین یہانتک کہ شدت[۱۳] مین نزدیک موت کے ۱۰ ترمذی ابن ماجہ بیہقی حاکم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی کہ مومن مرتا ہی عرق جبین سی ۱۱ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین نی سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نگاہ رکہو میت کو نزدیک اوسکی موت کے تین خصلتون کو اگر اوسکی جبین عرقناک ہوئی اور اوسکی آنکھین جاری ہوئین اور اوسکے نتھنے پہول گئی تو یہ رحمت ہے اللہ سے کہ اوسپر نازل ہوئی اور اگر خرخرایا مثل خرخرانے شتر جوان مخنوق کے اور اوسکا رنگ سرخ ہوگیا اور اوسکی باچھین راکہی رنگ ہوگئین تو یہ عذاب ہی اللہ سی کہ اوسپر اوترا ف جبہہ عربی مین پیشانی کو کہتی ہین ہر جبہہ مین دو جبین ہوتے ہین اوس کے دائین بائین پس جبین کنارہ ہی پیشانی کا کنپٹی تک اور پیشانی دونون جبینون کے درمیان مین ہی بعض نے کہا کہ موت بعرق جبین کنایہ ہی شدت سکرات موت سی کہ بسبب اوسکی گناہ دور ہوتی ہین درجے بلند ہوتے ہین اور بعض نی کہا مراد یہ ہی کہ مومن پر کوئی شدت موت کی نہین مگر عرق جبین ۱۲ سعید بن منصور نے اپنے سنن مین اور مروزی نی جنائز مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مومن پر کچہہ خطائین اوسکی خطاؤن مین سی باقی رہجاتی ہین موت کے وقت اونکی جزا اوسکو دیجاتی ہی سو اسلیے اوسکی پیشانی عرقناک ہوتی ہی ۱۳ بیہقی نی شعب مین علقمہ بن قیس سی روایت کیا ہی کہ وہ اپنی عم زاد بہائی کے پاس حاضر ہوی اور وہ مر رہا تہا علقمہ نے اوسکی پیشانی کو چہوا ناگاہ وہ عرقناک تہی پس کہا اللہ اکبر مجہسے ابن مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی حدیث کی ہے

ف لفظ حدیث شریف کا لکان نولدان بعلل ہے مجمع البحار مین کہا ہی ما نول امری مسلم ان یقول غیر الصواب ای ما ینبغی له و ماحظه ونیته ما نولک ان تفعل کذا ۱۲ ف بفتح دال مہملہ وسکون تحتانی و بینہت ۱۲ ع ترمذی برزخین عالم رح نعم حکی ف اصل کا لفظ لکذا ہے کظاظ زحمت دادن و استوار دراکشیدن کار سے کسی داندن و نگین کردن ۱۲ صراح

کہ آپ نی فرمایاہی موت مومن کی عرق جبین سی ہے اور نہین ہی کوئی مومن مگر اوسکے لیے گناہ ہین کہ دنیا مین اونکی مکافات کیجاتی ہی اور کچہ بقیہ اوسپر باقی
رہجاتاہی تو اوسپر بسبب اوس کے نزدیک موت کے شدت کیجاتی ہی عبداللہ نے کہا مین نہین دوست رکہتا ہون موت کو مثل موت گدہے کے ۱۴ ابن ابی شیبہ
اور بیہقی نے علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے بہتیجے کے پاس آئے جبکہ وہ نزع مین تہا اوسکی جبین پر پسینا آنے لگا علقمہ ہنسے اونسی کہا گیا کون چیز
تمکو ہنساتی ہے کہا مین نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ کہتے تہے کہ مومن کی جان نکلتی ہے پسینے سے اور کافر فاجر کی جان نکلتی ہی اوسکے شدق یعنی
باچہ سی جیسے نکلتی ہے جان گدہے کی اور مومن البتہ گناہ کرتاہی پس اوسپر وقت موت کے سختی کیجاتی ہے تاکہ اوس گناہ کا کفارہ کیاجاوی ۱۵ مروزی نی ابراہیم
نخعی رضی اللہ عنہ سی روایت کیاہی کہا کہ علقمہ نی اسود سی کہا تو میرے پاس حاضر ہو مجہی لا الہ الا اللہ کی تلقین کر پس اگر میری جبین عرقناک ہوئی تو تو مجہی خوشخبری
دی ۱۶ ابن ابی شیبہ و مروزی نی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہی کہا محبوب رکہتے تہے پسینے کو واسطے میت کے **ف** بعض علما نی کہاہی میت
کی جبین عرقناک نہین ہوتی مگر واسطے حیا کے اپنے رب سی اسلیے کہ اوسنے اوسکی مخالفت کی نیچے کا بدن تو اوس کا مر چکا صرف حیات کے قوتنے اور
اوسکے حرکات اوپر کے بدن مین باقی رہے اور حیا آنکہون مین ہوتی ہی اور کافر اس سبب اندہا ہی اور موحد معذب اس سی مشغول ہی بسبب عذاب کی جو اوسپر نازل ہوا

فصل شدت موت اور اوسکی کیفیت کے بیان مین

(۱) **حکایت** ابن ابی شیبہ نے اپنی مسند مین امام احمد نے زہد مین اور
ابن ابی الدنیا نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیاہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا حدیث کرو بنی اسرائیل سی کہ اونمین عجیب قصے ہوئی
ہین پہر آپ نے ہمکو حدیث کرنا شروع کیا فرمایا ایک گروہ اونمین سی نکلا پہر وہ اپنے قبرستانون مین سی کسی قبرستان پر آئی پس کہا اگر ہم دو رکعت نماز پڑہین
اور اللہ سی دعا کرین کہ وہ ہمارے لیے کسی مردے کو نکالی وہ ہمکو موت سے خبر دے سوا دہنون نی کیا وہ اس حال مین تہی کہ ایک آدمی سیاہ ظاہر ہوا اوسکی
دونون آنکہون کے درمیان مین نشان سجدے کا تہا اوسنے کہا ای لوگو تم کیا چاہتے ہو مین تو سو برس ہی مرا ہون اور ابہی تک موت کی تلخی مجہسی ساکن
نہین ہوئی پس تم اللہ سے دعا کرو کہ وہ مجہے پہیر دے جیسا کہ مین تہا ۲ **حکایت** امام احمد نے زہد مین عمر بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہی کہ
دو آدمیون نی بنی اسرائیل مین سی اللہ تعالی کی عبادت کی یہان تک کہ عبادت سی ملول ہوگئی اونہون نی کہا اگر ہم قبرون کی طرف نکلین پہر مجاورت کرین
شاید ہم رجوع کرین پس وہ قبرون مین مجاور رہے اللہ تعالی کی عبادت کی اونکے لیے ایک مردہ اوٹہایا گیا اوسنے اونسے کہا مین تو اسی برس سی مرا ہون
اور مین اب تک موت کا الم پاتا ہون ۳ ابونعیم نے کعب رضی اللہ عنہ سی روایت کیاہی کہا نہین جاتاہی میت سے الم موت کا جب تک کہ وہ اپنی قبر مین
ہے اور یہ الم سخت تر ہے اوس چیز کا جو مومن پر گذرتی ہی اور سہل تر ہی اوس چیز کا جو کافر کو پہونچتی ہی ۴ ابن ابی الدنیا نی اوزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت
کیاہی کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ میت پاویگا الم موت کو یہان تک کہ اپنی قبر سے مبعوث ہو ۵ ابن ابی الدنیا نی حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ذکر موت کا اور اوسکے غصہ یعنی شدت کا فرمایا پس فرمایا وہ برابر تین سو ضرب تلوار کے ہی ۶ ضحاک بن حمزہ سی روایت کیاہی
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موت سے پوچہے گئے آپ نے فرمایا ادنی پکڑ موت کی بمنزلہ سو ضرب تلوار کے ہی ۷ خطیب نے تاریخ مین انس رضی اللہ عنہ
سے مرفوعا روایت کیاہی کہ البتہ معالجہ یعنی پکڑ دہکڑ ملک الموت علیہ السلام کی سخت تر ہے ہزار ضرب تلوار سی ۸ ابن ابی الدنیا نے حضرت امیر المومنین علی
ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سی روایت کیاہی فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہ مین میری جان ہی البتہ ہزار ضرب تلوار کی زیادہ تر سہل ہین مجہو نے بستر پر مرنے سی
۹ ابو الشیخ نی کتاب العظمہ مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہی کہ موسی علیہ السلام سی کہا گیا کہ آپ نے موت کو کس طرح پایا فرمایا مثل سفود کے کہ داخل ہوا
میرے پیٹ مین اوسکی بہت سی شاخین ہین ہر شاخ اوسکی میری رگون مین سی ہر رگ کے ساتہ اولجہ گئی پہر وہ میرے پیٹ سی نہایت زور سی کہینچا گیا
اونسی کہا گیا مقرر اللہ تعالی نی آپ پر آسانی کی ۱۰ ابن ابی الدنیا نی ابو اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہی کہا موسی علیہ السلام سی کہا گیا آپ نی موت کا مزہ

ایک نسخہ مین وارد ہے ایک سے مین مراد ہے ۱۲ دوسرے کی نسخ کی یہ عبارت ہے جیسی کی گذشت بہر نسخ مین ہے ۱۲

کس طرح کا پایا کہا کسفود اُدخِل فی جزۃ صوف فامتلخ یعنی جیسے لوہے کی سیخ کہ صوف کے گچھے مین گھسائی گئی پہر وہ نکالی گئی فرمایا اے موسی مقرر ہم نے
تجہپر آسانی کی ١١ امام احمد نے زہد مین مروزی نے جنائز مین ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبکہ اللہ تعالی سے جا ملے تو اونسے
کہا گیا تمنے موت کو کس طرح پایا جب کہا مینے اپنے نفس کو پایا گویا وہ کھینچا جاتا ہے کہجور کے کانٹے سے کہا گیا کہ مقرر ہم نے موت کو تجہپر آسان کیا ١٢ مروی ہے
جبکہ موسی علیہ السلام کی روح اللہ تعالی کی طرف گئی تو اونسے اونکے رب نے کہا اے موسی تونے موت کو کس طرح پایا کہا مینے اپنے نفس کو پایا مثل زندہ چڑیا کے
جسوقت کہ وہ تلی جاتی ہے تو سے پر نہ وہ مرتی ہے کہ راحت پاوے اور نہ نجات پاتی ہے کہ اوڑ جاوے ١٣ یہ بہی حضرت موسی علیہ السلام سے مروی ہے کہ اونہون نے فرمایا
کہ مین اپنے نفس کو پاتا ہون مثل بکری کی کہ اوسکا چمڑا اودہیڑا جاتا ہے قصاب کے ہاتھ مین ١٤ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کرتے ہین کہ فرشتے بندے کو گہیر لیتے ہین اور اوسکو حبس کرتے ہین اور اگر یہ نہو تو وہ جنگل صحرا مین بہاگتا پہرے شدت سکرات موت سے ١٥ ابوالشیخ
نے کتاب العظمۃ مین فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے کہا گیا میت کا کیا حال ہے کہ اوسکی جان کھینچی جاتی ہے اور وہ چپ ہے حالانکہ ابن آدم
تو چیونٹی کے کاٹنے سے بیقرار ہوجاتا ہے فرمایا کہ فرشتے اوسکو جکڑتے ہین ١٦ ابن ابی الدنیا نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم موت اور اوسکی شدت سے پوچہے گئے آپ نے فرمایا سہل موت بمنزلہ اوس سیخ کے ہے کہ وہ صوف مین ہو پس کیا نکالا جاتا ہے جسکے صوف سے مگر اوسکی ساتھ
صوف ہوتا ہے ١٧ مروزی نے جنائز مین میسرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہا اگر ایک قطرہ الم موت سے آسمان زمین والون پر رکہا جاوے تو بیشک
ساری مرجاوین اور بیشک قیامت مین البتہ ایک گہڑی شدت موت سے ستر گنی زیادہ ہوگی ١٨ **حکایت** ابن ابی الدنیا نے محمد بن عبداللہ بن ثیانی رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو احتضار ہوا تو اونسے اونکے بیٹے نے کہا آپ تم کہا کرتے تہے کاش مین کسی دانشمند آدمی سے وقت
نزول موت کے ملون تاکہ وہ مجہسے بیان کرے جو وہ پاتا ہے اور اب تم وہی آدمی ہو تم میرے لیے موت کا وصف بیان کرو کہا بیٹا واللہ لکانّ جنبی فی تخت
اور گویا مین سانس لیتا ہون سوئی کے ناکے سے اور گویا کانٹے کی ٹہنی کھینچی جاتی ہے میرے دونون پاؤن سے میرے سر تک ١٩ **حکایت** ابن سعد اور
حاکم نے عوانہ بن حکم سے روایت کیا ہے کہا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہا کرتے تہے تعجب ہے اوسکو جسپر موت نازل ہو اور اوسکی عقل اوسکے ساتھ ہو وہ کیونکر
اوسکو بیان نکریگا جبکہ اونپر موت نازل ہوئی تو اونکے بیٹے عبداللہ نے اونسے کہا آپ تم کہا کرتے تہے پہر وہی کہا جو اوپر گذرا اب تم ہمارے لیے موت کو بیان کرو
کہا بیٹا موت اس سے بڑہکر ہے کہ اوسکا بیان کیا جائے لیکن مین اوس سے تیرے لیے کچہہ بیان کرتا ہون مین اپنے آپ کو پاتا ہون گویا رضوی کے پہاڑ میری گردن
پر ہین اور پاتا ہون مین اپنے کو کہ گویا میرے پیٹ مین شوک سلاّ ہے اور مین پاتا ہون اپنے کو گویا میری سانس سوئی کے ناکے سے نکلتی ہے ٢٠ ابن ابی شیبہ
ابن ابی الدنیا اور ابونعیم نے حلیہ مین ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب سے کہا تو مجہے موت سے خبر دے کعب نے کہا یا امیرالمومنین
وہ مثل درخت کے ہے کہ اوسمین بہت کانٹے ہون وہ بنی آدم کے پیٹ مین ہو پس اوسکے نہ کوئی رگ ہے نہ کوئی جوڑ مگر اوسمین ایک کانٹا ہو اور ایک آدمی ہے
جسکے ہاتھ بہت زوردار ہین وہ اوسکو کھینچ رہا ہے اور لفظ ابن ابی شیبہ کا یہ ہے مثل ٹہنی کے جسمین بہت کانٹے ہون وہ کسی آدمی کے پیٹ مین داخل کیجاوے پہر ہر
کانٹا ایک رگ کو پکڑ لیوے پہر اوسکو ایک آدمی زور آور کھینچے پس لیلیا جو لیلیا اور باقی رکہا جو باقی رکہا ٢١ ابن ابی الدنیا نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا موت نہایت فظیع تر ہول ہے دنیا و آخرت مین مومن پر اور موت سخت تر ہے آرون کے چیرنے سے مقراضون کے کترنے دیگون مین جوش
دینے سے اور اگر مردہ اوٹہایا جاوے پہر وہ اہل دنیا کو الم موت کی خبر دیوے تو وہ نہ کسی عیش سے نفع لین نہ نیند سے لذت اوٹہائین ٢٢ وہب بن منبہ نے
روایت کیا ہے کہا موت سخت تر ہے تلوار کی ضرب آرون کی چیرنے دیگون مین جوش دینے سے اور اگر درد ایک رگ کا میت کی رگون سے زمین والون پر
باٹا جاوے تو وہ اونکا الم کو گنجایش رکہے پہر وہ اول شدت ہے جسکی ملاقات کافر کرتا ہے اور آخر شدت ہے جسکو مومن ملتا ہے ٢٣ ابونعیم نے حلیہ مین واثلہ بن اسقع

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تم اپنی مردون کی پاس حاضر ہوؤ اور اون کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو اور اونکو جنت کی خوشخبری
دو پس بیشک دانشمند مردون اور عورتون سی نزدیک اس پچھڑنے کے متحیر ہوتا ہی اور شیطان قریب تر اوس چیز کا کہ ہوتا ہی بنی آدم سی نزدیک اس پچھڑنے کے
قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین جان میری ہی نہین نکلتی ہے جان کسی بندے کی دنیا سی یہان تک کہ درد کرتی ہی ہر رگ اوسکی علٰحدہ علٰحدہ اسکو ابن ابی الدنیا نے
بھی مثل اسکی ابو حسین برجمی سے مرفوعا روایت کیا ہی ۲۴ ابن ابی الدنیا نے طعمہ بن غیلان جعفی سے روایت کیا ہی کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھی الٰہی تم روح
کو لیتا ہی ما بین عصب وقصب سی اور انامل سی الٰہی مدد کر میری موت پر اور آسان کر اوسکو مجہپر ۲۵ حارث بن ابو اسامہ نی اپنی مسند مین سند جید کے ساتھ عطاء بن
یسار سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے معالجہ ملک الموت کا سخت تر ہی ہزار ضرب تلوار سی اور نہین ہی کوئی مومن کہ مرے مگر ہر رگ اوسکی
علٰحدہ درد کرتی ہی اور قریب تر اوس چیز کا کہ ہوتا ہی عدو اللہ اوس گھڑی مین ۲۶ ابن ابی الدنیا بیہقی نی شعب الایمان مین عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مریض کی عیادت فرمائی پس کہا نہین ہی اوسکی کوئی رگ مگر وہ درد کرتی ہی سوا اسکے کہ آیا اوسکو آنیوالا اوسکے رب سے
سو اوسکو خوشخبری دے کہ نہین ہی بعد اسکے عذاب اور داخل ہوی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر اپنی اصحاب سی اور وہ مریض تھا پس فرمایا تو آپ کو کس طرح
پاتا ہی اوسنی کہا مین پاتا ہون اپنی آپ کو راغب و راہب یعنی خائف فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی نہین جمع ہوتی وہ واسطے کسی کے نزدیک اس حال کی مگر دیتا ہے
اللہ اوسکو جو وہ امید رکھتا ہی اور امن دیتا ہی اوسکو جس سی وہ ڈرتا ہی ۲۷ امام احمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا آخر شدت جسکی ملاقات
مومن کرتا ہی موت ہی ۲۸ ابو نعیم مروزی بیہقی نے شعب مین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین نہین دوست رکھتا ہون کہ سکرات
موت کے مجہپر آسان کیے جائین کیونکہ وہ آخر اوس چیز کا ہی جسکے ساتھ مومن اجر دیا جاتا ہی ۲۹ ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا
نہین ملاقات کی ابن آدم نی کسی چیز کی کبھی جب سی اللہ نی اوسکو پیدا کیا کہ سخت تر ہو اوسپر موت سی ۳۰ سعید بن منصور نے محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سی
روایت کیا ہے کہا سخت تر اوس چیز کا جس کی ملاقات کی جاتی ہے امر آخرت سے وہ موت ہی ۳۱ زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے کہ ایک شخص نے کعب احبار سے کہا کون بیماری ہے جس کے لیے کوئی دوا نہین ہے کہا موت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے کہا موت کی دوا اللہ تعالی کی رضامندی ہے

فصل موت کے وقت اعضا ایک دوسری کو رخصت کرتی ہین قشیری رحمہ اللہ نی رسالہ مین ابو الفضل طوسی نی عیون الاخبار مین اور دیلمی نی ابراہیم بن
ہدبہ کی طریق سی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بندہ البتہ تکلیف اوٹھاتا ہی کرب موت اور سکرات موت کی اور اوسکی مفاصل البتہ بعض
بعض پر سلام کرتی ہین کہتے ہین علیک السلام تو مجہسی جدا ہوتا ہی اور مین تجہسی جدا ہوتا ہون قیامت کے دن تک شعر ای کف دست ساعد و بازو ہمہ تودیع یک دگر بکنید

فصل شہید الم موت سی محفوظ ہی ابن ابی الدنیا نی حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا سخت تر اوس چیز کی کہ ہوتی ہی بندے پر موت سے جبکہ
پہونچتی ہی روح تراقی کو پس وہ اوس وقت مضطرب ہوتا ہی اور اوسکی سانس اوپر چڑہتی ہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ شہید اس بات کے ساتھ خاص
ہے کہ وہ نہین پاتا ہے درد موت کا جو کہ اوسکا غیر پاتا ہی طبرانی نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے
شہید نہین پاتا ہی درد قتل کا مگر جیسا پاتا ہی ایک تمہارا درد چیونٹی کے کاٹنے کا **فصل شدت موت ملک الموت علیہ السلام** ابن ابی الدنیا نے
محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھی یہ بات پہونچی ہی کہ سب سی آخر ملک الموت علیہ السلام مرینگی اوسنی کہا جاویگا ای ملک الموت تو مر پس
تو دیکھ سکی ایک چیخ مارینگی کہ اگر اوسکو آسمانون اور زمین والے سن لین تو مر جاوین ڈر سی پھر وہ مر جاوینگی زیاد نمیری رحمہ اللہ سی روایت کیا ہی کہا مینی بعض
کتب مین پڑہا ہی کہ موت ملک الموت علیہ السلام پر سخت تر ہے ساری خلق سی **فصل انبیا علیہم السلام پر موت کے سخت ہونی مین دو فائدی ہین**
قرطبی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ انبیاء علیہم السلام پر موت کی تشدید مین دو فائدی ہین ایک تو اون کی تکثیر و تکمیل فضائل اور رفع درجات ہی نہ اہانت کرنی

نقصان ہی نہ عذاب بلکہ جیسا آیا ہی کہ ان اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الاولیاء ثم الامثل فالامثل دوسرا فائدہ یہ ہی کہ خلق مقدار الم موت کو پہچان لی کیونکہ باطن ہی اور کبھی انسان بعض مردون پر مطلع ہوتا ہی اور اوسپر کوئی حرکت وقلق واضطراب نہین دیکھتا ہی اور اوسکی روح کی سہولت خروج کو نظر کرتا ہی پس وہ گمان کرتا ہی سہولت امر موت کو اور جس حال مین میت ہوتا ہی اوسکو نہین جانتا ہی پہر جبکہ انبیاء علیہم السلام نی جو کہ اپنی خبر مین سچی ہین شدت الموت کو بیان کیا باوجود اونکی کرامت کی اللہ پر تو خلق نی جان لیا شدت موت کو جسکی ایذا میت پاتا ہی اور یہ علم قطعی ہی مطلقا ہر میت کے لیے کیونکہ صادقین نے اسکی خبر دی ہی سوا ای شہید قتیل کفار کی جیسا کہ حدیث شریف مین ثابت ہو چکا ہی

فصل موت فجاءت یعنی ناگہان

بیہقی نے شعب الایمان مین عبید اللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا مینے عائشہ رضی اللہ عنہا سی موت فجاءت کو پوچھا کیا وہ مکروہ ہی اونہون نی فرمایا وہ کس لیے مکروہ ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اسکا سبب پوچھا آپ نی فرمایا راحت ہی واسطی مومن کی اور پکڑنا اسف یعنی خشم وغضب کا ہی واسطی فاجر کی ف قصر الآمال مین کہا ہے کہ مرگ ناگہانی آثار غضب الٰہی سی ہی بندہ بدکار پر کیونکہ اوسکو نہ چھوڑا تاکہ توبہ وعمل صالح سی آخرت کی تیاری کری انتہی حاصل یہ ہی کہ یکایک مرنا نیکون کی لیے نیک ہی اور بدون کی واسطی بد ہی

فصل اون امور کی بیان مین جنسی روح بسہولت نکلتی ہی

(۱) جماعت علماء نی ذکر کیا ہی کہ مسواک روح کی نکلنے کو آسان کرتی ہی استدلال کیا ہی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی جو کہ صحیح مین قصۂ مسواک حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین ہی کہ آپ نی وقت وفات شریف کی مسواک کی ۲ امام احمد نے زہد مین میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ہمیشہ رہی ایک تمہارا قریب العہد ساتھ عمل صالح کی کیونکہ وہ آسانی کرتا ہی اوسپر جس وقت اوسپر موت نازل ہوتی ہی یا یاد کری کسی عمل صالح کو جو اس سی پہلے کیا ہی

فصل صورت موت وحیات کے بیان مین

(۱) ابن ابی حاتم نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے خلق الموت والحیوۃ کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا حیات جبرئیل علیہ السلام کا گھوڑا ہی اور موت مینڈھا املح ہی ۲ مقاتل وکلبی نے کہا ہی کہ موت کو مینڈھے کی صورت مین پیدا کیا نہین گذرتا ہی کسی پر مگر وہ مرتا ہی اور حیات کو گھوڑے کی صورت مین پیدا کیا نہین گذرتا ہی کسی چیز پر مگر وہ زندہ ہوتی ہی (۳) ابو الشیخ وابن حبان نی کتاب العظمۃ مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا پیدا کیا اللہ تعالی نے موت کو مینڈھا املح یعنی چیت کبرا جسکے بال سیاہ سفید ملے ہوے ہون اوسکی چار بازو ہین ایک عرش کے نیچے اور ایک تحت الثری مین اور ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین اوس سی فرمایا ہو وہ ہو گیا پہر فرمایا ظاہر ہو وہ عزرائیل علیہ السلام کے لیے ظاہر ہو گیا ان آثار سی معلوم ہوا کہ موت ایک جسم ہی کہ مینڈھے کی صورت مین پیدا کیا گیا عرض نہین ہی اور جو صحیحین مین وارد ہوا ہی وہ بھی اس سی واضح ہو گیا کہ لائی جائیگی موت دن قیامت کی کبش املح کی صورت مین پس کھڑی کیجائیگی درمیان جنت ونار کی پہر کہا جاویگا کیا تم اسکو پہچانتے ہو پس کہینگے ہان اور سب نی اوسکو دیکھہ لیا ہی یہ موت ہی پہر وہ ذبح کیجاویگی ابو یعلی نی ایک روایت مین انس رضی اللہ عنہ سی زیادہ کیا ہے کہ وہ ذبح کیجاویگی جیسی بکری ذبح کی جاتی ہی

باب ۱۷

بیان مین اوس چیز کے جسکو آدمی مرض موت مین کہی اور جو اوسکی نزدیک پڑھی جاوے اور جو اوس کے احتضار کے وقت کہی جاوی اور اوس کی تلقین اور وہ چیز جو کہی جاوی جبکہ اوس کا انتقال ہو جاوے اور اوس کی آنکھین بند کیجاوین

فصل بیان مین اوس چیز کی جسکو آدمی مرض موت مین کہی

(۱) حاکم نی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کیا بتاؤن مین تمکو اسم اعظم دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پس جو کوئی مسلمان دعا کری اوسکی ساتھ اپنے مرض مین چالیس بار پہر مر جاوی اوسی مرض مین تو دیا جاویگا اجر ایک شہید کا اور اگر اچھا ہو گیا تو اچھا ہو گیا اس حال مین کہ اوس کے لیے بخشش کی گئی ۲ ابن ابی الدنیا نی کتاب مرض وکفارات مین ابن منیع نے اپنی مسند مین حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی مرفوعا روایت کیا ہی ای ابوہریرہ کیا نہ خبر دون مین تمکو امر حق کی کہ جو شخص کلام کری اوسکے ساتھ اول لیٹنے مین اپنی بیماری سے تو نجات دی اللہ اوسکو نار سی مین نی کہا ہان خبر دیجیے فرمایا لا الہ الا اللہ یحیی ویمیت وھو حی لا یموت وسبحان اللہ رب العباد والبلاد والحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ علی کل حال اللہ اکبر

ف ابو الشیخ اور ابن حبان بیان کیا ہی اور ابن حبان بیان موصوف اور (۱۲)

اکبریاء کربنا وجلالہ وقدرتہ بکل مکان اللھم ان کنت امرضتنی لتقبض روحی فی مرضی ھذا فاجعل روحی فی ارواح من سبقت لھم
منک الحسنیٰ وباعدنی من النار کما اعذت اولیاءک الذین سبقت لھم منک الحسنیٰ پس اگر تو اپنی اس بیماری مین مرگیا تو طرف رضامندی اللہ کے
جنت سی اور اگر تونے گناہ کیے تو اللہ تیری توبہ قبول کریگا ترجمہ یعنی نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہے نہ مریگا اور پاک ہی اللہ پروردگار
بندون کا اور شہرون کا اور حمد ہے واسطے اللہ تعالی کی حمد بہت پاک برکت دی گئی اوسمین ہر حال پر اللہ بہت بڑا ہی بڑائی ہمارے رب کی اور اوسکا جلال
اور اوسکی قدرت ہر مکان مین ہی الٰہی اگر تونے بیمار ڈالا ہی مجھکو تا کہ قبض کری تو میری روح کو میری بیماری مین تو تو کر میری روح کو اون لوگون کی روحون
جنکے لیے سابق ہو چکی بھلی نیکی اور پناہ دی مجھی آگ سی جیسی پناہ دی تونی اپنے اولیا کو جنکے لیے سابق ہو چکی ہے نیکی ۲۳ ابن عساکر نی حضرت امیرالمومنین
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سی روایت کیا ہی فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی کلمے سنے ہین جس شخص نے انکو اپنی وفات کے نزدیک کہا
وہ جنت مین داخل ہوا لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار الحمد للہ رب العالمین تین بار تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر ترجمہ
نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ بردبار کرم والا ۲ حمد ہے اللہ کے لیے جو پروردگار ہی عالمون کا ۳ بابرکت ہی وہ ذات جسکی ہاتھ مین ملک ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور
وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی بزار نے اور سعید بن منصور نی اپنی سنن مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ بیشک مومن نزدیک میری بمنزلہ کل خیر
کے ہی وہ میری حمد کرتا ہی اور مین اوس کی جان کھینچتا ہون اوسکے دونون پہلو کے درمیان سی بیہقی نی شعب الایمان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بیشک مومن نکلتی ہی اوسکی جان درمیان دونون پہلو اوسکے سی اور وہ حمد کرتا ہے اللہ عزوجل کی

فصل بیان مین اوس چیز کی جو قریب الموت کی نزدیک پڑھی جاوی (۱) ابن ابی الدنیا دیلمی نی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی۔ نہین ہی کوئی میت کہ پڑھی جاوی نزدیک اوسکے سورۃ یس مگر آسان کرتا ہی اللہ اوسپر ۲ ابن ابی شیبہ امام
ابوداود ونسائی حاکم ابن حبان نی معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پڑھو تم اپنی مردون پر یس ف
ابن حبان نے کہا مراد مردون سی وہ ہین جنکو موت حاضر ہوئی نہ یہ کہ مردے پر پڑھی جاوی ۳ ابن ابی شیبہ اور مروزی نی جابر بن زید رضی اللہ عنہ سی روایت
کیا ہی کہا مستحب ہے کہ جب میت کو موت حاضر ہو تو اوسکے نزدیک سورۃ رعد پڑھی جاوی اسلیے کہ یہ میت سے تخفیف کرتی ہی اور بیشک وہ بہت سہل
کرنے والی ہی واسطی اوسکی قبض کی اور بہت آسان کرنیوالی ہی واسطی اوسکے حال کی اور کہا جاتا تھا آخری بات پہلے میت کے مرنے سی حیات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اللھم اغفر لفلان بن فلان وبرد علیہ مضجعہ ووسع علیہ فی قبرہ واعطہ الراحۃ بعد الموت والحقہ بنبیہ وتول
نفسہ وصعد روحہ فی ارواح الصالحین واجمع بیننا وبینہ فی دار تبقی فیھا الصحبۃ ویذھب عنا فیھا النصب واللغوب اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اور اسکی تکرار کرتا رہے یہان تک کہ اوسکی روح قبض کیجاوی ۴ ابن ابی شیبہ اور مروزی نی شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا انصار میت کے نزدیک سورۃ بقر پڑھا کرتے تھے ف ابونعیم نے قتادہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی اس آیت کی تفسیر مین ومن یتق اللہ یجعل لہ
مخرجا یعنی جو شخص اللہ سی ڈرتا ہی تو اللہ کرتا ہی واسطے اوسکے مخرج۔ کہا اوسکی لیے مخرج کرتا ہے دنیا کے شبہات سی اور کرب سے نزدیک موت کی اور مواقف
روز قیامت سے اس سی معلوم ہوا کہ متقی کا خود اللہ تعالی متولی ہوتا ہے دین و دنیا کی ایذا و تکلیف سے اوس کو محفوظ رکھتا ہی +

فصل تلقین قبل الموت کے بیان مین تلقین مشتق ہی لقن سی لقن کے معنے سرعت فہم کے ہین اور تلقین سمجھانے کو کہتے ہین اور مراد تلقین سی اس جگہ
کلمہ لا الہ الا اللہ کا ذکر کرنا ہی روبرو اوس شخص کے جسکو موت حاضر ہوئی بدون اسکی کہ اوس سی پڑھنے کو کہین یعنی حاضرین پڑھین اور اوس سی نہ کہین کہ تو بھی
جاننا چاہیے کہ قرطبی رحمہ اللہ تعالی نی تذکرہ مین تلقین المیت لا الہ الا اللہ کا باب منعقد فرمایا ہی پھر جو حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین اون کا ذکر کیا ہے

(۱) مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تلقین کرو اپنے مُردون کو لا الہ الا اللہ کی ابن حبان وغیرہ نے کہا
مراد اس سے وہ ہین جنکو موت حاضر ہوئی ۲ امام احمد ابو داؤد حاکم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
جس شخص کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت مین داخل ہوا ۳ بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے شروع کرو اپنے بچون پر اول ساتھ لا الہ الا اللہ کی یعنی پہلے پہل جبکہ اونکی زبان کھلے تو اونکو لا الہ الا اللہ سکھاؤ اور تلقین کرو اونکو نزدیک موت
کے لا الہ الا اللہ کی پس بیشک جسکا اول کلام لا الہ الا اللہ ہوا اور آخر کلام اوسکا لا الہ الا اللہ پھر وہ ہزار برس زندہ رہا نہ پوچھا جائیگا ایک گناہ سے بیہقی نے
کہا یہ متن غریب ہے ہمنے اسکو نہین لکھا مگر اسکی اسناد سے ۴ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ تعالی نے اپنی امالی مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے جبکہ
بیماری ہو جاوین تمہاری مریض تو اونکو ملول نہ کرو لا الہ الا اللہ کہنے سے یعنی اونپر جبر نہ کرو اون سے بجد نہ کہو ولیکن تلقین کرو اونکو پس بیشک خاتمہ نہین کیا
جاتا ہے اسکے ساتھ یعنی ساتھ کلمے کے واسطے منافق کے کبھی ۵ ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میت کے پاس حاضر ہو تو اوسکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اسلیے کہ نہین ہے کوئی بندہ کہ خاتمہ کیا جاوے
واسطے اوسکے اس کے ساتھ نزدیک اوسکی موت کے مگر وہ اوسکا توشہ ہوتا ہے طرف جنت کی ۶ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے مُردون کے پاس
حاضر ہوؤ اور اونکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو پس وہ وہ چیز دیکھتے ہین جسکو تم نہین دیکھتے ۷ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے کہ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ تم اپنے مردون کے پاس حاضر ہو اور اونکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اور اونکو جنت کی خوشخبری دو پس بیشک حلیم آدمی مؤمنین سے
تحول کرتا ہے اس سے اور بیشک شیطان ابن آدم سے نہایت قریب ہوتا ہے وقت اس پچھڑنے کے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے مقرر ملک الموت کا معاینہ
کرنا ہزار ضرب تلوار سے بہت زیادہ سخت ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین نکلتا ہے نفس کسی بندے کا دنیا سے یہانتک کہ ہر رگ اوسکی اپنی جگہہ پر
درد ناک ہو جاتی ہے قرطبی نے کہا یہ غریب ہے حدیث تحول سے ۸ طبرانی نے اوسط مین ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے مرفوعا روایت کیا ہے
کہ جو شخص کہے نزدیک موت اپنی کے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اوسکو آگ کبھی نہ کھائیگی ۹ ابو یعلی اور حاکم نے بسند صحیح
حضرت طلحہ وعمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا سنا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے مین البتہ جانتا ہون ایک کلمہ نہ کہیگا اوسکو کوئی آدمی
جسکو حاضر ہوئی موت مگر پائیگی روح اوسکی واسطے اوسکے راحت جبکہ اوسکے جسم سے نکلیگی اور ہوگا وہ واسطے اوسکے نور دن قیامت کی اور ایک لفظ مین یہ ہے
مگر کشائش کر دیگا اللہ اوس سے اور روشن کریگا واسطے اوسکے نور کو اور دیکھیگا اوس چیز کو جو اوسے خوش کرے وہ کلمہ یہ ہے لا الہ الا اللہ ۱۰ ابن ابی الدنیا نے کتاب
محتضرین مین اور طبرانی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے
حاضر ہوے ملک الموت ایک شخص کو کہ وہ مر رہا تھا پس اوسکے اعضا کو چیرا اوسکو نہ پایا کہ اوسنے کوئی خیر کی ہو پھر اوسکے دل کو چیرا اوسمین بھی کوئی خیر نہ پائی
پھر اوسکے دونون جبڑون کو کشادہ کیا تو اوسکی زبان کی نوک کو پایا کہ وہ اوسکے تالو سے چپکی ہوئی تھی لا الہ الا اللہ کہہ رہا تھا پس اوسکے لیے بسبب کلمہ اخلاص
کے مغفرت کی گئی ۱۱ ابو نعیم نے فرقد سبخی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ بندے کو وفات حاضر ہوتی ہے تو بائین طرف کا فرشتہ دائین جانب والے سے کہتا ہے
تخفیف کر یعنی توجدا ہو جا وہ کہتا ہے مین تخفیف نہین کرتا شاید وہ لا الہ الا اللہ کہے تو مین اوسکو لکھ لون **ف** امام بخاری رضی اللہ عنہ نے حدیث تلقین کو ذکر نہین
فرمایا ہے فتح الباری مین اسکی یہ وجہ لکھی ہے کہ شاید تلقین مین اونکے نزدیک کوئی حدیث اونکی شرط پر ثابت نہ ہوئی ہو پس وہ اونہون نے اوس چیز کے ساتھ کفایت
کی جو کہ تلقین پر دلالت کرتی ہے مراد اس سے یہ قول ہے امام بخاری کا ترجمۃ الباب مین ومن کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ یعنی جسکا آخر قول
لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت مین داخل ہوا زین بن منیر رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث بلفظ خود اوس شخص کو شامل ہے جسنے یہ کلمہ کہا اور مر گیا یا زندہ رہا اور اوسنے سوا

اس کلمے کے اور کچھ نہ کہا اسکے مفہوم سے وہ شخص نکل گیا جسنے کلمہ کہنے کے بعد اور کچھ کلام کیا لیکن وہ بھی مستصحب اوسکی حکم کا ہی بغیر تجدید نطق کے پس اگر اوسنی
برا عمل کیا ہی تو وہ مشیت مین ہی اور جو عمل نیک کیا ہی تو رحمت آلہی اسی کی مقتضی ہی کہ اسلام نطقی حکمی اور مستصحب مین فرق نہوا تہی دیکہو اسی استصحاب پر
روایت صحیح مسلم کی دلالت کرتی ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ جو شخص مرا اور جانتا ہی کہ نہین ہی کوئی
معبود مگر اللہ تو وہ جنت مین داخل ہوا پس اس حدیث مین علم پر اقتصار فرمایا اور یہ مومن کی شان ہی اور اسی کے مثل مسلم نی حدیث ابو ذر رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی نہین ہی کوئی بندہ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہی پہر اسیپر مرجاوی مگر وہ جنت مین داخل ہوا اور حاکم نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بیشک مین ایک کلمہ جانتا ہون نہین کہتا ہی اوسکو کوئی بندہ اپنی دل
مین سچ سمجہ کے پہر وہ مرجاوی مگر وہ آگ پر حرام کیا جاتا ہی وہ کلمہ یہ ہی لا الہ الا اللہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ مراد لا الہ الا اللہ سی اس حدیث
مین اور اسکے سوا اور حدیثون مین دونون کلمی شہادت کے ہین پس ذکر رسالت ترک کرنی سے اشکال وارد نہین ہوتا ہی زین بن منیر رحمہ اللہ تعالی نے
کہا قول لا الہ الا اللہ ایک لقب ہی کہ دونون شہادت کے نطق پر جاری ہوا ہی **ف** قرطبی رحمہ اللہ تعالی نی کہا ہماری علماء فرماتی ہین کہ مردون کو اس
کلمے کی تلقین کرنا سنت ماثورہ ہی مسلمانون نی اوسپر عمل کیا ہی اور یہ تلقین اسلیے ہوتی ہی کہ آخر کلام مردی کا لا الہ الا اللہ ہو اور اوسکا خاتمہ سعادت پر ہو جاوے
اور عموم قول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کان اخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ مین داخل ہو اس حدیث کو ابو داؤد نی روایت کیا ہی اور عبد الحق نے
اسکی تصحیح کی ہی **ف** حدیثون مین جو کہ امر تلقین کا وارد ہوا ہے سو ظاہر اوسکا یہ ہی کہ یہ وجوب حاضرین پر کفائی ہی **ف** قرطبی رحمہ اللہ نی تلقین کے
فائدون سی ایک یہ فائدہ بیان کیا ہی کہ میت اوس چیز پر آگاہ ہو جاوے جس سی شیطان دفع ہو کیونکہ وہ میت سی تعرض کرتا ہی اوسکا عقیدہ بگاڑنا چاہتا ہے
اور جبکہ میت کو تلقین کر دی گئی اور اوسنے ایک بار یہ کلمہ کہہ لیا تو پہر شیطان اوسپر عود نہین کرتا ہی بار بار اوس سی نہ کہین تاکہ وہ گہبرا نہ جاوی ابن مبارک
رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ میت کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اگر وہ اوسکو کہدی تو اوسکو چھوڑ دو ابو محمد بن عبد الحق نی کہا یہ چھوڑنا اسلیی ہی کہ وقت اصرار کرنے کی
میت پر یہ خوف ہی کہ وہ کلمے سی بیزار ہو اور گہبراوی اور شیطان کا غلبہ ہو جاوی اور یہ سوء خاتمہ کا سبب ہو جاوی اعاذنا اللہ منہا **حکایت** حسن رضی اللہ عنہ
نے کہا مجہسی ابن مبارک نے کہا کہ تو مجہی تلقین کر یعنی کلمۂ شہادت کی اور مجہپر عود نہ کر مگر جبکہ مین اور کوئی کلام کرون مقصود یہ ہی کہ مر جاوین اور اونکے دل مین سوا
خدا کی اور کچھ نہو کیونکہ دار مدار دل پر ہی اور دل ہی کے عمل پر نظر کرتی ہین اور اوس سی نجات ہوتی ہی زری زبان کی حرکت بدون اسکی کہ دل مین ہو سو
اسمین کچھ فائدہ نہین ہی نہ کوئی اسمین خیر خوبی ہی **ف** تلقین کبہی ذکر حدیث سی ہوتی ہی اوس شخص کے نزدیک جو کہ عالم ہی جیسا کہ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے کہ
حکایت ابو زرعہ نزع مین تہی اور اونکے نزدیک ابو حاتم محمد بن مسلم منذر بن شاذان اور ایک جماعت علماء کی بیٹہی ہوئی تہی حدیث تلقین کو ذکر کیا
اور ابو زرعہ سے شرمائی کہا یاروآؤ حدیث کا مذاکرہ کریں محمد بن مسلم نے کہا خبر دی ہمکو ضحاک نی ابو مجلز سی اونہون نی کہا خبر دی ہمکو ابو عاصم نی اونہون نی کہا
حدیث کی ہمکو عبد الحمید بن جعفر نے صالح بن ابی عریب سی پہر اس سی تجاوز نہ کیا اور باقی لوگ خاموش تہی ابو زرعہ نی کہا اور وہ حالت نزع مین تہی حدیث کی
ہمکو ابو عاصم نے عبد الحمید بن جعفر سی اونہون نی صالح بن عریب سی اونہون نی کثیر بن مرہ حضرمی سی اونہون نی معاذ بن جبل سی معاذ نی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت مین داخل ہوا ایک روایت مین یون ہی کہ حرام کر دیا اللہ نی اوسکو آگ پر اور ابو زرعہ نے
انتقال کیا بخاری نی اس حکایت کو بغیر اسناد کے ذکر کیا ہی اور وہ یہ ہی کہ ابو زرعہ نی لا الہ الا اللہ کہا اور حرف ہا کے ساتہہ اونکی روح نکل گئی پہلے اس سے کہ
دخل الجنۃ کا لفظ کہین **حکایت** شعبی رضی اللہ عنہ ایک بیمار کی عیادت کے لیی تشریف لیگئی دیکہا کہ ایک آدمی ہی اوسکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کر رہا ہی اور بار بار
کرتا ہی شعبی نی اوس سی کہا کہ تو اسکے ساتہہ نرمی کر وہ بیمار بولا اور کہا تو مجہی تلقین کر یا نہ کر مین خود اس کلمے کو نہین چھوڑتا ہون اور نہ اوسکو ترک کرتا ہون بعد اسکے

یہ آیت پڑہی والزمہم کلمة التقوی وکانوا احق بہا واہلہا شبلی نے فرمایا حمد ہے اللہ کے لیے جسنے ہماری اس دوست کو نجات دی **حکایت** حضرت جنید سید الطائفہ رضی اللہ عنہ سے وفات کے وقت لوگون نے کہا لا الہ الا اللہ کہو فرمایا مین اوسکو بہولا نہین ہون کہ یاد کرون **حکایت** جبکہ بعض صالحین سے موت کے وقت کہا کہ لا الہ الا اللہ کہو اونہون نے اپنی آنکہین کو کہولدیا اور یہ بیت پڑہی ؎ وعلا یذکرنی عہود احبتی * ومتی نسیت العہد حتی اذکر * جناب حافظ شیراز رحمة اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎ مہر تو در درونم وعشق تو در سرم * با شیر اندر آمد وبا جان بدر رود *

فائدہ شیطان وقت موت کے حاضر ہوتا ہے

قرطبی رحمہ اللہ تعالی نے ایک باب سوء خاتمہ کے بیان مین لکہا ہے اعاذنا اللہ منہ اور یہ کہا کہ شیطان میت کے پاس باپ کی صورت مین آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہودی مر اور دوسرا شیطان ماں کی صورت مین آتا ہے اور نصرانیت پر مرنے کی دعوت کرتا ہے اور اس باب مین ایک حدیث مرفوع ذکر کی **حکایت** قرطبی رحمہ اللہ نے کہا کہ عبد اللہ بن احمد رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ مین احمد بن حنبل اپنے باپ کے انتقال کے وقت حاضر ہوا مینے دیکہا کہ وہ عرقناک ہوتے ہین پہر اونکو افاقہ ہوجاتا ہے اور اپنے ہاتہ سے اشارہ کرتے ہین لا بعد لا بعد یعنی دور نہ کر دور کر یہ اشارہ چند بار کیا مینے کہا ابا یہ کیا ہے جو تم سے ظاہر ہوتا ہے انہون نے کہا شیطان میرے سامنے کہڑا ہے اور انگلیان کاٹتا ہے اور کہتا ہے اے احمد تو مجہسے فوت ہوگیا اور مین کہتا ہون لا بعد یعنی تو دور نہ کر تا کہ مین مرجاؤن **حکایت** قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین مین نے ابو العباس احمد بن عمر قرطبی اپنے شیخ سے ثغر اسکندریہ مین سنا کہتے تہے کہ قرطبہ مین احمد بن محمد میرے شیخ کے بہائی تہے مین اونکے انتقال کے وقت حاضر ہوا اونسے کہا گیا لا الہ الا اللہ کہو وہ لا لا کہتے تہے جب اونکو ہوش آیا تو ہم نے اونسے اسکا ذکر کیا اونہون نے کہا کہ دو شیطان میرے دائین بائین طرف آئے ایک نے کہا کہ یہودی مر کہ بہترین ادیان دین یہود ہے دوسرے نے کہا کہ نصرانی مر کہ بہترین ادیان دین نصاری ہے اور مین اونسے لا لا کہتا تہا یعنی نہین نہین مینے اپنے ہاتہ سے کتاب ترمذی ونسائی مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث لکہی ہے کہ بیشک شیطان آتا ہے نزدیک ایک تمہارے کے وقت اوسکے مرنے کے پس وہ اوس سے کہتا ہے مر یہودی مر نصرانی سو میرا جواب اون دونون شیطانون کو تہا نہ تمکو قرطبی فرماتے ہین مینے کتاب ابو عیسی ترمذی کو تفحص کیا اور اوسکو پورا سنا لیکن مین اس حدیث پر واقف نہین ہوا اگر بعض نسخون مین موجود ہو تو اس بات کو اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہے رہی کتاب نسائی سو مین نے بعض کو سنا اور اوس مین سے بہت سے میرے نزدیک موجود تہے مگر اس حدیث پر مجہے وقوف حاصل نہین ہوا کتاب نسائی کے چند نسخے مین احتمال ہے کہ یہ حدیث بعض نسخون مین موجود ہو انتہی

فائدہ عقوق والدین موجب سوء خاتمہ ہے اعاذنا اللہ منہ

حکایت بیہقی نے شعب الایمان و دلائل النبوت مین اور طبرانی نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ یہان ایک نوجوان آدمی ہے اوسکو موت حاضر ہوئی ہے اوس سے کہتے ہین کہ لا الہ الا اللہ کہہ وہ اوسکو نہین کہہ سکتا ہے فرمایا کیا وہ اوسکو اپنی زندگی مین نہین کہتا تہا عرض کیا کہ ہان کہتا تہا فرمایا پہر کیا چیز منع کرتی ہے اوسکو اوس سے نزدیک اوسکے مرنے کی پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹہے اور ہم بہی ہمراہ آپکے اوٹہے یہان تک کہ اوس جوان کے پاس تشریف لائے فرمایا اے جوان کہہ لا الہ الا اللہ اوسنے کہا مین اوسکو نہین کہہ سکتا فرمایا کیون کہا بسبب نافرمانی میری والدہ کے فرمایا کیا وہ زندہ ہے کہا ہان فرمایا اوسکی طرف آدمی بہیجو پس وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے فرمایا وہ تیرا بیٹا ہے کہا ہان فرمایا تو مجہے بتا اگر آگ دہکائی جاوے پہر تجہسے کہا جاوے کہ اگر تو اسمین شفاعت نکرےگی تو ہم اوسکو اس آگ مین ڈالدینگے اوسنے کہا تب تو مین اوسمین شفاعت کرونگی فرمایا تو گواہ کر اللہ کو اور گواہ کر ہمکو کہ بیشک تو اوس سے راضی ہوئی اوسنے کہا معبودا مین اپنے بیٹے سے راضی ہوگئی فرمایا اے جوان کہہ لا الہ الا اللہ اوسنے کہا لا الہ الا اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمد ہے اللہ کے لیے جسنے میرے سبب سے نجات دی اوسکو آگ سے

فائدہ حضرت امیر المومنین ابوبکر اور حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنا موجب سوء خاتمہ ہے اعاذنا اللہ منہ

حکایت ابن عساکر نے عبد الرحمن محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک شخص کو موت آئی اوس سے کہا گیا کہ تو لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا مین نہین

کہہ سکتا ہین تو اون لوگون کی ساتھ صحبت رکھتا تہا جو کہ مجھکو ابوبکر وعمر کے شتم کا حکم کرتے تھے صاحب مقصر الآمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین شاید بعض لوگون کی
دل میں یہ بات گذری کہ بہت لوگ جو کہ مثل عقوق والدین اور شتم اصحاب رضی اللہ عنہم مین مبتلا ہین اور یہ حال نہین رکھتی ہین جواب اسکا اوس حکایت سی واضح
ہوگا جو کہ مواہب لدنیہ اور روضۃ الاحباب وغیرہ کتب سیر مین وقائع سال ہشتم مین مذکور ہی وہ یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ابوقتادہ کو ہمراہ چند
آدمیون کے طرف اضم کے بہیجا اور اس لشکر مین عامر بن اضبط راہ مین آگے آئے اصحاب پر بتحیت اسلام کی مسلمان چونکہ اونکی اسلام کا اعتقاد نہین رکہتے تہی
اونکی سلام کا جواب نہ دیا اور محلم بن جثامہ نی اونکو قتل کر ڈالا اسی باب مین یہ آیت شریف نازل ہوئی یا ایہا الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا
ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا پس محلم آئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی التماس عفو کیا فرمایا لا غفر اللہ لک یعنی اللہ تجہہ نہ بخشی پس وہ روتی
ہوئے مجلس شریف سی اوٹھی اور اوسی ہفتہ مین مرگئی جبکہ اونکو دفن کیا تو زمین نی اونکو باہر ڈالدیا اور تین بار اسی طرح ہوا آخر الامر پتہرون کی درمیان مین چہوڑدی
جب یہ خبر سمع شریف مین پہونچی تو فرمایا کہ زمین تو اس سی بدتر کو بہی نگل لیتی ہی لیکن اللہ تعالی نی چاہا کہ تمکو نصیحت دی تاکہ متنبہ ہوجاؤ اسی کی مثل عذاب قبر مین
ایک حکایت اوزاعی رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ اونہون نی کہا دکہاتا ہی تمکو اللہ اہل توحید مین تاکہ تمکو عبرت ہو مین کہتا ہون کہ یہ حکایت محاسن المحسنین مین پوری لکہی گئی ہے

فصل جبکہ آدمی محتضر ہو تو کیا کہین سعید بن منصور نی اپنی سنن مین اور ابن ابی شیبہ ومروزی نی ام حسن سی روایت کیا ہی کہا مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے
پاس تہی اونکی پاس ایک آدمی آیا اوسنی کہا فلان موت مین ہی اونہون نی فرمایا تو جا جب تو اوسکو دیکہی کہ اوسکو موت حاضر ہوئی تو یہ کہنا سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

فصل جبکہ مردی کی آنکہین بند کرین تو کیا کہین (۱) مروزی نی بکر بن عبد اللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ تو کسی میت کی
آنکہین بند کری تو یہ کہہ بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ۲ طبرانی نی اوسط مین ابوبکر رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا داخل ہوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ابو سلمہ پر اور وہ موت مین تہی پس جب اونکی آنکہین پہٹین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اپنا ہاتہہ بڑہایا اونکو بند کردیا جب آپ بند کرچکی تو گہر والے
چیخنے لگے آپ نی اونکو چپ کیا اور فرمایا بیشک جبکہ جان نکلتی ہی تو بینائی اوسکے ساتہہ جاتی ہی اور فرشتے میت کے پاس حاضر ہوتی ہین پس جو گہر والی کہتے
ہین فرشتے اوسپر آمین کہتی ہین پہر آپ نے فرمایا اللہم ارفع درجۃ ابی سلمۃ فی المہدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یوم الدین
۳ حاکم نی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی جب تم میت کی پاس حاضر ہو تو اوسکی آنکہون کو بند کردو
اسلیے کہ بینائی روح کے پیچہے جاتی ہی اور کہو خیر کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہین گہر والون کی دعا پر **فائدہ** بیہقی نے شعب الایمان مین اور ابونعیم نی حلیہ مین
مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجہسی ابن عباس رضی اللہ عنہما نی فرمایا نہ سووے تو مگر وضو پر اسلیے کہ روحین اوٹہائی جاوینگی اوس حالت پر جسپر وہ
قبض کی گئی ہین طبرانی نی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی جس شخص کو ملک الموت آیا حالانکہ وہ وضو پر تہا تو وہ شہادت دیا گیا

باب ۱۸ بیان مین ملائکہ وغیرہم کی جو کہ میت کی پاس حاضر ہوتی ہین اور جو کچہ کہ محتضر دیکہتا ہی اور جو اوس سی کہا جاتا ہی اور جس چیز کی ساتہہ مومن خوشخبری دیا جاتا ہی اور کافر ڈرایا جاتا ہی

(۱) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہا نکلی ہم ہمراہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنازے مین ایک آدمی کے انصار سی پس ہم قبر تک پہونچی اور ہنوز وہ لحد مین نہین رکہا گیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹہ گئی
اور ہم آپ کے گرد بیٹہے گویا ہماری سرون پر پرندے تہی (یعنی سرون کو نیچا کرکے باادب بیٹہے جیسے کسی کے سر پر پرندی بیٹہی ہون اگر سر ہلاوی تو وہ اوڑ جاوین)
اور آپ کی دست مبارک مین ایک لکڑی تہی کہ اوس سی زمین کو کریدتے تہی یعنی جیسے متفکر وغمگین کی عادت ہوتی ہی پہر آپ نی اپنا سر مبارک اوٹہایا پس فرمایا پناہ
مانگو ساتہہ اللہ کی عذاب قبر سی اس کلمہ کو دوبار فرمایا یا تین بار پہر فرمایا بیشک بندۂ مومن جبکہ ہوتا ہی انقطاع مین دنیا سی اور متوجہ ہونے مین طرف آخرت کی تو اوترتی
ہین طرف اوسکی فرشتے سفید مونہہ والی آسمان سی گویا اونکے مونہہ آفتاب ہین اونکی ساتہہ کفن ہوتا ہے جنت کے کفنون سی اور حنوط جنت کی حنوط سی یہانتک کہ بیٹہتی ہین

وہ اوس سی اوسکی مد بصر تک پہر ملک الموت آتی ہین یہانتک کہ بیٹہتے ہین نزدیک اوسکی سر کے پہر کہتی ہین ای نفس مطمئنہ نکل تو طرف مغفرت کی اللہ سی اور
رضوان کی پس نکلتی ہی روح اس حال مین کہ بہتی ہی جسطرح بہتا ہی قطرہ مشک کے موہنہ سی کوزہ کے اور طرح دیکہتی ہو پہر ملک الموت اوسکو لیتی ہین جب وہ اوسکو لیچکے
تو فرشتے طرفۃ العین اوسکو اونکی ہاتہہ مین نہین چہوڑتی یہانتک کہ اوسکو لیتی ہین پہر اوسکو اوس کفن مین اور اوس خنوط مین رکہتی ہین اور نکلتی ہی اوس سے
خوشبو جیسی نہایت اچہی خوشبو مشک کی روی زمین پر پائی جاتی ہی پہر اوسکو چڑہا لیجاتے ہین پس نہین گذرتے کسی گروہ پر فرشتون سی مگر کہتی ہین کیا ہے
یہ روح پاک پس ساتہہ والے فرشتے کہتی ہین فلان فلان کا بیٹا ہی دنیا مین جن نامونکے ساتہہ اوسکو پکارتی تہی اون سب سے اچہا نام بتاتی ہین (یعنی القاب جو
مدح پر دلالت کرتی ہین) یہانتک کہ لے پہونچتے ہین اوسکو طرف آسمان دنیا کے پس اوس کے لیے دروازہ کہولنے کی درخواست کرتے
ہین پس اوسکی واسطے کہولا جاتا ہی پہر اوسکی مشایعت کرتے ہین یعنی اوسکے ساتہہ جاتی ہین ہر آسمان سے اوس کے ملائکہ مقربین اوس آسمان تک جو
اوسکی متصل ہی یہانتک کہ لے پہونچتی ہین اوسکو طرف ساتوین آسمان کی پس فرماتا ہی اللہ عزوجل لکہو میرے بندے کی کتاب علیین مین یعنی اوسکا نام اور
پہیر لیجاؤ اوسکو طرف زمین یعنی طرف بدن کی اس لیے کہ مینے اوسی زمین سی اونکو پیدا کیا اور اوسی مین اونکو پہیر لیجاؤنگا اور اوسی سی اونکو دوبارہ نکالونگا پہر
اوسکی روح اوسکے جسم مین پہیر لائی جاتی ہی پس آتی ہین اوسکے پاس دو فرشتے وہ اوسکو بٹہاتی ہین اوس سی کہتے ہین رب تیرا کون ہی وہ کہتا ہی رب میرا
اللہ ہے کہتی ہین دین تیرا کیا ہی وہ کہتا ہی دین میرا اسلام ہی کہتے ہین یہ کون آدمی ہے جو تم مین بہیجا گیا تہا وہ کہتا ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
کہتی ہین علم تیرا کیا ہی وہ کہتا ہی مینے کتاب اللہ کو پڑہا پس مین اوسکی ساتہہ ایمان لایا اور اوسکی تصدیق کی پس ایک منادی آسمان سی ندا کرتا ہی کہ سچ کہا
میرے بندے نے پس بچہاؤ اوسکے لیے بچہونا جنت سی اور پہناؤ اوسکو لباس جنت سی اور کہولدو اوسکے لیے ایک دروازہ طرف جنت کی پس آتی ہی اوسکو راحت اور
خوشبو جنت سی کشایش کی جاتی ہی اوسکی قبر مین اوسکی مد بصر تک اور آتا ہی اوسکے پاس ایک آدمی خوبصورت خوش لباس خوشبو پس کہتا ہی خوش ہو تو اوس
چیز کے ساتہہ جو تجہے خوش کرے یہ تیرا وہ دن ہی جسکا تو وعدہ دیا جاتا تہا یہ اوس سی کہتا ہی تو کون ہی تیرا موہنہ تو وہ موہنہ ہے جو کہ خیر لاتا ہی وہ کہتا ہے مین تیرا
نیک عمل ہون پس کہتا ہی ای رب قیامت کو قائم کر ای رب قیامت کو قائم کرتا کہ مین اپنی اہل و مال کی طرف رجوع کرون فرمایا اور بیشک کافر جبکہ ہوتا ہے
انقطاع مین دنیا سی اور متوجہ ہونے مین آخرت سی تو اوترتی ہین طرف اوسکی آسمان سی فرشتے سیاہ رو اور اونکی ساتہہ ٹاٹ ہوتی ہین پس وہ بیٹہتے ہین اوس سے
اوسکی مد بصر تک پہر ملک الموت آتی ہین یہانتک کہ بیٹہتے ہین نزدیک اوسکی سر کی پس کہتی ہین ای نفس خبیث نکل تو طرف غصے کے اللہ سی اور غضب کے فرمایا اوسکی
جان اوسکی جسم مین متفرق ہو جاتی ہی پس کہینچتے ہین اوسکو جیسے کہینچی جاتی ہے لوہے کی سیخ بہیگی ہوئے اون سی پہر اوسکو لیتی ہین جبکہ وہ اوسکو لیچکے تو نہین
چہوڑتے اوسکو فرشتے اونکے ہاتہہ مین طرفۃ العین یہانتک کہ رکہتی ہین اوسکو ان ٹاٹون مین اور نکلتی ہی اوس سی بدبو جیسے کہ نہایت بدبو مردار کی روی زمین کا
پائی جاتی ہی پس چڑہا لیجاتے ہین اوسکو نہین گذرتے ہین کسی گروہ پر فرشتون سی مگر وہ کہتی ہین کیا ہے یہ روح خبیث پس کہتی ہین فلان فلان کا بیٹا جن
نامون سی اوسکو دنیا مین پکارتے تہی اونسی برے سے برا نام بتاتی ہین یہانتک کہ لے پہونچتی ہین اوسکو طرف آسمان دنیا کی پس اوسکے لیے دروازہ کہولنے
کی درخواست کرتے ہین سو وہ اوسکے لیے نہین کہولا جاتا ہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑہی لا تفتح لہم ابواب السماء ولا یدخلون
الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط یعنی کہولے نہین جاتے اونکے لیے دروازی آسمان کی اور نہ وہ جنت مین داخل ہونگی یہانتک کہ داخل ہو اونٹ سوئی کے
ناکے مین پس فرماتا ہی اللہ تعالی لکہو اوسکی کتاب یعنی اوسکا نام سجین مین نیچی سی نیچی زمین مین پس ڈالی جاتی ہی روح اوسکی ڈالنے کر پہر آپ نے یہ آیت
پڑہی ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تہوی بہ الریح فی مکان سحیق پس پہیری جاتی ہی روح اوسکی جسم مین اور آتی ہین
اوسکی پاس دو فرشتے پس وہ اوسکو بٹہاتی ہین اوس سی کہتی ہین رب تیرا کون ہی وہ کہتا ہی ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر اوس سی کہتی ہین دین تیرا کیا ہی وہ کہتا ہے

طیبہ

علہ یعنی تونے اونکی رسالت کو کن چیز سے پہچانا ۱۲

ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر وہ کہتے ہین یہ کون آدمی ہی جو تم مین بہیجا گیا تہا وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پس ایک منادی آسمان سی ندا کرتا ہی کہ جہوٹ کہا میرے بندی نی سو بچہاؤ اوسکے واسطے بچہونا نار سی اور پہناؤ اوسکو لباس نار سی اور کہولدو اوسکے لیی ایک دروازہ طرف دوزخ کی پس آتی ہی اوسکو اوسکی گرمی اور ہوای گرم سی اور تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی یہان تک کہ ادہر کی پسلیان ادہر نکل آتی ہین پہر آتا ہی اوسکی پاس ایک آدمی بدصورت بدلباس بدبو پس کہتا ہی تو خوش ہو اوس چیز کے ساتہ جو کہ تجہکو بری لگی یہ تیرا وہ دن ہی جسکا تو وعدہ دیاجاتا تہا یہ کہتا ہی تو کون ہی تیرا مونہہ تو وہ مونہہ ہی جو برائی لاتا ہے وہ کہتا ہی مین تیرا عمل خبیث ہون پس کہتا ہی ای رب قیامت کو قائم نہ کر روایت کیا اسکو امام احمد نی اور ابوداؤد نی اپنی سنن مین حاکم نی مستدرک مین ابن ابی شیبہ نی مصنف مین بیہقی نی کتاب عذاب قبر مین طیالسی وعبد بن حمید نی اپنی مسندون مین ہناد بن سری نی زہد مین ابن جریر و ابن ابی حاتم وغیرہم نی صحیح طریقون سی **ف** ہاہ ہاہ کلمہ تحسر و تحیر کا ہی علیین سجین کا بیان یہ ہی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب احبار سی پوچہا کہ علیین و سجین کیا ہی کہا علیین ایک جگہہ ہی عرش کی نیچی کہ وہان نیکون کی نام لکہکر رکہہ چہوڑتی ہین تا کہ حساب کے دن اونکی نجات کی معرفت ہو اور سجین ایک جگہہ ہی ساتوین زمین کی نیچی کہ یہان فجار کے نام لکہہ رکہتی ہین تا کہ حساب کی دن اونکے ہلاک کی پہچان ہو **ف** مومن جو کہتا ہی کہ قیامت کو قائم کر تا کہ مین اپنی اہل و مال کی طرف جاؤن پس علما نے کہا ہی احتمال ہی کہ یہ بات نہایت سرور و غایت خوشحالی کے سبب سی کہیگا اور آرزو اونکی طرف رجوع کی ایسی ہی کہ اونکو اپنی حال کی خبر دی جیسے مسافر کہ اگر اوسکو بلاد غربت مین عیش و آرام حاصل ہوتا ہی تو وہ اپنے گہر جانیکی تمنا کرتا ہی تا کہ اپنی خوشحالی کی اونکو خبر دی ۳۲ انس رضی اللہ عنہ تمیم داری رضی اللہ عنہ سی روایت کرتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی اللہ ملک الموت سی فرماتا ہی تو جا میرے ولی کی طرف اوسکو میرے پاس لی آ مینے اوسکو خوشی و تکلیف سے خوب آزمایا سو اوسکو مینے اوسی جگہہ پایا جہان مینی چاہا سو تو اوسکو میری پاس لی آ تا کہ مین اوسکو دنیا کے ہموم و غموم سی راحت دون پس جاتی ہین طرف اوسکے ملک الموت اور اونکی ہمراہ پانسو فرشتے ہوتی ہین فرشتون کے ساتہ کفن و حنوط جنت کا ہوتا ہی اور اونکی ساتہ ریحان کی دستی ہوتی ہین ریحان کی جڑ ایک اور اوسکی سر مین بیس شاخین ہر شاخ کی خوشبو جدا اور اونکے ساتہ سفید حریر ہوتا ہی اوسمین مسک اذفر پس ملک الموت نزدیک اوسکے سر کے بیٹہتے ہین اور فرشتے اوسکو گہیر لیتی ہین اور اونمین سی ہر فرشتہ اپنا ہاتہہ اوسکے اعضا سی ایک عضو پر رکہتا ہی اور وہ سفید حریر اور مسک اذفر اوسکی ٹہوڑی کی نیچی بچہایا جاتا ہے اور اوسکے لیی ایک دروازہ طرف جنت کے کہولا جاتا ہی فرمایا پس اوسکی روح البتہ بہلائی جاتی ہی اسوقت جنت کی نادر چیز ونسی کبہی تو اوسکی بیبیون سی کبہی اوسکی لباس سی کبہی اوسکی میوون سی جیسی بچے کو اوسکے گہر والے بہلاتی ہین جبکہ وہ روتا ہی اور البتہ اوسکی بیبیان اسوقت خوش ہوتی ہین فرمایا اور روح کو دیتی ہے اور ملک الموت کہتی ہین ای روح پاک نکل تو الی سدر مخضود وطلح منضود وظل ممدود وماء مسکوب یعنی طرف بیر کے جسمین کانٹا نہین ہے اور کیلے کے جو کہ تہ بتہ ہی اور سایہ درازکی اور پانی بہتے ہوے کے فرمایا اور البتہ ملک الموت اوسکے ساتہہ ان کی زیادہ تر تلطف کرتی ہین جو کہ اپنے بچے کے ساتہ کرتی ہی جانتی ہین کہ وہ روح اللہ کو محبوب ہی اللہ کے نزدیک اوسکی آؤبہگت ہی سو وہ اوس روح کے ساتہ نرمی کرنیکی وجہ سی اللہ کی رضا چاہتے ہین یعنی اس تلطف کی سبب سی اللہ اونسی راضی ہو پس کہینچی جاتی ہی اوسکی روح جیسے کہینچا جاتا ہی بال آٹے سے فرمایا اور البتہ اوسکی روح نکلتی ہی اور اوسکے اردگرد فرشتے کہتے جاتی ہین سلام ہو تم پر داخل ہو تم جنت مین اسباب اوس چیز کے جو عمل کرتی تہی تم اور یہ قول ہی اللہ تعالی کا الذین تتوفہم الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم فرمایا اللہ تعالی نی فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنۃ نعیم یعنی راحت موت کی تکلیف سی اور ریحان جسکے ساتہ وہ ملاقات کیا جاتا ہی وقت نکلنے اوسکی روح کی اور جنت نعیم اوسکے آگے ہے یا فرمایا اوسکی مقابل ہی پس جبکہ ملک الموت نی اوسکی روح کو قبض کر لیا تو روح جسم سی کہتی ہے اللہ تجہکو میری طرف سی جزای خیر دی البتہ مقرر تو میرے ساتہہ جلدی کرنیوالا تہا طرف طاعت اللہ کے سستی کرنیوالا اوسکی معصیت سی پس مبارک ہو تجہکو آج کہ تو خود نجات پاچکا اور نجات دی یعنی مجہکو اور جسم روح سی مثل اسکی کہتا ہی فرمایا اور روتے ہین اوسپر زمین کی قطعات جنپر وہ اللہ تعالی کی عبادت کرتا تہا

اور پہر دروازہ آسمان کا جس سی اوسکا عمل چڑہتا تہا اور اوسکا رزق اوترتا تہا چالیس رات تک پہر جبکہ فرشتی اوسکی روح کو قبض کر چکی ہین تو پانسو فرشتے
اوسکی جسم کے پاس کہڑے رہتے ہین نہین لوٹتی پوٹتی ہین اوسکو بنی آدم کسی جانب مگر فرشتے اوسنے پہلے اوسکو لوٹ پوٹ دیتی ہین اور لپیٹتی ہین اوسکو کفنون
مین پہلے اونکے کفنون سی اور حنوط لگاتی ہین پہلے اونکے حنوط سی اور دو صفین فرشتون کی اوسکے گہر کے دروازے سی اوسکی قبر کے دروازے تک کہڑے رہتے
ہین استغفار کے ساتہہ اوسکا استقبال کرتی ہین اور ابلیس اوسوقت ایسی ایک چیخ مارتا ہی کہ اوس سی اوسکی جسم کی بعض ہڈیان جدا ہو جاتی ہین اور اپنی لشکر
سی کہتا ہی خرابی ہو تمہاری کیونکر بچگیا یہ بندہ تم سی وہ کہتی ہین بیشک یہ معصوم تہا پس جبکہ ملک الموت اوسکی روح کو طرف آسمان کے چڑہا لیجاتی ہین تو جبریل
علیہ السلام ستر ہزار فرشتون مین اوسکا استقبال کرتی ہین وہ سب کے سب اوسکے پاس بشارت لاتی ہین اوسکے رب کی طرف سی پہر جبکہ ملک الموت عرش
تک پہونچتی ہین تو روح گر پڑتی ہی سجدہ کرتی ہوئی اپنے رب کے لیے پس اللہ ملک الموت سی فرماتا ہی لیجا تو میرے بندے کی روح کو اور رکہہ اوسکو سدر مخضود و
طلح منضود و ظل ممدود و ماء مسکوب مین پس جبکہ وہ رکہا جاتا ہی اپنی قبر مین تو نماز آتی ہی پس وہ اوسکے داہنی طرف ہوتی ہی اور روزہ آتا ہی وہ اوسکی بائین
طرف ہوتا ہی اور قرآن و ذکر آتا ہی یہ اوسکی سر کے نزدیک ہوتی ہین اور آتا ہی اوسکا چلنا طرف نماز کے وہ اوسکے دونون پاؤن کی نزدیک ہوتا ہی اور صبر آتا
ہے وہ قبر کے ایک ناحیہ مین ہوتا ہی اللہ بہیجتا ہی اللہ ایک عنق یعنی ایک ٹکڑا عذاب کا پس اوسکی داہنی طرف آتا ہی نماز کہتی ہے پیچہے ہٹ واللہ وہ اپنی ساری
عمر جہد و تکلیف مین رہا اوسنی تو ابہی راحت پائی ہی جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا گیا ہی فرمایا پس وہ اوسکے بائین جانب سی آتا ہی روزہ مثل اسکی کہتا ہی پہر وہ
اوسکے سر کی طرف سی آتا ہی پس اوس سی مثل اسکی کہا جاتا ہی نہین آتا ہی عذاب کسی طرف سی پس ڈہونڈہے کہ آیا اوسکی طرف کوئی راہ پاوی مگر پاتا ہی ولی اللہ کو
کہ طاعت نے اوسکو گہیر لیا تو عذاب نزدیک اس دیکہنی کے اوس سی نکلتا ہی اور صبر باقی اعمال سی کہتا ہی خبردار نہین منع کیا مجہکو اس سی کہ مین اوسوقت اپنی ہمت
سے اوسکا مباشر ہوتا مگر اس بات نی کہ مین دیکہون تمہارے پاس کیا ہی پس اگر تم عاجز ہو جاتی تو مین اوسکا صاحب ہوتا اور لیکن جبکہ تم نی اوس سی کفایت
کی تو مین اوسکی لیے ذخیرہ ہون نزدیک پل صراط کے اور ذخیرہ ہون واسطے اوسکی نزدیک میزان کی فرمایا اور بہیجتا ہی اللہ دو فرشتون کو آنکہین اونکی جیسے
بجلی جہپکنے والی اور اون کی آواز جیسے کڑکتا بادل اور دانت اونکے جیسے بیل کے سینگ اور سانس اونکی جیسے آگ کی لپیٹ چلتی ہوئی اپنے بالون مین اونہین سی
ہر ایک کی دونون مونڈہون کے درمیان مین اتنی اتنی راہ اور کہینچ گئی اونسی رافت و رحمت مگر ساتہہ مومنون کی کہا جاتا ہی اونکو منکر نکیر ہر ایک کی ہاتہہ مین
ایک ہتوڑا کہ اگر جن و انس اوسپر جمع ہو جاوین تو اوسکو اوٹہا نہ سکین پس وہ اوس سی کہتے ہین بیٹہہ وہ برابر بیٹہہ جاتا ہی اپنی قبر مین پس گر پڑتے ہین
اوسکے کفن کے کپڑی اوسکی کمر مین کہتے ہین رب تیرا کون ہی اور دین تیرا کیا ہی اور نبی تیرا کون ہی پس وہ کہتا ہی رب میرا اللہ وحدہ لاشریک لہ ہی اور دین
میرا اسلام ہی اور محمد میرے نبی ہین اور وہ خاتم النبیین ہین وہ اوس سی کہتی ہین تونی سچ کہا پہر قبر کو دہکاتی ہین پس اوسکو کشادہ کر دیتی ہین اوس کے
آگے پیچہے دائین بائین سی اور اوسکے سر کی طرف اور اوسکے دونون پانون کی جانب سی پہر اوس سی کہتی ہین تو اپنے اوپر دیکہہ پس وہ دیکہتا ہی ناگاہ وہ
کہلا ہوا ہی طرف آسمان کی پس اوس سی کہتی ہین یہ ہی منزل تیری ای ولی اللہ جبکہ تونی اطاعت کی اللہ کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی پس قسم ہی
اوسکی جسکی ہاتہہ مین محمد کی جان ہی بیشک البتہ پہونچتی ہی اوسکی دل کی طرف ایک ایسی فرحت کہ کبہی رد نہوگی پہر اوس سی کہا جاتا ہی دیکہہ نیچے اپنی پس وہ دیکہتا
ہی اپنی نیچے ناگاہ وہ کہلا ہوا ہی طرف دوزخ کی پس کہتی ہین یا ولی اللہ تونی نجات پائی اس سی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قسم ہی اوسکی جسکے
ہاتہہ مین میری جان ہی بیشک البتہ پہونچتی ہی طرف اوسکی دل کی نزدیک اسکی ایک ایسی فرحت کہ کبہی رد نہوگی اور کہولی جاتی ہین واسطے اوسکے ستتر دروازے
طرف جنت کی آتی ہی اوسکو جنت کی ریح اور اوسکی ٹہنڈک سی یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ قبر اوسکی سی فرمایا اور کہتا ہی اللہ ملک الموت سی کہ جا طرف میرے
دشمن کی سو اوسکو میری پاس لا آسینی مقرر اوسکی لیے اپنی رزق مین فراخی دی اور اپنی نعمت سی اوسکو ڈہانک دیا سو اوسنی انکار کیا مگر میری نافرمانی ہی پس تو اوسکو

میری پاس لی آ تا کہ مین اوس سی آج انتقام لون پس جاتی ہین طرف اوسکی ملک الموت بری سی بری صورت مین کہ نہین دیکہا اوسکو کسی نی لوگون سی کبہی اونکی بارہ آنکہ مین اور اونکی ساتہ ایک سنو دیعنی سیخ آگ کی بہت کانٹون والی اور اونکی ہمراہ پانسو فرشتی اونکی ساتہ نحاس یعنی دہوان اور انگارے جہنم کی انگارون سے اور اونکے ساتہ کوڑے آگ کے چمکتی ہوی پس مارتی ہین اوسکو ملک الموت اوس آگ کی سیخ سی ایک ضرب کہ اسکے ہر کانٹے کی جڑ غائب ہو جاتی ہی ہر بال کی جڑ اور ہر رگ مین اوسکی رگون سی پہر لوسکو سخت مروڑی دیتی ہین پس کہینچتی ہین اوسکی روح کو اوسکے دونون پانون کے ناخنون سی پہر ڈالتی ہین اوسکو اوسکی دونون ایڑیون مین پس پہونچتی ہی عدو اللہ کو نزدیک اسکی ایک شدت اور مارتی ہین فرشتے اوسکے موہنہ اور اوسکی دبر کو اون کوڑون سی پہر اوسکو خوب پکڑتی ہین پس اوسکی روح اوسکی دونون ایڑیون سی کہینچتی ہین سو اوسکو اوسکے دونون گٹنون مین ڈالتی ہین عدو اللہ کو ایک سخت شدت پہونچتی ہی اور مارتی ہین فرشتی اوسکی موہنہ اور دبر کو اون کوڑون سی پہر اسی طرح اوسکی حقوین تک پہر اسی طرح اوسکی سینے تک پہر اسی طرح اوسکی حلق تک پہر بچھاتی ہین فرشتے اوس دہوئین کو اور جہنم کے انگارون کو نیچی اوسکی ہٹوڑی کی پہر کہتی ہین ملک الموت نکل تو اے نفس خبیث ملعون الی سموم وحمیم وظل من یحموم لا بارد ولا کریم پس جبکہ ملک الموت نے اوسکی روح کو قبض کر لیا تو روح جسم سی کہتی ہی اللہ تجہکو میری طرف سی بری جزا دی مقرر تو بہت جلدی کرنیوالا تہا ساتہ میری طرف اللہ کی نافرمانی کی اور بہت سستی کرنیوالا تہا ساتہ میری اللہ کی طاعت سی سو تو خود ہلاک ہوا اور ہلاک کیا یعنی مجہکو اور جسم روح سی اسی طرح کہتا ہی اور لعنت کرتی ہین اوسکو قطعات زمین کے جنپر وہ اللہ کی نافرمانی کرتا تہا اور جاتی ہین لشکر ابلیس کی طرف اوسکی خوشخبری دیتی ہین اوسکو کہ اونہون نی ایک بندی کو بنی آدم سی دوزخ مین وارد کر دیا ہی جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی تو تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی یہان تک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین پس داہنی بائین مین اور بائین داہنی مین گہس جاتی ہین اور بہیجتا ہی اللہ طرف اوسکی کالی سانپون کو پس پکڑتے ہین وہ اوسکی نتہنوں کو اور دونون پانون کے انگوٹہون کو پہر توڑتی ہین اوسکو یہانتک کہ ملتی ہین اوسکی وسط مین فرمایا اور بہیجتا ہی اللہ طرف اوسکی دو فرشتون کو وہ اوس سی کہتی ہین رب تیرا کون ہی اور دین تیرا کیا ہی اور نبی تیرا کون ہی وہ کہتا ہے مین نہین جانتا پس اوس سی کہا جاتا ہی نہ تونی جانا نہ تونی پڑہا پہر اوسے ایک ایسی مار مارتی ہین کہ اوسکی قبر مین شرار اوڑنے لگتے ہین پہر عود کرتا ہی پس اوس سے کہتی ہین تو اپنی اوپر دیکہہ وہ دیکہتا ہی ناگاہ ایک دروازہ طرف جنت کی کہلا ہوا ہی اوس سی کہتی ہین ای عدو اللہ اگر تو اللہ کی اطاعت کرتا تو یہ تیری منزل ہوتی فرمایا قسم ہی اوسکی جسکی ہاتہ مین میری جان ہی البتہ پہونچتی ہی طرف اوسکی دل کی اسوقت ایک حسرت ایسی کہ کبہی رد نہوگی اور کہولا جاتا ہی واسطی اوسکی ایک دروازہ طرف دوزخ کی پس کہتی ہین ای عدو اللہ یہ تیری منزل ہی جبکہ تونی اللہ کی نافرمانی کی اور کہولے جاتے ہین واسطے اوسکے ستتر دروازی طرف آگ کی آتی ہی اوسکی گرمی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ اوسکی قبر سی دن قیامت کے طرف آگ کی اسکو ابو یعلی نی اپنی مسند مین اور ابن ابی الدنیا نی طریق یزید رقاشی سی عن انس عن تمیم الداری عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا ہی ۲ عبد الرحیم ارمنی نی کتاب الاخلاص مین کہا ہی ہمکو حدیث کی ابن مغرا نی اجلح سی اجلح نی روایت کی ضحاک سی ضحاک نے کہا جبکہ مومن بندے کی روح قبض کی جاتی ہی تو وہ آسمان کی طرف چڑہائی جاتی ہی پس جاتی ہین اوسکے ساتہ مقربین مینے کہا مقربین کون ہین کہا قریب تر اونکی رتبے مین دوسری آسمان سی پہر چڑہائی جاتی ہی طرف تیسری آسمان کی پہر چوتہی کے پہر پانچوین کی پہر چہٹے کے پہر ساتوین کی پہر پہونچاتی ہین اوسکو طرف سدرۃ المنتہی کے اجلح نی کہا سدرۃ المنتہی کیون نام رکہا ضحاک نے کہا اوسی کی طرف منتہی ہوتی ہی ہر چیز اللہ کے امر اوس سی آگی نہین بڑہتی پس فرشتی کہتے ہین سبنہ وتیر افلان العدوہ اوسکو خوب جانتا ہی پس آتا ہی اوسکی پاس ایک رقعہ مہر کیا ہوا اوسکی امن کا عذاب سی سو یہی ہے

قول اللہ تعالی کلا ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادراک ما علیون کتاب مرقوم یشہدہ المقربون

فصل مومن کی مرتی وقت فرشتی روح وریحان ورضوان کی بشارت دیتی ہین

(۱) ترمذی نی حسن رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا نکلتی ہی روح مومن کی ریحانہ مین پہر یہ آیت پڑہی فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنۃ نعیم ۲ ابن ابی حاتم وابن جریر نی قتادہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ روح رحمت ہی اور ریحان جسکی ساتہ ملاقات

کیجاتی ہی نزدیک موت کی ۳ ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبداللہ سی روایت کیا ہی کہا جبکہ حکم کیا جاتا ہی ملک الموت علیہ السلام کو قبض مومن کا تو اونکی پاس جنت
سی ریحان لایا جاتا ہی پہر اونسی کہا جاتا ہی کہ تو اوسکی روح اسمین قبض کر اور جبکہ قبض کافر کے ساتہہ مامور ہوتی ہین تو اونکی پاس ایک کمل سیاہ دوزخ سی لاتی
ہین پہر اونسی کہا جاتا ہی کہ تو اوسکی روح اسمین قبض کر ۴ عبداللہ بن امام احمد نے زوائد زہد مین اور ابن ابی الدنیا نے ابی عمران جونی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ مومن کو جبکہ موت حاضر ہوتی ہی تو اوسکی پاس ریحان کی دستے جنت سی لاتی ہین نزدیک موت اوسکی کی پس اوسکی روح اونمین
رکہی جاتی ہی ۵ ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہینچا جاتا ہی نفس مومن کا حریر کے کپڑے مین حریر جنت سی ۶ ابن ابی حاتم و
ابن جریر نے ابو العالیہ سی روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی مقربین سی کہ وہ دنیا سی جدا ہو یہانتک کہ لاتی ہین اوسکی پاس ایک ٹہنی ریحان جنت سی وہ اوسکو سونگہتا
ہی پہر اوسکی روح قبض کی جاتی ہی ۷ ابو نعیم نے دلائل النبوۃ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہینچی جاتی ہے جان مومن کی ایک پارچہ حریر مین
حریر جنت سی ۸ ابن ابی حاتم وابن جریر نے ابو العالیہ سی روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی مقربین سی کہ وہ دنیا سی جدا ہو یہانتک کہ لایا جاتا ہی ایک ٹہنی ریحان
جنت کی سو وہ اوسی سونگہتا ہی پہر قبض کیا جاتا ہی ۹ ابن ابی الدنیا وابن عساکر نے عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مینے ایک آواز
سنی جس دن کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئی کہ کوئی کہتا ہی خوش ہو جا ای ابن عفان ساتہہ روح وریحان کی ای ابن عفان خوش ہو جا ساتہہ رب
غیر غضبان کی خوش ہو جا ای ابن عفان ساتہہ رضوان وغفران کے کہا مینے پہر کے دیکہا تو کسی کو نہ پایا ۱۰ ابو القاسم بن مندہ نے کتاب الاحوال والایمان بالسوال
مین حسن رضی اللہ عنہ سی روح وریحان کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا خبردار بیشک وہ یعنی مقربین البتہ خوشخبری دیے جاتے ہین اسکی نزدیک موت کے
۱۱ اور سلمان رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بیشک اول جس چیز کے ساتہہ خوشخبری دیا جاتا ہی مومن نزدیک وفات
کے وہ روح وریحان ہی اور اول جس چیز کے ساتہہ خوشخبری دیا جاتا ہی مومن اپنی قبر مین وہ یہ ہی کہ کہا جاتا ہی خوش ہو جا تو ساتہہ رضا اللہ کے اور جنت
کے آیا تو اچہا آنا مقرر بخشدیا اللہ نے اون لوگون کو جنہون نے تجہکو تیرے لیے قبر تک پہونچایا اور تصدیق کی اونکی جنہون نے تیری گواہی دی اور قبولیت
فرمائی اونکی واسطے جنہون نے تیری لیے مغفرت چاہی ۱۲ بخاری ومسلم نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہی جو شخص اللہ کی ملاقات کو دوست رکہتا ہی اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہی اور جو شخص اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکہتا ہی اللہ اوسکی
ملاقات کو ناخوش رکہتا ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم تو البتہ موت کو ناخوش رکہتی ہین فرمایا یہ نہین ہی ولکن مومن جبکہ اوسکو موت حاضر
ہوتی ہی تو وہ بشارت دیا جاتا ہی اللہ کے رضوان اور اوسکی کرامت کی پس نہین ہی کوئی چیز محبوب تر اوسکو اوس چیز سی جو آگی اوسکی ہی اور دوست رکہتا
ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہی اور کافر جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہی تو وہ خوشخبری دیا جاتا ہی ساتہہ عذاب اللہ کے اور
اوسکی عقوبت کے پس نہین ہی کوئی چیز مکروہ تر اوسکو اوس چیز سی جو اوسکے آگے ہی اور مکروہ رکہتا ہی اللہ کی ملاقات کو اور اللہ مکروہ رکہتا ہی اوسکی ملاقات
کو ۱۳ ابن ابی الدنیا نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ مومن استقبال کیا جاتا ہی نزدیک موت کی ساتہہ خوشبو کی خوشبوی
جنت سی اور ریحان کی ریحان جنت سی پس قبض کیجاتی ہی روح اوسکی پہر رکہی جاتی ہے ایک حریر مین جنت سی پہر وہ خوشبو لگائی جاتی ہی اور ریحان مین لپیٹی
جاتی ہی پہر رحمت کے فرشتے اوسکو لیکر چڑہتے ہین یہانتک کہ وہ علیین مین رکہی جاتی ہی ۱۴ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہا جبکہ مارا جاتا ہی
بندہ اللہ کی راہ مین تو اول قطرہ جو کہ زمین پہ گرتا ہی اوسکی خون سی مٹا دیتا ہی اللہ اوسکی ساری گناہون کو پہر بہیجتا ہی اللہ ایک ریطہ یعنی چادر جنت سی پس اوسمین
اوسکا نفس قبض کیا جاتا ہی اور ایک جسم جنت سی یہانتک کہ مرکب کیجاتی ہی اوسمین اوسکی روح پہر وہ چڑہایا جاتا ہی ہمراہ فرشتون کی گویا وہ اونہین کے ساتہہ تہا
جب سی کہ اللہ نے اوسکو پیدا کیا یہانتک کہ اوسکو رحمن کی پاس لاتی ہین پس فرشتون سی پہلے سجدہ کرتا ہی پہر فرشتے اوسکے بعد سجدہ کرتی ہین پہر اوسکی مغفرت کرتا ہے

اور او سکو پاک کرتا ہی پہر او سکو شہدا کی طرف حکم کیا جاتا ہی پس وہ او نکو پاتا ہی سبز ممبرون اور حریر کی قبون مین او نکی نزدیک ایک بیل اور ایک مچہلی ہی کہ یہ دونو
پہر روز او نکو ایسی چیز کہلاتی ہین جو کل نہین کہلائی مچہلی دن بہر جنت کی نہرون مین رہتی ہی پس کہاتی ہے ہر ایک خوشبو کو جنت کی نہرون سی پہر جب شام ہوتی
ہی تو بیل او سکو اپنی سینگ سی مارتا ہی او سکو ذبح کر دیتا ہی وہ او سکے گوشت سی کہاتی ہین او سکی گوشت مین مزہ ہر خوشبو کا جنت کی خوشبو سی پاتی ہین اور بیل رات
بہر جنت مین چرا کرتا ہی جنت کی پہلون سی کہاتا ہی جب صبح ہوتی ہی تو مچہلی او سپر حملہ کرتی ہی اپنی دم سی او سکو ذبح کر دیتی ہی وہ او سکی گوشت سی کہاتی ہین او سکے
گوشت مین مزہ ہر ایک جنت کے پہل کا پاتی ہین اپنی گہرون کی طرف دیکہتی ہین اللہ سی قیامت قائم ہونکی دعا کرتی ہین اور جبکہ اللہ وفات دیتا ہی بندۂ
مومن کو تو بہیجتا ہی طرف او سکی دو فرشتون کو ساتہ ایک کپڑے کے جنت سی اور ریحان کی ریحان جنت سی پس وہ کہتی ہین ای نفس پاک نکل تو طرف روح و ریحان اور
رب غیر غضبان کی فنعماقدمت یعنی تو کیا اچہا آیا پس وہ نکلتا ہی مثل اچہی سی اچہی خوشبوی مشک کے جسکو پاتا ہی ایک تمہارا اپنی ناک سی اور آسمان کے
اطراف پر فرشتی ہین کہتی ہین سبحان اللہ مقرر آئی زمین سی آج روح پاک پہر نہین گذرتی کسی دروازے پر مگر وہ کہولا جاتا ہی اور نہ کسی فرشتے پر مگر وہ او سپر درود
بہیجتا ہی اور شاہت کرتا ہی یہانتک کہ او سکو او سکے رب عز و جل کے پاس لاتی ہین پہر فرشتے او س سی پہلے سجدہ کرتی ہین پہر کہتے ہین ای رب ہماری یہ تیرا بندہ
فلان ہی جسنے او سکو وفات دی اور تو او سکو خوب جانتا ہی پس فرماتا ہی حکم کر دو او سکو سجدے کا پہر روح سجدہ کرتی ہی پہر میکائیل بلائے جاتی ہین او نسی کہا جاتا
ہے تو اس روح کو مومنین کے نفوس کی پاس رکہہ یہان تک کہ پوچہون مین تجہسی او سکا دن قیامت کی پس او سکی قبر کا حکم کیا جاتا ہی وہ او سکی لیی کشادہ کیجاتی ہے
طول او سکا ستر اور عرض او سکا ستر اور ڈالا جاتا ہی او سمین ریحان اور بچہایا جاتا ہی او سمین حریر اور اگر او سکے ساتہ کچہہ قرآن ہی تو او سکا نور او سے کافی ہی ورنہ
کیا جاتا ہی او سکی لیی نور مثل نور سورج کی پہر کہولا جاتا ہی او سکے لیی ایک دروازہ طرف جنت کے پس وہ دیکہتا ہی طرف اپنے ٹہکانے کے جنت سے صبح و شام
اور جبکہ وفات دیتا ہے اللہ بندۂ کافر کو تو بہیجتا ہی طرف او سکی دو فرشتون کو اور بہیجتا ہی ایک ٹکڑا موٹے کمل کا ہر بدبو سے زیادہ بدبودار اور ہر موٹے سی زیادہ
موٹا پس کہتی ہین ای نفس خبیث نکل تو طرف جہنم اور عذاب الیم کے اور رب کے جو تجہپر خفا ہے نکل تو طرف جہنم کے پس تو کیا برا آیا پس وہ نکلتا ہی مثل نہایت
بدبودار مردار کے جسکو پاتا ہی ایک تمہارا اپنی ناک سی اور آسمان کے کنارون پر فرشتے ہین کہتے ہین سبحان اللہ مقرر آیا زمین سی مردار اور روح خبیث او سکی لیے
کوئی دروازہ آسمان کا نہین کہولا جاتا ہی پہر او سکے جسم کو حکم کیا جاتا ہے پس تنگ کیجاتی ہی او سپر قبر مین اور بہر دیجاتی ہے سانپون سی مثل گردنون بختی اونٹون کے
وہ او سکا گوشت کہاتی ہین سو وہ او سکی ہڈیون سی کچہہ بہی نہین چہوڑتے پہر بہیجے جاتے ہین او سپر اندہی بہری فرشتے او نکے پاس بڑے بڑے ہتوڑے[له] لوہے
کے نہ او سکو دیکہتی ہین کہ او سپر رحم کرین نہ او سکی آواز سنتے ہین کہ او سپر رحم کرین پس وہ او سکو مارتے ہین اور او سکو مخبوط کرتے ہین اور کہولا جاتا ہی او سکے
لیے ایک دروازہ آگ سی سو وہ دیکہتا ہی طرف اپنے ٹہکانے کے آگ سے صبح و شام اللہ سی سوال کرتا ہی کہ او سکو او سپر ہمیشہ رکہی پس نہ پہونچے اسکے ما وا کی طرف
آگ سی روایت کیا اسکو ہناد بن سری نی کتاب زہد مین اور عبد بن حمید نے اپنی تفسیر مین اور طبرانی نے کبیر مین ایک سند سی جسکے راوی ثقہ ہین ۱۵ امام
احمد و ابن حبان و نسائی و حاکم نے اور لفظ حاکم کے ہین اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی
بیشک مومن جبکہ قبض کیا جاتا ہی تو رحمت کے فرشتے سفید حریر او سکے پاس لاتی ہین پس کہتی ہین نکل تو او س سی راضی وہ تجہسے راضی طرف روح اللہ کی اور
ریحان کی اور رب غیر غضبان کی پس وہ نکلتی ہے مثل نہایت عمدہ خوشبو مشک کے یہانتک کہ دیتی ہین او سکو بعض فرشتے بعض کو پہر وہ او سی سونگہتی ہین
یہان تک کہ لاتی ہین او سکو طرف دروازے آسمان کی پس کہتی ہین کیا اچہی یہ خوشبو ہی جو کہ زمین سے آئی جبکہ او سکو کسی آسمان پر لیجاتے ہین تو یہی کہتی ہین
یہانتک کہ او سکو مومنین کی روحون مین لاتی ہین پس البتہ وہ او س سی زیادہ تر خوش ہوتی ہین ایک تمہارا سے اپنے غائب کے ساتہ جبکہ وہ او سپر آوے
وہ او س سی پوچہتی ہین فلان نے کیا کیا کہتے ہین او سے چہوڑ دو تا کہ آرام لی کیونکہ وہ دنیا کے غم مین تہا جبکہ وہ او نسی کہتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہین آیا وہ تو

[له] اصل مین لفظ نطاطیس ہی یعنی نقیس کی یعنی گہن ۱۲

پھر جبکہ ہی تو کہتی ہین منتقر اوسکو اوسکی بان یاویہ کی طرف لیگئی اور کافر پس لاتی ہین فرشتے عذاب کے اوسکی پاس ٹاٹ کو کہتی ہین نکل تو اوس سی خفا وہ تجہپر خفا
طرف عذاب اللہ کی اور اوسکی غصے کے پس نکلتی ہی مثل نہایت بدبودار مردار کے پہر اوسکو لیجاتی ہین طرف دروازے زمین کی پس کہتی ہین یہ کیا بُری بدبو ہے
جبکہ جس زمین پر آتی ہین تو یہی کہتی ہین یہانتک کہ اوسکو کافرون کی روحون مین لاتی ہین ۱۶ ابن ماجہ وبیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی حاضر ہوتے ہین فرشتے پس جبکہ آدمی نیک ہوتا ہی تو کہتا ہی یعنی فرشتہ نکل تو ای نفس پاک کہ تہا تو پاک جسم مین نکل تو
سراہا ہوا اور خوش ہو جا ساتھہ روح وریحان ورب غیر غضبان کی پس یہ اوس سی کہتی رہتے ہین یہانتک کہ وہ نکلتا ہی پہر اوسکو آسمان کی طرف چڑہا لیجاتے
ہین اوسکے لیے دروازہ کہولنے کی درخواست کرتی ہین کہا جاتا ہی یہ کون ہی کہتے ہین فلان فلان کا بیٹا ہی کہتی ہین مرحبا ہی نفس پاک کو کہ تہا جسم پاک مین
تو داخل ہو سراہا ہوا اور خوش ہو جا ساتھہ روح وریحان اور رب راضی غیر غضبان کی سو یہ اوس سی کہتی رہتے ہین یہانتک کہ ساتوین آسمان کی طرف پہونچتی
ہین جبکہ آدمی برا ہوتا ہی تو کہتی ہین نکل ای نفس خبیث کہ تہا تو خبیث جسم مین نکل تو مذموم اور خوش ہو جا ساتھہ گرم پانی اور پیپ کی اور کہہ اور اسی شکل کا طرح
طرح کی چیزین پس یہ اوس سی کہتی رہتی ہین یہانتک کہ وہ نکلتا ہی پہر اوسکو آسمان کی طرف چڑہاتی ہین اوسکے لیے دروازہ کہولنے کو کہتی ہین وہ کہتی ہین یہ کون
ہے کہتی ہین فلان پس کہتی ہین مرحبا نہو نفس خبیث کو کہ تہا جسم خبیث مین لوٹ جا تو مذموم تیرے لیے آسمان کی دروازے نہین کہولی جاوینگی پس وہ زمین کی
طرف بہیجا جاتا ہی پہر قبر کی طرف چلا جاتا ہی ۱۷ بزار وابن مردویہ نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بیشک
مومن جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہی تو اوسکے پاس فرشتے ریشمی کپڑا لاتی ہین اوسمین مشک ہوتا ہی اور ریحان کے دستے پس اوسکی روح کہینچی جاتی ہی جیسے
بال آٹے سے کہینچا جاتا ہی اور کہا جاتا ہی ای نفس پاک نکل تو اوس سی راضی وہ تجہسی راضی طرف روح اللہ کے اور اوسکی کرامت کی پہر جب اوسکی روح نکلتی ہے
تو اوس مشک وریحان مین رکہی جاتی ہی اوسپر حریر لپیٹا جاتا ہی اور علیین کی طرف لیجائی جاتی ہی اور کافر جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہی تو فرشتے اوسکی
پاس ٹاٹ لاتی ہین اوسمین انگارہ ہوتا ہی پس اوسکی روح بہت سختی سے کہینچی جاتی ہی اور کہا جاتا ہی ای نفس خبیث نکل تو اوس سی خفا وہ تجہپر خفا طرف ذلت
اللہ تعالی کی اور اوسکی عذاب کی پہر جب اوسکی روح نکلتی ہی تو اوس انگاری پر رکہی جاتی ہی اور اوسپر ٹاٹ لپیٹا جاتا ہی اور سجین کی طرف لیجائی جاتی ہی ۱۸
ابن مبارک نی زہد مین طریق شمر بن عطیہ سی روایت کیا ہی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب احبار سی اس آیت کو پوچہا کلا ان کتاب الابرار لفی علیین
کعب نی کہا کہ مومن کی روح جب قبض کیجاتی ہی تو اوسے آسمان کی طرف چڑہا لیجاتی ہین اوسکے لیے آسمان کے دروازے کہولی جاتی ہین فرشتے اوس سے
بشارت کے ساتھہ ملتی ہین یہانتک کہ اوسکو عرش کی طرف پہونچاتی ہین اور فرشتے چڑہ جاتی ہین پس اوسکے لیے عرش کے نیچے سی ایک کتاب نکالتی ہین پہر وہ
مہر کیجاتی ہی لکہی جاتی ہے عرش کے نیچے رکہی جاتی ہی واسطی پہچان نجات کی حساب کی لیے دن قیامت کو پس وہ یہ قول ہی اللہ تعالی کا کلا ان کتاب الابرار
الآیۃ حضرت ابن عباس نی کہا اور قول اللہ تعالی کا کلا ان کتاب الفجار لفی سجین کعب نی کہا فاجر کی روح کو آسمان کی طرف چڑہا لیجاتی ہین پس آسمان اوسکی
قبول کرنی سی انکار کرتا ہی تو اوسکو زمین کی طرف اوتار لاتی ہین زمین اوسکے قبول سی انکار کرتی ہی تو اوسکو ساتون زمین کے نیچے داخل کرتے ہین یہانتک
کہ اوسے سجین کی طرف پہونچاتی ہین اور وہ حد ابلیس ہی پس اوسکی لیے حد ابلیس کے نیچے سے ایک کتاب نکالتے ہین پہر وہ مہر کیجاتی اور حد ابلیس کے
نیچے رکہی جاتی ہی واسطی اوسکے ہلاک کے حساب کے لیے پس وہ یہ ہی قول اللہ تعالی کا وما ادراک ما سجین الآیۃ **ف** عبد اللہ بن احمد نی زوائد زہد مین
عبد العزیز بن رفیع سی روایت کیا ہی کہ جب مومن کی روح آسمان کی طرف چڑہائی جاتی ہی تو فرشتے کہتے ہین پاک ہی وہ جسنی اس بندی کو شیطان سی نجات دی
یا دیئے وہ کیونکر بچگیا ۱۹ ابن ابی شیبہ نی مصنف مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مومن قبض نہین کیا جاتا ہی یہانتک کہ وہ دیکہتا ہی بشرے کو
پہر جبکہ وہ قبض کیا جاتا ہی تو ندا کرتا ہی پس نہین ہے گہر مین کوئی جانور چہوٹا نہ بڑا مگر وہ اوسکی آواز کو سنتا ہی سوای ثقلین یعنی جن وانس کے مجہے جلد لیچلو

له بعض نسخ میں ... بجای ... اور بعض میں ... ہی ... مراد اس سے ... واللہ اعلم ۱۲
سله ... مترجم ۱۲

طرف ارحم الراحمین کی پھر جبکہ وہ اپنی کہاٹ پر رکہا جاتا ہی تو کہتا ہی تم تو گیا آہستہ چلتی ہو پس جبکہ اپنی لحد مین داخل کیا جاتا ہی تو اوسی بٹہائی جاتی ہین پہر اوسی او سکا ٹہکانا جنت سی دکہاتی ہین اور جو کچہہ اللہ نے اوسکے لیے تیار کر رکہا ہی اور اوسکی قبر روح و ریحان و مشک سی بہر دیجاتی ہی پس کہتا ہی یا رب تو مجہی آگے بڑہا اوس سی کہا جاتا ہی ابہی تیرا وقت نہین آیا ہی تیرے تو بہائی بہن ہین کہ وہ نہین آئی ہین ولیکن تو تو خنک چشم ہو کے سو رہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پس قسم ہے اوسکی جسکی ہاتھ مین میری جان ہی نہین سویا کوئی مرد سونے والا جوان ناعم طاعم اور نہ کوئی جوان عورت دنیا مین ایسی نیند کہ وہ اوسکی نیند سی زیادہ لذیذ اور زیادہ تر شیرین ہو یہانتک کہ اوٹہاویگا اپنے سر کو طرف بشارت کے دن قیامت کو

فصل قبض روح کی وقت اللہ تعالی اور فرشتی مومن پر سلام پڑہتے ہین

(۱) ابو القاسم ابن منده نی کتاب الاحوال مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ اللہ مومن کی روح قبض کرنیکا ارادہ کرتا ہی تو ملک الموت کی طرف وحی بہیجتا ہی کہ تو میری طرف سی اوسپر سلام پڑہ پس جبکہ ملک الموت اوسکی روح قبض کرنیکو آتی ہین تو کہتی ہین تیرا رب تجہپر سلام پڑہتا ہی ۲ مروزی وابو الشیخ نی اپنی تفسیر مین اور ابن ابی الدنیا نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا جبکہ ملک الموت مومن کی روح قبض کرنیکو آتی ہین تو کہتی ہین رب تیرا تجہپر سلام پڑہتا ہی ۳ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے تفسیر تحیتهم یوم یلقونه سلام مین مروی ہی کہ کہا جسدن ملک الموت کی ملاقات کرینگی نہین ہے کوئی مومن کہ اوسکی روح قبض کرین مگر اوسپر سلام کرتی ہین اسکو ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور ابن ابی حاتم وابن ابی الدنیا وحاکم نے اور بیہقی نی شعب الایمان مین روایت کیا ہی اور حاکم نی صحیح کہا ہی ۴ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہا جبکہ جمع ہوتی ہے جان بندے مومن کی یعنی اوسکے موہنہ مین جسوقت نکلنا چاہتی ہی تو اوسکے پاس ملک الموت آتی ہین پس کہتی ہین السلام علیک یا ولی اللہ اللہ تجہپر سلام پڑہتا ہی پہر یہ آیت شریف پڑہی الذین تتوفاهم الملائكة طيبين يقولون سلام عليكم اسکو ابن مبارک نی اور بیہقی نے شعب مین اور ابو الشیخ نی عظمت مین اور ابو القاسم ابن منده نے کتاب الاحوال مین روایت کیا ہی ۵ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ آتا ہی ملک الموت طرف ولی اللہ کے تو سلام کرتا ہی اوسپر اور اوسکا سلام اوسپر یہ ہی کہ کہتا ہی السلام علیک یا ولی اللہ کہڑا ہو پس نکل اپنے گہر سی جسکو تونے خراب کیا طرف اپنے گہر کے جسکو آباد کیا ہی اور اگر وہ ولی اللہ نہین ہی تو اوس سی کہتا ہی کہڑا ہو نکل تیرے گہر سے جسکو تونے آباد کیا ہی طرف تیرے گہر کے جسکو تونی ویران کیا ہے اسکو قاضی ابو الحسین ابن عریف نی اپنی فوائد مین اور ابو الربیع مسعودی نی اپنی فوائد مین روایت کیا ہی ۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما نی تفسیر فسلام لك من اصحاب اليمين مین فرمایا ہی کہ مومن کے پاس فرشتی اللہ تعالی کی طرف سے سلام لاتی ہین پہر اوسپر سلام کرتی ہین اور اوسکو خبر دیتے ہین کہ وہ اصحاب یمین سی ہی ۷ قتادہ رضی اللہ عنہ نے آیت موصوفہ مین فرمایا ہے کہ سلامتی ہے اللہ کے عذاب سے اور سلام کرتے ہین اوس پر اللہ کے فرشتے

فصل بیان مین قبض روح عارف باللہ کے

سلفی رحمہ اللہ نے مشیخۂ بغدادیہ مین کہا ہے کہ مین نے اپنے والد کو سنا وہ کہتے تہے مین نی ابو سعید بن حسن علی واعظ کو سنا وہ کہتے تہے مین نی محمد بن ابی الحسن واعظ کو سنا وہ کہتے تہے کہ مین نی بعض کتب مین دیکہا ہی کہ اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے ملک الموت کی ہتیلی پر بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو خط نور سے پہر حکم کرتا ہے کہ وہ اپنی ہتیلی کو عارف باللہ کے لیے کہول دین اوسکی وفات کے وقت اور اوس سے اس کتابت کو دکہا دین پس جبکہ عارف کی روح اوسکو دیکہتی ہی تو طرفۃ العین سے بہی زیادہ جلد اوسکی طرف اوڑجاتی ہے

فصل بشارت قبل موت کے بیان مین

۱ ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا ابن منده نی ضحاک رضی اللہ عنہ سے تفسیر لهم البشرى في الحياة الدنيا وفي الآخرة مین روایت کیا ہی کہا جان لیتا ہی کہ وہ کہان ہے موت سے پہلے ۲ ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا نے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہی فرمایا حرام ہی ہر نفس پر کہ نکلے دنیا سی یہانتک کہ جان لیوی کہ اوسکا ٹہکانا کدہر ہی ۳ ابن ابی الدنیا ابن منده نی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ ایک جنگلی آدمی نی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیت موصوفہ کو پوچہا آپ نی فرمایا کہ بشری

لہ ایک نسخہ مین عبارت یون طرح ہی سمعت ابا سعید الحسن بن علی الواعظ یقول سمعت محمد بن محمد الواعظ یقول سمعت ابی یقول رایت اور ایک نسخہ مین یون ہی سمعت ابا سعید الحسن بن علی الواعظ یقول سمعت محمد بن حسن الواعظ یقول سمعت ابی یقول رایت واللہ اعلم ۱۲

عہ یعنی ٹہکانا ۱۲

زندگی دنیا مین تو اچہا خواب ہے کہ مومن کی واسطی دیکہا جاتا ہی پس اوسکے ساتہہ دنیا مین خوشخبری دیا جاتا ہی اور بشری آخرت مین سو وہ بشارت مومن کی ہے نزدیک موت کے بشارت دیا جاتا ہی کہ مقرر اسنے تیرے لیے مغفرت کی اور اونکی واسطی جنہون نی تجہی تیری قبر تک اوٹہایا ۴ بیہقی نی مجاہد رضی اللہ عنہ سے تفسیر ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون مین روایت کیا ہی کہا یہ نزدیک موت کے ہے اور سفیان رضی اللہ عنہ سے مثل اسکی روایت کیا ہی اور کہا کہ تین بشارتین دیا جاتا ہی نزدیک موت کی اور جبکہ قبر سی نکالیگا اور جسوقت فزع[سلہ] ہوگا ۵ ابن ابی حاتم وابن مندہ نی مجاہد رضی اللہ عنہ سے آیت موصوفہ مین روایت کیا ہی کہا نہ ڈرو تم یعنی اوس چیز سے جسپر تم آتے ہو موت و امر آخرت سی اور نہ غم کہاؤ یعنی اوس چیز پر جو تم نی پیچہی چہوڑی ہماری امر دنیا سی یعنی اولاد یا اہل بی یا قرض کیونکہ اللہ تعالی اس سب مین تمہارا خلیفہ ہوگا ۶ ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی تفسیر مین آیت مذکورہ کی کہا کہ خوشخبری دیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی نزدیک اپنی موت کے اور اپنی قبر مین اور حشر مین اوٹہایا جائیگا کہ بیشک البتہ وہ جنت مین ہی اور ابن ابی حاتم نی زید بن اسلم سی یہ بہی روایت کیا ہی کہا مومن کی پاس آتی ہین یعنی ملائکہ پس کہا جاتا ہی تو خوف نہ کر اوس چیز سی جسپر تو آنیوالا ہی پس اوسکا خوف جاتا رہتا ہی۔ اور غم نہ کہا دنیا پر نہ اوسکی اہل پر اور خوش ہوجا ساتہہ جنت کی پس وہ مرتا ہی اس حال مین کہ اللہ نے اوسکی آنکہہ کو ٹہنڈا کر دیا ۷ ابن مندہ نی کثیر بن ابی کثیر خادم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا کہ اہل جنت مین سی ہر انسان کے ساتہہ ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہی پس جبکہ وہ جنت کی خوشخبری دیا جاتا ہی تو فرشتہ اپنا ہاتہہ اوسکے دل پر رکہتا ہی سو اگر یہ نہو تو اوسکا دل خوشی کی مارے اوسکے سر سے نکل جاوی ۸ ابن ابی حاتم وابو نعیم نی سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ آیت پڑہی گئی یا ایتہا النفس المطمئنۃ الآیۃ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا بیشک یہ البتہ حسن ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خبردار بیشک فرشتہ عنقریب کہیگا اوس کو واسطے تیرے نزدیک موت کے ۹ ابن ابی حاتم نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ وہ اس آیت سے پوچہے گیے پس کہا کہ اللہ جبکہ ارادہ فرماتا ہے اپنے بندہ مومن کی روح قبض کرنے کا تو نفس مطمئن ہوتا ہے طرف اللہ کے اور اللہ مطمئن ہوتا ہے طرف اوس کے۔

فصل آسمان زمین کے فرشتے مومن میت پر درود بہیجتے ہین

(۱) ابو القاسم ابن مندہ نی کتاب الاحوال والایمان بالسوال مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بیشک مومن جبکہ ہوتا ہی متوجہ ہونے مین آخرت سی اور منہہ پہیرنے مین دنیا سی تو اوسپر اوترتے ہین فرشتے اللہ کے فرشتون سی گویا مونہہ اونکے سورج ہین ساتہہ اوسکی کفن وحنوط کے جنت سی پس بیٹہتی ہین وہ اوس سی ایسی جگہہ کہ وہ اونکی طرف دیکہتا ہی پہر جبکہ اوسکی روح نکلتی ہی تو اوسپر ہر فرشتہ درمیان آسمان وزمین کا درود بہیجتا ہی ۲ مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ مومن کی روح نکلتی ہی تو اوس سی دو فرشتے ملتے ہین پس وہ اوسکو چڑہا لیجاتے ہین پہر اوسکی خوشبو کا ذکر کیا اور آسمان والی کہتے ہین پاک روح ہی کہ آئی زمین کی طرف سی درود بہیجے اللہ تجہپر اور اوس جسم پر جسکو تو آباد رکہتی تہی پس اوسکو اوسکے رب تعالی کی طرف لیجاتی ہین پہر فرماتا ہی تم اسکو لیجاؤ آخر مدت تک اور کافر جبکہ اوسکی روح نکلتی ہی پس اوسکی بدبو اور لعنت کا ذکر کیا اور آسمان والے کہتے ہین خبیث روح ہی کہ زمین کی طرف سے آئی پس کہا جاتا ہی تم لیجاؤ اسکو آخر مدت تک ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی نہین ہی کوئی نفس کہ دنیا سی مفارقت کری یہانتک کہ دیکہتا ہے اپنے ٹہکانے کو جنت و نار سی پہر فرمایا کہ جب وہ ہوتا ہی نزدیک اوسکے تو صف کیجاتی ہین واسطے اوسکی دو جانب[سلہ] فرشتون سی نظم کرتے ہین مابین خافقین یعنی مشرق مغرب کو گویا مونہہ اونکی آفتاب ہین پس وہ دیکہتا ہے طرف اونکی نہین دیکہتا اونکی غیر کو اگرچہ تم سمجہتے ہو کہ وہ تمہاری طرف دیکہتا ہی اور تین سی ہر فرشتے کے ساتہہ کفن وحنوط ہی پہر اگر وہ مومن ہی تو اوسکو جنت کی بشارت دیتے ہین اور کہتی ہین نکل تو ای نفس پاک طرف رضوان اللہ کے اور جنت کے پس مقرر تیار کیا اللہ نے واسطے تیرے کرامت سی وہ چیز کہ بہتر ہے تیرے لیے دنیا سی اور جو اوسمین ہی پہر وہ ہمیشہ اوسکو

سلہ یعنی قیامت کی ہم اہلیہ ۱۲
سلہ یعنی دو صفیں

بشارت دیتی اور اوسے گہیرے رہتے ہین البتہ وہ اوسکی ساتہہ زیادہ نرم اور زیادہ مہربان ہین ماں سے اوسکے بچے کے ساتہہ پہروہ کہینچتے ہین اوسکی جان
کو نیچے سے ہر ناخن اور جوڑ کے اور مرتا ہی اول فاول اور اوسپر آسانی کیجاتی ہی گو تم اوسکو حالت شدت مین دیکہتے ہو یہانتک کہ پہونچتی ہی اوسکی ٹہوڑی کو
پس البتہ وہ سخت تر ہی ازروی کراہت کی واسطے نکلنے کی جسم سی بچے سے جبکہ وہ نکلتا ہی رحم سی پس اوسمین سی ہر فرشتہ مبادرت کرتا ہی کہ کون اوسکو قبض کرے
سو اوسکے قبض کے ملک الموت متولی ہوتی ہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو پڑہا قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم پہر لیکر
سفید کفنون مین لیتی ہین پہر اوسکو لگاتے ہین اپنی طرف[1] سو البتہ وہ سخت تر ہین از روی لزوم کی واسطے اوسکے عورت سی اپنے بچے کے لیے پہر اوس سے
مشک کی خوشبو سے بہی زیادہ اچہی خوشبو اوڑتی ہی پس وہ اوسکی خوشبو کو سونگہتے ہین اور اوسکے مباشر رہتے ہین اور کہتے ہین مرحبا ہی بو پاک اور روح
پاک کو اہی اللہ درود بہیج روح پر اور درود بہیج اوس جسم پر جس سی وہ نکلی پس اوسکو چڑہا لیجاتے ہین طرف اللہ کی اور اللہ کی ایک خلق ہی ہوا مین کہ انکی گنتی
کوئی نہین جانتا مگر وہی انکی لیے اوس سی خوشبو مشک سی زیادہ اچہی اوڑتی ہی تو وہ اوسپر درود بہیجتی ہین اور اوسکی مباشر رہتے ہین اور اوسکے لیے آسمان کے
دروازے کہولی جاتی ہین پس درود بہیجتا ہی اوسپر ہر فرشتہ ہر آسمان مین جسپر وہ گذرتی ہی یہانتک کہ پہونچاتے ہین اوسکو طرف ملک جبار کے پس جبار تعالی
فرماتا ہی مرحبا ہے نفس پاک کو اور جسم کو جس سی وہ نکلی اور جبکہ رب کسی شے کے لیے مرحبا کہتا ہی تو اوسکے واسطے ہر چیز مرحبا کہتی ہی اور ہر تنگی اوس سی جاتی
رہتی ہی پہر اس نفس پاک کو لیے فرماتا ہی داخل کرو اوسکو جنت مین دکہاؤ اوسکو ٹہکانا اوسکا جنت سے اور پیش کرو واسطے اوسکے جو اوسکے لیے مین نی تیار کیا ہی
کرامت و نعیم سی پہر اوسکو زمین کی طرف لیجاؤ سو بیشک حکم کر چکا ہون کہ مین نی اوسی سی اونکو پیدا کیا اور اوسی مین اونکو پہر لیجاؤنگا اور اوسی سی اونکو دوبارہ
نکالونگا پس قسم ہی اوسکی جسکی ہاتہہ مین میری جان ہی البتہ وہ سخت تر ہے ازروی کراہت کے واسطے نکلنے کے اوس سی جس وقت کہ نکلتی تہی جسم سی اور کہتی
ہے تم مجہے کہان لیے جاتے ہو طرف اوس جسم کے جسکے اندر مین تہی وہ کہتے ہین ہم اسکی ساتہہ مامور ہین سو ضرور ہے تیری لیی اس سی پس وہ اوسکو اوتار لاتی ہی
اتنی دیر مین کہ لوگ اوسکے غسل و کفن سے فارغ ہون پہر وہ اوس روح کو اوسکے جسم و کفن کے بیچ مین داخل کر دیتی ہین اسکو ابن مردویہ وابن مندہ نے
نہایت کمزور سند سے روایت کیا ہی ابن ابی حاتم نے سدی سی روایت کیا ہی کہا جبکہ کافر کی روح لی جاتی ہی تو اوسکو زمین کے فرشتے مارتے ہین یہانتک کہ
آسمان مین مرتفع ہوتی ہی پس جب آسمان کو پہونچتی ہے تو اوسے آسمان کے فرشتے مارتی ہین پس اوترتی ہی تو اوسکو زمین کی فرشتے مارتے ہین اور پر جاتی ہے
تو اوسی آسمان دنیا کے فرشتے مارتے ہین پس وہ دسے نیچی زمین کی طرف اوتر جاتی ہی

فصل فرشتے مومن کی اچہی عمل اور کافر کی بری عمل کا ذکر کرتی ہین

ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ نکلتی ہی جان مومن کی اور وہ مشک سی بہی زیادہ خوشبو ہوتی ہی پس چڑہا لیجاتے ہین اوسکو فرشتے جنہون نی اوسکو
وفات دی پہر ملتے ہین اونسے فرشتے آسمان کی ورے پس کہتے ہین کون ہی یہ تمہارے ساتہہ وہ کہتے ہین یہ فلان ہی اور ذکر کرتی ہین اوسکو ساتہہ حسن عمل اوسکے
کے پس وہ کہتے ہین حیاکم اللہ وحیا من معکم پہر اوسکے لیے آسمان کے دروازے کہولے جاتی ہین پس اوسکا منہہ روشن ہو جاتا ہی پہر رب کے پاس آتا ہے
اور البتہ اوسکے منہہ کے لیے ایک روشنی ہوتی ہے مثل سورج کی کہا اور کافر پس نکلتی ہے جان اوسکی اور وہ مردار سی بہی زیادہ بدبودار ہوتی ہی چڑہا لیجاتے
ہین اوسکو فرشتے جنہون نی اوسکو وفات دی پس ملتی ہین اونسے اور فرشتے آسمان کے ورے پس کہتی ہین یہ کون ہی تمہاری ساتہہ کہتی ہین فلان ہی اور ذکر کرتے
ہین اوسکو ساتہہ نہایت برے اوسکے عمل کی وہ کہتے ہین پہیر لیجاؤ اوسکو اللہ نی اوسپر کچہہ ظلم نہین کیا ہی اور ابو موسی رضی اللہ عنہ نی یہ آیت شریف پڑہی ولا یدخلون
الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف والبیہقی واللالکائی واخرجہ ابو داؤد الطیالسی نحوہ وفیہ فیصعد بہ من الباب
الذی کان یصعد عملہ منہ وفی آخرہ بعد ردوہ فیرد الی اسفل الارضین الی الثری

فصل بیان مین تفسیر من راق کی

(۱) ابن ابی الدنیا و
ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قیل من راق کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا کہا جاتا ہے کون چڑہاتا ہے اوسکی روح کو رحمت کے فرشتے

[1] یعنی اپنا لیتی ہی گود مین لیتی ہین اور چپٹا لیتی ہین ۱۲

یا عذاب کو فرشتے ۲ ابن ابی الدنیا نی یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے تفسیر مین آیت موصوفہ کے روایت کیا ہی کہا فرشتے بعض بعض سے کہتے ہین کون سے دروازے
سے اسکا عمل چڑہایا جاتا تہا کہ اوس سے اسکی روح چڑہائی جاوے ۳ ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی تفسیر مین والتفت الساق بالساق کے کہا لوگ تو اوس کے
بدن کی تجہیز کرتے ہین اور فرشتے اوسکی روح کی **فصل ملائکہ محافظ مرتے وقت مومن کی تعریف فاجر کی مذمت کرتے ہین** (۱)
ابن ابی الدنیا نی وہیب بن ورد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ نہین ہی کوئی مومن کہ مری یہان تک کہ دکہائی دیتے ہین اوس کو
دونون فرشتے اوسکے جو کہ نگاہبانی کرتے تہے اوسپر اوسکے عمل کی دنیا مین پس اگر وہ طاعت آلہی کی ساتہہ اونکا مصاحب تہا ہی تو اوس سے کہتے ہین جزاک اللہ عنا
من جلیس خیرا پس بہت سی سچی مجلسون مین تو نے ہمکو بٹہایا اور بہت سی عمل صالح مین تو نے ہم کو حاضر کیا اور بہت سی اچہی باتین تو نی ہمکو سنائین فجزاک اللہ
عنا من جلیس خیرا اور اگر وہ اسکی سوا اور باتون مین اونکا مصاحب تہا ہی جنمین اللہ تعالی کی کوئی رضا نہین ہی تو تعریف کو اوسپر لوٹ دیتی ہین پس کہتی ہین
لا جزاک اللہ عنا من جلیس خیرا پس بہت سی بری مجلسون مین تونی ہمکو بٹہایا اور بہت سے برے کامون مین تو نے ہمکو حاضر کیا اور بہت سی بری باتین تونے
ہمکو سنائین فلا جزاک اللہ عنا من جلیس خیرا کہا پس یہ ہی تکبند ہونا بصر میت کا طرف اونکے اور وہ کبہی دنیا کی طرف نہ پہرے گی ۲ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہا مجہی یہ بات پہونچی ہی کہ بندۂ مومن کو جبکہ موت حاضر ہوتی ہی تو اوسکے دو فرشتے جو کہ اوسکے ساتہہ رہتی زمانۂ حیات مین اوسکی حفاظت کرتے تہے
جبکہ اسکے گہر والے روتے ہین تو وہ کہتی ہین ہم کو چہوڑ دو کہ ہم اپنی صاحب پر ثنا کرین اوس خیر کے ساتہہ جسکو ہم اوس سی جانتی ہین پس کہتی ہین رحمک اللہ و
جزاک من صاحب خیر بیشک البتہ تو تہا بہت جلدی کرنے والا طرف طاعت اللہ کے بہت سستی کرنیوالا اللہ کی نافرمانی سے اور بیشک البتہ تو وہ شخص تہا
کہ ہم تیرے غیب سی امن مین تہی سو ہم چڑہتے ہین پس تو ہمکو مشغول نہ کر ذکر سی ساتہہ فرشتون کے اور جبکہ برے بندے کو موت حاضر ہوتی ہی اور اوسکی گہر والے
روتے چیختے چلاتی ہین تو دونون فرشتے کہڑے ہوتی ہین پس کہتی ہین ہمکو چہوڑ دو کہ ہم اوسپر ثنا کرین اوس خیر کے ساتہہ جسکو ہم اوس سی جانتی ہین پس کہتی ہین
جزاک اللہ من صاحب شرا بیشک تو بہت دیر کرنیوالا تہا اللہ کی طاعت سے بہت جلدی کرنیوالا طرف اوسکی معصیت کی اور ہم تیرے غیب سے امن
مین نہین ہوتے تہے پہر وہ آسمان کی طرف چڑہ جاتی ہین **فصل مرتی وقت اہل مجلس کی صورتین نظر آتی ہین** (۱) ابن ابی الدنیا نے
اور بیہقی نے شعب مین اور ابو نعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکے اہل مجلس اوسپر پیش کیے جاتے ہین
اگر ہے وہ اہل ذکر سی تو اہل ذکر سی اور اگر اہل لہو سی ہے تو اہل لہو سی ۲ ابن ابی شیبہ نے طریق مجاہد سی یزید بن شجرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا
نہین ہی کوئی میت کہ مرے یہان تک کہ صورت بنائی جاتی ہین اوسکے لیے اوسکے ہمنشین نزدیک اوسکی موت کے اگر ہے وہ اہل لہو تو اہل لہو اور اگر اہل ذکر
ہے تو اہل ذکر ۳ **حکایت** بیہقی نے شعب مین ربیع بن برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی اور یہ عابد تہے بصرہ مین کہا مینے پایا لوگون کو شام مین ایک آدمی
سے کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ کہہ اوسنی کہا تو پی اور مجہے پلا یعنی شراب ایک اور آدمی سی اہواز مین کہا گیا ای فلان لا الہ الا اللہ کہہ وہ کہنے لگا دہ یازدہ دہ دوازدہ
ایک اور آدمی سے یہان بصرہ مین کہا گیا ای فلان لا الہ الا اللہ کہہ وہ کہنی لگا ؎ یا رب قائلۃ یوما وقد تعبت * کیف الطریق الی حمام منجاب +
ابو بکر نے کہا یہ ایک آدمی تہا کہ اوس سی ایک عورت نے حمام کی راہ پوچہی اوسنے اپنا گہر بتا دیا پس کہا یعنی اس شعر کو نزدیک موت کی مین کہتا ہون اسکا پورا قصہ
محاسن المحسنین مین مسطور ہے **فصل مرتے وقت اچہے برے اعمال کی صورت نظر آتی ہی** ۱ ابن ابی الدنیا نے ابو جعفر محمد بن علی
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مری مگر صورت بنائی جاتی ہین واسطے اوسکے اعمال اچہی اوسکے اور اعمال بری پس اپنے حسنات کی
طرف نظر بلند کرتا ہی اور سیئات سی نگاہ نیچی کرتا ہی ۲ حسن رضی اللہ عنہ سے تفسیر ینبأ الانسان یومئذ بما قدم واخر مین روایت کیا ہی کہا کہ موت کے وقت
اوسکے نگہبان فرشتے اوسپر اوترتے ہین پس وہ خیر و شر کو اوسپر پیش کرتے ہین سو جبکہ نیکی کو دیکہتا ہی تو خوش ہوتا ہی اور سونہہ چہپنے لگتا ہے اور جب بدی کو

دیکھتا ہی تو انگلی کاٹتا ہی اور تیوری چڑہاتا ہی ۴۳ حنظلہ بن اسود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا میرا ایک غلام مرا یعنی مرنے کے قریب ہوا پس اوسنی شروع کیا کہ ایکبار مونہہ ڈہانکتا تہا ایک بار کہول دیتا تہا مینے اسکا ذکر مجاہد سی کیا اونہون نی کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ مومن کی جان نہین نکلتی یہانتک کہ پیش کیا جاتا ہی اوسپر عمل اوسکا خیر و شر ۴ حکایت بزار و طبرانی نے کبیر مین سلمان رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر داخل ہوی انصار سی اور وہ موت مین تہا فرمایا تو کیا پاتا ہی کہا مین پاتا ہون اپنے آپ کو ساتہ خیر کے اور مقرر حاضر ہوی مجہکو دو یعنی دو شخص ایک اوتمین کا کالا ہی اور دوسرا سفید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا اونمین کا کونسا تجہسی زیادہ تر قریب ہی اوسنی کہا کالا فرمایا بیشک خیر قلیل اور شر کثیر ہے کہا پس نفع دیجیی مجہکو آپ سے یا رسول اللہ ساتہہ ایک دعا کے آپ نی فرمایا الٰہی کثیر کو بخش اور قلیل کو بڑہا پہر فرمایا تو کیا دیکھتا ہی کہا خیر قربان ہون آپ پر سی میرے ماں باپ مین خیر کو دیکھتا ہون کہ بڑہتی ہی اور شر مضمحل ہو رہا ہی اور کالا مجہسے پیچہے ہٹ گیا فرمایا ای عملک املک مک کہا مین پانی پلایا کرتا تہا پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ مین البتہ جانتا ہون کہ جس چیز کی وہ ملاقات کرتا ہی نہین ہی اوس سی کوئی رگ مگر وہ موت کے سبب سے علیحدہ دردناک ہوتی ہی

فصل فرشتے موت کے وقت میت کی اعضا کو سونگہتے ہین

(۱) ابن ابی الدنیا نی ابو مکین رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا جبکہ آدمی کو موت حاضر ہوتی ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہی کہ تو اوسکا سر سونگہہ وہ کہتا ہی مین اوسکی سر مین قرآن کو پاتا ہون کہا تو اوسکی دل کو سونگہہ وہ کہتا ہے مین اوسکی دل مین روزہ پاتا ہون کہا اوسکے پانون کو سونگہہ وہ کہتا ہی مین اوسکی پانون مین قیام کو پاتا ہون کہا اوسنی اپنے نفس کی حفاظت کی اللہ اسکو محفوظ رکہی ۲ حکایت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کا بہتیجا ماجن تہا اوسکی بیماری سخت ہوئی اونہون نی اوسکی بیماری مین عیادت نہ کی جبکہ حالت نزع مین ہوا تو ابو قلابہ نی کہا کہ وہ میرے بہائی کا بیٹا ہی اور امر اوسکا طرف اللہ کے ہے پس وہ اوس رات نزدیک اوسکی بیدار رہے وہ جاگ رہے تہے کہ ناگاہ دو آدمی کالے ہین اونکے ساتہہ عیلہ ہے پہر دو فرشتے گہر کی چہت سی اوترے ابو قلابہ نی کہا کہ مین سنتا ہون کہ ایک دوسرے سے کہتا ہی کہ تو اس آدمی کی طرف جا آیا پاتا ہی تو نزدیک اوسکی کچہہ خیر پس وہ متوجہ ہوا جبکہ میرے بہتیجے کے پاس آیا تو اوسنی اوسکا سر سونگہا پہر اوسکا پیٹ سونگہا پہر اوسکی دونون پانون سونگہی پہر وہ اپنے صاحب کی طرف گیا مین اوسکو سنتا ہون کہ وہ کہتا ہی مینے اوسکے سر کو سونگہا سو اوسکے سر مین کچہہ قرآن نہ پایا اوسکے پیٹ کو سونگہا تو مین نی نہین پایا کہ اوسنی ایک دن روزہ رکہا ہو اوسکے پانون کو سونگہا سو نہ پایا اوسکو کہ ایک رات کہڑا رہا ہو پہر اوسکا صاحب آیا پس اوسنی اوسکا سر سونگہا پہر اوسکی دونون ہتیلیون کو سونگہا پہر اوسکے پیٹ کو سونگہا پہر اوسکے دونون پانون کو سونگہا مین اوسکو سنتا ہون کہ وہ کہتا ہے بڑے تعجب کی بات ہے کہ بیشک اسکو اللہ نی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی لکہا ہی حالانکہ اسمین ان خصلتون مین سی کوئی خصلت نہین ہی پہر اوسے دیکہا اوسکا مونہہ کہولا پہر اوسکی زبان کی نوک کو پکڑا پس اوسی نچوڑا پہر مین اوسکو سنتا ہون کہ کہتا ہے اللہ اکبر پاتا ہو مین اوسکے لیے ایک تکبیر کہ اوسکو انطاکیہ مین اخلاص سی کہا تہا پس اوس سے مشک کی خوشبو اوڑی پہر اوسکی روح کو قبض کیا پہر وہ چلا گیا مین اوسکو سنتا ہون کہ وہ دونون کالون سی کہتا ہی اور وہ گہر کے دروازے پر ہین کہ تم لوٹ جاؤ تمہارے لیے اوس کی طرف کوئی راہ نہین ہی جب صبح ہوئی تو ابو قلابہ نی لوگون کو اوسکی خبر دی جو دیکہا تہا پس کہا گیا ای ابو قلابہ انطاکیہ گیا تہا ابو قلابہ نی کہا نہین قسم ہی اوسکی کہ نہین ہی کوئی معبود مگر وہ نہین سنا مینے اوسکو فرشتون کے مونہہ سی مگر بانطاکیہ پس جلدی کی لوگون نی طرف جنازہ برادر زادہ ابو قلابہ کے روایت کیا اسکو حکیم ترمذی نی نوادر الاصول مین طریق نضر بن معبد ابو مخدم سی ابو قلابہ سی

فصل موت کے وقت فرشتے میت کے اعضا کو چہوتے ہین

۱ حکایت داود بن ابی ہند رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ وہ بہت سخت بیمار ہوئے پس کہا کہ میری طرف ایک آدمی نے دیکہا کہ وہ آیا اوسکا سر بڑا اور مونہہ پہ گوشت تہے گویا وہ اون لوگون مین سی تہا جنکو زط کہتے ہین کہا جبکہ مینے اوسکو دیکہا تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور مینے کہا وہ مجہے قبض کریگا کیا مین کافر ہون مینے سنا تہا کہ کفار کی جانون کو کالا فرشتہ قبض کرتا ہی کہا پس میری یہ حالت تہی کہ مینے سنا کہ گہر کی چہت ٹوٹتی ہی پہر وہ کہل گئی یہانتک کہ مینے آسمان کو

دیکھا پہر مجہہ پر ایک آدمی آیا تو ترا اوسپر سفید کپڑی تہے پہر اوسکے پیچہے دوسرا اوترا پس وہ دو ہو گئی وہ کالے آدمی پر پیچہے وہ پیچہے ہٹ گیا اور دوسرا میری طرف
دیکہنے لگا اور وہ دونون اوسی مونہ ملے تہی پس اونمین سی ایک تو میرے سر کے نزدیک بیٹہا اور دوسرا پانون کے نزدیک سر والی نے پانون والی سی کہا تو اسکو
لمس کر یعنی چہو اوسنے میری انگلیون کے درمیان مین چہوا پہر اوس سی کہا کہ یہ ان پانون سے نماز کی طرف بہت جاتا تہا پہر پانون والے نے سر والے سے
کہا کہ تو چہو اوسنے میرے کوترے کو چہوا پہر کہا کہ تر ہے اللہ کے ذکر سی اسکو ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین ذکر کیا اور دوسری روایت کیا ہی **۲ حکایت**
ابن ابی الدنیا و ابن عساکر نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا میرا ایک بہتیجا تہا وہ حدیث پڑہتا تہا مین اوسکو غزو مین اپنے ہمراہ لیگیا وہ بیمار
ہو گیا پس بعض صوامع مین داخل ہوا مین کہڑا ہو انماز پڑہہ رہا تہا کہ صومعہ شق ہو گیا دو فرشتے سفید اور دو کالے داخل ہوئی پس سفید اوسکے داہنی طرف
اور سیاہ اوسکے بائین جانب بیٹہی پہر سفید فرشتون نی اپنے ہاتہون سے اوسکو چہوا اور سیاہ فرشتون نی کہا ہم اوسکے زیادہ تر حقدار ہین اور سفید نے کہا ہرگز
یون نہین پس اونمین سی ایک نی اپنی دو انگلیان لیکے اوسکے مونہہ مین داخل کین اور اوسکی زبان کو لوٹا پہر کہا اللہ اکبر ہم زیادہ تر اوسکی حقدار ہین اوسنے فتح انطاکیہ
کے دن ایک تکبیر کہی تہی۔ پس شہر نکلے لوگونکو خبر دی سو وہ اوسکی نماز مین حاضر ہوے

فصل مرتی وقت پرندی عمل صالح کی جستجو کرتے ہین

۱ حکایت قاسم[1] بن مخیمرہ کہتی ہین کہ ابو قلابہ جرمی رضی اللہ عنہ کا ایک بہتیجا تہا محارم کا مرتکب ہوتا تہا پس اوسی موت حاضر ہوئی تو دو پرندی سفید
مشابہ گدھ کے آئے گہر کے طاق مین بیٹہہ گئے ایک نی دوسرے سے کہا اللہ اکبر تو اوترا اسکی جستجو کر اوسنے اپنی چونچ اوسکے پیٹ مین غرق کر دی اور
بات ابو قلابہ کی آنکہ کی دیکہی ہوئی ہے پس اوسنی اپنے ساتہی سی کہا اللہ اکبر تو اوترا مقبرہ مینے اوسکے پیٹ مین ایک تکبیر پائی ہی جسکو اسنی اسکی راہ مین انطاکیہ
کی فصیل پر کہا تہا پس ایک پرندے نے ایک سفید کپڑا نکالا پہر دونون نی اوسکی روح کو اوسمین لپیٹا پہر اوسی اوٹہایا پہر کہا ای ابو قلابہ تو اپنے بہتیجے کی طرف
کہڑا ہو اوسکو دفن کرو وہ تو اہل جنت سی ہے ابو قلابہ لوگون کے نزدیک پسندیدہ آدمی تہی لوگونکی طرف نکلی جو دیکہا تہا اوسکی خبر لوگونکو دی پس مینے کسی جنازے
کو نہین دیکہا کہ اوس سی زیادہ لوگ ہون اسکو لالکائی نے سنت مین طریق اوزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے **۲ حکایت** لالکائی نے سنت مین میمون
مرادی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ہماری نزدیک ایک داعر[2] رہزن تہا وہ مرگیا لوگون نی اوس سے کنارہ کیا راہ پر پہینک دیا مین بیٹہہ گیا اوسمین اور اوس سے
لوگونکی یکسو ہونے مین فکر کرنے لگا ناگہان مین پر غلبہ نیند سی اپنا سر ہلایا یعنی مجہے نیند آگئی پس ناگاہ دو پرندے سفید تہی ایک نی دوسرے سی کہا تو داخل ہو
پس دیکہہ آیا دیکہتا ہی تو کسی خیر کو وہ اوسکے تالو سے گہسا اور اوس کی دبر سے نکلا اور وہ کہتا ہے کہ مینے کوئی خیر نہین دیکہی دوسرے نے کہا جلدی نہ کر پہر وہ
اوسکی تالو سی گہسا اور اوسکی تلوے سے نکلا اور وہ کہتا ہی اللہ اکبر ایک کلمہ اوسکی تلی سی چپکا ہوا ہے اور وہ کہہ رہا ہی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس مینی لوگون سی کہا آؤ

فصل جنب کے بے وضو سونے سے خوف ہے کہ مرتے وقت جبریل علیہ السلام تشریف نہ لاوین

طبرانی نے کبیر مین میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا سوتا ہے جنب فرمایا مین دوست
نہین رکہتا کہ سو رہے یہانتک کہ وضو کری پس بیشک مین ڈرتا ہون اس سی کہ وفات دیا جاوی پس اوسکو جبریل حاضر نہون اس سی معلوم ہوا کہ مومن کو مرتے
وقت جیسے اور فرشتے آتے ہین جبریل علیہ السلام بہی تشریف لاتی ہین

فصل قبض روح اوس شخص کا جو کہ نار کا مستحق ہو چکا ہے

فردوس مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سی مرفوعاً آیا ہی جبکہ حکم کرتا ہی اللہ ملک الموت کو اون لوگونکی روحین قبض کرنیکا جو کہ مستوجب نار کے ہو چکے ہین میری امت
کے گنہگارون سی تو فرماتا ہی خوشخبری دی اونکو ساتہ جنت کی بعد انتقام ایسے ایسے کے بقدر اوس چیز کے کہ روکے جاوینگی نار مین

فصل امید کرامت الٰہی بعد موت

ابو نعیم نی ربیع بن شداد سی روایت کیا ہی کہا اگر نہ ہوتی وہ چیز کہ امید رکہتے ہین مومن اللہ کی کرامت سی اپنی واسطے بعد موت کے تو دنیا مین اونکی پتی پہٹ جاتی
اور اونکے پیٹ دنیا مین پاش پاش ہو جاتی

فصل جمعہ کی دن ہزار بار درود پڑہنی والا مرنی سی پہلی اپنا گہر جنت مین دیکہہ لیتا ہے

[1] قاسم بن مخیمرہ تقریب مین ابن ابی ... ۱۲
[2] داعر فاسق خبیث ۱۲

اصبہانی نے ترغیب مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جس شخص نے درود بہیجا مجہپر جمعے کے دن مین ہزار بار وہ نہ مرے گا یہانتک کہ دیکہی اپنا ٹہکانا جنت سی **فصل بشارت مومن بصلاح ولد** ابونعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک البتہ مومن بشارت دیا جاتا ہی ساتھ صلاح اپنے لڑکے کے بعد اوسکے تاکہ اوسکی آنکہہ ٹہنڈی ہو **فصل بیان مین اونکے جو مرتی وقت دنیا کی طرف پہرنا چاہتی ہین** (۱) ابن جریر وابن منذر نے اپنی تفسیرون مین ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای عائشہ جبکہ مومن ملائکہ کو معاینہ کرتا ہے تو وہ کہتی ہین کہ ہم تجہے دنیا کی طرف پہیر دین پس وہ کہتا ہے طرف گہر ہموم واحزان کے تم تو مجہے آگے بڑہاؤ طرف اللہ کے اور کافر سے کہتی ہین کہ ہم تجہی دنیا کی طرف پہیر دین وہ کہتا ہے ای رب مجہی پہیر دو شاید مین عمل صالح کرون اوسمین جسکو مینے چہوڑا (۲) ترمذی وابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا جس شخص کے لیے مال ہو کہ وہ اوسکو حج خانۂ کعبہ تک پہونچاوی یا واجب ہوا اوسپر اوسمین زکوٰۃ پہر اوسنے نہ کیا تو وہ سوال رجعت کا کریگا نزدیک موت کی پس ایک آدمی نے کہا ای ابن عباس تم اللہ سے ڈرو رجعت کا سوال تو کافر کرینگے اونہون نے فرمایا مین ابہی تم پر اس باب مین قرآن پڑہتا ہون یا ایہا الذین آمنوا لا تلہکم اموالکم ولا اولادکم آخر سورت تک (۳) دیلمی نے حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہی جبکہ حاضر ہوتی ہے انسان کو وفات تو جمع کیجاتی ہی اوسکی لیے ہر چیز جو اوسکو حق سی روکتی تہی پہر وہ کیجاتی ہے درمیان دونون آنکہون اوسکی کے پس اوس وقت وہ کہتا ہی رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت **فصل بشارت مومن وکافر وقت موت** امام احمد نے زہد مین ربیع ابن خثیم سی اس آیت کی تفسیر مین روایت کیا ہی فاما ان کان من المقربین فروح وریحان کہا یہ اوسکی لیے وقت موت کے ہے اور رکہہ چہوڑی جاتی ہی واسطی اوسکی آخرت مین جنت واما ان کان من المکذبین الضالین فنزل من حمیم وتصلیۃ جحیم کہا کہ یہ نزدیک موت کی ہی اور رکہہ چہوڑی جاتی ہی اوسکے لیے آخرت مین آگ **فصل شرابی کی موت** ابن ابی حاتم نی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فنزل من حمیم کی تفسیر مین روایت کیا ہی نہین نکلتا ہی کافر دار دنیا سے یہانتک کہ پلایا جاتا ہی اوسکو ایک پیالہ حمیم سی اور ضحاک سی اسی کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ جو شخص مرا اور وہ شراب پیتا ہی تو ڈالی جاتی ہی اوسکی مونہہ مین جہنم کی شراب سے **فصل کفار فجار دنیا سے پیاسے جاتے ہین** امام احمد نے زہد مین ابو عمران جونی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کفار فجار دنیا سی پیاسے نکلتے ہین اور قبرون مین پیاسی داخل ہوتی ہین اور قیامت مین پیاسے حاضر ہونگی اور حکم کیا جاوے گا اون کو طرف نار کے پیاسے

فصل ایمان یہود وقت موت ابن عساکر نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ وہ اس آیت شریف کی پوچہی گئے وان من اہل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ پس کہا کہ یہ یہود مین ہی قبض نہین کرتے ملک الموت روح ایک اونکی یہانتک کہ آتا ہی اوسکے پاس ایک فرشتہ اور اوسکی ساتھ ایک شعلہ ہوتا ہی نار سی پس وہ اوسکو اوسکے مونہہ اور دبر پر مارتا ہی پہر اوس سے کہتا ہے کیا تو اقرار کرتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اوس کے رسول تہے پس وہ اوس سی کہتا رہتا ہے یہانتک کہ وہ اقرار کرتا ہی پس جب اوسنے اقرار کر لیا تو ملک الموت اوس کی روح قبض کرتے ہین **فصل نابینا ملک الموت علیہ السلام کو دیکہتا ہی** ابن ابی الدنیا نے حکم بن ابان سی روایت کیا ہے کہا عکرمہ پوچہے گئی کیا اندہا ملک الموت کو دیکہتا ہی جبکہ وہ اوسکی روح قبض کرنے آتے ہین کہا ہان **فصل بندی کی پہچان لوگون سی کب منقطع ہوتی ہی** (۱) ابن ماجہ نے ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کہ کب منقطع ہوتی ہے معرفت بندے کی لوگون سی فرمایا جس وقت وہ معاینہ کرتا ہی قرطبی نی کہا مراد یہ ہی کہ جبکہ وہ ملک الموت علیہ السلام کو یا ملائکہ کو دیکہتا ہی (۲) مسلم نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا نہ دیکہا تمنے انسان کو کہ جب وہ مرتا ہی تو اوسکی بصر بلند ہوتی ہی صحابہ نے عرض کیا ہان فرمایا پس یہ اوس وقت ہے کہ تابع ہوتی ہے بصر اوسکی اوسکے نفس کو (۳) ابن سعد نے قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک بصر بلند ہوتی

واسطی روح کی جبکہ اوسکو مطرح پاتی ہین ۴ ابن ابی الدنیا نے حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھ یہ بات پہونچی ہی کہ ملک الموت جبکہ انسان کی دہڑکتی رگ کو دبا تے ہین تو اوسوقت اوسکی بصر بلند ہوتی ہی اور لوگونسی غافل ہو جاتا ہی ۵ دینوری نی مجالسہ مین سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھ یہ بات پہونچی ہی کہ ملک الموت جبکہ دباتی ہین یعنی بندہ سے کے دل کی رگ کو تو اوسکی پہچان منقطع ہو جاتی ہی اور اوسکا کلام منقطع ہو جاتا ہے اور دنیا کو بہول جاتا ہی اور جو کچہہ اوسمین ہی اوس سی غافل ہوتا ہے پس اگر وہ سکرات موت کے پلایا نہ جاوی تو جو اوسکے گرد ہین اونکو مارتی تلوار سی بسبب شدت اوس چیز کے جسکو وہ اوٹہا رہا ہی ۶ ابن ابی حاتم نے زہیر بن محمد سے روایت کیا ہی کہا ملک الموت ایک سیڑہی پر بیٹہے ہوتی ہین درمیان آسمان و زمین کی اور رو ہیلی اونکی تا صدہین فرشتون سی پس جبکہ جان ثغرہ نحر مین ہوتی ہی تو ملک الموت کو اونکی سیڑہی پر دیکھتا ہی اور اوسکی بصر اونکی طرف بلند ہوتی ہے پس وہ اونکو دیکھتا ہی آخر اوس چیز کے کہ مرتا ہے

فصل حربہ ملک الموت علیہ السلام

ابو نعیم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ ملک الموت علیہ السلام کی ایک برچہی ہی کہ وہ مابین مشرق و مغرب کو پہونچتی ہی پس جبکہ اجل کسی بندے کی دنیا سے پوری ہو جاتی ہے تو وہ اوسکے سر کو اوس برچہی سے مارتے ہین اور کہتی ہین کہ اب تجہکو مردون کے لشکر کی زیارت کرائینگے ۲ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین طریق جویبر عن الضحاک عن ابن عباس سی مرفوعا روایت کیا ہی کہ ملک الموت کی لیے ایک حربہ مسموم ہی ایک طرف اوسکی مشرق مین دوسری مغرب مین وہ اوس سی حیات کی رگ کو قطع کرتے ہین ابن عساکر نے کہا اس کا مرفوع ہونا منکر ہے امام غزالی رضی اللہ عنہ نے کشف علوم آخرہ مین اسی روایت پر اعتماد فرمایا ہی اور قرطبی رحمہ اللہ تعالی اسپر واقف نہین ہوئی پس کہا کہ مین نے اس حربہ کا ذکر نہین پایا مگر اثر مین معاذ رضی اللہ عنہ کے

فصل بیان مین اوصاف اون فرشتون کی جو کہ مومن و کافر کی روح قبض کرتے ہین

(۱) سعید بن منصور نی اپنی سنن مین حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہی فرمایا وہ فرشتے ہین کہ کفار کی روحون کو کہینچتے ہین والناشطات نشطا وہ ملائکہ ہین کہ کہینچتے ہین ارواح کفار کو مابین ناخنون اور جلد کے یہانتک کہ اونکو نکالتی ہین والسابحات سبحا وہ فرشتے ہین کہ تیراتے ہین ارواح مومنین کو درمیان آسمان و زمین کے فالسابقات سبقا وہ فرشتے ہین کہ سبقت کرتی ہین بعض بعض پر ساتہہ ارواح مومنین کے طرف اللہ کے فالمدبرات امرا وہ فرشتے ہین کہ تدبیر کرتے ہین بندون کی کام کی ایک سال سی دوسرے سال تک ۲ ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہے فرمایا وہ کفار کے نفوس ہین کہ وہ کہینچی جاتی ہین پہر نشط کیے جاتی ہین پہر ڈوبے جاتے ہین آگ مین ۳ جویبر نی اپنی تفسیر مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سی والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ وہ کفار کی روحین ہین جبکہ وہ ملک الموت علیہ السلام کو دیکہتی ہین پہر وہ اونکو اللہ کے غصے کی خبر دیتے تو ڈوب جاتی ہین پس وہ اونکو کہینچتے ہین کہینچ کر جیسے اور گوشت سے والسابحات سبحا مومنین کی روحین ہین کہ جب وہ ملک الموت کو دیکہتی ہین تو وہ کہتی ہین نکل تو ای نفس پاک طرف روح و ریحان اور رب غیر غضبان کے وہ تیرتی ہین مثل تیرنے غوطہ لگانیوالے کے پانی مین از راہ فرح و شوق کے طرف جنت کے فالسابقات سبقا یعنی چلتی ہین طرف کرامت اللہ کے ۴ ابن ابی حاتم نے ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے والنازعات غرقا والناشطات نشطا کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا یہ دونون آیتین کفار کے واسطے ہین وقت نزع روح کے بہت سختی سے کہینچی جاتی ہین مثل لوہے کی سیخ کے کہ اسا دی تو اوسکو اون مین پس اوسکا نکلنا سخت ہوتا ہی والسابحات سبحا فالسابقات سبقا کہا یہ دونون واسطے مومنین کے ہین ۵ سدی سی والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا نفس جبکہ سینے مین غرق ہوتا ہی والناشطات نشطا کہا فرشتے روح کو کہینچتے ہین انگلیون اور پاؤن سی والسابحات سبحا جبکہ تیرتا ہے نفس پیٹ مین اور متردد ہوتا ہی نزدیک موت کے

فصل بیان مین حکایات اکابر صالحین

کے جو کہ مرے پہر زندہ ہوئے اور روح و ریحان و ملاقات رحمن و سیر جنان وغیرہ امور حقہ و صادقہ کی خبر دی یا غشی سی افاقہ کے بعد بیان کیا ابن ابی الدنیا نی کتاب المتقدمین مین طریق مکحول سی حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا تم مردون کی پاس حاضر ہو اور اونسی یاد دلاؤ

کیونکہ وہ دیکھتے ہین جو تم نہین دیکھتے ابن ابی شیبہ و مروزی نے کتاب الجنائز مین اور سعید بن منصور نے اپنی سنن مین بطریق حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے کہا فرمایا حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تم اپنے مردون کے پاس حاضر ہوؤ اور انکو تلقین کرو لا الہ الا اللہ کی بس بیشک وہ دیکھتے ہین جو تم
نہین دیکھتے اور سنتے ہین جو اونسے کہا جاتا ہی سعید بن منصور نے اپنی سنن مین اور مروزی نی طریق مکحول سی روایت کیا ہی کہا فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
تلقین کرو اپنے مردون کو لا الہ الا اللہ کی اور سمجھو جو سنو اپنے مطیعین سی پس بیشک متجلی ہوتی ہین انکے لیے امور صادقہ **رَوح و رَیحان و ملاقات رحمٰن**
۱ حکایت ابن ابی شیبہ نی ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا ایک شخص آیا اوسنے کہا کہ تیرا بھائی مرگیا پس مین جلدی سے آیا اور اوسکو
کپڑے سے ڈھانک دیا تہا مین اوسکے سر کے نزدیک بیٹھا اوسکے لیے استغفار کرتے اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے لگا کہ اتنے مین اوسنے اپنے موہنہ سے کپڑا کہول دیا
پس کہا السلام علیک ہمنے کہا وعلیک السلام سبحان اللہ اوسنے کہا سبحان اللہ مینے اللہ پر قدوم کیا بعد تمہارے یعنی بعد مفارقت دنیا کے پس ملا مین روح و ریحان
ورب غیر غضبان سی اور پہنایا مجھکو سبز لباس سندس و استبرق سی اور پایا مین نی امر کو زیادہ تر سہل اوس سی جو تم گمان کرتی ہو اور پہر وسا نہ کر بیٹھو مینے اپنے رب سے
اجازت چاہی کہ مین تمہین خبر دون اور خوشخبری سناؤن تم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اوٹھا لیجاؤ پس بیشک اونہون نی مجھسے عہد فرمایا ہی کہ
وہ نہ جاوینگی یہان تک کہ مین انکے پاس آؤن پہر وہ اوسی جگہ ٹھنڈا ہوگیا یعنی مرگیا **۲ حکایت** ابو نعیم نی ربعی سی روایت کیا ہی کہا ہم چار بھائی تھے اور سب سے
بہائی ربیع بہت نماز روزے مین بڑہا ہوا تہا اوسکا انتقال ہوگیا اور ہم اوس کے گرد تھی اتنے مین اوسنے اپنے موہنہ سے کپڑا کہولا پس کہا السلام علیکم ہمنے کہا
وعلیکم السلام کیا بعد موت کے حیات ہے کہا ہان مینے اپنے رب کی ملاقات کی بعد تمہارے سو مین ملا رب غیر غضبان سے اور وہ پیش آیا مجھسے ساتھ روح و
ریحان واستبرق کے خبردار اور بیشک ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منتظر نماز کے ہین مجھپر سو تم میری جلدی کرو دیر نہ لگاؤ پہر بجھ گیا یعنی مرگیا پس یہ قصہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پہونچا فرمایا خبردار بیشک مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ کلام کریگا ایک شخص میری امت سے
بعد موت کے ابو نعیم نے کہا حدیث مشہور ہے اور بیہقی نی دلائل مین اسکو روایت کیا ہی اور کہا صحیح ہے اس کی صحت مین کوئی شک نہین ہی
شفاعت سورہ سجدہ و حراست تبارک **حکایت ۱** جویبر نے اپنی تفسیر مین ابان بن ابی عیاش سے روایت کیا ہی کہا ہم مورق عجلی رضی اللہ عنہ
کی وفات مین حاضر ہوے پس جبکہ وہ ڈھانکے گئے اور ہم نے کہا کہ وہ مرچکے تو ہم نے دیکھا کہ ایک نور ساطع اونکے سر کے نزدیک بلند ہوا یہانتک کہ اوس نے
چہت کو پہاڑا پہر ہمنے دیکھا کہ ایک نور اونکے دونون پاؤن کے نزدیک سے بلند ہوا مثل پہلے نور کے پہر ہمنے دیکھا کہ ایک نور اونکے وسط سے بلند ہوا پس ہم
گہڑی بھر ٹہیرے پہر اونہون نی اپنے موہنہ سی کپڑا کہولا کہا کیا تم نے کوئی چیز دیکھی ہمنے کہا ہان اور جو ہم نے دیکھا تہا وہ اوس سے کہا اونسے کہا وہ سورہ سجدہ تھی
مین پڑہا کرتا تہا وہ نور جو تم نے میرے سر کے نزدیک دیکھا چودہ آیتین اوسکے اول کی تھین اور وہ نور جو تم نے میرے پاؤن کے نزدیک
دیکھا چودہ آیتین اوسکے آخر کی تھین اور وہ نور جو تم نے میرے وسط مین دیکھا خود یہ آیت سجدہ تھی چڑہی کہ میرے لیے شفاعت کری اور سورہ تبارک باقی
رہگئی وہ میری حراست کرتی ہی پہر بہرچکے رضی اللہ عنہ **۲ حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین بطریق دیگر مورق عجلی رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہی کہا کہ ہم ایک شخص کی عیادت کو گئی اور اوسپر بیہوشی طاری ہوئی تھی پس ایک نور اوسکے سر سے نکلا یہانتک کہ چہت کو آیا اوسی پہاڑا اور
چلدیا پہر ایک نور اوسکی ناف سی نکلا یہانتک کہ اوسنی بھی ایسا ہی کیا پہر ایک نور اوسکے دونون پاؤن سی نکلا یہانتک کہ اوسنے بھی ایسا ہی کیا پہر اوسے افاقہ ہوا ہمنے اوس سے
کہا کیا تجھے معلوم ہی کہ تجھسے کیا ہوا اوسنی کہا ہان وہ نور جو کہ میرے سر سے نکلا وہ تو چودہ آیتین تھین اول الم تنزیل الکتاب سی اور وہ نور جو میری ناف سی نکلا سو وہ
آیت سجدہ تھی اور وہ نور جو میرے پاؤن سی نکلا وہ آخر سورہ سجدہ تھی یہ تینون گئین کہ میرے لیے شفاعت کرین اور سورہ تبارک نزدیک میرے باقی رہی کہ میری
حراست کری مین ان دونون سورتون کو ہر رات پڑہا کرتا تہا **۳ حکایت** ابن ابی الدنیا و ابن سعد نے بطریق دیگر ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت

کیا ہی کہ وہ اور ایک اور آدمی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر پر داخل ہوی اونکی عیادت کے لیے پس انہون نی اونکو بیہوش پایا کہا پس بلند ہوئی اونسی مین تین نور ایک نور اونکی سری اور ایک نور اونکے وسط سی اور ایک اونکے دونون پانون سی اسنے ہم کو ہول مین ڈالا جب وہ ہوش مین آئے تو ہم نے اونسی کہا کہ البتہ ہم نے ایک چیز دیکھی کہ اوسنی ہمکو ڈرا دیا کہا وہ کیا ہی ہمنے اونکو خبر دی کہا تم نے یہ دیکھا مینے کہا ہان کہا یہ الم سجدہ ہی اور وہ اونتیس آیتین ہین اول اوسکا میری سر سے بلند ہوا اور اوسط اوسکا میرے وسط سے اور آخر اوسکا میرے پانون سی وہ چڑہ گئی کہ میرے لیے شفاعت کری اور یہ تبارک ہی کہ میری حراست کرتی ہی کہا پہر وہ مرگئے رحمہ اللہ تعالی **رؤیت نور۔ حکایت** ابو الحسین سہری نی کتاب کرامات اولیا مین عبد الرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ ابن المنکدر رضی اللہ عنہ اپنی ساتہہ نور دیکہا کرتے تہی جبکہ اونکو موت حاضر ہوئی تو اونسی اوس نور کا ذکر کیا گیا جبکہ وہ اپنی زندگی مین دیکہتی تہے فرمایا وہ یہ ہے رضی اللہ عنہ **ضحک و تبسم بعد موت۔ حکایت** ابن ابی الدنیا نی حارث غنوی سی روایت کیا ہی کہا کہ ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ نے قسم کہائی کہ نہ ہنسین یہان تک کہ جان لین کہ اونکا ٹہکانا کہان ہی پس وہ نہ ہنسے مگر بعد موت کے آنکے بعد ربعی انکے بہائی نی قسم کہائی کہ نہ ہنسین یہان تک کہ جان لین کہ وہ جنت مین ہین یا نار مین حارث نے کہا کہ مجہے اونکے نہلانے والے نے خبر دی کہ وہ تبسم کرتے رہے اپنے تختے پر اور ہم اونکو نہلاتے تہے یہانتک کہ ہم اوس سی فارغ ہوی **قاطع رحم مدمن خمر مشرک جنت مین داخل نہوگی۔ حکایت** ابن ابی الدنیا نے مغیرہ بن خلف سی روایت کیا ہی کہ دو بیٹی بیمار ان کی مرین اونکو نہلایا کفنایا پہر اونہون نے حرکت کی اور لوگونکی طرف دیکہا پس کہا تم خوش ہو جاؤ پس بیشک مین نی کام کو اوس سی زیادہ تر آسان پایا جس سی تم ڈراتے تہے اور پایا مین نی کہ نہ داخل ہوگا جنت مین رحم قطع کرنیوالا اور نہ ہمیشہ شراب پینے والا اور نہ مشرک **شیخین کی برا کہنی والی پر فرشتی لعنت کرتی ہین۔ حکایت** ابن ابی الدنیا نی خلف بن حوشب سی روایت کیا ہی کہا ایک آدمی مدائن مین مرگیا اور کپڑے سے ڈہانک دیا گیا پس کپڑے کو ہلایا پہر اوسی اپنے اوپر سے کہولا کہا ایک قوم ہی کہ اونکی داڑہیان خضاب کی ہوئی ہین وہ اس مسجد مین ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو لعنت کرتی ہین اور اونسی تبرا کرتی ہین اور وہ فرشتی کہ میری روح قبض کرنیکو آئی وہ اوس قوم کو لعنت کرتی ہین اور اونسی تبرا کرتی ہین پہر وہ مردہ ہوگیا جیسا کہ تہا **شیخین کو برا کہنا موجب دخول نار ہی۔ حکایت** ابن ابی الدنیا نے بطریق دیگر عبد الملک بن عمیر اور ابو الخصیب بشیری سی روایت کیا ہے لفظ اوسکا یہ ہی کہ مین ایک میت پر داخل ہوا مدائن مین اور اوسکے پیٹ پر ایک اینٹ تہی پس ہم اس حال مین تہی کہ اوسنی ایک جست کی کہ اینٹ اوسکے پیٹ سے گر پڑی اور وہ ویل و ثبور پکارنے لگا جبکہ اوسکے اصحاب نی یہ دیکہا تو متفرق ہوگئے مین اوس سے قریب ہوا مینے کہا تونے کیا دیکہا تیرا کیا حال ہی کہا مین شیخ اہل کوفہ کی صحبت مین رہا پس اونہون نے مجہے اپنی رای مین داخل کیا سب ابو بکر و عمر پر اور اون دونون سے بری ہونے پر مینے کہا پس تو اللہ سی مغفرت مانگ اور پہر نہ کرنا کہا یہ اب مجہکو کیا نفع دیگا مجہے تو میرے داخل ہونیکی جگہہ لیگئی نار سے سو مین اوسکو دکہایا گیا پہر مجہے کہا گیا کہ تو ابہی اپنے اصحاب کی طرف جاوی اور جو تونی دیکہا ہی اونسی بیان کری پہر اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ آوی پس مین نہین جانتا کہ اوس کی بات پوری ہوئی یا وہ مردہ ہوگیا اپنی جگہ جیسا تہا **دیکہنا عبد الملک و حجاج کو نار مین۔ حکایت** ابن عساکر نی ابو معتمر سی روایت کیا ہی کہا ایک شخص ہمارے نزدیک مدینی مین مرگیا جبکہ نہانے کی جگہہ پر رکہا گیا تاکہ نہلایا جاوی تو وہ برابر بیٹہ گیا پہر اپنے ہاتہہ کو دونون آنکہون کی طرف جہکایا کہا دیکہا میری آنکہون نے دیکہا میری آنکہون نے دیکہا میری آنکہون نے طرف عبد الملک بن مروان اور حجاج بن یوسف کے کہ وہ اپنی آنتون کو آگ مین کہینچ رہے ہین پہر وہ لیٹ گیا جیسا تہا ویسا ہوگیا **دیکہنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو رفیق اعلی مین اور عبد الملک و حجاج کو نار مین۔ حکایت** ابن عساکر و ابن ابی الدنیا نی زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ پر بیہوشی طاری ہوئی پہر ہوش مین آئی پس کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ عبد الرحمن بن عوف رفیق اعلی مین ہین عبد الملک و حجاج اپنی آنتون کو نار مین کہینچ رہے ہین یہ قصہ عبد الملک و حجاج کی

حکومت سی کہ پہلے ہوا تہا کیونکہ مسور رضی اللہ عنہ کے مین مرے جس دن کہ یزید بن معاویہ کے مرنیکی خبر آئی سنہ ۶۴ ہجری مین اور حکومت حجاج کی بعد شہید ہونے کے ہوئی

عذاب قاضی بسبب رعایت احد الخصمین حکایت ابن ابی الدنیا نے عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک آدمی نے بنی اسرائیل مین سی چالیس برس قضا کا کام کیا جب اوسکو موت آئی تو کہا مین گمان بکرتا ہون کہ مین اپنی بیماری مین مرنے والا ہون پس اگر مین مر جاون تو تم مجہے اپنے نزدیک چار یا پانچ دن روک رکہنا پہر اگر تم مجہسے کوئی چیز دیکہو تو تم مین سے کوئی آدمی مجہے پکارے جبکہ وہ مرگیا تو ایک صندوق مین رکہا گیا تین دن جب گذر چکے تو اوسکی بدبو نے اونکو ستایا پس ایک آدمی نے اونمین سے اوسکو پکارا اے فلان یہ کیا بو ہے اوسکے لیے حکم دیا گیا وہ بولا کہا مین تم مین چالیس برس قضا کا حاکم رہا مجہے کسی چیز نے شک مین نہ ڈالا یعنی مین کسی تہمت مین نہین پہنسا مگر دو آدمی میرے پاس آئی اور میرے لیے اونمین سے ایک مین خواہش تہی پس مین اوس سی سنتا تہا اپنے کان کے ساتہ جو اوسکے متصل تہا زیادہ تر اوس سی جو مین سنتا تہا ساتہ دوسرے کے سو یہ بو اوس کان سے ہے اللہ تعالی نے اوسکا کان تہپک دیا پس وہ مرگیا

دیکہنا جعفر بن زبیر کو ساتوین آسمان مین۔ حکایت ابن عساکر نے کئی طریق سی قرہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ایک عورت کو ہمارے گہر والون مین سی سات دن تک عروج روح رہا اونکو اوسکی دفن کرنی سی کوئی چیز مانع نہ تہی مگر ایک رگ اوسکی ورید مین حرکت کرتی تہی پہر وہ بولے کہا جعفر بن زبیر نے کیا کیا اور جعفر اون دنون مر چکے تہے جنمین اوسکو ہوش نہ تہا پس کہا واللہ البتہ مین آئی اوسکو ساتوین آسمان مین دیکہا ہی اور فرشتے اوسکی بشارت کرتے ہین مین اوسی اوسکے کفن کے کپڑون مین پہچانتی ہون اور فرشتے کہتے ہین کہ مقرر محسن آیا محسن آیا

دیکہنا ثواب اعمال کا۔ حکایت ابن ابی الدنیا نی صالح بن حی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی۔ کہا مجہی ایک اپنے پڑوسی نے خبر دی کہ ایک شخص کی روح کو عروج ہوا اور پہر اوسکا عمل پیش کیا گیا کہا پس جس گناہ سے مینے استغفار کر لیا تہا سو نہین دیکہا مین نے مگر وہ میرے لیے بخشا گیا اور جس گناہ سی مینے استغفار نہ کی تہی نہ دیکہا مینے اوسکو مگر پایا اوسی جون کا تون یہانتک کہ ایک دانہ انار کا ایک دن مینے اوسی اوٹہایا تہا پس اوسکے سبب سے میرے لیے ایک نیکی لکہی گئی اور ایک رات مین کہڑا ہوا نماز پڑہنے لگا مینے اپنی آواز بلند کی میرے ایک پڑوسی نے سنی پس وہ کہڑا ہوا اور نماز پڑہی سو اوسکی سبب سے میرے لیے ایک نیکی لکہی گئی اور ایک دن کسی مسکین کو مینے ایک درہم دیا بزدیک ایک قوم کی نہین دیا مینے اوسکو مگر اونکے سبب سی پس پایا مینے اوسکو نہ واسطے میرے نہ مجہپر یعنی اوسکا نہ ثواب نہ عقاب

فضیلت عمل بحق کی زمانہ جور مین۔ حکایت ابن عساکر نے ابن الماجشون سی روایت کیا ہی کہا میرے باپ ماجشون کی روح کو عروج ہوا ہم نے اونکو تختۂ غسل پر رکہا اور ہم نے کہا لوگون سی کہ اونکو لیجاوینگے پس ایک نہلانے والا اونکی پاس آیا اوسنے دیکہا کہ ایک رگ اوسکے پاون کے نیچے کی حرکت کرتی ہی ہمنے اونکو ڈال رکہا جب تین دن ہو چکے تو وہ سیدہے بیٹہ گئے کہا ستو لاؤ وہ لایا گیا اوسکو پیا ہمنے کہا خبر دو ہمکو جو تم نے دیکہا کہا ہان میری روح کو عروج ہوا پس فرشتہ مجہی چڑہا لیگیا یہانتک کہ سماء دنیا کو آیا دروازہ کہولنے کو کہا پس اوسکے لیے کہولا گیا پہر اسی طرح اور آسمانون مین یہانتک کہ پہونچا ساتوین آسمان تک پس اوس سی کہا گیا تیرے ساتہ کون ہی کہا ماجشون اوس سی کہا گیا ابہی اوسکا وقت نہین آیا اوسکی عمر سے اتنا اتنا باقی ہی پہر وہ اوترا پس مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اونکی داہنی طرف اور عمر رضی اللہ عنہ کو بائین طرف دیکہا اور عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو آپ کے روبرو دیکہا مینے اوس سی کہا جو میرے ساتہ تہا یہ کون ہین اوسنے کہا کیا تو انکو نہین پہچانتا مینے کہا کہ مینے دوست رکہا کہ تثبیت کرون یعنی یقینا جان لون کہا یہ عمر بن عبد العزیز ہین مینے کہا وہ تو بہت ہی قریب المجلس ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہا اونہون نے عمل کیا ہی حق کے ساتہ زمانۂ جور مین اور اون دونون نے حق کے ساتہ عمل کیا ہی زمانۂ حق مین

سعادت مان کی پیٹ مین ہوتی ہی۔ حکایت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے اونپر بیہوشی طاری ہوئی یہانتک کہ لوگون نے گمان کیا کہ اونکی جان نکل گئی تہی کہ اونکے پاس سی اوٹہ کہڑے ہوئے اور اونکو کپڑے سے ڈہانک دیا پہر وہ ہوش مین آئے کہا میرے پاس دو فرشتے درشت خو

ودرشت کر آئے اونہون نے کہا تو چلو ہمارے ساتھ چل ہم تیرا معاملہ کرینگے طرف عزیز امین کے پس وہ بھی لیگئے اون سے دو فرشتے اور ملے وہ اونسی پوچھنے
رحم مین بڑھے ہوئے تھے اونہون نے کہا تم اسکو کہان لیے جاتے ہو کہا ہم اسکا معاملہ کرینگے طرف عزیز امین کے اونہون نی کہا تم اسے چھوڑ دو یہ تو اونمین سے ہے
جنکے لیے سعادت سابق ہو چکی اور وہ مان کے پیٹ مین تھی حضرت عبدالرحمن اسکے بعد مہینا بھر زندہ رہے پھر انتقال ہوا رضی اللہ عنہ اسکو ابن ابی الدنیا نے
اور حاکم نے مستدرک مین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور ابن عساکر نے طریق ابراہیم سے روایت کیا ہے **مرنے سے پہلے موت کی خبر - حکایت**
ابوبکر شافعی نے غیلانیات[1] مین سلام بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینا ورفضل بن عطیہ مکے تک ردیف ہوے جب منی و فید[2] سے کوچ کیا تو فضل نے مجھے
آدھی رات کو جگایا مین نے کہا تو کیا چاہتا ہے کہا مین چاہتا ہون کہ تجھے وصیت کر دون مینے کہا تو تو جیگا ہے کہا مین نی خواب مین دو فرشتون کو دیکھا
اونہون نی کہا ہم تیری قبض روح کے ساتھ مامور ہین مین نی کہا کاش تم اتنی تاخیر کرتے کہ مین اپنی عبادت پوری کر لیتا یعنی حج اونہون نی کہا کہ اللہ نے تو تیری
عبادت کو تجھسے قبول کر لیا پھر ایک نی دوسرے سے کہا تو اپنی دو انگلیون کو کلمے کی اور بیچ کی انگلی کو کھول پس اونکے درمیان سی دو کپڑے نکلے کہ اونکی سبزی نے
مابین آسمان و زمین کو بھر دیا اونہون نے کہا یہ تیرا کفن ہے جنت سے پھر اوسے لپیٹا اور اپنی دونون انگلیون کے درمیان مین رکھ لیا پس ہم منزل پر وارد نہین
ہوے تھے یہانتک کہ وہ قبض کیا گیا رضی اللہ عنہ **حضور ملائکہ وقت موت - حکایت ۱** سعید ابن منصور نے اپنی سنن مین کہا ہے کہ ہمکو سفیان نے
عطا سے حدیث کی کہ سلیمان نے مشک پایا تھا اوسکو اپنی بی بی کے پاس امانت رکھا جبکہ اونکو موت حاضر ہوئی تو کہا وہ کہان ہے جو مینے تیرے پاس
امانت رکھا تھا بی بی نے کہا وہ یہ ہے کہا تو اوسکو پانی سے تر کر اور اوسکو میرے بچھونے کے گرد چھڑک دے کیونکہ میرے پاس ایک خلق اللہ کی خلق سے حاضر ہوتی
ہے وہ نہ کھانا کھاتی ہین نہ پانی پیتے ہین اور پاتے ہین وہ بوکو **حکایت ۲** ابن ابی الدنیا و ابونعیم نے حلیہ مین لیث بن ابی رقیہ سے روایت کیا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز
رضی اللہ عنہ جبکہ اپنے مرض مین تھے جسمین اونہون نے وفات پائی تو اونہون نے اپنا سر اوٹھایا پس تیز نظر کی لوگون نے اونسے کہا کہ تم البتہ نظر شدید سے نظر کرتے
ہو پس فرمایا مین البتہ کچھ لوگ[3] دیکھتا ہون کہ نہ وہ انس ہین نہ جن پھر وہ قبض کیے گئے رضی اللہ عنہ **حکایت ۳** ابن ابی الدنیا نے کتاب المحتضرین مین فضالہ
بن دینار سے روایت کیا ہے کہا مین محمد بن واسع کے پاس حاضر ہوا اور اونکو موت حاضر ہوئی تھی پس وہ کہنے لگے مرحبا ہے میرے رب کے فرشتون کو
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ سونگھی مین نے خوشبو کہ اوسکے مثل نہین سونگھی پھر اپنی نظر کو بلند کیا اور مر گئے رضی اللہ عنہ **حکایت ۴** حسن بن صالح ابن
حی سے مروی ہے کہا مجھسے میرے بھائی علی بن صالح نے کہا اوس رات جسمین اونکا انتقال ہوا کہ اے بھائی تم مجھے پانی پلاؤ اور مین کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا
جب مین اپنی نماز پوری کر چکا تو مین اونکے پاس پانی لایا مین نے کہا پیو اونہون نی کہا مین تو ابھی پی چکا مین نے کہا پیو کہا مین ابھی پی چکا ہون مین نے کہا تمہین
کس نے پلایا حالانکہ بالاخانہ مین میرے تمہارے سوا اور کوئی نہین ہے کہا ابھی جبریل پانی لیکے میرے پاس آئے پس مجھے پانی پلایا اور کہا تو اور تیرا بھائی اور تیری مان
اون لوگون کے ساتھ ہین جنپر اللہ نے انعام کیا نبیین و صدیقین و شہدا و صالحین سے اور اونکی جان نکل گئی رضی اللہ عنہم روایت کیا اسکو حافظ ابو محمد خلال نے
کتاب کرامات اولیا مین اور ابوالقاسم بن مندہ نے کتاب احوال و ایمان بالسوال مین اور ابوالحسین بن عریف نے اپنے فوائد مین اپنی سند کے ساتھ حسن بن صالح سے
حکایت ۵ ابن عساکر نے عبدالرحمن بن غنم اشعری سے روایت کیا ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا لڑکا سالی عمواس[4] مین مطعون ہوا پھر مر گیا اونہون نی
صبر کیا اور اجر چاہا پس جبکہ وہ خود اپنی ہتیلی مین مطعون[5] ہوے تو فرمایا حبیب جاء علی فاقۃ لا افلح من ندم یعنی دوست آیا حاجت پر نہ نجات پائی اوسنے جو نادم
ہوا عبدالرحمن کہتے ہین مینے کہا اے معاذ کیا تم کچھ دیکھتے ہو کہا ہان میرے رب نے میرے حسن عزا[6] کی قدردانی فرمائی میرے پاس میرا لڑکا آیا پس مجھے بشارت
دی کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملائکہ مقربین و شہدا و صالحین کی ایک سو صفون مین میری روح پر نماز پڑھینگے اور مجھے جنت کی طرف کھینچ لیجاوینگے پھر
اونپر بیہوشی طاری ہوئی پس مین نی اونکو دیکھا کہ گویا وہ کسی قوم سے مصافحہ کرتے ہین اور کہتے ہین مرحبا مرحبا مین تمہارے پاس آیا پھر اونکا انتقال ہو گیا اسکے بعد

[1] فوائد ابوبکر شافعی را غیلانیات نیز گویند زیرا کہ شیخ ابوطالب محمد بن ابراہیم بن غیلان بزاز این کتاب را روایت کردہ در بغداد سکونت داشت در سال دو صد و شصت تولد اوست دارقطنی را باعیات او را اجزا نوشتہ دارقطنی و خطیب او را توثیق کردہ اند ۱۲ بستان المحدثین
[2] منی بالفتح ایک قصبہ ہے مکہ کی راہ مین فید نام ہے ۱۲ منتخب
[3] لفظ حدیث حضرات یا اشخاص یعنی جماعت ملائکہ حاضر ہین ۱۲
[4] عمواس بالفتح و بالضم نام ہے ایک بلدہ کا شام مین کہ شروع اسلام مین طاعون عظیم وہان پیدا ہوا تھا ۱۲
[5] یعنی حسن صبر ۱۲
[6] عنہ یعنی اونکو طاعون نکلا

تھی اونکو خواب مین دیکھا کہ اونکی گرد از دحام ہے مثل ازدحام بیمارے کے وہ لوگ ابلق گہوڑون پر ہین اوپر سفید کپڑی ہین اور معاذ ذکر کرتی ہین یا سعد بین
الزاع ومطمہ ن الحمد للہ الذی اور ثنا الارض نتبوأ من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین پہر مین بیدار ہوگیا **حکایت** ابو نعیم نی سفیان سی سفیان
نے داؤد بن ابی ہند سی روایت کیا ہی کہ داؤد کو طاعون ہوئی اوپر غشی طاری ہوئی پہر وہ ہوش مین آئی کہا میری پاس دو آئے ایک نی دوسرے سے کہا
تو کیا پاتا ہی کہا مین پاتا ہون تسبیح وتکبیر کو اور چلنے کو طرف مسجد کے اور کچھ قرات قرآن سی سارا قرآن اونکو یاد نہ تہا **مثال جسد** عبد الرزاق وابن منذر
نے اپنی تفسیر مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نفس نکلتا ہی انسان سے بقدر ہر شے کے اوس کے ارکان یعنی اعضا سے رہا جسم سو
وہ قبل کرتے کے ہے کہ اوتارتا ہے اوس کو انسان اپنے سے پس اگر کتا ہس کسی چیز کی پاتا ہی تو جسم بقدر اوسکے ہے لیکن نفس وہی ہی کہ راحت و بلا کو پاتا ہی

فصل توبہ کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نی انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب الآیتین (۱) ابن ابی حاتم
وابن جریر نی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی تفسیر مین ثم یتوبون من قریب کی۔ کہا قریب وہ چیز ہے کہ درمیان اوسکے اور درمیان اسکی ہو کہ ملک الموت
کی طرف دیکھے (۲) احمد وترمذی وابن ماجہ نی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بیشک اللہ قبول کرتا ہے بندے کی توبہ کو
جبتک کہ غرغرہ نہ لگے (۳) عبد الرزاق نی اپنی تفسیر مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا توبہ بندے کے لیے پہیلائی گئی ہی جبتک کہ کہینچا نہ جاوی پہر یہ آیت
پڑہی ولیست التوبۃ پہر کہا اور کیا ہی حضور مگر سوق (۴) ابن منذر نے نخعی سی روایت کیا ہی کہا توبہ پہیلائی گئی ہی مالم یؤخذ بکظمہ (۵) ابن ابی حاتم نی سفیان
ثوری رضی اللہ عنہ سے حتی اذا جاء احدہم الموت کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا جبکہ معاینہ کری (۶) ابن ابی الدنیا نی ابو مجلز سی روایت کیا ہی کہا ہمیشہ رہتا ہے
بندہ توبہ مین جبتک کہ نہ دیکھے فرشتون کو (۷) بکر بن عبد اللہ مزنی سی روایت کیا ہے کہا ہمیشہ توبہ مبسوط رہتی ہے جب تک کہ نہ آئین اوسکے پاس رسل یعنی موت
کے فرشتے پہر جبکہ اوسنی اونکو دیکھہ لیا تو معرفت یعنی پہچان منقطع ہوگئی **حکایت** ابو نعیم نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے کہ ایک آدمی گناہ کیا کرتا تہا اور اوسنے ستانوے جانون کو قتل کیا تہا سب کو ظلما ناحق مارا تہا وہ نکلا ایک
دیر والی یعنی راہب کے پاس آیا کہا ای راہب اس آخر یعنی خیر سے دور نے کسی شی کو نہین چھوڑا مگر اوسکو کیا اوسنے ستانوے جانون کو ظلما ناحق قتل کیا
ہے پس کیا اوسکے لیے توبہ ہے اوسنے کہا نہین پس اوسکو مارا کوٹا مار ڈالا پہر اور راہب کے پاس آیا اوس سی ویسا ہی کہا جو پہلے سے کہا تہا اوسنے کہا تیرے لیے
توبہ نہین ہی اوسکو بھی مار ڈالا پہر اور راہب کے پاس آیا اوس سی بہی وہی کہا جو اول سی کہا تہا اوسنے کہا تیرے لیے توبہ نہین ہی اوسکو بہی مار ڈالا پہر اور راہب کے پاس آیا
اوس سی کہا کہ بیشک آخر یعنی خیر سے دور نے نہین چھوڑی برائی سے کوئی چیز مگر اوسکو کیا اور سو جانون کو قتل کیا سب کو ظلما بغیر حق کے مارا ہی پس کیا اوسکے
واسطے توبہ ہے پس اوسنی اوس سی کہا واللہ البتہ اگر مین تجہسی کہون کہ اللہ رجوع نہین کرتا ہے اوسپر جو اوسکی طرف رجوع ہوا تو البتہ جہوٹہ بولا ہیان ایک دیر ہے
اوسمین عابد لوگ ہین پس تو اونکی پاس جا سو اونکے ساتھ اللہ کی عبادت کر پس وہ تائب ہوکر چلا یہان تک کہ جب وہ بعض راہ مین پہونچا تو اللہ نے اوسکی طرف
ایک فرشتہ بہیجا اوسنی اوسکی روح کو قبض کر لیا پس حاضر ہوی اوسکو فرشتے عذاب کے اور فرشتے رحمت کے اوسمین جھگڑنے لگے اللہ نی اونکی طرف ایک اور فرشتہ بہیجا
اوسنی کہا کہ دونون قریون سے جس قریے کی طرف وہ زیادہ تر قریب ہو پس وہ اوسی قریے سے ہے اونہون نی مسافت مابین قریتین کو ناپا پس اوسکو قریب
پایا طرف قریۂ توابین کے مقدار ایک بیروے کے پس اوسکے لیے بخشش کیگئی اصل حدیث صحیحین مین ہی روایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ساتھ اختصار کے
اور اوسمین یہ ہی کہ اللہ نے وحی کی طرف اسکے یعنی زمین دیر کے کہ تو قریب ہو جا اور طرف اوسکے یعنی زمین پاپی کو بہ سکے کہ تو دور ہو جا۔ اور یہ حدیث ابن عمرو
ومقدام بن معد یکرب وابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بہی وارد ہوئی ہی **حکایت** ابن ابی الدنیا نے ایک سند سے جسمین ایک شخص مبہم ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا ہم ایک ہمارے بیمار کے گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے مین وہ ساکن ہوگیا یہانتک کہ ایک رگ بہی اوسکی حرکت نہین کرتی تہی ہمنی اوسکو ڈھانک دیا اور

اوسکی آنکھون کو بند کردیا اور اوسکے کپڑے بیری کے پتے پلنگ کے لیے آدمی بہیجا جب ہم گئے تاکہ اوسکو ہلاوین تو اوسنی حرکت کی ہنسے کہا سبحان اللہ ہم تو یہی
سمجھے تہی کہ تو مرچکا اوسنے کہا بیشک مین مرچکا تہا اور مجھے میری قبر کی طرف لیگئے پس ناگاہ ایک آدمی خوبصورت خوشبو نے مجھے میری لحد مین رکھدیا اور اوسکو
قراطیس سے لپیٹ دیا اتنے مین ایک عورت کالی بدبو دار آئی اوسنے کہا یہ صاحب ایسکا ہے یہ صاحب ایسکا ہی یعنی کئی چیزین بیان کین واللہ مین اوسنے تہرا تاہون
گویا مین اس گہڑی اون سے جدا ہوا ہون کہا کہ مین نے کہا مین تجہی قسم دیتا ہون کہ تو مجھے اور اس عورت کو چہوڑ دی عورت نے کہا تو چل ہم اور تو جھگڑا کچلین پس مین چلا
طرف ایک گہر فراخ وکشادہ کے اوسمین چاندی کا مصطبہ تہا اور اوسکے ایک کنارے مین مسجد تہی اور ایک شخص کہڑا ہوا نماز پڑہ رہا ہے پس اوسنے سورۂ نحل کو
پڑہا وہ اوسمین سے کسی جگہ متردد ہوا مینے اوسکو لقمہ دیا پہر وہ نماز سے فارغ ہوا کہا تجھے سورت یاد ہے مینے کہا ہان کہا خبردار بیشک وہ البتہ سورۂ نعم ہے کہا اور
اوسنے ایک تکیہ اوٹہایا جو اوس سے قریب تہا پس اوسمین سے ایک صحیفہ نکالا اوسمین دیکہا وہ کالی عورت جلدی سے اوسکے پاس آئی بولی اسنے ایسا کیا اسنے ایسا کیا
اسنے ایسا کیا۔ کہا اور اوس خوبصورت آدمی نے کہنا شروع کیا کہ اوسنے کیا ایسا اور کیا ایسا میرے محاسن وخوبیان ذکر کرنے لگا پس اوس آدمی نے کہا
بندہ ظالم لنفسہ ہی ولیکن اللہ نے اوس سے تجاوز فرمایا ابتک اسکی اجل نہین آئی ہی اسکی اجل تو پیر کے دن ہی۔ کہا پس اوسنے لوگون سے کہا تم دیکہو اگر مین پیر کے دن مرا تو مین
امید رکہتا ہون اسی چیز کی جو مینے دیکہا اور اگر مین پیر کے دن نہ مرا تو پہر وہ بیماری کا ہذیان ہی جسے کہا جبکہ پیر کا دن آیا اچہا رہا عصر کے بعد تک پہر اوسکو اوسکی اجل آئی پس مرگیا رحمہ اللہ تعالےٰ

باب ۱۹ بیان مین ملاقات روحون کے میت سے جبکہ اوسکی روح نکلتی ہی اور اس بیان مین کہ روحین اوسکی پاس جمع ہوتی ہین اور اہل دنیا کا حال پوچہتی ہین

فصل اہل رحمت اللہ کے بندون سے مومن کی ملاقات اور اوسکا استقبال کرتی ہین اور زندون کا حال پوچہتے ہین (۱) ابن

ابی الدنیا نے اور طبرانی نے اوسط مین ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کی جان جبکہ قبض کیجاتی
ہے تو استقبال کرتے ہین اوسکا اہل رحمت اللہ کے بندون سے جیسا کہ تم استقبال کرتے ہو بشیر کا اہل دنیا سے پس کہتے ہین تم اپنے صاحب کو مہلت دو کہ
آرام لیوی کیونکہ وہ کرب شدید مین تہا پہر اوس سے پوچہتے ہین کہ فلان نے کیا کیا اور فلان عورت نے کیا نکاح کر لیا پس جبکہ اوس سے اوس آدمی کا حال پوچہتی
ہین جو کہ اس سے پہلے مرچکا ہی تو یہ کہتا ہی ہیہات وہ تو مجھسے پہلے مرچکا ہے وہ کہتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اوسکی مان ہاویہ کی طرف لیگئے پس بری مان
ہے اور بری پرورش کرنے والی اور فرمایا تمہارے اعمال اقارب وعشائر تمہارے پر پیش کیے جاتے ہین جو کہ اہل آخرت سے ہین پس اگر نیکی ہے تو خوش ہوتی
ہین مستبشر ہوتے ہین اور کہتے ہین الٰہی بیشک یہ تیرا فضل اور تیری رحمت ہی سو تو اپنی نعمت کو اوسپر پورا کر اور اوسکو اوسپر مار اور پیش کیا جاتا ہے اوسپر عمل گنہگار
کا پس کہتے ہین الٰہی تو اوسے عمل صالح کا الہام کر جس سے تو راضی ہو اور وہ اوسکو تیری طرف قریب کردی ۲ سعید بن منصور نے اپنی سنن مین اور ابن ابی الدنیا
نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ مومن کو موت حاضر ہوتی ہی تو حاضر ہوتے ہین اوسکے پاس پانسو فرشتے پس اوسکی روح کو قبض کرتے ہین پہر
اوسے سماء دنیا کی طرف چڑہا لیجاتے ہین پس ملتی ہین اوسے گذشتہ ارواح مومنین کی وہ چاہتی ہین کہ اوس سے خبر پوچہین فرشتے اوننسے کہتے ہین تم اسکے ساتھ
نرمی کرو وہ تو کرب عظیم سے نکلا ہی پہر اوس سے خبر پوچہتے ہین یہانتک کہ خبر پوچہتا ہے آدمی اپنے بہائی کی اپنے دوست کی مومن کہتا ہی وہ ویسا ہے جیسا تو
چہوڑ آیا ہی یہان تک کہ خبر پوچہتے ہین اوس سے اوس آدمی کی جو اس سے پہلے مرگیا ہے یہ کہتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہین آیا کہتے ہین کیا وہ مرگیا یہ کہتا ہے
ہان قسم ہے اللہ کی کہتے ہین ہم گمان کرتے ہین کہ اوسے اوسکی مان ہاویہ کی طرف لیگئے پس وہ بری مان ہی اور بری پرورش کرنیوالی ہے ۳ آدم بن ابی ایاس نے
اپنی تفسیر مین کہا ہی ہمکو حدیث کی مبارک بن فضالہ نے حسن رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ بندہ مرتا ہے تو اوسکی روح سے مومنون کی
روحین ملتی ہین پس اوس سے کہتی ہین کیا کیا فلان نے پس جبکہ کہتا ہے کہ وہ مجھسے پہلے مرگیا تو کہتے ہین اوسے اوسکی مان ہاویہ کی طرف لیگئے پس
بری مان ہی اور بری پرورش کرنیوالی ہے ۴ بزار نے بسند صحیح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ مومن پر موت نازل ہوتی ہی اور دیکہتا ہی جو کچہ دیکہتا ہے

دوست رکہتا ہی کاش اوسکی روح نکل جاوی اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہی اور بیشک مومن جو شخص ہی اوسکی روح طرف آسمان کی لیجاتی ہین اوس کے پاس ارواح مومنین کی خبر پوچہتی ہین اوس سی اپنے پہچان والون کی اہل دنیا سے جبکہ وہ کہتا ہی مین نی فلان کو دنیا مین چہوڑا ہے تو یہ بات اونکو پسند آتی ہے اور جبکہ کہتا ہے کہ فلان مرچکا تو کہتے ہین کہ وہ ہماری طرف نہین لایا گیا ۵ ابن ابی شیبہ نی مصنف مین ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اہل قبور البتہ متوقع رہتے ہین واسطے میت کے جیسا کہ توقع کیا جاتا ہی سوار کا اوس سے پوچہتے ہین پس جبکہ اوس سی پوچہتے ہین کہ فلان نی کیا کیا اون لوگون مین جو اس سے پہلے مرگئے ہین یہ کہتا ہے کیا وہ تمہاری پاس نہین آیا وہ کہتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اوسکو ہمارے غیر طریق پر لیگئے اوسکو اوسکی مان ہاویہ کی طرف لیگئے ٦ ابن ابی الدنیا نی صالح مری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجہی پہونچا ہے کہ روحین نزدیک موت کی ملاقات کرتی ہین پس روحین مردون کی اوس روح سے جو اونکی طرف نکلی ہی کہتی ہین تیرے پیچہے کیا ہوا اور تو کون جسم مین تہی پاک مین تہی یا ناپاک مین ٧ عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت مرتا ہے تو روحین اوس سی ملتی ہین خبر پوچہتی ہین اوس سے جیسے سوار سے خبر پوچہی جاتی ہی کیا کیا فلان فلان نی۔ ثعلبی نی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مثل اسکی ذکر کیا ہی اور اوسکے آخر مین یہ ہی یہانتک کہ البتہ وہ اوس سے پوچہتے ہین گہر کی بلی کا قرطبی نے کہا قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہا گیا ہی کہ ارواح جنود مجندہ ہین پس جن روحون کو اونمین سی تعارف ہوا تو آپس مین الفت ہوتی ہی اور جنمین تناکر ہوا وہ مختلف رہتی ہین یعنی اس سی مراد یہی ملاقات ہے بعض نے کہا زندے مردون کی روحون کی ملاقات ہی خواب مین ٨ امام احمد نی زہد مین ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا اگر مین مایوس ہوجاؤن ملاقات سے لون لوگونکی جو میری گہر والون سے مرچکے ہین تو مین پاؤن آپ کو کہ غم کے مارے مرچکا ٩ امام احمد وحکیم ترمذی نی نوادر الاصول مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک دو روحین دو مومنون کی البتہ ملتی ہین ایک دن کی راہ پر حالانکہ نہین دیکہا ایک نے اون دونون سی اپنے صاحب کو کبہی

فصل مومن کی اولاد اور اہل و اقارب اوسکا استقبال کرتی ہین

(١) ابن ابی الدنیا نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ میت مرتا ہی تو اوسکا لڑکا اوسکا استقبال کرتا ہی جیسے کہ غائب کا استقبال کیا جاتا ہی ٢ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ہمکو پہونچا ہے کہ میت جبکہ مرتا ہی تو اوسکے اہل واقارب اوسے گہیر لیتے ہین جو کہ اوس سی پہلے مرچکے ہین پس البتہ وہ اون سی اور وہ اوس سے زیادہ تر خوش ہوتی ہین مسافر سے جبکہ وہ اپنے گہر کی طرف آتا ہی

فصل روحین آپس مین ایک دوسری کو پہچانتی ہین

(١) ابن ابی الدنیا نی ابو لبیبہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ بشر بن براء بن معرور کا انتقال ہوا تو اونکی مان کو اوس پر سخت غم ہوا پس کہا یا رسول اللہ ہمیشہ مرتیوالا مرتا ہے بنی سلمہ سے کیا مردے ایک دوسرے کو پہچانتے ہین کہ بشر کی طرف سلام بہیجون فرمایا ہان قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہ مین میری جان ہی بیشک وہ پہچانتے ہین جیسے کہ پہچانتے ہین پرندے ایک دوسرے کو درختون کی سرون مین کوئی مرنے والا نہ مرتا بنی سلمہ مین مگر ام بشر اوسکے پاس آتین پس کہتین ای فلان علیک السلام وہ کہتا وعلیک یعنی تجہپر سلام پہر کہتین تو بشر پر سلام پڑہ ٢ ابن ماجہ نی محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما پر داخل ہوا اور وہ مررہے تہے مینے کہا تو میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑہ ٣ بخاری نے اپنی تاریخ مین خالدہ بنت عبد اللہ بن انیس سی روایت کیا ہی کہا ام بنین ابو قتادہ کی بیٹی پندرہ دن بعد اپنے باپ کے مرنے سے عبد اللہ بن انیس کی طرف آئین اور وہ بیمار تہے پس کہا ای چچا تم میرے باپ پر سلام پڑہو ٤ ابن ابی شیبہ نی عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جنت لپیٹی ہوئی لٹکی ہوئی ہے ساتہ قرون شمس کے ہر برس مین ایک بار پہیلائی جاتی ہے اور روحین مؤمنون کی پرندون مین مثل زرازیر کے ہین ایک دوسری کو پہچانتی ہین اور رزق دیجاتی ہین جنت کے پہلون سے۔

حکایت ابن عساکر نے طریق ابو جعفر احمد بن سعید دارمی سی روایت کیا ہی کہا مینے سندی کو سنا اونسے کہا مین نی عبد الرحمن بن مہدی کو سنا وہ کہتے تہی جبکہ سفیان رضی اللہ عنہ پر بیماری سخت ہوئی تو وہ بہت گہبرائے پس اونپر مرحوم بن عبد العزیز داخل ہوئے کہا ای ابو عبد اللہ یہ کیا گہبراہٹ ہی تم آؤ گے ایسے رب پر

جسکو ساٹھ برس ہو جاتے تھے اوسکے لیے روزہ رکھا اور اوسکے واسطے نماز پڑھی اور اوسکے لیے حج کیا نہین بتاؤ اگر تمہارا کسی آدمی کے نزدیک احسان ہو کیا تم نہ چاہوگے
کہ اوس سے ملاقات کرو تاکہ وہ تمہاری مکافات کرے کہا پس لڑکی کی گھبراہٹ دور ہوگئی ابو جعفر نے کہا سُدی نے یہ قصہ بیان کیا اور ہم ساتھ ابو نعیم کے تھے
پس ابو نعیم نے کہا جبکہ حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیماری سخت ہوئی تو وہ گھبرائے پس ایک دن ایک آدمی داخل ہوا اوسنے کہا اے ابو محمد یہ کیسی
گھبراہٹ ہے نہین ہے وہ مگر یہ کہ تمہاری روح تمہارے جسم سے مفارقت کرے پس تم آؤ گے اپنے ماں باپ علی و فاطمہ پر اور اپنے نانا نانی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
خدیجہ پر اور اپنے چچاؤں حمزہ و جعفر پر اور اپنے ماموؤں قاسم و طیب و مطہر و ابراہیم پر اور اپنی خالاؤں رقیہ و کلثوم و زینب پر کہا پس اوسکی گھبراہٹ دور ہوگئی
حکایت ابو نعیم نے لیث بن سعد سے روایت کیا ہے کہا ایک آدمی اہل شام سے شہید ہو گیا تھا وہ ہر شب جمعہ کو اپنے باپ کے پاس خواب مین آتا اور اوس سے
باتین کرتا اور اوسکو اوس سے انس ہوتا ایک جمعہ کو وہ اپنے باپ سے غائب رہا پھر دوسرے جمعے مین آیا باپ نے کہا بیٹا مقرر تو نے مجھسے تاخیر کی تیرا نہ آنا مجھپر شاق
گذرا کہا مجھے تم سے صرف اس بات نے مشغول کیا کہ شہدا کو حکم ہوا تھا کہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرین سو ہم اوس سے ملے اور یہ نزدیک موت عمر بن
عبد العزیز کے تھا بیہقی نے شعب الایمان مین حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا دو دوست دو مومن ہین اور دو دوست
دو کافر پس مومنون مین سے ایک مرا پس وہ جنت کی بشارت دیا گیا اور اوسنے اپنے دوست کو یاد کیا کہا الٰہی بیشک فلان دوست میرا مجھے تیری طاعت
کا حکم کرتا تھا اور تیرے رسول کی طاعت کا اور حکم کرتا تھا مجھے خیر کا اور منع کرتا تھا شر سے اور خبر دیتا تھا مجھکو کہ مین تجھسے ملاقات کرنیوالا ہون الٰہی تو اوسکو
میرے بعد گمراہ نہ کر یہانتک کہ دکھا دے اوسکو جیسا مجھے دکھایا اور راضی ہو اوس سے جیسا تو مجھسے راضی ہوا پھر مرتا ہے دوسرا پس جمع کیا جاتا ہے درمیان اونکی
روحون کی کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم دونون سے اپنے صاحب پر ثنا کرے پھر ہر ایک اونمین سے اپنے صاحب کو کہتا ہے تو اچھا بھائی اور اچھا صاحب اور اچھا خلیل ہے
اور جبکہ دونون کافرون مین سے ایک مرتا ہے تو وہ نار کی بشارت دیا جاتا ہے پس اپنے دوست کو یاد کرتا ہے کہتا ہے الٰہی بیشک میرا دوست مجھے تیری معصیت کا
حکم کرتا تھا اور تیرے رسول کی معصیت کا اور حکم کرتا تھا مجھے شر کا اور روکتا تھا مجھے خیر سے اور خبر دیتا تھا کہ مین تجھسے ملنے والا نہین ہون الٰہی تو اوسے میرے
بعد ہدایت نہ کر یہانتک کہ دکھا دے تو اوسکو جیسا مجھے دکھایا اور خفا ہو اوس سے جیسا کہ تو مجھپر خفا ہوا پھر مرتا ہے دوسرا پس جمع کیا جاتا ہے درمیان
اون کی روحون کے کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم مین سے اپنے صاحب پر ثنا کرے پس ہر ایک اونمین سے اپنے صاحب کو کہتا ہے تو برا بھائی برا صاحب برا خلیل ہے

سله دو دوستون مین [illegible] یعنی وہ [illegible] دیکھا ہے

باب ۲ میت اپنے نہلانیوالے کفنانیوالے اوٹھانیوالے قبر مین اوتارنیوالے کو پہچانتا ہے اور جو کچھ بھلا برا لوگ کہتے ہین وہ اوسکو سنتا ہے اور جنازہ گذر رہا ہے

(۱) امام احمد و ابن ابی الدنیا و طبرانی نے اوسط مین اور مروزی و ابن مندہ نے ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک میت پہچانتا ہے اوس شخص کو جو اوسے نہلاتا ہے اور اوٹھاتا ہے اور اوسکو جو اوسے کفناتا ہے
اور اوسکو جو اوسے اوسکے گڑھے مین اوتارتا ہے ۲ ابو الحسن بن براء نے کتاب روضہ مین بسند ضعیف ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر وہ پہچانتا ہے اپنے نہلانے والے کو اور قسم دیتا ہے اپنے اوٹھانیوالے کو اگر وہ بشارت
دیا گیا ہے روح و ریحان و جنت نعیم کی کہ جلد لیجا دے اوسکو اور اگر وہ بشارت دیا گیا ہے مہمانی کی گرم پانی سے اور پیٹھنے کی دوزخ مین تو اسکی کہ اوسے
روک رکھو ۳ ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت مرجاتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکی جان کو قبض کیے رہتا ہے پس نہین ہے
کوئی چیز مگر وہ اوسے دکھاتا ہے نزدیک اوسکے نہلانے اور اوسکے اوٹھانیکے یہانتک کہ پہونچاتا ہے اوسکو طرف اوسکی قبر کے ۴ ابن ابی شیبہ نے عبد الرحمن بن ابی لیلی
سے روایت کیا ہے کہا روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہے وہ اوسی لیے جاتا ہے پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا گیا تو اوس روح کو اوسمین رکھ دیتا ہے ۵
ابو نعیم نے عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکی روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہے اپنے جسم کی طرف دیکھتی ہے

کہ کس طرح نہلایا جاتا ہی اور کس طرح کفن دیا جاتا ہی اور کس طرح اوسکو لیجاتی ہین اور اوس سی کہا جاتا ہی اور وہ اپنی کہاٹ پر ہوتا ہی کہ تو سن ثنا لوگونکی تجہیر ٦
ابن ابی الدنیا نی عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی میت کہ مری مگر وہ جانتا ہی کہ جو ہوتا ہے اوسکے گہر والون مین بعد اوسکی اور بیشک
وہ البتہ اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ اونکی طرف دیکھ رہا ہے ۷ ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبد اللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجہی یہ بات
پہونچی ہے کہ نہین ہی کوئی میت کہ مری مگر اوسکی روح ہاتہ مین ملک الموت کے ہوتی ہے پس وہ یعنی گہر والے اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ دیکھ رہا ہے
کہ اوسکے گہر والے اوسکے ساتہ جو کر رہی ہین پس اگر وہ بات کرنے پر قادر ہو تو البتہ وہ اونکو نہ وویلی سی منع کرے یعنی رونے پیٹنے چیخنے چلانے ویل و ثبور
پکارنی سی اونکو روکے ۸ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک میت البتہ پہچانتا ہے ہر چیز کو یہانتک کہ البتہ وہ قسم دیتا ہی اللہ کی اپنے نہلانی والےکو
کہ تو میرے غسل کو ہلکا کر کہا اور اوس سی کہا جاتا ہی اور وہ اپنی کہاٹ پر ہوتا ہے کہ تو سن ثنا لوگونکی تجہیر ۹ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا روح ہاتہ مین
فرشتے کے ہوتی ہی اور بیشک جسم البتہ سلایا جاتا ہی اور بیشک فرشتہ البتہ چلتا ہے ساتہ اوسکے طرف قبر کے پس جبکہ برابر کردیجاتی ہی یعنی مٹی قبر کی تو وہ اوسمین
رکہتا ہے یعنی روح کو پس یہ وہ وقت ہے کہ خطاب کیا جاتا ہی ۱۰ بیہقی نی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک روح ہاتہ مین فرشتے کے ہوتی ہے
اور جسم ٹوٹا پہوٹا جاتا ہی پس جبکہ لوگون نی اوسی اوٹہا لیا تو وہ فرشتہ اوسکے ساتہ ہو جاتا ہی پہر جب وہ قبر مین رکہا جاتا ہی تو وہ روح کو جسم مین پہیلا دیتا ہی ۱۱
ابن ابی الدنیا نی عبد الرحمن بن ابی لیلی سی روایت کیا ہی کہا روح فرشتے کے ہاتہ مین ہوتی ہے وہ جنازے کے ساتہ چلتا ہی میت سے کہتا ہے تو سن جو تیرے
لیے کہا جاتا ہی پس جبکہ اوسکے گڑہے پر پہونچتا ہے تو روح کو اوسکی ساتہ دفن کردیتا ہی ۱۲ ابو نجیح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی میت کہ مرے
مگر اوسکی روح فرشتے کے ہاتہ مین ہوتی ہی اپنے جسم کی طرف دیکہتا ہے کہ کس طرح نہلایا جاتا ہی کس طرح کفنایا جاتا ہے کس طرح اوسکو طرف اوسکی قبر کے لیجاتے
ہین پہر عود کیجاتی ہے طرف اوسکے روح اوسکی پس بیٹہتا ہے اپنی قبر مین ۱۳ بخاری و مسلم نی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
سلم مقتولین بدر پر کہڑے ہوی پس فرمایا ای فلان فلان کے بیٹے اے فلان فلان کے بیٹے کیا پایا تمنے جو وعدہ کیا تمہاری ربنے حق پس بیشک مینی پایا
جو وعدہ کیا مجہی میرے ربنے حق سو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کس طرح کلام کرتے ہو اون جسمون سی جسمین روحین نہین ہین آپ نے فرمایا نہین ہو تم
زیادہ تر سننے والے اوسکو جو مین کہتا ہون اونسی سوای اسکی کہ وہ طاقت نہین رکہتے اسکی کہ رو کرین مجہپر کچہ ۱۴ ابو الشیخ نی مرسل عبید بن مرزوق رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا ایک عورت مدینہ مین مسجد کی جہاڑو دیا کرتی تہی وہ مرگئی نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اسکا علم نہوا آپ اوسکی قبر پر گذری فرمایا یہ کیا قبر ہے
صحابہ نے عرض کیا ام محجن ہی فرمایا وہ جو کہ مسجد کی جہاڑو دیا کرتی تہی صحابہ نے عرض کیا ہان پس آپ نی لوگون کی صف باندہی اور اوسپر نماز پڑہی پہر فرمایا تو نے
کونسے عمل کو افضل پایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ سنتی ہے فرمایا نہین ہو تم زیادہ تر سننے والے اوس سی نہین ذکر کیا کہ اوسنی آپ کو جواب دیا کہ جہاڑو
دینا مسجد کا ۱۵ بخاری و مسلم نی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جبکہ جنازہ رکہا جاتا ہی اور اوٹہاتی
ہین اوسکو آدمی اپنی گردنون پر پس اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے مجہے آگے لیچلو اور اگر غیر صالح ہی تو کہتا ہے ای خرابی اوسکی تم کہان لیے جاتے ہو اوسکی
آواز کو ہر شی سنتی ہی مگر انسان اور اگر سن لے اوسکو انسان تو البتہ بیہوش ہو جاوی ۱۶ بخاری و مسلم نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی لیجاؤ جنازے کو پس اگر وہ نیک ہی تو خیر ہے کہ تم اوسکو طرف خیر کے مقدم کرتے ہو اور اگر وہ سوا اوسکے ہی تو تم اوسے
اپنی گردنون سی رکہدوگے ۱۷ ابن ابی الدنیا نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونہون نی حکم کیا ایک میت مین کہ مرگیا تہا اس بات کا
کہ اوسے جلد اوسکے گڑہے کی طرف لیجائین اور فرمایا کہ وہ ایسی منزل ہے جس سی چارہ نہین ہی سو تم اوسی اوسکی طرف جلد لیجاؤ تا وہ دیکہے جو کچہ اوسکے لیے ہے خیر و شر
کو اوسکے سی ۱۸ بکر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجہے حدیث کی گئی ہے کہ میت خوش ہوتا ہی اوسکے جلد لیجانے سے طرف قبرستان کے ۱۹ ابو

رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہا جاتا تھا کہ تعظیم میت سے ہے اور اوسکے گہر والون پر جلد لیجانا اور اوسکا طرف اوسکے گرآنے کی ۲۰ ابن ابی الدنیا نے قبور مین حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہے کوئی میت کہ رکہا جاوے اپنی کہاٹ پر پس
لیجاوین اوسکو تین قدم مگر وہ ایک بات کرتا ہی کہ سنتے ہین لوگ اوسکو جسکو اللہ چاہے مگر ثقلین جن وانس کہتا ہے اے میرے بہائیو اے میرے دوستو اے میرے
جنازے کے اوٹہانیوالو ہرگز نہ دہوکا دے تمکو دنیا جیسا کہ اوسنے مجہے دہوکا دیا اور ہرگز نہ کہیلے تمہاری ساتھ زمانہ جیسا کہ میرے ساتھ کہیلا پیچھے چہوڑا مینے جو کہ
چہوڑا مینے واسطے اپنے وارثون کی اور دیان قیامت کے دن مجہسی مخاصمہ کریگا اور مجہسے محاسبہ لیگا اور تم میری مشایعت کرتے ہو اور مجہکو میری لحد مین چہوڑتے ہو
۲۱ امام احمد نے زہد مین ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہا بیشک میت جبکہ اپنی کہاٹ پر رکہا جاتا ہی تو وہ پکارتا ہی اے میرے گہر والو اے
میری پڑوسیو اے میرے جنازے کے اوٹہانے والو ہرگز دہوکا نہ دے تمکو دنیا جیسا کہ مجہے دہوکا دیا اور ہرگز نہ کہیلے وہ تمہاری ساتھ جیسے کہ وہ میرے ساتھ کہیلی پس
بیشک میرے گہر والون نے نہ اوٹہایا مجہسے میرے گناہ سے کچھہ ۲۲ **حکایت** تاریخ ابن النجار مین ابی محمد بن نجار سے مروی ہی کہ وہ اصحاب مروزی سے تہی
اور خلال اونکو بسبب اونکی فضل کی مقدم کرتے تہے اونہون نی کہا کہ مینے ایک میت کو نہلایا پس مین اوسی نہلا رہا تہا کہ اتنے مین اوسنے اپنی دونون آنکہین کہولین پہر میرا ہاتہ
پکڑا اور مجہسے کہا اے ابو محمد تم اچھی تیاری کرو واسطے اس بچہڑنے کے

باب ۲۱ بیان مین چلنے فرشتون کی جنازہ مین اور جو کچھہ وہ کہتے ہین

(۱) سعید بن منصور نے ابو غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک فرشتے البتہ چلتے ہین آگے جنازے کے اور کہتے ہین کیا آگے بہیجا فلان نی اور لوگ
کہتے ہین فلان نی کیا چہوڑا ۲ ابن ابی الدنیا نے کتاب العزاء مین ابو الجلد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا پڑہا مین نی سوال داؤد علیہ السلام مین اونہون نے
اپنے رب سے سوال کیا الٰہی کیا جزا ہے اوس شخص کی جو کہ مشایعت کرتا ہے جنازے کی واسطے چاہنے تیری رضا کی فرمایا جزا اوسکی یہی کہ مشایعت کرین اوسکی
فرشتے جس دن کہ وہ مری اور درود بہیجون مین اوسکی روح پر ارواحون مین ۳ ابن عساکر نے بوجہ دیگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے روایت کیا ہی کہ آپ نے فرمایا داود علیہ السلام نے کہا الٰہی کیا جزا ہے اوس شخص کی جو کہ مشایعت کرے کسی میت کی اوسکی قبر تک واسطے چاہنے
تیری رضا کے فرمایا جزا اوسکی یہ ہے کہ مشایعت کرین اوسکی میرے فرشتے پس درود بہیجین اوسکی روح پر روحون مین ۴ بیہقی نی شعب الایمان مین اور دیلمی نے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جبکہ مرتا ہے میت تو فرشتے کہتے ہین کیا آگے بہیجا اور لوگ کہتے ہین کیا پیچھے چہوڑا

باب ۲۲ اس بیان مین کہ زمین آسمان فرشتے مومن پر روتے ہین جبکہ وہ مرتا ہے فصل بیان مین رونے آسمان و زمین کے

فرمایا اللہ تبارک وتعالی نی فما بکت علیہم السماء والارض یعنی پس نہ رویا اونپر یعنی فرعون اور اوسکی قوم پر آسمان و زمین (۱) ترمذی وابو نعیم وابو یعلی
وابن ابی الدنیا وابن ابی حاتم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نی فرمایا نہین ہے کوئی
انسان مگر واسطے اوسکے دو دروازے ہین آسمان مین ایک دروازہ ہی کہ چڑہتا ہے اوس سی عمل اوسکا اور ایک دروازہ ہی کہ اوترتا ہی اوس سی رزق اوسکا
پس جبکہ مرتا ہے بندۂ مومن تو وہ دونون اوسپر روتے ہین ۲ ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ وہ آیت مذکورہ سی پوچھے گئے
کیا آسمان زمین کسی پر روتے ہین فرمایا ہان نہین ہے خلایق سے کوئی مگر واسطے اوسکے ایک دروازہ آسمان مین کہ اوس سی اوسکا رزق اوترتا ہی اور اوس مین
اوسکا عمل چڑہتا ہے پس جبکہ مومن مرتا ہے تو بند کیا جاتا ہی دروازہ اوسکا آسمان سی کہ جسمین اوسکا عمل چڑہتا تہا اور اوس سی اوسکا رزق اوترتا تہا پس مقرر
وہ اوسپر روتا ہی اور جبکہ اوسے گم پاتی ہے اوسکی نماز پڑہنے کی جگہ زمین سی جسمین وہ نماز پڑہا کرتا تہا اور اللہ کا ذکر کیا کرتا تہا تو وہ اوسپر روتی ہی اور قوم فرعون
کے لیے زمین مین نہ تو آثار صالحہ تہے نہ اونسے طرف اللہ تعالی کے کوئی خیر چڑہی پس نہ روئے اونپر آسمان و زمین ۳ ابن جریر وابن ابی الدنیا وبیہقی نے
شعب الایمان مین شریح بن عبید حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین مرا کوئی مومن مسافرت مین کہ غائب

ہوتین اوس سی اوسمین رہنے والیان اوسکی گریہ کیا اوسپر آسمان وزمین بہر یہ آیت پڑہی فما بکت علیھم السماء والارض پہر فرمایا بیشک وہ دونون نہین
روتی کافر پر ۴ سعید بن منصور وابونعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی مومن کہ مری مگر روتی ہی اوسپر زمین چالیس صبح ۵
ابن ابی الدنیا وحاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا بیشک زمین البتہ روتی ہے مومن پر چالیس صبح ۶ محمد بن کعب رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہی کہا بیشک زمین البتہ روتی ہی ایک آدمی سی اور روتی ہے ایک آدمی پر روتی ہے اوس شخص پر جو کہ عمل کرتا تہا اوسکی پیٹہہ پر ساتہہ طاعت
اللہ کے اور روتی ہے اوس آدمی سی کہ عمل کرتا تہا اوسکی پیٹہہ پر ساتہہ معصیت اللہ کے ۷ سعید بن منصور وابن ابی الدنیا نے محمد بن قیس رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ آسمان وزمین مومن پر روتی ہین آسمان کہتا ہے کہ ہمیشہ خیر ہتی ہتی اوس سی طرف میری خیر سا اور زمین کہتی ہے
ہمیشہ مجہپر خیر کیا کرتا تہا ۸ ابن جریر نے عطا رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا رونا آسمان کا اوسکی اطراف کی سرخی ہی ۹ ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہا رونا آسمان کا اوسکی سرخی ہی ۱۰ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہا جاتا تہا کہ یہ سرخی جو کہ آسمان مین ہوتی ہی رونا
آسمان کا ہے مومن پر ۱۱ شرح برزخ مین لکہا ہی کہ ابن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمکو خبر دی گئی ہے کہ جو سرخی شفق کے ساتہہ ہوتی ہے یہ نہ تہی
یہانتک کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے مروی ہی کہ زمانۂ شہادت امام حسین علیہ السلام مین خون برستا تہا سفیان ثوری عطا حسن
بصری رضی اللہ عنہم سے مروی ہی یہ کہتے تہے کہ یہ سرخی جو آسمان مین ہوتی ہے رونا آسمان کا ہے مومن پر حضرت مولانا سید اولاد حسن رحمۃ اللہ علیہ نے
حاشیہ شرح برزخ پر بخط خاص تحریر فرمایا ہے کہ بیہقی وابونعیم نے بصرۂ ازدیہ سے روایت کیا ہی کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید کیے گئی تو ہمنی صبح کی
اور ہمارے مٹکے برتن اور ہر چیز خون سی بہری تہی بیہقی وابونعیم نے زہری سی روایت کیا ہی کہ مجھی یہ بات پہونچی ہی کہ جس دن امام حسین علیہ السلام شہید ہوے تو
بیت المقدس کی پتہر ون سی کوئی پتہر نہین اوٹہایا جاتا تہا مگر نہایت سرخ خون اوسکے نیچے پایا جاتا تہا اس سی معلوم ہوا کہ اولیا کرام کی موت سے جمادبھی روتے ہین

فصل سجدہ گاہ اور عبادتگاہ مومن پر روتی ہی (۱) ابونعیم نے عطا خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی بندہ کہ
سجدہ کرے کوئی سجدہ کسی جگہہ زمین کے قطعات سے مگر وہ جگہہ اوسکے لیے قیامت کے دن گواہی دیگی اور روتی ہے اوسپر جس دن وہ مرتا ہی ۲ ابن ابی الدنیا
وابن ابی حاتم نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا مومن جبکہ مرتا ہے
تو روتی ہے اوسپر اوسکے نماز پڑہنے کی جگہہ زمین سی اور اوسکے عمل چڑہنے کی جگہہ آسمان سی پہر یہ آیت شریف پڑھی فما بکت علیھم السماء والارض
شرح برزخ مین کہا ہی اس سی معلوم ہوا کہ زمین کا رونا مومن پر جو اوسکے مناسب حال ہی ہوسکتا ہے مروی ہی کہ مومن جب مرجاتا ہی تو اوسکی نماز پڑہنے
کی جگہہ اور اوسکے رہنے بسنے کی جگہہ قطعات زمین سی چالیس صبح تک روتی ہے ۳ ابن ابی الدنیا نے ابوعبید صاحب سلیمان بن عبد الملک سی روایت
کیا ہی کہا بیشک بندۂ مومن جبکہ مرتا ہے تو زمین کے قطعات ندا کرتے ہین کہ اللہ کا بندۂ مومن مرگیا پس زمین وآسمان اوسپر روتے ہین رحمن فرماتا ہی
کون چیز رلاتی ہے تمکو میرے بندے پر وہ کہتے ہین ای رب ہمارے نہین چلا وہ کسی کناری مین ہم سے کبہی مگر وہ تیرا ذکر کرتا تہا ۴ ابن جریر نے ضحاک
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا روتی ہے مومن صالح پر اوس کے عمل کرنیکی جگہہ زمین سی اور اوس کے عمل چڑہنے کی جگہہ آسمان سے —

فصل مومن پر فرشتے روتے ہین جبکہ وہ بلاد غربت مین مرتا ہی ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا
جبکہ اللہ تعالی مومن کو بلاد غربت مین وفات دیتا ہے تو اوسکو عذاب نہین کرتا ہی اور اوسکو رحم فرماتا ہے بسبب اوسکی غربت کے اور فرشتون کو حکم کرتا ہے
پس وہ اوسکو روتے ہین بسبب غائب ہونے اوسکی رونے والیون کی اوس سی شرح برزخ مین لکہا ہی اس سی معلوم ہوا کہ مومن پر فرشتون کا رونا ہوسکتا ہے
اور وہ جو روایت کیا گیا ہی کہ مومن جبکہ مرتا ہے تو اوسکے لیے عرش رحمن ہل جاتا ہی کہتے ہین کہ مراد اوس سی حاملین عرش کا ہلنا ہے بسبب اونکی رونی کے مومن پر

اور یہ مومن کی کرامت ہی اللہ تعالی کی طرف سی جبکہ کافر مرتا ہی تو اوسپر کوئی جگہ نہین روتی **باب ۲۳ دفن کے بیان مین ۔ فصل آدمی اوسی**
مٹی مین دفن ہوتا ہی جس سی وہ پیدا کیا گیا ہی (۱) بزار وحاکم وبیہقی نے شعب مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ مدینہ
مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ہوا آپ نی ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ قبر کھود رہی تھی آپ نی اوس سے پوچھا لوگون نی عرض کیا کہ ایک حبشی آیا تھا پھر
مرگیا آپ نی فرمایا لا الہ الا اللہ وہ اپنی زمین وآسمان سے کھینچا گیا طرف اوس مٹی کے جس سی وہ پیدا کیا گیا ۲ طبرانی نے کبیر مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کیا ہی کہ ایک حبشی مدینہ مین دفن کیا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دفن کیا گیا اوس مٹی مین جس سے وہ پیدا کیا گیا تھا ۳
طبرانی نے اوسط مین ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا گذری ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم ایک قبر کھود رہے تھے فرمایا تم کیا کرتے ہو
ہم نے کہا ہم قبر کھودتی ہین واسطے اس کالے آدمی کے فرمایا لے آئی اوسکو موت اوسکی طرف اوسکی مٹی کے ۴ حکیم ترمذی نی نوادر الاصول مین حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گشت فرماتے تھے بعض نواحی مدینہ مین پس ناگاہ ایک قبر کھدرہی تھی آپ متوجہ ہوی یہانتک
کہ اوسپر آکھڑے ہوی فرمایا یہ کسکے لیے ہی عرض کیا گیا کہ واسطے ایک آدمی کی ہی حبشہ سی فرمایا لا الہ الا اللہ کھینچا گیا اپنی زمین وآسمان سی یہانتک کہ دفن کیا گیا اوس مٹی مین جس سی وہ
پیدا کیا گیا تھا **فصل نطفے پر قبر کی مٹی بر برائی جاتی ہی** (۱) ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہے کوئی بچہ مگر بربرائی گئی ہی اوسپر اوسکے گڑھے کی مٹی سے ۲ حکیم ترمذی نی نوادر الاصول مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہی فرمایا ہے بیشک فرشتہ جو کہ رحم پر مقرر کیا گیا ہے وہ نطفے کو رحم سے لیتا ہے پس اوسے اپنی ہتیلی پر رکھتا ہی پھر کہتا ہی یا رب مخلقہ ہے
یا غیر مخلقہ پس اگر اللہ نے فرمایا کہ مخلقہ ہے تو کہتا ہی یا رب کیا رزق ہی کیا نقش قدم ہے کیا اجل ہی پس اللہ فرماتا ہی دیکھ اوسکو ام الکتاب یعنی لوح محفوظ مین
وہ لوح محفوظ مین دیکھتا ہی پس پاتا ہی اوسمین رزق اوسکا اور اجل اوسکی اور اثر اوسکا اور عمل اوسکا اور لیتا ہے وہ مٹی جسکے بقعے مین وہ دفن کیا جاویگا اور
گوندھتا ہی اوسکے ساتھ اوس کے نطفے کو پس وہ یہ قول ہی اللہ تعالی کا منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ۳ دینوری نی مجالسہ مین ہلال بن یساف سی روایت کیا ہے
کہا نہین ہی کوئی بچہ کہ پیدا ہو مگر اوسکی ناف مین اوس زمین کی مٹی سے ہے جسمین وہ مریگا ۴ حکیم ترمذی نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نطفہ
جبکہ رحم مین ٹھیرتا ہی تو فرشتہ اوسکو اپنی ہتھیلی مین لیتا ہی پس کہتا ہی ای رب مخلقہ ہے یا غیر مخلقہ ہے پس اگر کہا کہ غیر مخلقہ ہے تو وہ نسمہ نہین ہوتا یعنی اوسمین
جان نہین پڑتی اور رحم اوسکو خون کرکی ڈالدیتی ہین اور اگر کہا کہ مخلقہ ہے تو کہتا ہے ای رب نر ہے یا مادہ شقی ہی یا سعید کیا اجل ہی کیا اثر ہے کیا رزق ہے
اور کس زمین مین مریگا پس فرماتا ہی تو جا طرف ام الکتاب کے پس بیشک تو اس نطفے کو اوسمین پالیگا پس نطفے سی کہا جاتا ہی کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی اللہ پھر کہا جاتا ہے
کون ہی رازق تیرا وہ کہتا ہی اللہ ہی پس وہ پیدا کیا جاتا ہی اپنی گھر والون مین زندہ رہتا ہی اور اپنا رزق کھاتا ہی اور اپنی نقش قدم کو روندتا ہی پس جبکہ اوسکی اجل آتی ہی تو مرجاتا ہے
اور اوسی مکان مین دفن کیا جاتا ہی **فصل اللہ تعالی کو جس زمین مین بندی کا مارنا منظور ہوتا ہی تو کوئی حاجت اوسکی طرف اوسکی**
کردیتا ہے (۱) ترمذی نے مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ حکم کرتا ہے اللہ واسطے
کسی بندے کے کہ وہ مرے کسی زمین مین تو کرتا ہے واسطے اوسکے طرف اوس زمین کے کوئی حاجت ۲ حاکم وبیہقی نے شعب مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ آپ نی فرمایا جبکہ ہوتی ہی موت ایک تمہارے کی کسی زمین مین تو مقدر کیجاتی ہی واسطے
اوسکی حاجت پس وہ قصد کرتا ہی طرف اوسکی پس ہوتی ہی منتہی نقش قدم اوسکا پھر قبض کیجاتی ہی اوسمین روح اوسکی زمین کہیگی قیامت کے دن یہ وہ چیز ہی جو تو نے میری پاس امانت رکھی تھی
فصل مردے کو نیک لوگون کی درمیان مین دفن کرین (۱) ابو نعیم وابن مندہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی دفن کرو تم اپنے مردون کو درمیان نیک لوگون کے پس بیشک میت ایذا پاتا ہی بد پڑوسی سے جیسے ایذا پاتا ہے زندہ بد پڑوسی

۲ ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین بسند ضعیف ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفن کرو تم اپنی مردونکو درمیان قوم صالحین کی پس بیشک میت ایذا پاتا ہے اپنے بدپڑوسی سے جیسے کہ ایذا پاتا ہے زندہ بدپڑوسی سے ۳ ابن عساکر نے اور مالینی نے مؤتلف و مختلف مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دفن کرین ہم ہماری مردون کو درمیان نیک لوگون کے پس بیشک مردے ایذا پاتے ہین بدپڑوسی سے جیسے کہ ایذا پاتے ہین اوس سے زندے ۴ مالینی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ آپ نے فرمایا جبکہ مرے واسطے ایک تمہارے کے میت تو اچھا دو اوسکو کفن اور جلدی کرو اوسکی وصیت جاری کرنے مین اور گہرائی کرو واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور بچاؤ اوسکو بدپڑوسی سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ اور کیا نفع دیتا ہے نیک پڑوسی آخرت مین فرمایا کیا نفع دیتا ہے دنیا مین صحابہ نے کہا ہان فرمایا اسی طرح نفع دیتا ہے آخرت مین ۵ دیلمی و ابن مندہ نے حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہی اچھا دو کفن اور ایذا نہ دو اپنی مردون کو ساتھ عویل کی اور نہ ساتھ تاخیر کرنے اوسکی وصیت کے اور نہ ساتھ قطع رحم کے اور جلدی کرو اوسکی قرض کی ادائی کو اور علیحدہ کرو اوسکو بدپڑوسیون سی ۶ حکایت ابن ابی الدنیا نے قبور مین عبد اللہ بن نافع مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ایک آدمی مدینہ مین مرا پس وہین دفن کیا گیا اوسکو ایک آدمی نے دیکھا گویا وہ اہل نار سی ہے وہ اس سبب سی غمگین ہوا پھر وہ اوسکو بعد سات یا آٹھ رات کے دکھایا گیا گویا وہ اہل جنت سی ہے پس اوسنے اوس سی پوچھا اوسنی کہا ایک شخص صالحین مین سی ہماری ساتھ دفن کیا گیا پس اوسنی چالیس آدمیونکے لیے اپنی پڑوسیون سے شفاعت کی سو مین بھی اونہین مین تھا

فصل اعلی زمین کا اوسکی اسفل سی بہتر ہے (۱) ابن سعد نے معاویہ بن صالح سی روایت کیا ہی کہا جبکہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو موت حاضر ہوئی تو اونہون نے لوگونکو وصیت فرمائی پس کہا تم میرے لیے کھودو اور عمیق نہ کرو کیونکہ بہتر زمین کا اعلی اوسکا ہی اور شر اوسکا اسفل اوسکا ہی ۲ ابن عساکر نے کئی طریقون سی عمرو بن مہاجر سی روایت کیا ہی کہا سہل بن عبد العزیز عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے بھائی کا انتقال ہوا تو اونہون نے مجھے حکم دیا کہ مین اوسکی لیے کھودون یعنی قبر اور فرمایا کھودو اوسکے لیے بقدر تیرے طول کے اپنے مونڈھے تک اور زیادہ نکر واسطے اوسکے زمین مین پس بیشک اعلی زمین کا پاک تر ہے اور ایک لفظ مین اطیب ہے اوسکے اسفل سی

فصل قبرستان مومن کی لیے تجمل و زینت کرتا ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ مرتا ہی تو قبرستان تجمل کرتا ہے اوسکی موت کے لیے پس نہین ہی اوس سی کوئی قطعہ مگر وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ اوسمین دفن کیا جای اور کافر جبکہ مرتا ہی تو قبرستان تاریک ہو جاتا ہے اوسکی موت کے لیے پس نہین ہی اوس سی کوئی بقعہ یعنی قطعہ مگر وہ پناہ مانگتا ہی اللہ کے ساتھ کہ وہ اوسمین دفن نہ کیا جای اس کو حکیم ترمذی و ابن عدی و ابن عساکر و ابن مندہ نے ایسی سند سے روایت کیا ہی جسمین ضعف و انقطاع ہے +

فصل دن کی فرشتے رات کے فرشتون سی زیادہ ترنرم ہین ابن نجار نے تاریخ بغداد مین محمد بن عبد اللہ اسدی سی روایت کیا ہے کہا مین ایک جنازے مین حاضر ہوا وہ عبد الصمد بن علی کے گھر والون مین سے کسی کا تہا پس عبد الصمد اون کو برانگیختہ کرنے اور جلدی کرنے اور کہنے لگے کہ تم ہم کو شام سے پہلے راحت دو ہم نے اونسی کہا کیا تم اس باب مین کچھہ روایت کرتے ہو کہا مجھے حدیث کی میرے باپ نے میرے دادا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا بیشک دن کی فرشتے زیادہ ترنرم ہین رات کے فرشتون سے -

فصل فضل جبل مقطم سفیان بن وہب خولانی رحمہ اللہ سی مروی ہے کہا ہم ایک وقت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اس پہاڑ کے دامن مین جا رہے تھے یعنی مقطم کے اور ہمارے ساتھ مقوقس تہا عمرو نے اوس سی فرمایا ای مقوقس کیا حال ہے تمہاری اس پہاڑ کا کہ گنجا ہے نہ اوسپر روئیدگی ہے نہ درخت جیسے کہ شام کے پہاڑون پر ہوتی ہین اوسنے کہا مین نہین جانتا ولیکن اللہ نے اسکے اہل کو اس نیل کے ساتھ اوس سی غنی کر دیا ہی ولیکن ہم پاتی ہین اوسکے نیچے وہ چیز جو کہ اس سے بہتر ہے فرمایا وہ کیا ہے کہا اسکے نیچے ایسے لوگ دفن کیے جاینگے کہ اوٹھاویگا اونکو اللہ دن قیامت کی اونپر کچھ حساب نہوگا

پس عمر و نے فرمایا الٰہی تو مجھے اوٹھین سے کر حرملہ نے کہا پس مینے دیکھی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی قبر اوسمین اور اوسمین ابو بصرہ غفاری اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کی قبرین بھی ہین رواہ ابن عساکر من طریق ابن وہب عن حرملہ بن عمران عن عبید بن مدرک عن سفیان بن وہب الخولانی

فصل قبر امانت ہے دیلمی و ابن جوزی و ابو الفضل طوسی نے عیون اخبار مین طریق ابو ہدبہ سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک جنازے مین تشریف لیگئے آپ نے ایک کپڑا طلب فرمایا وہ قبر پر بچھایا گیا پس فرمایا مت جھانکو قبر مین وہ بیشک امانت ہے پس شاید بند کھولے جاوین پھر دیکھا جاوے کالا سانپ کہ وہ اوسکی گردن مین طوق کیا ہوا ہو اور شاید اوسے حکم کیا جاوے پس سنی جاوے آواز زنجیر کی۔

فصل قبرستان مین ایک فرشتہ مقرر ہی کہ وہ قبر کی مٹی جنازے کے ہمراہیون کو مارتا ہی تاکہ اون کا غم غلط ہو
(۱) طوسی نے اور دیلمی نے مسند فردوس مین بطریق ابو ہدبہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جنازے کے ساتھ جانیوالون پر اللہ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ محزون مغموم ہوتے ہین یہانتک کہ جب وہ ہونی اوسکو اوس قبر مین سونپ دیا اور پھر کر لوٹے تو وہ فرشتہ ایک مٹھی مٹی سی لیتا ہی پس اوسکو پھینکتا ہے اور کہتا ہے تم لوٹ جاؤ طرف تمہاری دنیا کے۔ بھلاوے تمہین اللہ تمہارے مردون کو پس وہ اپنی میت کو بھول جاتے ہین اور اپنی خرید و فروخت[له] و کار و بار عیش و آرام مین لگ جاتے ہین گویا وہ اوس سے نہ تھے نہ وہ اون سے تھا ۲ امالی ابن بطہ مین بطریق عطار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے واسطے اللہ کے ایک فرشتہ ہے مقابر پر مقرر کیا گیا ہے پس جبکہ میت دفن کر دیا گیا اور اوس پر برابر کیگئی یعنی قبر اور لوگ منتقل ہوئے تاکہ لوٹین تو وہ فرشتہ ایک مٹھی لیتا ہی قبر کی مٹی سے پس اوسے اونکی گردنونکے پیچھے مارتا ہی اور کہتا ہی لوٹ جاؤ طرف تمہاری دنیا کے اور بھول جاؤ اپنی مردون کو

فصل ابتدای قبر کے بیان مین اسمین اختلاف ہے کہ قبر کا موجد کون ہی بعض نے کہا کوا ہے جبکہ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو اللہ تعالےٰ نے کوے کو بھیجکر قبر کی تعلیم فرمائی جیسا کہ کلام پاک مین ارشاد فرمایا ہے فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سوأۃ اخیہ بعض کہتے ہین قبر کے موجد بنی اسرائیل ہین لیکن اولی و اصح پہلا ہی قول ہی پہلے پہل یہ طریقہ کوے نے بتایا قابیل نے اسپر عمل کیا اسکے بعد سے یہ طریقہ بنی آدم مین مستمر و دائم باقی رہا

باب ۲۴ اس امر کی بیان مین کہ دفن و تلقین کے وقت کیا کہین۔ فصل دفن کے وقت کیا کہین بزار نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا جبکہ پہونچے جنازہ قبر کو اور لوگ بیٹھ جاوین پس تو نہ بیٹھ و لیکن کھڑا ہو اوسکی قبر کے کنارے پر پس جبکہ وہ قبر مین اوتارا جاوے تو تو کہہ بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملۃ رسول اللہ اللھم عبدک نزل بک وانت خیر منزول بہ خلف الدنیا خلف ظہرہ فاجعل ما قدم علیہ خیرا مما خلف وانک قلت وما عند اللہ خیر للابرار یعنی ساتھ نام اللہ کے اور اللہ کی راہ مین اور ملت رسول اللہ پر الٰہی تیرا بندہ بھیجا اوترا ہے یعنی تیرا مہمان ہوا ہے اور تو بہتر اوتارنے والون کا ہے یعنی تو سب میزبانون سے بہتر ہے اوسنے دنیا کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑا پس کر تو اوس چیز کو جسمین وہ آگے آیا بہتر اوس سے جو پیچھے چھوڑا پس بیشک تونے فرمایا ہی کہ جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے وہ بہتر ہے واسطے نیکون کے ۲ طبرانی و بیہقی نے شعب مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جبکہ مرے ایک تمہارا تو اوسے روک نہ رکھو اور جلد لیجاؤ اوسے طرف اوسکی قبر کے اور چاہیے کہ پڑھی جاوے نزدیک اوسکے سر کے فاتحۃ الکتاب لفظ بیہقی کا یہ ہے فاتحۃ البقرہ اور نزدیک اوسکے پاؤن کی خاتمہ سورۂ بقرہ اوسکی قبر مین ۳ طبرانی نے محمد بن عبد الرحمن بن علاء بن لجلاج سی روایت کیا ہے کہا مجھسے میرے باپ نے کہا بیٹا جب تو مجھے میری لحد مین رکھے تو کہہ بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پھر ڈال تو مجھپر مٹی کو ڈالنا پھر پڑھ نزدیک میرے سر کے فاتحہ بقرہ کو اور خاتمہ اوسکے کو پس بیشک مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ یہ فرماتے تھے ۴ ابن ابی شیبہ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک اپنے لڑکے کو انس رضی اللہ عنہ نے دفن کیا پس فرمایا اللھم جاف الارض عن جنبیہ وافتح ابواب السماء لروحہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ الٰہی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونون پہلوسی اور کھولدے دروازے

[له] نسخۂ مطبوعہ مین فی سترہم دیہم ہے اور ایک قلمی نسخے مین سیعہم ہے اور بعض نسخ مین یغمہم ہے یہ ترجمہ اوسی کا ہے

آسمان سے اوسکی روح کے واسطے اور بدل دی اوسکو گہر بہتر اوسکے گہر سے ۵ سعید بن منصور نی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ جب وہ میت کو اوسکی
قبر مین رکہتے تو فرماتے اللھم جاف الارض عن جنبیہ وصعد روحہ وتقبلہ وتلقہ منک برضوان الہی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونون پہلوسی اور چڑہا
اوسکی روح کو اور پیش آ تو اوسکو اپنے سے ساتہ رحمت کے ۶ ابن ماجہ و بیہقی نے اپنے سنن مین ابن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا حاضر ہوا مین ابن عمر
کے پاس ایک جنازہ مین پس جبکہ اونہون نی اوسکو لحد مین رکہا تو کہا بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پہر جبکہ لحد کو برابر کرنا شروع کیا تو کہا
اللھم اجرھا من الشیطان ومن عذاب القبر الہی بچا اوسکو شیطان سی اور عذاب قبر سے پہر جب ریت کے ڈہیر کو اوسپر برابر کیا تو جانب قبر مین کہڑے
ہوئے پہر فرمایا اللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہَا وَصَعِّدْ رُوْحَہَا وَلَقِّہَا مِنْکَ رِضْوَانًا یعنی الہی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونون پہلوسی اور چڑہا
اوسکی روح کو اور پیش آ اوسکو رضوان سی پہر کہا مینے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سُنا ہے ۷ ابن ابی شیبہ نی مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ
وہ کہا کرتے تھے بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ یعنی ساتہ نام اللہ کے اور اللہ کی راہ مین الہی کشادگی کر
واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور روشنی کر واسطے اوسکے اوسمین اور ملا اوسکو ساتہ اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۸ حکیم نے عمرو بن مُرّہ سے روایت
کیا ہے کہا اچہا جانتے تھے جبکہ میت لحد مین رکہا جاوے تو یہ کہین اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ الہی پناہ دے اوسکو شیطان مردود سے ۹ ابن ابی شیبہ
نے مصنف مین خیثمہ سی روایت کیا ہے کہا اچہا جانتے تھے جبکہ میت کو دفن کرین تو یہ کہین بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یعنی ساتہ نام اللہ کے اور بیچ راہ اللہ کے اور اوپر ملت رسول اللہ کے الہی پناہ دے
اوسکو عذاب قبر سے اور عذاب آگ سی اور برائی شیطان مردود سی **فصل تلقین بعد الدفن کے بیان مین** (۱) سعید ابن منصور نی ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سی روایت کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر پہ کہڑے رہتے تھے بعد اسکے کہ قبر میت پر برابر کر دیجاتی پس فرماتے اَللّٰھُمَّ نَزَلَ بِکَ
صَاحِبُنَا وَخَلَّفَ الدُّنْیَا خَلْفَ ظَہْرِہٖ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْئَلَۃِ مَنْطِقَہٗ وَلَا تَبْتَلِہٖ فِیْ قَبْرِہٖ بِمَا لَا طَاقَۃَ لَہٗ بِہٖ یعنی الہی اوترا طرف تیرے یار
ہمارا اور اوسنے دنیا کو اپنی پیٹہ کے پیچھے چہوڑا الہی ثابت رکہ سوال کے وقت اوسکی گویائی کو اور مبتلا نہ کر اوسکو اوسکی قبر مین اوس چیز کے ساتہ جسکی
اوسے طاقت نہین ہی ۲ طبرانی نے کبیر مین اور ابن مندہ نی ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی
ہین کہ آپ نے فرمایا جبکہ مرے کوئی ایک تمہارے بہائیون سی اور تم اوسپر مٹی برابر کر چکو تو چاہیے کہ کہڑا ہو ایک تمہارا اوسکی قبر کے سرہانے پہر چاہیے کہ کہے
یا فلان بن فلانۃ ای فلان فلان عورت کے بیٹے پس وہ اوسکو سنیگا اور جواب نہ دیگا پہر کہے یا فلان بن فلانۃ ای فلان فلان عورت کے بیٹے
پس وہ برابر بیٹہ جاویگا پہر کہے یا فلان بن فلانۃ ای فلان فلان عورت کے بیٹے پس وہ کہیگا ہدایت کر ہمکو اللہ تجہپر رحم کرے ولیکن تم نہین
سمجہتے پس چاہیے کہ کہے اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا شَہَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ
رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا یعنی یاد کر اوس چیز کو جسپر تو دنیا سے نکلا یعنی گواہی اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود برحق
مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے بندے اور اوسکے رسول ہین اور بیشک راضی ہوا تو ساتہ اللہ کے رب جانکر اور ساتہ اسلام کے دین
جانکر اور ساتہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی جانکر اور ساتہ قرآن کے امام و پیشوا جانکر پس منکر نکیر پکڑتا ہے ہر ایک اونمین سی ہاتہ دوسری کا اور کہتا ہے
چلو کیا بیٹہین نزدیک اوس شخص کے جو کہ اپنی حجت کو سکہایا گیا پس ہوتا ہے اللہ حجت کرنیوالا اوسکا نہ وہ دونون یعنی منکر و نکیر ایک آدمی نے کہا یا
رسول اللہ اگر تلقین کرنے والا میت کی مان کو پہچانتا نہو یعنی اوسکا نام یاد نہ ہو فرمایا نسبت کرے اوسکی طرف حوا کے یا فلان بن حواء ۳ ابن مندہ نے
دوسری طرح ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ مین مر جاؤن اور تم مجہے دفن کر چکو تو چاہیے کہ ایک آدمی میرے سرہانے نزدیک کہڑا ہو پس چاہیے کہ

سلہ اصل کا لفظ اذا اوضع المیت فی قبرہ ہے موروث و مجہول دونون ہم معنی ہیں ۱۲

کہو ای صفدی بیٹے فلان کی یاد کر اوس چیز کو جسپر تو دنیا مین تہا گواہی اس بات کی کہ نہین ہی کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول
ہین اللہ کے ۴ سعید بن منصور نی راشد بن سعد مقرائی اور ضمرہ بن حبیب اور حکم بن عمیر رضی اللہ عنہم سی روایت کیا ہے کہ ان تینون نی کہا جبکہ برابر کردیجاوی
میت پر اوسکی قبر اور لوگ اوسکے پاس سی چلے جاوین تو مستحب جانی جاتی ہتی یہ بات کہ کہے کوئی شخص میت سے نزدیک اوسکی قبر کے یا فلان قل
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی ای فلان کہہ لا الہ الا اللہ اسکو تین بار کہے یا فُلَانُ قُلْ رَبِّیَ اللّٰہُ وَدِیْنِیَ الْاِسْلَامُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یعنی
ای فلان کہہ رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہی اور نبی میرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پہر چلا جاوی ۵ تنبیہ - آجری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ
مستحب ہے دفن کی بعد تہوڑی دیر ٹہیرنا اور میت کے واسطے ثبات کی دعا کرنا اوسکے موہنہ کے سامنے یہ کہا جاوی اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبْدُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ
مِنَّا وَلَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَقَدْ اَجْلَسْتَہٗ لِتَسْأَلَہٗ اَللّٰھُمَّ فَثَبِّتْہُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْاٰخِرَۃِ کَمَا ثَبَّتَّہٗ فِی الدُّنْیَا اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ وَاَلْحِقْہُ
بِنَبِیِّہٖ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ یعنی الٰہی یہ تیرا بندہ ہی اور تو اوسکو ہم سے زیادہ تر جانتا ہی اور ہم نہین جانتی اوس سے مگر بہلائی کو اور
مقرر تونی اوسی بٹہایا ہی تاکہ تو اوس سی سوال کری الٰہی پس ثابت رکہ اوسکو ساتہ قول ثابت کی آخرت مین جیسا کہ ثابت رکہا تونی اوسکو دنیا مین الٰہی تو اوسپر رحم
کر اور ملا اوسکو ساتہ اوسکے نبی کے اور گمراہ نہ کر ہمکو بعد اوسکے اور محروم نہ کر ہمکو اوسکی اجر سے ۶ حکیم ترمذی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ قبر پر ٹہیرنا اور وقت دفن
کے ثابت رکہنی کا سوال کرنا مدد ہے واسطے میت کے بعد نماز کے کیونکہ نماز جماعت مومنین کی ساتہ اوسکے ایسے مثل لشکر کے ہی کہ وہ بادشاہ کے دروازے
پر جمع ہو کر اوسکی لیے شفاعت کرتی ہین اور قبر پر وقوف کرنا اور سوال ثابت رکہنے کا کرنا مدد ہے واسطے لشکر کے اور یہ گہڑی میت کے شغل کی ہی کیونکہ
اوسکو ہول مطلع اور سوال منکر و نکیر کا سامنا ہے ۷ ابن سعد نے ضحاک سی روایت کیا ہی کہا کہ مجہسے نزال بن سبرہ نے کہا جب تو مجہے میری قبر مین داخل کرے
تو یون کہنا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْ ھٰذَا الْقَبْرِ وَفِیْ دَاخِلِہٖ یعنی الٰہی تو برکت دی اس قبر مین اور اسکے داخل ہونیوالے مین یہ دلائل ہین تلقین بعد دفن کے جنکو حضرت
شیخ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین ذکر فرمایا ہی اور ابیات تثبیت مین یون فرماتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی امر فرمایا ہی تلقین کا
واسطے مدفون کی بعد مٹی ڈالنے کے اور بعض نی کہا کہ مٹی ڈالنے سے پہلے اور اگر تین بار تلقین کا اعادہ کیا جائی تو مستحب ہی اور اسی کی مثل اصحاب سی آیا ہی اور ثابت
رکہنے کی دعا کرنا مستحب ہی سید محمد بن اسمعیل امیر یمنی رحمۃ اللہ علیہ شرح ابیات مین کہتی ہین کہ ناظم نے اختلاف بیان کیا کہ آیا وہ تلقین بعد مٹی ڈالنے میت کے
لحد مین داخل کرنے اور اسکے بعد کرنے حاضرین کے مٹی ڈالنے کی ہی دلیلین جو آئندہ مذکور ہونگی وہ اسی پر دال ہین اور یہی بیت اول کا مفاد ہی رہی یہ بات کہ
وہ تلقین قبل مٹی ڈالنے کے ہی جو کہ دوسری بیت سی معلوم ہوتا ہی سو مین اوسکو نہین پہچانتا نہ اوسکے قائل کو جانتا ہون سیوطی رحمہ اللہ کا اطلاع مین دست
دراز ہے شاید وہ اوسپر واقف ہوئی ہونگی جسپر ہمکو وقوف نہوا اس تلقین کی دلیل یہ ہی کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نی تلخیص حبیر مین ذکر کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جبکہ دفن میت سے فارغ ہوتی تو اوسپر وقوف فرماتے اور فرماتے کہ مغفرت مانگو اپنے بہائی کے واسطے اور سوال کرو اوسکے لیے ثابت رکہنے کا پس
بیشک وہ اب سوال کیا جاتا ہے اسکو ابو داؤد و حاکم نی اور بزار نے عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی بزار نے کہا نہین روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے مگر اس وجہ سی انتہی مگر یہ اسکی دلیل ہی کہ میت کے لیے ثابت رکہنے کی دعا کرین جیسا کہ آئندہ آویگا اور وہ تلقین جو ابیات مین مراد ہے سو رافعی رحمہ اللہ
نے کہا مستحب ہی کہ بعد دفن کے میت کی تلقین کیجاوی پس کہین یَا عَبْدَ اللّٰہِ یَا ابْنَ اَمَۃِ اللّٰہِ اُذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا شَھَادَۃَ اَنْ لَّا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَّاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ
وَاَنَّكَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِالْقِبْلَۃِ قِبْلَۃً وَّبِالْمُسْلِمِیْنَ اِخْوَانًا یعنی ای اللہ کے بندی وای بیٹے
اللہ کی لونڈی کی یاد کر اوس چیز کو جسپر تو دنیا سے نکلا گواہی اس بات کی کہ نہین ہی کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہین

اور جنت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور قبر سے اوٹھنا حق ہی اور قیامت آنیوالی ہی اوسمین کسی طرح کا شک نہین ہی اور بیشک اللہ اوٹھاویگا اونکو جو قبرون مین
ہین اور تو بیشک راضی ہوا تو ساتھ اللہ کے رب جانکر اور ساتھ اسلام کے دین جانکر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی جانکر اور ساتھ قرآن کی پیشوا جانکر
اور ساتھ قبلہ کے قبلہ جانکر اور ساتھ مسلمانون کی بھائی جانکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکی خبر دار دہوئی ہی ہد ٢ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نی فرمایا طبرانی نے ابو امامہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ مین مرجاؤن تو تم میرے ساتھ کرنا جیسا کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ہی پس فرمایا جبکہ کوئی مرے تمہارے
بھائیون سی الخ اسکی اسناد صالح ہی ضیاء نی اپنی کتاب الاحکام مین اوسکی قوت بیان کی ہی اور عبد العزیز نے شافی مین اسکی تخریج کی ہی اسکے راوی ابو امامہ سے
سعید ازدی ہین ابو حاتم نے اونکے لیے بیاض چھوڑی ہی لیکن اسکے واسطے شواہد ہین ا. اونمین سی ایک یہ ہی جسکو سعید بن منصور نی طریق راشد بن سعد وضمرہ بن
حبیب وغیرہما سی روایت کیا ہی کہا جبکہ میت پر اوسکی قبر برابر کر دیجاوی اور لوگ چلی جاوین تو مستحب جانتے تھے کہ میت سی کہین اوسکی قبر کے نزدیک الخ ٢ اثرم
رحمہ اللہ نے کہا کہ مین نی امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سی کہا یہ جو لوگ کرتی ہین جبکہ میت دفن کر دیا جاتا ہی تو آدمی کھڑا ہوتا ہی اور کہتا ہے ای فلان فلان کے
بیٹے اونہون نی فرمایا مینے اسے کسیکو کرتے نہین دیکھا مگر اہل شام کو جبکہ ابو المغیرہ مری اس باب مین ابو بکر بن ابو مریم سے مروی ہی وہ اونکی شیوخ سی روایت کرتی
ہین کہ وہ اسکو کرتے تھے تمام ہوا کلام حافظ کا حافظ نے اسکے سوا اور شواہد ذکر کیے ہین مینے اوسکا ذکر چھوڑ دیا کیونکہ وہ بسبب عدم دلالت کی قابل شہادت کی نہین

فصل بیان مین انکار تلقین بعد دفن کی

سید محمد بن اسمعیل امیر شرح ابیات مین فرماتی ہین کہ علامہ مقبلی رحمہ اللہ نے کتاب منار مین فرمایا ہے
کہ محدث بلکہ عاقل شک نہین کرتا ہی کہ الفاظ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے دلالت کرتے ہین اوسکے [illegible]ع ہونے پر جیسے یہ قول کہ فلان فلان عورت
کا بیٹا اور اگر اوسکی مان کا نام معلوم نہو تو ہیا فلان بن حوا کہے اسی طرح یہ لفظ کہ منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہی پس کہتا ہے چلو ایسے شخص کے نزدیک کیا
بیٹھین جو کہ اپنی حجت کو سکھایا گیا ہے انتہی ٢ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین فرمایا کہ وہ حدیث ضعیف ہی فرمایا اور امام احمد رضی اللہ عنہ تلقین سے
پوچھی گئی اونہون نی اوسکو مستحسن کہا اور اوسپر عمل کے ساتھ احتجاج کیا سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ اگر حافظ صاحب کی مراد اس قول سے وہ ہے جو
ہمنے تلخیص سی امام احمد سی نقل کیا ہی تو اوسمین یہ نہین ہے کہ اونہون نے تلقین کو مستحسن کہا بلکہ اونہون نی تو یہ خبر دی کہ اوسکو سوای اہل شام کے اور کوئی نہین کرتا
ہے اور وہ اوسکو ابو بکر بن ابی مریم سے روایت کرتے ہین اور امام احمد کا نسبت کرنا اسکو طرف ابو بکر بن ابی مریم کے دلیل ہی اسکی کہ وہ روایت کو ضعیف بتاتے
ہین یہ اسلیے ہے کہ ابو بکر بن ابی مریم جیسا کہ حافظ ذہبی نے میزان مین کہا ہے کہ ابو بکر بن ابو مریم غسانی حمصی ہین کہا کہ نام اونکا بکر ہے بعض نے بکیر کہا بعض
نے عمرو بتایا کسی نے عامر کہا کسی نے کہا عبد السلام ہی نزدیک اونکے یعنی محدثین کے ضعیف ہین پہر اونکا احوال بیان کیا اور اوسکے آخر مین کہا کہ ابو داؤد سے
مروی ہے کہ اونہون نی امام احمد کو کہتے سنا کہ وہ کچھ نہین ہی انتہی پس حافظ ابن قیم کا یہ عجب قول ہی کہ امام احمد نے فعل تلقین کو بسبب حدیث ابن ابی مریم کی مستحسن
کہا تہی حافظ ابن قیم نے کہا کہ حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ حدیث ضعیف ہے کہا لیکن وہ اگرچہ ثابت نہو تو بھی اتصال عمل کا تلقین کے ساتھ سارے امصار و اعصار
مین بدون انکار کے اوسکے ساتھ عمل کرنے مین کافی ہی اللہ تعالی نے کبھی یہ عادت جاری نہین کی کہ جو امت مشارق و مغارب کو ڈھانک لیوی اور وہ ساری
امتون سی عقلون مین زیادہ تر کامل اور معارف مین بڑھی ہوئی ہو اور وہ ایسے شخص کے خطاب کرنے پر اتفاق کرے جو کہ نہ سنے نہ عقل رکھی اور اس خطاب
کو انکو مستحسن سمجھی اور اوس امت مین سی کوئی منکر اوسکا انکار نہ کرے بلکہ اول آخر کے لیے اوسکا طریقہ مقرر کر جاوی اور اوسمین پچھلا پہلے کی پیروی کرے انتہی
سید صاحب مرحوم نی اس قول کو رد کیا اور فرمایا کہ یہ قول حافظ صاحب مرحوم کا جیسا کہ تو اوسے دیکھتا ہے نہایت ضعف مین ہی کیونکہ اولا حافظ صاحب سے کہا جاوے
کہ آپ خود اسی بات مین شک کرتے ہین نہ انکار کہ ساری امت سے بڑھکر ہوئی اتباع ہو اقتدا در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ساری امت سے بڑھے ہوے آپکے اصحاب رضی اللہ
عنہم ہین اونسی ایک طرف بھی نہین آیا کہ اونہون نی حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کو تلقین کی ہو نہ یہ بات آئی کہ کسی نی خلفای راشدین مین سے

له اصل کتاب مین اسی طرح ہے معلوم ہوتا ہی کہ ضرور اسمین کچھ تصحیف ہوئی ہی واللہ اعلم

کسی میت کی بعد دفن کے تلقین کی ہو بلکہ واللہ ممکن نہین ہے کہ حافظ صاحب ایک روایت بھی کسی صحابی سے لے آوین کہ وہ کسی صحابی کے قبر پر کھڑی ہوئی اور کہا ہو کہ ای فلان فلان کے بیٹے یا کسی صحابی کی قبر پر کھڑے ہو کے اوسکو پکارتے ہوں تو پھر حافظ صاحب باوجود اپنی امانت کے کس طرح کہتے ہین کہ سائر امصار و اعصار مین تلقین کے ساتھ عمل متصل چلا آتا ہے پھر ثانیا حافظ صاحب مرحوم سی کہا جاتا کہ یہ امام احمد صاحب فرماتی ہین کہ اونہون نی کسی کو نہ دیکھا کہ وہ تلقین کرتا ہو مگر اہل شام جبکہ ابو المغیرہ کا انتقال ہوا پھر وہ کیونکر سائر امصار و اعصار کہتے ہین حالانکہ امام احمد صاحب نے فرمایا کہ اوسکو نہین کیا مگر اہل شام نی ابو المغیرہ کے مرنے مین اور کتنے عصر اس سے پہلے گذر چکے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رہے امصار سو وہ شام مین منحصر ہو گئے اور جبکہ یہ ابن قیم اس مسئلے مین تعصب کرین تاکہ پورا پورا استدلال اونکا سماع موتی پر ہو جاوی باوجود اسکے کہ اونکے لیے اس مدعا پر صحیح ناہض دلیلین موجود ہین تو پھر اونکے غیر کا کیا کہنا اونہین سی جو کہ بالکل انصاف سی محروم ہین پس ہرگز سوای ادلۂ کتاب وسنت کے دہوکا نہ کہانا چاہیے جبکہ تم نے یہ سمجھ لیا تو جان لوگے کہ قول حضرت جلال الدین مرحوم کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین کا امر فرمایا ہی الخ اوس سی مراد اونکی وہی حدیث ابو امامہ ہی جو ہم نے نقل کی اور اوسکا وہی حال ہی جو تم دیکھتے ہوا ور اونہون نی شرح الصدور مین سوای حدیث ابو امامہ کے اور کچہہ ذکر نہین کیا پھر فرمایا تنبیہ آجری نے کہا الخ **فائدہ** فتح القوی شرح منظومہ ہدی نبوی مین کہا ہی کہ قبر پر درس مشروع نہین ہے اور تلقین میت یعنی بعد دفن کی بدعت ہے اسکے بعد یہ لکھا ہے کہ تلقین مین علما کا اختلاف ہی اور کلام حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا اس باب مین متناقض ہی ہدی نبوی یعنی زاد المعاد مین تلقین کے بدعت ہونیکو راجح بتایا ہے اور جو حدیث کہ اسمین وارد ہوئی ہی اوسکو ضعیف کہا ہی در کتاب الروح مین اوسکو مستحسن فرمایا ہی اور اسکو ترجیح دی ہے محقق مقبلی رحمہ اللہ اسکے بدعت ہونے کی طرف مائل ہوئے ہین اور یہی اظہر ہے اہون نے کتاب منار اور ابحاث مسددہ مین طول طویل کلام کیا ہی اور یہ فرمایا ہے کہ جو حدیث اس باب مین روایت کی گئی ہی اوسکے موضوع ہونے مین جو لوگ کہ حدیث کی معرفت رکہتی ہین اونکو شک نہین ہی اور اس حدیث کو سعید بن منصور نے راشد بن سعد وضمرہ سی اونہون نی اپنے شیوخ اہل حمص سی روایت کیا ہی پس یہ مسئلہ حمصی ہی رہی یہ حدیث کہ تم اوسکے لیے تثبیت کا سوال کرو وہ ابہی سؤال کیا جاویگا سو اس حدیث کو تلقین کے لیے شاہد ٹہیرانا ٹہیک نہین ہی کیونکہ حکم عدل کی لیے اسمین کسی طرح کی شہادت نہین ہی انتہی اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نی جو یہ ذکر کیا کہ لوگ تلقین کے عمل پر بلا انکار متفق ہین سو یہ دعوی ممنوع ہی اسلیے کہ وہ خود امام احمد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اونہون نی سوای اہل شام کے اور کسی کو ایسے کرتے ہوئے نہین دیکھا اس روایت ہی سے ظاہر ہے کہ ساری لوگ تلقین پر متفق نہین ہین اسی طرح نفی انکار کا حال ہی کیونکہ جماہیر علما اپنی کتابون مین اسکا انکار کرتے ہین اور اسکے بدعت ہونیکی تصریح فرماتی ہین اس سبب سے ظاہر ہی کہ اونسی انکار واقع ہوا جبکہ کسی نی اوسکو کیا واللہ اعلم انتہی جناب توفیق مآب مجدد فرماتے ہین کہ شوکانی رحمہ اللہ نے اگرچہ نیل الاوطار مین حدیث تلقین کو ذکر کیا اور اوسپر اہل علم کا کلام بیان فرمایا لیکن جواز کی یا بدعت ہونیکی تصریح نہیں کی گویا اونکو اوسکے بدعت ہونے مین تردد تہا مگر ٹہیک ایسے ادلۂ شرعیہ جو کہ عمل تلقین کا حکم کرین اوس طور پر کہ تسکین خاطر ہو موجود نہین ہین رہا عمل بعض بلاد کا اور قول ایک جماعت فقہاء شافعیہ وغیرہم کا سو ایسے مقام مین قابل سند نہین ہی پس اولی عدم جواز تلقین ہی علم الہی مین جس کسی کے لیے ثبات قول کا حکم ہو چکا ہے وہ تلقین کا محتاج نہین ہی اور جو اوسکے خلاف ہے اگر وہ تلقین کے سبب سی ثابت القول ہو جاوی تو چاہیے کہ کوئی ہالک ہی نہو سو یہ مشکل ہی ہان اگر وہ حدیث جو اس باب مین وارد ہوئی ہی صحت کو پہونچ جاوی تو اوسکا قائل ہونا واجب ہو گا مگر یہ کہان ہو سکتا ہے

باب ۲۵ ضمۂ قبر یعنی قبر کے دباؤ کے بیان مین

اور یہ ہر ایک کو ہوتا ہی **فصل اصل ضغطۂ قبر کے بیان مین** ابن ابی الدنیا نی محمد تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ کہا جاتا تہا کہ اصل ضمۂ قبر کی یہی ہی کہ زمین آدمیون کی مان ہی وہ اوسی سے پیدا کیے گئے ہین پھر وہ اوس سے بغیبت طویل غائب رہے جبکہ اوسکی اولاد طرف اوسکے پھیر لائی گئی تو اوس نے اونکو دبایا جیسے وہ مان دباتی ہی جسکا بچہ اوس سی غائب ہو گیا پھر وہ اوسپر آیا پس جو شخص اللہ تعالی کا فرمانبردار ہوتا ہی تو اوسکو مہربانی ونرمی سے دباتی ہے اور جو نافرمان ہی تو اوسکو سختی سی دباتی ہے اپنے رب کے سبب سے اوسپر غصہ کرتی ہے

فصل سبب ضغطۂ قبر کے بیان مین حکیم ترمذی نے فرمایا ہی کہ اس ضغطہ کا سبب یہ ہی کہ کوئی نہین ہی مگر کچھہ نہ کچھہ گناہ اوس سی ضرور ہی ہوتا ہے اگرچہ صالح ہی کیون نہو پس یہ ضغطہ اوس گناہ کی جزا ٹھیرایا گیا ہی پھر اوسکو رحمت پالیتی ہی اسی لیے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ دبائے گئے بسبب قصور کرنیکے پیشاب سے کہا اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پس ہم نہین جانتے کہ اونکے لیے قبرون مین دباؤ ہو اور نہ یہ جانتے ہین کہ اونسے سوال ہو بسبب اونکی معصوم ہونیکی نسفی رحمہ اللہ نے بحر الکلام مین فرمایا ہے کہ مومن مطیع کے لیے قبر کا عذاب نہین ہوتا اور قبر کا دباؤ ہوتا ہی پس وہ اسکا خوف دہول پاتا ہی اسلیے کہ اوسنے اللہ تعالی کی نعمت کے ساتھ تنعم کیا اور اوس نعمت کا شکر ادا نہ کیا

فصل قبر کا دباؤ مومن کافر نیک بد لڑکے بچے سب کو ہوتا ہی (۱) امام احمد و حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین اور بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے مین تھے جبکہ ہم طرف قبر کے پہونچے تو آپ اوسکے کنارے پر بیٹھ گئے پس آپ اپنی نگاہ کو بار بار اوسمین کرنے لگے پھر فرمایا دبایا جاتا ہی مومن اوسمین ایسا دباؤ کہ زائل ہوتی ہے اوسکے سبب سے حمائل اوسکی اور بھر دیتا ہے کافر پر آگ کو

ف نہایہ مین ہی ازہری نے کہا حمائل بیان انثیین کی رگین ہین کہا اور احتمال ہی کہ مراد تلوار کے پرتلہ ڈالنے کی جگہہ ہو یعنی اوسکے کاندھے اور سینہ اور پسلیان

۲ امام احمد و بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک قبر کے لیے ایک ضغطہ ہی اگر کوئی اوس سی نجات پانیوالا ہوتا تو نجات پاتا اوس سی سعد بن معاذ ۳ امام احمد و حکیم ترمذی و طبرانی و بیہقی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا جبکہ سعد بن معاذ دفن کیے گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسبیح کہی اور تسبیح کہی لوگون نے آپ کے ساتھ دیر تک پھر آپ نے تکبیر کہی اور تکبیر کہی لوگون نے پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے تسبیح کیون کہی فرمایا البتہ تحقیق تنگ ہو گئی اس مرد صالح پر قبر اوسکی یہانتک کہ کشادہ کر دیا اللہ نے اوس سے ۴ سعید بن منصور و حکیم ترمذی و طبرانی و بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس دن کہ سعد بن معاذ دفن کیے گئے اور آپ اونکی قبر پر بیٹھے ہوے تھے فرمایا اگر قبر کے دباؤ سے کوئی نجات پاتا تو سعد بن معاذ نجات پاتا اور البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ پھر اوس سی ڈھیل کی گئی ۵ نسائی و بیہقی نے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے یہ جسکے لیے عرش ہل گیا اللہ اور اوسکے لیے آسمان کے دروازے کہولے گئے اور ستر ہزار فرشتے اوسکو حاضر ہوے البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ پھر اوس سے کشادہ کی گئی یعنی سعد بن معاذ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا ہل گیا اونکی لیے عرش واسطے خوشی اونکی روح کی اخرجہ السیوطی فی اللآلی ۶ حاکم و بیہقی و حکیم ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا داخل ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن معاذ کی قبر مین پس رکے رہے جبکہ آپ نکلے تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے روکا فرمایا دبایا گیا سعد قبر مین ایک دباؤ پس مینے اللہ سے دعا کی کہ وہ اوس سے کہولدے ۷ طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا زینب صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا ہم آپ کے ہمراہ نکلے ہمنے آپ کو بہت غمگین دیکھا پس آپ تھوڑی دیر قبر پر بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھنے لگے پھر قبر مین اوترے مینے آپ کو دیکھا کہ حزن بڑھتا جاتا تھا پھر نکلے مین نے دیکھا کہ آپکا غم دور ہو گیا اور تبسم فرمایا ہمنے آپ سی پوچھا فرمایا مین قبر کی تنگی اور اوسکے غم کو یاد کرتا تھا اور زینب کے ضعف کو پس یہ مجھپر شاق گذرتا تھا مینے اللہ سی دعا کی کہ اوس سی تخفیف کرے پس اوسنے کر دی ولیکن دبایا اوسکو قبر نے ایک دباؤ کہ سنا اوسکو اونہون نے جو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہین مگر جن و انس ۸ سعید ابن منصور و ابن ابی الدنیا نے زاذان ابو عمرو سے روایت کیا ہی کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ عنہا کو دفن فرمایا تو نزدیک قبر کے بیٹھے پس آپکا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا پھر یہ تغیر دور ہو گیا آپ کے اصحاب نے اسکا سبب پوچھا فرمایا مینے اپنی بیٹی اور اوسکی ضعف کو اور عذاب قبر کو یاد کیا پس مینے اللہ سے دعا کی سو اوسنے اوس سی کشادگی فرمائی اور قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق دبائی گئی ایک دباؤ کہ سنا اوسکو اوس چیز نے جو کہ درمیان مشرق مغرب کے ہی ۹ ہناد بن سری نے زہد مین ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہا نہین بچایا گیا ضغطۂ قبر سے کوئی اور نہ سعد بن معاذ جسکا ایک رومال اوس کے رومالون سی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے ۱۰ ابن سعد نے کہا ہمکو کثیر بن ہشام نے خبر دی کہا ہم کو جعفر بن برقان نے حدیث کی کہا مجھہ یہ بات پہونچی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لی فرمایا ہی اور آپ نزدیک قبر سعد کے کہڑے ہوئے تہی البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ یا دبوچا گیا ایک دبوچنا اگر کوئی اوس سے نجات پانیوالا ہوتا البسبب کسی
عمل کی تو البتہ سعد نجات پاتا ۱۱ ابن ابی الدنیا و ابن عساکر نے عبدالمجید بن عبدالعزیز سے روایت کیا ہی وہ اپنے باپ سی روایت کرتے ہین کہ نافع مولی ابن عمر
رضی اللہ عنہم کو جبکہ موت حاضر ہوئی تو وہ رونے لگے اونسے کہا گیا تمہین کون چیز رولاتی ہی کہا مینے سعد کو اور ضغطۂ قبر کو یاد کیا ۱۲ محمد بن اسحق نے کہا کہ
عبداللہ ابن عمرو نے کہا کہ سعد بن معاذ کا انتقال ہوا پس نکلی طرف اونکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگ جا رہے تھے کہ آپ پیچہے رہگئے لوگ ٹہیر گئی یہانتک
کہ آپ نی اونکو پالیا پس عرض کیا گیا یا نبی اللہ آپکو ہے کس چیز نے پیچہے رکہا فرمایا مینے سعد بن معاذ کو سنا جسوقت کہ وہ اپنی قبر مین دبایا گیا عرض کیا وہ اپنی
قبر مین دبایا گیا حالانکہ اوسکے لیے تو عرش رحمن ہل گیا پس فرمایا سعد زیادہ تر اللہ پر کریم ہے یا یحیی بن زکریا پس قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے
البتہ تحقیق یحیی دبائے گئے اسلیے کہ وہ ایک بار جو کی روٹی سے سیر ہوئے قال الزبیر بن بکار فی الموفقیات حدثنی ابو غزیۃ الانصاری عن ابراھیم بن
سعد عن محمد بن اسحق زبیر نے کہا یہ حدیث نہایت منکر ہے اور اسکی اسناد معضل ہے معروف یہی ہی کہ انبیاء کو ضغطہ نہین ہوتا ۱۳ ابو القاسم سعدی
نے اپنی کتاب الروح مین کہا ہے کہ ضغطۂ قبر سی نجات نہین پاتا ہی نہ صالح نہ طالح سوا اسکے کہ فرق درمیان مسلم و کافر کے یہ ہے کہ کافر کیلیے دوام ضغطہ ہی اور مؤمن
کے لیے یہ حالت اول نزول قبر مین حاصل ہوتی ہی پہر وہ عود کرتی ہی طرف کشادگی کے واسطے اوسکے قبر مین کہا اور مراد ضغطۂ قبر سے یہ ہے کہ اوسکی دونون جانب
میت کے جسم پر ملجاتی ہین **فصل ضغطہ صبیان کی بیان مین** (۱) طبرانی نے بسند صحیح ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک بچہ دفن
کیا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی قبر کے دباؤ سے بچتا تو البتہ یہ بچہ بچتا ۲ اوسط مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے پر یا لڑکی پر نماز پڑہی پس فرمایا اگر کوئی قبر کے دباؤ سے نجات پاتا تو البتہ یہ لڑکا نجات پاتا ۳ علی بن معبد نے کتاب
طاعت و عصیان مین بطریق ابراہیم غنوی ایک آدمی سی روایت کیا ہی کہا مین نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تہا پس ایک چہوٹے لڑکے کا جنازہ
گذرا وہ روئین مینے اونسی کہا آپ کو کون چیز رولاتی ہی فرمایا یہ لڑکا مین اوسکے لیے روئی واسطے شفقت کی دباؤ قبر سی **فصل دباؤ قبر کا سبب
بے احتیاطی پیشاب کے ہوتا ہی** (۱) حکیم ترمذی و بیہقی فی طریق ابن اسحق سے روایت کیا ہی کہا مجہے حدیث کی امیہ بن عبداللہ نی کہ اونہون
نے سعد کے بعض گہر والون سی پوچہا کہ تمکو کیا پہونچا ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے باب مین اونہون نی کہا ہمارے لیے ذکر کیا گیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے پوچہے گئے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قصور کرتا تہا بعض طہارت مین پیشاب سے ۲ ہناد بن سری نے حسن رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ سعد بن معاذ کو دفن کیا تو وہ دبائے گئے قبر مین ایک دباؤ یہانتک کہ ہوگئے مثل بال کی پس مینی اللہ سی دعا
کی کہ راحت دے اوسکو اوس سی اور یہ اسلیے ہوا کہ وہ پیشاب سے پرہیز نہ کرتا تہا ۳ ابن سعد نے روایت کیا کہ ہمکو شبابہ بن سوار نے خبر دی کہا مجہی ابو معشر نے
سعید مقبری سی خبر دی کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد کو دفن فرمایا تو کہا کہ اگر کوئی ضغطۂ قبر سے نجات پاتا تو البتہ سعد نجات پاتا البتہ تحقیق دبایا گیا
ایک دباؤ کہ اوس سی اوسکی پسلیان مختلف ہوگئین بسبب اثر پیشاب کی یعنی ادہر کی پسلیان ادہر اور ادہر کی ادہر ہوگئین ۴ عبدالرزاق نی مصنف مین کہا کہ ابن عیینہ
سی روایت ہے وہ ابن ابی نجیح سی وہ مجاہد سی روایت کرتے ہین کہ کہا سخت تر حدیث کہ سنی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سنا آپ کا قول ہی سعد بن معاذ مین اور آپ کا قول ہے
امر قبر مین **فصل قبر مومن کو مان کی طرح دباتی ہے** بیہقی و ابن مندہ و دیلمی و ابن نجار نے سعید بن مسیب سے روایت کیا ہی کہ عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ بیشک آپ نے اوس دن سی کہ مجہے منکر نکیر کی آواز و ضغطۂ قبر کی حدیث کی ہی کوئی شے مجہی نفع نہین دیتی ہی فرمایا ای عائشہ
بیشک منکر نکیر کی آوازین مومنین کے کانون مین مثل اثمد یعنی سرمہ کے ہین آنکہہ مین اور بیشک قبر کا دباؤ مومنین پر مثل شفیق ماں کی ہی کہ اوسکا بیٹا اوس سی درد سر کا
شکوہ کری پس وہ اوسکے سر کو نرم دباؤ سے داب دی ولیکن ای عائشہ خرابی تو اللہ مین شک کرنیوالونکی ہی کہ وہ اپنی قبرون مین دبائی جاتی ہین مثل دباؤ تہہ کے انڈے پر

فصل اوس شخص کی بیان مین جسکو ضغطہ قبر نہین ہوا عمرو بن شیبہ نے کتاب المدینہ مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے عفو نہین کیا گیا ضغطہ قبر سے کوئی مگر فاطمہ بنت اسد عرض کیا گیا یا رسول اللہ اور نہ قاسم آپ کے بیٹے فرمایا نہین اور نہ ابراہیم اور یہ ادن دونون مین چہوٹے تھے **ف** صاحب قصر الآمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ فاطمہ بنت اسد حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ والدہ شریفہ ہین انہون نی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بچپن مین پرورش کی تہی اور آپ کو دوست رکہتی تہین آپ نے اونکے مرنکیے بعد چادر مبارک اونکے کفن مین داخل فرمائی اور اون کی قبر مین داخل ہوئے اور لوٹے بسبب اس کی برکت کے وہ ضغطہ قبر سے امن مین رہا رضی اللہ تعالے عنہا

فصل مرض موت مین قل ہو اللہ پڑہنا موجب امن ہی ضغطہ قبر سی ابو نعیم نے حلیہ مین عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہ پڑہے قل ہو اللہ احد کو اپنے مرض مین جسمین کہ وہ مرگیا وہ اپنی قبر مین مفتون نہوگا اور ضغطہ قبر سی امن مین رہیگا اور اوٹہائین گے اوسکو فرشتے دن قیامت کے اپنی ہتیلیون سی یہانتک کہ گذار دینگی اوسکو پل صراط سی طرف جنت کی قرطبی نی کہا یہ حسن غریب ہی نصر بن حماد بجلی اسکے ساتہ منفرد ہے **فائدہ** بعض نی کہا جس شخص نے کوئی گناہ کیا تو اوسکی عقوبت اوس سی دس سبب کی ساتہ دفع کیجاتی ہے **۱** توبہ کری تو اوسکی توبہ قبول کیجائیگی **۲** یا مغفرت چاہے تو اوسکی لئی بخشش کیجائیگی **۳** یا نیکیان کری تو وہ اوس گناہ کو مٹا دینگی کیونکہ حسنات سیئات کو لیجاتی ہین **۴** یا دنیا مین مصائب مین مبتلا ہو تو وہ اوسکا کفارہ ہوجاوینگی **۵** یا برزخ مین ضغطہ وفتنہ مین مبتلا ہو تو یہ اوس سے کفارہ ہوجاویگا **۶** یا اوسکی مومن بہائی اوسکے لیے دعا کرین اور اوسکے واسطے مغفرت چاہین **۷** یا اپنے اعمال کی ثواب سی اوسکو وہ چیز بخشین جو کہ اوسے نفع دی **۸** یا عرصات قیامت مین ہولون کی ساتہ مبتلا ہو کہ یہ اوسکا کفارہ ہوجائین **۹** یا اوسکو شفاعت اپنے نبی کی یاوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **۱۰** یا رحمت اپنے پروردگار کی جل جلالہ عظم سلطانہ اللھم اغفر لنا وارحمنا وارزقنا شفاعۃ سیدنا ونبینا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وادرکنا برحمتک یا ارحم الراحمین ویا مجیب السائلین آمین یارب العالمین بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم **فائدہ** قصر الآمال مین لکہا ہی کہ ابن تیمیہ نے منہج السنہ مین ان اسباب کی ذکر مین فرمایا ہی کہ استغفار جنس دعا وسوال سی ہے اور غالبًا توبہ کے ساتہ مقرون ہوتی ہی لیکن کبہی توبہ کرتا ہی اور کبہی مغفرت کی دعا بدون توبہ کی کرتا ہی ایسی کوئی چیز نہین ہی کہ جس سی ساری گناہ بخشے جاوین مگر توبہ اور استغفار بدون توبہ کے مستلزم مغفرت کو نہین ہی لیکن ایک سبب ہے اسباب مغفرت سی صحیحین مین آیا ہی کہ بندہ جب گناہ کرتا ہی پس کہتا ہے خدایا تو میرے لیے میرا گناہ بخشدی اللہ تعالی فرماتا ہی میرے بندی نے گناہ کیا اور جانا کہ اوسکا پروردگار ہی کہ گناہون کو بخشتا ہی اور اوسپر پکڑتا ہے مین نے اپنے بندی کو بخشدیا اور کہا وہ عمل کہ خطاؤن کو محو کرتا ہی اور سیئات کو مٹاتا ہے وہ ہی کہ مقبول ہووی فرمایا اللہ تعالی نی انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی سوا اسکے نہین کہ قبول کرتا ہے اللہ متقیون سی خوارج ومعتزلہ اسی طرف گئی ہین کہ قبول نہین کرتا ہے مگر اوس شخص سی کہ وہ کبائر سے بچتا ہے انکے نزدیک مرتکب کبیرہ کی کوئی نیکی مقبول نہین ہے اور مرجیہ اسپر ہین کہ شرک سے بچنا کافی ہے سلف کا قول یہ ہے کہ مراد تقوی ہے اوس عمل مین جسکو کرتا ہی فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے لیبلوکم ایکم احسن عملا مین فرمایا ہی حسن عمل وہ ہی کہ خالص وبروجہ صواب ہو پس اگر خالص ہی اور بروجہ صواب نہین ہی یا بروجہ صواب ہے اور خالص نہین ہی تو قبول نہوگا اور فرمایا خالص وہ ہی کہ لوجہ اللہ ہو اور صواب وہ ہے کہ موافق سنت کی ہو

باب ۲۶ پہلے پہل قبر مین میت کی پاس عمل حاضر ہوتا ہی (۱) ابن ابی الدنیا نی کتاب القبور مین ولید بن عمرو بن ساج سی روایت کیا ہی کہا مجہی یہ بات پہونچی ہے کہ اول چیز جسکو میت پاتا ہی ایک حرکت ہے نزدیک اونکے دونون پاؤن کی پس میت کہتا ہے تو کون ہی وہ کہتا ہے مین تیرا عمل ہون (۲) ابن ابی الدنیا نی یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجہی یہ بات پہونچی ہے کہ میت جبکہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی تو اوسی اوس کے اعمال گہیر لیتے ہین پہر اللہ اون کو نطق عنایت کرتا ہے پس کہتی ہین اے بندے تنہا اپنے گڑہے مین منقطع ہوگئے تجہسے دوست اور گہر والے سو کوئی انیس نہین ہے

تیرے لیے آج سوا ہماری ۱۲ عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ میت لحد مین رکھا جاتا ہی تو اول شے جو اوسکو آتی ہی وہ اوسکا عمل ہی پس مارتا ہے اوسکی بائین ران کو اور کہتا ہے مین تیرا عمل ہون میت کہتا ہے کہان ہین میرے گہروالے اور میری اولاد اور میری قرابت والی اور جو کہ اللہ تعالی نے مجھے دیا تہا پس عمل کہتا ہے چہوڑا تو نے اپنے گہروالون اور اولاد و قرابت والون کو اور جو کہ تجھے اللہ نے دیا تہا پیٹھ کے پیچھے سو داخل ہوا تیری قبر مین تیرے ساتھ سوا میرے پس کہتا ہے ای کاش مین بہی کو اختیار کرتا اپنے اہل و اولاد و قرابت والون پر اور اوسپر جو مجہی اللہ نے دیا تہا اسواسطی کہ داخل ہوا میری ساتھ سوا تیرے ۱۳ احمد بن ابی الحواری نے کہا ہمکو حدیث کی ابراہیم بن فضل نی ابو الملیح رقی سے کہا جبکہ داخل کیا جاتا ہے ابن آدم اپنی قبر مین تو باقی نہین رہتی کوئی چیز جس سے وہ دنیا مین ڈرتا تہا سوای اللہ عز و جل کی مگر وہ اوسکے لیے متمثل ہوتی ہی وہ اوسے ڈراتی ہے اوسکی لحد مین کیونکہ وہ دنیا مین اوس سی ڈرتا تہا سوای اللہ عز و جل

باب ۲۷ بیان مین مخاطبت قبر کے میت سے

(۱) ترمذی و حسنہ نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی اور حسن کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی بہت کرو یاد ہادم لذات کی یعنی قطع کرنیوالی لذتون کا ذکر بہت کیا کرو کہ وہ موت ہے پس بیشک نہین آیا قبر پر کوئی دن مگر اوسنے کلام کیا اوسمین پس کہتی ہی مین گہر ہون غربت کا اور مین گہر ہون تنہائی کا مین گہر ہون مٹی کا مین گہر ہون کیڑونکا پس جبکہ مومن بندہ دفن کیا جاتا ہی تو قبر اوس سی کہتی ہی مرحبا و اہلا یعنی تو فراخ جگہہ مین اور گہروالون مین آیا خبردار بیشک تو البتہ محبوب تر تہا اونکا جو میری پیٹھ پر چلتے ہین طرف میری پس جبکہ آج مین تیری والی ہوئی اور تو میری طرف آیا سو اب تو دیکھیگا میری احسان کو تیری ساتھ پس وسیع ہو جاتی ہی واسطے اوسکی دراز حد بصر تک اور کہولا جاتا ہی اوسکی واسطے دروازہ جنت کا اور جبکہ دفن کیا جاتا ہی فاجر یا کافر بندہ تو قبر اوس سے کہتی ہی لا مرحبا و لا اہلا خبردار بیشک تو البتہ مبغوض تر تہا اونکا جو میری پیٹھ پر چلتے ہین طرف میری پس جبکہ آج مین تیری والی ہوئی اور تو میری طرف آیا تو اب تو دیکھیگا میرے کام کو تیرے ساتھ فرمایا پس وہ ملجاتی ہی اوسپر یہانتک کہ ملجاتی ہین اور مختلف ہو جاتی ہین پسلیان اوسکی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اشارہ فرمایا اپنی مبارک انگلیون سی پس داخل کیا بعض انگلیون کو بعض کے جوف مین فرمایا اور مسلط کیے جاتے ہین اوسکے لیے ستر بڑے سانپ کہ اگر ایک اونمین سی زمین مین پہونک مار دی تو وہ نہ اگاوے کسی چیز کو جب تک کہ دنیا باقی ہی پس وہ اوسے کاٹتے اور نوچتے ہین یہانتک کہ اوسکو حساب کی طرف لیجاوینگے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ سوای اسکے نہین کہ قبر ایک چمن ہی جنت کے چمنون سی یا ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہون سی ۲ طبرانی نے اوسط مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نکلے ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک جنازے مین پس آپ بیٹھے طرف ایک قبر کے پس فرمایا نہین آتا ہی اس قبر پر کوئی دن مگر وہ بآواز کشادہ و تیز کہتی ہے ای بنی آدم تو کیونکر مجہی بہول گیا کیا تو نے نہ جانا کہ مین گہر ہون تنہائی کا گہر ہون غربت کا گہر ہون وحشت کا گہر ہون کیڑون کا گہر ہون تنگی کا مگر وہ شخص کہ اوسپر اللہ مجہی کشادہ کر دی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ قبر یا تو ایک چمن ہی جنت کی چمنون سی یا ایک گڑہا ہی آگ کے گڑہون سی ۳ ابن ابی الدنیا حکیم ترمذی ابو یعلی امام احمد حاکم نے کنی مین طبرانی نے کبیر مین اور ابو نعیم نے ابو حجاج ثمالی سی روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی قبر میت سے کہتی ہی جبکہ وہ اوسمین رکہا جاتا ہی خرابی ہو تیری ای ابن آدم تجہی کس چیز نے میرے ساتھ مغرور کیا کیا تو نے نہ جانا کہ مین گہر ہون فتنہ کا گہر ہون تاریکی کا گہر ہون تنہائی کا گہر ہون کیڑون کا تجہے کس چیز نے مجہسے بہکایا جبکہ تو اکڑتا ہوا مجہپر گذرتا تہا پس اگر وہ نیک ہے تو اوسکی طرف سی قبر کا جواب دینی والا جواب دیتا ہی پس کہتا ہے بہلا دیکہہ تو وہ نیک بات کا حکم اور بری بات سی منع کرتا تہا پس قبر کہتی ہی بیشک مین اب اوسپر سبز ہوئی جاتی ہون اور اوسکا جسم نور ہو جاتا ہی اور اوسکی روح اللہ تعالی کی طرف چڑہ جاتی ہی ۴ ابن مندہ نی کتاب الروح مین طریق مجاہد سی براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ وہ محتضر ہوتا ہی تو اوسکی پاس ایک فرشتہ آتا ہی اچہی سی اچہی صورت اور بہتر سے بہتر خوشبو مین پس وہ اوسکی نزدیک بیٹہتا ہی واسطے قبض کرنے اوسکی روح کی اور آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے مع حنوط جنت کی اور کفن جنت کی اور وہ

اوس سے دوری پر بیٹھتی ہین پس ملک الموت اوسکی روح کو اوسکے جسم سے نکالتے ہین پسینا کرکے پھر جبکہ وہ ملک الموت کی طرف آگئی تو وہ دونون فرشتے جلد
اوسکی طرف آتی ہین پھر اوسکو اونسے لے لیتے ہین جنت کا حنوط اوسی لگاتی ہین جنت کے کفن مین اوسکو کفناتے ہین پھر اوسکو آسمان کی طرف چڑہاتی ہین
اوسکے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتی ہین اور فرشتے اوس سے خوش ہوتی ہین اور کہتے ہین یہ پاک روح کسکی ہے جسکے لیے آسمان کی دروازے کھولی گئے
اور اچھے سے اچھے نام کے ساتھ اوسکا نام لیا جاتا ہے جسکے ساتھ اوسکا نام لیتی تھے دنیا مین پس کہتی ہین کہ یہ روح فلان کی ہے پھر جبکہ اوسکو آسمان کی طرف
لے چڑھتے ہین تو اوسکی مشایعت کرتی ہین ہر آسمان کے مقرب فرشتے یہانتک کہ رکھی جاتی ہے روبرو اللہ کے نزدیک عرش کی پس نکالا جاتا ہے اوسکا عمل
علیین مین پھر فرماتا ہے اللہ عز وجل واسطے مقربین کے تم گواہ رہو کہ بیشک مینے بخش دیا واسطے صاحب اس عمل کی اور مہر کیجاتی ہے اوسکی کتاب یعنی نامہ اعمال
پس رد کیجاتی ہے علیین مین پھر فرماتا ہے اللہ تعالی پھیر لیجاؤ میرے بندے کی روح کو طرف زمین کی کیونکہ مینے اونکو وعدہ دیا ہے کہ بیشک مین اونکو پھیرونگا اوسی مین
پس جبکہ رکھا جاتا ہے مومن اپنی لحد مین تو زمین اوس سے کہتی ہے بیشک تو البتہ دوست تہا طرف میرے اور تو میری پیٹھ پر تہا پس کیونکر جبکہ تو میرے پیٹ مین آگیا
اب مین تجھے دکھاؤنگی کہ مین تیرے ساتھ کیا کیا کچھ کرونگی پس فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے قبر اوسکی مین اوسکی درازی نظر تک اور کھولا جاتا ہے اوسکی واسطے ایک دروازہ
نزدیک اوسکی دونون پاؤن کے طرف جنت کی پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ تو طرف اوس چیز کے کہ تیار کیا اللہ نے واسطے تیرے ثواب سے اور کھولا جاتا ہے اوسکی لیے ایک دروازہ
نزدیک اوسکی سر کے طرف نار کی پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ تو طرف اوس چیز کے کہ پھیر دیا اللہ نے تجھسے عذاب پہر اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو سو رہ خنک چشم پس نہین ہے
کوئی چیز کہ دوست تر ہو طرف اوسکی قیامت کے قائم ہونے سے ۵ ابن ابی الدنیا نے عبد اللہ بن عبید سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک میت بیٹھتا ہے اور وہ سنتا ہے اپنے ساتھ جانیوالونکی آواز قدم کو پس کلام نہین کرتی اوس سے کوئی چیز اول اوسکے گڑھے سے
پس وہ کہتا ہے خرابی ہو تیری ای آدم کے بیٹے کیا تو نہ ڈرا مجھسے اور میری ضیق وتنگی وبدبو وہول اور کیڑون سے کہ تو اوسکے لیے تیاری کرتا سو تونے میری واسطے
تیاری نہ کی ۶ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک بندہ جبکہ رکھا جاتا ہے قبر مین تو وہ اوس سے کلام کرتی ہے
پس کہتی ہے ای ابن آدم کیا تونی نہ جانا کہ مین گھر ہون تنہائی کا گھر ہون تاریکی کا گھر ہون حق کا ای ابن آدم تجھے کس چیز نے مجھسے دھوکا دیا کہ مقرر
تو میرے گرد اکڑتا ہوا چلتا تہا پس اگر وہ مومن ہے تو اوسکے لیے فراخی کیجاتی ہے اور اوسکی منزل سبز کر دیجاتی ہے اور اوسکی روح جنت کی طرف چڑہائی
جاتی ہے ۷ ابن ابی شیبہ نے یزید بن شجرہ سے روایت کیا ہے کہا قبر مرد کافر یا فاجر سے کہتی ہے کیا تونی یاد نہ کی میری تاریکی کیا یاد نہ کی تونے میری وحشت
کیا یاد نہ کی تونے میری تنہائی کیا یاد نہ کی تونے میری تنگی کیا یاد نہ کیا تونے میرے غم کو ۸ عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک قبر البتہ
کہتی ہے ای ابن آدم کیا تیار کیا تونے میرے لیے کیا تونی نہ جانا کہ مین غربت کا گھر ہون تنہائی کا گھر ہون آکلہ کا گھر ہون کیڑون کا گھر ہون ۹ ابن ابی الدنیا
نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر ندا کرتا ہے اوسکو گڑھا اوسکا جسمین وہ دفن کیا جاتا ہے کہ مین گھر ہون تاریکی کا
اور وحدت وانفراد کا پس اگر تو اپنی حیات مین اللہ کا مطیع ہوتا تو مین آج تجھپر رحمت ہوتی اور جبکہ تو اپنے رب کا تیری حیات مین نافرمان تہا تو مین آج
تجھپر نقمت ہون یعنی کینہ وعذاب مین وہ گھر ہون کہ جو شخص اوسمین داخل ہوا فرمانبردار ہو کر تو وہ اوس سے نکلیگا خوش ہو کر اور جو اوسمین داخل ہوا نافرمان ہو کر
وہ اوس سے نکلیگا ہلاک ہو کر ۱۰ جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ بیشک قبر کے لیے ایک زبان ہے کہ وہ اوس سے بولتی ہے کہتی ہے ای ابن آدم تو مجھے
کس طرح بھول گیا کیا تونی نہ جانا کہ مین وحشت کا گھر ہون غربت کا گھر ہون کیڑون کا گھر ہون تنگی کا گھر ہون مگر وسیع کر دے اللہ کسی آدمی سے ۱۱ ابو بکر بن عبد العزیز
بن جعفر فقیہ حنبلی نے کتاب الشافی فی الفقہ مین بسند خود براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم نکلے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازے مین پس پایا
قبر کو کہ لحد نہین بنائی گئی تھی آپ بیٹھے اور ہم آپ کے گرد بیٹھے آپ نے فرمایا جبکہ میت اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے پھر وہ اوسپر برابر کر دیجاتی ہے تو زمین اوس سے کلام کرتی ہے

پس کہتی ہی کیا تو نی نہجانا کہ مین وحشت وغربت وکیرون کا گہر ہون سو تو نے میرے واسطے کیا تیار کیا سند یہ ہی حدثنا اسمعیل بن ابراهیم الشیرازی
حدثنا محمد بن حماد قرئی علی عبدالرزاق وانا حاضر عن الثوری عن الاعمش عن المنهال بن عمرو عن زاذان عن البراء ۱۲ بیہقی نی شعب مین بلال بن
سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ندا کرتی ہی قبر ہر دن مین کہ مین غربت کا گہر ہون اور گہر کیرون کا اور گہر وحشت کا اور مین ایک گڑہا ہون آگ کے
گڑہون سی یا ایک چمن جنت کے چمنون سی اور بیشک مومن جبکہ اپنی لحد مین رکہا جاتا ہی تو کلام کرتی ہے اوس سی زمین اوسکے نیچے سے پس کہتی ہی قسم ہی البتہ
کی البتہ مقرر مین تجہی دوست رکہتی تہی اور تو میری پیٹہ پر تہا پس کیونکر تجہے دوست نہ رکہونگی حال آنکہ تو میرے پیٹ مین آگیا پس جبکہ مین تیری والی کیگئی
تو اب تو جان لیگا کہ مین تیرے ساتہ کیا کرتی ہون پس وہ اوسکی لیے وسیع ہوجاتی ہے اوسکی درازی نگاہ تک اور جبکہ کافر رکہا جاتا ہی تو کہتی ہے والبتہ
مقرر مین تجہی مبغوض رکہتی تہی اور تو میری پیٹہ پر چلتا تہا پس جبکہ مین تیری والی کی گئی تو اب تو جان لیگا کہ مین کیا کرتی ہون پس دباتی ہی اوسکو ایسا دباؤ کہ
ادہر سی اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین ۱۳ دیلمی نی ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی تیاری کرو تم واسطے
اپنی قبرون کی پس بیشک قبر ہر دن مین سات بار کہتی ہی ای ابن آدم ضعیف تو رحم کر اپنی حیات مین اپنی جان پر پہلی اس سی کہ تو مجہسے ملاقات کری مین تجہپر رحم
کرونگی وتکون منع المروۃ ۱۴ ابن ابی الدنیا نے قبور مین اور ابن مندہ نی عمرو بن ذر سے روایت کیا ہی کہا جبکہ داخل ہوتا ہی مومن اپنے گڑہے مین تو زمین
اوسکو ندا کرتی ہی کیا فرمانبردار ہی یا نافرمان پس اگر وہ نیک ہی تو ندا کرتا ہی اوسکو ایک منادی گوشۂ قبر سی کہ ہوجا تو واسیر سبز اور ہوجا اوسپر رحمت پس اچہا بندہ
تہا واسطے اللہ کی اور اچہا پہیر لایا گیا طرف تیری پس زمین کہتی ہی اب اس وقت مستحق کرامت کا ہوا ۱۵ ابن ابی الدنیا نے قبور مین محمد بن صبیح سی روایت کیا ہی کہا
ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ آدمی جبکہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی پس عذاب کیا گیا یا پہونچی اوسکو بعض وہ چیز جسکو مکروہ رکہتا ہی تو ندا کرتی ہین اوسکو اوسکی پڑوسی مردون سے
کہ ای پیچہے رہنے والی دنیا مین بعد اپنے بہائیونکی کیا نہوئی تیرے لیے ہم مین عبرت کیا نہوئی واسطے تیرے ہمارے آنی مین تجہسے پہلے فکر کیا نہ دیکہا تو نی منقطع ہونا ہمارے
اعمال کا ہمسے اور تو مہلت مین تہا پس تو نی کیون نہ مافات کا تدارک کیا اور ندا کرتے ہین اوسکو قطعات قبر کے کہ ای دہوکا کہانیوالی زمین کی پشت پر کیون نہ عبرت پکڑی
تو نی اون لوگونسی جو کہ غائب کیے گئے تیرے گہر والونسی زمین کے پیٹ مین اونہین سی کہ دہوکا دیا اونکو دنیا نی تجہسے پہلے پہر دوڑالیگئی اونکو اجل اونکی طرف قبرون کی اور تو
اونکو دیکہتا ہی اوٹہائی ہوے کہ لیے جاتی ہین اونکو اونکی دوست طرف اوس منزل کی کہ جس سی کوئی چارہ نہین ہی ۱۶ سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص کہ قبر کی یاد
بہت کرتا ہی وہ اوسکو پائیگا ایک چمن جنت کے چمنون سے اور جو شخص اوسکی یاد سی غافل رہتا ہے وہ پائیگا اوسکو ایک گڑہا آگ کے گڑہون سی ۱۷ خطیب نے
اپنی تاریخ مین یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجہو یہ بات پہونچی ہی کہ میت جبکہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی تو گہیر لیتی ہین اوسکو عمل اوسکی پہر اللہ تعالی
اونکو نطق عنایت کرتا ہی پس کہتی ہین ای بندہ تنہا اپنے گڑہے مین منقطع ہوگئے تجہسے دوست اور گہر والی پس نہین ہی کوئی انیس واسطے تیری آج سوا ہماری پہر یزید روتے
پس کہتی خوشی ہی اوسکے لیے جسکا انیس صالح ہی اور خرابی ہی اوسکی کہ جسکا انیس وسیر وبال ہی ۱۸ بیہقی نی شعب الایمان مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کیا
خبر نہ دون مین تمکو دو دن اور دو رات کی کہ نہ سنا خلائق نی مثل اونکی اول دن وہ ہی کہ آئیگا تیری پاس خوشخبری دینی والا اللہ سی یا تو ساتہ اللہ کی رضا کی یا اوسکی غصہ
کے اور ایک دن وہ ہی کہ کہڑا ہوگا تو اوسمین روبرو اللہ تعالی کی لیگا تو اوسمین اپنی کتاب یعنی نامۂ اعمال کو یا تو اپنے داہنے ہاتہ مین یا بائین مین اور ایک رات وہ
ہی کہ میت اپنی قبر مین رات گذارتا ہی کہ نہ گذاری کوئی رات پہلے اوس سی مثل اوسکی اور ایک وہ ہی کہ جسکی صبح کو قیامت کا دن ہی اوسکی بعد اور کوئی رات نہین ہے

باب ۳۸ فتنۂ قبر کے بیان مین ❊ فصل معنی فتنۂ قبر کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ فتنہ کے معنے عربی زبان مین امتحان آزمایش
کے ہین ہوکہا اللہ تعالی نی موسی علیہ السلام کے حق مین ارشاد فرمایا ہے وفتناك فتونا راغب نی کہا فتنہ وہ سختی ہے جس سی انسان کا حال نیک وبد ظاہر
ہوجاوی علماء لغت نی اسکے سوا اور معنی بہی بیان کیے ہین مقبور کے معنے مدفون کی ہین قبر مردے کی جای قرار کو کہتی ہین مراد فتنۂ قبر و مقبور سی منکر نکیر کی تجہیم

زمین :

ہی چنانچہ آیندہ اسکی تفصیل آویگی **فصل ملائکہ سوال کی نام اور اونکی صفت کے بیان مین** جاننا چاہیے کہ سوال کی فرشتون مین سی ایک کا نام منکر بفتح کاف صیغہ اسم مفعول ہی اور دوسرے کا نام نکیر بروزن فعیل ہی یعنی اوپری لوگ کیونکہ ان کی صورت شکل نہ تو آدمیون کی خلق کے مشابہ ہی نہ فرشتون کے نہ حیوانات کے بلکہ یہ دونون ایک نئی مخلوق ہی انکی طرف دیکھنے والون کو انکی خلقت مین کسی طرح کا انس نہین ہی اللہ تعالی نی مومن کے لیے انکو تکرمہ یعنی عزت و تعظیم ٹھیرایا ہی تاکہ اوسکو ثابت رکھی اور بصیرت دی اور منافق کی لیے اوسکا ہیبت کہ اونکے واسطے عالم برزخ مین مبعوث ہونے سے پہلے اونکو مقرر کیا ہی تاکہ اوسپر عذاب و تری حکیم ترمذی رحمۃ اللہ تعالی نے ایسا ہی فرمایا ہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ منکر بفتح کاف ضبط ہی مین نہین جانتا کہ اسمین اختلاف ہو یعنی ائمہ لغت و حدیث کے درمیان مین یہ بات متفق علیہ ہی تا آنکہ مجد الدین رحمہ اللہ نی قاموس مین اسکی تصریح فرمائی ہی شیخ عماد الدین بن یونس شافعی رحمہ اللہ کہتی ہین کہ دو فرشتے جو کہ مومن کی پاس آتی ہین اونمین سی ایک کا نام مبشر ہی دوسرے کا نام بشیر لیکن جمہور علماء سی جو منقول ہی یہ قول اوسکی خلاف ہی اور نص احادیث بھی اسکو رد کرتی ہی حدیثون کی لفظ اس باب مین بکرات و مرات اسی کتاب مین کچھ گذر چکے اور بہت کچھ آوینگی سب جگہ اونکا نام منکر و نکیر ہی آیا ہی بلکہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے آدمی کو یہی ارشاد فرمایا کہ پس آوینگے تیرے پاس منکر و نکیر جیسا کہ آیندہ آویگا طبرانی نی اوسط مین بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ نام اون دونون فرشتون کے جو کہ قبر مین آتی ہین منکر و نکیر ہین اور یہ عام ہی باوجود اسکی کہ کلام ابن یونس کا مبنی ہی اتحاد ملائکہ پر جیسا کہ حلیمی نی بغیر دلیل اسکا دعوی کیا ہی سیوطی رضی اللہ عنہ نی درمنثور اور شرح الصدور مین احادیث سوال کی جمع فرمایا ہی چنانچہ اونکا ذکر آیندہ ہوگا اونمین ایک حرف بھی مطابق دعوی ابن یونس کے اور حلیمی کے نہین ہی **فائدہ** مرسل ضعیف مین آیا ہی کہ سوال کے لیے چار فرشتے آتے ہین ایک منکر دوسرا نکیر تیسرا **ناکور** چوتھا **رومان** ابن لال نی ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ آتی مین قبر مین منکر و نکیر و ناکور و رومان ابن جوزی نی کہا اس حدیث کی کچھ اصل نہین ہی یعنی موضوع ہی اور ضمرہ تابعی ہین اور در روایت وقف کی ظاہر ہی شرح الصدور مین فرمایا ہی کہ ابو نعیم نے ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ فتان قبر کے تین ہین انکر و ناکور و رومان ابن لال و ابن جوزی نی موضوعات مین ضمرہ بن حبیب سی مرفوعا اخراج کیا ہی کہ فتان قبر کے چار ہین منکر و نکیر و ناکور اور سردار اونکا رومان ہی ابن جوزی نی کہا کہ اسکی کچھ اصل نہین ہی اور ضمرہ تابعی ہین اور رفعا وقف کی اونپر ثابت تر ہی شیخ الاسلام ابن حجر رحمہ اللہ سی کسی نی رومان کا حال پوچھا کہ آیا آتا ہی میت کی پاس ایک فرشتہ کہ اوسکا نام رومان ہی پس جواب دیا کہ ایسی سند سی وارد ہوا ہی کہ اوسمین لین ہی یعنی اسکی سند نرم ہی پکی نہین ہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ نی بیاض مین اس طرف اشارہ کیا ہی لیکن درمنثور مین اس روایت کا ذکر نہین فرمایا

فصل بیان مین حلیہ منکر و نکیر کے رنگ سیاہ بال پیچیدہ اتنے لمبے کہ اونکو اپنے پانون مین گھسیٹتے چلین گی آنکھین نیلگون ایسی چمکتی ہوئی جیسے برق خاطف یا بسبب نہایت سرخی کی جیسے تانبے کی دیگین سانسین اونکی جیسے آگ کے شعلے جبکہ دم لینگے تو اونکے مونہہ سے آگ کے شعلے نکلین گے آواز اونکی جیسے بادل کی کڑک دانت مونہہ سے نکلے ہوے جیسے بیل کے سینگ اتنے لمبے کہ زمین تک پہونچے ہوے اونسی بزور و قوت زمین کو کھودتی ہوئی میت تک پہونچین گی ہاتھون مین اونکے لوہے کے گرز ہونگی ایک گرز اتنا بوجھل ہوگا کہ اگر سارے لوگ جو منی مین جمع ہوتے ہین اوسکو اوٹھاوین تو نہ اوٹھا سکین اور وہ باوجود اس بوجھ کی اونکی ہاتھ مین ایسا ہوگا جیسے کسی آدمی کی ہاتھ مین پر کاہ ہو علیہما الصلوۃ والسلام

فصل بیان مین احادیث فتنہ قبر کے مراد فتنۂ قبر سی منکر نکیر کا سوال ہی اس باب مین ۲۷ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے متواتر روایت ہی وہ یہ ہین ١ انس ٢ براء ٣ تمیم داری ٤ بشیر بن اکال ٥ ثوبان ٦ جابر بن عبد اللہ ٧ عبد اللہ بن رواحہ ٨ عبادہ بن صامت ٩ حذیفہ ١٠ ضمرہ بن حبیب ١١ ابن عباس ١٢ ابن عمر ١٣ ابن عمرو ١٤ ابن مسعود ١٥ عثمان بن عفان ١٦ عمر بن خطاب ١٧ عمرو بن عاص ١٨ معاذ بن جبل ١٩ ابو امامہ ٢٠ ابو الدرداء ٢١ ابو رافع ٢٢ ابو سعید خدری ٢٣ ابو قتادہ ٢٤ ابو ہریرہ ٢٥ ابو موسی ٢٦ اسماء ٢٧ عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین **حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ** (١) بخاری و مسلم وغیرہما طریق

قتادہ سی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بیشک بندہ جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہی اور اوسکی ساتھ والی اوس سے
پیٹھ پھیرتی مین تو بیشک وہ البتہ سنتا ہی اونکے جوتون کی آواز کو فرمایا کہ آتی مین اوسکے پاس دو فرشتے پس وہ اوسکو بٹھاتی ہین پہر وہ اوس سی کہتی ہین تو کیا کہتا تہا
اس آدمی کے حق مین جو تمہاری درمیان مین تہا جسکو محمد کہا جاتا تہا فرمایا پس مومن کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول
ہین پس اوس سی کہا جاتا ہے دیکھہ تو طرف اپنے ٹھکانے کے آگ سی کہ بدلدیا اللہ نی تجھکو اوسکی عوض ایک ٹھکانا جنت سی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا پس وہ
اون دونون کو ایک ساتھ دیکھتا ہی قتادہ نی کہا اور ہماری لیے ذکر کیا گیا ہی کہ فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین ستر گز اور سبزی سی اوسپر بہر دیجاتی ہی اور لیکن
منافق و کافر پس اوس سی کہا جاتا ہی تو کیا کہتا تہا اوس شخص کے حق مین وہ کہتا ہے مین نہین جانتا مین کہتا تہا جو لوگ کہتی تہین پس کہا جاتا ہی نہ تونی جانا اور نہ
تونی پڑہا اور مارا جاتا ہی لوہے کی ہتوڑون سی ایک مار پس ایک چیخ مارتا ہے کہ سنتے ہین اوسکو جو اوسکی ارد گرد ہین سوای جن وانس کی [۲] امام احمد وابو داؤد نی اپنی
سنن مین اور بیہقی نی عذاب قبر مین اور ابن مردویہ نی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بیشک یہ امت آزمائی
جاتی ہی اپنی قبرونمین اور بیشک مومن جبکہ رکھا جاتا ہی اپنی قبر مین تو آتا ہی اوسکے پاس ایک فرشتہ پس اوس سی سوال کرتا ہے تو کیا پوچھتا تہا پس اگر اللہ نے اوسکو
ہدایت کی تو کہتا ہی مین اللہ کو پوچھتا تہا پس اوس سی کہا جاتا ہی تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا تہا وہ کہتا ہے وہ اللہ کے بندی اور اوسکے رسول ہین پس سوال نہین
کیا جاتا ہی کسی چیز سے بعد اسکے پہر لیجاتی ہین اوسکو طرف اوس گہر کے جو اوسکے لیے تہا آگ مین پس اوس سی کہا جاتا ہی یہ تیرا گہر تہا آگ مین ولیکن اللہ نے تجھے بچالیا
اور تجھپر رحم کیا پس بدلدیا تجھکو اسکے عوض ایک گہر جنت مین پس وہ کہتا ہے مجھے چہوڑو تاکہ مین جاؤن پس اپنی گہر والون کو خوشخبری دون اوس سی کہا جاتا ہے
تو ٹہر جا اور بیشک کافر جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہی تو اوسکی پاس ایک فرشتہ آتا ہی پس اوسی جہڑکتا ہی کہتا ہے تو کیا پوچھتا تہا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پہر
اوس سی کہا جاتا ہی تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا تہا کہتا ہے مین کہتا تہا جو لوگ کہتی ہین پس مارتا ہی اوسکو لوہے[1] کے گرز سی درمیان اوسکے دونون کانون کے
پس وہ ایک چیخ مارتا ہی کہ سنتی ہی اوسکو خلائق سوای جن وانس کی [۳] دیلمی نی انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ داخل ہوتی ہین منکر نکیر میت
پر اوسکی قبر مین وہ اوسی بٹھاتی ہین پس اگر مومن ہی تو اوس سی کہتی ہین کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے وہ کہتی ہین اور کون ہی نبی تیرا وہ کہتا ہی محمد ہین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہین اور کون ہی امام تیرا یہ کہتا ہے قرآن ہی پس فراخ کر دیتے ہین اوسپر قبر اوسکی اور اگر وہ کافر ہے تو اوس سی کہتی ہین کون ہے رب تیرا
وہ کہتا ہی مین نہین جانتا کہتی ہین اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا وہ کہتے ہین اور کون ہی امام تیرا کہتا ہے مین نہین جانتا پس وہ اوسی مارتی ہین
عمود[2] سی ایک ضرب یہانتک کہ قبر آگ سی شعلہ مارنے لگتی ہی اور تنگ کیجاتی ہی اوسپر یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین یعنی ادہر کی ادہر اور ادہر کی ادہر آجاتی ہین
حدیث براء و تمیم داری رضی اللہ عنہما یہ دونون حدیثین اوس باب مین گذر چکین کہ جس مین یہ ذکر ہے کہ میت کی پاس ملائکہ حاضر ہوتی ہین
حدیث بشیر رضی اللہ عنہ بزار و طبرانی و ابن سکن نی ایوب بن بشیر عن ابیہ سی روایت کیا ہی کہ بشیر نے کہا کہ بنی معاویہ مین لڑائی تہی پس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تشریف لیگئی کہ اونکی درمیان مین صلح کرا دین آپ نی ایک قبر کی طرف التفات فرمایا پس کہا کہ نہ جانا تونی آپ سی عرض کیا گیا فرمایا کہ بیشک یہ مجھ سے
پوچھا جاتا ہی سو اوسنی کہا کہ مین نہین جانتا **حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ** ابو نعیم نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ مرتا ہی مومن تو نماز اوسکی سر کے نزدیک ہوتی ہی اور صدقہ اوسکی داہنی طرف اور روزہ نزدیک اوسکے سینے کی اور ذکر کیا حدیث قبر کو
مثل حدیث براء کے اسی طرح اسکو حلیہ مین وارد کیا ہی اور پورا ذکر نہین کیا **حدیث جابر رضی اللہ عنہ** [۱] امام احمد و طبرانی نی اوسط مین اور بیہقی و
ابن ابی الدنیا نی طریق ابی الزبیر سی روایت کیا ہی کہ ابو الزبیر نی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سی فتان[3] قبر کا سوال کیا اونہون نی کہا مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تہے بیشک یہ امت اپنی قبر دون مین آزمائی جاتی ہی پس جبکہ مرد مومن اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہی اور اوسکے پاس سی اوسکی اصحاب

[1] ایک نسخہ مین مطرق دوسرے مین مطارق ہے واللہ اعلم ۱۲ [2] عمود بفتح ستون تہا و بیان دو طرف ستلزمہ منتخب [3] ایک نسخہ مین فتانی القبر ہے ۱۲

پیٹھ پھیرتی ہین تو اوسکی پاس ایک فرشتہ سخت جھڑکنے والا آتا ہی پس اوس سی کہتا ہی تو کیا کہتا تہا اس آدمی مین پس مومن کہتا ہی مین کہتا ہون بیشک وہ رسول ہین اللہ کی اور اوسکی بندے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرشتہ اوس سی کہتا ہی تو دیکھ طرف تیری مقعد کے جو کہ تیرے لیے آگ سی تہا اللہ نے تجھکو اوس سی نجات دی اور بدلدیا تجھکو بعوض تیری اوس مقعد کی جسکو تو دیکھ رہا ہی آگ سی وہ تیرا مقعد جسکو تو دیکہہ رہا ہے جنت سی پس وہ اون دونون کو دیکہتا ہی مومن کہتا ہی مجہی چہوڑدو کہ مین اپنے گہروالون کو خوشخبری دون پس اوس سی کہا جاتا ہی تو ٹہیر جا اور لیکن منافق پس وہ بیٹہتا ہی جبکہ اوسکے پاس سی اوسکی گہروالے پیٹھ پہیرتی ہین پس اوس سی کہا جاتا ہی تو کیا کہتا تہا اس آدمی مین وہ کہتا ہی مین نہین جانتا کہتا ہون جو لوگ کہتی ہین۔ کہا جاتا ہی نہ جانا تو نے یہ تیرا مقعد ہے جو کہ تیرے لیے جنت سی تہا بدل دیا اللہ نے تجھکو اوسکی عوض مقعد تیرا آگ سی جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پس سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اوٹھایا جاتا ہی ہر بندہ قبر مین جسپر وہ مرا مومن اپنے ایمان پر اور منافق اپنے نفاق پر ۳ ابن ماجہ وابن ابی الدنیا وابن ابی عاصم نے سنت مین جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ داخل ہوتا ہے میت اپنی قبر مین تو نمودار کیا جاتا ہی اوسکی لیے سورج نزدیک اوسکے غروب کے پس بیٹہتا ہے اپنی دونون آنکہون کو ملتا ہی اور کہتا ہے مجھے چہوڑو کہ مین نماز پڑہون **ف** صاحب قصر الآمال رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ یہ قول اسپر دلالت کرتا ہی کہ وہ فرائض کے ادا کرنے مین اور اوسپر مداومت کرنی مین راسخ تہا دنیا مین ۴ ابن ابی الدنیا وابو نعیم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے کہ بیشک ابن آدم البتہ غفلت مین ہی اوس سی جسکے لیے وہ پیدا کیا گیا ہی بیشک اللہ جبکہ اوسکی پیدا کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو فرشتے سے کہتا ہی لکھ رزق اوسکا لکھ نقش قدم اوسکا لکھ اجل اوسکی لکھ شقی ہے یا سعید پھر یہ فرشتہ چڑھ جاتا ہی اور بہیجتا ہی اللہ اوسکی واسطے ایک اور فرشتہ پس وہ اوسکی حفاظت کرتا ہی یہانتک کہ وہ بالغ ہوتا ہی پھر یہ فرشتہ چڑھ جاتا ہی پھر مقرر کرتا ہی اللہ اوسپر دو فرشتون کو وہ اوسکی حسنات و سئیات کو لکھتی ہین پس جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہی تو یہ دونون فرشتے چڑھ جاتی ہین اور آتی ہین اوسکے لیے ملک الموت تاکہ اوسکی روح قبض کرین پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہی تو وہ روح کو اوسکی جسم مین پھیر دیتے ہین[۱] اور آتی ہین اوسکی پاس دو فرشتے قبر کے پس وہ اوسکا امتحان لیتی ہین پھر وہ دونون چڑھ جاتی ہین پھر جبکہ قیامت قایم ہوگی تو اوتریگا اوسپر فرشتہ حسنات کا اور فرشتہ سئیات کا پس کہینچین گی کتاب یعنی نامۂ اعمال کو جو کہ اوسکی گردن مین بندھا ہوا ہی پھر وہ دونون اوسکی ساتھ حاضر رہتے ہین ایک سائق یعنی ہانکنے والا اور دوسرا شہید یعنی گواہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارے آگے البتہ ایک امر عظیم ہی کہ تم اوس کی قدرت نہین رکہتی ہو پس تم مدد چاہو ساتھ اللہ عظیم کے ۵ ابن ابی عاصم وابن مردویہ وبیہقی نے طریق ابو سفیان سی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ رکہا جاتا ہی مومن اپنی قبر مین تو آتی ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس وہ اوسی جھڑکتی ہین وہ جاگ اوٹہتا ہی جیسے جاگ اوٹہتا ہے سونے والا پس اوس سے کہا جاتا ہی کون ہی رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے اللہ رب ہی میرا اور اسلام میرا دین ہے اور محمد میرے نبی ہین پس ندا کرتا ہی ایک منادی کہ اوسنے سچ کہا فرش کرو اوسکا جنت سی اور پہناؤ اوسکو جنت سی وہ کہتا ہی مجھے چھوڑو کہ مین اپنی گہروالون کو خبر کرون پس اوس سی کہا جاتا ہی تو ٹہیر جا ۷ **حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ** یہ حدیث اس باب مین گذر چکی جسمین یہ ذکر ہی کہ میت اپنی غسل دینی والی کو پہچانتا ہے ۸ **حدیث ضمرہ رضی اللہ عنہ** یہ حدیث فصل اسمار ملائکہ سوال مین گذر چکی ۹ **حدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ** ابن ابی الدنیا نے تہجد مین ابن نصر لیثی نے فضائل قرآن مین حمید بن زنجویہ نے فضائل اعمال مین عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ کہڑا ہو ایک تمہارا رات سی یعنی نماز پڑہے پس چاہیے کہ اپنی قرارت کو آواز سے پڑہے کیونکہ وہ بہگاتا ہی اپنے جہر سے شیطانون اور فاسق جنون کو اور بیشک وہ فرشتے جو کہ ہوا مین ہین اور گہر کے رہنے والی اوسکی قرارت کو سنتی ہین اور اوسکی نماز کے ساتھ نماز پڑہتے ہین پس جبکہ یہ رات گذر جاتی ہی تو یہ شب آیندہ کو اسکی وصیت کرتی ہی پس کہتی ہے تو اوسکو اس گہڑی بیدار کر دینا اور تو اوسپر ہلکا ہو جانا پھر جب اوسکو وفات حاضر ہوتی ہی تو قرآن آتا ہے پس اوسکی سر کے نزدیک کہڑا رہتا ہی اور وہ اوسکو

[۱] اصل عبارت الفاظ ردتے ہے مرود... یعنی دونون کا... ۱۲

کون ہے رب

میری بندے

حضر ہے

غسل دیتی ہین پہر جبکہ اوس سی فراغت ہوتی ہے تو قرآن داخل ہوتا ہے یہانتک کہ درمیان اوسکی کفن اور اوسکے سینے کے ہوجاتا ہی جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہاجاتا
ہے اور اوسکے پاس منکر نکیر آتی ہین تو قرآن نکلتا ہی پس درمیان اوسکی اور درمیان اون دونونکے ہوجاتا ہی پس وہ دونون قرآن سی کہتی ہین کہ تو ہمسی ہٹ جا
ہم چاہتے ہین کہ اوس سی سوال کرین وہ کہتا ہی واللہ مین اوس سے جدا ہونیوالا نہین ہون یہانتک کہ داخل کردون اوسکو جنت مین پس اگر تم آئے ہو کسی چیز
کے ساتھ مامور ہو تو تم اپنا کام کرو پس منکر نکیر اوس سی سوال کرتی ہین پہر قرآن طرف اوسکی دیکہتا ہی پس کہتا ہے کیا تو مجہے پہچانتا ہی وہ کہتا ہے نہین قرآن
کہتا ہی مین قرآن ہون مین وہ ہون کہ تیری رات کو بیدار رکہتا تہا اور تیرے دن کو پیاسا رکہتا تہا اور روکتا تہا تجہے تیری شہوت و کان و آنکہہ سی پس اب
تو مجہی پائیگا درمیان دوستون کی سچا دوست درمیان بہائیون کی سچا بہائی پس خوش ہوجا نہین ہے تجہپر بعد سوال منکر و نکیر کے کوئی ہم نہ حزن پہر منکر نکیر
اوسکی پاس سی نکل جاتی ہین پس قرآن اپنی رب تعالی کی طرف چڑہ جاتا ہی مانگتا ہے اوسکے واسطے بچہونا اور اوڑہنا پس حکم کیا جاتا ہی اوسکی لیے بچہونی اوڑہنے کا
اور قندیل کا نور جنت سی اور چنبیلی کا جنت کی چنبیلی سی پس اوٹہاتی ہین اوسکو ہزار فرشتے مقربین سماء دنیا سی سبقت کرتا ہی قرآن اونسے طرف اوسکی پس کہتا ہے
کیا تجہکو وحشت ہوئی بعد میری مین تو جب سی تجہسے جدا ہوا ہمیشہ زیادہ نہین کیا اسپر کہ اللہ سے کلام کیا بچہونے اوڑہنے چراغ مین سو یہ مین اوسکو تیری پاس
لے آیا پس فرشتے اوسپر داخل ہوتی ہین اوسی اوٹہاتی ہین اور وہ بچہونا بچہاتے ہین اور رکہتے ہین اوڑہنے کو نیچے اوسکے دونون پاؤن کی چنبیلی کو نزدیک
اوسکی سینے کی پہر اوسی اوٹہاتی ہین یہانتک کہ رکہتی ہین اوسکو اوسکی داہنی کروٹ پر پہر اونکے پاس سے چڑہجاتی ہین پس وہ اوس کروٹ پر لیٹتا ہی پس فرشتون کی طرف دیکہتا رہتا ہی یہانتک کہ آسمان مین داخل ہوجاتی ہین پہر قرآن جانب قبلہ قبر مین دہکا مارتا ہی تو وہ اوسپر کشادہ کردیجاتی ہی جسقدر
کہ اللہ چاہی اس سی اور کتاب ابو معاویہ مین یون ہی کہ فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے چارسو برس کی راہ کی پہر چنبیلی کو اوسکے سینے کے نزدیک سی اوٹہاتا ہے
پس اوسی اوسکی ناک کے نزدیک رکہتا ہی وہ اوسے تر و تازہ سونگہتا رہتا ہی صور پہنکنے کے دن تک پہر وہ اوسکے گہروالون کے پاس ہر روز ایک بار یا
دو بار آتا ہے اوسکے پاس اونکی خبر لاتا ہی اور اونکے لیے دعای خیر و اقبال کی کرتا ہی اوسکے بچون مین سی اگر کسی نی قرآن پڑہ لیا تو اوسکی خوشخبری اوسی دیتا ہے
اور اگر اوسکی اولاد بری ہے تو صبح و شام اوسکے گہر پر آتا ہی پس اوسپر روتا ہے نفخ صور تک حافظ ابو موسی نے کہا یہ خبر حسن ہی اسکو امام احمد بن حنبل اور ابو صیثمہ
اور ان دونون کی طبقہ نی جو کہ متقدمین سی ہین ابو عبد الرحمن مقری سی اونہون نی اپنی سند کو عبادہ رضی اللہ عنہ تک پہنچایا ہی اور اس حدیث کو بوجہ دیگر عقیلی نی
ضعفا مین اور ابن جوزی نے موضوعات مین عبادہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا کہ صحیح نہین ہی • احدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما
(۱) بیہقی نی کتاب عذاب قبر مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہوگا تیرا ای عمر جبکہ تجہے
پہونچاینگے طرف زمین کی پس کہودا جائیگا تیرے لیے تین ہاتہ ایک ہاتہ ایک بالشت ایک بالشت مین پہر آئینگے تیری پاس منکر نکیر سیاہ رنگ اپنی بالونکو کہینچتے ہوے
گویا آواز اونکی سخت گرج بادل کی اور گویا آنکہین اونکی بجلی چمکنے والی کہودتے ہوئے زمین کو اپنے دانتون سی پس وہ تجہے بٹہاوینگے حالانکہ تو خوفناک ہوگا پہر وہ
تجہے ہلاوینگے بیچین کرینگے ڈراوینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اوس دن اوس حال پر ہونگا جیسے مین اب ہون فرمایا ہان کہا تو اب مین
اونکو کفایت کرونگا ساتہ اذن اللہ کے یا رسول اللہ (۲) بیہقی نی بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
بیشک میت البتہ لوگون کی جوتون کی آواز کو سنتا ہی جبکہ پیٹہ پہیرتے ہین کہا پہر وہ بٹہتا ہے پس اوس سی کہا جاتا ہے کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی اللہ ہے پہر اوس
سے کہا جاتا ہی کیا ہے دین تیرا وہ کہتا ہی اسلام پہر اوس سی کہا جاتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا جاتا ہی اور کیا ہی علم
تیرا وہ کہتا ہی مینے اونکو پہچانا اور ایمان لایا اور اونکی تصدیق کی ساتہ اوس چیز کے کہ لائے اوسکو کتاب سی پہر فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے قبر مین اوسکی
درازی بصر تک اور کردیجاتی ہی روح اوسکی ہمراہ ارواح مومنین کے (۳) طبرانی نے اوسط مین بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا نام اون

عیسی بن شعیب

دونون فرشتون کے جو قبر مین آتی ہین منکر و نکیر ہین ۴ ابن ابی حاتم و بیہقی نی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا بیشک جو مومن جبکہ اوسکو موت
حاضر ہوتی ہی تو اوسکے پاس فرشتے حاضر ہوتی ہین پس اوسپر سلام کرتے ہین اور اوسکو جنت کی بشارت دیتے ہین پہر جبکہ وہ مر جاتا ہی تو اوسکی جنازے کے
ساتھ چلتے ہین پہر لوگون کی ساتھ اوسپر نماز پڑہتے ہین پس جبکہ وہ دفن ہو جاتا ہی تو اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہی پس اوس سی کہا جاتا ہے کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی
رب میرا اللہ ہی پہر اوس سی کہا جاتا ہی کون ہی رسول تیرا وہ کہتا ہی محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر اوس سی کہا جاتا ہے کیا ہے شہادت تیری وہ کہتا ہے
اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس یہ قول ہی اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین آمنوا الآیۃ پہر وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکی اوسکی قبر مین
حد بصر تک اور لیکن کافر سو اوترتی ہین فرشتے پس وہ اپنے ہاتھون کو بسط کرتی ہین بسط کے معنی ضرب کے ہین مارتی ہین اونکے موہنہ کو اور اونکی دُبر کو نزدیک موت کے
پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل ہوتا ہی تو بٹہایا جاتا ہی اوس سی کہا جاتا ہی کون ہے رب تیرا پس وہ اونکو کچہہ جواب نہین دیتا اور بہلا دیتا ہے اللہ اوسکو اسکی یاد اوس
جبکہ اوس سی کہا جاتا ہی کون رسول ہی جو کہ تم مین مبعوث ہوا تہا تو وہ اسکی ہدایت نہین پاتا اور نہ کچہہ اونکو جواب دیتا ہی پس یہ قول ہی اللہ تعالی کا ویضل اللہ
الظالمین ۵ جویبر نی اپنی تفسیر مین ضحاک سی ضحاک نی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی فرمایا کہ حاضر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص
کے جنازے مین انصار سی پس آپ پہونچے طرف اوسکی قبر کے اس حال مین کہ اوسکے لیے لحد نہین بنائی گئی تہی پس آپ بیٹھ گئے اور لوگ بہی بیٹھ گئی گویا اونکے
سر پر پرندے ہین یعنی خاموش باادب بیٹہی پس آپ نے اپنی نظر کو زمین کی طرف کیا ایک لکڑی آپ کے ساتھ تہی اوس سی زمین کو مارنے لگی پہر اپنی آنکہہ کو آسمان
کی طرف دُہایا پہر فرمایا اعوذ باللہ من عذاب القبر اس کلمے کو تین بار فرمایا یعنی مین پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کی عذاب قبر سی پہر فرمایا بیشک بندۂ مومن جبکہ ہوتا ہے
اقبال مین آخرت سی اور ادبار مین دنیا سے تو آتا ہی اوسکی پاس ملک الموت پس بیٹہتا ہے نزدیک اوسکی سر کے اور اوترتے ہین طرف اوسکے فرشتے اونکی ساتھ
تحفہ ہوتا ہے جنت کے تحفون سی اور حنوط جنت کے حنوط سی اور لباس جنت کی لباس سی پس وہ بیٹہتے ہین اوس سی درازی بصر تک دو صفین پس شروع کرتا ہے
ملک الموت اوسکو بشارت دیتا ہی پہر بشارت دیتی ہین فرشتے پس بہتی ہی جان اوسکی جیسے بہتا ہے قطرہ مشک کے دہانے سی واسطے خوشی کی اوس چیز کے
ساتھ جسکی بشارت ملک الموت نے دی یہانتک کہ جسوقت ملک الموت نی اوسکی جان کو لیلیا تو نہین چہوڑتے اوسکو فرشتے طرفۃ العین یہانتک کہ اوسکو
لے لیتے ہین اور ملا لیتی ہین اوسکو طرف اپنی ساتھ اون تحفون کے جنکو لیکر وہ اوترے پس ناگاہ خوشبو اوسکی مابین آسمان و زمین کو بہر دیتی ہی فرشتے کہتے ہین
کیا اچہی ہی یہ خوشبو پس فرشتے کہتے ہین یہ خوشبو فلان مومن کے نفس کی ہی کہ وہ آج قبض کیا گیا اور اوسپر درود بہیجتے ہین پہر جب اوسکو طرف آسمان کے
لے پہونچتی ہین تو اوسکی لیے آسمان کے دروازے کہولے جاتی ہین پس نہین ہے کوئی دروازہ مگر مشتاق ہی طرف اسکے کہ وہ اوس سی داخل ہو یہانتک کہ جسوقت
اوسکو اوسکے دروازۂ عمل سے داخل کرتی ہین تو وہ دروازہ اوسپر روتا ہی پس نہین گذرتے ہین اوسکو لیکر کسی آسمان والون پر مگر وہ کہتی ہین مرحبا ہے اس
نفس طیبہ کو جسنے اپنے رب کی وصیت کو قبول کیا یہانتک کہ پہونچتی ہین سدرۃ المنتہی تک پس کہتی ہین ملک الموت اور وہ فرشتے جو کہ اوسکی طرف اوترے تھی
یارب ہم نی فلان بن فلان مومن کی روح قبض کی اور وہ اوسکو اوس سی زیادہ تر جانتا ہی پس اللہ فرماتا ہی تم پہیر لیجاؤ اوسکو طرف زمین کی کیونکہ مینے اونکو اوس سے
پیدا کیا ہی اور اوسی مین اونکو پہیر لیجاؤنگا اور اوسی سی اونکو دوبارہ نکالونگا پس بیشک وہ سنتا ہی تمہارے جوتون کی آواز کو اور تمہاری ہاتہون کی جہاڑنے کو جبکہ
تم اوس سی پیٹہہ پہیر کے جاتی ہو پس آتے ہین اوسکی پاس تین فرشتے دو فرشتے تو رحمت کے فرشتون سی اور ایک ملائکۂ عذاب سی اور اوسکا عمل صالح اوسکو گہیرے ہوئے
ہوتا ہے اور نماز نزدیک اوسکے دونون پاؤن کی اور روزہ نزدیک اوسکے سر کے اور زکوۃ اوسکے داہنی طرف اور صدقہ اوسکے بائین جانب اور بر و حسن خلق اوسکے
سینے پر ہوتا ہی پس جبکہ آتا ہی اوسکو عذاب کا فرشتہ ناحیۂ قبر سی تو اوسکا عمل صالح اوس سی دفع کرتا ہی لیل اشارہ کرتا ہی ساتھ مرزبہ کے کہ اگر منی والی اوسپر جمع ہو جاویں
تو اوس سی نہ اوٹھا سکین پس کہتا ہی ای بندۂ صالح اگر ہوتی وہ چیز کہ جسنے تجہے گہیر لیا ہے نماز روزے زکوۃ صدقے تو البتہ مین تجہی اس مرزبہ سی مارتا ایک ایسی ضرب

لہ لفظ حدیث کا
محفوظ ہے محفوظ بالکسر
گرز بزرگ و عصا و جزآن
لہ چند نسخون مین
ھذہ الرائحۃ نفس
فلان المومن ہے یعنی
یہ خوشبو نفس فلان مومن
کی ہے واللہ اعلم ۱۲

کر شعلہ مارتی تیری قبر آگ سی وہ تم دونو کے لیے ہے اور تم اوسکے لیے پہر عذاب کا فرشتہ چڑہ جاتا ہی پس کہتا ہی ایک اون دونون کا اپنی صاحب سی کہ تو نہی
کر ساتھہ ولی اللہ کی کیونکہ بیشک وہ آیا ہی ہول شدید سی پس وہ کہتا ہی کون ہے رب تیرا مومن کہتا ہے اللہ پہر وہ کہتا ہی کیا ہی دین تیرا وہ کہتا ہی دین میرا اسلام
ہے پہر کہتا ہی کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس وہ دونون کہتے ہین اور تجہکو کس چیز نی معلوم کرایا وہ کہتا ہی مینے اللہ کی کتاب کو پڑہا
سو مین ایمان لایا ساتھہ اوسکی اور مینی تصدیق کی اور وہ دونون جہڑکتے ہین اوسکو نزدیک اسکی اور وہ سخت تر فتنہ ہی کہ مومن پر بیٹہ ہوتا ہی پس ایک منادی ندا
کرتا ہی آسمان سی کہ مقرر سچ کہا میری بندی نے سو تم بچہاؤ اوسکی لیے بچہونا جنت کی بچہونے سی اور پہناؤ اوسکو جنت کی لباس سی اور خوشبو لگاؤ اوسکو جنت کی خوشبوی
اور فراخ کرو اوسکی لیے اوسکی قبر مین درازی بصر تک اور کہولو اوسکی واسطی ایک دروازہ جنت کے دروازون سی نزدیک اوسکی سر کی اور ایک دروازہ نزدیک اوسکی
دونون پانون کی پہر اوس سی کہتی ہین تو سو رہ مثل سونے دولہن کی اپنے چہپر کہٹ[۱] مین اوسنی نہ چکہا عذاب قبر کو پس وہ کہتا ہی ای رب قائم کر قیامت کو ای رب
قائم کر قیامت کو تا کہ مین رجوع کرون طرف اپنی اہل و مال کی اور جو کچھہ کہ تو نے میرے واسطے تیار کیا ہی پس وہ اپنی قبر سی قیامت کی دن سفید رو اوٹہایا جاویگا

۱۱ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما (۱) بیہقی نی زہد مین اور ابن عساکر نی بسند منقطع ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ اونہون نی ایک آدمی سی کہا اے
میرے بہائی کیا تو نی نہ جانا کہ موت تیری آگئی ہے تو نہین جانتا ہے کہ وہ تجہی کب آجاوی صبح کو یا شام کو رات کو یا دن کو پہر قبر و ہول مطلع و منکر نکیر ہین بعد اسکی
قیامت ہی جس دن کہ اوس مین مبطل ٹوٹا پاینگی ۲ دیلمی نی مسند الفردوس مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی
فرمایا ہی لازم کرو اپنی زبانون کو قول لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وان اللہ ربنا والاسلام دیننا ومحمد نبینا کا پس بیشک تم سوال کیے جاؤگے
اوس سی اپنی قبرون مین اسکی سند مین عثمان بن مطر[۲] ہین ۱۲ حدیث ابن عمر (۱) امام احمد و ابن ابی الدنیا و طبرانی و آجری نی شریعہ مین اور ابن عدی نی بسند صحیح
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فتان قبر کا ذکر فرمایا پس عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا پہیر دی جاویگی
طرف ہمارے عقلین ہماری یا رسول اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ ہان مثل ہیئت تمہاری کی آج پس حضرت عمر نے کہا کہ اوسکے مونہہ مین پتہر

۱۳ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ (۱) طبرانی نی کبیر مین بسند حسن اور بیہقی نی کتاب عذاب قبر مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی
کہا بیشک مومن جبکہ مرجاتا ہی تو اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہی پس اوس سی کہا جاتا ہے کون ہی رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہی نبی تیرا وہ کہتا ہے رب میرا
اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہی اور نبی میری محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور کشادگی کیجاتی ہی اوسکی واسطی قبر مین
پہر ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت الآیۃ اور بیشک کافر جبکہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہی تو وہ اوسمین بٹہایا جاتا
ہے پس اوس سی کہا جاتا ہی کون ہی رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہی نبی تیرا پس وہ کہتا ہی مین نہین جانتا ہون پس تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی اور
عذاب کیا جاتا ہی اوسمین پہر ابن مسعود نی یہ آیت پڑھی ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ۲ بیہقی و ابن ابی شیبہ نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت[۳] کیا ہی کہا بیشک ایک تمہارا البتہ بٹہایا جاتا ہی اپنی قبر مین بٹہائی کر پس اوس سی کہا جاتا ہی کیا ہی تو سو اگر وہ مومن ہی تو کہتا ہی مین بندہ ہون اللہ کا زندہ
و مردہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پس فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین جتنی کہ چاہے اللہ پس وہ دیکہتا ہی اپنے
مکان کو جنت سی اور اوتارا جاتا ہی اوسپر لباس کہ وہ اوسکو پہنتا ہے جنت سی اور لیکن کافر پس اوس سی کہا جاتا ہی کیا ہے دین تیرا تو وہ کہتا ہی مین نہین جانتا ہون پس
اوس سی کہا جاتا ہی تو نے نہ جانا یہ کلمہ تین بار کہا جاتا ہی پہر تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین اور بہیج جاتی ہین اوسپر سانپ
اوسکی قبر کے اطراف سی وہ اوسی نوچتے کہاتی ہین پہر جبکہ گہبراتا چیختا ہے تو مارا جاتا ہی ساتھہ کوڑے کے آگ یا لوہے سے اور کہولا جاتا ہی واسطے اوسکی دروازہ طرف
آگ کی ۳ آجری نی شریعہ مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا جبکہ وفات دیا جاتا ہی بندہ تو بہیجتا ہے اللہ طرف اوسکے فرشتون کو پس وہ قبض

[۱] لفظ حدیث جابر کا نفع فارسیہا مراد ہی مین نفع حاء جیم یعنی فائدہ کہا ہی اور شرح الصدور مین یعنی فتنہ کیا ہی
[۲] ابن معین و ذہبی نے ان کو ضعیف کہا ہے
[۳] حدیث شیخ نفع کا لفظ بارک کے عقاع ہے مجمع البحار مین کہا ہی بالکسر واحدۃ المقامع وہی سیاط من حدید رؤسہا معوجۃ

کرتی ہین اوسکی روح کو اوسکے کفنون مین پس جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے تو بیٹہا یا جاتا ہے اسطرف اوسکی دو فرشتے اونکو دو اوسے جہڑکتے ہین پس اوس سے
کہتی ہین کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی رب میرا اللہ ہے کہتے ہین کیا ہے دین تیرا کہتا ہے دین میرا اسلام ہی کہتے ہین کون ہی نبی تیرا کہتا ہے نبی میری محمد ہین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وہ کہتی ہین تونی سچ کہا تو ایسا ہی تہا فرش کر واوسکا جنت سی اور پہنا ؤ اوسکو جنت سی اور دکہا ؤ اوسکو قرار گاہ اوسکی جنت سی اور لیکن کافر پس مارا جاتا
ہے ایک مار کہ اوس سی اوسکی قبر آگ کا شعلہ مارتی ہی اور تنگ کیجاتی ہے اوس پر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین اور بہیجے جاتی ہین اوس پر سانپ
قبر کے سانپون سی جیسے گردنین اونٹون کی ۴ خلال نی کتاب شرح السنہ مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا بیشک مؤمن جبکہ اترتی ہی اوس پر موت
تو آتی ہین اوسکو ملک الموت ندا کرتی ہین اوسکو کہ ای روح پاک نکل تو جسم پاک سی پس جبکہ اوسکی روح نکلی تو وہ پارچۂ سرخ مین لپیٹی جاتی ہی پہر جب وہ نہلایا کفنایا
کہاٹ پر اوٹہایا گیا تو روح بلند ہوجاتی ہی کہاٹ پر جس جگہ کہاٹ انتقال کرتی ہی وہ بہی انتقال کرتی ہی یہانتک کہ رکہا جاتا ہی اپنی قبر مین پہر جبکہ رکہدیا جاتا
اوسکی قبر مین تو بٹہایا جاتا ہی اور روح لائی جاتی ہے اور اوسمین رکہدیجاتی ہی پس اوس سی کہا جاتا ہے کون ہی رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہی نبی تیرا وہ
کہتا ہی رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہی اور نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس اوس سی کہا جاتا ہی تونے سچ کہا پس فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے
اوسکی قبر مین اوسکی درازی بصر تک پہر اوٹہائی جاتی ہے روح اوسکی پس رکہی جاتی ہی علیین مین پہر عبد اللہ نے یہ آیت پڑہی ان کتاب الابرار لفی علیین وما
ادرٰک ما علیون کتاب مرقوم فرمایا ساتوین آسمان مین اور لیکن کافر پس کلام ذکر کیا اور یہ آیت پڑہی ان کتاب الفجار لفی سجین وما ادرٰک ما سجین فرمایا ساتوین زمین مین

۱۴ حدیث عثمان رضی اللہ عنہ ابوداود وحاکم وبیہقی نی عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا گذری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازہ کے
نزدیک قبر کے اور قبر والا دفن کیا جاتا تہا پس فرمایا مغفرت مانگو اللہ سے واسطے اپنی بہائی کی اور سوال کرو اوسکے لیے ثابت رکہنی کا پس بیشک وہ اب سوال کیا جاویگا

۱۵ حدیث عمر رضی اللہ عنہ ۱ ابن ابی داود نی بعث مین حاکم نے تاریخ مین بیہقی نے عذاب قبر مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ فرمایا مجہسے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس طرح ہوگا تو جبکہ تو ہوگا چار ہاتہ مین جو کہ دو ہاتہ مین ہونگے یعنی قبر مین کہ جسکا طول چار ہاتہ کا اور عرض دو ہاتہ کا ہوگا
اور دیکہیگا تو منکر ونکیر کو مینے کہا یا رسول اللہ کیا ہین منکر نکیر فرمایا امتحان قبر کے کہودینگی زمین کو اپنے دانتون سی اور روندینگی اپنے بالون مین یعنی اونکے بال اتنی لمبے
ہونگی کہ پانون مین روندینگی آواز اونکی جیسے سخت کڑک بادل کی اور آنکہین جیسے بجلی جہٹپنے والی اونکے ساتہ ایک مرزبہ ہوگا کہ اگر اوسپر منی والے جمع ہوجاوین تو اوٹہا نہ سکین وہ اوسپر میری اس لکڑی سے بہی زیادہ تر سہل ہوگا پس وہ دونون تیرا امتحان لینگی پس اگر تو جواب مین عاجز ہوگیا یا تونی زبان موڑی تو وہ تجہکو ایسی
مارینگی کہ تو اوسکی سبب سی راکہہ ہوجاویگا مینے کہا یا رسول اللہ اور مین اپنی اس حال پر ہونگا فرمایا ہان مینے کہا تو اب مین اونکو کفایت کرونگا ۲ ابونعیم وابن
ابی الدنیا وآجری نی شریعت مین اور بیہقی نے عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا
ای عمر تیری کیا کیفیت ہوگی جبکہ تو مریگا پہر پیمایش کرینگے تیرے لیے تین ہاتہ ایک بالشت ایک ہاتہ ایک بالشت مین پہر رجوع ہونگی طرف تیری پس تجہی نہلائینگے
کفنائینگے خوشبو لگائین گی پہر تجہی اوٹہائینگے یہانتک کہ تجہی اوسمین رکہدینگی پہر تجہپر مٹی ڈالین گی پس جبکہ تیرے پاس سی چلی جاوینگی تو آئینگے تیری پاس دو امتحان
لینے والی قبر کے منکر ونکیر آوازانکی جیسے سخت کڑک بادل کی اور آنکہین اونکی جیسے بجلی جہٹپنے والی پس وہ تجہے ہلائینگے بیچین کرینگی اور تجہسی کلام کی کثرت و تردد
کرینگی اور ڈرائینگے پس تیری کیا کیفیت ہوگی نزدیک اسکے ای عمر اونہون نی عرض کیا یا رسول اللہ اور ساتہ میرے میری عقل ہوگی فرمایا ہان کہا تو اب مین اونکو
کفایت کرونگا یہ حدیث مرسل ہی راوی اسکے ثقہ ہین ۱۶ حدیث عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مسلم نی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہ اونہون نی اپنے مرض موت مین فرمایا جبکہ تم مجہے دفن کرچکو تو مجہپر مٹی ڈالو ڈالنے کر اور پہر میرے رہو نزدیک میری قبر کے اتنی دیر کہ اونٹ ذبح کیا
جاوی اور اوسکا گوشت بانٹا جاوے مین تمہارے ساتہ انس لون اور دیکہون کہ مین کس چیز کے ساتہ اپنے رب کے قاصدون سے بات چیت کرتا ہون

۱۷ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ بزار نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بیشک وہ گھر جسمین قرآن پڑہا جاتا ہی اوسپر ایک خیمہ ہے نور سے کہ اقتدا کرتے ہین ساتھ اوسکے آسمان والی جیسے اقتدا کیا جاتا ہے ساتھ چمکتے تارے کے بیچون بیچ دریاون مین اور خالی زمین مین پس جبکہ صاحب قرآن مرجاتا ہی تو وہ خیمہ اوٹہا لیا جاتا ہے پس نظر کرتے ہین فرشتے آسمان سی اوراوس نور کو نہین دیکھتی تو اوسکی ملاقات کرتے ہین ایک آسمان سے طرف دوسرے آسمان کی پس درود بہیجتے ہین فرشتے اوسکی روح پر زمین مین پہر مغفرت مانگتے ہین واسطے اوسکی اوس دن تک کہ وہ اوٹہایا جاویگا اور نہین ہے کوئی آدمی کہ اوسنی اللہ کی کتاب کو سیکہا پہر گہڑی بہر رات کو نماز پڑہی مگر وصیت کرتی ہی ساتھ اوسکی وہ رات جو گذر گئی شب آیندہ کو اس بات کی کہ وہ اوسی اوس گھڑی بیدار کردی اور اوسپر ہلکی ہو پس جبکہ وہ مرجاتا ہی اوراوسکے گھروالے اوسکی تیاری مین ہوتی ہین تو قرآن حسین جمیل صورت مین آتا ہی پس اوسکی سر کے نزدیک کہڑا رہتا ہی یہانتک کہ وہ اپنے کفن کے کپڑون مین لپیٹ دیا جاتا ہی پس قرآن اسکے سینے پر ہوتا ہی کفن کی ورے[علہ] پہر جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی اوراوسپر مٹی برابر کردیجاتی ہی اوراوسکے ہمراہی اوس سی متفرق ہوجاتے ہین تو اوسکے پاس منکر ونکیر آتی ہین پس وہ اوسکو قبر مین بٹہاتی ہین قرآن آتا ہی یہانتک کہ درمیان اوسکی اور درمیان اونکے ہوجاتا ہے وہ کہتے ہین قرآن سی تو ہٹ جا تاکہ ہم اوس سی سوال کرین وہ کہتا ہے نہین قسم ہے رب کعبہ کی بیشک وہ البتہ میرا صاحب ہے[سلہ] اور میرا دوست ہے اور مین نہین ہون کہ اوسی خوار کرون اوسکی مدد نہ کرون کسی حال پر پس اگر تم کسی چیز کے ساتھ مامور ہو تو تم کردو جسکا تمہین حکم ہی اور مجہی اپنی جگہہ چہوڑدو کیونکہ مین اوس سی جدا نہین ہونگا یہانتک کہ اوسی جنت مین داخل کرونگا پہر قرآن اپنے صاحب کی طرف دیکہتا ہے پس کہتا ہی مین قرآن ہون جسکو تو چلّا کے اور آہستہ پڑہتا تہا سو مین تیرا دوست ہون اور جسکو مین دوست رکہتا ہون للہ اوسکو دوست رکہتا ہی نہین ہی تجہپر بعد سوال منکر ونکیر کے کوئی ہم نہ کوئی حزن پس منکر نکیر اوس سی سوال کرتے ہین اور چڑہ جاتی ہین اور باقی رہجاتا ہے وہ اور قرآن پس کہتا ہی البتہ مین بچہاؤنگا تیرے لیے نرم بچہونا اور اوڑہاؤنگا تجہی حسین جمیل اوڑہنا جیسا کہ تو نے اپنی رات کو جگایا اور اپنے دن کو تکلیف دی پس قرآن چڑہ جاتا ہی طرف آسمان کے پلک مارنے سے بہی زیادہ جلدی پس اللہ سی اسکا سوال کرتا ہی وہ اوسکو یہ عنایت کرتا ہی پس اوتارتے ہین اوسکو ہزار فرشتے مقربین چھٹے آسمان سی قرآن آتا ہی پس اوسی تحیہ یعنی سلام کرتا ہی پہر کہتا ہے کیا تجہے وحشت ہوئی نہین زیادہ کیا مینے جب سی کہ تجہسے جدا ہوا اسپر کہ اللہ سی گفتگو کی یہانتک کہ لیا مینے تیرے لیے فرش[سعہ] و بچہونا اور البتہ مین اوسی تیری پاس لی آیا سو تو اوٹہ تاکہ فرشتے تیرا بچہونا کردین پس فرشتے اوسے آہستہ سی اوٹہاتی ہین پہر فراخی کیجاتی ہی واسطے اوسکے اوسکی قبر مین چارسو برس کی راہ کی بہر کہا جاتا ہی اوسکے واسطے بچہونا جسکا استر حریر سبز سے ہے اور بہرتی اوسکی مشک تیز بو اور رکہے جاتے ہین اوسکے لیے نزدیک اوسکی سر اور دونون پانون کی تکیے سندس واستبرق سی یعنی باریک وموٹا ریشمی کپڑا اور روشن کیے جاتے ہین اوسکی واسطے دو چراغ جنت کے نور سی نزدیک اوسکے سر اور دونون پانون کی کہ وہ قیامت کے دن تک روشن رہینگی پہر لٹاتے ہین اوسکو فرشتے اوسکی داہنی کروٹ پر روبقبلہ پہر لائی جاتی ہی جنت کی چنبیلی[سعہ] اور وہ فرشتے اوسکی پاس سی چڑہ جاتی ہین اور باقی رہتا ہی وہ اور قرآن یہانتک کہ وہ اوٹہایا جاویگا یعنی قیامت تک اور رجوع کرتا ہی قرآن طرف اونکے گہر والون کی پس ہر دن رات اونکی خبر اوسی دیتا ہی اور خبرگیران رہتا ہے اوسکا جیسے کہ خبرگیران رہتا ہے والد شفیق اپنے لڑکے کا ساتھ خیر کے پہر اگر کسی نی اوسکی اولاد مین سے قرآن سیکہ لیا تو اوسے اسکی بشارت دیتا ہی اور اگر اوسکی اولاد بری ہی تو اونکے لیے صلاح واقبال کی دعا کرتا ہی یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد مین جہالت و انقطاع ہے

۱۸ حدیث ابی امامہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث تلقین مین گذرچکی **۱۹ حدیث ابی الدردا رضی اللہ عنہ** ابن مبارک نی زہد مین اور ابن ابی شیبہ نے اور آجری نے شریعہ مین اور بیہقی نی ابوالدردا رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص نے اونسے کہا کہ تم مجہی خیر سکہاؤ جس سی اللہ مجہی نفع دے پس فرمایا اگر تو باز نہین رہتا ہی تو سمجہہ کہ تیری کیا کیفیت ہوگی جبکہ ہوگی واسطے تیرے زمین سی مگر جگہہ چار ہاتہ کی دو ہاتہ مین۔ لائینگے تجہی تیرے گہر والے جو کہ تیری جدائی کو ناخوش رکہتی ہتی اور تیرے بہائی جو کہ تیرے کام سے غمگین ہوتے تہے پس وہ تجہی اوس جگہہ مین پہاڑینگی پہر بند کرینگے تجہپر اینٹون سی اور تجہپر بہت سی مٹی

[سلہ] ایک نسخہ مین بجای بعقدی کے بعقدی ہے یعنی زادیا یہ پر تی ہین ۱۲

[سعہ] اصل کا لفظ دون الکفن ہے ۱۲

[سعہ] یعنی زیادہ کہو جسکو دوسرے کہتے ہین اور بسترے کہ بہ مخارکہتے ہین ۱۲

[سعہ] ایک نسخہ مین اما لاہے اور ایک نسخہ مین ... یعنی اول ترا ... ۱۲

ذالانیگی پس آئینگی تیری پاس دو فرشتے نیلی آنکھون والی گہونگر بالون والی اونکو منکر و نکیر کہتے ہین پس وہ کہینگی کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہی نبی تیرا سو اگر تونے کہا کہ رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہی اور نبی میرے محمد بن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مقرر قسم ہے اللہ کی کہ تو ہدایت کیا گیا اور تونی نجات پائی اور تو ہرگز اسکی طاقت نہ رکہیگا مگر ساتہہ ثابت رکہنے کے اللہ کی باوجود اس چیز کے کہ دیکہیگا تو سختی اور ڈرانے سی اور اگر تونے کہا مین نہین جانتا ہون تو مقرر واللہ تو نیچے گر پڑا اور تو ہلاک ہوگیا ۲۰ حدیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ امام احمد و بزار و ابن ابی الدنیا و ابن ابی عاصم نے سنت مین اور ابن مردویہ و بیہقی نی بسند صحیح ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ حاضر ہوا مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازے مین پس آپ نی فرمایا اے لوگو بیشک یہ امت آزمائی جاتی ہے اپنی قبرون مین پس جبکہ انسان دفن کیا جاتا ہے اور متفرق ہوجاتے ہین اوس سی اوسکی اصحاب تو آتا ہی اوسکی پاس ایک فرشتہ اوسکی ہاتھ مین مطراق ہوتا ہی پس وہ اوسی بٹہاتا ہے اوس سی کہتا ہے کیا کہتا ہے تو اس شخص مین سو اگر وہ مومن ہے تو کہتا ہی اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ پس فرشتہ اوس سی کہتا ہے سچ کہا تونی پہر کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف آگ کی پس کہتا ہے یہ تہی تیری منزل اگر تو انکار کرتا اپنے رب کا پس لیکن جبکہ تو ایمان لایا تو یہ ہے تیری منزل پس اوسکے لیے کہولا جاتا ہی ایک دروازہ طرف جنت کی وہ ارادہ کرتا ہی کہ اوسکی طرف کہڑا ہو فرشتہ اوسکو کہتا ہے تو ٹہر جا اور فراخی کیجاتی ہے اوسکے لیے اوسکی قبر مین اور اگر وہ کافر ہے یا منافق تو اوس سی کہا جاتا ہی تو کیا کہتا ہے اس آدمی مین پس وہ کہتا ہی مین نہین جانتا ہون سینے لوگونکو سنا ہے کہ کچہہ کہتی ہین پس فرشتہ کہتا ہے نہ جانا تونے نہ پڑہا اور نہ ہدایت پائی پہر کہولا جاتا ہی اوسکے لیے ایک دروازہ طرف جنت کی پس کہتا ہے یہ تیری منزل ہے اگر تو اپنے رب کی ساتہہ ایمان لاتا لیکن جبکہ تونی اوسکے ساتہہ کفر کیا تو اللہ نے بدل دیا تجہکو اوسکے عوض یہ اور کہولا جاتا ہی واسطے اوسکی ایک دروازہ طرف آگ کی پہر اوسکو مطراق سی ایک ایسی مارتا ہی کہ اوسکو ساری خلق اللہ کی سنتی ہی سوای جن وانس کی پس بعض لوگون نی عرض کیا یا رسول اللہ نہین ہی کوئی کہ کہڑا ہو اوسپر فرشتہ اور اوسکے ہاتہہ مین مطراق ہو مگر وہ اوسوقت ڈر جاویگا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ ثابت رکہتا ہی اللہ اون لوگونکو جو کہ ایمان لائی ساتہہ قول ثابت کے ۲۱ حدیث ابی رافع رضی اللہ عنہ الطبرانی و ابو نعیم نے دلائل النبوۃ مین ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پرگذرے پس فرمایا اُف اُف اُف پس مینے عرض کیا یا رسول اللہ قربان ہون ماں باپ میری آپ پر سی اور نہین ہے آپکے ساتہہ سوا میری پس آپ نی مجہسے اُف کیا فرمایا نہین ولیکن مین نے اف کیا اس قبر والے سے جو کہ مجہسی پوچہا گیا سو اوسنی مجہہ مین شک کیا ۲ بزار و طبرانی و بیہقی نے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقیع غرقد مین تہا اور مین آپکے پیچہے چلتا تہا کہ آپ نی فرمایا نہ تو ہدایت کیا گیا اور نہ تونے ہدایت پائی مینے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے کیا ہے فرمایا مینے تجہکو ارادہ نہین کیا ولکن مین ارادہ کرتا ہون صاحب اس قبر کو کہ وہ مجہسی سوال کیا گیا پس اوسنی زعم کیا کہ وہ مجہی نہین پہچانتا ہی پس ناگاہ ایک قبر تہی کہ اوسپر پانی چہڑکا گیا تہا جسوقت کہ قبر والا دفن کیا گیا تہا ۲۲ حدیث ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ابن ابی حاتم و طبرانی نی اوسط مین اور ابن مندہ نی ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک جبکہ مومن مرجاتا ہی تو وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہی پس اوس سی کہا جاتا ہے کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی اللہ ہی پہر اوس سی کہا جاتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد بن عبد اللہ مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس اوس سی تین بار کہا جاتا ہی پہر کہولا جاتا ہی واسطے اوسکی ایک دروازہ طرف آگ کے پس اوس سی کہا جاتا ہے دیکہہ تو طرف تیری منزل کی اگر تو اوس سی مائل ہوتا پہر کہولا جاتا ہے اوسکی واسطی ایک دروازہ طرف جنت کی پس اوس سی کہا جاتا ہے دیکہہ طرف تیری منزل کی جنت مین جبکہ تو ثابت رہا اور جسوقت کہ کافر مرتا ہے تو وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہے پس اوس سی کہا جاتا ہی کون ہی رب تیرا اور کون ہی نبی تیرا پس وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون مین لوگونکو سنتا تہا کہ کچہہ کہتی ہین پس کہا جاتا ہی کہ نہ جانا تونے پہر اوسکے لیے ایک دروازہ کہولا جاتا ہے طرف جنت کی پس اوس سی کہا جاتا ہی دیکہہ طرف تیری منزل کی اگر تو ثابت رہتا پہر اوسکے لیے ایک دروازہ طرف نار کے کہولا جاتا ہی پس اوس سی کہا جاتا ہی دیکہہ طرف تیری منزل کی جبکہ تونی میل کیا پس یہ قول ہی اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا

کہا لا الہ الا اللہ و فی الآخرۃ کہا سوال قبر مین ۲۳ حدیث ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ بیہقی نی اسکو حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بعد اخراج کیا
ہے اور اسکے لفظ بیان نہین کیے بلکہ اسکا حوالہ اوسپر کر دیا ہے ۲۴ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ (۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ دفن کیا جاتا ہی میت تو آتی ہین اوسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ کبود چشم ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہی پس کہتی
ہین تم کیا کہتا تہا اس شخص مین پس وہ کہتا ہے جو وہ کہتا تہا کہ وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول ہین اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ پس کہتی ہین تحقیق
ہم جانتی تھے کہ تو یہ کہیگا پہر فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکی اوسکی قبر مین ستر گز ستر گز مین پہر اوسکی لیے اوسمین روشنی کیجاتی ہی اوس سی کہا جاتا ہی تو سو رہ وہ کہتا
ہے مین لوٹ جاؤن طرف اپنی گہر والونکی کہ اونکو خبر دون پس وہ کہتی ہین تو سو جا مثل سونے دولہہ کی کہ جسکو بیدار نہ کری مگر جو کہ اوسکی گہر والونمین سی اوسکو زیادہ تر
محبوب ہو یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ اوسکی خوابگاہ سی جو یہ ہے پس اگر وہ منافق ہی تو کہتا ہی مینی لوگونکو سنا کہ کہتی ہین سو مینی مثل اوسکی کہا مین جانتا نہین ہون
پس وہ کہتی ہین مقرر ہم جانتی تھے کہ بیشک تو یہ کہیگا پس زمین سی کہا جاتا ہی کہ تو اوسپر ملجا سو وہ اوسپر ملجاتی ہی پس اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین پس وہ
ہمیشہ اوسمین معذب رہتا ہی یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ اونکی اس خوابگاہ سی روایت کیا اسکو ترمذی نی اور حسن کہا اور ابن ابی الدنیا نی اور آجری نی شریعہ
مین ابن ابی عاصم نے سنت مین بیہقی نی عذاب القبر مین ۲ طبرانی نی اوسط مین اور ابن مردویہ نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ ہم حاضر ہوئے
ایک جنازے مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جبکہ آپ اوسکے دفن سی فارغ ہوی اور لوگ چلی تو آپ نی فرمایا بیشک وہ اب سنتا ہی تمہارے
جوتون کی آواز کو آئے اوسکے پاس منکر و نکیر آنکھین اونکی جیسے تانبے کی دیگین اور دانت اونکے جیسے بیلون کی سینگ اور آواز اونکی جیسے گرج بادل کی پس وہ
اوسی بٹہاتے ہین اوس سی سوال کرتی ہین کہ کسکو پوجتا تہا اور کون اوسکا نبی تہا پس اگر وہ اونمین سی ہے جو کہ اللہ کو پوجتی ہین تو کہتا ہے مین اللہ کو پوجتا تہا
اور نبی میری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین لائی تمہاری پاس کہلی نشانیان پس ہم ایمان لائی ساتھ اونکی اور پیروی کی پس یہ ہے قول اللہ تعالیٰ کا یثبت اللہ
الذین آمنوا الآیہ پس اوس سی کہا جاتا ہی کہ یقین ہی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا پہر کہولا جاتا ہی واسطے اوسکی ایک دروازہ طرف جنت
کے اور وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور اگر وہ شک والون مین سی ہی تو کہتا ہے مین نہین جانتا ہون مینے لوگونکو سنا کہ کچہہ کہتی ہین سو مینے
اوسکو کہا پس اوس سی کہا جاتا ہی کہ تو شک ہی پر جیا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا پہر کہولا جاتا ہی واسطے اوسکی ایک دروازہ طرف آگ کی پس مسلط
کیے جاتی ہین اوسپر بچہو اور اژدہا کہ اگر ایک اونمین کا دنیا مین پہونک مارے تو وہ کچہہ نہ اوگاوی وہ اوسکو کاٹتے ہین اور زمین کو حکم ہوتا ہی سو وہ اوسپر ملجاتی ہے
یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین ۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری
جان ہی بیشک میت جبکہ رکہا جاتا ہی اپنی قبر مین تو بیشک البتہ وہ سنتا ہی لوگونکے جوتے کی آواز کو جبکہ وہ پیٹھ پہیرتے ہین پس جبکہ وہ مومن ہی تو نماز نزدیک
اوسکے سر کے ہوتی ہے اور زکوٰۃ اوسکے داہنی طرف اور روزہ بائین طرف اور فعل خیرات و معروف اور احسان طرف لوگونکے اوسکے دونون پاؤن کی جانب
پس وہ لایا جاتا ہی اپنے سر کی طرف سی یعنی ملک عذاب آتا ہے تو نماز کہتی ہے نہین ہے طرف میرے داخل ہونیکی جگہہ پہر اوسکے داہنی جانب سی لایا جاتا ہے
تو زکوٰۃ کہتی ہی میری طرف مدخل نہین ہی اور بائین جانب سی لایا جاتا ہی تو روزہ کہتا ہی میری طرف مدخل نہین ہی پہر پاؤن کی طرف سی لایا جاتا ہی تو فعل خیرات
و معروف و احسان الی الناس میری طرف مدخل نہین ہی پس اوس سی کہا جاتا ہی بیٹھ جا وہ بیٹھ جاتا ہے اور نمودار کیا جاتا ہے واسطے اوسکی سورج کہ عنقریب
غروب ہوا جاتا ہی پس اوس سی کہا جاتا ہی کہ تو ہمکو خبر دی اوس چیز سے جسکا ہم تجہسے سوال کرتے ہین وہ کہتا ہی تم مجہی چہوڑ دو تاکہ نماز پڑھ لون پس کہا جاتا ہے
بیشک تو ایسا ہی کریگا تو تو ہمکو خبر دی اس سی جسکا ہم تجہسی سوال کرتی ہین پس وہ کہتا ہے تم کس چیز کا مجہسے سوال کرتے ہو پس اوس سی کہا جاتا ہی کیا کہتا ہے تو
اس شخص مین جو کہ تم مین تہا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ رسول ہین اللہ کی لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان

نزدیک سی ہمارے رب کی سو ہمنی تصدیق کی اور ہمنے پیروی کی پس اوس سے کہا جاتا ہے تونے سچ کہا اسی پر تو جیا اور اسی پہ مرا اور اسی پر تو اوٹھایا
جاوےگا ان شاء اللہ تعالی پس اوسکی لیے فراخی کیجاتی ہے اوسکی قبر مین اوسکی درازی بصر تک پس یہی قول اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین اٰمنوا آیۃ اور کہا جاتا ہے
کہ کہولدو اوسکی لیے ایک دروازہ طرف آگ کی پس کہولا جاتا ہے اوسکی لیے ایک دروازہ طرف آگ کی پس کہا جاتا ہی یہ تیری منزل تہی اگر تو اللہ کی نافرمانی کرتا پس وہ زیادہ
کرتا ہی غبطہ و سرور کو اور کہا جاتا ہے کہ کہولدو اوسکی لیے ایک دروازہ طرف جنت کی پس وہ اوسکی واسطے کہولا جاتا ہے اوس سی کہا جاتا ہے یہ تیری منزل ہی اور جو کچہہ
کہ اللہ نے تیری لیے تیار رکہا ہی پس وہ زیادہ کرتا ہی غبطہ و سرور کو پہر عود کر دیا جاتا ہے جسم طرف مٹی کی جس سی اوسکی ابتدا ہوئی تہی اور کر دیجاتی ہی روح اوسکی پاک
روحون مین اور وہ سبز پرندی ہین کہ جنت کے درختون مین چرتی ہین اور لیکن کافر پس لایا جاتا ہی اپنی قبر مین اوسکے سر کی طرف سی پس پائی نہین جاتی ہی کوئی
چیز پہر دونون پانون کی طرف سی لایا جاتا ہی پس نہین پائی جاتی کوئی چیز پس وہ خائف و مرعوب بیٹہتا ہی اوس سی کہا جاتا ہے تو کیا کہتا ہی اس شخص مین جو کہ تم
مین تہا اور کیا گواہی دیتا ہے تو ساتہ اوسکی پس وہ اوسکے نام کی راہ نہین پاتا ہی تو کہا جاتا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس کہتا ہی مینے لوگونکو سنا ہے کہ کچہہ
کہتے ہین سو مینے کہا جیسا کہ اونہون نی کہا پس اوس سی کہا جاتا ہی تونے سچ کہا تو اسی پر جیا اور اسی پر مرا اور اسی پر تو اوٹہایا جاوےگا ان شاء اللہ اور تنگ
کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہان تک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا و من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا پہر کہا جاتا ہی
کہولدو اوسکی لیے ایک دروازہ طرف جنت کے پس کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف جنت کے پس اوس سی کہا جاتا ہے یہ تہی تیری منزل اور
جو کچہہ اللہ نے تیرے لیے تیار کیا اگر تو اوسکی فرمانبرداری کرتا پس وہ حسرت و ثبور یعنی ہلاک کو زیادہ کرتا ہی پہر کہا جاتا ہی کہولدو اوسکے لیے ایک دروازہ طرف
آگ کے پس کہولا جاتا ہے اوسکے لیے طرف آگ کے ایک دروازہ کہا جاتا ہے یہ تیری منزل ہے اور جو کچہہ اللہ نے تیرے لیے تیار کیا پس وہ حسرت و ثبور کو اور
زیادہ کرتا ہی ابو عمر وضریر نے کہا کہ مینے حماد بن سلمہ سی کہا کہ یہ اہل قبلہ سی تہا کہا ہان ابو عمر نے کہا گویا وہ یہ گواہی غیر یقین پر دیتا تہا یقین اوسکے قلب تک نہین
پہونچا تہا جیسا کہ وہ لوگون کو سنتا تہا کہ کچہہ کہتے ہین ویسا وہ بہی کہتا تہا اسکو ہناد نے زہد مین ابن ابی شیبہ نے ابن جریر و ابن منذر و ابن حبان نے اپنی صحیح مین طبرانی
نے اوسط مین ابن مردویہ و حاکم و بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی ۴ ابن مندہ و طبرانی نے اوسط مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت
کیا ہی کہا کہ لایا جاتا ہے آدمی اپنی قبر مین یعنی اوسکے پاس عذاب کا فرشتہ یا عذاب آتا ہی پس جبکہ وہ اوسکے سر کے طرف سی آتا ہی تو تلاوت قرآن اوسکو دفع
کرتی ہی اور جبکہ اوسکے ہاتہون کی طرف سے آتا ہی تو اوسکو صدقہ دفع کرتا ہی اور جسوقت اوسکے پانون کی طرف سی آتا ہی تو دفع کرتا ہی اوسکو چلنا اوسکا طرف مساجد
کے اور صبر ایک کنارے مین ہوتا ہی پس وہ کہتا ہی خبردار اگر مین کوئی خلل یعنی درار دیکہتا تو مین اوسکا صاحب ہوتا ۵ ابن ابی الدنیا نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہا جبکہ میت اپنی قبر مین اوتار کہا جاتا ہی تو اوسکی نیک عمل آتی ہین پس وہ اوسی گہیر لیتے ہین پس اگر اوسکے سر کی طرف سی آیا تو اوسکی قراءت
قرآن آتی ہی اور اگر پانون کی طرف سی آیا تو اوسکا قیام آتا ہی اور اگر ہاتہون کی جانب سی آیا تو ہاتہہ کہتے ہین واللہ وہ ہمکو صدقہ و دعا کی واسطی پہیلاتا تہا
تمہاری لیے کوئی راہ نہین ہی طرف اوسکی ہماری طرف سی اور اگر وہ اوسکی موہنہ کی طرف سی آیا تو اوسکا ذکر و روزہ آتا ہی کہا اور اسی طرح نماز اور صبر ایک کنارے مین
ہوتا ہی پس کہتا ہی خبردار بیشک مین اگر کوئی خلل دیکہتا تو مین اوسکا صاحب ہوتا اور اوسکے اعمال صالحہ یعنی ذکر اللہ اوسکی طرف سی دفع کرتی ہین جیسی آدمی اپنے بہائی
اور اہل و اولاد سی دفع کرتا ہی اور اوس سی کہا جاتا ہی نزدیک اسکے کہ تو سو رہ اللہ برکت دی تیرے لیے تیری خوابگاہ مین پس اچہی دوست تیری دوست ہین اور اچہے
اصحاب تیرے اصحاب ہین ۶ ابن ابی الدنیا و ابن مندہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ مؤمن محتضر ہوتا ہی یعنی اوسکو موت حاضر ہوتی ہی پس
اوسکی روح اوسکے جسم سے نکلتی ہی تو فرشتے کہتے ہین کہ پاک روح پاک جسم سی پس جبکہ وہ اپنے گہر سے طرف قبر کے نکالا جاتا ہی تو وہ دوست رکہتا ہی جسقدر کہ
اوسکے ساتہ جلدی کیجائی پہر جب وہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہی تو اوسکی پاس ایک آنیوالا آتا ہے تاکہ اوسکا سر پکڑی تو اوسکا سجود اوسکی اور اسکی درمیان مین حائل

ہو جاتا ہی اور آتا ہی اوسکی پاس تاکہ اوسکو میت کو پکڑی تو اوسکا روزہ اوسکی اور اسکی آڑے آجاتا ہی اور آتا ہی اوسکی پاس تاکہ اوسکا ہاتہ پکڑی پس اوسکا صدقہ
درمیان اوسکی اور اسکے آجاتا ہی اور آتا ہی اوسکی پاس تاکہ اوسکے پاؤن کو پکڑی پس اوسکا قیام اوسپر نماز مین اور اوسکا چلنا اوسپر طرف نماز کی درمیان اوسکی اور
اسکے حائل ہو جاتا ہی پس نہ گہبرائیگا مومن بعد اسکی کبہی اور بیشک اللہ جسکو چاہے خلق سی تو وہ البتہ گہبراتا ہی پس جبکہ مومن اپنی قرارگاہ کو دیکہتا ہی اور جو کچہ کہ
اللہ نی اوسکی لیے مہیا کیا ہی تو کہتا ہی یا رب تو مجہی میری منزل کی طرف پہونچا دی اوس سی کہا جاتا ہی کہ بیشک تیری لیے بہائی بہن ہین کہ وہ تجہسی نہین ملی ہین پس تو خنک چشم
سوئرہ اور بیشک کافر جبکہ محتضر ہوتا ہی پس اوسکی روح اوسکی جسم سی نکلتی ہی تو فرشتے کہتی ہین یہ روح خبیث جسم خبیث سی نکلی پس جبکہ وہ اپنے گہر سے طرف قبر کی نکالا
جاتا ہی تو وہ دوست رکہتا ہی جسقدر اوسکی ساتہ دیر کیجائے اور چیختا ہے کہ تم مجہے کہان لیے جاتی ہو پہر جب اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہی اور دیکہتا ہی اوسکو جو کچہ اللہ نی
اوسکی لیے تیار رکہا ہی تو کہتا ہی اے رب تم مجہی پہیر دو مین توبہ کرونگا اور عمل صالح کرونگا پس اوس سی کہا جاتا ہے مقرر تو عمر دیا گیا اوس قدر کہ تو معمر ہو گیا تہا پس
تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ مختلف ہو جاتی ہین اوسپر پسلیان اوسکی پس وہ مثل سانپ کے کاٹے ہوے کے سوتا ہی اور گہبراتا ہی اور جبک پڑتی ہین
طرف اوسکی ہوام زمین کی اور اوسکے سانپ دیکہو ۷ بزار نی اور ابن جریر نی تہذیب الآثار مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہی کہا بیشک مومن اوتری ہی
اوسپر موت اور معاینہ کرتا ہی جو کچہ کہ معاینہ کرتا ہی پس دوست رکہتا ہی کاش نکلجاوی یعنی اوسکی جان اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہی اور بیشک مومن
چڑہائی جاتی ہی روح اوسکی طرف آسمان کی پس آتی ہین اوسکی پاس روحین مومنین کی زمین والو مین جو اونکی پہچان والے ہین اوس سی اونکی خبر پوچہتی ہین پس
جب کہتا ہی کہ فلان کو مینے دنیا مین چہوڑا ہے تو یہ اونکو خوش آتا ہی اور جب کہتا ہے کہ فلان مرچکا ہی تو وہ کہتی ہین کہ اوسکی روح ہماری طرف نہین لائی گئی مقرر
اوسکی روح کو ارواح اہل نار کی طرف لیگئی اور بیشک مومن اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہی پس پوچہا جاتا ہی کون ہی رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا اللہ ہے کہتا ہی
یعنی فرشتہ کون ہی نبی تیرا وہ کہتا ہی نبی میری محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر کہتا ہی کیا دین ہے تیرا وہ کہتا ہی دین میرا اسلام ہی پس کہولا جاتا ہی اوسکی لیے ایک
دروازہ اوسکی قبر مین پس اوس سی کہا جاتا ہی دیکہ طرف تیری مجلس کی تو سوئرہ خنک چشم پس اوٹہادیگا اوسکو اللہ دن قیامت کے پس گویا ایک نیند تہی اور
جبکہ اللہ کی دشمن پر موت نازل ہوتی ہی اور معاینہ کرتا ہی جو کچہ کہ معاینہ کرتا ہی تو بیشک وہ دوست نہین رکہتا ہے کہ اوسکی روح کبہی نکلی اور اللہ ناخوش رکہتا ہی
اوسکی ملاقات کو پس جبکہ وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہی تو اوس سی کہا جاتا ہی کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی مین نہین جانتا ہون پس کہا جاتا ہی نہ جانا تونی پہر کہا جاتا ہے
کون ہی نبی تیرا وہ کہتا ہی مین نہین جانتا کہا جاتا ہی نہ جانا تونی پہر کہا جاتا ہی کیا ہے دین تیرا کہتا ہے مین نہین جانتا کہا جاتا ہے نہ جانا تونی پس کہولا جاتا ہی اوسکی لیے
اوسکی قبر مین ایک دروازہ جہنم کا پہر ایسی مار مارا جاتا ہی کہ ہر دابہ سنتا ہی مگر جن وانس پہر اوس سی کہا جاتا ہی تو سو جیسے منہوس سوتا ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہا گیا
کہ منہوس کیا ہی کہا وہ ہی جسکو دواب وسانپ کاٹین پہر تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین ۸ ابن ابی الدنیا نی ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی عمر سے فرمایا کس طرح ہوگا تجہسو قت کہ منکر ونکیر کو دیکہیگا اونہون نی کہا منکر ونکیر کیا ہین فرمایا دو فتّان
ہین قبر کی آواز اونکی جیسے سخت کڑک بادل کی اور بینائی اونکی جیسے برق خاطف روندتے ہین اپنی بالون مین اور کہودتی ہین زمین کو اپنے دانتون سی اونکی پاس لوہے
کے عصے ہین کہ اگر اوسپر اہل منی جمع ہو جاوین تو نہ اوٹہا سکین ۹ ابن ماجہ نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت
کرتی ہین کہ آپ نی فرمایا بیشک میت جاتا ہی طرف قبر کی پس بٹہایا جاتا ہی نیک آدمی اپنی قبر مین اس حال مین کہ وہ خوفناک نہین ہوتا نہ گہبراہٹ اوسکی دل تک پہونچی ہے
پہر کہا جاتا ہی اوس سی تو کس مین تہا پس وہ کہتا ہی مین اسلام مین تہا پس کہا جاتا ہے کیا ہے یہ شخص وہ کہتا ہی محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائی ہماری پاس کہلی
نشانیان اور ہدایت اللہ کے نزدیک سی پس ہمنی اونکی تصدیق کی پس کہا جاتا ہی کیا تونی اللہ کو دیکہا ہی وہ کہتا ہی کسی کو لائق نہین ہی کہ وہ اللہ کو دیکہی پس کشادہ
کیا جاتا ہی واسطی اوسکی ایک جہروکا طرف نار کے پس تو دیکہتا ہے طرف اوسکی کہ توڑ رہا ہی بعض اوسکا بعض کو پس اوس سی کہا جاتا ہی دیکہ طرف اوسکی جس سی اللہ تعالے نی

سنے تجھی بچایا پہر کشادہ کیا جاتا ہی اوسکی لیے ایک جہروکا طرف جنت کی پس وہ اوسکی تازگی کی طرف دیکھتا ہی اور جو کچہہ کہ اوسمین ہی پس اوس سی کہا جاتا ہی کہ یہ
تیرا ٹہکانا ہی اور اوس سی کہا جاتا ہی کہ تو یقین ہی پر تھا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا ان شاء اللہ تعالی اور بٹھایا جاتا ہی بد آدمی اپنی قبر مین گہبرایا ہوا مشغوف
پس اوس سی کہا جاتا ہی تو کس مین تہا وہ کہتا ہی مین نہین جانتا ہون پس اوس سی کہا جاتا ہی کیا ہی یہ آدمی وہ کہتا ہی مینے لوگون کو ایک بات کہتی سنا پس مینے
اوسکو کہا پس کشادہ کیا جاتا ہی واسطی اوسکی ایک جہروکا طرف جنت کی پس وہ دیکھتا ہی طرف اوسکی تازگی کے اور جو کچہہ کہ اوسمین ہی پس کہا جاتا ہی دیکہہ طرف اوسکی
جسکو اللہ نے تجہہ سی پہیر دیا پہر اوسکی لیے کیا جاتا ہی ایک جہروکا طرف آگ کی پس وہ اوسکی طرف دیکھتا ہی کہ بعض اوسکا بعض کو توڑ رہا ہی پس اوس سی کہا جاتا ہے کہ تیرا
ٹہکانا ہی تو شک ہی پر تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا انشاء اللہ تعالی **۲۵ حدیث اسماء رضی اللہ عنہا** (ا) ابن ابی شیبہ و بخاری نے اسماء بنت
ابی بکر رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہ اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے کہ بیشک وحی کی گئی طرف میری کہ تم آزمائے جاتی ہو قبرون مین
پس کہا جاتا ہی کیا علم ہی تیرا ساتھ اس مرد کے پس لیکن مومن یا موقن پس وہ کہتا ہی کہ وہ محمد ہین اللہ کے رسول لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان اور ہدایت
پس ہمنے قبول کیا اور پیروی کی پس اوس سی کہا جاتا ہی مقرر ہم نے جانا کہ بیشک تو البتہ موقن تہا تو اچہی طرح سو رہ اور لیکن منافق اور شک کرنیوالا پس کہتا
ہے مین نہین جانتا ہون مینے لوگونکو سنا کہ کچہہ کہتے ہین پس مین نے کہا (۲) امام احمد نے اسماء رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی
ہین کہ آپ نے فرمایا جس وقت کہ داخل کیا جاتا ہی انسان اپنی قبر مین پس اگر وہ مومن ہی تو گہیر لیتا ہی اوسکو عمل اوسکا نماز و روزہ پس آتا ہی اوسکی پاس فرشتہ
نماز کی طرف سی تو وہ اوسکو رد کرتی ہی اور روزے کی طرف سے تو وہ اوسکو رد کرتا ہی پس وہ اوسکو پکارتا ہی کہ بیٹھ جا وہ بیٹھ جاتا ہی پس اوس سی کہتا ہی تو کیا کہتا ہے
اس شخص مین یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومن کہتا ہی کون فرشتہ کہتا ہی محمد مومن کہتا ہی مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ اللہ کے رسول ہین فرشتہ کہتا ہے
تجھی کس چیز نے معلوم کرایا کیا تو نے اونکو پایا ہے مومن کہتا ہے اشہد انہ رسول اللہ فرمایا کہ فرشتہ کہتا ہی کہ اسی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا
اور اگر وہ فاجر یا کافر ہی تو اوسکی پاس فرشتہ آتا ہی اوسکی اور اوسکی درمیان مین کوئی چیز نہین ہوتی ہے کہ اوسکو رد کری پس وہ اوسکو بٹھاتا ہی اور کہتا ہی تو کیا کہتا ہے
اس شخص مین وہ کہتا ہے کون شخص فرشتہ کہتا ہے محمد فرمایا کہ وہ کہتا ہے واللہ مین نہین جانتا ہون مین نے تو لوگونکو سنا کہ کچہہ کہتے ہین سو مینے اوسکو کہا
فرشتہ اوس سی کہتا ہے اسی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا فرمایا اور مسلط کیا جاتا ہی اوسپر اوسکی قبر مین ایک دابہ اوسکے پاس ایک کوڑا ہے
کہ اوسکا ثمرہ یعنی پہندنا انگارہ ہی مثل عرف بعیر کی مارتا ہی اوسکو اوس قدر کہ اللہ چاہی وہ اوسکی آواز کو نہین سنتا ہی کہ اوسپر رحم کری **۲۶ حدیث عائشہ
رضی اللہ عنہا** (۱) امام احمد و بیہقی نے بسند صحیح عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہا کہ ایک یہودی عورت آئی پس اوسنی میری دروازی پر کہانا مانگا کہا
کہ تم مجہکو کہانا کہلاؤ اللہ تمکو پناہ دی مسیح دجال کے فتنے سے اور عذاب قبر کے فتنے سی پس مین اوسی روکتی رہی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تشریف لائی مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتی ہین اس یہودیہ مین فرمایا وہ کیا کہتی ہی مینے عرض کیا وہ کہتی ہے کہ اللہ تمکو پناہ دے دجال کے فتنے سے
اور عذاب قبر کے فتنے سے بی بی عائشہ نے کہا پس کہڑے ہوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آپ نے دونون ہاتہ اوٹھائی دراز کرکے پناہ مانگتے تہی ساتہ
اللہ کے فتنۂ دجال سی اور فتنہ عذاب قبر سی پہر فرمایا لیکن فتنۂ دجال پس کوئی نبی نہین ہوا مگر اوسنے اپنی امت کو ڈرایا اور اب مین تمکو ڈراتا ہون ساتہ ایسی بات
کے کہ نہین ڈرایا اوس سی کسی نبی نے اپنی امت کو بیشک وہ کانا ہی اور اللہ کانا نہین ہی اوسکی دونون آنکہون کے درمیان مین کافر لکہا ہوا ہی کہ اوسکو ہر مومن
پڑہیگا اور لیکن فتنۂ قبر پس تم میری ساتہ آزمائے جاتی ہو اور مجہسے پوچہے جاتے ہو پس اگر وہ نیک آدمی ہی تو وہ اپنی قبر مین بٹھایا جاتا ہی اس حال مین کہ وہ خوفناک
نہو گا نہ مشغوف پہر اوس سی کہا جاتا ہے تو کس مین تہا پس وہ کہتا ہی اسلام مین کہا جاتا ہی کیا ہی یہ مرد جو کہ تم مین تہا پس وہ کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ لائے ہمارے
پاس کہلی نشانیان اللہ کے نزدیک سی سو ہمنے اونکی تصدیق کی پس کشادہ کیا جاتا ہی واسطے اوسکے ایک جہروکا طرف نار کے پس وہ طرف اوسکے دیکھتا ہی کہ

بعض اوسکا بعض کو توڑ رہا ہی اوس سی کہا جاتا ہی دیکھہ تو طرف اوس چیز کے کہ اللہ نے تجہے بچایا پہر کہولا جاتا ہی واسطی اوس کے ایک جہروکا طرف جنت کی پس وہ اوسکی خوبی وآرایش وتازگی کی طرف دیکہتا ہی اور جو کچہ کہ اوسمین ہی پس اوس سی کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹہکانا ہی اوس کا اور کہا جاتا ہی کہ تو یقین ہی پر تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا انشاء اللہ تعالی اور اگر وہ برا آدمی ہی تو اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہے خوفناک و مشغوف پس اوس سی کہا جاتا ہی کہ تو کس مین تہا وہ کہتا ہی مین نہین جانتا ہون پہر کہا جاتا ہے کیا ہی یہ مرد جو کہ تم مین تہا پس کہتا ہے مینے لوگونکو سنا کہ کوئی بات کہتی ہین سو مینے کہی جیسے اونہون نی کہی پس کہولا جاتا ہی اوسکی لیی ایک جہروکا طرف جنت کی پس وہ اوسکی خوبی وتازگی کی طرف دیکہتا ہی اور جو کچہ کہ اوسمین ہی پس اوس سی کہا جاتا ہی دیکہہ طرف اوس چیز کے کہ اللہ نے تجہسی اوسکو پہیر دیا پہر اوسکے لیے ایک جہروکا طرف آگ کی کہولا جاتا ہے وہ اوسکی طرف دیکہتا ہی کہ بعض اوسکا بعض کو توڑ رہا ہی پہر اوس سی کہا جاتا ہی کہ یہ تیرا ٹہکانا ہی اوس سی تو شک ہی پر تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا انشاء اللہ تعالی پہر وہ عذاب کیا جاتا ہی پہر روایت کیا ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پس مثل اسکے ذکر کیا ۲ بزار نی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہا کہ مینے کہا یا رسول اللہ آزمائی جاتی ہی یہ امت اپنی قبروںمین اور میری کیا کیفیت ہوگی حال آنکہ مین ایک کمزور عورت ہون فرمایا ثابت رکہتا ہے اللہ اون لوگونکو جو ایمان لائی ساتہ قول ثابت کی زندگی دنیا مین اور آخرت مین ۳ بیہقی نی عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی میرے ساتہ آزمائے جاتے ہین اہل قبور اور اسی مین اوتری ہی یہ آیت یثبت اللہ الذین آمنوا الآیہ ۴ ابن ابی الدنیا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہا جبکہ نکالا جاتا ہی مومن کا جنازہ تو وہ ندا کرتا ہی قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی کہ تم مجہے جلد لیجاؤ پس جبکہ اپنی قبر مین داخل کر دیا جاتا ہے تو گہیر لیتا ہی اوسکو عمل اوسکا پس نماز آتی ہی وہ اوسکے داہنی طرف ہوتی ہی روزہ آتا ہے وہ اوسکے بائین جانب ہوتا ہے اور اوسکا نیک کام کرنا آتا ہی تو وہ اوسکے دونون پانون کی نزدیک ہوتا ہی نماز کہتی ہی تمہارے لیی میری طرف مدخل نہین ہی وہ مجہی پر پڑہا کرتا تہا پس آتا ہے اوسکے بائین طرف سی تو روزہ کہتا ہے کہ وہ تو مجہی پر کہا کرتا تہا پیاسا رہتا تہا پس وہ نہین پاتی ہین کوئی جگہہ پہر آتے ہین طرف سی اوسکی دونون پانون کے تو جہگڑتے ہین اوسکی طرف سی اعمال اوسکی پس نہین پاتی ہین کوئی راہ اور جبکہ ہے وہ اور کوئی یعنی مومن نہین ہے تو ندا کرتا ہے ایسی آواز سی کہ اوسکو ہر شی سنتی ہی مگر انسان کیونکہ اگر وہ اوسکو سن لی تو بیہوش ہو جائی یا گہبرا جائی **ف** اس باب مین چھبیس حدیثین روایتین لکہی گئین اجمال مین ۲۷ تمام تہے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی روایت رہگئی شرح الصدور کی پانچ نسخون مین یہ روایت نہین ہی شاید کاتب سی رہگئی یا اصل ہی مین نہین ہی واللہ اعلم

فصل سوال کی وقت شیطان آتا ہی

حکیم ترمذی نی نوادر الاصول مین سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبوقت میت سوال کیا جاتا ہی کہ کون ہے رب تیرا تو اوسکو شیطان دکہائی دیتا ہے اپنی صورت مین پس اشارہ کرتا ہی اپنی نفس کی طرف کہ بیشک مین ہی ہون تیرا رب حکیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تائید کرتا ہی اسکی حدیثون مین سی یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقت دفن میت کے اللہم اجرہ من الشیطان یعنی الٰہی تو پناہ دی اوسکو شیطان سی جیسا کہ باب یقال عند الدفن مین گذر چکا پس اگر شیطان کی لیی وہان کوئی راہ نہوتی تو آپ یہ دعا نہ فرماتی

فصل دو فرشتے ملائکہ رحمت سی اہل سنت کی لیی مقرر ہین کہ جب وہ قبر مین رکہی جاوین تو اونکو حجت کی تلقین کرین

لالکائی نے سنت مین بسند خود محمد بن نصر صائغ رحمۃ اللہ علیہ سی روایت کیا ہی کہا کہ میری والد یعنی نصر صائغ جنازون پر نماز پڑہنے کے بہت شائق تہے میت سے پہچان ہو یا نہو اونہون نی کہا بیٹا کسی دن مین ایک جنازے مین حاضر ہوا پس جبکہ اوسکو دفن کیا تو دو آدمی قبر کی طرف اوترے پہر ایک نکل آیا اور دوسرا باقی رہا اور لوگون نی مٹی ڈالدی مینے کہا ای لوگو زندہ مردے کے ساتہ دفن کیا جاتا ہی اونہون نی کہا یہان تو کوئی بہی نہین ہی مینے کہا شاید مجہے شبہہ ہوا ہو پہر مین لوٹا مینے کہا کہ نہین دیکہی مینے مگر دو آدمی کہ ایک تو نکل آیا اور دوسرا باقی رہا مین یہان سی نہ ہلونگا یہانتک کہ کشف کردی اللہ میری لیی جو مینی دیکہا ہے پس مین قبر کی طرف آیا دس بار سورۂ یٰس وتبارک کو پڑہا اور رویا اور مینے کہا یا رب تو کشف کردی میری لیی جو کہ مینی دیکہا ہی اسلیی کہ مین اپنی عقل و دین پر ڈرتا ہون

(حاشیہ: ایک نسخہ مین ... واللہ اعلم ۱۲ ... ابوالقاسم ... بن حسن بن منصور رازی طبری ... شافعی محدث ... اونہون نے ... کتاب مین تالیف کی ... دو ... سیرین ... کی ... ۱۲)

پس قبر پھٹ گئی اور اوسمین سی ایک شخص نکلا اور پیٹھ پھیر کے جلدی سے بھاگا مینے کہا ای شخص تجھے قسم ہے تیرے معبود کی کہ تو ٹھیرجا تاکہ مین تجھسے پوچھون لیکن اوسنے میری طرف التفات نہ کیا پھر دوسری بار تیسری بار مینے یہی کہا پس اوسنے التفات کیا اور کہا تو نصر صائغ ہے مینے کہا ہان کہا تو مجھے نہین پہچانتا ہی مینے کہا نہین کہا ہم دو فرشتے ہین ملائکۂ رحمت سی کہ اہل سنت پر مقرر کیے گئے ہین جسوقت کہ وہ اپنی قبرون مین رکھے جاتی ہین تو ہم اوترتے ہین تاکہ اونکو حجت کی تلقین کرین یہ کہا اور مجھسے غائب ہوگیا **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس حکایت کو شرح الصدور مین ذکر کیا ہے اور خاتمۂ ابیات تثبیت مین یون فرمایا ہی کہ الاکانی فی سنت مین بعض اہل کشف اہل روایت سی نقل کیا ہی کہ دو فرشتے وقت سوال کے تلقین حجت کے لیے اوترتے ہین سید محمد بن اسمعیل امیر رحمۃ اللہ علیہ شرح ابیات مین فرماتی ہین کہ ناظم یعنی علامۂ سیوطی نے کشف کو اس حکم کا عمدہ ٹھیرایا ہے اور ان شاء اللہ ہم اسکے صدق کو محبوب رکھتی ہین مگر اتنی بات ہی کہ کشف و الہام کے ساتھ احکام مین استدلال نہین کیا جاتا ہی علامۂ ابو العباس ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نی کتاب منہاج الاعتدال مین فرمایا ہی حاصل اونکی قول کا یہ ہی کہ کشف و الہام ادیان و احکام مین ملتفت الیہ نہین ہین اور اگر الہام کوئی طریق ہوتا تو البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زیادہ تر حقدار تھی اون لوگون سی جو کہ اوسکی ساتھ حکم کرتی ہین اور خود آپ نی فرمایا ہی کہ مقرر امتون مین محدثین یعنی ایسے لوگ تھی جنکو الہام ہوتا تھا پس اگر میری امت مین کوئی ہے تو وہ عمر ہے اور باوجود اسکی حضرت عمر رضی اللہ عنہ الہام کے ساتھ حکم نہین دیتی تھے یا مجرد اس چیز کے کہ اون کی قلب پر واقع ہو یہانتک کہ اوسکو کتاب و سنت پر پیش کرتی پس اگر اوسکی موافق ہوا تو قبول کرتی ورنہ رد فرماتے انتہی الہام لغت مین یہ ہی کہ ڈالنا کسی چیز کا دل مین جیسے کہ محاوری مین بولتی ہین کہ اللہ نی اوسکو صبر کا الہام کیا یعنی صبر کو اوسکی دل مین ڈالدیا اور عرف مین الہام یہ ہی کہ واقع کرنا شئی کا دل مین کہ جس سے سینہ مطمئن ہوجاوی اللہ تعالی اپنے بعض برگزیدہ لوگون کو اوسکی ساتھ خاص فرماتا ہی اور الہام اگر غیر معصوم سی ظاہر ہو تو حجت نہین ہی کیونکہ اوسکی خواطر پر اعتماد نہین ہی اسلیے کہ وہ شیطان کے دہوکے سے مامون نہین رہ سکتا ہی بعض نی کہا کہ الہام فقط نفس ملہم مین حجت ہی بعض نی کہا کہ مطلقاً حجت ہی مگر اوسکے دلائل مفید مدعا نہین ہین اسکو قاضی زکریا نے شرح لب مین کہا ہی یہ ائمۂ شافعیہ سی ہین عقائد نسفیہ مین ہی کہ الہام اسباب علم سی نہین ہی اسکی مولف حنفیہ سی ہین علامۂ سعد الدین رحمۃ اللہ علیہ نی اوسکی شرح مین اس قول کو قوت دی ہی اور کشف و الہام مین سوای دعوے کی اور کچھ فرق نہین ہے

فصل اس امر کی بیان مین کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تعلیم جواب منکر و نکیر کا امر فرمایا ہی

ابن شاہین نی سنت مین فرمایا ہے کہ حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن سلیمان نے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمکو عمرو بن عثمان نے عمرو نے کہا حدیث کی ہمکو بقیہ نی بقیہ نی کہا حدیث کی مجھکو صفوان نے صفوان نی کہا حدیث کی مجھکو راشد نی راشد نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ سیکھ لو تم تمہاری حجت کو پس بیشک تم پوچھے جاؤگے یہانتک کہ بیشک تھی گھر والی انصار سی کہ حاضر ہوتی آدمی کو اونمین سی موت تو وہ اوسکو وصیت کرتے اور غلام یعنی لڑکے کو جبکہ اوسی عقل آتی تو اوس سی کہتی کہ جسوقت وہ تجھسے پوچھین کہ کون ہے رب تیرا تو تو کہنا کہ رب میرا اللہ ہی اور کیا دین ہی تیرا تو کہنا دین میرا اسلام ہی اور کون ہی نبی تیرا تو کہنا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے نبی ہین اس سی معلوم ہوا کہ بنا بر شدت اہتمام آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے انصار محتضر کو اور لڑکے تمیزدار کو سوال جواب کی تعلیم کرتی تھی محتضر وہ ہی جو کہ جان کندنی کی حالت مین ہو ہرچند اوسکو تعلیم سے پہلی ہی سوال جواب کا علم تھا مگر پھر بھی اونکو اوسکی یاد دہی کردیتی تھے **ف** قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتی ہین غلام کا لفظ لڑکی پر پیدایش سی بلوغ تک ساری حالتون مین بولا جاتا ہی اور تمیز لڑکے کا یہ ہی کہ تنہا کھائے پیے استنجا کرے بعض ائمہ نی غلام کی حد سات برس بتائی ہی اسلیے کہ غالب یہی ہی اور قاعدہ وہی ہے جو ذکر کیا گیا

فصل نیکون نی مردون کو خواب مین دیکھا اونھون نی سوال و جواب کی کیفیت بیان کی

حکایت سلفی نے طیوریات مین سہل بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے یزید بن ہارون کو اونکی مرنے کے بعد خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نی تمہاری ساتھ کیا کیا کہا آئے میری پاس میری قبر مین دو فرشتے فظ غلیظ یعنی بدخو سخت دل درشت سخن پس اونھون نے کہا کیا ہے دین تیرا اور کون ہی رب تیرا اور کون ہی نبی تیرا مینے اپنی سفید داڑھی پکڑی اور کہا مجھ جیسے کے لیے یہ کہا جاتا ہی حالانکہ مین نی اسی برس لوگونکو

تمہارا جواب تعلیم کیا ہے پس وہ چلے گئے اور کہا گیا تو نے حریز بن عثمان سے لکہا ہے یعنی حدیث کو میخے کہا ہاں کہا بیشک وہ عثمان سے بغض رکہتا ہے پس اللہ نے
اوس سے بغض رکہا اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکہتا ہے اللہ تعالی اوس سے بغض رکہتا ہے **حکایت** لالکائی نے
سنت مین حمزہ بن محمد منقری سے حکایت مذکور کو یون روایت کیا ہے کہ حمزہ نے کہا مینے یزید بن ہارون کو خواب مین دیکہا یزید نے کہا کہ منکر نکیر میرے پاس آئے
پس اونہون نے مجہے بٹہایا اور مجہسے سوال کیا اور کہا کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا پس مین اپنی سفید داڑہی سے مٹی جہاڑنے لگا اور کہنے لگا کہ
مجہ سا آدمی پوچہا جاوے مین تو یزید بن ہارون ہون اور مین دار دنیا مین ساٹہ برس لوگون کو تعلیم کرتا رہا یعنی تمہارا جواب پس ایک نے اون مین سے کہا کہ سچ کہا
تو سو رہ مثل سونے نوشہ کے پس آج کی بعد تجہپر کسی طرح کا خوف نہین ہے **حکایت** تاریخ ابن نجار مین ہے کہ اونہون نے اپنی سند سے ابو القاسم بن ہبۃ اللہ بن سلامہ
مفسر سے روایت کیا ہے کہا کہ ہماری ایک شیخ تہے ہم اونپر قرأت کرتے تہے پس شیخ کے بعض اصحاب کا انتقال ہوگیا شیخ نے اونکو خواب مین دیکہا شیخ نے اوس سے کہا کہ اللہ نے
تمہاری ساتہ کیا کیا کہا مجہے بخش دیا شیخ نے کہا منکر و نکیر کے ساتہہ تیرا کیا حال ہوا کہا ای اوستاد جبکہ اونہون نے مجہے بٹہایا تو اللہ نے مجہکو یہ الہام کیا کہ مینے کہا بحق ابی بکر و عمر
تم مجہے چہوڑ دو رضی اللہ تعالی عنہما پس ایک نے دوسری سے کہا کہ مقرر اوسنے قسم کہائی ہے ساتہہ عظیم کے تو اوسے چہوڑ دے پہر اونہون نے مجہے چہوڑ دیا اور چلے گئے

فصل زندون نے اپنے کانون سے اس عالم مین منکر و نکیر کے سوال کو اور مردے کے جواب کو سنا۔

حکایت ابن ابی الدنیا نے اور ابن جریر نے اپنی تہذیب مین یزید بن طریف بجلی سے روایت کیا ہے کہا میرا بہائی مرگیا پس جبکہ وہ دفن ہو چکا تو مینے اپنا سر اوسکی قبر پر رکہا پس بیشک مینے
پایا کان قبر پر تہا جبکہ مینے اپنے بہائی کی آواز کو سنا مین اوسکو پہچانتا ہون آواز ضعیف تہا پس مینے اوس سے سنا کہ وہ کہتا ہے رب میرا اللہ دوسرے نے کہا
کیا ہے دین تیرا اوسنے کہا اسلام **حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور مین اور ابن جریر نے تہذیب مین طریق علاء بن عبد الکریم سے روایت کیا ہے
کہا کہ ایک آدمی مرگیا اور اوسکا ایک بہائی تہا ضعیف البصر اوسکے بہائی نے کہا کہ مینے اوسکو دفن کر دیا جبکہ لوگ اوسکے پاس سے چلے گئے تو مینے اپنا سر قبر پر رکہا
پس ناگاہ ایک آواز قبر کے اندر سے آئی کہ وہ کہتا ہے من ربك وما دينك ومن نبيك مینے اپنے بہائی کو سنا کہ وہ کہتا ہے اور مینے اوسکو اور اوسکی آواز
کو پہچان لیا کہ اوسنے کہا اللہ میرا رب ہے اور محمد میرے نبی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر کوئی چیز تیر کے مشابہ قبر کے اندر سے میرے کان کی طرف مرتفع ہوئی
پس میرے رونگٹے کہڑے ہوگئے اور مین چلا آیا **حکایت** ابو الحسن بن براء عبدی نے کتاب الروضہ مین کہا ہے کہ حدیث کی مجہکو فضل بن سہل اعرج نے کہا
حدیث کی مجہکو احمد بن نصیر نے کہا حدیث کی مجہکو ایک آدمی نے اوسنے حدیث کو ضحاک تک پہونچایا ضحاک نے کہا کہ میرے بہائی کا انتقال ہوگیا۔ اوسکو پہلی اس کے
مین اوسکی جنازے مین ملون دفن کر دیا پس مین اوسکی قبر پر آیا اوسپر کان لگایا پس ناگاہ وہ کہتا ہے کہ رب میرا اللہ ہے اسلام میرا دین ہے **حکایت** شیخ
عبد الغفار قوصی نے وحید مین کہا ہے کہ بیچ شیخ ناصر الدین اور شیخ بہاؤ الدین اخمیمی کے گہر کے نزدیک تہا کہ ایک فقیر پہیروار دہوا پس مینے اوسکا پوستین اپنی کندہے
لیلیا اوسنے مجہکو خبر دی کہ شیخ ابو یزید کا خادم اونکی پوستین کو اپنے کاندہے پر اوٹہایا کرتا تہا اور وہ صالح آدمی تہا پس منکر و نکیر کے سوال مین ہمین اونکی بات
ہونی لگی تو اوس فقیر نے کہا اور وہ مغربی تہا کہ واللہ اگر وہ مجہسے سوال کرینگے تو البتہ مین اونکو جواب دونگا لوگون نے کہا کہ اسکا علم کسکو ہوگا اوسنے کہا تم میری قبر پر بیٹہنا تا کہ سنو پہر جبکہ
مغربی کا انتقال ہوا تو لوگ اوسکی قبر پر بیٹہے پس اونہون نے سؤال کو سنا کہ وہ کہتا ہے کیا تم مجہسے سوال کرتے ہو حالانکہ مین نے ابو یزید کا پوستین اپنی گردن پر اوٹہایا ہے
پہر وہ چلے گئے اور اوسکو چہوڑ دیا

فصل جمع روایات کے بیان مین جو کہ ملائکہ سوال مین وارد ہوئے ہین

قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے
کہ ایک روایت مین تو سوال دو فرشتون کا آیا ہے اور دوسری مین ایک کا بس اسمین کسی طرح کا تعارض نہین ہے بلکہ یہ بنسبت اشخاص کی ہے بعض کے پاس دو
فرشتے معا آتے ہین اور معا سوال کرتے ہین جبکہ لوگ چلے جاتی ہین تاکہ اوسکی حق مین زیادہ تر ہول ہو اور زیادہ تر سختی ہو بقدر اوسکے گناہون کے جو اوسنے کیے ہین
اور کسی کے پاس دو فرشتے لوگون کے جانے سے پہلے آتی ہین اسلیے کہ اوسپر تخفیف ہو بسبب حصول انس کے ساتہ لوگون کے اور کسی کے پاس ایک آتا ہے تاکہ اوسپر زیادہ تخفیف ہو

اور کمتر ہو مراجعت مین اسلیے کہ وہ پہلے سے عمل صالح کر چکا ہی کہا اور یہ احتمال بھی ہی کہ دو آوین اور سائل و نمین سی ایک ہو اگرچہ آنے مین دونون شریک ہون
پس روایت ایک فرشتے کی اسپر محمول ہو گی علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ صواب یہی قول ثانی ہی کیونکہ ذکر دو فرشتون کا اکثر حدیثون مین موجود ہی جنابہ
توفیق مدمجدہ فرماتی ہین کہ قرطبی رحمہ اللہ نی تین فرشتون کی آنے کا ذکر نہین کیا جیسا کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مین آیا ہی گویا اسکا جواب وہی دو کا جواب ہی
کہ تینون فرشتون کا آنا زیادتی تہویل کی لیے ہے بعض بندون پر

فصل جمع روایات کی بیان مین جو کہ سوال و جواب کی کیفیت مین آئی ہین

قرطبی رحمہ اللہ نی فرمایا ہے کہ کیفیت سوال و جواب مین حدیثین مختلف آئی ہین یہ اختلاف بھی بحسب اشخاص ہی پس و نمین سی کوئی تو اپنی بعض اعتقادات سی سوال کیا
جاتا ہی اور کسی سے سب کا سوال ہوتا ہی کہا اور احتمال ہی کہ اقتصار بعض عقائد پر بعض راویون سی ہو اور او سکے سوا اور راویون نی او سکو پورا بیان کیا ہو علامہ سیوطی
رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ صواب یہی ثانی قول ہی کیونکہ اکثر حدیثیں اسی پر متفق ہین ہان اون حدیثون سی یہ بات لیجاتی ہی خصوصًا روایت ابو داؤد عن انس سی
پس نہین پوچھا جاتا ہے کسی چیز سے سوا اوس کے کہ بیشک میت سوائے اعتقاد کے خاصۃً اور کسی شے سوال نہین کیا جاتا ہے یعنی
تکلیفات سے روایت بیہقی مین عکرمہ عن ابن عباس رض سے آیت تثبیت کی تفسیر مین تصریح کی گئی ہے کہ قول ثابت شہادت ہے وہ اوس سے
بعد موت کے اپنی قبرون مین پوچھے جاوینگی اور عکرمہ سی کہا گیا وہ کیا ہی کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایمان لانی پر اور امر توحید سی سوال کیے جاتے ہین

من طریق عکرمہ

فصل اس امر کی بیان مین کہ سوال ایک بار ہوتا ہی یا زیادہ

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین فرمایا ہی ایک روایت مین
وارد ہوا ہے کہ میت ایک مجلس مین تین بار سوال کیا جاتا ہے اور باقی روایتین اس سی ساکت ہین پس وہ روایت اسپر محمول ہو گی یا حال مختلف ہی بنسبت اشخاص کے
یعنی کسی سی ایک بار سوال ہوتا ہے کسی سی تین بار ایک مجلس مین واسطے شدت ہول کی طاؤس سی مروی ہی کہ مردی سات روز مفتون ہوتی ہین امام احمد نی زہد مین
ابو نعیم نے حلیہ مین طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک مردے مفتون ہوتے ہین اپنی قبرونمین سات دن پس تھی یعنی صحابہ مستحب جانتی تھی کہ ان دنون
مین اونکی طرف سی کھانا کھلایا جاوے یعنی چونکہ ان دنون مین مردون سی سوال ہوتا ہی تو یہ کھانا کھلانا اونکے لیے مدد ہو جاوے اس سی معلوم ہوا کہ صدقہ میت کو
پہونچتا ہے اور قبر مین اوسکو نفع دیتا ہے حافظ سیوطی رحمہ اللہ نی اس اثر کو تفسیر در منثور مین بھی ذکر کیا ہے اور ابیات تثبیت مین فرمایا ہی کہ یہ حدیث مرسل ہی اور
اسکی اسناد صحیح ہی اور ایک جہت سی متصل ہی اور حکم اسکا رفع ہی یعنی یہ حدیث موقوف حکم مرفوع مین ہی جیسا کہ کہا ہے کیونکہ اسمین رای کو کسی طرح کا مجال نہین ہی
کو کوئی دخل اسمین تو تسلیم و انقیاد ہی لائق ہے اسلیے کہ سچے نے خبر دی ہے یعنی اگرچہ یہ اثر مرسل ہی لیکن غور کرنے سے اسکا اتصال ظاہر ہو جاتا ہی اس جہت سے
کہ طاؤس تابعی جلیل القدر ہین انہون نی صحابہ سی اوسکو نقل کیا ہی اور ان دنون مین طعام کو مستحب جاننا اس بات کو مستلزم ہی کہ یہ عمل صحابہ کی نزدیک معلوم تھا
پس اگر اس جہت سی اتصال کا حکم نہ کرین تو یہ طعام جو صحابہ سی منقول ہی یہ اس مرسل کا مقوی ہو جاویگا کیونکہ جن وجوہ سی مرسل کو قوت ہوتی ہی اونمین سی ایک وجہ یہ ہے
کہ وہ مرسل صحابی کے قول یا فعل کے ساتھ موافق ہو اس وقت بالاتفاق حجت ہو جاویگا دوسری یہ ہی کہ اصول فقہ مین ثابت ہو چکا ہی کہ جو بات صحابہ و کبار تابعین سے
وارد ہوا اور اسمین اجتہاد کو دخل نہو تو وہ حکم مرفوع مین ہوتی ہی پہر وہ دلیل ہیٹر جاتی ہی یہ اسلیے ہے کہ راوی ثقہ ہے اور امور آخرت و برزخ کی اوس قسم سے ہین کہ
اونمین اجتہاد کو کسی طرح کا دخل نہین ہی بلکہ وہ تو طرق نبویہ وحی سے معلوم ہوتی ہین امام رازی نے محصول مین فرمایا ہے کہ صحابی جب کوئی بات کہی اور اوسمین اجتہاد
کو مجال نہو تو وہ بسبب حسن ظن کے سننے پر محمول ہوتی ہی اور طاؤس سی جو روایت کیا گیا ہی وہ اسی قبیل سی ہے اور جیسے طاؤس نے روایت کی ہی اسی کے مثل مجاہد
سے بھی آیا ہی یہ اوسکا مقوی و شاہد ہے مجاہد سے یہ بھی مروی ہی کہ سات دن تک روحین اپنی قبرونمین پہرتی ہین یہانتک کہ سوال تمام ہو جاوی اس سب کو
امام ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ نی کتاب القبور مین روایت کیا ہی عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مومن سات دن اور منافق چالیس دن مفتون ہوتا ہے
سیوطی رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ اس اثر کی تخریج ابن جریج نی کی ہی یہ ابن جریج معتبر آدمی ہین ابن خلکان نی انکی تنہا کی ہی سنہ ۱۵۰ھ ہجری ڈیڑہ سو مین انکی وفات ہوئی ہے

فیحمل ذلک علی العموم

امام احمد رضی اللہ عنہ نے تفسیر بنائی ہی کہ پہلے پہل جس شخص نے اسلام مین تالیف کتب و تدوین علم کی وہ ابن جریج ہی ہین اور بہت ائمہ نی اس بات کو اپنی کتب
مین نقل کیا ہی جیسے حافظ مغرب ابن عبد البر نے کتاب تمہید مین اور بہت لوگون نی انکی پیروی کی ہی درمنثور مین روایت ابن عمیر با بن لفظ ہی کہ اخراج کیا
ابن جریر نی اپنی مصنف مین حارث بن ابی الحارث سی حارث نی عبید بن عمیر سے کہا دو آدمی مفتون ہوتی ہین مومن اور منافق پس مومن سات دن اور منافق
چالیس صبح مفتون ہوتا ہی سیوطی رحمہ اللہ تعالی نے ابیات مین تو ابن جریج کہا ہی اور درمنثور مین ابن جریر واللہ اعلم ان دونون سی علیحدہ علیحدہ روایت ہی یا نقل مین
غلطی واقع ہوئی ہی ابن رشیق نی شرح موطا مین اور ابن رجب نی مثل روایت ابن عمیر کے نقل کیا ہے چونکہ یہ روایت مخالف روایت طاؤس و مجاہد کی تہی اسلیے حافظ
سیوطی نی ان دونون روایتون مین ترجیح دی اور کہا کہ ابن عمیر طاؤس و مجاہد سی رتبے مین بڑے ہین کیونکہ ابن عمیر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد مبارک مین پیدا ہوئے
اور آپ کی دیدار فائض الانوار سی مشرف ہوئی پس صحابی ٹہیری اور روایت صحابی کی تابعی کی روایت سی ارجح ہے بعد اسکے ترجیح دی کہ یہ صحابی نہین ہین کبار تابعین
سے ہین پہلے پہل عہد سعادت مہد حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ مین انہین نی لوگونکو وعظ و نصیحت کی انبیاء علیہم السلام کے قصے بیان کیے قرون ماضیہ کی حکایات
اور وعد و وعید بیان فرمائے سید محمد بن اسمعیل مرحوم شرح ابیات مین فرماتی ہین کہ ترجیح کی ضرورت نہین ہی اسلیے کہ روایت مجاہد و طاؤس اور روایت ابن عمیر مین
کسی طرح کی منافات نہین ہی کیونکہ ابن عمیر سات دن مین تو اون دونو نکی موافق ہین لیکن اونہون نی اسقدر زیادہ کہا کہ سات دن خاص مومن کی ساتھ ہین اور منافق سی چالیس دن
زیادہ مومن سی مفتون ہوتا ہی پس انکی روایت مین زیادت ہی اور زیادت عدل کی جبکہ منافی نہو تو مقبول ہی جیسا کہ علم اصول اور علوم حدیث مین معروف و مشہور ہے
اگر کوئی کہے کہ اکثر روایتون مین جنکا ذکر سابق مین ہو چکا اونمین سے کسی مین تکرار سوال کا ذکر نہین ہی مگر ایک روایت مین تین بار کی تکرار ایک مجلس مین آئی ہے
چنانچہ یہ روایت پہلے گذر چکی تو اسکا یہ جواب ہے کہ جن روایتون مین تکرار کا ذکر نہین ہی وہ نہ تکرار کو ثابت کرتی ہین نہ اوسکی نفی کرتی ہین بلکہ وہ مطلق ہین ایک بار
اور چند بار دونون پر صادق آتی ہین پس جنمین تکرار و عدم تکرار کا ذکر نہین ہی وہ مطلق ٹہیرین اور جنمین قید تکرار کی ہی وہ زیادت ثقہ ہوئین اور زیادت ثقہ جبکہ منافی نہو تو
مقبول ہی واللہ اعلم **فائدہ بیان مین بعض احوال راویان اثر مذکور کے** — **طاؤس** انکی والد کا نام کیسان ہے یمن کی عالم تہی فارسی یمانی
جندی ابناء فرس سی تہی جنکو کسری نے یمن کی طرف بہیجا تہا اونہون نی زید بن ثابت و عائشہ وغیرہما رضی اللہ عنہم سی سنا ہی اور انسی ابن شہاب و خلق کثیر نی سنا ہے
علم و عمل مین سردار تہے انکی شہرت انکے وصف سی کافی ہی جبکہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ حاکم ہوئی تو طاؤس نی اونکو لکہا اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا سارا عمل خیر ہو تو تم
اہل خیر کو عامل بناؤ پس عمر نے فرمایا کہ یہی نصیحت کافی ہی انکی وفات سنہ ایک سو چہ ہجری مین ہوئی رضی اللہ عنہ **مجاہد** رضی اللہ عنہ یہ مفسر مکی مولی سائب بن
ابی السائب کے ہین انہون نی سعد بن وقاص وغیرہ رضی اللہ عنہم سی اخذ کیا ہی قرآن شریف کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر تیس بار پیش کیا نزدیک ہر آیت کے
ٹہیرتے اور اوسی پوچہتے کہ کس باب مین اوتری اور اوسکی کیا کیفیت تہی انہون نی سفر بہت کیے تہے یہانتک کہ بابل کی زمین مین پہونچے ہاروت ماروت کو دیکہا کہ وہ
دونون مثل دو پہاڑون کی اوندہے لٹکی ہوئی ہین انہون نی اونکو دیکہتے ہی اللہ کی تسبیح کی اور غش کہا کے گر پڑے انکی وفات ۱۰۲ سنہ مین ہوئی **عبید بن عمیر** بن قتادہ
لیثی ابو عاصم مکی انکی ولادت عہد مبارک حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین ہوئی یہ مسلم نے کہا ہی اور غیر مسلم نے انکو کبار تابعین سی شمار کیا ہی یہ مکی والون کے قاضی تہے
امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی شیخ الاسلام امام سنت قطب امت حجت فقہاء سید محدثین ہین انہون نی حجاز و شام
یمن عراق مین ایک خلق کثیر سے سنا انکی تالیفات اور کتب نافعہ بہت ہین بخاری و مسلم نی ان سی روایت کی ہی یہ بڑے متورع پرہیزگار تہی کبہی کوئی جائزہ نہ
کوئی چیز بادشاہونکی مال سی لی انکے پاس حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے موی پاک سی تین بال تہی وصیت کی تہی کہ ایک بال انکی سینے پر اور دو دونون آنکہون پر
رکہہ دین بیہقی و ابن جوزی نی انکے احوال مین ایک جلد تالیف کی ہی انکی وفات بارہوین تاریخ ربیع الاول ۲۴۱ سنہ ہجری کو بغداد مین ہوئی جناب توفیق بد محمدہ نے
انکا ترجمہ اتحاف النبلاء اور تاج مکلل وغیرہ مین بہت بسط سی لکہا ہی **ابو نعیم** رضی اللہ عنہ کیفیت حافظ کبیر محدث شہیر احمد بن عبد اللہ کی ہی انکی کتاب حلیۃ الاولیاء

کتاب نفیس بی نظیر جامع ہر مغنے حسن ہی احوال افاضل سلف پر مشتمل ہی یہ بسبب حال شرح ابیات تثبیت سی کہا گیا **فصل اس امر کی بیان مین کہ سوال فرشتون کا اس امت کی ساتھ خاص ہی یا نہین** جاننا چاہیی کہ اس مسئلی مین علماء کی تین قول ہین **پہلا قول** یہ ہی کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص ہی حافظ سیوطی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول اور ابو عمر بن عبد البر رحمہما اللہ تعالی نی اس قول کی تصریح کی ہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین ذکر کیا ہی کہ حکیم ترمذی نی وجہ خاص ہونے کی یہ بیان کی ہی کہ ہم سی پہلے جو امتین تہین اونکے پاس رسول رسالت لیکے آتے تہے جبکہ رسولون کا کہنا نہ مانتے انکار کرتے تو رسول ترک جاتی اونسی کنارہ کرتے جلدی سی عذاب آجاتا وہ ہلاک کردیے جاتی تہے پہر جبکہ اللہ سبحانہ نی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت کے ساتھ بہیجا اور اونکو خلق کی لیی امن بنایا جیسا کہ ارشاد فرمایا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین یعنی اور نہین بہیجا ہمنے تجہکو مگر جہان والون پر رحمت کی لیے تو اونسی عذاب روک لیا اور آپ کو تلوار عنایت فرمائی یعنی لڑائی کا حکم دیا تاکہ داخل ہو وین اسلام مین جو شخص کہ داخل ہو بسبب خوف تلوار کے پہر ایمان اون کے دل مین جم جاویگا پس اون کو مہلت دی گئی اور اسی وجہ سی نفاق ظاہر ہوا کہ کفر کو چہپانے ایمان کو ظاہر کرنے لگے مسلمانونمین چہپے چہپائے رہے جب مرے تو اللہ سبحانہ نی قبر مین دو فرشتے امتحان لینی والی اونکے لیے مقرر فرمائی تاکہ سوال کرکے اونکے دل کا بہید نکالین اور اللہ پاک خبیث کو طیب سی جدا فرماوی پہر جو سچے مومن ہین اونکو قول ثابت کی ساتھ زندگی دنیا اور آخرت مین ثابت رکہی اور جو ظالم ہین اونکو بہکاوی اس قول کی تین دلیلین ہین (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سی فرمایا ای زید بیشک یہ امت اپنی قبرون مین مبتلا کی جاتی ہی **۲** آپ نی فرمایا بیشک تم اپنی قبرون مین جانچی جاتے ہو اس سی ظاہر ہی کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص ہی **۳** فرشتے میت سے کہتے ہین تو کیا کہتا تہا اس شخص کے حق مین جو تم مین بہیجا گیا تہا پس مومن کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ وہ اللہ کے بندی اور اوسکی رسول ہین اور یہ خاص ہی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور دوسری حدیث مین آپ نی فرمایا ہی کہ تم جانچی جاتی ہو اور مجہسے پوچہی جاتی ہو **دوسرا قول** یہ ہی کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص نہین ہے بلکہ اہنین اور دوسری امتونمین عام ہی اس قول والونمین سی عبد الحق اشبیلی اور قرطبی ہین انہون نی پہلے قول کی دلیلون کا کئی طرح سی جواب دیا ہی **۱** کہتی ہین آپ نی جو لفظ ہذہ الامۃ کا فرمایا ہی اس سی یہ بات معلوم نہین ہوئی کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص ہی اور امتون کی لیے نہین ہی اسلیے کہ امت سی مراد یا تو آدمیونکی جماعت ہی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم عربی زبان مین ہر جنس کو اجناس حیوان سی امت کہتے ہین حدیث شریف مین آیا ہی اگر یہ بات نہوتی کہ کتے ایک امت ہین امتون سی تو مین اونکی قتل کا امر کرتا اسی طرح اوس حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ایک نبی کو چیونٹی نے کاٹا تہا اونہون نے قریۂ نمل کے جلانے کا حکم دیا وہ جلا دیا گیا اللہ تعالی نی اونکی طرف وحی بہیجی کہ تونی اس سبب سے کہ ایک چیونٹی نی تجہے کاٹا ایک امت کو امتون سی جلا دیا جو کہ تسبیح کرتے تہے پس اس سی معلوم ہوا کہ امت کے معنی جماعت وگروہ کے ہین اور اگر امت سی مراد وہ امت ہی جسمین آپ مبعوث ہوی ہین تو بہی اوس سی اور امتون کے سوال کی نفی معلوم نہین ہوتی ہی بلکہ اس امت کا ذکر یہ خبر دینے کے لیے ہوا کہ وہ سوال کیجاتی ہی اور سوال اگلی امتون کی ساتھ خاص نہین ہی کیونکہ یہ امت ساری امتون پر شرف وفضیلت رکہتی ہی **۲** باقی دو دلیلون کا جواب یہ ہی کہ آپ نی اپنی امت کو اس بات کی خبر دی کہ وہ اپنی قبور مین امتحان کیجاتی ہی اور ظاہر یہ ہی کہ ہر نبی کا حال اپنی امت کی ساتھ اسی طرح ہی اور وہ بعد سوال اقامت حجت کے اپنی قبور مین عذاب کیجاتی ہی جیسے کہ آخرت مین سوال واقامت حجت کے بعد عذاب کیجائیگی واللہ اعلم **تیسرا قول** توقف ہی یعنی اس قول والے نہ قطعی خاص کہتے ہین نہ یقینی عام بتاتے ہین بلکہ توقف کرتے ہین نہ خاص کہین نہ عام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کہتی ہین کہ ان لوگونمین سی ابو عمر بن عبد البر ہین انہون نی کہا کہ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مین وارد ہوا ہے آپ نی فرمایا بیشک یہ امت اپنی قبور مین جانچی جاتی ہی بعض نی یہ روایت کیا کہ سوال کیجاتی ہی اس لفظ کی بنا پر احتمال ہی کہ یہ امت سوال کی ساتھ خاص ہو اور یہ ایسی بات ہی کہ ہم اسکو قطعی نہین کہہ سکتی سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ یہ نقل کلام سیوطی رحمہ اللہ کے مخالف ہی کیونکہ انہون نی اختصاص کی نسبت مثل حکیم ترمذی کے ابن عبد البر کی طرف کی ہی اور حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ وہ قائل توقف کی ہین لیکن مضبوط ابن قیم ہی

کا کلام ہی کیونکہ انہون نی ابن عبد البر کے لفظ نقل کیے ہین ان تین قولون مین سی اسلم قول توقف ہی کیونکہ اس مسئلے کی دلیل توقیفی ہی اجتہاد کو اسمین دخل نہین ہی اور دوسرے
قول سو کوئی دلیل ظاہر اس بات پر وارد نہین ہوئی کہ اس امت کے سوا اور امتون سی بھی سوال ہوتا ہے اور قول معتمد پہلا ہی قول ہی سیوطی رحمہ اللہ نی تبعیت
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اسی کو ترجیح دی ہی اور شرح الصدور مین بعد نقل قول حکیم ترمذی کی فرمایا ہی کہ اور لوگون نی انکی مخالفت کی ہی پس کہا کہ سوال اس امت کے
لیے اور اسکے غیر کے لیے ہے ابن عبد البر نی کہا ہی کہ اختصاص پر دلالت کرتا ہی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ بیشک یہ امت اپنی قبور مین مبتلا کیجاتی ہے
اور قول آپ کا کہ وحی کی گئی طرف میرے کہ تم اپنی قبر مین مفتون ہوتے ہو اور قول آپ کا کہ تم میرے ساتھ آزمائی جاتی ہو اور مجھ سی پوچھے جاتی ہو انتہی قصر الآمال مین
کہا ہے کہ بعض علما نی وجہ تخصیص مین یہ کہا ہی کہ حکمت اس امت کی تعجیل عذاب مین گناہون کا مٹانا ہے تاکہ قیامت کے دن سارے گناہون سے پاک ہو اور نہین ہے

فصل ملائکہ سوال کو فتان و منکر و نکیر کہتے ہین حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا ہی کہ انکو فتان اسلیے کہتی ہین کہ انکا سوال کرنا جو ہے
اور انکی خلق مین صعوبت ہی اور منکر نکیر اسلیے نام یہ کہا کہ انکی خلق یعنی صورت شکل نہ تو آدمیون کی خلق کے مشابہ ہی نہ فرشتونکی نہ بہائم و ہوام کے بلکہ وہ ایک نئی
خلق ہین یہ قول پورا مع تفصیل کی فصل ملائکہ سوال مین گذر چکا ہے علامہ سیوطی رحمہ اللہ نی شرح الصدور مین قرطبی سی نقل کیا ہی اگر کوئی کہے کہ دو فرشتے سارے
مردون سی دور دور مکانون مین ایک وقت مین ایک بار مین کس طرح خطاب کرتے ہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ انکی جثون کی عظمت اسکی مقتضی ہی پس وہ خلق کثیر سی
ایک جہت مین ایک بار مین ایک خطاب کر سکتے ہین اس طور پر کہ ہر ایک مخاطب یہ خیال کرتا ہی کہ مخاطب وہی ہی نہ اوسکی سوا اور کوئی اور باقی مردونکی جواب سننی سے
اللہ تعالی اوسکو روک دیتا ہی سیوطی فرماتی ہین او احتمال ہی تعدد ملائکہ کا جو کہ سوال کے لیے تیار کیے گئے ہین جیسا کہ ملائکہ حافظین وغیرہم مین ہی پھر مینے حلیمی کو ہمارے
اصحاب مین سی دیکھا کہ وہ اس طرف گئی ہین پس اونہون نی اپنی کتاب منہاج مین کہا ہی وہ چیز کہ مشابہ ہے یہ ہی کہ سوال کے فرشتے ایک جماعت کثیر ہون اونمین سے
بعض کا نام منکر اور بعض کا نام نکیر ہو اونمین سے ہر میت کی طرف دو بھیجے جاوین جیسے کہ دو فرشتے کاتب اعمال اوسپر مقرر کیے گئے ہین اور ابیات تثبیت مین یہ فرمایا
ہے کہ منکر نکیر کل زمین والونسی سوال کرتے ہین جیسے حال عزرائیل علیہ السلام کا ہے وقت قبض کی قرطبی نی اسپر تصریح کی ہی اور مین پہلی ہی کو اختیار کرتا ہون اور پسند کرتا ہون
اسپر سید محمد بن اسمعیل نی شرح ابیات مین قرطبی کا پورا کلام بلفظہ نقل کرکے یہ فرمایا کہ جب تم نی اس کلام کو پہچان لیا تو قول ناظم کا کہ حال منکر و نکیر کا مثل حال ملک الموت
کے ہی قرطبی کی عبارت کا مفاد نہین ہی اور نہ لگتا ہے یہ قرطبی جواب سوال کو واضح کرسکین جواب حقیقی یہ ہی کہ یہ بات اوس قسم سی ہی کہ اوسپر ایمان لانا واجب ہی اور
اوسکی تفصیل کو علم الہی کی طرف سپرد کرے کیونکہ کوئی اثر تفصیل کے ساتھ نہین آیا علاوہ یہ ہے کہ قرطبی نی اپنے سوال کی بنا اسپر قائم کی ہی کہ حلول شخص واحد کا دو مکانون مین
ایک وقت مین جائز نہین ہی اور یہ قیاس اولی ہی واسطے ملائکہ کے اونکے احکام ابدان مین بنی آدم پر اور یہ قیاس فاسد ہے کیونکہ فرشتے ارواح لطیفہ ہین اللہ تعالی
نے اونکو اوسپر قدرت دی ہی جسکی معرفت پر بنی آدم کو قدرت نہین ہی تو اوسکی عمل پر نہ کیا قادر ہونگی اونمین سی ایک کا تو یہ حال ہی کہ وہ مابین آسمانون اور زمین کو
پلک مارنے سے بھی زیادہ جلدی قطع کرتا ہی پھر یہ بات ہی کہ خود جلال سیوطی اسکے قائل ہین کہ یہ باتین جو مذکور ہوئی ہین بنی آدم کی قدرت مین ہین اوسپر محال
نہین ہین دو مکانون مین آن واحد مین ہونا اونکی نزدیک محال نہین ہی چنانچہ انہون نی اس باب مین ایک رسالہ تالیف کیا جسکا نام **القول المنجلی فی
تطورات الولی** رکہا ہی سید اسمعیل مرحوم کہتے ہین اگرچہ یہ کلام باطل اور پھر دلیل سی عاطل ہی انتہی کاتب حروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہی کہ غرض سید صاحب
مرحوم کی اپنے کلام مذکور سے علامہ سیوطی رحمہ اللہ پر توضیح اس مجمل کی یہ ہی کہ انہون نی نظم مین یہ کہا ہی کہ منکر نکیر کل زمین والونسی سوال کرتے ہین جیسے حال عزرائیل
علیہ السلام کا ہی وقت قبض ارواح کی قرطبی نی اسپر نص کی ہی اور مین پہلی ہی کو اختیار و پسند کرتا ہون پس اول اعتراض سید صاحب کا یہ ہی کہ قرطبی کے کلام مین اسپر
تصریح نہین ہی کہ منکر نکیر کا حال مثل عزرائیل کے ہے اور سیوطی کہتے ہین کہ قرطبی نے تصریح کی ہی منشا اس اعتراض کا یہ ہی کہ سید صاحب نے یہ سمجھا کہ سیوطی سارے کلام کو
کہتے ہین کہ اوسپر قرطبی نی تصریح کی ہی حالانکہ یہ بات نہین ہی بلکہ اونکی غرض یہ ہی کہ قرطبی نی اسپر تصریح کی ہے کہ دو ہی فرشتے ساری خلق سی سوال کرتے ہین جیسا کہ قرطبی کے

سوال وجواب ہی ظاہر ہے چنانچہ خود سیوطی نے سوال وجواب دونون کو شرح الصدور مین نقل کیا ہے اور یہ نقل پہلے گذر چکی رہی یہ مثال کہ منکر نکیر کا حال مثل عزرائیل علیہ السلام کے ہی سو بیشک یہ قرطبی کے کلام مین نہین ہی اور کیون ہو یہ تو خود سیوطی نے اپنی طرف سی مثال بیان کی ہی یعنی جیسے عزرائیل ایک ہین اور بسبب عظمت جسم کے ساری دنیا والونکی جان قبض کرتی ہین اسی طرح منکر نکیر کا حال ہی کہ یہی دو بوجہ عظمت اپنے اجسام کے خلق کثیر سے باوجود اختلاف امصار و تباعد اقطار کے آن واحد مین خطاب کرتی ہین دوسرا اعتراض یہ ہے کہ علاوہ یہ ہی کہ قرطبی نے الخ جواب اسکا یہ ہے کہ اگرچہ قرطبی نے سوال کی بنا اسپر رکھی ہی کہ حلول شخص واحد کا دو مکانون مین آن واحد مین جائز نہین ہی مگر جواب مین تو یہی کہا ہے کہ منکر نکیر کے اجسام کی عظمت اسکی مقتضی ہی یعنی بسبب عظمت اجسام کے یہ بات اونپر محال نہین وہ تو مختلف مکانون دور دور قبرونمین خلق کثیر سے آن واحد مین ایک خطاب کرسکتی ہین پس حاصل یہی ہوا کہ فرشتون کا قیاس بنی آدم پر نہین ہوسکتا اور یہی سید صاحب بہی فرماتی ہین کہ یہ قیاس فاسد ہے اب اعتراض کی کیا وجہ ہان اگر یہ کہین کہ سرے ہی سی سوال کی بنا اسپر نہوتی تو یہ اور بات ہی پہر سیوطی پر یہ اعتراض جاتا کہ وہ اسکے قائل ہین کہ فرشتے تو فرشتے بنی آدم پر یہ بات محال نہین ہی کہ شخص واحد آن واحد مین دو مکانون مین ہو حال آنکہ فرشتون کا قیاس بنی آدم پر فاسد ہی اسکا یہ جواب ہی کہ بیشک وہ اسکے قائل ہین اسی لیے شرح الصدور مین جہان قرطبی کا کلام ذکر کیا ہی وہان اس حل کا ذکر نہین کیا ہے یہ ایک مقام ہی مقامات اولیاء کرام سے نرے سیوطی ہی اسکی قائل نہین ہین بلکہ ایک جم غفیر اولیاء عظام کا اسکا قائل ہی یہ اونکے نزدیک بڑی بات نہین ہی بلکہ نفوس قدسیہ کی قوت بدرجہا اس سی بڑہی ہوئی ہے علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ خود ایک فرد کامل ہین اسی زمرۂ پاک سی اسی لیے اونہون نے رسالۂ قول منجلی اس باب مین تالیف فرمایا ہی گو سید صاحب مرحوم یہ فرماوین کہ وہ کلام باطل اور ہر دلیل سی عاطل ہی چند حکایتین اس باب کی محاسن المحسنین مین لکہی گئی ہین اونسی صادق طور پر تطورات اولیاء اللہ کا معلوم ہوتا ہی حضرت توفیق مدظلہ نے کتاب الحیرۃ الخیرۃ مین کئی حکایتین اس باب کی تحریر فرمائی ہین چنانچہ ایک حکایت مین ذکر کیا ہی کہ ایک ولی اللہ کو وقت واحد مین تیس جگہ نماز پڑہتے دیکہا سید صاحب مرحوم نے روض الریاحین کو تو ملاحظہ فرمایا ہوگا اوسمین چند حکایات اس باب کی ہین شرح ابیات مین خود سید صاحب نے بعض حکایات روض کو ذکر فرمایا ہی مگر وہ دلیل جو کہ اونکے مرکوز خاطر عاطر ہوگی نہ ملی اسی لیے کلام سیوطی رحمہ اللہ کو باطل اور ہر دلیل سی عاطل ٹہیرایا تعجب تو یہ ہی کہ سید صاحب مرحوم مسئلہ ومسئلہ کے قائل ہین یعنی بعض مرد عورت اس قسم کے ہوتے ہین کہ انکے خواب مین مردے آیا کرتے ہین جو کچہ مردون کی ورثہ کو کہنا سننا ہوتا ہے وہ اونسی کہتے ہین پہر وہ مردون سی جواب لا دیتے ہین اور یہ لوگ یمن مین معروف مشہور ہین پس ایک مرد عورت کا کہنا تو قابل تصدیق ہوا اور ایک جم غفیر صادقین مخلصین متقین زاہدین محبین کا فرمودہ قول باطل ٹہیرا یہ بات کچہ سمجہ مین نہین آتی شاید سید صاحب کو سیوطی پر رد ہی کرنا منظور تہا واللہ اعلم رہی یہ بات کہ سیوطی رحمہ اللہ نے بعد نقل کلام قرطبی کے کہا ہی یہ بہی احتمال ہی کہ ملائکہ متعدد ہون پہر اس احتمال کی تائید قول حلیمی سے فرمائی چنانچہ سابق گذر چکا اسپر سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ یہ نرا دعوی ہے حلیمی کا اسپر کوئی دلیل نہین ہی یہ تو قیاس شبیہی ہی چنانچہ حلیمی نے تشبیہ کا لفظ کہا ہے ملائکہ کاتب اعمال پر اونکا قیاس کیا ہی اور قیاس کو یہان کچہ دخل نہین ہی کیونکہ احوال آخرت مین احوال دنیا پر قیاس جاری نہین ہوتا ہی اور پہر بعد ذکر کلام قرطبی کے یہ کہہ چکی ہین کہ قرطبی نے جواب کو واضح نہین کیا جواب یہی ہی کہ جسکے ساتہ نص وارد ہوئی ہی اوسپر ایمان لانا چاہیے اور اسکی تفاصیل علم کو سپرد اللہ تعالی کے کرین سو یہ کلام سید صاحب کا نہایت ٹہیک ہی لیکن سیوطی پر اس بابت کوئی اعتراض نہین کیونکہ اونہون نے صرف ایک احتمال ذکر کیا پہر حلیمی کا کلام ذکر فرمایا اور مختار و پسندیدہ اونکا یہی ہی کہ ملائکہ سوال دو ہی ہین یہی ساری زمین والون سی سوال کرتی ہین **فصل تجسد اعمال کی بیان مین** جاننا چاہیے کہ اعمال صالحہ وسیئہ متجسم ہو کے اپنے صاحب کو قبر و حشر مین راحت و تکلیف دینگے چنانچہ کیفیت اسکی فصل احادیث مین گذر چکی قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین کہا ہی اگر کوئی کہے کہ اعمال منقلب بہ اشخاص کیونکر ہونگے حال آنکہ اعمال تو نرے اعراض ہین تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالی اعمال کی ثواب سی خوبصورت بدصورت اشخاص پیدا فرماویگا اسلیے کہ نفس عرض منقلب بجوہر نہین ہوتا ہے مثل اسکے وہ ہے جو کہ حدیث مین ثابت ہوا ہی کہ موت لائی جاویگی گویا چت کبرا مینڈہا ہے پس

پس ظاہر کر دینگی بہر اوسکو ذبح کر دینگی اور یہ محال ہی کہ موت مینڈہا ہو جاوی کیونکہ عرض ہی معنی یہی ہین کہ اللہ ایک شخص پیدا کریگا اوسکا نام موت رکہیگا پس وہ
جنت و نار کے درمیان مین ذبح کی جاویگی اسی طرح جو کچھ اس باب سی بعبیر وارد ہو تو اوسمین تاویل وہی ہی جو مینے ذکر کی انتہی قرطبی نی دوسری جگہہ تذکرہ مین اس
جواب کا بہت بسط کیا ہی جہان یہ ذکر کی کہ قرآن شریف مومن کی شفاعت کریگا بہر ابن ماجہ کی حدیث ذکر کی کہ آپ نی فرمایا آویگا قرآن قیامت کے دن جوان
پس کہیگا مین وہ ہون کہ مینی تیری رات کو بیدار رکہا تیری دن کو پیاسا رکہا رواہ بدیعۃ قرطبی نی کہا قرآن آویگا یعنی قرآن پڑہنے کا ثواب آویگا دوسری حدیث
مسلم نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی ذکر کی کہ مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ آپ فرماتی تہی قرآن لایا جاویگا دن قیامت کی اور اوسکی لوگ جو اوسکے
ساتھ عمل کرتے تہی آگی آگے اوسکی سورۂ بقرہ اور آل عمران ہونگی آپ نی ان دونون سورتون کی تین مثالین بیان فرمائین الخ اسکے آخر مین یہ ہی کہ وہ دونون اپنی
پڑہنے والونکی طرف سی جہگڑینگی قرطبی نی کہا ہماری علماء فرماتی ہین یعنی اللہ تعالی انکے ثواب سی فرشتے پیدا کریگا کہ وہ اونکی طرف سی جہگڑینگی جیسا کہ بعض حدیثون
مین آیا ہی کہ جو شخص شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو کو پڑہیگا تو اللہ ستر ہزار فرشتی پیدا کریگا کہ وہ اوسکی لیی قیامت کی دن تک مغفرت مانگتے رہین گی قرطبی نی کہا پس
اسی طرح اللہ ثواب روزۂ و قرآن سی دو فرشتی کریم پیدا فرماویگا کہ وہ اوسکے لیی شفاعت کرینگی اور ایسے ہی باقی اعمال صالحہ کا حال ہی جیسا کہ ابن مبارک نے
اپنی رقائق مین ذکر کیا ہی کہا ایک آدمی زید بن اسلم کی پاس آیا کہا مجہی یہ بات پہونچی ہی کہ مومن کی لیی اوسکا عمل قیامت کی دن اچہی سی اچہی صورت مین متمثل ہوگا
اوسکا موہنہ اور جوانی بہت اچہی ہوگی اور خوشبو اوسکی نہایت بہتر ہوگی پس وہ اوسکے پہلو کی طرف بیٹہی گا جبکہ کوئی چیز اوسی گہبراویگی تو وہ اوسی امن دیگا اور جبکہ وہ
کسی چیز سی ڈریگا تو وہ اوسپر آسانی کریگا پس مومن کہیگا جزا دی تجکو اللہ تو صاحب خیر ہی تو کون ہی وہ کہیگا کیا تو مجہی نہین پہچانتا حالانکہ مین تو تیری ہمراہ رہا تیری
قبر مین اور تیری دنیا مین مین تیرا عمل ہون واللہ وہ اچہا تہا سو اسی لیی تو مجہی اچہا دیکہتا ہی اور تہا خوشبودار سو اسی لیی تو مجہی خوشبودار دیکہتا ہی آپس تو مجہپر سوار ہو جا کیونکہ
مین زمانہ دراز دنیا مین تجہپر سوار ہوا ہون اور وہ یہ قول ہی اللہ تعالی کا وینجی اللہ الذین اتقوا بمفازتہم یہانتک کہ وہ اوسے اوسکے رب کی طرف لاویگا پس
کہیگا یا رب بیشک ہر صاحب عمل نی پایا اپنی عمل مین اور ہر صاحب تجارت و صنائع نی یعنی اونکو نفع حاصل ہوا سوا میری صاحب کی کہ اسنی اپنی نفس کو میری ساتھ
مشغول کیا اللہ تبارک و تعالی فرماویگا تو کیا مانگتا ہی پس کہیگا مغفرت و رحمت یا مثل اسکی پس اللہ فرماویگا مقرر مینے اوسکی لیی مغفرت کی بہر وہ حلۂ کرامت پہنایا جاویگا
اور اوسکی سر پر تاج وقار رکہا جاویگا اوسمین ایک موتی ہوگا کہ وہ دو دن کی راہ سی چمکیگا بہر عمل عرض کریگا یا رب وہ اپنی ماں باپ سی مشغول ہو گیا تہا اور ہر
صاحب عمل و تجارت اپنی عمل سی ماں باپ پر داخل کرتا تہا یعنی اونکو اپنی محنت مزدوری سی کچھ دیتا تہا پس اوسکی ماں باپ دی جاوینگی مثل اوسکی جو وہ دیا گیا اور تمثیل
کیجاویگی واسطی کافر کے اوسکی عمل سی ایک صورت بدتر اوس چیز مین کہ پیدا کی اللہ نی از روی موہنہ کے اور نہایت بدبودار اوسکی از روی بدبو کی پس وہ بدصورت شخص
بیٹہیگا طرف اوسکی پہلو کی جبکہ کوئی چیز اوسی گہبراویگی تو وہ اور زیادہ کر دیگا اور جبکہ وہ ڈریگا تو وہ اوسی اور ڈراویگا پس کافر کہیگا تو برا مصاحب ہی اور تو کون ہے
عمل کہیگا مجہی کیا تو نہین پہچانتا ہی وہ کہیگا نہین پس کہیگا مین تیرا عمل ہون وہ برا تہا سو اسی لیی تو مجہی بدصورت دیکہتا ہی اور وہ بدبودار تہا سو اسی واسطے تو مجہی بدبودار
دیکہتا ہی پس تو اپنا سر جہکا کہ مین تجہپر سوار ہوؤن کیونکہ تو زمانہ دراز دنیا مین مجہپر سوار رہا ہی اور وہ یہ قول ہی اللہ تعالی کا ولیحملن اثقالہم و اثقالا مع اثقالہم
اور یہ قول ولیحملوا اوزارہم کاملۃ یوم القیامۃ قرطبی رحمہ اللہ نی کہا کہ مثل اسکی رای سی نہین کہا جاتا ہی اور معنی اسکی حدیث قیس بن عاصم منقری سی لیے جاتی ہین
کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اونسی کہا ای قیس چارہ نہین ہی تیری لیی ایک قرین یعنی ساتھی سی کہ وہ تیرے ہمراہ دفن کیا جاویگا حالانکہ وہ زندہ ہوگا اور تو اوسکی ہمراہ
مدفون ہوگا اور تو مردہ ہوگا پس اگر وہ کریم ہی تو تیرا اکرام کریگا اور اگر وہ لئیم ہے تو تجہی سونپ دیگا یعنی تیری مدد نہ کریگا بہر وہ محشور نہ ہوگا مگر ہمراہ تیری اور تو مبعوث نہ ہوگا
مگر ہمراہ اوسکی اور تو نہ پوچہا جاویگا مگر اوس سی سو تو نہ کر اوسکو مگر صالح کیونکہ اگر وہ صالح ہی تو تو انس پکڑیگا مگر ساتھ اوسکی اور اگر وہ فاحش ہی تو تو وحشت نہ کریگا مگر اوس سے
اور وہ تیرا فعل ہی شیخ ابو الفرج ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب روضۃ المشتاق والطریق الی الملک الخلاق مین ذکر کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی کہ لائی جاویگی قیامت کی دن تو یہ خوش صورت اور خوش بو مین پس نہ پاویگا اوسکی بو اور نہ دیکھیگا اوسکی صورت مگر مومن پس وہ
پائینگی بسبب اوسکی خوشبو اور انس کو۔ یہ دیکھکر کافر و عاصی و مُصِر کہینگی کیا ہی ہماری لیے کہ ہمنے نہین پایا جو تم نے پایا تو یہ اونسی کہیگی کہ مین تو زمانہ دراز تک تمہاری لیے
پیش ہوئی دار دنیا مین پس تم نے میرا ارادہ نہ کیا تم اگر مجھے قبول کرتی تو البتہ تم آج مجھی پاتی پس کہینگی ہم آج تو بہ کرتی ہین پس ندا کریگا ایک منادی عرش کی نیچے سے
ہیہات ہیہات مہلت کی دن گئی اور توبہ کا کام تمام ہوچکا الحدیث قرطبی کا کلام پورا ہوا سید صاحب مرحوم فرماتی ہین کہ ہمکو جو بات ظاہر ہوتی ہی وہ خلاف ہی اوسکی
جو قرطبی نی کہی کہ اون اعمال کی ثواب سے فرشتے پیدا کیے جاوینگی بلکہ ظاہر یہ ہی کہ وہ اعراض یعنی اعمال خود جسم ہوجاوینگی اور یہی ظاہر ہی اس قول سے کہ زہراوین یعنی بقرہ
وآل عمران دو صفین طیور کی ہوجاوینگی کیونکہ یہ قول خبر ہے اون دونوں سے اور مقدر بنانا خلاف اصل ہی اور ایسا ہی حال ہی عمل صالح کا اور اوسکی جدال کا قبر مین قدرت
آلٰہیہ مین اس سی کوئی مانع نہین ہی اور ہم تو احوال آخرت پر ایمان لاہی چکے ہین عقل اونکو نہیں پہچانتی ہی نہ اونکی کیفیت کو پاتی ہی پس ہمکو کیا ہی کہ ہم اسپر ایمان لائین
کہ خالق اعراض و اجسام کی قدرت سے اعراض منقلب باجسام ہوجاتی ہین سبیل الرشاد مین کہا ہی کہ حافظ سیوطی رحمہ اللہ نی ایک رسالہ مین فرمایا ہی جس کا نام
المعانی الدقیقۃ فی ادراک الحقیقۃ رکھا ہی بعض علمائی تجسد اعمال یا تجسد موت کو مشکل سمجھا تھا اونہون نی اوس رسالی مین اوسکا جواب یا ہی فرماتی ہین
کہ جو تحقیق اسکو اور اسکی غیر کو شامل ہی یہ ہی کہ ساری معانی جو ہماری نزدیک معقول ہین وہ اللہ تعالی کی نزدیک متصور بصورت اجسام ہین اور متشخص بصورت اشخاص ہین
اگرچہ ہم اونکو محسوس نہین پاتی کیونکہ ہم اونسی حجاب مین ہین فرمایا اور احادیث نبویہ اسکے لیے ناطق و شاہد ہین اور یہ بھی ذکر کیا کہ خواب دیکھنا اسی باب سی ہے اسلیے
کہ دیکھنی والا اپنی خواب مین دیکھتا ہے اجسام کو اونکی تاویل اعراض کے ساتھ کیجاتی ہی پس وہ اجسام جو کہ خواب مین دکھائی دیے ہین وہ اون اعراض کی صورت
ہین جنسی عالم ملکوت مین تعبیر کی گئی ہے پھر فرمایا میں اس جگہ حدیثون کو ایک ایک حدیث کے بیان کرتا ہوں اس جزء مین تاکہ نفع لیوی اوس سی جو اوسپر واقف ہو
وباللہ التوفیق پھر حدیثین بیان کین تجسد آیات رحم سکینہ صلوٰۃ صیام ذنوب خطایا رحم اذکار لعنت معروف منکر ایام وغیرہ مین فجزاہ اللہ عنا وعن المسلمین خیرا
سید صاحب مرحوم فرماتی ہین جو شخص غور کریگا اون حدیثون کو اور جو اونکی معنی مین ہین جنکو سیوطی نی اوس رسالی مین ذکر نہین کیا ہی اور باقی کتب مین ذکر فرمایا ہے
اوسکو لائق نہین ہی کہ تجسد اعمال کی تصدیق مین کبھی توقف کری علامہ سیوطی رضی اللہ عنہم فرمایا کہ سعید بن منصور نی عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سی روایت
کیا ہی کہا ہم تھی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز مین پس ایک شخص آیا یہان تک کہ صف مین داخل ہوگیا اوس نی کہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ
واصیلا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کو پورا کرچکے تو فرمایا کہ البتہ مقرر میںنے دیکھا تیری کلام کو کہ وہ چڑھتا تھا طرف آسمان کی یہانتک کہ دروازہ کھولا گیا سو وہ
اوسمین داخل ہوگیا پس یہ روایت مکاشف معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے کہ اعراض بیداری مین متجسد ہوگئی انتہی در منثور مین الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل
الصالح یرفعہ کی تفسیر مین کئی حدیثین ہین اسمین اور جامع کبیر وغیرہ کتب سیوطی مین اور احادیث ہین جس شخص کو اونکی معرفت حاصل ہوگی وہ یقینا تجسد اعراض کا
باخبار صادق معلوم کرلیگا اونمین سی ایک یہ قول ہی آپ کا کہ نہین کہتا بندہ لا الٰہ الا اللہ مگر اوسکے لیے آسمان کی دروازے کھولے جاتی ہین یہانتک کہ وہ پہونچتا ہی طرف
عرش کی سبیل الرشاد مین تقریر تجسد اعراض مین میزان آخرت کی بحث مین طول کیا ہی اور بیان کیا ہی کہ موزون اعمال ہی کی صورتین ہین حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے
فرمایا ہی کہ صحیح یہی ہے کہ اعمال ہی تولے جاوین گے ابو داود و ابن حبان و ترمذی نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سی روایت کیا اور ترمذی نی صحیح کہا ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین رکھی جاویگی میزان مین دن قیامت کے کوئی چیز کہ وہ زیادہ بوجھل ہو حسن خلق سی حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین
مرفوعاً آیا ہے کہ رکھی جاویگی میزان دن قیامت کے پس حسنات وسیئات تولے جاوینگی پھر جسکے حسنات اوسکے سیئات پر ایک دانے کی برابر بھاری ہوجاوینگی
وہ جنت مین داخل ہوگا اور جس کے سیئات اوسکے حسنات پر برابر ایک دانے کے بڑھجاوینگے وہ نار مین داخل ہوگا عرض کیا گیا پس جسکے حسنات وسیئات
برابر ہونگی فرمایا وہ لوگ اصحاب اعراف ہین اسکو خیثمہ نے اپنے فوائد مین اور عبداللہ بن مبارک نے زہد مین روایت کیا ہے اور مثل اسکے موقوفاً بھی مروی ہے

فصل کیا میت کو کشف ہوتا ہے کہ وہ سوال کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے

جناب سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ابیات مین فرماتی ہین جو شخص کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متمثل کیے جاتے ہین تو عیاض نے کہا ہی کہ یہ قول پسندیدہ نہین ہے شرح الصدور مین یون فرمایا کہ شیخ الاسلام حافظ عصر ابو الفضل ابن حجر سے کسی نے پوچھا کیا میت کی لیے کشف کیا جاتا ہی یہانتک کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے اونہون نے جواب دیا کہ یہ بات کسی حدیث مین وارد نہین ہوئی وانما ادعاہ بعض من لا یحتج بہ بغیر سند سوی قولہ فی ہذا الرجل ولا حجۃ فیہ لان الاشارۃ الی الحاضر فی الذہن سید محمد ابن اسمعیل مرحوم فرماتی ہین مینے نہین پایا کسی کو کہ اوسنے یہ کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کی وقت قبر مین متمثل کیے جاتے ہین

فصل میت سی سوال کس زبان مین ہوتا ہی

ابیات مین کہا ہی کہ منجملہ نادر کے جسکو آنکھین دیکھتی ہین یہ ہی کہ سؤال قبر کا زبان سریانی مین ہے فتوی دیا ساتھ اسکے بلقینی ہمارے شیخ نے اور مینے اسکو نہین دیکھا اپنی آنکھہ سی او نکے غیر کے لیے اور شرح الصدور مین فرمایا ہی کہ فتاوی شیخنا شیخ الاسلام علم الدین بلقینی مین واقع ہوا ہی کہ میت جواب دیتا ہی سوال کا قبر مین زبان سریانی مین اور مین اسکے لیے کسی سند پر واقف نہین ہوا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس سی پوچھے گئے پس فرمایا ظاہر حدیث یہ ہی کہ وہ عربی مین ہی فرمایا اور باوجود اسکی یہ بھی احتمال ہی کہ خطاب ہر ایک کا اوسکی زبان مین ہو یہی جناب توفیق مجد فرماتی ہین کہ یہ بہت ٹھیک ہے

فصل بیان مین سوال مومن منافق کافر و اطفال مشرکین کی

اس مسئلے مین علما کا اختلاف ہی سیوطی رحمہ اللہ ابیات مین فرماتی ہین کہ ابن عبد البر سے منقول ہی کہ کافر صریح سے سوال نہین ہوتا سوال تو منافق ہی کے لیے ہی جو کہ کفار مین سی ہے جیسے کہ اسپر حدیث صادق کی دلالت کرتی ہے قرطبی و ابن قیم انکے مخالف ہین اور ارجح میرے نزدیک قول اول ہی یعنی ابن عبد البر کا سید محمد بن اسمعیل مرحوم شرح مین فرماتی ہین کہ ابن عبد البر نے کہا ہی کہ آثار اسپر دلالت کرتے ہین کہ سوال نہین ہوتا مگر مومن یا منافق سے رہا کافر جاحد مبطل سو وہ اون مین سے نہین جن سی رب و دین و نبی کا سؤال ہوتا ہے حافظ ابن قیم مرحوم نے بعد نقل کلام ابن عبد البر کے فرمایا کہ قرآن شریف اور سنت مطہرہ اس قول کے خلاف پر دلالت کرتی ہین اور سوال مومن و کافر دونون کی لیے ہے فرمایا اللہ تعالی نے یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ ویضل اللہ الظالمین ویفعل اللہ ما یشاء صحیح مین ثابت ہی کہ یہ آیت عذاب قبر مین ہی جبکہ میت پوچھا جاتا ہی کون ہی رب تیرا کیا ہی دین تیرا کون ہی نبی تیرا صحیحین مین انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ رکھا جاتا ہی میت اپنی قبر مین اور چلے جاتے ہین اوسکے پاس سی اصحاب اوسکے تو بیشک وہ البتہ سنتا ہے اونکے جوتون کی آواز کو اور حدیث کو ذکر کیا بخاری نی یہ زیادہ کیا اور منافق و کافر پس اوس سی کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تہا اس شخص مین وہ کہتا ہے مین نہین جانتا مین تو کہتا تہا جیسا لوگ کہتے تھے پس کہا جاتا ہے نہ تو نے جانا اور نہ تو نے پڑہا اور مارا جاتا ہے لوہے کے ہتوڑی سی اور ایک چیخ مارتا ہی کہ اوسکے اردگرد والی اوسکو سنتے ہین مگر جن و انس اور بخاری مین اس طرح ہی واما الکافر والمنافق واو کے ساتھہ انتہی سید صاحب مرحوم کہتی ہین کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین بعد ذکر حدیث بخاری کے فرمایا قولہ واما المنافق والکافر اس طریق مین اسی طرح ہی واو عطف کے ساتھہ اور باب خفق نعل مین یون گذر چکا ہی واما المنافق او الکافر شک کے ساتھہ اور روایت ابو داؤد مین یون ہی کہ کافر جبکہ رکہا جاتا ہے اور اسی طرح ابن حبان نی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی اور یون ہی حدیث طویل براء رضی اللہ عنہ مین آیا ہی اور حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ مین نزدیک امام احمد کے یون ہی اور اگر وہ کافر ہے یا منافق ساتھہ شک کی اور امام احمد کے نزدیک حدیث اسماء رضی اللہ عنہا مین یون ہی پس اگر وہ کافر ہے یا فاجر اور صحیحین مین انکی حدیث سی یون ہی واما المنافق والمرتاب اور حدیث جابر مین نزدیک عبد الرزاق کے اور حدیث ابو ہریرہ مین نزدیک ترمذی کے یہ ہے واما المنافق اور حدیث عائشہ مین نزدیک امام احمد کے اور حدیث ابو ہریرہ مین نزدیک ابن ماجہ کی یون ہے واما الرجل السوء اور طبرانی نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی یون روایت کیا ہی اور اگر وہ ہے اہل شک سی پس یہ روایتین لفظاً مختلف اور اسپر مجتمع ہین کہ کافر و منافق سے سوال ہوتا ہی سو اسمین تعقب یعنی اعتراض ہے اوس شخص پر جو یہ زعم کرتا ہے کہ سوال نہین واقع ہوتا ہے مگر اوسکے لیے جو کہ ایمان کا دعوے

اگر تا ہی خواہ حق سمجھ کر یا باطل جانکر اور مستند اوسکا یعنی دلیل لوسکی اس باب مین وہ ہی جسکو عبد الرزاق نے طریق عبید بن عمیر سی جو کہ کبار تابعین سی ہین
روایت کیا ہی کہا کہ مفتون دو ہی آدمی ہوتی ہین مومن و منافق رہا کافر سو وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سوال نہین کیا جاتا ہی نہ وہ اونکو پہچانتا ہی حال آنکہ یہ
اثر موقوف ہی اور جو حدیثین کہ تصریح کرتی ہین اس بات پر کہ کافر سی سوال ہوتا ہی باوجود کثرت اونکے طرق صحیحہ کے مرفوع ہین لیس وہ لائق تر ہین ساتھ قبول کے
اور حکیم ترمذی نی جزم کیا ہی ساتھ اسکی کہ کافر سے سوال ہوتا ہی حافظ ابن حجر نی کلام ابن قیم کا ذکر کیا جس سی اونہون نی ابن عبد البر کے کلام کا تعقب کیا تہا اور اوسکو
ثابت رکہا پس حافظ سیوطی رحمہ اللہ سی تعجب ہی کہ اونہون نی اپنی ابیات مین کلام ابن عبد البر کو ترجیح دی حالانکہ دلیل کلام ابن عبد البر کے خلاف پر قائم ہی اور
شرح الصدور کی یہ عبارت ہی کہ ابن عبد البر نے کہا سوال نہین ہوتا ہی مگر واسطے مومن کی یا منافق کی جو کہ منسوب ہی طرف دین اسلام کی ظاہر شہادت کے ساتھ
بخلاف کافر کے کہ اوس سی سوال نہین ہوتا ہی اور قرطبی و ابن قیم نے اونکا خلاف کیا اور کہا کہ سوال کی حدیثون مین اسکی تصریح ہی کہ کافر و منافق مسئول ہوتے ہین
مین کہتا ہون کہ جو اون دونون نی کہا ممنوع ہی اسلیے کہ کافر و منافق کی درمیان مین جمع نہین کیا گیا کسی حدیث مین حدیثون سی اور سوا اسکی نہین ہی کہ بعض حدیثون مین
ذکر منافق کا ہی اور بعض مین منافق کی بدل کافر ہی اور یہ اسپر محمول ہی کہ مراد کافر سے منافق ہی بدلیل آپ کے قول کی حدیث اسماء رضی اللہ عنہا مین واما المنافق والمرتاب
اور کافر کا ذکر نہین کیا اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آخر مین نزدیک طبرانی کے قول حماد و ابو عمر ضریر سی وہ چیز ہے جو اسکی تصریح کرتی ہی انتہی سید صاحب
مرحوم فرماتے ہین کہ تم حافظ ابن حجر کے کلام سی یہ بات جان ہی چکے ہو کہ حدیثون کی لفظون مین کافر و منافق کے درمیان مین جمع وارد ہوا ہی جیسا کہ حافظ صاحب
نے اونکو نقل فرمایا ہی انتہی حاصل یہ ہی کہ یہ سب کچہ کافر مکلف کے بارے مین ہی کسی ملت پر کیون نہو رہے اطفال مشرکین سو علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات
مین فرمایا ہی کہ توقف سوال طفل مشرک سی کہتے ہین کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے حکایت کیا گیا ہی یعنی حضرت امام صاحب نی اسمین توقف فرمایا ہی یہ کہا کہ سوال
ہوتا ہی نہ یہ فرمایا کہ نہین ہوتا اسکی تفصیل آیندہ آویگی ان شاء اللہ تعالی **فصل بیان مین سوال اون لوگون کی جو دفن نہین کیے گئے یا اون کو سولی
دیگئی یا اونکی بدن کی اجزا متفرق ہوگئی یا اونکو درندون نے کہا لیا** علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ جو شخص پہینکدیا
گیا اور وہ جسکو سولی دی گئی ان دونون سی سوال ہوتا ہی اور زندہ اوسکی دیکہنے سی حجاب مین ہی اسلیے کہ اگر ہم اونکو اس مقام مین بیٹہا ہوا دیکہ لین تو وہ اصل جو کہ عقد
کیگئی ہی باطل ہو جاوی وہ اصل یہ ہی کہ جو اوس جگہ کے احکام غائب ہین اونکی ساتھ خلق پر ایمان فرض ہی یعنی اللہ تعالی نی خلق پر فرض کیا ہی کہ امور برزخ پر ایمان
بالغیب لاوین بی دیکہی اونکی تصدیق کرین پس اگر مردے کو اپنی قبر مین یا پہینکے ہوے کو اپنی جگہ مین یا سولی دیے ہوے کو سولی پر بیٹہا ہوا آنکہون سی دیکہ لین تو ایمان
بالغیب جو کہ اللہ تعالی نے فرض کیا ہی فوت ہو جاوی اس لیے امور برزخ و آخرت کو خلق کی آنکہون سی مستور کر دیا ہی پہر جب کبہی چاہتا ہی تو واسطے اظہار اپنی قدرت
کے بعض خالص بندونکو کسی امر پر مطلع کر دیتا ہی جیسا کہ بعض حکایات مین گذر چکا اور بعض کا ذکر آیندہ آویگا سید صاحب مرحوم فرماتے ہین سوال عام ہے ہر
مرنے والے کے لیے کسی طرح کیون نہ مری اوسکو پہینکدین یا ڈبو دین یا آگ مین ڈالدین یا درندے یا پرندے اوسے کہا لین یا اوسے جیٹ لین اسلیے کہ سوال کی
دلیلین عام ہین انتہی جناب سیوطی رحمہ اللہ نی شرح الصدور مین یون فرمایا ہی قاضی نے کہا کہ جو شخص دفن نہین کیا گیا اون لوگون مین سی جو کہ روی زمین پر باقی رہے
اونکی لیے سوال و عذاب واقع ہوتا ہی اور اللہ تعالی اسکے دیکہنے سی ابصار مکلفین کو باز رکہتا ہی جیسا کہ باز رکہا اونکو ملائکہ و شیاطین کی دیکہنے سی بعض نی کہا کہ جسکو سولی
دیجاتی ہی اوسکی طرف حیات پہیری جاتی ہی حالانکہ ہم کو اوسکا شعور نہین ہوتا ہی جیسے کہ ہم اوس شخص کو میت گمان کرتے ہین جسپر بیہوشی طاری ہوئی ہی اور اسی
طرح اوسپر جو تنگ کر دیجاتی ہی واسطے دباؤ قبر کے جس شخص کی دل مین ایمان کل مل گیا ہی وہ ان امور مین سی کسی چیز کو انوکہی نہین جانتا ہی اور اسی طرح وہ شخص جسکے
اجزا متفرق ہوگئے اللہ تعالی بعض یا کل اجزا مین حیات کو پیدا فرما دیتا ہے ور اوسپر سوال متوجہ کیا جاتا ہی اسکو امام الحرمین سے نے کہا ہی بعض نے کہا یہ قول ان ذرون
زیادہ تر بعید نہین ہی جنکو اللہ تعالی نی آدم علیہ السلام کی پشت سی نکالا اور اونکو اونکی جانون پر گواہ کیا الست بربکم قالوا بلی انتہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین

کہ اللہ تعالی نے جو کہ عذاب قبور اور احوال قبور کا مخفی فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی وجہ حکمت کی طرف اس قول سے اشارہ فرمایا ہے کہ اگر یہ بات نہوتی کہ
تم دفن نہ کرو تو مین تمکو سنوا دیتا یا مثل اسکے فرمایا بہت سے سچے خواب متواتر منقول ہین کہ اونمین کچہ احوال موتی کا ذکر ہے اور ہم تہوڑے سے کتاب الروح سے ذکر کرتے ہین
پہر چہ خواب ذکر کیے (۱) حضرت ابن عباس رض نے حضرت عمر کو خواب مین دیکہا ۲ عبد اللہ ابن عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اپنے باپ کو خواب مین دیکہا کہ گویا وہ
باغ مین ہین اونہون نے مجہے چند تفاح دیے مینے اونکی تعبیر اولاد سے کی ۳ مسلمہ بن عبد الملک نے عمر بن عبد العزیز کو خواب مین دیکہا ۴ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ
نے مسلم بن یسار کو خواب مین دیکہا ۵ شہر بن حوشب کی روایت ہے کہ عوف نے صعب بن جثامہ کو خواب مین دیکہا حافظ ابن قیم نے بعد ذکر اس خواب کے فرمایا کہ یہ
فقہ عوف رحمہ اللہ سے ہے کہ اونہون نے صعب کی وصیت کو بعد اونکی موت کے نافذ کیا اور صعب کے قول کی صحت کو یقین کیا بسبب قرائن کے جسکی اونہون نے
اونکو خبر دی تہی کہ دینار دس ہین اور وہ ترکش مین رکہے ہین پہر یہودی سے پوچہا اور اوسکے قول کو خواب سے مطابق کیا پس عوف نے دوسری صحت کے ساتہہ جزم
کیا یہودی کو دینار دیدیے یہ ایسی فقہ ہے کہ افقہ واعلم ناس ہی کو لائق ہے اور وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین شاید اکثر متاخرین اسکا انکار کرتے ہین اور
کہتے ہین کہ عوف کو یہ کیونکر جائز ہوا کہ وہ دیناروں کو صعب کے ترکہ سے نقل کرین اور ایک خواب کے سبب سے یہودی کو دیدین حالانکہ وہ اونکی یتیمون اور وارثون کے
تہے ۶ نظیر اس قصے کا قصہ قیس بن ثابت بن شماس کا ہے ابن عبد البر وغیرہ نے اوسکو ذکر کیا ہے پہر اوسکو بیان کیا اسمین یہ ذکر ہے کہ ثابت کی زرہ بعد اونکی شہادت
کے کسی نے لیلی تہی اونہون نے ایک اور شخص کے خواب مین آکے اوسکا پتا بتایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اوس خواب کے موافق زرہ کو طلب فرمایا اسکے بعد حافظ
ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خالد و خلیفہ اول رضی اللہ عنہما اور اونکے ساتہہ صحابہ نے اس وصیت کے جاری کرنے پر اور اس خواب کے ساتہہ عمل کرنے پر اور زرہ جسکے پاس
تہی اوس سے چہیننے پر اتفاق کیا اور یہ محض فقہ ہے پہر اسکے نظائر اور قضایا ذکر کیے جسکے قائل علماء ہوے ہین قرائن کی طرف رجوع کرکے انتہی سید صاحب مرحوم
فرماتے ہین حاصل یہ ہے کہ علم رؤیا علم شریف ہے اور اوسکا صدق یقینی ہے بسبب کثرت وقوع خواب کے اوس قسم سے کہ اوسمین ہمکو اور ہمارے غیر کو تشکیک کا دخل نہین ہے

حکایت سید صاحب مرحوم فرماتے ہین مجہسے میرے شیخ زید بن محمد بن حسن بن امیر المومنین نے حکایت کی کہ اونکی ایک بہن تہین انکے تین لڑکے تہے انمین سے ایک
لڑکا مر گیا شیخ نے اوسکو خواب مین دیکہا اوس سے پوچہا کہ موت کے بعد کیا حال ہوا اوسنے خبر دی کہ اوسکے لیے بخشش کی گئی پس شیخ نے کہا کس سبب سے اوسنے کہا کہ
ایک سائل فقیر صدقہ مانگتا ہوا آیا تہا اور اوسنے اونکی گہر کی طرف پتہر پہینکا تہا پس اوسنے ایک قمریہ کو توڑ ڈالا اور اوسکے دونون بہائی نکلے تاکہ فقیر کو مارین پس مین اوسکے
دفع کرنیکے لیے نکلا یہانتک کہ اونکو اوس فقیر سے دفع کر دیا مین یہ سبب ہوا اوسکے حسن حال کا بعد موت کے شیخ فرماتے ہین کہ مین نکلا پس مین نے دیکہا کہ مکان مین
بہن کے مکانون سے وہ قمریہ ٹوٹی ہوئی پڑی تہی اوسنے پوچہا کہ اوسکو کس نے توڑا اونہون نے وہی بیان کیا جو اونکے بیٹے نے بعد موت کے بیان کیا تہا
جاننا چاہیے کہ جبکہ اللہ سبحانہ نے اہل قبور کے امور کو مشاہدے سے مخفی کر دیا کہ اونمین سے بعض پر عذاب ہوتا ہے اور جو عیش و آرام مین ہے ہم اونکو نہین دیکہتے تو اوسنے اپنے
بعض بندونکو اونکے احوال کی اطلاع خواب مین عنایت فرمائی اور اونکو ایسے امور کا مشاہدہ عطا کیا کہ وہ امور خلق کے نزدیک سچے ہین اس طور پر کہ اللہ تعالی کبہی کسی مرد
یا عورت کو اس بات کی ملاحظہ خاص فرماتا ہے اور وہ عورت اس امر کے ساتہہ مشہور و معروف ہو جاتی ہے کہ مردے اوسکے خواب مین آتے ہین اور وہ اونکی طرف سے ایسی
خبرین لاتے ہین جنکی تصدیق اونکے قرابت والے کرتے ہین یا جو لوگ اونکے پاس اوٹہتے بیٹہتے تہے وہ اون خبرون کو سچ بتاتے ہین اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ جو شخص مردون
کے اخبار لانے کے ساتہہ معروف ہوتا ہے تو میت کے بعض عزیز قریب جو کہ زندہ ہین اوس شخص کو اپنی حسب میت کے پاس بہیجنا چاہتے ہین بہیجتے ہین اور میت
جو کچہ وصیت کرتا ہے وہ شخص اوسکی طرف سے اوسکے عزیز قریب کو پہونچا دیتا ہے اور اوسکا جواب لا دیتا ہے نیک لوگون مین سے ایک گروہ نے بعد ایک گروہ کے اسکے
وقوع کی ہمکو خبر دی یہانتک کہ کثرت وقوع سے اس امر کا یقین ہو گیا اور جو مرد عورت کہ مردون کے پاس آتا جاتا ہے اوسکو مسقل و مسفلہ کہتے ہین گویا اونہون نے
اس نام کو سقل سے اشتقاق کیا یعنی وہ شخص جو کہ نیچے زمین مین جاتا ہے جسمین مردے دفن کیے جاتے ہین

فصل اس بیان مین کہ روح میت کی اوسکی بدن کی طرف قبل دفن کی پھیری جاتی ہے یا بعد دفن کے

علامۂ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین جبکہ لوگ دفن کے بعد پھرتے ہین تو میت کی روح اوسکے بدن کی طرف پھیری جاتی ہی اسپر سید صاحب مرحوم نے
شرح مین فرمایا کہ کلام ناظم تو یہ ہے کہ رد روح بعد دفن کے ہے اور حدیثون کی لفظون سی ظاہر یہ ہی کہ روح قبل دفن کے پھیری جاتی ہے پھر شرح الصدور سی وہ آثار
نقل کیا جسمین یہ بیان ہی کہ میت اپنے نہلانے والے تجہیز تکفین کرنے والے کو پہچانتا ہے اور جو کہے کہ لوگ بھلا برا اوسکو کہتے ہین وہ اوسی سنتا ہی اسکے بعد تین حدیثین
ذکر کین (۱) ابن ابی الدنیا نے قبور مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین ہے کوئی میت کا ایسی
کھاٹ پر رکھا جاوی پھر اوسکو تین قدم لیکر چلین مگر وہ ایک کلام کرتا ہے سنتا ہے اللہ اوسکو جسے چاہے مگر ثقلین جن وانس الحدیث ۲ بخاری ومسلم نے ابو سعید
خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ جنازہ رکھا گیا اور لوگون نی اوسکو اپنی گردنون پر اوٹھا لیا پس اگر وہ صالح
ہے تو کہتا ہی مجھے آگے لیجاؤ الحدیث ۳ امام احمد وابن ابی الدنیا نے اور طبرانی نے اوسط مین مروزی وابن مندہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک میت پہچانتا ہے اوس شخص کو جو کہ اوسے نہلاتا ہی اور اوٹھاتا ہے اور کفناتا ہی اور اوسکو جو اوسے اوسکی گڑھے
مین اوتارتا ہی یہ سب حدیثین پہلے گذر چکی ہین اس لیے بقدر حاجت لکھی گیئن پھر سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ ظاہر ان حدیثون کا یہ ہے کہ پھر آنا روح کا
طرف میت کے اس حال مین ہی قبل دفن کے مگر ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت کیا ہے کہ اونھون نی کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ نہین ہے
کوئی میت کہ مرے مگر حال یہ ہی کہ اوسکی روح ملک الموت کے ہاتھ مین ہوتی ہی پس لوگ اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ دیکھتا ہی جو اوسکے گھر والی کرتی مین اور بیہقی
نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہی اور جسم لوٹایا جاتا ہی پس جبکہ اوسکو اوٹھا لیا تو اوسکے ساتھ ہو لیتا ہے پھر جب وہ قبر مین
رکھا جاتا ہی تو وہ فرشتہ اوس روح کو اوسمین پھیلا دیتا ہی گو مزنی تابعی ہین اور دوسری حدیث موقوف ہی پس اگرچہ یہ آثار بدرجۂ صحت پہونچین تو جن حدیثون مین یہ آیا ہی کہ میت اپنے
غاسل وغیرہ کو پہچانتا ہے اور اپنے جنازے پر کلام کرتا ہی یہ آثار اون حدیثون کو فقط روح کی ساتھ مقید کردینگی اور قول ناظم کا کہ رد روح کا بعد دفن کے ہوتا ہی یہی تمام ہوجاویگا

فصل اس بیان مین کہ میت وقت سوال کی پورا زندہ ہوجاتا ہی یا نہین

حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتی ہین کہ میت
پورا زندہ ہوجاتا ہے نزدیک جمہور کے اسلیے کہ ظاہر ماثور یعنی منقول یہی ہی نہ جزو اوسکا سید صاحب مرحوم شرح مین فرماتے ہین کہ حدیثین اس بات کے ساتھ وارد
ہوئی ہین کہ میت کی طرف اوسکی روح عود کرتی ہی اور وہ اپنی قبر مین بیٹھتا ہے اور وہ خطاب کیا جاتا ہی اور یہ ظاہر ہے اس بات مین کہ وہ حیات پوری حیات ہے
بجمیع اجزائہ شرح الصدور مین فتاوی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے یون نقل فرمایا ہے کہ اونسے کسی نے پوچھا کیا میت وقت سوال کی بیٹھتا ہی یا اوس سی سوال
کیا جاتا ہے اور وہ سوتا ہوتا ہے پس جواب دیا کہ بیٹھتا ہے اور کسی نے اونسے پوچھا آیا روح اوسوقت جسم سی متلبس ہوتی ہے جیسے کہ تھی پس جواب دیا کہ ہان لیکن ظاہر
خبر یہ ہی کہ روح میت کے اوپر کے آدھے بدن مین حلول کرتی ہے انتہے سید صاحب مرحوم کہتی ہین کہ مین اوس خبر کو نہین پہچانتا ہون جسکی طرف حافظ صاحب مرحوم
نے اشارہ فرمایا ہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین حدیثین تصریح کرتی ہین کہ سوال کے وقت اعادہ روح کا بدن کی طرف ہوتا ہی لیکن اس اعادہ سی حیات معہود
حاصل نہین ہوتی ہے کہ جس سی روح بدن کی ساتھ اور بدن کی تدبیر کے ساتھ قائم ہوتی ہی اور اوسکے ہوتے ہوئے طعام وغیرہ کی طرف محتاج ہوتی ہی اوس سی تو بدن
کے لیے ایک اور ہی حیات حاصل ہوتی ہی کہ جس سی سوال کی ساتھ امتحان حاصل ہوتا ہے اور جیسے یہ ہے کہ حیات سوتے کی اور وہ زندہ ہے غیر ہے حیات جاگتے کی
کیونکہ خواب برادر مرگ ہی اور سوتے سی اطلاق حیات کی نفی نہین کرتی ہی ویسے ہی حیات میت کی وقت اعادہ کے حیات حی کی غیر ہی اور وہ ایسی حیات ہی کہ میت
سے اطلاق اسم موت کی نفی نہین کرتی ہے بلکہ ایک امر متوسط ہی درمیان موت وحیات کی جیسے نیند اون دونون کے درمیان مین متوسط ہی اور حدیث مین اسپر دلالت
نہین ہی کہ روح مستقر رہتی ہی وہ تو صرف اسپر دلالت کرتی ہی کہ روح کو بدن کے ساتھ ایک تعلق رہتا ہے اور وہ ہمیشہ جسم سی متعلق رہا کی گو جسم بوسیدہ وپارہ پارہ

وصیح حضرت کیطرف منسوبی جاتی ہی ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین حدیثین اسپر متواتر ہین کہ سوال کے وقت روح کا عود بدن کی طرف ہوتا ہی اور سوال بدن کا
ہوتا ہی روح کا ایک گروہ کا قول ہی کہ ان میں ایسا ہوتا ہی ابن حزم سے بھی حکایت کیا گیا ہی جمہور نے اسکا انکار کیا ہی اور دوسرون نے انکا مقابلہ کیا یون کہا ہی کہ سوال
روح کیلیے ہے بدون بدن کی یہ قول ابن حزم اور اور لوگون کا ہی اونمین سے ابن عقیل وابن جوزی ہین اور یہ قول غلط ہی ورنہ قبر کیلیے اسکی ساتھ کوئی خصوصیت نہین ہوتی
انتہی سید صاحب جو ہر زوائی ہین کہ حدیثین جیسا کہ ابن تیمیہ نے کہا اسپر دلالت کرتی ہین کہ روح بدن کی طرف عود کیجاتی ہی پہر سوال کیا جاتا ہے پس سوال روح کیلیے ہے بدن نہین

فصل اس بیان مین کہ جس شخص کی اجزا متفرق ہو گئی ہین اعادہ روح کا اوسکے کل اجزا مین ہوتا ہے یا بعض مین

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ جس شخص کے سارے اجزا یا بعض متفرق ہو گئے ہین اللہ تعالی اوس شخص مین حیات کو پیدا فرماتا ہی پہر بلا شک
سوال متوجہ کیا جاتا ہے امام الحرمین نے اسپر تصریح کی ہی اور جزولی نے اپنی شرح مین اصحاب نقول سے اس باب مین اختلاف نقل کیا ہی پس بعض کہتے ہین کہ ہر جز جمع
کیا جاتا ہی کسی نے کہا وہ جز زندہ ہوتا ہی جو کہ سنتا ہی کسی نے کہا جز قلب مین کسی نے کہا جز دماغ مین روح کا حلول ہوتا ہی کسی نے کہا بلکہ وہ ایک علیحدہ جز ہے
کہ میت کیلیے اوسوقت روح اوسمین حلول کرتی ہی پس یہ مذاہب معدود ہین جبکہ یہ اقوال معلوم ہو چکے تو اب سمجھنا چاہیے کہ میت کی روح قبر مین عود کرتی ہے
اسلیے کہ اسپر دلیل قائم ہی کیونکہ وہ بعد عود روح کے قبر مین اوٹھکر بیٹھتا ہے چنانچہ احادیث و اخبار نبویہ مین بتواتر اسکی تصریح وارد ہوئی ہی صحابہ کرام ان حدیثون
کے راوی ہین اور جمیع صحابہ کی حدیثین جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے وہ سب اسپر متفق ہین کہ مردہ قبر مین زندہ ہوتا ہی اور بیٹھتا ہی یہانتک کہ حدیث جابر مین یہ آیا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ میت اپنی قبر مین داخل ہوتا ہی تو اوسکے لیے سورج ایسا کر دیا جاتا ہی جیسا کہ وقت غروب کے ہوتا ہی پہر وہ بیٹھ جاتا
ہے اپنی آنکھو نکو ملتا ہے کہتا ہے مجھے چھوڑو کہ مین نماز پڑھ لون اس حدیث کو ابن ماجہ و ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہی بعض حدیثون مین یہ مذکور ہی کہ مومن اپنے
جنت کے گھر کو اور غیر مومن اپنے دوزخ کی گھر کو دیکھتا ہے مومن کہتا ہے مجھے چھوڑو تاکہ مین اپنے گھر والونکی طرف جاؤن اونکو خوشخبری سناؤن پس بیشک یہ حال اوسی
شخص کا ہوتا ہی کہ جسکی طرف روح حقیقی اور روح اصلی پہر آئی ہو جیسے کہ پہلی تھی نہ یہ کہ بعض یا ساری روح کا اعادہ ہوا اور بعض بدن مین حلول کیا ہو اور یہ بھی معلوم
ہو چکا کہ عذاب قبر کا متواتر ہے اور کافر و منافق مطراق یا مرزبہ حدیدی سے مارا جاتا ہی اور یہ عذاب اوسی بدن کو ہوتا ہی کہ جسمین روح ہو مگر پہلے گذر چکا ہی کہ حافظ
ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ حلول روح کا نصف اعلی مین ہوتا ہی حالانکہ ادلہ اسپر دال ہین کہ میت کے ساری بدن مین ہوتا ہی جیسا کہ جمہور کہتے ہین حدیث براء بن
عازب رضی اللہ عنہ جو کہ ساری حدیثون سے احوال موتی مین زیادہ تر جامع ہی اوسمین تصریح ہے کہ منکر نکیر میت کو بٹھاتے ہین اوس سے سوال کرتے ہین یہ ظاہر دلیل اس
بات مین کہ میت زندہ ہو جاتا ہی جیسا کہ تھا ان اتنی بات ہی کہ ادلہ جسقدر ہین وہ اوس شخص کے حق مین ہین جو کہ اپنے حال پر باقی ہی اور اختلاف اوس شخص مین ہے
جسکے اعضا متفرق ہو گئے ہین مگر یہ بات مخفی نہین ہے کہ احوال موتی سے خبر دینا ایک ایسا امر ہی کہ سوای نقل کے اوسکی معرفت کا اور کوئی طریقہ نہین ہی کیونکہ
عقل کو اوسمین کسی طرح کا مجال نہین ہی پس جو شخص یہ کہتا ہی کہ میت متفرق الاجزا کے دل یا دماغ یا اور کسی عضو مین حیات ہوتی ہی اوسکی پاس کوئی ایسی دلیل
نہین ہی کہ وہ اس تقسیم کے لائق ہو تو اولی یہ بات ٹھیری کہ میت متفرق الاجزا کو بھی عموم احادیث حیات میت مین داخل کرین کیونکہ تخصیص موجود نہین ہی یا یہ کہ
توقف کرین اور اسکا علم اللہ عزوجل کو سونپین **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے متفرق الاجزا مردون مین سے بعض کو مستثنے کیا اور فرمایا کہ جس مردی کو درندے
درندے کہا جاتی ہین اوس سے جب سوال ہوتا ہے کہ وہ اونکے پیٹون مین قرار پکڑے اور یہ بات مجازا نہین ہی یعنی حقیقۃ ہی اسی طرح بزازی نے بہ تصریح کی ہی سید صاحب
مرحوم شرح مین فرماتے ہین کہ بعض علما حنفیہ سے جیسا او ہونے اپنے فتاوے مین کہا ہی کہ سوال اوسمین ہوتا ہے جسمین میت قرار پکڑتا ہے یہانتک کہ اگر اوسکو درندے نے
کہا لیا ہی تو سوال درندے کے پیٹ مین ہوگا پہر سید صاحب جو ہر نکی وجہ سے اس قول کا رد کیا ہی **فصل بیان مین اوس شخص کی جو کہ تابوت مین رکھا گیا ہی**
بزازی رحمہ اللہ نے اپنے فتاوی مین کہا ہی کہ جو شخص تابوت مین دونون تک رکھا جاتا ہے تاکہ اوسکو کسی جگہ اوٹھا لیجاوین تو اوس سے سوال نہین کیا جاتا ہی جبتک کہ

وہ دفن نہین کیا جاتا علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات و شرح الصدور دونون مین اس قول کو نقل فرمایا ہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ
کی ظاہر احادیث ہین حدیثون مین یون آیا ہے کہ جب کہ میت دفن کیا جاتا ہی تو اوسکی پاس دو فرشتے آتی ہین کیونکہ شارع علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کو دفن پر معلق
فصل سوال غریق کی بیان مین نیکساری رحمہ اللہ نے تصریح کی ہی کہ جو شخص دریا مین ڈوب جاتا ہی اوس سی جب سوال ہوتا ہی کہ وہ غائب ہو جاتا ہی سیوطی
رضی اللہ عنہ نے اس قول کو ابیات مین نقل کیا ہی سید صاحب مرحوم نے کیا خوب بات فرمائی ہی کہ ان چیزون مین توقف کرنا اور انکی تفاصیل کو عالم الغیب والشہادۃ کی طرف رجوع
کرنا بہت عمدہ بات ہی **فصل قرآن شریف سوال کی وقت تلقین حجت کرتا ہے** جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین شقیق بلخی رضی اللہ
عنہ سی نقل کیا ہی کہ جو شخص قرآن شریف کو اپنی آنکھ سی دیکھکر مصحف مین پڑہتا ہے اوسکو قرات قرآن تلقین حجت کرتی ہی سید صاحب مرحوم فرماتی ہین کہ مینے
روایت شقیق کو بلفظہا نہین پایا انتہی یہ بات جو شقیق نے فرمائی اسمین کئی آثار آئی ہین اور بعض آثار کی تخریج بزار نے کی ہی کاتب حروف عفا اللہ عنہ کہتا ہی کہ سید صاحب
نے شرح الصدور کو ملاحظہ نہین فرمایا اوسمین سیوطی رضی اللہ عنہ نے روایت شقیق کو روض الریاحین امام یافعی رضی اللہ عنہ سے بلفظہا نقل فرمایا ہی کہ شقیق بلخی
رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اونہون نے فرمایا کہ ہمنے پانچ چیزون کو طلب کیا پس اون کو پانچ چیزون مین پایا ہمنے برکت قوت کو طلب کیا تو اوسی ضحی کی نماز مین پایا
اور ہم نے قبور کی روشنی کو طلب کیا تہا تو اوسکو رات کی نماز مین پایا جواب منکر و نکیر کو طلب کیا تو اوسی قرات قرآن مین پایا پل صراط کے عبور کو طلب کیا تو اوس کو
روزے اور صدقے مین پایا سایۂ عرش کو طلب کیا تو اوسکو خلوت مین پایا۔ یہ حکایت محاسن الحسنین مین بہی لکہی گئی ہے۔ **فصل اس امر کی بیان مین کہ
اللہ تعالی نے میت کے سوال و جواب مین کیا حکمت رکھی ہے** اول یہ سمجھنا چاہیے کہ حکمت کیا چیز ہی اور اوسکی کیا معنی ہین سید محمد بن
ابراہیم وزیر رحمہ اللہ تعالی کتاب ایثار الحق علی الخلق مین فرماتے ہین کہ حکمت کے معنی اس جگہہ یہ ہین کہ افضل اعمال کو جاننا اور اس جاننے کے موافق عمل
کرنا مثلا یہ بات جاننا کہ صدق اولی ہی کذب سی اور عدل اولی ہے جور سی پہر اس جاننے کے مطابق عمل کرنا یعنی سچ بولنا جہوٹ چہوڑنا عدل اختیار کرنا ظلم سی بچنا
اس بات مین کسی کا خلاف نہین ہی کہ یہ بات جو مذکور ہوئی اون لوگونکے حق مین حکمت ہی جو کہ خلق مین سی علما و حکما ہین اشعریہ نے اس حکمت کی ثابت کرنے مین
اللہ تعالی کی لیے خلاف کیا ہے یہ لوگ اللہ تعالی کے اقوال و افعال مین حکمت کی نفی کرتے ہین انکی اور اونکے درمیان مین جو کہ حکمت کو ثابت کرتی ہین طول طویل
لڑائی جہگڑا واقع ہوا ہی حجت اونہین کی ساتہہ ہی جو کہ حکمت کو ثابت کرتے ہین حنابلہ اشعریہ کے مخالف ہین یہ حکمت کا اثبات کرتی ہین حافظ ابن قیم مرحوم حنبلی نے
حادی الارواح مین فرمایا ہی کہ احکم الحاکمین اعلم العالمین پر یہ بات محال ہی کہ اوسکے افعال حکمت و مصالح یا غایات حمیدہ سی معطل و بیکار ہون قرآن و
سنت و معقول و نظر و آیات اسکے بطلان کی شہادت دیتے ہین اور جواب شافی مین یہ فرمایا ہی کہ جسنے حقیقت حکمت اللہ تعالی کی نفی کی جو کہ غایات محمودہ اوسکی
فعل سی مقصود ہین اوسنے اللہ سبحانہ کی قدر نہ کی جیسا کہ حق تہا اوسکی قدر کرنے کا حافظ صاحب مرحوم سے پہلے اس قول کو انکے شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا ہی اور
اثبات حکمت مین اور اوسکے رد مین جسنے حکمت کی نفی کی ہی مبالغہ فرمایا ہی یہ مسئلہ ایثار الحق وغیرہ مین بسط سی مرقوم ہی سید محمد بن اسمعیل مرحوم نے کتاب
ایقاظ الفکرہ بمراجعۃ الفطرہ مین اسکا بسط کیا ہی اور اثبات و نفی والون کے ادلہ کو ذکر فرمایا ہے جناب توفیق مرطلہ شرح ابیات مین فرماتی ہین کہ درمیان اشعریہ
و حنابلہ کی مسائل اعتقاد مین قریب بارہ مسئلون کی اختلاف ہی منجملہ اونکے ایک یہ مسئلہ اثبات حکمت کا ہی۔ صواب اس مقام مین ہمراہ حنابلہ کے ہی نہ اشعریہ کی جبکہ انسان
حکیم کا فعل حکمت سی خالی نہین ہوتا ہی تو پہر حکیم علی الاطلاق کا فعل کیونکر خالی ہونے لگا جلت حکمتہ و عمت نعمتہ و دامت دولتہ و عزت عظمتہ
جبکہ حکمت کے معنے معلوم ہو چکے تو اب سمجھنا چاہیے کہ اللہ پاک نے میت کے سوال و جواب مین کیا حکمت رکہی ہے کیونکہ اوسکا کوئی فعل حکمت و مصلحت سی خالی
نہین ہوتا ہی پس جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین حلیمی شافعی رحمہ اللہ سی یہ حکمت نقل کی ہی کہ قبر بعد موت کے انسان کی لیے طریق ہی واسطے دوسرے
قرارگاہ کی قبر مین میت کے ایمان کی بحث ہوتی ہی اسلیے کہ اگر وہ ابرار مین معدود رہے تو اوسکی روح کو جنت کی طرف عروج ہو اور اگر وہ فجار سے ہے تو اوسکی روح نیچے کر

نیچے زمین میں ہو الذی جاوی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ پاک نے اپنی حکمت بالغہ سے انسان کے لیے تین گھر مقرر فرمائے ہیں ایک دار دنیا دوسرا برزخ تیسرا
دار القرار دنیا تو یہی ہے جسمیں رہتے بستے ہیں برزخ کہتے ہیں پردے کو جو کہ درمیان دو شے کے حائل ہو مراد اوس سے وہ زمانہ ہے جو کہ مرنے سے لیکر قیامت تک ہے یعنی عالم قبر
اور حقیقت میں نفوس کے لیے چار گھر ہیں ہر گھر دوسرے سے زیادہ تر بڑا ہے اول ان کا پیٹ اسمیں تنگی اور روک اور تین تاریکیاں ہیں تاریکی رحم کی ظلمت
مشیمہ کی اندھیری پیٹ کی ابن عباس و عکرمہ و سعید بن جبیر نے ظلمات ثلث کی یہی تفسیر کی ہے دوسرا یہ گھر جس میں نشو و نما پایا اوس سے مالوف ہوا اوسمیں خیر و شر
اسباب سعادت و شقاوت کو کمایا محبوب و مکروہ سے ملا تیسرا گھر برزخ ہے یہ دنیا سے زیادہ تر وسیع اور بہت بڑا ہے بلکہ دنیا و برزخ میں وہ نسبت ہے جو کہ درمیان
دنیا اور ماں کے پیٹ کے ہے چوتھا دار القرار ہے اور یہ جنت ہے یا نار اسکے بعد پھر اور کوئی گھر نہیں ہے اللہ سبحانہ و تعالی اپنی قدرت و حکمت سے نفوس انسانیہ کو
ان تین گھروں میں یکے بعد دیگرے نقل کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اوس گھر کی طرف پہونچیں گی کہ اوسکے سوا اور کی لیاقت نہیں رکھتے ہیں لایق سی میں اونکا ٹھکانا ہے اوس سے پہلے
اون گھروں میں مسافر تھی ہر وقت اپنے گھروں سے منزلیں قطع کرتے رہے طرف اپنی قرارگاہ کے اور نفوس کے لیے اللہ تعالی کی حکمت سے ہر گھر میں ایک شان و حکم ہے
کہ وہ غیر ہے دوسرے کے گھر کی شان سے فتبارک اللہ احسن الخالقین جبکہ یہ سمجھ لیا تو معلوم ہوا کہ حلیمی نے جو حکمت کہ سوال و جواب میں ذکر کی وہ یہی ہے کہ روح
ناپاک کی روح پاک سے تمیز ہو جاوے اور پاک کا عروج جنتوں کی طرف ہو اور ناپاک ساتوین زمین کے نیچے رکھی جاوے مسئلہ مستقر ارواح کی تفصیل باب علیحدہ
میں آوے گی انشاء اللہ تعالی بعد اسکے علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے سوال قبر کی ایک مثال بیان کی پس فرمایا کہ سوال قبر کا نظیر ہے وقفہ کا جو کہ حشر میں ہوگا اس
حال میں کہ مکلف کے اعمال پل صراط میں اوسپر پیش کیے جاوینگے یعنی مکلف کو پل صراط پر کھڑا کرینگے اور اوسکے اعمال اوسپر پیش کرینگے جسکے اچھے عمل ہونگے وہ
نجات پاویگا جسکے بری ہونگی وہ ٹکڑے ہو کر جہنم میں گریگا پس جو حکمت کہ مکلف کے کھڑا کرنے میں ہے پل صراط پر یعنی تمیز خبیث کی طیب سے وہی حکمت سوال قبر
میں ہے **ف** ابن خلکان نے کہا ہے کہ حلیمی بفتح حاء مہملہ نسبت ہے طرف حلیم کے جو کہ انکے دادا تھے ابو عبد اللہ حسین بن حسین بن محمد بن حلیم فقیہ شافعی معروف حلیمی
جرجانی ہیں انہوں نے طلب علم کی یہانتک کی کہ امام معظم ہو گئے ماوراء النہر میں لوگوں کے مرجع ٹھیرے انکے لیے مذہب میں وجوہ حسنہ ہیں **ف** ابرار جمع ہے بر کی
بر کہتے ہیں کثیر الخیر کو جیسا کہ قاموس میں ہے فجار جمع فاجر کی ہے فاجر ضد ہے بر کی فرمایا اللہ تعالی نے ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم **ف**
پل صراط جہنم کی پشت پر رکھا جاویگا بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز اعلی اوسکا طرف جنت کے ہوگا نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ سلف
نے اوسکے اثبات پر اجماع کیا ہے وہ ایک پل ہے جہنم کی پشت پر سارے لوگ اوسپر سے گذر کرینگے پس مومن موافق اپنے اعمال کے نجات پاوینگے اور دوسرے لوگ
گر پڑینگے عافانا اللہ الکریم انتہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ سیوطی رضی اللہ عنہ کے کلام میں اسپر تنبیہ ہے کہ پل صراط پر سے موحدین ہی گذرینگے مومن ہوں یا
منافق جیسے کہ قبر میں سوال بھی اونھیں سے ہوتا ہے اور یہ اصلی ہے کہ اونہوں نے حکمت سوال قبر اور عبور پل صراط کی ایک چیز مقرر کی وہ یہ ہے کہ پاک ناپاک سے
متمیز ہو جاوے اور یہی احادیث صحیحہ کا مقتضا بھی ہے کیونکہ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا آیا ہے اور جلال سیوطی رحمہ اللہ نے کتاب بدور سافرہ میں
اوسکو ذکر کیا ہے کہ اللہ دن قیامت کے لوگوں کو جمع کریگا پھر فرماویگا کہ جو شخص کسی چیز کو پوجتا تھا تو چاہیے کہ وہ اوسکے تابع ہو پس جو شخص سورج کو پوجتا تھا وہ
سورج کا اور جو چاند کو پوجتا تھا وہ چاند کا اور جو بتوں کو پوجتا تھا وہ بتوں کا تابع ہوگا اور یہ امت باقی رہجاویگی اور اسمیں اسکے منافق ہونگے پس آویگا اونکے پاس
اللہ تعالی اوس صورت کے غیر میں جسکو وہ پہچانتے ہیں پس کہیگا میں تمہارا رب ہوں وہ کہینگے ہم اللہ کے ساتھ تجھسے پناہ مانگتے ہیں یہ ہماری جگہ ہے یہانتک
کہ آوے ہمارے پاس رب ہمارا پس جبکہ ہمارے پاس ہمارا رب آئیگا تو ہم اوسے پہچان لینگے پھر آئیگا اونکے پاس اوس صورت میں جسکو وہ پہچانتے ہیں کہیگا میں رب
تمہارا ہوں وہ کہیں گے تو ہمارا رب ہے پس وہ اسکے تابع ہو جاوینگے اور بچھایا جاویگا جہنم کا پل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس میں ہونگا اول اون لوگوں کا
جو کہ گذرینگے اور دعا رسولوں کی قیامت کے دن اللھم سلم سلم ہوگی یعنی الہی سلامت رکھ اور پل صراط میں آنکڑے ہونگے مثل کانٹوں سعدان کی سوا اسکے کہ

اونکی برائی کے اندازے کو نہین جانتا ہی مگر اللہ تعالی بس وہ آگ کڑے جبت لیگی لوگونکو سبب اونکی اعمال کی او نمین سی بعض تو اپنے عمل کی ساتہ موثوق ہونگے
اور بعض مخردل ہونگے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگی پہر نجات پاوینگی الحدیث اسکی سوا اور چند حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین حدیثون سی یہ ثابت ہی کہ پل صراط
بال سی زیادہ باریک تلوار سی زیادہ تیز ہوگا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نی فتح الباری مین فرمایا ہی کہ سعید بن ہلال سی مروی ہی کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ صراط
بال سی زیادہ باریک ہی بعض لوگون کی لیے اور بعض کے لیے مثل وادی فراخ کے ہوگی اسکو ابن مبارک و ابن ابی الدنیا نی اخراج کیا ہی مگر یہ مرسل یا معضل ہے
صحیح نہین ہی ابو نعیم نی سہل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ جس شخص پر صراط دنیا مین باریک ہوئی اوسپر آخرت مین چوڑی ہوگی اور جسپر
دنیا مین چوڑی ہوئی اوسپر آخرت مین باریک ہوگی اسکو سیوطی رحمہ اللہ نی بدور سافرہ مین ذکر کیا ہی مراد یہ ہی کہ جس شخص کو اتباع کی توفیق دیگئی اور وہ
سالک مسالک ہدی و سنت ہوا اوسکے لیے صراط وسیع ہو جاویگی اور جسنے غیر مرضی الہی مین وسعت کی اوسپر صراط آخرت مین باریک ہوگی **ف** علامہ سیوطی
رضی اللہ عنہ نے ایک حکمت سوال و جواب کی حلیمی سی نقل کی دوسری اور لوگون سی نقل کی کہ ایک اونمین سی حکیم ترمذی رحمہ اللہ ہین وہ یہ ہی کہ اس امت سے پہلے
جو امتین تہین اونکے پاس رسول آتے اگر اونہون نی رسول کا کہا مان لیا فبہا اور اگر انکار کیا تو رسول اونسی علحدہ ہو جاتی اور اونپر جلد عذاب آجاتا جبکہ اللہ تعالے
نے سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھیج کی رحمۃ للعالمین بنایا تو لوگونسے عذاب کو روکا جسنے اظہار اسلام کیا اوس سے
اسلام کو قبول کیا خواہ اوسنے کفر کو پوشیدہ کیا ہو یا نہین پہر جبکہ وہ مری تو اللہ تعالی نے اونکی واسطے قبر مین امتحان لینے والا مقرر کیا تا کہ سوال کرکے اونکی دل کا
بہید نکالی تا کہ اللہ سبحانہ خبیث کو طیب سی تمیز کری اور ثابت رکہی اللہ اون لوگون کو جو ایمان لائی ساتہ قول ثابت کی اور گمراہ کری اللہ ظالمون کو یہ تقریر پہلے بہی
گذر چکی ہی سید صاحب مرحوم فرماتی ہین کہ یہ قول جب پورا ہو کہ پہلے دو امر ثابت ہو جائین اول یہ امر کہ آپ سی پہلے کوئی نبی انبیاء علیہم السلام سی قتال کی ساتہ
مبعوث نہین ہوا دوسرا یہ کہ سوال قبر کا خاصہ امت محمدیہ کا ہٹیری اسکی بحث پہلے گذر چکی ہی امر اول کی ثبوت مین کلام ہی اسلیے کہ اللہ تعالی نی موسی علیہ السلام کو قتال
جبارین کا حکم دیا تہا جیسا کہ قرآن پاک مین فرمایا ہی ادخلوا الارض المقدسة التی کتب الله لکم الی قوله اذهب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون
یہ آیت صریح ہے اس بات مین کہ اللہ تعالی نی اونکو قتال کا امر فرمایا اور یہ بات معلوم ہی کہ اگر وہ اسلام لاتی تو حضرت موسی علیہ السلام اونسی قتال نہ کرتی ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ ایک نبی نے انبیاء سی ایک شہر والونسی قتال کیا یہانتک کہ جب قریب ہوے
اسکی کہ اوسکو فتح کرلین تو آفتاب کے غروب ہونے سے ڈری پس کہا ای سورج بیشک تو مامور ہے اور مین مامور ہون مین تجہو قسم دیتا ہون کہ تو گہڑی بہر ٹہیر جا
اللہ تعالی نی اوسکو روک دیا یہانتک کہ اوس شہر کو فتح کر لیا الحدیث اسکو عبد الرزاق نی مصنف مین اور حاکم نے روایت کیا ہی اور حاکم نے صحیح کہا ہی یہ نبی یوشع بن نون
علیہ الصلوۃ والسلام تہی جنہون نی جبارین سی قتال کیا اور ارض مقدسہ کو فتح کر لیا یہ قصہ کتب تفسیر وغیرہ مین موجود ہی اسی رد شمس کی طرف کسی شاعر نے اشارہ کیا ہی ع
فردت علیه الشمس واللیل راغم + بشمس لها من جانب الخدر مطلع + فوالله ما ادری الاحلام نائم + المت بنا ام کان فی الرکب یوشع + پہر یہ بات ہی کہ حکمت
سوال قبر مین یہی تمیز خبیث کی طیب سے ٹہیری تو یہ تمیز صرف ملائکہ کے لیے ہے کیونکہ اللہ تعالی تو ماضی و مستقبل کو برابر جانتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اپنی عہد کی بعض منافقون کو جانتے تھے اور آپ نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو اوسپر مطلع فرمایا تہا اور بعض منافقین کے علم کو اللہ تعالی نی آپ سی مستور رکہا تہا
جیسا کہ قرآن پاک مین ارشاد فرمایا لا تعلمهم نحن نعلمهم سنعذبهم مرتین سے وہ منافق جو کہ آپکی وفات کے بعد باقی رہی سو آپکو اونکے علم کی کوئی ضرورت
نہین ہی بلکہ آپکو نہین معلوم کہ آپکے بعد اصحاب نی کیا احداث کیا چنانچہ یہ بات ثابت ہی کہ قیامت کے دن کچہ لوگ آپکی حوض سی ہنکائے جاوینگی کہ آپ اونکو
پہچانتے ہونگی آپ فرماوینگی اصحابی اصحابی پس کہا جاویگا کہ تم نہین جانتے ہو جو اونہون نی احداث کیا آپ فرماوینگی سحقا یعنی دور ہو الحدیث یہ حدیث صحیح کتابے
وغیرہ مین موجود ہی پس فائدہ اس تمیز کا جیسے حکیم ترمذی مدعی ہین باقی نہین رہا مگر واسطے ملائکہ کے باوجود اسکے کہ ملائکہ علیہم السلام قبض روح کے وقت بندہ کو

بندہ شقی سی جان چکے ہیں کیونکہ وہ شقی ہے یہ کہتے ہیں اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الهون الآیہ اور تقی سے کہتے ہیں سلام علیکم ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون اور کہتے ہیں یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک الآیہ جبکہ معلوم ہو چکا کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے جو حکمت بیان کی قائم نہیں ہو سکتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کلام حکیم ملاقی کلام حلیمی ہی معنی میں تو اولی یہ ہی کہ سوال وجواب کی حکمت بیان کرنے سے توقف کریں بلکہ یون کہیں کہ سوال وجواب قبر کا واسطے کسی حکمت کی ہے کہ اللہ تعالی نے اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا تعیین نہیں کیا اور نہ ہماری عقول کو وہان تک رسائی ہے اور یہ ہم خوب جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی کے لیے اپنے ہر ایک فعل وامر ونہی میں حکمت بالغہ ہے اور ہم جبکہ اوسکو نہیں جانتے تو کہیں جیسا کہ فرشتون نے کہا ہے لا علم لنا الا ما علمتنا یعنی ہمکو کسی طرح کا علم نہیں مگر جو تو نے ہمکو سکھلایا **باب ۲۹ بیان میں اون لوگونکی جن سی سوال نہیں ہوتا اور وہ فتنہ قبر محفوظ رہتے ہیں** ابو القاسم سعودی نے کتاب الروح میں کہا ہے اخبار صحاح میں وارد ہوا ہے کہ بعض مردون کو فتنہ قبر نہیں پہونچتا اور نہ اونکی پاس فتان یعنی منکر ونکیر آتے ہیں اور نہ ہونا فتنہ قبر کا تین طرح پر ہے ایک تو مضاف طرف عمل کے اور دوسرا مضاف طرف حال بلا کے جو کہ بسبب موت کے نازل ہوئی اور تیسرا مضاف طرف زمانہ کے انتہی جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات میں فرمایا ہے کہ یہ لوگ سات ہیں اور قرطبی رحمہ اللہ تی تذکرہ میں کہا ہے کہ پانچ ہیں

فصل شہید کے بیان میں شہید یعنی جو شخص کہ اللہ کی راہ میں مارا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصریح فرمائی ہے کہ قبر میں اوس سی سوال نہیں ہوتا ہے راشد بن سعد ایک شخص سی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نی عرض کیا یا رسول اللہ کیا حال ہے مومنین کا کہ وہ اپنی قبور میں مفتون ہوتے ہیں مگر شہید آپ نے فرمایا کافی ہے چمک تلوارون کی اوسکے سر پر از روی فتنہ کی اخرجہ النسائی ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے ملاقات کی دشمن کی پس صبر کیا یہان تک کہ مارا جاوی یا غالب ہو وہ اپنی قبر میں مفتون نہو گا اخرجہ الطبرانی فی الاوسط **ف** قرطبی نے تذکرے میں حدیث اول کے یہ معنے کہے ہیں کہ اگر ان مقتولون میں نفاق ہوتا تو جسوقت دونون لشکر ملے اور تلوارین چلین یہ لوگ بہاگ جاتے کیونکہ منافق کی شان سی بہاگنا چہپنا ہے اور مومن کی شان سی اللہ کے لیے جان کا صرف کرنا ہے اور تسلیم سواسنے اپنے مافی الضمیر کے صدق کو ظاہر کر دیا جب تو حرب وقتال کے لیے ظاہر ہوا پہر کیون اوسپر قبر میں سوال کا اعادہ ہو اسکو حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے کہا ہے مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شہید کے لیے نزدیک اللہ کے چہہ خصلتین ہین بخشش کیجاتی ہی واسطے اوسکے اول دفعہ میں یعنی خون کے اول قطرہ گرنے میں اور دکہلایا جاتا ہے اپنے ٹہکانے کو جنت سی اور بچایا جاتا ہی عذاب قبر سے اور امن میں ہوتا ہے فزع اکبر یعنی نفخہ اولی سی اور رکہا جاتا ہے اوسکے سر پر تاج وقار کا یعنی وہ تاج جو کہ عزت وعظمت کا سبب ہی ایک یاقوت اوس سی بہتر ہے دنیا وما فیہا سی اور بیاہا جاتا ہے بہتر بیبیون حور عین سی اور شفاعت قبول کیا جاتا ہے ستر آدمیون میں اوسکے اقارب سی اسکو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اور ترمذی نے اپنی جامع میں روایت کیا ہے یہ لفظ ترمذی کے ہیں اور کہا کہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن ماجہ نی کہا یغفر له من اول دفعة من دمه ویحلی حلیة الایمان بعوض اس قول کی ویوضع علی راسه تاج الوقار **ف** قرطبی رحمہ اللہ فرماتی ہیں کہ ترمذی وابن ماجہ کے سارے نسخون میں چہہ خصلتین ہین اور وہ متن حدیث میں سات ہین اور اس بنا پر کہ ابن ماجہ نے ویحلی حلیة الایمان ذکر کیا ہے آٹھ ہونگی اور اسی طرح ابو بکر احمد بن سلیمان نی بسند خود مقدام بن معدی کرب سی اسکو روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے واسطے شہید کے نزدیک اللہ کے آٹہ خصال ہین مرقات میں چہہ سات کی یون تطبیق دی ہے اولی یہ ہے کہ جزی متعددہ کو عطف تفسیر بغیر لکا ٹہیراوین تا کہ خصال چہہ سی زیادہ نہو جاوین **فائدہ** اس بات میں کسی کا خلاف نہیں ہی کہ شہید سی سوال نہیں ہوتا ہے کیونکہ صحیح دلیلیں اس باب میں وارد ہوئی ہیں لیکن امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات میں فرمایا ہے کہ جزولی نی خلاف نقل کیا ہے کہ شہید سے بہی سوال ہوتا ہے مگر نہ مخالف کا ذکر کیا نہ اوسکی دلیل بیان کی کہ وہ کون شخص ہے اور اوسکی کیا دلیل ہی نہ اونہون نی اس قول کو شرح الصدور میں ذکر فرمایا پس اس جگہ جمہور ہی کا

ملہ نسخہ مطبوعہ طبع اول دہلی میں علیحدہ ہے ۱۲

قول معتبر ہے **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے شہید کی یہ تفسیر کی ہے کہ راہ خدا مین مارا جاوے اس سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ فضیلت مذکورہ اوس شخص کی ساتھ
خاص ہے جو کہ راہ خدا مین مارا گیا ہو نہ اور کوئی گو ایک ہی آدمی کیون نہو اور گو قتال جائز ہی کیون نہو جیسے باغیون کے ساتھ لڑنا اور یہ شخص جو مارا گیا مرد ہو
یا عورت آزاد ہو یا غلام مکلف ہو یا نہو اور طرف ثانی والے اہل حرب ہون یا مرتد یا ذمی وغیرہ اور اوس شخص کو کسی کافر نے قتل کیا ہو یا خود اوسی کی تیر نے
پھر کر اوسکو ہلاک کیا ہو یا کسی اور مسلمان کا ہتیار اوسپر دہوکے سے آلگا ہو یا کسی گڑہے مین گر پڑا ہو یا اوسکی سواری نے اوسے گرا دیا ہو یا کسی باغی مسلمان نے
اوسکو مار ڈالا ہو یا بعض اہل حرب بہاگنے کی حالت مین اوسکو مار ڈالین یا کوئی کافر روک کر اوسکو ہلاک کر دے یا معرکے مین پڑا ہوا ملے گو اوسپر خون کا کوئی اثر
نہو ان سب باتون مین کسی طرح کا فرق نہین ہے کیونکہ ظاہر یہی ہے کہ وہ بسبب قتال کے مقتول ہوا جیسا کہ رافعی و نووی رحمہما اللہ نے اسکی ساتھ جزم کیا ہے
ایسا شخص شرعاً شہید ہے اوسکو غسل نہ دین اوسپر نماز جنازہ نہ پڑہین اور وہ سب شہیدون سے اعلےٰ ہے کیونکہ وہ دنیا و آخرت دونون کا شہید ہے اور جو شخص
بعد تمام ہونے لڑائی کے بسبب زخم کے جو اوسکو پہنچا ہے مر جاوے اور اوسمین حیات مستقرہ موجود تہی وہ اظہر اقوال مین شہید نہین ہے خواہ اوسکی حیات کا
زمانہ طویل ہو یا قصیر بلکہ یہ ثبوت اوس موت کے مشابہ ہے جو اور کسی سبب سے ہو ہان اگر معرکہ قتال کا منقضے ہو گیا اور زخمی مین حرکت مذبوح ہے تو وہ بالجزم
شہید ہوگا اور اگر اوسکی حیات کی توقع ہے تو شہید نہوگا **فائدہ** نبی شہداء سے افضل ہین با این ہمہ اونکو غسل دینا اور نیز نماز پڑہنا جائز ہے بخلاف شہید کے
کہ یہ دونون کام اسکے لیے جائز نہین ہین وجہ اسکی یہ ہے کہ نبوت کا رتبہ اعلی ہے اکتساب سے میسر نہین ہو سکتا ہے رہی شہادت سو یہ امر کسبی ہے اسی لیے
اسمین رغبت دلائی ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے کتاب اُم مین فرمایا ہے کہ وجوہ متواترہ سے اخبار آئے ہین گویا وہ عیان ہین کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے احد کے شہیدون پر نماز نہین پڑہی اور یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے حضرت حمزہ اپنے چچا پر ستر تکبیرین کہین سو یہ روایت صحیح نہین ہے جو شخص کہ اس
روایت کے ساتھ ان حدیثون کا معارضہ کرتا ہے اوسے لائق ہے کہ اپنے نفس سے حیا کرے فرمایا کہ حدیث عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی سو خود نفس حدیث
مین واقع ہوا ہے کہ یہ نماز بعد آٹہ برس کے تہی یعنی مخالف یون کہتا ہے کہ قبر پر نماز نہ پڑہی جاوے جبکہ مدت دراز گذر گئی ہو فرمایا پس گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے اونکے لیے دعا فرمائی اور مغفرت چاہی جبکہ اپنی اجل کا قرب معلوم ہوا اس حال مین کہ آپ اونکو رخصت فرماتے تہے یہ بات حکم ثابت کے نسخ پر دلالت
نہین کرتی ہے احکام مختصہ شہداء کی تفصیل روضہ ندیہ و مسک الختام وغیرہ مین خوب بسط سے لکہی ہے جو چاہے اونکی طرف مراجعت فرمائے **فائدہ** شہداء
تین قسم ہین ایک تو دنیا و آخرت کا شہید وہ یہ ہے کہ اوس نے اللہ تعالے کے کلمے کے بلند کرنے کے لیے قتال کیا ہے دوسرا فقط آخرت کا شہید اس قسم کی تیس
اور کئی آدمی ہین اونکی تفصیل آئندہ آویگی ان شاء اللہ تعالی تیسرا شہید دنیا کا ہے نہ آخرت کا وہ یہ ہے کہ اوس نے غنیمت کے لیے قتال کیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ

فصل تعداد شہداء کے بیان مین سید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ بعض آثار مین وارد ہوا ہے کہ تعداد اسباب شہادت کی
خصوصیت اس امت کی ہے اگلی امتون مین کوئی شہید نہ تہا مگر وہ جو کہ اللہ کی راہ مین مارا جاوے خلاصہ یہ ہے امت کا خاصہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے اپنے فضل سے ایک
جماعت کو مثل شہداء کی فضیلت عنایت فرمائی مسلم نے اپنی صحیح مین امام مالک نے مؤطا مین اور ترمذی نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا شمار کرتے ہو تم شہید کو تم مین۔ کہا یعنی صحابہ نے یا رسول اللہ وہ شخص کہ راہ خدا مین مارا جاوے فرمایا بیشک
شہدا میری امت کے اب البتہ قلیل ہین عرض کیا پس وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا جو مارا جاوے اللہ کی راہ مین پس وہ شہید ہے اور جو شخص مر جاوے اللہ کی راہ
مین پس وہ شہید ہے اور جو طاعون مین مر جاوے وہ شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری مین مرے پس وہ شہید ہے ابن مقسم نے کہا مین گواہی دیتا ہون تیرے باپ یعنی ابو صالح
پر کہ اوسنے کہا اور غریق شہید ہے یہ روایت مسلم کی ہے ۱ وہ شخص کہ راہ خدا مین مرجاوے ۲ غریق یعنی وہ شخص کہ پانی مین ڈوبکر مرجاوے ۳ وہ ہے کہ طاعون سے مرے ۴
وہ ہے کہ پیٹ کی بیماری مین مرے ۵ حریق یعنی وہ ہے کہ آگ مین جل کر مرے اسکی حدیث کو ابن اثیر نے جامع الاصول مین روایت کیا ہے لیکن اوسکی نسبت کسیکی طرف نہین کی

۶ وہ عورت ہی کہ نفاس مین مری اسکو نسائی نے عقبہ بن عامر اور صفوان بن امیہ کی حدیث سی روایت کیا ہی ۷ وہ ہے کہ مکان مین دب کر مری مؤطا و ترمذی
کی روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا شہدا پانچ ہین مطعون یعنی جو طاعون مین مرے اور مبطون یعنی جو پیٹ کی بیماری مین مرے اور غریق
یعنی جو پانی مین ڈوب کر مرے اور صاحب ہدم یعنی جو مکان مین دب کر مرے اور شہید فی سبیل اللہ یعنی جو کہ اللہ کی راہ مین مارا جاوی ۸ وہ ہی جو کہ مرض ذات الجنب
مین مرے اسکی اور صاحب ہدم کی حدیث کو ابن اثیر نے جامع الاصول مین روایت کیا ہی اور اسکے لیے بیاض چھوڑی ہی سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع صغیر مین
راوی حدیث کا نام جابر بن عتیک ذکر کیا ہے اور حدیث کو امام احمد ابو داود و نسائی ابن ماجہ ابن حبان و حاکم کی طرف منسوب کیا ہی ۹ وہ شخص ہی کہ سل کی
بیماری مین مرے اسکی حدیث کو ابو الشیخ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بایں لفظ روایت کیا ہی کہ سل شہادت ہی اور طبرانی نے سلمان رضی اللہ عنہ سے
اور امام احمد نے انس بن غنیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی ۱۰ وہ ہی کہ بے جرم قید کیا جاوی اور قید ہی مین مر جاوی اسکی حدیث کو ابن مندہ نے حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سی روایت کیا ہے ۱۱ وہ ہے کہ اپنے اہل کے بچانے مین مارا جاوی ۱۲ وہ ہے کہ اپنا دین بچانے کے لیے مارا جاوے ۱۳ وہ ہی کہ اپنا مال بچانیکے
لیے قتل کیا جاوی ۱۴ وہ ہے کہ اپنا خون بچانے مین مارا جاوے ان چارون کو ابو داؤد و ترمذی و نسائی نے حدیث سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے بایں لفظ روایت
کیا ہی سعید کہتے ہین سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص اپنا مال بچانیکے لیے مارا جاوے پس وہ شہید ہی اور جو اپنے خون کی حفاظت
مین مارا جاوے پس وہ شہید ہی اور جو اپنا دین بچانیکے لیے مارا جاوی پس وہ شہید ہی اور جو اپنے اہل کے بچانیکے لیے مارا جاوی پس وہ شہید ہی ۱۵ وہ ہی کہ اوسکو اوسکا گھوڑا
یا گھوڑا مار ڈالے ۱۶ وہ ہی کہ سانپ بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے مر جاوی ۱۷ وہ ہی کہ اوسکو کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو ۱۸ وہ ہی کہ جانور سے گر کر مر گیا ہو ۱۹
شریق ہے یعنی وہ شخص کہ حلق مین تھوک اٹکنے کے سبب سی مر گیا ہو ۲۰ وہ عاشق ہی کہ اپنی معشوق سی پرہیزگار رہا ان چھ شہیدون کو طبرانی نے ابن عباس اور عقبہ
بن عامر رضی اللہ عنہما کی حدیث سی روایت کیا ہی اور نیز عاشق عفیف کو دیلمی نے مسند فردوس مین اور خطیب نے اپنی تاریخ مین ابن عباس و عائشہ رضی اللہ عنہما سے
بسند ضعیف بایں لفظ روایت کیا ہی کہ جو شخص عاشق ہوا اور پرہیزگار رہا پھر مر گیا وہ شہید مرا حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس حدیث کو سوید بن سعید
روایت کرتے ہین اور حفاظ اسلام نے اسکو اونپر انکار کیا ہے ابن عدی نے کامل مین کہا ہی کہ سوید پر جن حدیثون کا انکار کیا گیا ہی اونمین سی ایک یہ حدیث ہے
اسی طرح بیہقی و ابن طاہر نے ذخیرہ و تذکرہ مین اس حدیث کو ذکر کیا ہی اور ابن جوزی رحمہ اللہ نے اسکو موضوعات مین گنا ہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ صواب
اس حدیث مین یہ ہی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام سی ہے سوید نے اسکے مرفوع کرنے مین غلطی کی ہی انتہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد مین
بہ تفصیل و اطناب اس حدیث کے موضوع ہونیکا دعوی کیا ہی اسی طرح حدیث عائشہ مین کہا ہے کہ ہم اللہ کو گواہ کرتے ہین کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس بات کے ساتھ کبھی حدیث نہین کی اسکے بعد حدیث کی مرفوع ہونیکا ضعف جمیع طرق سی ذکر کیا پھر کہا اگر یہ حدیث ابن عباس رضی سی
صحیح ہو جاوے تو وہ عاشق اسکے تحت مین داخل ہوگا یہانتک کہ اللہ کے لیے صبر کرے اللہ کے لیے عفت کرے اللہ کے لیے چھپاوے اور اللہ کی محبت اوسکا خوف
اوسکی رضا اختیار کرے اور باوجود اس سبکے اپنے معشوق پر قدرت بھی رکھتا ہو ایسا شخص ان لوگونسے زیادہ تر حقدار ہی جو کہ اس آیت کی تحت مین داخل ہین
واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي المأوى اور اس آیت کی تحت مین ولمن خاف مقام ربه جنتان ۲۱ وہ شخص ہی کہ کسی مظلمہ
مین قتل کیا جاوی اسکو نسائی و ضیا نے حدیث سوید بن مقرن سی اور امام احمد نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی ۲۲ وہ ہی کہ اپنے
پڑوسی کے بچانے مین مارا گیا ہو اسکو ابن عیاش نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۲۳ وہ شخص ہے کہ حالت طلب علم مین مر گیا ہو اسکو ابو نعیم و
بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی ۲۴ وہ ہے کہ اپنے گھر بار سی نکل کر حالت سفر مین مر گیا ہو اسکو ابن ماجہ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
اور دارقطنی نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی اور دارقطنی نے صحیح کہا ہی اور ابو بکر خرائطی نے حدیث انس و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے اور صابونی نے

حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی نے حدیث عنترہ سے روایت کیا ہی ۲۵ وہ ہی کہ تپ مین مرجاوی اسکو دیلمی نے مسند الفردوس مین حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی ۲۶ وہ شخص ہی کہ کنوین وغیرہ مین گرکے مرجاوی اسکو طبرانی نے حدیث عنترہ سے روایت کیا ہی ۲۷ عورت غیرت دار ہے اسپنے خاوند پر کہ غیرت سی مرجاوی ۲۸ وہ شخص ہے کہ امر بمعروف ونہی عن المنکر کری اسکو ابن عساکر نے حدیث علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے ۲۹ جو شخص کہ صدق کے ساتھ شہادت کا سوال کری اسکو مسلم نی حدیث انس رضی اللہ عنہ سے بایں لفظ روایت کیا ہی کہ جو شخص اللہ سی صدق کی ساتھ شہادت کا سوال کرتا ہی اللہ اوسکو منازل شہدا مین پہونچا دیتا ہی ۳۰ وہ شخص ہی کہ ہر مہینے مین تین روزے رکھتا ہے او صلوۃ ضحی اور وتر پر محافظت کرتا ہی اسکو طبرانی نی معجم کبیر مین بسند حسن حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بایں لفظ روایت کیا ہی کہ جو شخص ضحی پڑہتا ہی اور تین روزے مہینے مین رکھتا ہی اور وتر کو حضر سفر مین نہین چھوڑتا ہی اوسکے لیے اجر شہید کا لکھا جاتا ہی ۳۱ وہ شخص ہے کہ صبح وشام اللہ تعالی سی پناہ مانگتا ہی اور آخر سورۂ حشر کی تین آتین پڑہا کرتا ہے اسکو ترمذی نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے بایں لفظ روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہی جبکہ صبح کری تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑہے تین آیتین آخر سورۂ حشر سی تو مقرر کرتا ہے اللہ ساتھ اوسکے ستر فرشتے وہ اوسپر درود بھیجتے ہین یہانتک کہ شام کری اور اگر اوس دن مرگیا تو شہید مرا اور جو کوئی کہے اوسکو جبکہ شام کری تو ہوگا ساتھ اوسی منزلہ کے اور خرائطی نی انس رضی اللہ عنہ سے بایں لفظ روایت کیا ہی کہ جو شخص پڑہے آخر سورۂ حشر کو الحدیث ۳۲ وہ ہے کہ مرابطت کی حالت مین گہوڑے کی پیٹھ پر مرگیا اسکو مسلم نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سی روایت کیا ہی ۳۳ وہ ہے کہ گھوڑے کی پیٹھ پر مرگیا اور وہ حالت موت مین راضی تہا اسکو آجری نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی ۳۴ وہ ہے کہ مرض موت مین لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پڑہا کرتا ہی حاکم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اسم اعظم دعای یونس ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین جو مسلمان کہ اپنے مرض موت مین چالیس بار اسکو پڑہیگا اور اسی مرض مین مرجاویگا دیا جاویگا اجر شہید کا اور اگر شفا پاویگا تو اوسکی بخشش کیجاویگی ۳۵ وہ ہے کہ بہ نیت طلب ثواب اذان کہا کرتا ہے اسکی حدیث کو طبرانی نے معجم کبیر مین حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی تمام ہوا بیان شہدا کا جسکو سید صاحب مرحوم نے تتبع کرکے نظم فرمایا ہے علامۂ سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس باب مین ایک مستقل رسالہ تالیف فرمایا ہی مگر وہ رسالہ سید صاحب مرحوم کو نہین ملا اونہون نی خود اپنی تلاش سی ۳۵ شہید جمع کیے جناب توفیق مدمجدہ شمار مین فرماتی ہین کہ مین اوس رسالہ پر مطلع ہوا اوسکا نام ابواب السعادۃ فی اسباب الشہادۃ ہے سیوطی رحمہ اللہ نی اوس کتاب مین شہادت مبطون ومطعون وغریق وصاحب ہدم وشہید فی سبیل اللہ کو حدیث متفق علیہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہی اور شہادت صاحب ذات الجنب اور صاحب حریق اور صاحب نفاس کو اسپر حوالہ کیا کہ امام مالک نے مؤطا مین اور امام احمد وابو داؤد ونسائی وحاکم نے مستدرک مین اور ابن حبان وبیہقی نے شعب الایمان مین حدیث جابر بن عتیک سی روایت کیا اور حدیث بطن مین جو کہ نزدیک طبرانی کی سلمان رضی اللہ عنہ سے ہے یہ کہا کہ قرطبی نی کہا کہ اسمین اختلاف ہی کہ مراد بطن سی کیا ہی استسقا ہی یا اسہال علما کی دو قول ہین اور یہ کہا ہی کہ طبرانی نی معجم کبیر مین حدیث عتبہ بن عبد اللہ سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ آئینگی شہدا اور وہ لوگ جو کہ طاعون سے مرے ہین پس کہینگی طاعون والی ہم شہید ہین پس کہا جاویگا دیکھو اگر انکے زخم مثل زخم شہدا کے ہین کہ اونسے خون بہتا ہے مثل خوشبو مشک کی تو وہ شہید ہین پس اونکو ایسا ہی پاوینگی اور ابو نعیم نی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ عورت اپنی حمل مین جننے دودہ چھوڑانے تک مثل مرابط کی ہی اللہ کی راہ مین پس اگر وہ اسکے درمیان مین مرگئی تو اوسکے لیے اجر شہید کا ہی اور کہا مین گمان کرتا ہون کہ اسکو مرفوع کیا ہو اور ابن ماجہ نی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ موت غریب کی یعنی مسافر کی شہادت ہی جناب توفیق مدمجدہ فرماتی ہین کہ بیہقی نی کہا بخاری نی اس طرف اشارہ کیا ہی کہ ہذیل بن حکم اس حدیث کے ساتھ متفرد ہے اور وہ منکر الحدیث ہی بیہقی نی کہا ایک اور وجہ سی روایت کی گئی ہے

کہ وہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہی پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اخراج کیا اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہی کہ آپ نی فرمایا جو شخص
غریب مرا وہ شہید مرا لیکن شہادت غربت کی حدیث کرم اللہ وجہہ مین نزدیک ابن عساکر کے اور حدیث عنترہ وغیرہما مین آئی ہی یہ اسپر دلیل ہی کہ حدیث کی کچہہ
اصل ہی صابونی نے مائتین مین حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ موت مسافر کی شہادت ہے اور دیلمی نی انس رضی اللہ عنہ سی مرفوعًا روایت
کیا ہی کہ تپ شہادت ہی امام احمد رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بسند صحیح مرفوعًا روایت کیا ہی کہ جو شخص اپنی مظلمہ کے سبب سے مارا جاوی وہ شہید ہے
طبرانی اور حاکم نے مستدرک مین اور کہا کہ صحیح ہے شرط شیخین پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ جس شخص نے اپنے مالی کی زکوۃ ادا کی حالانکہ وہ اوسکے ساتھ طیب النفس تہا ارادہ کرتا تہا ساتھ اوسکی وجہ اللہ تعالی کا اور دار آخرت کا تو غائب نہ ہو گی
اوسپر کوئی چیز اوسکے مال سی پھر ظلم کیا گیا اوسپر حق مین پس وسنی اپنے ہتہیارون کو لیا اور لڑا پھر مارا گیا تو وہ شہید ہے بزار نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہا مینے عرض کیا یا رسول اللہ کون شہید زیادہ تر آؤ بہگت والا ہے اللہ پر فرمایا وہ آدمی ہے کہ کہڑا ہوا طرف امام ظالم کے پھر اوسکو نیک بات
کا حکم دیا اور بری بات سی روکا پس اوسنی اوسکو مار ڈالا بزار و طبرانی نے بسند حسن ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہی فرمایا بیشک اللہ نے لکہا ہے
غیرت کو عورتون پر اور لڑائی کو مردون پر پس جو عورت اوسمین سی صبر کری ہو گا اوسکے لیے اجر شہید کا حمید بن ہیمونہ نی فضل اعمال مین مرفوعًا روایت کیا ہی کہ
جو شخص جمعے کے دن مرتا ہی اوسکے لیے اجر شہید کا لکہا جاتا ہی اور وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہی مسلم نے مرفوعًا روایت کیا ہی کہ جس شخص نے شہادت
کو طلب کیا حالانکہ وہ سچا تہا تو اوسکو دیا گیا اگرچہ اوسکو نہ پہونچا یعنی شہید نہ ہوا اسی کے مثل نزدیک امام احمد و نسائی و حاکم و طبرانی کے ہے معجم کبیر مین
طبرانی نی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے موذن محتسب یعنی طالب اجر ہو ثواب مثل شہید کے ہے جو کہ
اپنے خون مین آلودہ ہے اور جبکہ وہ مر گیا تو اپنی قبر مین معذب نہو گا حدیث طویل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مین نزدیک بیہقی کی مرفوعًا آیا ہی کہ گر نے والا
اپنے جانور سی اللہ کی راہ مین شہید ہی یہ شہدا بعینہ وہی ہین جنکا ذکر سید صاحب مرحوم نے فرمایا ہے انکے سوا اور شہید بہی ہین کہ رسالۂ حافظ سیوطی رحمہ اللہ مین ہین اور
سید صاحب نی اونکا ذکر نہین کیا وہ یہ ہین ۳۶ بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی مرفوعًا روایت کیا ہی کہ محبوب شہید ہے یعنی جسکا ذکر کاٹا گیا ۳۷ ابو داؤد نے
ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتے ہین کہ مائد فی البحر شہید ہی یعنی وہ شخص جسکو دریا مین قی ہوتی ہی اوسکا
سر پہرتا ہی اوسکی لیے شہید کا اجر ہے ۳۸ طبرانی نے اوسط مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعًا روایت کیا ہی کہ جو شخص ہر روز پچیس بار اللّٰھم بارک لی
فی الموت وفیما بعد الموت کہی پہر وہ اپنے بچہونے پر مر جاوی دیگا اللہ اوسکو اجر شہید کا ۳۹ طبرانی نی اوسط مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمسک کرنیوالا میری سنت کے ساتھ نزدیک فساد میری امت کے اوسکے واسطے اجر شہید کا ہی ۴۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما
کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تاجر سچا امانت دار شہیدون کی ساتھ ہی اخرجہ الحاکم ومثلہ عن ابی سعید ایضا ۴۱ دیلمی نی ابن مسعود
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو کوئی طعام کہینچ لاوے کسی شہر کی طرف مسلمانون کی شہرون سی اوسکی لیے اجر شہید
کا ہو گا ۴۲ ابن ابی شیبہ نی اپنی مصنف مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونسی ایک شخص کا حال پوچہا کہ اوسنی برف مین غسل کیا اور اوسکی سردی سی مر گیا
فرمایا کیا اچہی شہادت ہی ۴۳ عروہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ حلاق نی ابو سفیان بن حرب کا مسہ کاٹ ڈالا وہ اوسمین مر گئی پس لوگون نی گمان کیا کہ وہ شہید ہین جناب
توفیق مرحبہ فرماتی ہین کہ معتبر اس مقام مین اخبار مرفوعہ ہین نہ آثار موقوفہ ورنہ ہر مومن کی موت کسی طرح کیون نہ مری شہادت ہی ابن مندہ نی حضرت امیر المومنین علی
ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سی روایت کیا ہی کہ بادشاہ کا محبوس و مضروب بلا ہر مومن مرنے والا شہید ہی ۴۴ طبرانی نے اوسط و صغیر مین حدیث انس رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہی کہ جو شخص ایک بار مجہپر درود بہیجے تو حق تعالی اوسکے عوض مین اوسپر دس بار درود بہیجے اور جو کوئی مجہپر دس بار درود بہیجے حق تعالی اوسکی عوض مین

اوسپر سو مرتبہ درود بہیجے او جو کوئی مجہپر سو بار درود بہیجے تو حق تعالی اوسکی دونون آنکہون کے درمیان مین ایک برات نفاق سی اور ایک برات دوزخ سی لکہتا ہی اور قیامت کے دن ہم مسکن شہدا کا اوسکو کریگا ۴۵ حدیث حذیفہ بن یمان مین آیا ہی کہ جو شخص اول صبح و شام مین کہے اللهم انی اشهدك بانك انت الله الذی لا اله الا انت وحدك لا شریك لك وان محمدا عبدك ورسولك صلی الله علیه وآله وسلم ابوء بنعمتك علی وابوء بذنبی فاغفرلی انه لا یغفر الذنوب الا انت اور اوس دن یا رات مین مری تو شہید مریگا اسکو اصبہانی نے ترغیب ترہیب مین روایت کیا ہی ۴۶ حدیث ابن عباس رضی الله عنہما مین مرفوعا آیا ہی کہ بریق شہید ہی یعنی وہ شخص کہ بجلی سی مرجاوی اسکو طبرانی نے روایت کیا ہی حافظ سیوطی رضی الله عنہ نے رسالۂ مذکور مین اسکی سوا اور بہی تفصیل فرمائی ہے حاصل یہ ہی کہ حافظ صاحب وغیرہ نے شہدا امت مرحومہ بہت سی نقل کیی ہین اگرچہ افضل واکمل ان سب سے وہی شخص ہی کہ راہ خدا مین مارا گیا ہی لیکن باقی شہیدون کو بہی ایک حصہ ہے اجر سی کہ وہ عام مردون کو نہین ہی الله تعالی کا فضل واسع ہی اور اوسکی رحمت قریب ہی **ف** قصر الآمال مین لکہا ہی کہ آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا ہے جسکو آوی ملک الموت اور وہ باوضو ہی دیا جاویگا ثواب شہید کا **فصل مرابط کے بیان مین** یعنی جن لوگون سی قبر مین سوال نہین ہوتا ہے اونہین سی مرابط بہی ہی قرطبی رحمہ الله تعالی فرماتے ہین کہ رباط راہ خدا مین ملازمت کو کہتے ہین یہ لفظ ربط الخیل یعنی گہوڑے باندہنے سے لیا گیا ہے پہر اوس شخص کا نام مرابط رکہا گیا ہی جسنے اسلام کی سرحد مین سی کسی سرحد کی ملازمت اختیار کی سوار ہو یا پیادہ آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نے جو کہ منتظر نماز کی حق مین یہ ارشاد فرمایا فذلکم الرباط یعنی نماز کا انتظار کرنا رباط ہے سو رباط فی سبیل الله کے ساتہ اسکی تشبیہ دی رباط کے لغوی معنی وہی اول ہین یعنی مرابط وہ شخص ہے جو کہ اسلام کی سرحدون سی کسی سرحد کی حفاظت کے لیے ایک مدت وہان رہے۔ رہے وہ لوگ جو کہ سرحدون مین رہتے بستے ہین ہمیشہ مع اپنے اہل وعیال کے سرحد اسلام مین مقیم ہین کہاتے کماتے ہین لڑتے بہڑتے نہین ہین سو یہ لوگ گو حمایت وحفاظت کرنیوالے ہین لیکن مرابط نہین ہین ہمارے علما نے یہی کہا ہے انتہی رباط فی سبیل الله افضل اعمال ہی کہ اسکا ثواب موت کے بعد باقی رہتا ہی اور مرابط کا اجر روز قیامت تک مضاعف ہوتا جاتا ہی فتنۂ قبر سی محفوظ رہتا ہے اسکی دلیل یہ حدیثین ہین **۱** مسلم نے سلمان رضی الله عنہ سے روایت کیا ہی سلمان کہتی ہین مینے رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کو سنا کہ فرماتے تہے رباط ایک دن رات کی بہتر ہے مہینے بہر کے صیام وقیام سی اور اگر مرجاوی تو جو عمل وہ کرتا تہا اوسپر جاری رہتا ہے اور جاری رکہا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا اور امن مین رہتا ہے فتانین یعنی منکر ونکیر سی **ف** شرح الصدور مین کہا ہے کہ حکیم ترمذی رحمہ الله نے حدیث مرابط کی توجیہ مین یون کہا ہی کہ اوسنی اپنے نفس کو باندہا اور اوسکو قید کیا اور اوسکو الله کے واسطے اوسکی راہ مین اوسکی دشمنون سے لڑنے کے لیے ضبط کر دیا پس جبکہ وہ اسی حالت پر مرگیا تو بیشک اوسکے ما فی الضمیر کا صدق ظاہر ہوگیا سو وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہا **۲** فضالہ بن عبید رضی الله عنہ سے مروی ہے وہ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا ہر میت اپنے عمل پر ختم کیا جاتا ہے مگر وہ شخص جو کہ مرابط مرا الله کی راہ مین پس بیشک اوسکا عمل روز قیامت تک بڑہتا رہتا ہی اور فتنۂ قبر سے امن مین ہوتا ہی اسکو ترمذی نی روایت کیا اور صحیح کہا ہی **۳** ابو ہریرہ رضی الله عنہ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سے روایت کرتی ہین کہ آپ نے فرمایا جو شخص الله کی راہ مین مرابط مرا اوسپر اوسکا عمل صالح جاری رکہا جاتا ہے جسکو وہ کیا کرتا تہا اور جاری رکہا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا اور امن مین رہتا ہے فتان سی اور اوٹہائیگا الله اوسکو بے خوف گہبراہٹ سی اسکو ابن ماجہ نے بسند صحیح روایت کیا ہی **ف** قرطبی رحمہ الله تعالی فرماتے ہین کہ اس حدیث مین اور اوس مین جو اس سی پہلے ہے ایک قید ہے وہ یہ ہے کہ موت حالت رباط مین ہو **۴** امام احمد وطبرانی نے عقبہ بن عامر رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین مینے سنا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کو کہ فرماتے تہی ہر میت ختم کیا جاتا ہے اپنے عمل پر مگر مرابط فی سبیل الله پس بیشک جاری رہتا ہے اجر اوسکے عمل کا یہانتک کہ اوٹہاوی اوسکو الله اور امن مین رکہا جاتا ہے دو فتان قبر سی **۵** بزار نے حضرت عثمان بن عفان رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی الله علیه وآله وسلم سے روایت کرتی ہین کہ آپ نی فرمایا جو شخص کہ اسکی راہ مین مرابط مرا جاری رکہا جاتا ہے اوسپر اجر اوسکے عمل صالح کا اور جاری رکہا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا

اور امن دیا جاتا ہی وہ فتان قبر سے اور اوٹھایا جائیگا اوس کو اللہ بے خوف فزع اکبر سے طبرانی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جسنے مرابطت کی اللہ کی راہ مین آمن دیگا اللہ اوسکو قبر کے فتنے سے امن دیگا ۶ طبرانی نے اوسط مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص وفات دیا گیا حالت رباط مین و بچایا گیا فتنۂ قبر سی اور جاری رکھا گیا اوسپر رزق اوسکا ۷ طبرانی نے
کبیر مین سلمان رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے رباط ایک دن کی اللہ کی راہ مین مثل صیام وقیام مہینے بھر کے
ہے اور جو کوئی مرجاوے حالت رباط مین جاری رہتا ہے اوسپر عمل اوسکا جسکو وہ کیا کرتا تھا اور امن دیا جاتا ہے فتان سی اور اوٹھایا جاویگا دن قیامت
کے شہید ۸ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے رباط کی ایک دن اللہ
کی راہ مین ہو گی مثل صیام وقیام ایک ماہ کے اور پناہ دیا جاویگا فتنۂ قبر سے اور جاری رکھا جاویگا اوسپر عمل اوسکا دن قیامت تک ۹ ابن ماجہ نے
اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مریض مرا وہ شہید مرا اور بچایا گیا فتنۂ قبر سی اور
صبح وشام لایا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا جنت سی ف قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ یہ ساری بیماریون مین عام ہی لیکن دوسری حدیث کے ساتھ مقید ہے
وہ حدیث یہ ہی کہ جسکو قتل کرے اوسکا پیٹ وہ اپنی قبر مین معذب ہوگا اسکو نسائی وغیرہ نے روایت کیا ہی مراد اس سی مرض استسقا ہی بعض نی کہا مراد مرض
اسہال ہی حکمت اسمین یہ ہی کہ اس بیماری والا حاضر العقل اللہ تعالی کو جانتا پہچانتا ہوا مرتا ہے پس وہ اسکا محتاج نہین ہی کہ اوسپر سوال کا اعادہ ہو بخلاف اونکی
جو کہ اور بیماریون سی مرتا ہی کیونکہ اونکی عقل غائب ہو جاتی ہی انتہی حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ اس قید کی طرف کچھ حاجت نہین ہی اس لیے کہ ابن ماجہ کی حدیث
مین باتفاق حفاظ کی راوی نے غلطی کی ہی وہ تو من مات مرابطا ہی من مات مریضا نہین ہی اسی وجہ سی ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوعات
مین وارد کیا ہی انتہی سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتی ہین کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے حدیث ابن ماجہ مین کہا ہی کہ یہ حدیث اونکی افراد سی ہے اور اونکے افراد مین غرائب
و منکرات ہین اور ایسی حدیث اوس قسم سے ہے کہ اوسمین توقف کیا جاوی اور اوسکے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شہادت نہ دیجائی ف امام سیوطی
رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہی کہ احادیث مرابطہ کے راوی ضابط نہین سید صاحب مرحوم نے کہا کہ مراد اونکی ضابط سی عادل ہین کیونکہ تنہا ضبط قبول روایت
مین کافی نہین ہی یہ بات علوم حدیث مین مشہور معروف ہے یعنی ان حدیثون کے راوی امام ثقہ ہین جنسے صحیح مین حجت لیجاتی ہی راوی کا عادل ہونا علم اہل
حدیث کی معروف اصطلاح ہے صواب اس مقام مین صدق وضبط راوی کا ہے نہ اوسکی عدالت اگرچہ ساری اہل اصول حدیث راوی کے عادل ہونی پر
متفق ہین منہج الوصول وغیرہ مین اسکی نہایت عمدہ تفصیل ہی فائدہ جبکہ آدمی مرجاتا ہی تو اوسکا عمل بھی ختم ہو جاتا ہی لیکن دس چیزین ایسی ہین کہ اونکا ثواب
مرنیکی بعد بھی پہونچتا رہتا ہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے اپنی بعض مؤلفات مین اونکو منظوم فرمایا ہی ۔ اذا مات ابن آدم لیس یجری ÷ علیہ من فعال غیر عشر
علوم بثہا ودعاء نجل ÷ وغرس النخل والصدقات تجری ÷ وراثۃ مصحف ورباط ثغر ÷ وحفر البئر او اجراء نہر ÷ وبیت للغریب بناہ یاوی ÷
الیہ او بناء محل ذکر ÷ یعنی جبکہ آدمی مرجاتا ہی تو کوئی عمل اوسپر جاری نہین رہتا ہے سوای دس کامون کی کہ اونکا ثواب اوسکو پہونچتا رہتا ہی اونمین سے
ایک تو علوم ہین جنکو وہ شائع کر گیا ہی لوگ اونسی نفع پاتے ہین راہ حق اختیار کرتے ہین شرک و بدعت سی بچتے ہین خدا و رسول کی اطاعت حاصل کرتی ہین دوسرا
دعا ہے نیک لڑکے کی اپنے ماں باپ کے لیے کہ اسکا نفع بھی بخوبی اونکو پہونچتا رہتا ہے تیسرا کھجور وغیرہ کا درخت لگانا ہے کہ جبتک درخت باقی رہیگا لگانے
والی کو اوسکا اجر پہونچتا رہیگا چوتھا یہ ہے کہ کوئی صدقۂ جاریہ چھوڑ مرا ہے جس سی لوگ نفع پاتے ہین پانچوان یہ ہے کہ کوئی قرآن شریف میراث مین چھوڑ گیا
ہے چھٹا یہ ہے کہ کسی سرحد اسلام کی حفاظت کرتے کرتے مرگیا ہے ساتوان یہ ہی کہ کنوان کھدوادیا ہی جس سی آدمی جانور پانی پیتے ہین آٹھوان یہ ہے کہ کسی
نہر کو جاری کر گیا ہے نوان یہ ہے کہ مسافرونکے لیے سرا بنوا گیا ہے دسوان یہ ہے کہ ذکر اللہ کے لیے کوئی مکان بنا گیا ہی جیسی مدرسہ خانقاہ جسمین لوگ اللہ کی

اوسپر سو مرتبہ درود بھیجے اسپر جو کوئی مجہپر سوبار درود بھیجے تو حق تعالی اوسکی دونون آنکھون کے درمیان مین ایک برات نفاق سی اور ایک برات دوزخ سی لکھتا ہی اور قیامت کے دن ہم مسکن شہدا کا اوسکو کریگا ۴۵ حدیث حذیفہ بن یمان مین آیا ہی کہ جو شخص اول صبح و شام مین کہے اللھم انی اشھدک بانک انت اللہ الذی لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک و رسولک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوء بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت اگر اوس دن یا رات مین مری تو شہید مریگا اسکو اصبہانی نے ترغیب ترہیب مین روایت کیا ہی ۴۶ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مین مرفوعا آیا ہی کہ برق شہید ہی یعنی وہ شخص کہ بجلی سی مرجاوی اسکو طبرانی نے روایت کیا ہی حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے رسالۂ مذکور مین اسکی سوا اور بہی تفصیل فرمائی ہے حاصل یہ ہی کہ حافظ صاحب وغیرہ نے شہدا امت مرحومہ بہت سی نقل کیے ہین اگرچہ افضل واکمل ان سب سے وہی شخص ہی کہ راہ خدا مین مارا گیا ہی لیکن باقی شہیدون کو بہی ایک حصہ ہے اجر سی کہ وہ عام مردون کو نہین ہی اللہ تعالی کا فضل واسع ہی اور اوسکی رحمت قریب ہی **ف** قصر الآمال مین لکہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو آوی ملک الموت اور وہ باوضو ہی دیا جاویگا ثواب شہید کا **فصل مرابط کے بیان مین** یعنی جن لوگون سی قبر مین سوال نہین ہوتا ہے اونہین سی مرابط بہی ہی قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ رباط راہ خدا مین ملازمت کرنیکو کہتے ہین یہ لفظ ربط الخیل یعنی گہوڑے باندہنے سے لیا گیا ہے پہر اوس شخص کا نام مرابط رکہا گیا ہی جسنے اسلام کی سرحد دشمن سی کسی سرحد کی ملازمت اختیار کی سوار ہو یا پیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ منتظر نماز کی حق مین یہ ارشاد فرمایا فذلکم الرباط یعنی نماز کا انتظار کرنا رباط ہے سو رباط فی سبیل اللہ کے ساتہہ اسکی تشبیہ دی رباط کے لغوی معنی وہی اول ہین یعنی مرابط وہ شخص ہے جو کہ اسلام کی سرحدون سی کسی سرحد کی حفاظت کے لیے ایک مدت وہان رہے۔ رہے وہ لوگ جو کہ سرحدون مین رہتے بستے ہین ہمیشہ مع اپنے اہل وعیال کے سرحد اسلام مین مقیم ہین کہاتے کماتے ہین لڑتے بہڑتے نہین ہین سو یہ لوگ گو حمایت وحفاظت کرنیوالے ہین لیکن مرابط نہین ہین ہمارے علمانے یہی کہا ہے انتہی رباط فی سبیل اللہ افضل اعمال ہی کہ اسکا ثواب موت کے بعد باقی رہتا ہی اور مرابط کا اجر روز قیامت تک مضاعف ہوتا جاتا ہی فتنۂ قبر سی محفوظ رہتا ہے اسکی دلیل یہ حدیثین ہین **۱** مسلم نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی سلمان کہتی ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تہے رباط ایک دن رات کی بہتر ہے مہینے بہر کے صیام وقیام سی اور اگر مرجاوی تو جو عمل وہ کرتا تہا اوسپر جاری رہتا ہے اور جاری رکہا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا اور امن مین رہتا ہے فتانین یعنی منکر ونکیر سی **ف** شرح الصدور مین کہا ہے کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حدیث مرابط کی توجیہ مین یون کہا ہی کہ اوسنی اپنے نفس کو باندہا اور اوسکو قید کیا اور اوسکو اللہ کے واسطے اوسکی راہ مین اوسکی دشمنون سے لڑنے کے لیے ضبط کر دیا پس جبکہ وہ اسی حالت پر مرگیا تو بیشک اوسکے مافی الضمیر کا صدق ظاہر ہوگیا سو وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہا **۲** فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا ہر میت اپنے عمل پر ختم کیا جاتا ہے مگر وہ شخص جو کہ مرابط مرا اللہ کی راہ مین پس بیشک اوسکا عمل روز قیامت تک بڑہتا رہتا ہی اور فتنۂ قبر سے امن مین ہوتا ہی اسکو ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا ہی **۳** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ مین مرابط مرا اوسپر اوسکا عمل صالح جاری رکہا جاتا ہے جسکو وہ کیا کرتا تہا اور جاری رکہا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا اور امن مین رہتا ہے فتان سی اور اوٹہائیگا اللہ اوسکو بے خوف گہبراہٹ سی اسکو ابن ماجہ نے بسند صحیح روایت کیا ہی **ف** قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ اس حدیث مین اور اوس حدیث مین جو اس سی پہلے ہے ایک قید ہے وہ یہ ہے کہ موت حالت رباط مین ہو **۴** امام احمد وطبرانی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے ہر میت ختم کیا جاتا ہے اپنے عمل پر مگر مرابط فی سبیل اللہ پس بیشک جاری رہتا ہے اجر اوسکے عمل کا یہان تک کہ اوٹہاوی اوسکو اللہ اور امن مین رکہا جاتا ہے دو فتان قبر سی **۵** بزار نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ اللہ کی راہ مین مرابط مرا جاری رکہا جاتا ہے اوسپر اجر اوسکے عمل صالح کا اور جاری رکہا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا

سلہ صحیح ابن حبان مین ابو ہریرہ سے اور شرح الصدور مین ابو ہریرہ و ... ۱۲

اور امن دیا جاتا ہی دو فتان قبر سے اور اوٹھائیگا اوس کو اللہ بے خوف فزع اکبر سے طبرانی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے فرمایا ہی جسنے مرابطت کی اللہ کی راہ مین اللہ اوسکو قبر کے فتنے سے امن دیگا ۶ طبرانی نے اوسط مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص وفات دیا گیا حالت رباط مین وہ بچایا گیا فتنۂ قبر سے اور جاری رکھا گیا اوسپر رزق اوسکا ۷ طبرانی نے
کبیر مین سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے رباط ایک دن کی اللہ کی راہ مین مثل صیام وقیام مہینے بھر کے
ہے اور جو کوئی مرجاوے حالت رباط مین جاری رہتا ہے اوسپر عمل اوسکا جسکو وہ کیا کرتا تھا اور امن دیا جاتا ہے فتان سے اور اوٹھایا جاویگا دن قیامت
کے شہید ۸ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے رباط کی ایک دن اللہ
کی راہ مین ہوگی مثل صیام وقیام ایک ماہ کے اور پناہ دیا جاویگا فتنۂ قبر سے اور جاری رکھا جاویگا اوسپر عمل اوسکا دن قیامت تک ۹ ابن ماجہ نے
اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مریض مرا وہ شہید مرا اور بچایا گیا فتنۂ قبر سے اور
صبح وشام لایا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا جنت سے ف قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ یہ ساری بیماریون مین عام ہی لیکن دوسری حدیث کے ساتھ مقید ہے
وہ حدیث یہ ہی کہ جسکو قتل کرے اوسکا پیٹ وہ اپنی قبر مین معذب ہوگا اسکو نسائی وغیرہ نے روایت کیا ہی مراد اس سے مرض استسقا ہی بعض نے کہا مراد مرض
اسہال ہے حکمت اسمین یہ ہی کہ اس بیماری والا حاضر العقل اللہ تعالی کو جانتا پہچانتا ہوا مرتا ہے پس وہ اسکا محتاج نہین ہی کہ اوسپر سوال کا اعادہ ہو بخلاف اونکے
جو کہ اور بیماریون سے مرتا ہی کیونکہ اونکی عقل غائب ہو جاتی ہی انتہی حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اس قید کی طرف کچھ حاجت نہین ہی اس لیے کہ اس حدیث
مین باتفاق حفاظ کے راوی نے غلطی کی ہی وہ تو من مات مرابطا ہی من مات مریضا نہین ہی اسی وجہ سے ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوعات
مین وارد کیا ہی انتہی سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتے ہین کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے حدیث ابن ماجہ مین کہا ہی کہ یہ حدیث اونکی افرادی سے ہے اور اونکے افراد مین غرائب
ومنکرات ہین اور ایسی حدیث اوس قسم سے ہے کہ اوسمین توقف کیا جاوے اور اوسکے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شہادت نہ دیجائے ف امام سیوطی
رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہی کہ احادیث مرابطہ کے راوی ضابط ہین سید صاحب مرحوم نے کہا کہ مراد اونکی ضابط سے عادل ہین کیونکہ تنہا ضبط قبول روایت
مین کافی نہین ہی یہ بات علوم حدیث مین مشہور معروف ہے یعنی ان حدیثون کے راوی امام ثقہ ہین جنسے صحیح مین حجت لیجاتی ہی راوی کا عادل ہونا علم اصول
حدیث کی معروف اصطلاح ہے صواب اس مقام مین صدق وضبط راوی کا ہے نہ اوسکی عدالت اگرچہ ساری اہل اصول حدیث راوی کے عادل ہونے پر
متفق ہین منہج الوصول وغیرہ مین اسکی نہایت عمدہ تفصیل ہی فائدہ جبکہ آدمی مرجاتا ہی تو اوسکا عمل بھی ختم ہو جاتا ہی لیکن دس چیزین ایسی ہین کہ اونکا ثواب
مرنیکے بعد بھی پہونچا کرتا ہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے اپنی بعض مؤلفات مین اونکو منظم فرمایا ہی ؎ اذا مات ابن آدم لیس یجری + علیه من فعال غیر عشر
علوم بثها و دعاء نجل + وغرس النخل والصدقات تجری + وراثة مصحف ورباط ثغر + وحفر البئر او اجراء نهر + وبیت للغریب بناه یاوی +
الیه او بناء محل ذکر + یعنی جبکہ آدمی مرجاتا ہی تو کوئی عمل اوسپر جاری نہین رہتا ہے سوای دس کامون کی کہ اونکا ثواب اوسکو پہونچا کرتا ہی اونمین سے
ایک تو علوم ہین جنکو وہ شائع کر گیا ہی لوگ اونسے نفع پاتے ہین راہ حق اختیار کرتے ہین شرک وبدعت سے بچتے ہین خدا ورسول کی اطاعت حاصل کرتے ہین دوسرا
دعا ہے نیک لڑکے کی اپنے ماں باپ کے لیے کہ اسکا نفع بھی بخوبی اونکو پہونچا کرتا ہے تیسرا کھجور وغیرہ کا درخت لگانا ہے کہ جبتک درخت باقی رہیگا لگانے
والے کو اوسکا اجر پہونچا کریگا چوتھا یہ ہے کہ کوئی صدقہ جاریہ چھوڑ مرا ہے جس سے لوگ نفع پاتے ہین پانچوان یہ ہے کہ کوئی قرآن شریف میراث مین چھوڑ گیا
ہے چھٹا یہ ہے کہ کسی سرحد اسلام کی حفاظت کرتے کرتے مرگیا ہے ساتوان یہ ہی کہ کنوان کھدوایا ہی جس سے آدمی جانور پانی پیتے ہین آٹھوان یہ ہے کہ کسی
نہر کو جاری کر گیا ہے نوان یہ ہے کہ مسافرون کے لیے سرا بنوا گیا ہے دسوان یہ ہے کہ ذکر اللہ کے لیے کوئی مکان بنا گیا ہی جیسے مدرسہ خانقاہ جسمین لوگ اللہ کی

یاد کرتے ہین قرآن و حدیث پڑھتے پڑھاتے ہین دینی علوم کا درس دیتے ہین ذکر فکر مین مشغول رہتے ہین انہین سی چار کو حضرت سعدی رضی اللہ عنہ نے نظم فرمایا ہے ؎ نہ مرد آنکہ ماند بس از وی بجاے ✤ پل و مسجد و چاہ و مہمان سراے ✤

فصل مطعون کی بیان مین حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ تیسرا شخص مطعون ہے اسلیے کہ وہ حدیث مین شہید کے ساتھ ملحق ہی یعنی جن سی قبر مین سوال نہین ہوتا اونمین سے تیسرا مطعون ہے اور قرطبی رحمہ اللہ نے جو کچھ روایت کیا ہی اوسکا مقتضے یہ ہے کہ ہر صاحب شہادت کو یہ بات عنایت کی گئی ہے یعنی حدیث شریف مین جن لوگونکو شہید فرمایا ہے وہ سب اجر و ثواب مین ملحق بہ شہید ہین وہ چالیس سی زیادہ ہین ذکر اونکا پہلے ہو چکا **ف** طاعون کے بیان مین کلام علما کا مختلف ہے۔ امام نووی نے تہذیب مین فرمایا ہے کہ وہ پہوڑا ہے اور ایک ورم دردناک ہے سوزش کے ساتھ نکلتا ہی اوسکا گرد سیاہ یا سبز یا سرخ بسرخی شدید بنفشی گدر ہو جاتا ہے اور اس سی خفقان و قے ہوتی ہے اکثر حلد شکم کے نیچے کی جہلی مین اور بغلون مین نکلتا ہے کبھی ہاتھون انگلیون اور سارے جسم مین پیدا ہوتا ہی قاضی ابو بکر ابن العربی صاحب قبس رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ طاعون ایک درد شدید ہے روح کو بجھا دیتا ہے طاعون اسی لیے اسکا نام رکھا ہے کہ تمام بدن مین اثر کر جاتا ہے جلد مار ڈالتا ہے قاضی عیاض فرماتے ہین کہ طاعون قروح و اورام ہین جو کہ جسم مین پیدا ہوتے ہین اسکی تشبیہ طعن رمح کے ساتھ دیگئی اسکے ہلاک کرنے مین حافظ ابن قیم مرحوم زاد المعاد مین کہتے ہین یہ قروح و اورام و جراحات طاعون کا اثر ہین نفس طاعون نہین ہین لیکن اطبا نے جبکہ طاعون سی یہی اثر ظاہر ادراک کیا تو اسی کو طاعون ٹہیرا دیا طاعون تین چیزون سی تعبیر کیا جاتا ہے ایک تو یہی اثر ظاہر اطبا نے اسی سے تعرض کیا ہی دوسری موت جو کہ اس سی پیدا ہوتی ہی حدیث صحیح مین جو آیا ہی کہ طاعون ہر مسلم کے لیے شہادت ہی تو اس سی وہی موت مراد ہے تیسرے سبب فاعل اس بیماری کا یہ وہی ہے جو حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ طاعون بقیہ رجز یعنی عذاب ہی جو کہ بنی اسرائیل پر بہیجا گیا تہا اور اسمین وارد ہوا ہے کہ یہ وخز جن سے ہے اور آیا ہے کہ یہ دعوت نبی ہے انتہی یہ تو علما کا کلام ہی رہے حکیم طبیب سو شارح اسباب نے بہ تبعیت ابن سینا کہا ہے کہ طاعون معرب طبعون لغت یونانی ہے مجد الدین نے قاموس مین اسکی تفسیر وبا کے ساتھ اور وبا کی تفسیر طاعون اور ہر مرض عام کے ساتھ کی ہی ابن سینا نے کہا کہ حدوث طاعون کا ردی خون سی ہے کہ جوہر سمی کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے عضو کو فاسد کر دیتا ہے اور دل کی طرف ردی کیفیت پہونچا دیتا ہے پہر قے و متلی ہوتی ہے اور اسکی ردارت کی وجہ سی اسکو وہی عضو قبول کرتا ہی جو کہ بالطبع ضعیف ہے وقت وبا کے بلاد دبائیہ مین طواعین کثرت سے ہوتے ہین پہر طاعون پر وبا کا اطلاق کیا گیا اور وبا پر طاعون کا اور وبا فساد جوہر ہوا کا جو کہ مادہ روح کا اور اوسکی مدد ہے انتہے اسکو قسطلانی رحمہ اللہ نے نقل فرمایا ہے راجح بات اس باب مین وہی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے وارد ہوئی ہی جیسا کہ بخاری و نسائی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ اونہون نی آپ سے طاعون کا سؤال کیا آپ نے اونکو خبر دی کہ وہ ایک عذاب تہا بہیجا اوسکو اللہ نے جسپر چاہا پہر اوسکو مسلمانونکے لیے رحمت ٹہیرایا سو نہین ہے کوئی بندہ کہ واقع ہوا وسکو طاعون پہر وہ اپنے شہر مین صابر ٹہیرا رہے۔ یقین جانتے یہ بات کہ ہرگز نہ پہونچیگی اوسکو مگر وہی چیز جو کہ اللہ نے اوسکے لیے لکھ رکھی ہے مگر ہوگا واسطے اوسکے مثل اجر شہید کے **ف** حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین اس حدیث سی یہ بات سمجھی جاتی ہی کہ جو شخص ان صفتونکے ساتھ متصف نہین ہی وہ شہید نہوگا گو اوسکو طاعون واقع ہوا اور وہ اوس سی مرجاوی اور یہ بسبب شومی اعتراض کے ہے کہ جس سی گہبراہٹ اور ناخوشی اللہ تعالی کی قدر سی اور کراہت اوسکی ملاقات سے پیدا ہوتی ہی اس جگہ فرمایا کہ شہید کے مثل اجر ہوگا باوجود اسکے کہ صراحۃً ثابت ہو چکا ہی کہ جو شخص طاعون سی مرا وہ شہید ہے احتمال ہی کہ جو کوئی اونمین سے بسبب طاعون کے نہ مرا اوسکے لیے مثل اجر شہید کے ہو گو اوسکو درجہ شہادت کا بعینہ حاصل نہو کیونکہ جو شخص شہید ہونیکے ساتھ متصف ہی وہ درجہ مین زیادہ تر بلند ہے اوس سی جسکو وعدہ دیا گیا ہے کہ اوسے مثل اجر شہید کے دیا جاویگا رہی یہ بات کہ اس امت سی جو کہ مرتکب کبیرہ ہے اوسکے لیے طاعون رحمت و شہادت ہوگی یا نہین سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہوگی کیونکہ اس باب مین حدیثین عام ہین اور بلا شک وہ مومن ہی مگر اتنی بات ہے کہ وہ مرتکب کبیرہ تہا اور درمیان کامل و ناقص کے درجہ مین مساوات لازم نہین آتی ہے کیونکہ درجات شہادت کے

شہادت میں بہی اوسکے لیئے بہی ایک نوع کی شہادت حاصل ہوگی **ف** مطعون کے شہید ہونیکی دلیل یہ حدیثین ہین ۱ مسلم نی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہی ۲ امام احمد و بخاری نی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ طاعون ایک عذاب تہا اللہ جسپر چاہتا اوسپر بہیجتا تہا اور بیشک اللہ نی مومنین کی لیے اوسکو رحمت کیا ہی پس نہین ہی کوئی شخص کہ طاعون مین واقع ہو پہر وہ صبر اور طلب اجر کرکے اپنے شہر مین ٹہیرا رہے یہ جانکے کہ نہ پہونچیگی اوسکو مگر وہ چیز جو اللہ نے اوسکے لیے لکہہ رکہی ہی مگر یہ یعنی ٹہیرا رہنا اوسکے لیے مثل اجر شہید کے ہوگا یہ حدیث پہلی بہی گذر چکی ہی ۳ امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی طاعون ایک غدہ ہے مثل غدۂ بعیر کے اوسمین ٹہیرا رہنے والا مثل شہید کے ہی اور اوس سی بہاگنے والا ایسا ہے جیسے لڑائی سے بہاگنے والا ۴ ابو موسے رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ طاعون وخز یعنی چوکا ہی تمہاری دشمنون کاجن سی اور وہ تمہاری لیے شہادت ہے اس حدیث کو حاکم نی روایت کیا ہے ۵ حضرت عائشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ طاعون شہادت ہی میری امت کی لیے اور چوکا ہے تمہاری دشمنون کاجن سی ایک غدہ ہی مثل غدۂ بعیر کے نکلتا ہی بغلون اور مراق مین جو شخص اسمین مرجاوی وہ شہید ہی اور جو اسمین ٹہیرا رہے وہ مثل مرابط فی سبیل اللہ کے ہی اور جو اس سی بہاگے وہ مثل بہاگنے والے کے ہے لڑائی سی یہ سب حدیثین حکم کرتی ہین کہ طاعون شہادت ہی **ف** حدیث شریف مین لفظ طعن و وخز کا واقع ہوا ہے طعن اوس قتل کو کہتے ہین جو کہ نیزے سے ہو اور وخز چوکا مارنے کو کہتی ہین جو کہ آر پار نہ ہوجاوی اور نیزہ چبہانے کو اور کسی چیز کے ملانے کو اور تہوڑی چیز کو بہی کہتے ہین **ف** حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے حدیث متقدم عائشہ رضی اللہ عنہا مین فرمایا ہی کہ مقتضا حدیث کا یہ ہی کہ یہ ثواب شہید کا اوس شخص کے لیے ہے جو کہ بلدۂ طاعون سی باہر نجاوی اور حالت اقامت مین ثواب الٰہی کا قصد اور صدق وعدہ کی امید رکہے اور یہ جانے کہ وقوع طاعون کا اوسپر اور اوسکا پہیرنا اوس سی دونون اللہ تعالی کی تقدیر سے ہین اور بصورت وقوع کے دل تنگ نہ ہووے بلکہ حالت صحت و بیماری دونون مین اپنے رب پر بہروسا کری پس جو شخص کہ ان صفتون کے ساتہہ متصف ہی اور طاعون کے سوا اور بیماری مین مرا تو ظاہر حدیث یہ ہے کہ اوسکو شہید کا اجر حاصل ہوگا اور اوس شخص کی مثل ہوگا جو کہ بہ نیت غزو راہ خدا مین نکلا اور سوای قتل کی اور کسی سبب سی مرگیا کہ اوسکو شہید کا اجر ہوتا ہے اسکی مؤید یہ روایت ہے کہ جو شخص طاعون مین مراوہ شہید ہی اس روایت مین یون فرمایا کہ طاعون مین مرا یہ نہین فرمایا کہ بسبب طاعون کے مرا جس شخص مین یہ صفتین پائی گئین اور وفات اوسکی بعد مرور زمانۂ طاعون کی ہوئی تو ظاہر حدیث یہ ہی کہ وہ شہید ہو گو وہ طاعون ہی سے کیون نہ مری انتہی جناب توفیق مرحمہ فرماتے ہین کہ احادیث مذکورہ سی یہ بات بہی ثابت ہوئی کہ طاعون کی حقیقت شرعیہ وخز جنات ہی کہ بسبب عداوت کے بنی آدم کو نیزے سے مارتے ہین اور اس جگہہ سی اطبا کا کہنا بگڑ گیا کہ طاعون ایک زہریلا مادہ ہی جو کہ ورم لاتا ہی اور فساد جوہر ہوا کا اوسکا سبب ہی طاعون و وبا مین فرق یہ ہی کہ طاعون وبا سے اخص ہے کیونکہ وبا مرض عام کو کہتے ہین وہ کبہی بسبب طاعون کے ہوتا ہے کبہی اور کسی سبب سے پس ہر طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہین ہی عبرۃ و دلیل الطالب مین اسکی تفصیل خوب بسط سے لکہی ہی **ف** حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ شرح الصدور مین فرماتے ہین کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نی جو کچہہ کہ توجیہ حدیث شہید مین نقل کیا ہی اوسکا اقتضا یہ ہی کہ اختصاص عدم سوال کا ساتہہ شہید معرکہ کے ہو لیکن رباط کی حدیثون کا قضیہ یعنی اقتضا تعمیم ہی ہر شہید مین اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کتاب بذل الماعون فی فضل الطاعون مین اس بات کے ساتہہ جزم کیا ہے کہ جو شخص طاعون سی مرتا ہے اوس سی سوال نہین ہوتا ہی اسلیے کہ وہ نظیر ہے اوسکا جو کہ معرکہ مین مارا جاتا ہی اور اس بات کی ساتہہ جزم کیا ہی کہ جو شخص طاعون مین ٹہیرا رہتا ہی صبر کرتا ہی حالانکہ وہ طالب ثواب ہی جانتا ہے کہ نہین پہونچیگی اوسکو مگر وہ چیز جو اوسکے لیے لکہی گئی ہی جبکہ وہ اوسمین بغیر طعن کے مرگیا تو بہی مفتون نہوگا کیونکہ وہ نظیر ہے مرابط کا حافظ نے اسکو اسی طرح ذکر کیا ہی اور یہ نہایت متوجہ ہے **فائدہ** شیخ رملی رحمہ اللہ نے بہ تبعیت اپنے باپ کے اور ایک جماعت اہل علم کے یہ کہا ہے کہ رفع وبا و طاعون کے لیے قنوت کا پڑہنا مستحب ہے کیونکہ یہ حوادث عظیمہ سی ہے اور ائمہ قائل ہین کہ نازلہ کی واسطے دعا مستحب ہی رافعی و نووی علیہما

فرماتے ہین کہ قنوت ساری نوازل مین جیسے وبا وغیرہ مشروع ہی جبکہ قنوت واسطے ازالۂ عدو کے کہ شہادت عظمی کا سبب ہی مستحب ہی تو وبا کے لیے اوس کا مستحب ہونا اولی تر ہی اور دُعا مجرب رافعۂ طاعون سی کثرت درود ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

فصل صدیق کی بیان مین یعنی جن لوگوں سی قبر مین سوال نہین ہوتا ہے اونہین سی ایک صدیق ہے لغت مین صدیق اوسکو کہتے ہین جو کہ تمام سچ بولے حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ تفسیر عزیزی مین فرماتے ہین کہ صدیق وہ ہے جسکی قوت نظریہ مثل قوت نظریۂ انبیاء کے کامل ہو اور ابتداء عمر سے جھوٹ بولنا اور بدو رو بیبات کہنا اوسکی شایان نہو اور معتقدات دینی مین اخلاص تام ظاہر ہو کہ اوسمین حظ نفس کا شائبہ اصلا نہو صدیق کے علامات سے یہ ہے کہ اپنے عزم مین تردد نہ کرے اور نماز مین ہر چند سخت حادثہ پیش آئی تو وہ داہنے بائین التفات نہ کرے اور ظاہر باطن برابر ہو کسی کو لعنت نکرے علم تعبیر خوب جانتا ہو انتہی قرطبی رحمہ اللہ نے صدیق سے سوال نہ ہونے کی یہ وجہ لکہی ہی کہ جبکہ شہید کو فتنۂ قبر نہین ہوتا ہے تو صدیق تو اوس سی مرتبۂ و اجر مین بڑہکر ہے وہ زیادہ تر اسکے لائق ہی کہ اوسکو فتنہ نہو کیونکہ قرآن شریف مین صدیق کو شہید پر مقدم کیا ہی فاولٓئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اور مرابط کی حق مین جو کہ شہید سے رتبے مین کم ہے یہ آیا ہے کہ وہ مفتون نہین ہوتا ہے تو پہر اوسکا کیا کہنا جو کہ مرابط سے اور شہید سے رتبے مین برتر ہے انتہی چونکہ اس قول کی بنا صرف قیاس پر تہی اس لیے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے بعد نقل اس قول کے فرمایا ہے کہ صحیح حدیثین اس قول کو رد کرتی ہین اور بیان کرتی ہین کہ صدیق سے قبر مین سوال ہوتا ہے جیسے غیر صدیق مسئول ہوتا ہی دیکہو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو کہ صدیقون کی سردار ہین جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو خبر دی کہ فرشتے قبر مین سوال کرتے ہین تو اونہون نی عرض کیا کہ مین اپنی اس حالت پر ہونگا جیسا مین اب ہون آپ نے فرمایا ہان الحدیث۔ اور یہ خاصیت جسکے ساتہ شہدا مخصوص ہین یعنی قبر مین سوال نہونا اس سی یہ بات لازم نہین آتی ہی کہ اسکی حکم مین صدیق بہی اونکی شریک ہون گو صدیق اونسی رتبے مین اعلی ہی کیون نہ ہین کیونکہ شہید کے خواص کہلی وس شخص سی منتفی ہوتے ہین جو کہ شہید سے افضل ہی اگرچہ وہ درجے مین شہید سے برتر ہی کیون نہو منجملہ اون علماء کے جو اسکے قائل ہین کہ صدیق سی سوال نہین ہوتا ہی حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول بہی ہین اونکے لفظ یہ ہین کہ یفعل اللہ ما یشاء یعنی اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اسکی تاویل واللہ اعلم ہمارے نزدیک یہ ہی کہ اوسکی مشیت سی ایک بات یہ ہی کہ وہ کئی قومون کا مرتبہ سوال سی بلند کردی یعنی اونسی سوال نہو اور وہ صدیق و شہید ہین۔ سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتے ہین کہ اسمین جو نقصان ہی وہ مخفی نہین ہے یعنی وہی جو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے بیان فرمایا اسی لیے ثمار التنکیت مین فرمایا ہے کہ بحث مانحن فیہ مین سمع ہی نہ قیاس کیونکہ عقل و اجتہاد کو امور برزخ و آخرت مین دخل نہین ہی اور اس مدعا مین ورود سمع نہین ہوا ہے پس ماورد پر اقتصار کرنا عین احتیاط ہے دین مین لیکن حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نی قرطبی و حکیم ترمذی کے قولون کو ابیات و شرح الصدور مین نقل فرمایا ہی اور کسی طرح کا کلام اونپر نہین کیا اس سی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسکے قائل ہین کہ صدیق سی سوال نہین ہوتا واللہ اعلم

فصل بیان مین سوال حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح مین فرماتے ہین کہ انبیاء علیہم السلام مین اختلاف کیا ہے کہ اونسی قبر مین سوال ہوتا ہے یا نہین دو قول ہین اور یہی دو وجہ ہین مذہب امام احمد وغیرہ مین امام سیوطی نے انبیاء علیہم السلام سے سوال نہونیکی بنا اسپر قائم کی ہی کہ جب صدیق سی سوال نہین ہوتا تو نبی سی بالاولی نہو کیونکہ نبی کا مرتبہ صدیق سی بڑہکر ہی پس وہ اس کرامت عظیمہ کے ساتہ زیادہ تر مستحق ہین اور اس جگہہ سی قطعا معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل سی سوال نہین ہوتا اس قول کو تنہا قرطبی نے نہین کہا ہی بلکہ بہت سی امام اور بہت سے لوگ اسکے قائل ہین نسفی نے اپنی کتاب یعنی بحر الکلام مین انبیاء سے سوال نہونے کے ساتہ جزم کیا ہی عبارت اونکی کتاب مذکور مین یہ ہی کہ انبیاء اور اطفال مومنین پر نہ حساب ہی نہ عذاب قبور نہ سوال منکر نکیر انتہی نسفی رحمہ اللہ نے اس دعوے پر کوئی دلیل ذکر نہین فرمائی نہ سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین اس مسئلے سے تعرض فرمایا علامہ سعد الدین رحمہ اللہ نے اس مسئلے مین اختلاف نقل کیا اور فرمایا کہ بعض اہل علم اسکا اثبات کرتے ہین بعض نے نفی کی ہی سیوطی رحمہ اللہ نی ابیات

مین فرمایا ہی کہ یہ اختلاف مشکل ہے اس لیے کہ ہم یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ انبیا علیہم السلام سے سوال ہوتا ہی سید صاحب مرحوم شرح مین فرماتی ہین کہ سیوطی رحمہ اللہ کا یہ قول کہ رسل سے سوال نہ ہونے کے ساتھہ قطع یعنی یقین حاصل ہو گیا عجیب ہے کیونکہ اونھون نے انبیا سے سوال نہ ہونیکا قیاس اسپر کیا تھا کہ صدیقین سے سوال نہین ہوتا ہی اور یہ باب قیاس اولی سے ہے اور مقیس علیہ پر کوئی دلیل ظنی بھی قائم نہین ہے پس کیونکر کہہ سکتی ہین کہ حکم مقیس علیہ کا قطعی ہی ہان یہ قطع بغیر تقید کے و برہان و ہدی و کتاب منیر کے ہے اگر یون کہتے کہ نفی سوال کا بھی قول ہی تو یہ قطعی کہنے سے سہل تھا اور یہ جو فرمایا کہ خلاف مشکل ہی سو اسمین کچہ اشکال نہین ہے کیونکہ اونکا استدلال صرف قیاس سے تھا اور اوسکا حال بھی معلوم ہی ہو گیا اب کچھ اشکال خلاف مین نہین رہا بلکہ اشکال تو نفی سوال مین ہی اسلیے کہ انبیا علیہم السلام کے لیے کوئی تخصیص نہین آئی ہی مگر قیاس اور وہ تمکو معلوم ہی ہو گیا تعجب تو یہ ہی کہ سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین یہ نہین ذکر کیا کہ انبیاء و رسل مسئول نہین ہوتے باوجود اسکی کہ جن لوگونسی سوال نہین ہوتا ہے اونکا ذکر کیا ہی شہید و مطعون و صدیق وغیرہم کا شمار کیا ہے مگر انبیاء کا ذکر نہین فرمایا انتہی نکیاری نے نبی سے سوال نہ ہونیکی یہ دلیل ذکر کی ہی کہ قبر مین میت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوال کرتے ہین اور یون کہتی ہین کہ تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا ہی پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود آپ کی نفس شریف کا کیا سوال کرین سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ یہ مجرد استبعاد ہی کیونکہ سوال تنہا اسی بات سے نہین ہوتا ہے بلکہ اول رب کا سوال کرتے ہین پھر دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پوچھتے ہین اور آپ کے نفس شریف کے سوال کرنی سے کون مانع ہی حالانکہ اللہ تعالی نے رسل سے سوال کیا کہ تمکو تمہاری امتون نے کیا جواب دیا باوجود اسکے کہ وہ اوس جواب کو جانتا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا ہی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم الآیہ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تشہد مین فرماتے تھے اشہد ان محمدا رسول اللہ غرضکہ نفی سوال پر دلائل غیر ظاہر ہین اور دخول انبیا علیہم السلام کا عموم مین ظاہر ہے زیادہ تر قریب بحق میرے نزدیک یہ ہی کہ اس مسئلے مین توقف کرین **وصل سوال ملائکہ علیہم السلام کے بیان مین** فاکہانی رحمہ اللہ نے کہا کہ ملائکہ مین ظاہر یہ ہے کہ اونسے سوال نہین ہوتا ہی حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ابیات مین فاکہانی کا قول صرف اسی قدر نقل کیا ہی کوئی دلیل اونکی بیان نہین کی اور نہ شرح الصدور مین اونکا کلام ذکر کیا گویا اونکی دلیل فرشتون سے سوال نہونیکی یہی ہی کہ حدیثون کی اکثر الفاظ مین انسان و ابن آدم کا ذکر آیا ہی حالانکہ احادیث مین عبد مومن کا لفظ بھی وارد ہوا ہے اور یہ عام ہے آدمی و فرشتے اسمین داخل ہین اور خود سیوطی رحمہ اللہ ثابت کرچکی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملائکہ کی طرف بھی مبعوث ہین پس وہ بھی آپ کی امت سے ہوئے حلیمی و قونوی رحمہما اللہ نے کہا ہے کہ جن مثل انس کی ہین سوال و حساب مین اور دخول جنت و نار مین رہے فرشتے سو اغلب یہ ہے کہ اون کے اعمال لکھی نہین جاتے ہین بلکہ کاتب اعمال تو خود بھی فرشتے ہین اگر انکے اعمال لکھی جاوین تو چاہیے کہ ہر فرشتہ دوسرے فرشتے کی طرف محتاج ہووی و ہلم جرا فرشتون سے حساب نہ ہونیکی یہ وجہ ہے کہ انکے واسطے گناہ نہین ہین اور رتبے مین بشر غیر محاسب سے کمتر نہین ہین رہی یہ بات کہ انکو ثواب ہوتا ہے یا نہین سو علماء نے کہا ہی کہ انکا ثواب یہی ہی کہ تکلیف وسنی اونکی اوٹھائی گئی ہی اسلیے کہ یہ کہانے پینے جماع کرنیکی لیاقت نہین رکھتے ہین کہ جسطرح بنی آدم جنت مین وارد ہونگی اوس طرح یہ بھی وارد ہون اور یہ بھی احتمال ہے کہ سوای رفع تکلیف کے کسی اور نعمت کے ساتھہ منعم ہون جسکو اللہ تعالی نے اونکی لیے تیار کر رکھا ہو کہ ہماری عقلون کا وہان تک وصول نہو کیونکہ اللہ سبحانہ ارشاد فرماتا ہے کہ مینے اپنے نیک بندونکی لیے وہ چیز تیار رکھی ہی جسکو نہ کسی آنکھہ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی بشر کے دل پر اوسکا خطرہ گذرا لیکن سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ اقرب اس مسئلے مین توقف ہی خصوصا جبکہ کسی حدیث مین یہ بات بھی نہ آئی ہو کہ فرشتے بعد موت کے مدفون ہوتے ہین نہ یہ آیا ہو کہ بعد فنا ہونیکے اونکے لیے کوئی مستقر ہے گو یہ بات سوال مین شرط نہو پھر مینے فتح الباری مین دیکھا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہین واما الملائکۃ سو مین نہین جانتا ہون کہ کسی نے اسکا ذکر کیا ہو اور جو بات کہ ظاہر ہے وہ یہ ہی کہ ان سے سوال نہین کیا جاتا ہی کیونکہ سوال اوس شخص کے ساتھہ خاص ہی جسکی شان سے مدفون ہونا ہو انتہی سید صاحب مرحوم فرماتی ہین یعنی وہ شخص اون لوگون مین سے ہو جو کہ مقبور ہوتے ہین اور اون کی شان و عادت یہی ہو گو اتفاقا بعض لوگ زمین سے مقبور نہ ہون جیسے وہ شخص جسکو درندے پرندے وغیرہ کہا جاوین

فصل سوال جن کی بیان مین حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ دلیلین سوال کی جنون کو شامل ہین سوا اون سب سے سوال ہوتا ہے یعنی اس لیے کہ لفظ عبد و میت کا اونپر صادق ہے اور یہ بہی ثابت ہو چکا ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی طرف بہی مبعوث تہین پس انکا حکم ساری احکام مین آپکی امت کا حکم ہی اور جس طرح کہ آپ انس کی طرف مبعوث ہین اوسی طرح جنون کی طرف بہی بہیجے گئی ہین اسپر اجماع قائم ہو چکا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ کہہ وحی کیا گیا طرف میرے یہ قرآن تاکہ ڈراؤن مین تمکو ساتہہ اوسکی لوگو اوسکو جسکو وہ پہونچا اللہ آمین شک نہین ہی کہ جنون کو قرآن پہونچا جیسا کہ قرآن شریف مین وارد ہوا ہی اور جبکہ پہیر دیا ہمنے تیری طرف ایک گروہ کو جن سی سنتی تہے وہ قرآن کو پس ساری جنون سی مثل انس کی سوال ہوتا ہی مومن ہون یا کافر خواہ منافق جو لوگ جنون مین سی مطیع ہین اونکو ثواب ہوگا اور جو گنہگار رہین اونپر عذاب کیا جاویگا جیسا انس کا حال ہی اگر کوئی کہے جبکہ ساری احکام جنون کو لازم ہوئے تو چاہیے تہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین آمد و شد رکہتے علم سیکہتے حالانکہ منقول نہین ہوا ہے کہ وہ سوای دو بار کے مکہ معظمہ مین اور کبہی آپ کے پاس آئی ہون باوجود اسکے کہ ہجرت کے بعد مکے سے اکثر شریعت نئی ہو گئی تو یہ کہنا ٹہیک نہین ہی کیونکہ منقول نہونے سے یہ نہین لازم آتا ہے کہ وہ آپ کے ساتہہ جمع نہ ہوئے ہین اور آپکی مجلس شریف مین حاضر نہ ہوے ہون اور بدون رؤیت مومنین حاضرین محفل برکت منزل کی آپکا کلام نہ سنا ہو بعض معتزلہ سی جو کہ انکار وجود جن کا منقول ہوا ہے سو یہ کچہہ چیز نہین ہے کیونکہ جو شخص قرآن شریف کی تصدیق کرتا ہی وہ جن کی وجود کا قائل ہی رہے احادیث صحیحہ جو کہ وجود جن و شیاطین مین وارد ہوئی ہین سو وہ بیشمار ہین اسی طرح اشعار و اخبار عرب و عجم انکے وجود کی شہادت دیتی ہین پس انکی وجود مین نزاع کرنا ایسی چیزون مین مکابرہ کرنا ہی جو کہ بتواتر معلوم ہی دوسرے یہ ایک ایسا امر ہے کہ عقل کو اسکا محال نہین ہی اور حس اسکی تکذیب نہین کرتی ہی مومنین جن مین کئی قول ہین ایک قول یہ ہی کہ سوای نجات کی دوزخ سی اور کوئی ثواب انکی لیے نہین ہی اسکے بعد مثل چوپایون کی انسے کہا جاویگا کہ مٹی ہو جاوین یہ قول حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے ابن حزم رحمہ اللہ نے اونسی نقل کیا ہی ابن ابی الدنیا نی لیث رحمہ اللہ سی روایت کیا ہی اونہون نی کہا ثواب جن کا یہ ہی کہ وہ دوزخ سی پناہ دیے جاوینگی پہر اونسی کہا جاویگا کہ تم مٹی ہو جاؤ مثل بہائم کے دوسرا قول یہ ہی کہ طاعت پر اونکو ثواب ملتا ہے اور معصیت پر اونکو عقاب ہوتا ہی یہ قول ابن ابی لیلی امام مالک امام شافعی امام احمد صاحبین رضی اللہ عنہم کا ہی اور امام اعظم رضی اللہ عنہ سے بہی منقول ہی ابن حزم رحمہ اللہ نی ملل و نحل مین کہا ہی کہ جمہور ناس اسپر ہین کہ وہ جنت مین داخل ہونگی ابن ابی رحمہ اللہ نے کہا کہ جن کی لیے ثواب ہی ہمنے اسکا مصداق کتاب اللہ مین پایا ہی ولکل درجات مما عملوا یعنی ہر ایک کے لیے درجے ہین اوس چیز سی جو اونہون نی عمل کیا واللہ اعلم بالصواب

فصل بیان مین سوال نابالغ بچون کی جاننا چاہیے کہ مسلمانون کی بچے جو کہ بلوغ سے پہلے مر جاتے ہین انمین علماء کی دو قول ہین ایک یہ کہ انسی سوال نہین ہوتا ہے سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ یہی قول ارجح ہی نسفی رضی اللہ عنہ نے جو کہ متقدمین حنفیہ سی ہین اسی قول کے ساتہہ جزم کیا ہی چنانچہ انکا قول پیشتر گذر چکا کہ اطفال مومنین اور انبیاء علیہم السلام سی سوال نہین ہوتا ہی یہ بات معلوم ہی کہ منجملہ عذاب قبر کے ایک سوال بہی ہی سو جب بچون پر عذاب ہی نہین ہوتا ہی تو اونسی سوال بہی نہ ہونا چاہیے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح کے تیرہوین مسئلے مین لکہا ہی کہ اطفال مین لوگون نی اختلاف کیا ہی کہ آیا قبر مین اونکا امتحان ہوتا ہے یا نہین دو قول پر اور یہی دو وجہ ہین اصحاب امام احمد رضی اللہ عنہ کے لیے جو لوگ سوال اطفال کی قائل ہین اونکی دلیلین یہ ہین ۱ اونپر نماز پڑہنا اونکی لیے دعا کرنا عذاب و فتنۂ قبر کے بچاؤ کے واسطے اللہ تعالی سی سوال کرنا مشروع ہے جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ نے مؤطا مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونہون نی ایک چہوٹے بچے پر نماز پڑہی پس اونکی دعا سی یہ سنا گیا کہ الہی تو اوسی عذاب قبر سی بچا ۲ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مین وارد ہوا ہی کہ کسی چہوٹے بچے کا جنازہ لیکے اونکے سامنے سے گذری وہ روئین اونسی کہا گیا ای ام المومنین آپ کیون روتی ہین فرمایا مین اس بچے پر روئی خوف سی دباؤ قبر کے اخرجہ علی بن معبد ۳ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مین وارد ہوا ہی کہ وہ ایسی پر نماز پڑہتے جسنے کبہی کوئی گناہ نہین کیا پہر کہتے ای اللہ تو اسی عذاب قبر سے پناہ دی اسکو ہناد بن السری نے روایت کیا ہی کہتی ہین کہ اللہ تعالی بچون کی عقلون کو کامل فرما دیتا ہی تاکہ وہ اپنی منازل کو پہچانین اور سوال کا جواب انکو الہام کر دیتا ہی اور کہتی ہین کہ بہت سی حدیثین اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ

آخرت مین اونکا امتحان ہوتا ہی اشعری نے اہل سنت وحدیث سی حکایت کیا ہی کہ جب وہ آخرت مین ممتحن ہوتی ہین تو قبور مین اونکی امتحان سی کون مانع ہی ابن حزم
نے جو کہ عدم سوال کی قائل ہین یہ جواب دیا ہی کہ سوال ایسے آدمی سی ہوتا ہی جو کہ رسول کو جانتا بھیجنے والی کو پہچانتا ہو اوس سی پوچھتی ہین کہ رسول کے ساتھ ایمان لایا
اوسکی طاعت قبول کی یا نہین اور کہتی ہین تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا تھا جو تم مین بھیجا گیا تہا زنا وہ بچہ جسے کسی طرح کا تمیز نہین ہی اوس سی کیونکر کہہ سکتی ہین کہ تو مبعوث
کے بارے مین کیا کہتا ہی اور اگر یہ بات ہی کہ قبر مین اوسکی عقل پھیر لائی جاتی ہی تو جس چیز کی معرفت کی اوسکو قدرت نہین ہی نہ وہ اوسکو جانتا ہی ایسی چیز کا سوال اوس
سے کرنا ہی بے فائدہ ہی بخلاف امتحان اطفال کے آخرت مین اسلیے کہ اللہ تعالی رسول کو اونکی طرف بھیجیگا اور اپنے حکم کی فرمانبرداری کا امر فرماویگا اور اونکی عقلین اونکے
ہمراہ ہونگی جو رسول کا مطیع ہوگا اوسے نجات ہوگی اور جو اوسکی نافرمانی کریگا وہ آگ مین داخل ہوگا یہ امتحان ایسی چیز کے ساتھ ہوگا جسکو وہ اوسوقت کر سکینگی نہ یہ کہ
اوس امر سی سوال ہوگا جو کہ دنیا مین طاعت وعصیان سے گذر چکا مثل سوال فرشتون کی قبر مین رہی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سو قطعا اوس سی یہ مراد نہین ہے
کہ عقوبت بچے کی کسی نیک کام کے ترک کرنے پر یا کسی معصیت کے کرنے پر ہوگی کیونکہ اللہ تعالی کسی کو عذاب نہین کرتا ہی مگر عمل گناہ پر بلکہ عذاب قبر سی مراد کبھی الم ہوتا
ہے جو کہ کسی سبب سے میت کو حاصل ہوجاتا ہی نہ اوسکی عقوبت اپنے عمل پر جو اوسنے نہین کیا ہی دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بیشک میت عذاب کیا جاتا ہے
بسبب رونے گھر والون کی اوسپر یعنی وہ بسبب رونے اپنے لوگونکی رنجیدہ و دردناک ہوتا ہے نہ یہ کہ زندہ کے گناہ کے سبب سی اوسپر عذاب ہوتا ہی اللہ سبحانہ فرماتا ہے
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور یہ ویسی بات ہی کہ آپ نے فرمایا سفر ایک ٹکڑا ہی عذاب سی پس عذاب اعم ہے عقوبت سی یعنی عذاب عقوبت و رنج والم کو شامل ہی اسمین
کوئی شک نہین ہی کہ قبر مین آلام وہموم وغموم وتکالیف اتنی ہین کہ اونکا اثر بچے تک سرایت کرتا ہی اور وہ بسبب اوسکے متالم ہوتا ہی سو اوسی لیے نماز پڑہنے والے کی واسطے
مشروع ہی کہ وہ اللہ تعالی سی سوال کرے کہ وہ اوسکو اوس عذاب سی بچاوے امام نووی رضی اللہ عنہ اذکار مین فرماتی ہین کہ شیخ امام ابو عمرو بن صلاح رحمہ اللہ اس تلقین سی پوچھے
گئے یعنی وہ تلقین جو بعد موت کے ہوتی ہی پس اونہون نے اپنے فتاوی مین فرمایا کہ ہم اوسکو اختیار کرتی ہین اور اوسکی ساتھ عمل کرتی ہین اور ایک جماعت نے ہمارے
خراسانی اصحاب سی اوسکو ذکر کیا ہے کہا اسمین ہم کو ایک حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہی اور اوسکا اسناد قائم نہین ہی لیکن شواہد اور عمل اہل شام سے
جو کہ قدیما اوسکو کرتی آئے ہین حدیث مذکور قوی ہوگئی ہی رہی تلقین شیر خوار بچے کی سو اوسکے لیے کوئی ایسا مستند نہین ہی جسپر اعتماد کیا جاوے اور نہ ہم اوسکو جائز کہتی
ہین واللہ اعلم انتہی پس نووی وابن الصلاح کے کلام سی معلوم ہوا کہ صبی کو تلقین نہ کرین اور اسکا مقتضا یہی ہے کہ صبی سی سوال نہو کیونکہ تلقین فرع ہی سوال کی
پس اگر سوال کی قائل ہون تو تلقین کے بھی قائل ہونگی ورنہ نہین صواب یہ ہے کہ بچے کو مطلقا تلقین نہ کرین شیر خوارہ ہو یا اس سی بڑا جبتک کہ بالغ و مکلف ہوجاوے
فتح الباری مین کہا ہی کہ طفل غیر ممیز مین اختلاف کیا ہی قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین سوال کے ساتھ جزم کیا ہے اور یہ حنفیہ سی بھی منقول ہی اور بہت سے شافعیہ نے
عدم سوال کے ساتھ جزم کیا ہی اور تلقین باقی کو مستحب کہا ہی سید صاحب مرحوم فرماتی ہین کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہین کہ مطلقا تلقین مین کوئی دلیل نہین ہی زرکشی
نے کہا ہے کہ بچے سے قبر مین ہرگز سوال نہین ہوتا ہی **وصل** بعض کہتی ہین کہ ہر ایک طفل سی سوال ہوتا ہی اونکے لیے عقل کامل حاصل ہوتی ہی جو عہد کہ زمانہ قدیم
مین بعالم ذر لیا گیا تہا اللہ تعالی اوسکا جواب اطفال کو الہام فرماتا ہی ضحاک رحمہ اللہ امام تفسیر کا بھی یہی قول ہی **حکایت** حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور
مین لکھا ہی کہ ابن جریر نے جویبر سی روایت کیا ہی کہ ضحاک کا ایک بیٹا چھ دن کی عمر کا مر گیا اونہون نے کہا جبکہ تو میرے بیٹے کو لحد مین رکھی تو اوسکا مونہہ ظاہر کر دینا
اور اوسکی گرہ کہولدینا وہ بٹھایا جاویگا اوس سی سوال ہوگا مینے کہا اوس سی کس چیز کا سوال ہوگا کہا میثاق کا سوال ہوگا جسکا اقرار آدم کی پیٹھ مین کیا تہا انتہی اور
بزاز رحمہ اللہ نے جو کہ ائمہ حنفیہ سے ہین اسی قول کے ساتھ فتوی دیا ہی قرطبی و فاکہانی اور ایک جماعت علمار کبار نے اسی کے ساتھ جزم کیا ہی شرح الصدور مین بیان
ہے کہ قرطبی کا جزم اس بات کے ساتھ ہے کہ اطفال کے لیے عقل کامل کیجاتی ہی تاکہ وہ اپنے منزلہ و معاد کو پہچانین اور جس بات کا اونسی سوال ہوگا اوسکا جواب
اونکو الہام کیا جاویگا ابیات مین یہ کہا ہی کہ یونس شافعی رحمہ اللہ نے تصریح کی ہی کہ طفل کی تلقین کرنا مستحب ہے اور اپنے تتمہ مین زبانتقدیم یہ کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو تلقین فرمائی سولہ مہینے کی عمر میں اونکا انتقال ہوا تہا اسی طرح قاضی حسین نے اپنے تعلیقہ میں اور ابن فورک نے
نظامیہ میں حکایت کی ہی سبکی رحمہ اللہ نے اس اثر کو غریب کہا ہی یعنی کتب علم میں اس اثر یعنی خبر کا کچہہ اتا پتا نہیں چلتا ہی سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ اس خبر کے لیے
کوئی سند نہیں پائی گئی یہ اثر صحت سے نہایت دور تر ہے **ف** ابن فورک بضم فا و سکون واو محمد بن حسن بن فورک علامۂ زاہد متکلم اصولی اصبہانی نزیل نیشاپور
تہا انہوں نے مسند ابو داؤد کو ابی فارس وغیرہ سے سنا اور اونسے بیہقی وغیرہ نے لکہا کرامیہ پر بہت سخت تہی انکی ایک تالیف غایات ہمد ہے سنہ ۴۰۶ چار سو چہ میں زہر سے انکی وفات
ہوئی رضی اللہ عنہ **وصل** مسئلہ سوال صبی میں درمیان علماء کے خلاف منتشر ہے نقل کلام ابن قیم کی کتاب الروح میں اور نقل کلام نسفی کی بحر الکلام میں پیشتر گذر چکی
کمال الدین ابن الہمام رحمہ اللہ جو کہ متاخرین حنفیہ سے ہیں انہوں نے جزم کیا ہی کہ سوال وحساب اطفال سے نہیں ہوتا ہی نہ اونپر عذاب ہی نووی رحمہ اللہ نے روضہ میں تلقین کو
بالغ کی ساتھ خاص فرمایا ہی یہ اسپر دلیل ہی کہ اطفال سے سوال نہیں ہوتا ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بہی اسی کی ساتھ فتوی دیا ہی شیخ ابن نجاح رحمہ اللہ جو کہ سادہ حنفیہ
سے ہیں کہتے ہیں کہ اطفال سے سوال ہوتا ہی اور اسی طرح انبیاء علیہم السلام سے لیکن اگر یہ بات انبیاء کے حق میں صحیح ہو جاوے تو وہ تشریف و تعظیم و تکریم کا سوال ہوگا حافظ
ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا ظاہر یہ ہی کہ سوال طفل ممیز کے حق میں منع نہیں ہے اور غیر ممیز میں منع ہی جب ہم یہ کہیں کہ اطفال سے سوال ہوگا تو احتمال ہی کہ فائدہ اوس میں
انکی تکریم ہے بایں حیثیت کہ وہ اپنے رب سے سوال کیے جاوینگے وہ جواب دینگے جسطرح اونپر نماز پڑہی جاتی ہی باوجود اسکے کہ اونکے لیے کوئی گناہ نہیں ہی ابن شجاع نے
اپنے قول میں لفظ سوال کو نکرہ ذکر کیا ہی یہ انکی اسی طرف اشارہ کرتی ہی پس وہ سوال مثل سوال بالغوں کے نہیں ہی طفل سے سوال کرنے اور اوسپر نماز پڑہنے میں اوسکے
درجے ملبند ہوتے ہیں اور یہ احتمال بہی ہی کہ فائدہ اوس سے سوال کرنے میں یاد دہی ہی میثاق کی جسکا اقرار عالم ذر میں کیا تہا معتمد بات یہ ہی کہ مطلقا اونکے لیے کوئی سوال
نہیں ہی رہی تلقین حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی سو وہ ثابت نہیں ہوئی جیسا کہ گذر چکا **وصل عہد و میثاق کے بیان میں** واحدی نے بسیط میں کہا ہے
کہ صبی کو طفل کہتے ہیں جب سے کہ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا بالغ ہونے تک لڑکے لڑکی دونوں کو طفل کہتے ہیں چونکہ یہاں ذکر عہد و میثاق کا آگیا اسلیے کچہہ ذکر اوسکا
بہی کر دینا چاہیے تاکہ فائدہ تمام ہو **ف** ترجمان القرآن میں تفسیر حافظ ابن کثیر سے نقل فرمایا ہی کہ باقی رہا اس جگہ ایک مسئلہ جسمیں ائمہ رحمہم اللہ تعالی کا اختلاف
ہی قدیما و حدیثا وہ مسئلہ یہ ہے کہ جو لڑکے چہوٹی عمر میں مر گئے اور اونکے آباء کفار تہے اونکا حکم کیا ہے اسی طرح مجنون اور بہری اور بڈہے کا جو سٹہیا گیا ہی اور وہ شخص جو کہ
فترت میں مر گیا ہے اور اوسکو رسول کی دعوت نہیں پہونچی سو انکی شان میں احادیث آئی ہیں ہم اونکا ذکر اس جگہہ کرتے ہیں بعون اللہ و توفیقہ پہر ایک فصل
تلخیص میں کلام ائمہ کے ذکر کرینگے واللہ المستعان **حدیث اول** اسود بن سریع رفعا کہتے ہیں چار شخص دن قیامت کے حجت کرینگے ایک بہرا مرد جو کہ کچہہ
نہیں سنتا دوسرا مرد احمق تیسرا مرد ہرم یعنی بوڑہا چوتہا وہ مرد جو فترت میں مر گیا ہے بہرا کہیگا ای رب اسلام آیا میں کچہہ سنتا نہ تہا احمق کہیگا ای رب اسلام
آیا اور بچے مجہکو مینگنیاں مارتے تہے بوڑہا کہیگا ای رب اسلام آیا اور میں کچہہ سمجہتا نہ تہا اور جو فترت میں مر گیا ہے وہ کہیگا ای رب تیرا کوئی رسول میری پاس
نہیں آیا اللہ اون سے عہد لیگا کہ وہ اوسکی اطاعت کریں پہر اونکو حکم بہیجے گا کہ دوزخ میں جاؤ سو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ میں ہی جان محمد کی اگر وہ دوزخ میں جاتے
تو وہ اونپر برد و سلام ہو جاتی رواہ احمد دوسری اسناد میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ لفظ آخر میں آیا ہے کہ جو کوئی اون میں سے داخل نار ہوگا آگ اوسپر برد و سلام
ہو جائیگی اور جو داخل نہوگا وہ طرف آگ کے گہسیٹا جائیگا و کذا رواہ اسحاق بن راہویہ و رواہ البیہقی فی کتاب الاعتقاد بسندہ و قال ہذا اسناد صحیح
کذا رواہ حماد بن سلمۃ عنہ رفعا بلفظ کلہم یدلی علی اللہ بحجتہ فذکر نحوہ و رواہ ابن جریر و قال ثم قال ابو ہریرۃ اقرؤا ان شئتم وما کنا معذبین
حتی نبعث رسولا و کذا رواہ معمر عنہ موقوفا **حدیث دوم** یزید بن ابان کہتے ہیں ہم نے انس بن مالک سے کہا ای ابا حمزہ تم حق میں اطفال مشرکین کے کیا کہتے ہو
کہا حضرت نے فرمایا ہے اونکے لیے سیئات نہیں کہ وہ معذب ہوں اور اہل نار میں ہوں اور نہ اونکے لیے حسنات ہیں کہ اونکو بدلا ملے اور اہل جنت میں ہوں رواہ ابو داؤد
الطیالسی **حدیث سوم** انس رضی اللہ عنہ رفعا فرماتے ہیں لائینگے چار شخصوں کو دن قیامت کی مولود اور معتوہ یعنی مجنون اور وہ شخص جو مرا ہے فترت میں اور شیخ فانی

پہر ایک کلام کریگا اپنی حجت سی رب تبارک وتعالی آگ کی ایک گردن کو فرمائیگا کہ ظاہر ہو۔ اور اونسی فرمائیگا مین اپنی بندون کی طرف رسول بہیجتا تہا اونہین
مین سی اور اگر مین اپنا رسول ہون طرف تمہاری تم داخل ہو اس آگ مین پس جسپر بدبختی لکہی گئی ہے وہ کہیگا مین کیونکر داخل ہون مین تو اس سی بہاگتا تہا اور
جسپر سعادت لکہی گئی ہے وہ جلد آگ مین جلد گہسیگا اللہ فرمائیگا تم میرے رسولون کی سخت تکذیب و معصیت کرتی تہی پہر اونکو جنت مین اور انکو دوزخ مین داخل کریگا
رواہ ابویعلی وہکذا رواہ البزار باسنادہ مثلہ **حدیث چہارم** براء رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سوال اطفال مسلمین کا کیا فرمایا ہم مع
اباءہم پہر سوال اولاد مشرکین کا کیا فرمایا ہم مع اباءہم کہا ای رسول خدا وہ کیا کرتے تہے فرمایا اللہ اعلم بہم رواہ ابویعلی و رواہ عمر بن ذر عن عائشۃ فذکرہ
حدیث پنجم ثوبان رضی اللہ عنہ نی کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعظیم کی شان مسئلہ کی اور فرمایا جب دن قیامت کا دن ہوگا اہل جاہلیت آئینگے اپنی اوزار
اپنی پشت پر اوٹہائے ہوئی اونکا رب اونسی سوال کریگا وہ کہینگی ای رب تو نی ہماری پاس کوئی رسول نہین بہیجا اور نہ کوئی حکم ہماری پاس آیا اگر تو ہماری پاس رسول
بہیجتا تو ہم سب بندون مین زیادہ تر مطیع تیری ہوتے اللہ تعالی فرمائیگا بہلا اگر اب مین تمکو حکم دون تو تم میری اطاعت کروگی وہ کہینگے ہان اللہ تعالی اونکو حکم دیگا
کہ تم جاکر جہنم مین داخل ہو وہ روانہ ہونگی جب قریب جہنم کے جائینگے اوسکا تغیظ اور چلانا سنین گی رب کی پاس واپس آکر کہینگی ای رب تو ہمکو اس سی نکال یا پناہ دے
اللہ تعالی کہیگا کیا تم نے یہ زعم نہین کیا تہا کہ اگر مین تمکو کوئی حکم دونگا تو تم میری اطاعت کروگی پہر اسپر اونسی عہد لیگا اور فرمائیگا جاؤ داخل ہو آگ مین وہ چلدینگے
یہانتک کہ جب اوسکو دیکہینگے تو ڈرینگی اور واپس آکر کہینگے ای رب ہم اوس سی ڈری ہمکو اوسمین داخل ہونیکی طاقت نہین ہی تب اللہ فرمائیگا جاؤ اوسمین ذلیل ہوکر حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا اگر پہلی بار داخل ہوجاتی تو دوزخ اونپر برد و سلام ہوجاتی رواہ البزار وقال متن ہذا الحدیث غیر معروف الا من ہذا الوجہ **حدیث
ششم** ابوسعید رضی اللہ عنہ رفعا کہتے ہین ہالک فترت مین اور معتوہ اور مولود ہالک کہیگا میرے پاس کوئی کتاب نہین آئی معتوہ کہیگا ای رب تو نی مجہے
عقل نہین دی تہی جس سی مین خیر و شر کو سمجہتا مولود کہیگا مینے ادراک عقل کا نہین کیا اونکو آگ دکہائی جائیگی اور کہا جائیگا اسمین جاؤ سو جو شخص اللہ کے علم مین سعید
ہے اگر وہ عمل کرتا وہ اوسمین جائیگا اور جو شخص اللہ کے علم مین شقی ہی اگر عمل کرتا وہ رک جائیگا اللہ تعالی فرمائیگا تم نے میری نافرمانی کی اگر میرے رسول تمہارے
پاس آتے تو تم کیا کرتے رواہ محمد بن یحیی الذہلی وکذا رواہ البزار ثم قال لا یعرف من حدیث ابی سعید الا من طریقہ عن عطیۃ عنہ اور آخر حدیث مین یون
کہا ہی فیقول اللہ ایای عصیتم فکیف برسلی بالغیب **حدیث ہفتم** معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رفعا کہتی ہین دن قیامت کی ممسوخ العقل کو اور ہالک فی الفترت کو
اور ہالک فی الصغر کو لائینگی ممسوخ کہیگا ای رب اگر تو مجہکو عقل دیتا تو جسکو تو نے عقل دی ہی وہ مجہسی زیادہ تر سعید نہ ہوتا اسی طرح در بارہ ہالک فترت اور صغیر کہا ہے
اللہ تعالی فرمائیگا مین تمکو ایک حکم دیتا ہون تم میری اطاعت کروگے وہ کہینگی ہان فرمائیگا جاؤ نار مین داخل ہو فرمایا اگر وہ داخل ہوتی تو آگ اونکو کچہہ مضرت نہ کرتی پہر
اونپر قوابص[2] نکلینگے وہ گمان کرینگی کہ اوسنی ہلاک کردی وہ چیز جو خدا نے پیدا کی ہے اور وہ جلد واپس آوینگی پہر دوبارہ اونکو یہی حکم ہوگا وہ اسی طرح پہر آوینگی تب رب
عز وجل فرمائیگا قبل اسکے کہ مین تمکو پیدا کرون مینے جان لیا تہا کہ تم کیا عمل کروگے اور مینے اپنے علم پر تمکو پیدا کیا تہا اور اب تم طرف میرے علم کے پہروگی پہر نار اونکو
پکڑ لیگی رواہ ہشام بن عمار و محمد بن المبارک **حدیث ہشتم** یہ حدیث روایت اسود بن سریع مین مندرج ہی ادہر گذر چکی صحیحین مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی رفعا
آیا ہی ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر پہر ماں باپ اوسکی اوسکو یہودی یا نصرانی یا مجوسی کر ڈالتے ہین جسطرح کہ بہیمہ بہیمہ جمعا جنتا ہے یعنی پورا بچہ تم اونمین کوئی جدعا
یعنی گوش بریدہ دیکہتے ہو یعنی نہین دوسری روایت مین آیا ہی ای رسول خدا خبر دو کہ صغیر میت کا کیا حال ہی فرمایا اللہ اعلم بما کانوا یعملون ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
رفعا کہتی ہین کہ ذراری مسلمین جنت مین ہین ابراہیم علیہ السلام اونکی کفالت کرتے ہین رواہ احمد صحیح مسلم مین عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے رفعا آیا ہی کہ اللہ نی
فرمایا کہ انی خلقت عبادی حنفاء اور روایت غیر مین آیا ہی مسلمین **حدیث نہم** سمرہ رضی اللہ عنہ نی رفعا کہا ہی ہر مولود پیدا ہوتا ہی فطرت پر لوگون نی پکار کر کہا
ای رسول خدا اور اولاد مشرکین فرمایا اولاد مشرکین بہی رواہ الحافظ ابوبکر البرقانی فی کتابہ المستخرج علی البخاری طبرانی کا لفظ سمرہ سی یہ ہی کہ ہمنی حضرت صلی اللہ علیہ

[2] [illegible]

آلہ وسلم سی سوال اطفال مشرکین کا کیا فرمایا ھم خدام اھل الجنۃ یعنی وہ بہشتیون کے خدمتگار ہونگے حدیث ۵ ہم خنسا بن معاویہ کہتے ہین کہ مجہسے میرے چچا نے کہا کہ مینے کہا ای رسول خدا جنت مین کون جائیگا فرمایا النبی فی الجنۃ والشھید فی الجنۃ والمولود فی الجنۃ والوئید رواہ احمد بعض علما کا مذہب اس مسئلہ مین توقف ہے بسبب اس حدیث کے اور بعض نی جزم کیا ہے ساتہہ جنت کے بدلیل حدیث سمرہ بن جندب جو صحیح بخاری مین ہی کہ اوس بنام مین یہ کہا کہ مین ایک شخص پر گذرا نیچے درخت کے اوسکے گرد ولدان تہی جبرئیل نی کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ اولاد مسلمین ہی اور اولاد مشرکین کہا ای رسول خدا اولاد مشرکین فرمایا ہان اولاد مشرکین اور بعض نی جزم بالنار کیا ہے بدلیل حدیث ھم من اٰبائھم اور بعض کا یہ مذہب ہے کہ قیامت کے دن اونکا امتحان لیا جائیگا عرصات مین جو اطاعت کریگا وہ بہشت مین جائیگا اللہ کا علم اونکے بارے مین بسابق سعادت منکشف ہوگا اور جو نافرمانی کریگا وہ داخل نار ہوگا ذلیل ہوکر اللہ کا علم اوسکی حق مین بسابق شقاوت منکشف ہوگا ابن کثیر کہتے ہین وھذا القول یجمع بین الادلۃ کلھا وقد صرحت بہ الاحادیث المتقدمۃ المتعاضدۃ الشاھد بعضھا لبعض پہر کہا ہے کہ اسی قول کو شیخ ابو الحسن اشعری نی اہل سنت وجماعت سی حکایت کیا ہی اور اسی قول کی نصرت حافظ ابو بکر بیہقی نی کتاب الاعتقاد مین کی ہی اور محققین علما اور حفاظ نقادنے بہی یون ہی کہا ہے اور شیخ ابن عبد البر نے بعض احادیث امتحان کا ذکر کرکے کہا ہے واحادیث ھذا الباب لیست قویۃ ولا تقوم بھا حجۃ واھل العلم ینکرونھا لان الاٰخرۃ دار جزاء ولیست بدار عمل ولا ابتلاء فکیف یکلفون دخول النار ولیس ذالک فی وسع المخلوقین واللہ لا یکلف نفسا الا وسعھا سو جواب اس بات کا یہ ہی کہ احادیث باب مین بعض صحیح ہین بہت سے ائمہ علما نے اوسپر نص کی ہی اور بعض احادیث حسن ہین اور بعض ضعیف جو صحیح و حسن سی قوی ہوجاتی ہین اور جب احادیث باب واحد کی متصل متعاضد اس نمط پر ہوئین تو ناظر احادیث کے لیے افادہ حجت کا کرینگی رہی یہ بات کہ آخرت دار جزا ہی سو اسمین کچہہ شک نہین ہی لکن ہونا تکالیف کا عرصات مین قبل دخول جنت یا نار کے اسکو کچہہ منافی نہین ہی جس طرح کہ شیخ ابو الحسن اشعری نی امتحان اطفال کو مذہب اہل سنت وجماعت سی حکایت کیا ہی اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود الاٰیۃ اور صحاح وغیرہ مین ثابت ہوچکا ہے کہ مومنین قیامت کے دن اللہ پاک کو سجدہ کرینگے اور منافقین سجدہ نہ کرسکینگے اونکی پشت مثل صفیحہ واحدہ کے طبق واحد ہو جاویگی جب سجدہ کرنے کا ارادہ کرینگی پشت کے بل گر پڑینگے صحیحین مین آیا ہے کہ سب سی پیچہے جو شخص اہل نار مین کا نار سی باہر نکلیگا اللہ تعالی اوس سی عہود و مواثیق لیگا کہ اب پہر اور کچہہ سوا اسکے نہ مانگنا اور یہ امر بار بار متکرر ہوگا اور اللہ تعالی فرمائیگا یا ابن آدم ما اغدرک پہر اوسکو دخول جنت کا اذن دیگا اور یہ قول ابن عبد البر کا کہ دخول نار اونکے وسع مین نہین ہی پہر اوسکی تکلیف کیا یعنی چہ سو یہ کچہہ مانع صحت حدیث سے نہین ہے اللہ تعالی قیامت کے دن اپنی بندون کو حکم پار ہونے کا صراط سے دیگا یہ ایک پل ہی پشت جہنم پر تلوار سی زیادہ تیز بال سی زیادہ باریک ایماندار لوگ اوس پل پر سی بحسب اعمال خود گذر کرینگے کوئی بجلی کی طرح کوئی ہوا کی طرح کوئی اسپ تیز رفتار کی طرح کوئی شتر سوار کی طرح کوئی دوڑتا کوئی چلتا اور کوئی سینے کے بل اور کسی کا چہرہ آگ مین جہلس جائیگا سو جو کچہہ ان اطفال کے حق مین آیا ہے وہ کچہہ اس حال سی بڑہکر نہین ہی بلکہ یہی ماجرا اطم واعظم ہی نیز سنت سے یہ بات ثابت ہی کہ دجال کے ہمراہ بہشت و دوزخ ہوگی اور شارع نی مومنین کو حکم دیا ہی کہ اونمین سے جو کوئی دجال کو پائے تو اوسمین سی پیے جسکو آگ دیکہتا ہے کہ وہ اوسپر برد و سلام ہو جائیگی سو یہ نظیر ہی اسکی نیز اللہ تعالی نی بنی اسرائیل کو حکم دیا تہا کہ وہ اپنے نفوس کو قتل کرین چنانچہ بعض نی بعض کو قتل کیا یہانتک کہ کہتے ہین کہ ایک صبح مین ستر ہزار کو مارا ہر مرد نے اپنے بہائی کو قتل کیا اور وہ عمایہ مین ایک غمامہ کے تہے جسکو اللہ نی اونپر بہیجا تہا یہ اونکی عقوبت تہی عبادت گوسالہ پر اور نفوس پر یہ بات بہی بہت شاق ہی کچہہ مضمون حدیث مذکور سی متقاصر و کم نہین ہی واللہ اعلم **ف** جب یہ بات مقرر ہوگئی تو لوگون کا اختلاف ہی مشرکون کی اولاد مین کئی قول پر ایک یہ کہ وہ جنت مین ہین بدلیل حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمراہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مسلمین اور اولاد مشرکین کو دیکہا اور بدلیل حدیث عم خنسا کہ مولود جنت مین ہی اور یہ استدلال صحیح ہی ولکن احادیث امتحان اخص ہین پس جسکو اللہ نے مطیع جان لیا ہی اوسکی روح برزخ مین ہمراہ ابراہیم علیہ السلام کے ہے اور اولاد مسلمین جو فترت پر مری اور جسکو اللہ نے جان لیا ہے کہ وہ فطرت کو قبول نہ کریگا اوسکا اختیار اللہ کو ہی وہ قیامت کی دن آگ مین ہوگا

لہ علما را ابن [illegible] غنیہ و [illegible] [illegible]

احادیث امتحان کی ایسی بیدوال ہین اشعری رضی اللہ عنہ اہکی ناقل ہین اہل سنت سی پہر جو لوگ اسکے جنت مین ہونیکی قائل ہین اونمین کوئی انکو مستقل فی الجنۃ
کہتا ہی اور کوئی خدم اہل جنت بتاتا ہی جسطرح کہ حدیث انس مین نزد یک ابو داؤد طیالسی کے آیا ہے اور وہ حدیث ضعیف ہے واللہ اعلم دوسرا قول یہ ہی کہ وہ ہمراہ
اپنے آباء کے نار مین ہونگی اسپر دلیل بروایت امام احمد ہے عبداللہ بن ابی قیس کی کہ اونہون نے حضرت عائشہ سی سوال کیا ذراری کفار کا کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے فرمایا ہے ہم تبع لآبائہم مینے کہا ای رسول خدا بلا اعمال فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین اسکو ابو داؤد نے یحیی بن ابی قیس سی روایت کیا ہی اس لفظ
سے کہ مینے عائشہ کو سنا وہ کہتی تہین کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سوال ذراری مومنین کا کیا فرمایا وہ اپنے آباء کے ساتھ ہونگی مینے کہا ذراری مشرکین
کہا ہم مع آبائہم مینے کہا بلا عمل فرمایا اللہ جانتا ہی کہ وہ کیا کرتے امام احمد کا لفظ حضرت عائشہ سی یہ ہی کہ اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اطفال مشرکین
کا ذکر کیا فرمایا ان شئت اسمعتک تضاغیہم فی النار اسکی سند مین یحیی بن متوکل متروک ہی حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ فرماتی ہین کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے دو بچون کا حال پوچہا جو جاہلیت مین مرگئے تھے فرمایا ہما فی النار جب اونکی چہرے مین کراہت دیکہی فرمایا لو رأیت مکانہما
لابغضتہما کہا میری اولاد تم سی فرمایا ان المؤمنین واولادہم فی الجنۃ وان المشرکین واولادہم فی النار پہر یہ آیت پڑہی والذین آمنوا واتبعتہم ذریتہم
بایمان الحقنا بہم ذریتہم رواہ احمد وہذا حدیث غریب فان فی اسنادہ محمد بن عثمان مجہول الحال وشیخہ زاذان لم یدرک علیا واللہ اعلم
شعبی نے رفعا کہا ہے الوائدۃ والموؤدۃ فی النار پہر اسکو مسند کیا طرف ابن مسعود کے رواہ ابو داؤد دوسرا لفظ شعبی کا یہ ہی سلمہ بن قیس شجعی سی کہ مین اور میرا بہائی
پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے ہمنے کہا ہماری مان جاہلیت مین مرگئی وہ مہمان کو کہلاتی اور صلۂ رحم کرتی تھی اوسنی ہماری ایک بہن کو جاہلیت مین
زندہ درگور کردیا تہا وہ بلوغ کو نہین پہونچی تہی فرمایا وائدہ وموؤدہ نار مین ہین مگر یہ کہ وائدہ اسلام کو پاکر مسلمان ہوجائے رواہ جماعۃ وہذا اسناد حسن تیسرا قول
توقف ہی اس قول کا اعتماد حدیث کے اس لفظ پر ہی اللہ اعلم بما کانوا عاملین اور یہ لفظ صحیحین مین آیا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم سی سوال اطفال مشرکین کا کیا تہا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین اسی طرح صحیحین مین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی
سوال اطفال مشرکین کا کیا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین اور بعض نے ان کو اہل اعراف ٹہیرایا ہے یہ قول راجع ہی طرف اوس شخص کے قول کی جو انکو اہل جنت کہتا
ہے کیونکہ اعراف دار قرار نہین ہی انجام کار اہل اعراف کا جنت ہی جسطرح کہ تقریر اس مسئلے کی سورۂ اعراف مین گذر چکی ہی **ف** معلوم رکہنا چاہیے کہ یہ خلاف
مخصوص باطفال مشرکین ہی ورنہ ولدان مومنین سو درمیان علماء کے کچہہ خلاف نہین ہی جسطرح کہ قاضی ابو یعلی بن فراء حنبلی نے امام احمد سی حکایت کیا ہے کہ
اونہون نے کہا لایختلف فیہم انہم من اہل الجنۃ حافظ ابن کثیر کہتے ہین وہذا ہو المشہور بین الناس وہو الذی نقطع بہ ان شاء اللہ عز وجل اور وہ جو
شیخ ابو عمر بن عبد البر نے بعض علما سی نقل کیا ہی کہ اونہون نے اسمین توقف کیا ہی اور ساری ولدان زیر مشیت ہین پہر کہا ہی کہ ایک جماعت اہل فقہ وحدیث کی اسطرف گئی ہے
از انجملہ حماد بن ابن مبارک وابن راہویہ وغیرہم رحمہ اللہ تعالی ہین پہر کہا وہو یشبہ ما رسم مالک فی موطائہ فی ابواب القدر وما اوردہ من الاحادیث فی ذلک
وعلی ذلک اکثر الصحابۃ ولیس عن مالک فیہ شیء منصوص الا ان المتاخرین من اصحابہ ذہبوا الی ان اطفال المسلمین فی الجنۃ واطفال المشرکین خاصۃ فی المشیئۃ
انتہی کلامہ سو یہ کلام انکا سخت غریب ہی اور قرطبی نے بہی اپنے تذکرے مین سی کی لگ بہگ ذکر کیا ہی واللہ اعلم اور اس باب مین حدیث حضرت عائشہ ذکر کی ہی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بچے کے جنازے مین بلایا گیا عائشہ نے کہا ای رسول خدا طوبی لہ عصفور من عصافیر الجنۃ لم یعمل السوء ولم یدرکہ فرمایا او غیر ذلک
یا عائشۃ ان اللہ خلق الجنۃ وخلق لہا اہلا وہم فی اصلاب آبائہم وخلق النار وخلق لہا اہلا وہم فی اصلاب آبائہم رواہ مسلم واحمد وابو داؤد والنسائی
وابن ماجۃ جو کہ کلام کرنا اس مسئلے مین محتاج ہی دلائل صحیحہ جیدہ کا اور کبہی ایسا شخص اسمین گفتگو کرنے لگتا ہی جسکے پاس علم شارع نہین ہی اسلیے ایک جماعت علماء نے کلام
کرنا اس مسئلے مین مکروہ رکہا ہی حضرت ابن عباس و قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق ومحمد بن حنفیہ وغیرہم رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہی حضرت ابن عباس نے منبر پر کہا تہا کہ

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی لا یزال امر ھذہ الامۃ مواتیا او مقاربا مالم یتکلموا فی الولدان والقدر رواہ ابن حبان وقال یعنی اطفال المشرکین و
هکذا رواہ البزار وقال وقد رواہ جماعۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما موقوفا تمام ہوا کلام ترجمان کا **فصل عہد ومیثاق کے بیان مین** فرمایا
اللہ پاک نی واذ اخذ ربك من بنی ادم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالوا بلی۔ الایۃ عبد بن حمید نی حسن بن حزام نی استقامہ
مین ابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ نی ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ پیدا کیا اللہ نی آدم کو اور اونسی عہد لیا اس بات کا کہ بیشک وہ انکا
رب ہی اور لکہی انکی اجل ورزق ومصیبت کو لکہا پہر اونکی اولاد کو اونکی پیٹہ سی مثل ہیئت ذر کے نکالا اور اونسی اس بات کا عہد لیا کہ وہ بیشک انکا رب ہی اور انکی آجال و
ارزاق ومعاصی کو لکہا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے تفسیر آیۂ مذکورہ مین روایت کی گئی ہی کہ اللہ تعالی نی انکو جمع کیا پس سبکو اونکی صورتون مین جوڑا جوڑا کر دیا پہر
اونسی نطق چاہا اونہون نی کلام کیا پہر اونپر عہد ومیثاق لیا پہر اونکو اپنے نفوس پر گواہ کیا کیا نہین ہون مین رب تمہارا وہ بولی ہان یعنی تو ہمارا رب ہی فرمایا پس
مین گواہ کرتا ہون تم پر ساتون آسمانون کو اور گواہ کرتا ہون تمپر تمہاری باپ آدم کو اس خوف سی کہ تم قیامت کی دن یہ کہو کہ ہم اسکو نہین جانتے تھی اور جان رکہو کہ
نہین ہی کوئی معبود میرے سوا اور نہ کوئی رب ہے سوا میری اور شریک نہ کرو میری ساتھ کسی چیز کو بیشک مین شتاب بہیجونگا تمہاری طرف اپنی رسولون کو وہ میری عہد و
میثاق کو تمہین یاد دلاوینگی اور اپنی کتابین تمپر نازل کرونگا وہ سب بولی ہم گواہی دیتے ہین اس بات کی کہ بیشک تو ہمارا رب ہی اور ہمارا معبود ہی نہین ہی کوئی رب
ہمارے لیے سوا تیری اور نہین ہی کوئی معبود ہمارے واسطے تیرے سوا پس وہ تون نی اقرار کیا اور اونہا لائے گئے آدم طرف اونکی وہ اونکی طرف دیکہنی لگی پس آدم علیہ السلام
نے غنی فقیر خوبصورت بدصورت کو دیکہا عرض کیا یا رب تونی اپنی بندون کی درمیان مین برابری کیون نہین فرمائی فرمایا مینے دوست رکہا کہ مین شکر کیا جاؤن
اور انبیاء کو اونمین مثل چراغون کی دیکہا اونپر نور رہتا یہ ایک اور میثاق کی ساتھ خاص کیے گئے رسالت ونبوت مین کہ اوسکو پہونچاوین وہ عہد یہ ہی واذ اخذنا من
النبیین الایۃ اور یہ قول فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا اور اسی باب مین فرمایا وما وجدنا لاکثرھم من عھد وان وجدنا اکثرھم لفاسقین اور اسی
باب مین فرمایا ہی فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا بہ من قبل ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا پس اللہ تعالی کے علم مین وہ شخص تہا جو اوسکی تکذیب کریگا اور وہ شخص جو اوسکی
تصدیق کریگا سو روح عیسی علیہ السلام کی اون روحون سی تھی جنسے زمانۂ آدم مین عہد ومیثاق لیا گیا تہا پہر اللہ نی اوسکو طرف مریم علیہا السلام کے صورت بشر مین
بہیجا پس وہ اونکے لیے بشر سوی بنگئی کہا کہ وہ آئی اور اونمین داخل ہوگئی روایت کیا اسکو عبد بن حمید نی اور عبد اللہ بن احمد نی زوائد مسند مین اور ابن جریر وابن ابی
حاتم نی اور ابن مندہ نی رد جہمیہ مین اور ابن مردویہ نی اور بیہقی نی اسماء وصفات مین اور ضیاء نی مختارہ مین اور ابن عساکر نی تاریخ مین حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نی چند روایتین
اس باب کی تفسیر در منثور مین ذکر فرمائی ہین **فصل بیان مین سوال ابلہ ومجنون کی اور اوس شخص کے جو کہ زمانۂ فترت مین مرا**
ابلہ صفت مقتصدین کی ہی کہ طلب وحب آخرت کی اونپر غالب ہوگئی دنیا کے وسائل واسباب سی غفلت اختیار کی دنیا کے کامون سی بےخبر پڑے رہے امور آخرت
مین ہوشیار ودانشمند بنے رہے سید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین ابلہ غافل واحمق ہی جسکو کسی طرح کی تدبیر نہین ہوتی ہی یا امور مین قلیل الفطنت یا
وہ ہی جسپر سلامت صدر غالب ہوگئی ہی یعنی سینہ صاف سادہ لوح جیسا کہ قاموس سی معلوم ہوتا ہی انتہی اہل فترت وہ لوگ ہین جنہون نی نبوت کا زمانہ نہین پایا
اور اونکی پاس اگلی شرع بہی نہ تہی کہ اوسکو جانتے پہچانتے زمانہ فترت کا درمیان عیسی علیہ السلام اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب چھ سو برس کا تہا ساری
زمین شرقا غربا جہل سی بھرگئی تہی شرائع کا جاننے والا دعوت کا پہونچانیوالا روی زمین پر مفقود تہا مگر تہوڑے سے لوگ احبار اہل کتاب سی اطراف زمین مین جیسے
شام وغیرہ متفرق موجود تھے **ف** بعض اہل علم نی فرمایا ہی کہ اہل فترت تین قسم ہین (۱) پہلی قسم وہ لوگ ہین جنہون نی اپنی بصر بصیرت سی توحید کو دریافت کیا نہین
سے وہ ہی کہ کسی شریعت مین شرائع سے داخل نہین ہوا جیسے قیس بن ساعدہ اور زید بن نفیل اور بعض وہ لوگ ہین کہ شریعت حقہ مین داخل ہوگئے جسکی رسم قائم تہی
جیسے تبع اور اوسکی قوم (۲) دوسری قسم وہ لوگ ہین کہ اونہون نی تبدیل وتغییر وتشریک کی۔ توحید نہ کی اپنے نفس کی لیے عبادت نکالی حلال حرام مقرر کیا یہ لوگ بہت ہین

جیسے عمرو بن لحی نے پہلے پہل اسی نے عرب کے لیے بتون کی پوجا نکالی احکام کی تشریع کی بحیرہ سائبہ وصیلہ حامی مقرر کیا یہ کفر کی رسمین تھین کہ مواشی مین کوئی بچہ
نیاز کے کتے بت کی تو اوسکا کان پہاڑ دیتے نشان کو اور اوسکو بحیرہ کہتی اور کوئی جانور بت کے نام پر آزاد کرتی اوسکو اوسکی اختیار پر چھوڑ دیتے وہ سائبہ تہا اور بعض
شخص نی ٹہیرایا کہ جو بچہ نر ہو وہ بت کی نیاز ذبح کرون اور جو مادہ ہو مین رکھون پہر اگر نر و مادہ ملے ہوتی تو نر بہی آپ رکھتا مادہ کی ساتھ یہ وصیلہ تہا اور جس اونٹ
کی پشت سے دس بچے پورے ہوتے لایق سواری کی اور بوجھ کے اوس باپ کو لادنا موقوف کرتی اور چارے پانی پر سے نہ ہانکتی وہ حامی تہا یہ سب غلط رسمین تہین اور اہل عرب
اوسکو حکم شرعی سمجہتے تھے۔ یہ فائدہ موضح قرآن کا ہی عرب کا ایک اور گروہ آیا اوسنے عمرو کی شرع پر جن و ملائکہ کی عبادت بڑہائی گہر اور دیر بنائی اونکی خادم و دربان
بن بیٹھی کعبہ مکرمہ کی مشابہت چاہی جیسے لات عزی مناۃ اور جس طرح یہود عزیر کو اللہ کا بیٹا اور نصاری مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ کہتی ہین اسی طرح عرب نے فرشتون کو
خدا کی بیٹیان قرار دیا (۳) تیسری قسم وہ لوگ ہین کہ اونہون نی نہ شرک کیا نہ توحید کی نہ کسی پیغمبر کی شریعت مین داخل ہوی نہ کوئی نئی شریعت نکالی بلکہ اپنی ساری
عمر حالت غفلت و ذہول پر بسر کی نہ جانا کہ کون ہی کہان سے ہے انجام کیا ہی اس قسم کے لوگ جاہلیت مین بہت تھی حقیقۃ اہل فترت یہی لوگ ہین یہ معذب نہو نگی
اسلیے کہ اللہ پاک نی یون فرمایا ہی وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا یعنی ہم عذاب کرنیوالی نہین ہین یہانتک کہ بھیجین کسی رسول کو رہے پہلی قسم کی لوگ سو بعض
روایتون مین دربارہ زید وقس آیا ہی کہ وہ تنہا ایک امت مبعوث ہو گا تبع اور جو اوسکے مثل ہی پس اوسکا حکم اوس دین والونکا ہی جسمین وہ داخل ہوا جبتک کہ ایک کو
اونمین سی اسلام ناسخ لاحق نہوا ہو۔ رہی ون حدیثون کی صحت جو کہ تعذیب اہل فترت مثل صاحب محجن وغیرہ مین آئی ہین سو عقیل بن ابیطالب نے اسکی تین جواب
دیے ہین ایک یہ ہے کہ یہ اخبار آحاد ہین قطعی کی معارض نہین ہو سکتی دوسرا یہ ہی کہ تعذیب کا قصر اونپر ہی اور اوسکا سبب اللہ ہی کو معلوم ہی تیسرا یہ ہی کہ ان احادیث مین
تعذیب مذکور کا قصر اون لوگون پر ہی جنہون نی تبدیل کی تغییر کیا شرائع کو بگاڑ ڈالا ایسی گمراہی نکالی جسکے سبب سے معذور نہین ہو سکتی اسلیے کہ اہل فترت تین قسم ہین جیسا کہ
پیشتر گذر چکا اور یہ سب جو مذکور ہوا اسکی بنا اسپر ہی کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص نہو اس باب مین جو اختلاف ہی وہ سابقًا مذکور ہو چکا ف غرضکہ ابلہ و مجنون
واہل فترت مین اختلاف ہی کہ انسی سوال ہوتا ہے یا نہین پس فاکہی نی اس مسئلہ مین توقف کیا ہی اور مقتضای روضہ یہ ہی کہ سوای مکلف کی اور جو اوسکی مثل ہی اور کسی سے سوال
نہین ہوتا ہی سید محمد بن اسمٰعیل رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ بہتر ہی کہ یون کہین کہ ابلہ اگر بلاہت مین تکلیف سی خارج ہو گیا ہی تو وہ مثل مجنون کی ہی اور جو خارج نہین ہوا ہے
تو جیسے اور مکلف ہین وہ بہی ونکی مثل ہی دیوانے کے حق مین وہی حکم ہے جو کہ اطفال کی حق مین گذر چکا ہے اہل فترت جنہون نی نبوت کا وقت نہین پایا ہی نہ اونکی پاس
شرع من قبلہم کی تہی کہ وہ اوسکو جانتے سو انمین اختلاف ہی اسکا ذکر بہی پہلے ہو چکا

فصل اوس شخص کی بیان مین جو کہ جمعے کی دن یا جمعے کی رات مین وفات پائے

جاننا چاہیے کہ روز جمعہ عجب مبارک دن ہی اسکی فضائل وخصائص حدیثون مین بکثرت آئے ہین اسی لیے یہ بابرکت دن مسلمانونکی عید کا دن
قرار پایا ہی جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نی اس باب مین ایک عمدہ رسالہ نور اللمعہ نام تالیف فرمایا ہی ساری خصائص کو بتفصیل تمام بیان فرمایا ہی[1] یہی وجہ ہی کہ جو شخص روز جمعہ
یا شب جمعہ مین انتقال کرتا ہی تو قبر مین اوس سی پوچھ پاچھ نہین ہوتی ہی حکیم ترمذی رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ جو شخص جمعے کے دن مرا اوس پر دہ کہل گیا اوس چیز سے جو کہ
واسطے اوسکے ہے نزدیک اللہ کے کیونکہ جمعے کے دن دوزخ دہکائی نہین جاتی ہی اوسکی دروازے بند کر دی جاتی ہین عمل سلطان نار جو کہ اور دنون مین ہوتا ہی وہ اس روز
مبارک مین نہین ہوتا پس اللہ سبحانہ جبکہ کسی بندے کو اپنے بندون سی قبض فرماتا ہے پہر اوسکا قبض جمعے کے دن مین موافق پڑتا ہی تو یہ دلیل ہی اوسکی سعادتمندی اور
اوسکی حسن انجام کی اور اس روز عظیم مین اوسی شخص کو قبض فرماتا ہی جسکے لیے اپنی نزدیک سعادت لکہہ دی ہی سو اہی لیے اوسکو فتنہ قبر سی بچاتا ہی کیونکہ سبب فتنہ کا تو یہی
تمیز منافق کی مومن سی ہے انتہے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین بعد نقل اس قول کی یون فرمایا ہی کہ اسکی تتمہ سی یہ بات ہی کہ جو شخص جمعے کی دن مرتا ہی اوسکے
لیے اجر شہید ہی سو ایسا شخص قاعدہ شہدا پر ہو گیا سوال نہ ہونے مین جیسا کہ ابو نعیم نی حلیہ مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہی جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ مین مرا وہ عذاب قبر سی پناہ دیا جاویگا اور آویگا دن قیامت کی اور اوسپر طابع یعنی علامت شہدا کی ہوگی اور حمید نی اپنی ترغیب مین

[1] اور امام یافعی رضی اللہ عنہ نے آخر تاریخ ... مین ۳۲ خصائص روز جمعہ کے ذکر فرمائے ہین ۱۲

ایاس بن بکیر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مرتا ہے لکھا جاتا ہے واسطے اوسکے اجر شہید کا اور بچایا جاتا ہے فتنۂ قبر سے اور طریق ابن جریج عن عطا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کہ مرے شب جمعہ یا روز جمعہ مین مگر وہ بچایا جاتا ہے عذاب قبر اور فتنۂ قبر سے اور ملاقات کرتا ہے اللہ کی حال آنکہ اوسپر کسی طرح کا حساب نہین ہے اور آئیگا قیامت کے دن اور اوسکے ہمراہ گواہ ہونگے کہ وہ اوسکے لیے گواہی دینگے یا طابع شہدا ہوگی یہ حدیث شریف لطیف ہے اسمین نفی فتنہ وعذاب کی صاف تصریح کی گئی ہے اور ہمنے جو کچھ ذکر کیا اوس سے ایک ایسی جماعت جمع ہوگئی کہ اونسے سوال نہین ہوتا ہے اور اگر ہم ہر شہید کو عام کردین تو یہ امر وسیع ہو جائے کیونکہ شہدا تیس نفر سے اکثر ہین جنکو مینے علحدہ ایک جزو مین جمع کیا ہے انتہی یہ وہی رسالہ ہے جسکا ذکر بحث شہدا مین گذر چکا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مگر پناہ دیتا ہے اوسکو اللہ فتنۂ قبر سے۔ اور اسمین گھڑی ہے دعا قبول ہونیکی اور گناہ مٹتے ہین اور بڑہتا ہے اجر جانیوالے کا طرف نماز کے ہر قدم کے ساتھ برس بھر کا اجر اور بیشک یہ خیر ایام ہفتہ ہے اور اسمین روحین جمع ہوتی ہین اس حدیث کو امام احمد و ترمذی وبیہقی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے حسن کہا ہے ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے باین لفظ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان مرد کہ مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مگر بچاتا ہے اوسکو اللہ فتنۂ قبر سے اخرجہ احمد والترمذی وحسنہ وابن ابی الدنیا والبیہقی واخرج ابن وہب فی جامعہ والبیہقی ایضا عن طریق اخر عنہ بلفظ الا برأ من فتنۃ القبر واخرجہ البیہقی ایضا من طریق ثالثۃ عنہ موقوفا بلفظ وقی الفتان قرطبی فرماتی ہین یہ حدیثین سوال کی احادیث سابقہ کو معارض نہین ہین بلکہ اونکو خاص کرتی ہین اور جس سے قبر مین سوال نہین ہوتا ہے اور اوسمین مفتون نہین ہوتا ہے اوسکو بیان کرتی ہین اون لوگون سے جنپر سوال جاری ہوتا ہے اور اون احوال کی مقاسات کرتی ہین اور اس سب مین قیاس کا کچھ دخل نہین ہے نہ اسمین کچھ نظر کی مجال اسمین تو صرف صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کا انقیاد وتسلیم ہے ابو یعلی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعے کے دن مرتا ہے وہ عذاب قبر سے بچایا جاتا ہے بیہقی نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے روایت کیا ہے کہا کہ جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مرتا ہے تو ختم کیا جاتا ہے اوسکے لیے ساتھ خاتم ایمان کی اور بچایا جاتا ہے عذاب قبر سے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتی ہین کہ چھٹا آدمی یا وہ نہین سے جن سے سوال نہین ہوتا وہ شخص ہے جو کہ روز جمعہ یا شب جمعہ مین مرے بسبب ورود سنت مرفوعہ کے جسکو ترمذی وبیہقی نے حسن کہا ہے اور کتنے ایک اوسکے لیے شاہد مصدق ہین لیکن مشکل طحاوی مین اوسکی ایک راوی کو ضعیف بتایا ہے سید صاحب مرحوم شرح مین کہتے ہین کہ مین طحاوی کی کلام پر واقف نہین ہوا اور نہ خود ناظم نے شرح الصدور مین اوسکا ذکر فرمایا مگر اتنی بات ہے کہ ترمذی نے بعد اخراج حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے یہ کہا ہے کہ حدیث حسن غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہین ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین ابو موسی رحیمی ہے ضعیف ہے

ف شرح برزخ مین بعد ذکر حدیث ابو یعلی کے کہا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جمعے کو اور دنون پر فضیلت ہے اور اللہ تعالی اس مبارک دن مین عذاب نہین کرتا ہے روایت کیا گیا ہے کہ جو شخص برس کی اوقات فاضلہ مین مرتا ہے وہ قبر مین معذب نہین ہوتا ہے اور یہ چند وقت ہین (۱) ماہ رجب خصوصا لیلۃ الرغائب (۲) یوم استفتاح (۳) ماہ شعبان خاصکر لیلۃ البرات (۴) رمضان شریف خاصکر لیلۃ القدر (۵) دس دن ذی حجہ کی خصوصا یوم ترویہ یعنی آٹھوین تاریخ جس دن منی کو جاتی ہین اور عرفہ کا دن (۶) روز عید الفطر (۷) روز عید اضحی (۸) روز عاشورا۔ ایسی عمدہ وقت ہین کہ جو شخص انمین مریگا وہ قبر مین معذب نہوگا واللہ اعلم شرح الصدور مین کہا ہے کہ ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کی موت نزدیک تمام ہونے رمضان کی موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت وقت پورے ہونے عرفہ کی موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت وقت انقضا صدقہ کے موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا غرضکہ جو لوگ ان دنون مین وفات پاتے ہین وہ بڑے سعادتمند تھے اور ہین اللہ سبحانہ وتعالی مجھ سے گنہکار نابکار کو اور ساری مسلمانون کو اپنی فضل وکرم سے بجاہ عرض الجاہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان دنون مین سے کسی مبارک دن مین مرنا نصیب فرماوے آمین ثم آمین دختر نیک اختر مولانا سید ابو الحسن صاحب قنوجی رحمہ اللہ نے بعد عید الفطر کو انتقال کیا

غفر اللہ لہما منشی عبد الکریم صاحب بلیمانی نے نہم جمادی الآخر سنہ ۱۳۱۱ ہجری روز جمعہ کو وفات پائی۔ مولوی سید عبد الباری صاحب نقوی سہوانی نے یوم ترویہ یعنی ہشتم ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۱ ہجری کو وفات پائی روز عرفہ کو قلندر شاہ کی تکیہ مین مدفون ہوی اللہم اغفر لہم وارحمہم واسکنہم الجنۃ جمعے کے دن مرنے کی فضیلت جو کچھ کہ ہی وہ تو حدیثون سے ظاہر ہو چکی لیکن مگر بھوپال مین اس مبارک دن کا مرنا اور بہی لطف رکہتا ہی یعنی ایک تو جمعہ کا دن دوسری جامع مسجد کی نماز جسمین ہزارہا آدمی جمع ہوتی ہین کہ اور جگہہ عید کے دن بہی شاید اسقدر مجمع نہ ہوتا ہوگا جنازہ کی کیفیت قابل دید ہی کہ کس طرح ہاتہون ہاتہ جاتا ہی اکثر اللہ کے بندے بہ نیت حصول ثواب و برکت تا لبگور اوسکی مشایعت کرتی ہین اللہ سبحانہ وتعالی بطفیل پاک جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حسن خاتمہ روزی کرے اور ایسی مبارک موت مبارک دن مین نصیب فرماوی آمین ثم آمین اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک یوم الجمعۃ آمین ثم آمین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم شرف وکرم

فصل بیان مین سورہ تبارک الذی پڑہنے والے کے جاننا چاہیے کہ جو شخص ہر شب سورۂ ملک پڑہتا ہی اوس سے بہی قبر مین سوال نہین ہوتا ہی اس باب مین چند حدیثین وارد ہوئی ہین (۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک سورت ہی کتاب اللہ سے نہین ہی وہ مگر تیس آیتین اوسنے ایک آدمی کی لیے شفاعت کی یہانتک کہ اوسکی مغفرت کی گئی وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہی اخرجہ الامام احمد وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ والترمذی وابن حبان والحاکم وابن مردویہ والبیہقی فی شعب الایمان وحسنہ الترمذی وصححہ الحاکم واللفظ للترمذی (۲) انس رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ایک سورت ہی قرآن مین اوسنے اپنے صاحب کی طرف سے جہگڑا کیا یہانتک کہ اوسکو جنت مین داخل کر چہوڑا وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہی اخرجہ الطبرانی فی الاوسط وابن مردویہ والضیاء فی المختارۃ (۳) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتی ہین کہ بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خیمہ کسی قبر پر نصب کیا اونکو یہ گمان نہ تہا کہ وہ قبر ہی ناگاہ وہ ایک آدمی کی قبر تہی سورۂ ملک پڑہتا تہا یہانتک کہ اوسنے سورت کو تمام کیا پہر وہ صحابی پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا وہ منع کرنیوالی ہی وہ نجات دینے والی ہی اوسکو عذاب قبر سے نجات دیگی اخرجہ الترمذی والحاکم وابن مردویہ وابن نصر والبیہقی فی الدلائل وقال الترمذی حدیث حسن غریب (۴) ابن مردویہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تبارک الذی منع کرنیوالی ہی عذاب قبر سے (۵) ابن مردویہ نے رافع بن خدیج وابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتی تہی اوتارگئی مجہپر سورۂ تبارک پوری اور وہ تیس آیتین ہین اور وہ منع کرنیوالی ہی قبر مین (۶) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اونہون نے ایک آدمی سے فرمایا کیا مین تجہی ایک حدیث کا تحفہ نہ دون جس سے تو خوش ہو اوسنے کہا ہان فرمایا تو تبارک الذی بیدہ الملک کو پڑہ اور اپنی گہر والون کو سکہا اور اپنے سارے بچون کو اور اپنے گہر اور اپنے پڑوسیون کی بچون کو اسلیے کہ وہ نجات دینے والی ہی اور جہگڑنیوالی ہی جہگڑیگی قیامت کے دن نزدیک اپنی رب کے اپنے پڑہنے والے کے لیے اور چاہیگی اوسکی واسطے کہ نجات دی اوسکو عذاب نار سے اور نجات پاتا ہی بسبب اوسکی صاحب اوسکا عذاب قبر سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین دوست رکہتا ہون کہ وہ ہر آدمی کی دل مین ہو میری امت سے اخرجہ الطبرانی والحاکم وابن مردویہ والامام احمد فی مسندہ واللفظ لاحمد (۷) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ آدمی کی قبر مین آتی ہین یعنی فرشتے پس وسکے دونون پانون کی طرف سے آتی ہین وسکی پانون کہتی ہین تمہاری لیے میری طرف کوئی راہ نہین ہی وہ تو مجہپر سورۂ تبارک الملک کی ساتہ کہڑا ہوتا تہا پہر وہ اوسکے سر کی طرف سے آتی ہین سر کہتا ہے تمہاری لیے میری طرف کوئی راہ نہین ہی وہ تو مجہہ مین سورۂ ملک پڑہا کرتا تہا پس وہ منع کرنیوالی ہی عذاب قبر سے منع کرتی ہی اور وہ توراۃ مین ہی سورۃ الملک جسنے اوسکو ایک رات مین پڑہا پس اوسنے بہت کیا اور اچہا کیا اخرجہ ابن الضریس والطبرانی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان وصححہ الحاکم انکی سوا اور احادیث وآثار اس باب مین آئی ہین امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے تفسیر در منثور مین اونکو ذکر فرمایا ہی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے جو اس باب مین آثار وارد ہوئے ہین اونمین سے بعض یہ ہین (۱) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتی ہین جس شخص نے سورۃ الملک کو ہر رات پڑہا وہ فتنۂ قبر سے بچا یا گیا بعض ائمہ اہل بیت علیہم السلام اس سورت کو دو رکعت مین بعد وتر کے پڑہا کرتے تھے۔

وصل بعض آثار مین سورہ تبارک کے ساتھ سورۂ سجدہ کا ملانا بھی آیا ہے (۲) دارمی نے اپنی مسند مین خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہتے ہین مجھکو یہ بات پہونچی ہے کہ سورۂ الم تنزیل اپنے صاحب کی طرف سے قبر مین جھگڑتی ہے کہتی ہے اگر مین تیری کتاب سے ہون تو تو اوسکے حق مین میری شفاعت قبول کر اور اگر مین تیری کتاب سے نہین ہون تو مجھ کو اوس سے مٹا دے اور یہ سورت مثل پرندے کے ہوتی ہے اپنے پاؤ ں اوسپر رکھتی ہے پھر اوسکی شفاعت کرتی ہے اور عذاب قبر سے اوسکو منع کرتی ہے اور تبارک مین مثل اسکی کہا ہے خالد ہمیشہ ان دونون سورتون کو پڑھا کرتے تھے (۳) دارمی و ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین سوتے تھے یہانتک کہ تنزیل سجدہ اور تبارک کو پڑھ لیتے تھے (۴) براء رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا آیا ہے کہ جس شخص نے الم تنزیل سجدہ اور تبارک کو نیند سے پہلے پڑھ لیا اوس نے عذاب قبر سے نجات پائی اور فتنا مین قبر سے بچایا گیا جناب توفیق مدمجدہ فرماتے ہین کہ یہ روایت سوار بن مصعب[1] کے طریق سے آئی ہے اور وہ سخت ضعیف ہے **ف** علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین سات آدمیون کو شمار کیا ہے کہ اونسے سوال نہین ہوتا ہے ایک شہید دوسرا مرابط تیسرا مطعون چوتھا صدیق پانچوان طفل نابالغ چھٹا وہ شخص جو کہ روز جمعہ یا شب جمعہ مین وفات پائے ساتوان قاری سورۂ ملک و الم تنزیل سجدہ اور انہین کو شرح الصدور مین بھی ذکر فرمایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ سوال منکر و نکیر کا عذاب قبر سے ہے الیکہ ان لوگون کو مستثنے کیا اور انکی واسطی ایسی دلیلون سے استدلال کیا جو کہ عدم عذاب قبر پر دلالت کرتی ہین لطیفہ شرح الصدور مین بعنوان فائدہ ذکر فرمایا ہے کہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے موضوعات مین حدیث انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا وارد کیا ہے کہ نہین مرا کوئی مخضوب اور نہ قبر مین داخل ہوا مگر حال یہ ہے کہ منکر و نکیر اوس سے سوال نہین کرتے منکر نکیر سے کہتا ہے تو اس سے سوال کر نکیر کہتا ہے مین کیونکر اوس سے سوال کرون حالانکہ نور اسلام کا اوسپر ہے اور کہا کہ اسکی اسناد مین داؤد بن صغیر منکر الحدیث ہے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین قولہ نور الاسلام اسکی تفسیر وہ بات کرتی ہے جو کہ صحیح حدیث مین ثابت ہوئی ہے کہ یہود و نصاریٰ خضاب نہین کرتے سو تم اونکی مخالفت کرو پس اگر حدیث مذکور کے لیے کوئی اصل ہے تو وہ اوس شخص پر محمول ہوگی جسکی نیت خضاب سے محافظت ہے سنت پر واللہ اعلم

باب ۳ بیان مین فظاعت قبر کے اور اوسکی سہولت و فراخی کے مومن پر

(۱) حاکم و ابن ماجہ و بیہقی و ہناد نے زہد مین ہانی مولی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو روتے یہانتک کہ انکی داڑھی تر ہوجاتی اونسے کہا گیا کہ آپ جنت و نار کا ذکر کرتے ہو تو نہین روتے اور اس سے روتے ہو وہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک قبر اول منازل آخرت ہے سو اگر اوس سے نجات پائی تو جو کچھ اوسکی بعد ہے وہ اوس سے زیادہ تر سہل ہے اور اگر اوس سے نجات نہ پائے تو جو کچھ اوسکے بعد ہے وہ اوس سے زیادہ تر سخت ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین دیکھا مینے کسی منظر فظیع کو مگر حال یہ ہے کہ قبر افظع تر ہے اوس سے (۲) ابن ماجہ نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازے مین پس آپ کنارہ قبر پر بیٹھ گئے پھر آپ روئی اور رولایا یہانتک کہ زمین تر ہوگئی پھر فرمایا اے میرے بھائیو اس جیسی کی لیئے تیاری کرو (۳) امام احمد و نسائی و ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک آدمی نے مدینے مین وفات پائی اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی پس فرمایا کاش وہ اپنے غیر مولد مین مرتا ایک آدمی نے لوگون مین سے عرض کیا کس لیے یا رسول اللہ فرمایا بیشک آدمی جبکہ وفات دیا جاتا ہے اپنے غیر مولد مین تو پیمایش کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکے مولد سے اوسکے منقطع نقش قدم تک جنت مین (۴) ابو القاسم بن مندہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فراخی کیجاتی ہے واسطے غریب یعنی مسافر کے اوسکی قبر مین مثل اوسکی دوری کے اوسکے گھر والون سے (۵) ابن مندہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ قبر ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے یا ایک گڑھا ہے آگ کے گڑھون سے (۶) بیہقی نے عذاب قبر مین اور ابن ابی الدنیا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قبر ایک گڑھا ہے جہنم کے گڑھون سے یا ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے (۷) ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور صابونی نے مائتین مین[illegible] حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے خطبہ پڑھا پس فرمایا کہ قبر ایک گڑھا ہے آگ کے گڑھون سے یا ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے [illegible]

[1] قال في شرح الصدور تخريج جويبر في تفسيره عن عاصم بن ابي النجود عن زر بن حبيش عن ابن مسعود قال من قرأ سورة الملك كل ليلة عصم من فتنة القبر و اخرج عن كعب قال انا نجدها في التوراة من قرأ سورة الملك كل ليلة فقد وقي من فتنة القبر ويروى من طريق سوار بن مصعب وهو ضعيف جدا عن ابي اسحق عن البراء مرفوعه ١٢ منه

[illegible] میں گہر ہون کیڑون کا میں گہر ہون اندہیری کا میں گہر ہون وحشت کا (۷) ابن منده نے حضرت ابوہریرہ رضی الله
عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی مومن اپنی قبر مین ایک چمن سبز مین ہی فراخ کیجاتی ہے اوسکی قبر ستر گز اور روشنی کیجاتی ہی جیسا چاند کے
اوسکے مثل چاند کے چودہوین رات مین (۹) علی بن معبد نے معاذ رضی الله عنہ سے روایت کیا ہی کہ مینے حضرت عائشہ سی عرض کیا کیا آپ ہمکو خبر نہین دیتین آپ اوس
قبر سی کہ وہ کس چیز سی ملاقات کرتا ہی اور اوسکے ساتھ کیا کیا جاتا ہے پس فرمایا کہ اگر وہ مومن ہی تو فراخی کیجاتی ہی واسطے اوسکی اوسکی قبر مین چالیس گز وسعت
رہتا اسے قرطبی کہتے ہین کہ یہ فراخی نہین ہوتی ہی مگر بعد تنگی قبر کے اور سوال کے اور کافر سو اوسکی قبر اوسپر ہمیشہ تنگ رہتی ہی فرمایا کہ یہ قول آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم کا
قبر مین کہ وہ ایک چمن ہی جنت کے چمنون سی یا ایک گڑھا ہے آگ کے گڑھون سی ہمارے نزدیک محمول ہی حقیقت پر نہ مجاز پر اور مومن کے لیے قبر سبزی سی بھر دیجاتی ہے
اور ابن عمر رضی الله عنہ نے اپنی حدیث مین معین فرما دیا ہے کہ وہ ریحان ہی بعض علما اس طرف گئی ہین کہ وہ محمول ہی مجاز پر اور مراد خفت سوال ہی مومن پر اور
اوسکی سہولت ہی اوسپر اور اوسکا امن وطیب عیش وراحت وسعت ہی اوسپر اس طرح کہ وہ اپنی مدبصر تک دیکہ رہا ہی جیسے کہتے ہین کہ فلان جنت مین ہی جبکہ وہ عمدہ
عیش وسلامتی مین ہوتا ہے اور اسی طرح اسکی ضد مین ہی قرطبی فرماتی ہین کہ اول زیادہ تر صحیح ہی یعنی حقیقت نہ مجاز (۱۰) ابن ابی الدنیا نے کتاب قبور مین اور امام احمد نے
زہد مین وہب بن منبہ رضی الله عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ عیسے علیہ السلام ایک قبر پر کہڑے ہوئے تھے اور انکی ہمراہ حواری تھی اونہون نی قبر کا اور اوسکی وحشت و تاریکی
وتنگی کا ذکر کیا حضرت عیسی علیہ السلام نی فرمایا تم اس سی زیادہ تر تنگی مین تھے اپنی ماؤن کی رحمون مین سو جبکہ الله تعالی دوست رکھتا ہی کہ کشادہ کری تو کشادہ فرما دیتا
ہے **۱۱ حکایت** ابن ابی الدنیا نی کتاب المحتضرین مین ابی غالب صاحب ابو امامہ رضی الله عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک جوان آدمی کو شام مین موت آئی اوسنی
اپنی چچا سی کہا کہ ہمتین بتاؤ کہ اگر الله تعالی مجہی میری مان کی طرف بہیجدی تو وہ میرے ساتھ کیا کری کہا والله وہ تو ابہی تجہی جنت مین داخل کردی کہا تو والله الله
زیادہ تر رحیم ہی میرے ساتھ میری مان سی پہر اوسکا انتقال ہوگیا مین اوسکی چچا کے ساتھ قبر مین داخل ہوا پس مینی اینٹین لگا دین اور قبر کو اوسپر برابر کر دیا اونمین سی ایک
اینٹ گر پڑی اوسکا چچا کود ا پیچہی ہٹ گیا مینے کہا تجہی کیا ہوا کہا اوسکی قبر نور سے بہر دیگئی اور فراخی کی گئی اوسکے لیے اوسکی مدبصر تک **۱۲ حکایت** ابن ابی الدنیا نے
بطریق محمد بن ابان حمید رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا میرا ایک بہانجا تہا پہر شاید اس حکایت کی بیان کیا مگر یہ کہا کہ مینے لحد مین جہانکا پس ناگاہ وہ میرے
مدبصر تک تہی مینے اپنے ہمراہی سی کہا کہ تونے دیکہا جو مینے دیکہا کہا ہان تجہی یہ مبارک ہو کہا پس مینی گمان کیا کہ یہ بسبب اوس کلمہ کے تہا جو اوسنی کہا تہا **۱۳ حکایت**
ابن ابی الدنیا نے ذکر موت مین ابو بکر بن ابی مریم سی روایت کیا ہی وہ اشیاخ سی روایت کرتے ہین کہا ایک شیخ تہی بنی الحضرمی سی بصری مین اور وہ شیخ صالح تھے
اونکا ایک بہتیجا تہا نوجوانون کی ساتھ رہا کرتا تہا شیخ اوسکو وعظ ونصیحت کیا کرتے پہر اوسکا انتقال ہوگیا جبکہ اوسکے چچا اوسی قبر مین اوتارا اور اوسپر اینٹون کو برابر کر دیا
تو اوسکی بعض امر مین شک کیا بعض اینٹون کو کہینچا اور اوسکی قبر مین نظر کی تو ناگاہ اوسکی قبر بصرے کے قبرستان سی بہی زیادہ فراخ تہی اور ناگاہ وہ اوسکی وسط
مین تہا پہر اینٹون کو اوسپر برابر کر دیا اسکے بعد اوسکی بی بی سی اوسکا عمل پوچہا اوسنے کہا کہ وہ جب مؤذن کو یہ کہتی سنتا کہ اشہد ان لا الٰہ الا الله واشہد ان محمدا
رسول الله تو وہ کہتا وانا اشہد بما شہد بہ واکفیہا من تولی عنہا یعنی مین گواہی دیتا ہون ساتھ اوس چیز کے جسکے ساتھ تونے گواہی دی اور تلقین کرونگا
مین اوسکی اوس شخص کو جسنے اوس سی اعراض کیا **۱۴ حکایت** شریک بن عبد الله رضی الله عنہ کہتے ہین کہ مینے کوفے مین ایک میت پر نماز پڑہی پہر مین اوسکی قبر مین
داخل ہوا مین اوسپر اینٹون کو درست کر رہا تہا کہ ایک اینٹ قبر سے گر پڑی ناگاہ مین ساتھ کعبے کے تہا اور طواف کی صورت بنائی گئی واسطے میری قبر مین قال ابو الحسن
ابن البراء حدثنی عبد الرحمن بن احمد الجعفی حدثنی علی بن محمد حدثنا یزید بن نوح النخعی قرأتہ لشریک بن عبد الله الخ رویت **فسحت وضیق قبر**
۱۵ حکایت ایک گورکن نی کہا کہ مینے دو قبرین کہودین اور مین تیسری مین تہا کہ گرمی مجہپر سخت ہوئی مینی اپنے کپڑے کو ڈالا اوسپر جسکو مینے کہودا تہا اور اوسکی
سایہ مین بیٹہا مین اسی حالت مین تہا کہ دو شخصون کو دیکہا وہ خراسانی ٹٹو پر سوار وہ دونون پہلی قبر پر کہڑے ہوئے ایک نے دوسرے سی کہا لکہو اوسنی کہا کیا لکہون کہا فرسخ

لہ اصل نسخہ مین فعلنا ہی یعنی [illegible] ازدرست ۱۲ سلہ ز ک اشعب [illegible] ۱۲

فرسخ مین پہر وہ دوسری قبر کی طرف گئی کہا لکہہ اوسنی کہا کیا لکہون کہا مد بصر یعنی درازی نظر پہر وہ تیسری قبر کی طرف گئی جسکے اندر مین تہا کہا لکہہ دوسرے نے کہا
کیا لکہون کہا فتر بیچ فتر کے پس مین بیٹہا جنازون کا انتظار کرنے لگا ایک آدمی کو لائے اوسکے ساتہ تہوڑے لوگ تہی وہ پہلے قبر پر ٹہیرے مینے کہا یہ کون آدمی ہے
لوگون نی کہا ایک سَقّاب یعنی بہشتی سقا ہی عیالدار تہا اسکے پاس کچہہ نہ تہا ہمنے جمع کردیا یعنی تجہیز تکفین کا سامان مینے کہا یہ درہم اسکی گہر والون کو پہیر دو مینی لوگون کے
ساتہہ اوسکو دفن کردیا پہر ایک اور جنازہ لائی اوسکی ساتہ سوا اوٹہانیوالون کی اور کوئی نہ تہا اونہون نی قبر کا پوچہا پس وہ اوس قبر کی طرف آئی جسکو دو نون سوارون نی
مد بصر کہا تہا مینے کہا یہ کون آدمی ہی لوگون نی کہا کہ ایک مسافر آدمی ہے گہوڑے پر مرگیا تہا اسکے پاس کچہہ نہ تہا مینے اوس سی کچہہ نہ لیا اور اوسکو دفن کردیا مین بیٹہہ گیا تیسرے
جنازی کا انتظار کرنی لگا عشا تک اوسکا انتظار کرتا رہا پس ایک جنازہ لائے وہ کسی قوّاد کی عورت تہی مینے اوسنی قبر کی قیمت مانگی اونہون نی میری سر کو مارا اور اوسکو قبر
مین دفن کردیا ذکرہ فی کتاب الدیباج لابی اسحق ابراہیم بن سفیان الختلی سمعت عبد اللہ بن محمد العبسی یقول حدثنی عمرو بن مسلم عن رجل حفار القبور الخ
شرح الصدور مین یہ حکایت اسی طرح لکہی ہی قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین یون کہا ہی کہ مینے ہماری بعض علما سی سنا ہے کہ وہ کہتی تہے کہ قرافۂ مصر مین ایک گورکن
تہا قبرین کہودا کرتا تہا پس تین قبرین کہودین جب وہ اوسنی فارغ ہوچکا تو اوسے اونگہہ آئی اوسنے خواب مین دیکہا کہ دو فرشتے اوتری پہر وہ ایک قبر پر کہڑے ہوے
ایک نی دوسرے سے کہا لکہہ فرسخ بیچ فرسخ کی پہر دوسری قبر پر کہڑے ہوی ایک نی دوسرے سے کہا لکہہ میل بیچ میل کی پہر تیسرے پر کہڑے ہوی کہا لکہہ فتر بیچ فتر کے
پہر وہ غائب ہوگئی صبح ہوئی پس ایک مسافر آدمی کو لائی اول قبر مین اوسکو دفن کردیا پہر ایک اور آدمی کو لائے اوسکو دوسری مین دفن کیا پہر ایک مالدار عورت کو لائے
جو کہ شہر کے معتبر لوگون سی تہی اوسکے گرد بہت لوگ تہی وہ اوس تنگ قبر مین دفن کیگئی جسکی گنجائش فتر فی فتر تہی ف فتر بکسر فا و سکون فوقانی اوس مسافت
کو کہتی ہین جو کہ درمیان انگوٹہے اور کلمے کی اونگلی کے ہے نعوذ باللہ من ضیق القبر وعذابہ ۱۶ ابن ابی الدنیا نے جعفر بن سلیمان سی روایت کیا ہی کہا کہ ایک شخص
کسی میت کے پاس حاضر ہوا اوسی اوسکی قبر مین اوتارنے لگا پس کہا بیشک وہ ذات جسنے جنین پیدا کیا اوسکی مان کے پیٹ مین آسانی کی وہ قادر ہے کہ تجہپر آسانی
کردے ۱۷ ابن ابی الدنیا نی طریق ابو غطفان مری سی روایت کیا ہی کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ کبہی کبہی ہمکو ڈراتے تو البتہ ہم
ڈرتی پس کیونکر ہے تاریکی قبر کی اور اوسکی تنگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ وفات دیا جاتا ہی بندہ اوس چیز پر جسپر وہ قبض کیا گیا
موت غربت - ۱۸ **حکایت** آجری نے کتاب الغربا مین صلت بن حکیم سی روایت کیا ہی کہا مجہے حدیث کی ابو زید نی ایک آدمی تہی اہل بحرین سے
کہا مینے بحرین مین ایک میت کو غسل دیا پس ناگاہ اوسکی گوشت پر لکہا ہوا تہا طوبیٰ لک یا غریب یعنی خوشی ہو تجہکو اے مسافر مین دیکہنی لگا تو ناگاہ وہ درمیان کہال
اور گوشت کے لکہا ہوا تہا **رویت فسحت قبر** - ۱۹ **حکایت** - ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین عبد الرحمن بن عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط سی روایت کیا
ہے کہا مین احنف بن قیس کے جنازی مین حاضر ہوا مین اون لوگون مین تہا جو اونکی قبر مین اوتری پس جبکہ مین قبر کو برابر کرچکا تو مینے اونکو دیکہا کہ اونکے لیے میری
مد بصر تک فراخی کی گئی مینے اسکی خبر اپنے اصحاب کو دی تو اونہون نی نہ دیکہا جو مینے کہا **رویت نور بر قبر** (۲۰) ابن ابی شیبہ نی مصنف مین اور ابو الحسین بن بشری
نے کتاب کرامات اولیا مین ابراہیم حنفی رحمہ اللہ سی روایت کیا ہی کہا کہ حجاج نی ماہان حنفی رضی اللہ عنہ کو اونکے دروازے پر سولی دی اور وہ قرا کو لوہنین کی دروازہ پر
سولی دیا کرتا تہا پس ہم رات کو اونکی پاس روشنی دیکہتی تہے ۲۱ ابن ابی شیبہ نی مصنف مین اور ابو داؤد نے اپنی سنن مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے
فرمایا جبکہ نجاشی کا انتقال ہوگیا تو ہم حدیث کیے جاتی تہے کہ ہمیشہ اوسکی قبر پر نور دیکہا جاتا ہے **خوشبوی مشک از قبر** - ۲۲ - **حکایت** ابو نعیم نے
مغیرہ بن حبیب سی روایت کیا ہی کہ عبد اللہ بن غالب حدانی معرکہ مین شہید ہوی جبکہ وہ دفن کیے گئے تو لوگون نی اونکی قبر سے مشک کی خوشبو پائی اونکی اخوان سے
ایک آدمی نی اونکو خواب مین دیکہا اوسنے کہا تم نے کیا کیا اونہون نی کہا خیر الصنیع یعنی اچہا کام اوسنے کہا تم کدہر گئے کہا طرف جنت کی اوسنے کہا کس سبب سی کہا حسن یقین
طول تہجد دوپہر کی پیاس سی کہا یہ کیا خوشبو ہی جو تمہاری قبر سے پائی جاتی ہی کہا یہ خوشبو تلاوت و پیاس کی ہی ۲۳ **حکایت** امام احمد نی زہد مین مالک بن دینار

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین عبداللہ بن غالب کی قبر مین اوترا اور مین نے اوسکی مٹی سے لیا ناگاہ وہ مشک تھی اور لوگ اوسکے ساتھ مفتون ہوے کسی کو
اوسکی قبر کی طرف بھیجا وہ برابر کر دی گئی ۲۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ اول عدل آخرت کا قبور ہین کہ شریف غیر شریف سے پہچانا نہین جاتا ہے
اخرجہ الدیلمی فی الفردوس ولم یسندہ ولدہ **باب ۳۱ رحمت الٰہی در قبر** (۱) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے زیادہ تر رحیم ہوتا ہے اللہ اپنے بندے کے ساتھ جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے اور لوگ اوس سے متفرق ہو جاتے ہین اور اوسکے گھر والے اخرجہ البزار
وعبد فی مسندیہما والبیہقی فی شعب الایمان (۲) انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک زیادہ تر رحیم اوس چیز کا کہ
ہوتا ہے اللہ ساتھ بندے کے جبکہ وہ رکھا جاتا ہے اپنے گڑھے مین اخرجہ الدیلمی **باب ۳۲ تحفہ مومن در قبر** (۱) ابو عاصم حبطی مرفوعاً کہتے ہین کہ اول
اوس چیز کا جسکے ساتھ تحفہ دیا جاتا ہے مومن اپنی قبر مین یہ ہے کہ اوس سے کہا جاتا ہے تو خوش ہو جا بس مقرر مغفرت کی اللہ نے اونکے لیے جو تیرے جنازے کے ساتھ
آئے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اول تحفہ مومن کا یہ ہے کہ مغفرت کیجاتی
ہے اونکے لیے جو اوسکے جنازے مین نکلے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اول اوس چیز کا
جسکے ساتھ جزا دیا جاتا ہے مومن بعد اپنی موت کے یہ ہے کہ مغفرت کی جاتی ہے واسطے تمام لوگوں کے جو اوسکے ساتھ چلے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبزار وعبد فی مسندیہما
والبیہقی فی شعب الایمان وفی الباب عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ اخرجہ ابو الشیخ فی الثواب وابی ہریرۃ اخرجہ الحاکم فی التاریخ والبیہقی فی الشعب والدیلمی
والخطیب فی الرواۃ عن مالک وابو نعیم وانس اخرجہ الحکیم الترمذی **باب ۳۳ بیان مین ظلمت قبر کے اور جو اوسکو روشن کر دے**
(۱) مسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ابو سلمہ جبکہ مرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الٰہی کشادگی کر واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور
روشنی کر اوسکے لیے اوسمین ۲ مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک یہ قبرین بھری ہوئی ہین اپنے اہل پر
ظلمت سے اور بیشک اللہ روشنی کرتا ہے اونکے لیے بسبب میری صلوۃ کی اوپر ۳ دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ ضحک یعنی ہنسنا مسجد مین تاریکی ہے قبر مین ۴ ابن ابی الدنیا نے کتاب التہجد مین سری بن مخلد سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر
رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر تو سفر کا ارادہ کرتا تو اوسکے لیے کچھ سامان تیار کرتا پس کیونکر ہے سفر طریق قیامت کا کیا خبر نہ دون مین تجھے اے ابوذر اوس چیز کی جو تجھے اوس
دن نفع دے اونھون نے کہا ہان قربان ہون میرے مان باپ آپ پر سے فرمایا روزہ رکھ سخت گرمی کے دن مین واسطے یوم نشور کے اور نماز پڑھ دو رکعت رات کی تاریکی
مین واسطے وحشت قبر کے ۵ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے
ہر روز سو بار کہا لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین تو وہ ہوگا اوسکے لیے امان فقر سے اور انس وحشت قبر سے اور کھولے جاوینگے واسطے اوسکے دروازے جنت کے اخرجہ
الدیلمی فی التاریخ والخطیب فی الرواۃ عن مالک وابو نعیم وابن عبد البر فی التمہید واخرجہ الخطیب ایضاً من حدیث عمر رضی اللہ عنہما
عالم کا علم قبر مین مونس ہوتا ہے (۶) دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ مرتا ہے
عالم تو مصور کرتا ہے اللہ اوسکے علم کو اوسکی قبر مین انس دیتا ہے اوسکو تا روز قیامت اور دفع کرتا ہے اوس سے زمین کے کیڑون کو ۷ کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ تو خیر سیکھ اور اوسے لوگونکو سکھا پس بیشک مین روشن کرنیوالا ہون واسطے سکھانیوالے سیکھنے والے علم کے اونکی قبرون کو تاکہ
اونکو وحشت نہو لکا نعم اخرجہ الامام احمد فی الزہد وابن عبد البر فی کتاب العلم بسندہ عن کعب **سنت مطہرہ نور وانس ہے قبر مین ۸ حکایت**
لالکائی نے سنت مین حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ مینے ایک جنازے کو اوٹھایا پس مینے کہا بارک اللہ لی فی الموت
یعنی برکت دے اللہ میرے لیے موت مین ایک قائل نے جنازے سے کہا وما بعد الموت مجھپر اوس سے رعب داخل ہوا پھر جب میت دفن ہو چکا تو مین قبر کے نزدیک

متفکر بیٹھا ناگاہ ایک شخص قبر سے نکلا سب سی زیادہ خوش رو اور نہایت خوشبو اور بغایت پاک صاف لباس اور وہ کہتا ہی ای ابراہیم تمنی کہا لبیک تو کون ہی اسد تجہپر رحم کری کہا مین ہون کہنے والا تیرے واسطے کہاٹ سی وما بعد الموت مینے کہا پس تو کون ہی کہا مین سنت ہون مین اپنی صاحب کیلی دنیا مین حافظ تہا ہون اور اوسپر رقیب اور قبور مین نور و مونس اور قیامت مین سائق و قائد طرف جنت کے **ثواب ادخال سرور بر مومن ۹** محمد بن لال نی اور ابو الشیخ نے ثواب مین اور ابن ابی الدنیا نی جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی نہین داخل کیا کسی آدمی نی کسی مومن پر سرور کو مگر پیدا کرتا ہی اسد اوس سرور سی ایک فرشتہ کہ وہ اسد کی عبادت کرتا ہی اور اسد کی توحید کرتا ہی بہر جبکہ بندہ اپنی قبر مین جاتا ہی تو وہ سرور اوسکی پاس آتا ہی پس اوس سی کہتا ہے کیا تو مجہی پہچانتا ہی وہ اوس سی کہتا ہے تو کون ہی وہ کہتا ہی مین وہ سرور ہون کہ داخل کیا تو نی مجہکو فلان پر مین آج کے دن تیری وحشت کو انس دونگا اور تلقین کرونگا تجہے تیری حجت اور ثابت رکہونگا تجہکو ساتہ قول ثابت کے اور حاضر ہونگا تیرے پاس مشاہد روز قیامت مین اور تیری لیے شفاعت کرونگا اور دکہاؤنگا تجہی تیری منزل جنت سی **مسجد مین چراغ روشن کرنا موجب نور قبر ہے ۱۰** ابو الفضل طوسی نی عیون الاخبار مین بسند خود حضرت عمر رضی اسد عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص روشن کری اسد کی مساجد مین نور کو تو روشنی کری اسد واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور جو شخص اونمین خوشبو کری تو داخل کریگا اسد اوسپر اوسکی قبر مین خوشبو جنت سی **ثواب اپنی ایذا روکنے کا لوگون سی (۱۱)** ابن مندہ نی ابو کاہل سے روایت کیا ہی کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تو خوب جان رکہ ای ابو کاہل کہ بیشک جس شخص نی اپنی ایذا کو لوگون سی روکا تو حق ہے اسد پہ کہ وہ اوس سی قبر کی ایذا کو روکے **ثواب عیادت مریض ۱۲** دیلمی نی حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اسد عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ موسی علیہ السلام نے کہا یا رب کیا ہے اوسکے لیے جو کسی مریض کی عیادت کری فرمایا کہ اوسکے ساتہ دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہین کہ وہ اوسکی عیادت کرتے ہین اوسکی قبر مین یہانتک کہ وہ مبعوث ہوگا واخرجہ سعید بن منصور فی سننہ عن الحسن قال قال موسی هذ کر نحوہ وقال ملائکۃ یعودونہ **حساب قبر مین ۱۳** حکیم ترمذی نے حذیفہ رضی اسد عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ قبر مین حساب ہی اور آخرت مین حساب ہی پس جو کہ حساب لیا گیا قبر مین اوسنی نجات پائی اور جو شخص حساب لیا گیا قیامت مین وہ معذب ہوا حکیم ترمذی رحمہ اسد تعالی فرماتے ہین کہ قبر مین مومن کا حساب اسی سی لیا جاتا ہی تا کہ اوسپر سہل تر ہو کل کو موقف مین سو اوسکو پاک صاف کرتا ہے برزخ مین تا کہ وہ قبر سے نکلے اور اوس سی قصاص ہو چکا ہو **رویت عمل قبر مین ۱۴** امام احمد نے حضرت عائشہ رضی اسد عنہا سی روایت کیا ہی کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین مناسب ہوگا کوئی قیامت کی دن پہر اوسکے لیے مغفرت کیجاوے مسلم تو اپنے عمل اپنی قبر مین دیکہتا ہے **ادنی سی حب قتل حضرت عثمان رضی اسد عنہ کی موجب ہی پیروی دجال کا ۱۵** ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین حذیفہ رضی اسد عنہ سے روایت کیا ہے کہا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتہ مین میری جان ہی نہین مریگا کوئی آدمی اور اوسکے دل مین برابر رائی کی دانہ کے حب قتل عثمان رضی اسد عنہ کی ہوگی تو البتہ وہ تابع ہوگا دجال کا اگر وہ اوسکو پائیگا اور اگر وہ اوسکو نہ پائیگا تو ایمان لائیگا اوسکے ساتہ اپنی قبر مین ــ

باب ۳۴ بیان مین عذاب قبر کے نعوذ باسد منہ فصل اثبات عذاب قبر کے بیان مین

(۱) جناب سیوطی رضی اسد عنہ شرح الصدور مین فرماتی ہین کہ عذاب قبر کا ذکر قرآن شریف مین متعدد جگہ واقع ہوا ہے جیسا کہ مینے اکلیل فی استنباط التنزیل مین اوسکو بیان کیا ہی اور ابیات مین یون کہا ہی کہ بیشک دو فرشتون کا سوال کرنا مُردے سے حق ہی اسکے ساتہ ایمان لانا فرض ہی ۲ ابو عبد اسد رحمہ اسد کہتی ہین کہ قبر کا عذاب حق ہی سوای گمراہ اور گمراہ کرنیوالے کے اور کوئی اوسکا انکار نہین کرتا ہی ۳ حنبل رحمہ اسد کہتی ہین مینے ابن عبد اسد سے عذاب قبر کا حال پوچہا اونہون نی کہا اسکی سب حدیثین صحیح ہین ہم اسکے ساتہ ایمان لاتی ہین اور اقرار کرتے ہین اور جو کچہ آنحضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم سے باسناد جید آیا ہی ہم اوسکی مقر ہین اور جو اوسکی مقر نہ ہون اوسکو رد کرین تو ہمنے امر خدا کو رد کیا خدا پر کیونکہ وہ تو یہ ارشاد فرماتا ہی وما اتاکم الرسول فخذوہ یعنی جو لے آوے تمہارے پاس رسول تو تم اوسکو لیلو عذاب قبر کا حق ہی مُردے

سلہ حدیث شریف کا لفظ یہ یاد کہین تہی ... الرّیح بالفتح نسیم الریح والروح الرحمۃ کذا فی مجمع البحار منہ

قبر مین عذاب کیے جاتے ہین ۱ھ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ عذاب قبر کا جیسا کہ سنت صحیحہ کا مقتضا ہی ویسا ہی اہل سنت کی درمیان مین متفق علیہ بھی ہے

وصل بیان مین اون آیتون کی جن سی عذاب قبر معلوم ہوتا ہے (۱) فرمایا اللہ پاک نی ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیامۃ اعمی ابو سعید خدری وابن مسعود رضی اللہ عنہما نی فرمایا ہے کہ ضنک عذاب قبر ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ تنگ کیجاتی ہے کافر پر قبر اوسکی یہانتک کہ مختلف ہوجاتی ہین اوسکی پسلیان اوسکی معیشت ضنک بھی ہی یہی اونہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کون لوگون کی حق مین یہ آیت نازل ہوئی ہی کیا تم جانتے ہو کیا ہے معیشت ضنک صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اوسکی رسول خوب جانتے ہین فرمایا عذاب کافر کا ہے قبر مین قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے میری جان بیشک البتہ مسلط کیے جاتے ہین اوسپر ننانوے تنین کیا تم جانتے ہو کیا ہے تنین ننانوے سانپ ہین ہر سانپ کے نو سر وہ اوسکے جسم مین پھونکتی ہین اور اوسے کاٹتے اور نوچتے ہین روز قیامت تک اور حشر کیا جاویگا اپنی قبر سے طرف موقف کے اندھا یہ لفظ قرطبی کے ہین بزار وابن ابی حاتم نے کچھ اختصار کے ساتھ اسکو روایت کیا ہی ابو بکر بن ابی شیبہ نی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ مسلط کیے جاتے ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوے تنین وہ اوسے نوچتے کاٹتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور اگر ایک اونمین سی پھونک مارے زمین مین تو وہ سبزہ نہ اوگاوے حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مین آیا ہے پھر حکم کیا جاتا ہے اوسکو یعنی کافر کو پس تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی اور بھیجے جاتے ہین اوسپر سانپ مثل گردنون بختی اونٹون کی سو وہ اوسکا گوشت کھاتی ہین یہانتک کہ نہین چھوڑتے اوسکی ہڈی پر گوشت اور بھیجے جاتے ہین اوسپر فرشتے بہرے گونگے کہ وہ اوسکو مارتے ہین الحدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسکی تفسیر مرفوعا مروی ہی فرمایا کہ معیشت ضنک عذاب قبر ہے اسکو سعید بن منصور نی اور مسدد نے اپنی مسند مین اور عبد بن حمید وابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم نے روایت کیا ہی اور صحیح ہے اور بیہقی نے اسکو عذاب قبر مین روایت کیا ہی اسکے مثل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا بھی مروی ہی عبدالرزاق کا لفظ یہی ہے کہ اوسکی قبر اوسپر تنگ کردیجاتی ہے یہانتک کہ اودھر کی پسلیان اودھر نکل آتی ہین ابن ابی حاتم کا لفظ یہ ہے کہ قبر کا دباؤ ہے انسے یہ بھی مروی ہے کہ معیشت ضنک یہ ہی کہ اوسپر ننانوے سانپ مسلط کیے جاتے ہین وہ اوسکے گوشت کو کاٹتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے (۲) وان للذین ظلموا عذابا دون ذلک قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہا گیا ہے کہ یہ عذاب قبر ہے اسلیے کہ اللہ تعالی نے اسکا ذکر اس قول کے پیچھے کیا ہے فذرھم حتی یلاقوا یومھم الذی فیہ یصعقون اور یہ دن وہی آخر دن ہی ایام دنیا سے پس اونپر زلالت کی کہ وہ عذاب جسمین وہ ہین وہ عذاب قبر ہے اسی لیے یہ فرمایا ولکن اکثرھم لا یعلمون کیونکہ وہ غیب ہی (۳) زر بن حبیش نے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی فرمایا ہم شک کرتے تھے عذاب قبر مین یہانتک کہ یہ سورت اوتری الھکم التکاثر حتی زرتم المقابر کلا سوف تعلمون یعنی قبور مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہے ہرگز یون نہین قریب ہے کہ تم جان لوگی یعنی آخرت مین جبکہ تمپر عذاب نازل ہوگا پس اول قبر مین اور دوسرا آخرت مین تکرار واسطے دو حالتون کی ہے (۴) فرمایا اللہ پاک نی ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت والملائکۃ باسطوا ایدیھم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق وکنتم عن آیاتہ تستکبرون یہ خطاب ہی ظالمون کو وقت موت کے اور فرشتون نی کہ راستگو ہین اس بات کی خبر دی کہ وہ اوس وقت ذلت کی مار کے ساتھ جزا دیے جاوینگی سو اگر یہ عذاب تا انقضاء دنیا اونسی تاخیر کیا جاوی تو یہ صحیح نہوگا کہ اونسی الیوم تجزون کہین یعنی تم آج کی دن جزا دیے جاؤگے (۵) فرمایا اللہ تعالی نی فوقاہ اللہ سیئات ما مکروا وحاق بآل فرعون سوء العذاب النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب نزول اس آیت کا اگرچہ آل فرعون کی حق مین ہے مگر جو لوگ کہ کافر ہین اونکا حکم بھی مثل انہین کی ہے کیونکہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا قرطبی رحمہ اللہ نی فرمایا ہے کہ یہ عذاب قبر کا ہی برزخ مین سید امیر صاحب فرماتے ہین کہ یہ عذاب ہی دنیا و آخرت کا جسکا ذکر صریحا فرمایا ہے اسمین سوا اسکے اور کوئی احتمال نہین ہی زمخشری نے کہا ہی کہ اس آیت کے ساتھ عذاب قبر پر استدلال

کیا جاتا ہی ہذیل بن شرحبیل نے کہا ہے کہ آل فرعون کی روحین کالے پرندون کے پیٹون مین آگ پر صبح و شام پیش کی جاتی ہین غرض یہی ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بجای نار کے لفظ جہنم فرمایا ہے شعبہ نے یعلی بن عطا سے روایت کیا ہے کہا مینے میمون بن مہران کو سنا وہ کہتے تھی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب صبح کرتے تو ندا کرتے کہ ہمنے صبح کی اور حمد ہے اللہ کے لیی اور پیش کی گئی آل فرعون نار پر اور جب شام کرتے تو ندا کرتے کہ ہمنے شام کی اور حمد ہے اللہ کے لیے اور پیش کی گئی آل فرعون کی آگ پر پس نہین سنتا تہا اونکی چیخ کو کوئی مگر وہ پناہ مانگتا تہا اللہ کے ساتھ آگ سی **حکایت** ایک شخص نی اوزاعی رضی اللہ عنہ سی کہا اے ابو عمرو ہم دیکھتے ہین کہ سیاہ پرندی جوق جوق دریا سے نکلتے ہین اونکا شمار سوای اللہ تعالے کے اور کوئی نہین جانتا ہے جب شام کا وقت آتا ہی تو اونکی طرح سفید پرندی واپس آتی ہین اونھون نے کہا تمنے اسکو دریافت کیا اونھون نی کہا ہان فرمایا ان پرندون کی پوٹون مین آل فرعون ہی کہ یہ صبح و شام آگ پر پیش کیے جاتے ہین یہ پرندی اپنی گھونسلون کی طرف لوٹ آتی ہین حالانکہ انکے پر جل بھن کے سیاہ ہو گئے اور اونپر سفید پر اوگ آئے سیاہی دور ہو گئی پہر آگ پر پیش کیے جاتے ہین اور اپنے آشیانونکی طرف لوٹ آتے ہین دنیا مین انکا یہی طریقہ ہے جب قیامت ہوگی تو اللہ تعالی فرماویگا ادخلوا آل فرعون اشد العذاب یعنی داخل کرو آل فرعون کو سخت عذاب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک تمہارا جبکہ مرجاتا ہے تو پیش کیا جاتا ہی اوسپر ٹھکانا اوسکا صبح و شام اگر وہ اہل جنت سی ہے تو جنت سے اور جو وہ اہل نار سے ہے تو نار سی کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہی یہانتک کہ اوٹھاوی تجھکو اللہ طرف اوسکے قیامت کے دن اسکو ابن ابی شیبہ و بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ابن مردویہ نی اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پہر یہ آیت پڑھی النار یعرضون علیہا غدوا و عشیا (۹) یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا و فی الآخرة یعنی اللہ تعالی ثابت رکھتا ہے اون لوگونکو جو ایمان لائی ساتھ قول ثابت کی زندگی دنیا مین اور آخرت مین مسلم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ آپ نی فرمایا یہ آیت عذاب قبر مین اوتری ہے اوس سی کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے رب میرا اور نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس یہ قول ہی اللہ تعالی کا یثبت اللہ الخ ایک روایت مین ہی کہ یہ قول ہی براء کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہین کیا ہے **ف** قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین یہ طریق اگرچہ موقوف ہی لیکن یہ بات راے سے نہین کہی جاتی ہی پس محمول ہے اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جیسا کہ پہلی روایت مین فرمایا تہا **فصل** کسی نی کہا اسمین کیا حکمت ہی کہ عذاب قبر کا ذکر قرآن شریف مین نہین آیا ہی باوجود اسکے کہ اسکی طرف بہت حاجت ہی اور اسپر ایمان لانا اور اوس سی بچاؤ کرنا واجب ہی سو علماء رحمہم اللہ نی اس کے دو جواب دیے ہین ایک اجمالی دوسرا تفصیلی **جواب اجمالی** یہ ہی کہ اللہ سبحانہ نی اپنے رسول رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دو قسم کی وحی نازل فرمائی اور دونون کے ساتھ ایمان لانا واجب کیا ایک کتاب دوسری حکمت فرمایا اللہ پاک نے ۱ وانزلنا علیک الکتاب والحکمة ۲ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلو علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمة ۳ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمة ان تینون مین باتفاق سلف امت وائمہ ملت حکمت سی مراد سنت ہی جسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر دی اوسپر ایمان اور اوسکی تصدیق جیسے کہ وہ وارد ہوئی واجب ہی اس اصل اصیل پر اہل اسلام کا اتفاق ہی دین سی کوئی بہی اوسکا منکر نہین ہے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ارشاد فرمایا ہی کہ خبردار ہو بیشک مین دیا گیا ہون کتاب اور مثل اوسکی ساتھ اوسکی الحدیث پس کتاب و سنت ایک دوسرے کے بھائی بہن ہین حجت پکڑنے مین برابر ہین منہج الوصول وغیرہ مین اسکی تفصیل خوب بسط سے لکہی ہی **جواب تفصیلی** یہ ہی کہ ہر چند قرآن شریف مین عذاب قبر کی تصریح نہین ہی لیکن باشارۃ النص خوب ثابت ہے یہ بات نہین ہی کہ مطلقا اسکا ذکر ہی نہو دیکھو اللہ سبحانہ نے اپنے کلام پاک مین فرمایا ہے یثبت اللہ الخ اسمین اشارہ ہے طرف سوال کی اور جو کچھ مترتب ہوتا ہی اوسپر نعیم و عذاب سی دلائل سنت مطہرہ اسکی دلیل ہین ستر حدیثین ستائیس راویون سی اس باب مین وارد ہوئی ہین جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور اور در منثور مین اونکو ذکر فرمایا ہے چنانچہ شرح الصدور کی حدیثون کا ترجمہ بحث سوال مین گذر چکا ہے یہان مکرر لانے کی ضرورت نہین ہی **ف** دنیا مین ثابت رکھنے سے یہ مراد ہے

کہ مومنین کلمۂ توحید پر جمے رہتے ہین فتنۂ دین کی وقت کسی طرح کا تزلزل اونکو نہین ہوتا ہے گو وہ آگ ہی مین کیون نہ ڈالدیے جاوین اور کفار و مبتدعین کے
شبہون سی کسی طرح کا شک اونکے دلون مین نہین آتا ہے اگرچہ جان و مال کی آفت ہی مین کیون نہ مبتلا ہو جاوین آخرت مین ثابت رکہنی کا یہ مطلب ہی کہ قبر مین منکر و نکیر
کے سوال کی وقت بتائید الٰہی و برکت رسالت پناہی جھٹ پٹ بے دھڑک جواب باصواب دیدیتی ہین ذرا بھی توقف نہین کرتے نہ اونکی زبان لڑکھڑاتی ہی نہ اونکے
دلونمین کسی طرح کی دہشت سماتی ہی اسی طرح مواقف حشر و نشر مین بھی اہوال قیامت سی نہ گھبرائینگے **نکتہ** ہر شخص کا ثبات قبر مین ہو یا مابعد قبر اوسنا ہی ہوگا جتنا کہ
وہ دنیا مین توحید پر ثابت رہیگا جو شخص بیان حق پر ہے حق کہتا ہے حق کو جلدی سے مان لیتا ہے گو اوسکا دشمن جانی ہی کیون نہ ہو وہ شخص قبر وغیرہ مین
بھی بہت جلد جواب دیگا اور قیامت کے ہولون سی محفوظ رہیگا اللھم وفقنا وثبتنا بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین **فائدہ** طیبی رحمہ اللہ نے
شرح مشکات شریف مین لکہا ہی کہ اس سے معلوم ہوا پہر دلیل نہین ہی کہ مومن پر قبر مین عذاب ہوتا ہی پہر کیون کہتی ہین کہ یہ آیت شریف مقدمۂ عذاب قبر مین نازل
ہوئی ہی اسکا یہ جواب دیا ہے کہ فتنۂ مومن چونکہ ترغیب و ترہیب کے واسطے ہوتا ہے اور قبر ہول و وحشت کی جگہ ہے اور عادۃً فرشتون کی ملاقات انسان کو
پریشان کردیتی ہے شاید اس لیے جو احوال کہ بندے پر قبر مین گذرتے ہین اون کا نام تغلیباً عذاب قبر رکہدیا ہو کرمانی رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح جواب دیا ہے

وصل منکرین عذاب قبر کے بیان مین جاننا چاہیے کہ زندیق ملحد قبر کے عذاب اور اوسمین فراخی تنگی کا انکار کرتے ہین چند اعتراض لیے
جاتے ہین یون کہتے ہین کہ جب ہم قبر کو کہول کر دیکہتے ہین تو ہم نہین پاتے کہ فرشتے مردے کو لوہے کے گرز دن سے مارتی ہین نہ اوسمین سانپ اور اژدہا ہین نہ
آگ شعلہ مارتی ہوئی نظر آتی ہی بلکہ اگر مردے کی آنکہون پر پارہ سینے پر رائی کا دانہ رکہتے ہین تو اوسے جون کا تون رکہا ہوا پاتے ہین ہرگز کوئی حرکت و تغیر اوسمین
محسوس نہین ہوتا ہے قبر کی مسافت کو مساحت کرتے ہین تو وہ حالت سابقہ پر ہوتی ہی جیسی کہودی تھی ویسی ہی ہوتی ہی کیونکر اوسکے مد بصر تک فراخ ہوجاتی ہے
اور کس طرح تنگ ہوتی ہی ہم تو زیادہ کم ہرگز نہین پاتے ہین یہ تنگ لحد کیونکر گنجایش رکہتی ہی کہ اسمین مردہ اور فرشتے اور موحش صورتین یا مونس حورتین سما سکین یہ
یہ تو زندیقون ملحدون کی تحقیق ہی۔ رہے انکے بہائی بند گمراہ بدعتی سو وہ یون کہتے ہین کہ جو حدیث مقتضای حس و عقل کی مخالف ہی وہ یقینی خطا ہی اوس حدیث کے
ناقل سی خطا واقع ہوئی ہے کہتے ہین ہم دیکہتے ہین کہ جس شخص کو سولی دیجاتی ہی وہ لکڑی پر لٹکا ہوا ہی نہ وہ کسی طرح کی حرکت کرتا ہی نہ کوئی اوس سی سوال کرتا ہے
نہ وہ کسی طرح کا جواب دیتا ہی نہ اوسکا جسم آگ مین شعلہ مارتے نظر آتا ہے یا جس کسی کو شیر وغیرہ نی پہاڑ کہایا یا پرندون نی اوسی نوچ کہسوٹ ڈالا یا سانپ وغیرہ نے کہالیا
اور اوسکی بدن کی اجزا درندون کی پیٹونمین اور طیور کی پوٹونمین پہونچ گئے اور وہ ہوا مین متفرق ہوگئی ایسے شخص کے اجزا کیونکر مسئول ہوسکتی ہین فرشتون کا سوال اسکی
آدمی سی کیونکر تصور مین آسکتا ہی با این ہمہ پہر یہ کس طرح ہوسکتا ہی کہ قبر اوسکے لیے ایک روضہ ریاض جنت سی یا ایک گڑہا آگ کی گڑہون سی ہوجائے اور قبر اس قدر
تنگ کس طرح ہوسکتی ہی کہ پسلیان آپس مین ملجائین بلکہ یہ سب کچہہ اون حالات کی طرف اشارہ ہی جو کہ روح پر عذاب روحانی سی وارد ہوتی ہین اور ان باتونکی لیے موضوع
لغت عرب پر کوئی حقیقت نہین ہی یہ تقریر منکرون کی قرطبی و حافظ ابن قیم رحمہما اللہ تعالی نی ذکر کی ہی۔ علماء اہل سنت رضی اللہ عنہم نے اس انکار کا یون جواب دیا ہے
کہ جو لوگ دفن کیے جاتے ہین یا اونکو سولی دیجاتی ہی اللہ تعالی نی اونکی ماجرا کو مکلفین کی آنکہون سی چہپا دیا ہی جسطرح فرشتون کی دیکہنے کو اونسی چہپایا ہی باوجود اسکے کہ
انبیاء علیہم السلام اونکو دیکہتی ہین اور اونسے بات چیت کرتے ہین دیکہو جبریل علیہ السلام حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین آتے جاتے تھی القاء وحی
کرتے آپ اونسی وحی لیتی اور حاضرین مجلس شریف نہ اونکو دیکہتی نہ اونکی بات سنتے تھے باوجود اسکے کہ وہ سب ایک ہی جگہہ بیٹہے ہوتی اس سی معلوم ہوا کہ بصر کا ادراک
ایک ایسی چیز ہے کہ اوسکا پیدا کرنیوالا خاص حق تعالی ہی ہی آدمی کو اوسمین کسی طرح کا دخل و اختیار نہین ہی جب کبہی چاہتا ہے تو اوس ادراک کو زید کے لیے پیدا کردیتا ہے
عمرو کے لیے نہین کرتا مثلا کبہی بہت لوگون کو تہوڑا کر دکہاتا ہی اور تہوڑون کو بہت جیسا کہ خود کلام پاک مین ارشاد فرمایا ہے واذ یریکموھم اذ التقیتم فی اعینکم
قلیلا ویقللکم فی اعینھم لیقضی اللہ امرا کان مفعولا والی اللہ ترجع الامور ابن ابی شیبہ ابن جریر ابن ابی حاتم ابو الشیخ ابن مردویہ نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہی کہ کفار بدر کے دن ہماری آنکھون مین تہوڑے کر دیے گئے یہانتک کہ ایک آدمی میری پہلو مین تہا مینے اوس سی کہا کہ ہم تو انکو ستر آدمی دیکہتے ہین اوسنے کہا نہین بلکہ وہ سو ہین یہانتک کہ ہمنے ایک ایک آدمی کو اونمین سے پکڑا اوس سی پوچہا اوسنے کہا کہ ہم ہزار تہے انتہے بلکہ بدر کے دن تو شیطان نے فرشتون کو اوترتے ہوی دیکہا اور مشرکون نے اونکو نہ دیکہا جیسا کہ اللہ پاک نی خود ارشاد فرمایا ہی واذ زین لهم الشيطان اعمالهم الی قوله انی اری ما لا ترون ابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ وبیہقی نے دلائل مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ ابلیس ایک لشکر مین شیاطین کی بصورت ایک آدمی کے بنی مدلج سی آیا اور اوسکی ساتھ نشان تہا اور شیطان سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت مین پس شیطان نی کہا نہین ہی کوئی غالب واسطی تمہاری آج لوگون سی اور مین تمہاری لیی پشت پناہ ہون اور جبرئیل علیہ السلام ابلیس پر متوجہ ہوئی جبکہ اوسنی اونکو دیکہا تو اوسکا ہاتھ ایک مشرک کے ہاتھ مین تہا اوسنی اپنا ہاتھ چہوڑا لیا اور پیٹھ دیکے بہاگا اور اوسکا گروہ بہی بہاگا اوس آدمی نے کہا ای سراقہ تو تو ہماری پناہ ہی اوسنی کہا بیشک مین وہ دیکہتا ہون جو تم نہین دیکہتی اور یہ جب کہا کہ اوسنی ملائکہ کو دیکہا انی اخاف الله والله شديد العقاب اور جبکہ لوگ بعض بعض سی قریب ہو گئی تو اللہ تعالی نی مسلمانون کو مشرکون کی آنکھون مین تہوڑا کر دیا اور مشرکون کو مسلمانون کی آنکھون مین تہوڑا کر دکہایا تو مشرکون نی کہا یہ کون لوگ ہین دہوکا دیا انکو انکے دین نی یہ اسلیی کہا تہا کہ وہ مسلمانونکی آنکھون مین قلیل ہین اور یہ گمان کیا کہ وہ اب اونکو ہزیمت دینگی اسمین اونکو شک نہ تہا انتہے دیکہو اللہ پاک نی شیطانون کی صفت مین فرمایا ہی کہ انه يراكم هو وقبيله من حيث لا ترونهم یعنی بیشک شیطان تمکو دیکہتا ہے وہ اور اوسکا گروہ اوس جگہ سے کہ تم اونکو نہین دیکہتے ہو اس سب سی معلوم ہوا کہ بصر کا ادراک مخلوق خدا تعالی ہی جسکو چاہتا ہے دیتا ہی جس سی چاہتا ہی روک لیتا ہی امام ابوبکر بن العربی رحمہ اللہ نے اس انکار کا یہی جواب دیا ہی اور امام الحرمین جوینی نے بہی اسی کی مثل کہا ہی امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی رضی اللہ عنہ نے احیاء علوم الدین مین بعد ذکر عذاب قبر وغیرہ کے یون فرمایا ہی کہ جب تو کہے کہ ہم کافر کو اوسکی قبر مین ایک مدت مشاہدہ کرتی ہین اور اوسکو قبر مین دیکہتی ہین اور ان چیزون سی کسی چیز کا مشاہدہ نہین کرتے ہین سو بخلاف مشاہدے کے تصدیق کی کیا وجہ ہی پس تو جان لی کہ تیری لیی ان چیزونکی تصدیق مین تین مقام ہین (۱) پہلا مقام اور یہی اظہر واصح واسلم ہے یہ ہی کہ تو تصدیق کری ساتھ اسکے کہ سانپ موجود ہین اور وہ میت کو کاٹتی ہین لیکن ہم اسکا مشاہدہ نہین کرتی اسلیی کہ یہ آنکھ مشاہدہ امور ملکوتیہ کی لیاقت نہین رکہتی اور جو چیز آخرت سی تعلق رکہتی ہے وہ عالم ملکوت سی ہے کیا تو نہین دیکہتا ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کس طرح نزول جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ایمان لاتی تہے حال آنکہ وہ اونکا مشاہدہ نہین کرتے تہے اور اس بات کے ساتھ ایمان لاتی تہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکا مشاہدہ کرتی ہین پس اگر تو اسکے ساتھ ایمان نہین لاتا ہے تو ملائکہ ووحی مین ایمان کا صحیح کرنا تجہپر زیادہ تر اہم ہی اور اگر تو اسکے ساتھ ایمان لی آیا ہی اور اس بات کو جائز رکہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس چیز کا مشاہدہ فرماتی ہین جسکا امت مشاہدہ نہین کرتی ہی تو پہر تو اسکو میت مین کیون نہین جائز رکہتا ہے اور جسطرح کہ فرشتے آدمیون اور حیوانون کی مشابہ نہین ہین اسی طرح وہ سانپ بچہو جو میت کو قبر مین کاٹتے ہین ہماری عالم کے سانپ بچہو کی جنس سی نہین ہین بلکہ وہ اور ہی جنس ہین جسکا ادراک دوسرے حاسہ سی ہوتا ہی (۲) دوسرا مقام یہ ہے کہ تو سوتے کے احوال کو یاد کری اور اس بات کو کہ وہ اپنی خواب مین دیکہتا ہی کہ اوسی ایک سانپ کاٹ رہا ہی اور وہ اوس سی ایذا پاتا ہی یہانتک کہ خود کو اپنی خواب مین دیکہتا ہی کہ وہ چیختا چلاتا ہی اوسکی پیشانی عرقناک ہوتی ہی اور کبہی اپنی جگہہ سی حرکت کرتا ہے وہ ان سب باتون کا ادراک اپنی جان سی کرتا ہی اور ایذا پاتا ہی جیسے جاگتا ایذا پاتا ہے اور دیکہتا اوسکا مشاہدہ کر رہا ہے حال آنکہ تو اوسکے ظاہر کو ساکن دیکہتا ہی اور جو سانپ کہ اوسکی حق مین موجود ہی اور وہ عذاب جو اوسکی حق مین حاصل ہی تو اوسے اوسکے گرد نہین پاتا ہی کیونکہ وہ تیری حق مین مشاہد نہین ہی اور جبکہ عذاب کاٹنے کی ایذا مین ہوا تو درمیان خیالی سانپ کی اور اوس سانپ کے جو کہ مشاہد ہی کسی طرح کا فرق نہین ہی (۳) تیسرا مقام یہ ہے کہ تو خوب جانتا ہی کہ سانپ بنفسہ ایذا نہین دیتا ہے بلکہ وہ چیز ایذا دیتی ہی جو اوس سی تجہکو ملاقی ہوتی ہی اور وہ زہر ہے پہر زہر بہی موذی نہین ہی بلکہ موذی الم ہی بلکہ عذاب تیرا اوس اثر مین ہی جو کہ تجہ مین زہر سی حاصل ہوتی ہی سو اگر مثل اس اثر کا بغیر سم کے حاصل ہو جاوی تو متعذر عذاب وافر ہوگا اور تعریف اس نوع کی عذاب سی ممکن نہو گی مگر باین طور کہ نسبت کیا جاوی طرف سبب کے جسکی طرف

و عادت مین منسوب ہوتا ہی اسلیے کہ مثلاً اگر انسان مین ایک لذت پیدا کیجاوی بغیر مباشرت صورت جماع کی تو اوس لذت کی تعریف ہوگی مگر ساتھ اضافت کے
طرف جماع کے پس اضافت تعریف بالسبب ہوئی اور ثمرہ سبب کا حاصل ہوجاویگا گو صورت مسبب کی حاصل ہنوا و سبب کا ارادہ اوسکے ثمرے کی وجہ سی کیا جاتا ہے
نہ اوسکی ذات کی وجہ سی اور یہ سانپ بچھو وغیرہ مہلک صفتین ہین کہ موت کے وقت ایذا دینے الم دینے والی نفس مین منقلب ہوجاتی ہین پس اونکا الم مثل الم کاٹنے
سانپون کی ہوتا ہی بغیر وجود سانپون کی اور صفت کا موذی منقلب ہوجانا مثل انقلاب عشق کی ہی کہ وہ معشوق کے مرتے وقت موذی بنجاتا ہی کیونکہ عشق تو لذیذ
تھا پھر ایک ایسی حالت طاری ہوئی کہ وہ لذیذ بعینہ مولم ہوگیا یہانتک کہ عاشق کے دل میں انواع عذاب سی وہ چیز نازل ہوئی کہ اوسکے ہوتے ہوئے اسکی تمنا کرتا ہی کہ
کاش عشق و وصال سی مزہ نہ اوٹھاتا بلکہ یہی بعینہ ایک نوع ہے انواع عذاب میت سے اسلیے کہ اوسکے نفس پر عشق دنیا مین مسلط ہوگیا سو یہی مال زمین جاہ و اولاد
خویش اقارب جان پہچان کے لوگ اوسکے معشوق ہوگئے جس شخص کو کہ ان چیزون کے استرداد کی امید نہین ہی اگر اوسکی حالت حیات مین یہ سب اوس سی لے لیا جاوے
تو تو دیکھتا ہی کہ اوسکا کیا حال ہوگا کیا اوسکی شقاوت عظیم نہ ہوگی اور اوسکا عذاب سخت نہ ہوگا اور وہ تمنا نہ کریگا اور نہ کہیگا کہ کاش میرے لیے کبھی مال نہوتا نہ کبھی
جاہ ہوتی کہ مین اوسکے فراق سی اندیلعہ پاتا پس موت عبارت ہی دنیا کی ساری چیزون سی یکبارگی مفارقت کرنا اور مقصود یہ ہی کہ آدمی کبھی اپنی گھوڑی کو سطرح دوست رکھتا
ہے کہ اگر اوسکو اختیار دیا جاوی ان دو باتون مین کہ اوس سی گھوڑا لیا جاوے یا اوسکو بچھو کاٹے تو وہ بچھو کے کاٹنے پر صبر کرنیکو اختیار کریگا تو اب اوسکی نزدیک گھوڑے کی
جدائی کا زیادہ تر عظیم ہے بچھو کے کاٹنے سے اور اوسکی محبت گھوڑے کے لیے وہی اوسکو کاٹیگی جبکہ اوس سی اوسکا گھوڑا لیا جاویگا پس چاہیے کہ اس کاٹنے کی واسطے
تیاری کری کیونکہ موت ہی اوس سی اوسکے گھوڑے گھر زمین کو اہل و عیال و اولاد کو دوست آشنا جان پہچان والونکو لیکی اوس سی اوسکی جاہ و قبول کو چھین لیگی بلکہ
کان آنکھ اعضا کو اوس سی لیجاویگی اور وہ اس سبب کے رجوع سی مایوس ہوگا سو یہ اوسپر سانپ بچھوؤن سی بڑھکر ہے جیسے اگر یہ اوس سی لیلیا جاوی اور وہ زندہ ہو پس
ایسے ہی جبکہ وہ مریگا کیونکہ ہم بیان کر چکے ہین کہ جو شخص معنی آلام و لذات کا ادراک کرتا ہی وہ نہین مرتا بلکہ اوسکا عذاب موت کے بعد زیادہ تر سخت ہوتا ہی اسلیے
کہ وہ زندگی مین تو کئی اسباب سے متسلی ہوجاتا تھا جو کہ اوسکے حواس کو مشغول کردیتے تھے اور اس سی تسلی ہوجاتی تھی کہ وہ شی اوسکی طرف رجوع کرا دی جاویگی
عوض عود کری موت کے بعد تو کوئی شی تسلی کی باقی نہین رہی اس واسطے کہ تسلی کی رگ بند کردی گئی اور یاس حاصل ہوگیا ؎ سیر بادر ہوس آباد تمنا کردیم
منزل یاس زہر انگیز نزدیک ست + پس اگر وہ دنیا سے ہلکا پھلکا تھا تو سلامت رہیگا جیسا کہ وارد ہوا ہی نجا المخففون یعنی ہلکے پھلکون نی نجات پائی اور
اگر بھاری بوجھل ہے تو اوسکا عذاب عظیم ہوگا ؎ ثورہ از کثرت اسباب بر خود تنگ میداری + سبک روحان چو بوی گل فرو بستند محملہا + حضرت حجۃ الاسلام
رحمہ اللہ کی نہایت نفیس کلام اس نوع کا بیان فرمایا ہے مثالین بیان کرکے خوب سمجھایا ہے آیک جماعت ایمہ نی جواب قاضی ابوبکر بن العربی رحمہ اللہ پر کفایت
کی ہی اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین بسط کیا ہی اور جواب قاضی صاحب مرحوم پر بڑھایا ہے بیان اوسکا استیفا کردینا چاہیے گو طول ہو کیونکہ مسئلہ
مہم ہی اور ایمان اوسکی ساتھ متعین ہی حافظ صاحب بسط کلام ابن العربی مین فرماتے ہین اگرچہ اونہون نی اسکے ذکر کے ساتھ تعرض نہین کیا لیکن وہ اوسکا بسط ہوسکتا
ہے کہتے ہین کہ اللہ تعالی اس دار یعنی دنیا مین وہ چیز پیدا کرتا ہے جو کہ اس سی یعنی عذاب قبر سے بہی زیادہ تر عجیب ہی جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نازل ہوا کرتے تھی اور کبھی آپ لوگ اونکو نہ دیکھتے نہ سنتے اور آپ کے لیے مرد کی شکل بنکر آتے آپ سی ایسا کلام کرتے جسکو وہ سنتا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوتا
اور کبھی اونکو نہ دیکھتا نہ سنتا اور اسی طرح آپ کے سوا اور انبیاء علیہم السلام اور کبھی آپ کو وحی آتی مثل آواز جرس کے اور اوسکو آپ کے سوا اور حاضرین نہ سنتے
یعنی ہماری درمیان مین بلند آواز سے بات چیت کرتے ہین اور ہم اونکو نہین سنتے فرشتے کفار کو کوڑون سی مارتی اور اونکی گردنین مارتی تھے اور اونپر چیختے چلاتے
تھے حال آنکہ مسلمان اونکی ساتھ تھے نہ اونکو دیکھتے نہ اونکی باتین سنتے تھے اللہ تعالی نی بنی آدم کو بہت سی چیزون سی جو کہ زمین مین حادث ہوتی ہین حجاب مین رکھا
ہے حال آنکہ وہ چیزین اونہین کی درمیان مین ہین جبریل علیہ السلام حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھاتے آپ سی قرآن شریف کا دور کرتے اور حاضرین محفل

اونھون نے نہیں سنتے تھے جو شخص اللہ سبحانہ کو جانتا پہچانتا ہے اوسکی قدرت کا اقرار کرتا ہے وہ کیونکر اس بات کو اوپرا سمجھتا ہے کہ اللہ تعالی یہ سب چیزیں شاہدات غیر کو
جس سے بعض ابصار خلق کو مصروف و ممنوع کردی اپنی سی حکمت اور اونکی رحمت کی لیے کیونکہ وہ اوسکے دیکھنے سننے کی طاقت نہیں رکھتے ہین بندے کی سماعت مصیبات
زیادہ تر ضعیف ہے اس سے کہ وہ مشاہدہٴ عذاب قبر کے واسطے ثابت رہ سکے جن لوگون نے اوسکو سنا اونمین سے بہت سے بیہوش ہوگئے اونپر غشی طاری ہوگئی تہوڑی دیر کے
ہی زندگی سے متمتع نہوے بعض کا پردۂ قلب منکشف ہوا پہر مرگئے پس حکمت الٰہی مین کسطرح اسکا انکار کرتا ہے کہ اونے ایک پردہ چھوڑا ہے کہ وہ درمیان فرشتون کے
اور درمیان انسکی رویت کے حائل ہوتا ہے یہانتک کہ جب وہ پردہ کہولدیا جاویگا تو اوسکو دیکہہ لینگے عیاناً مشاہدہ کرلینگی پہر یہ بات ہے کہ ہم مین سے بندہ اسپر
قادر ہے کہ وہ میت کی آنکہ اور سینے سی پارے کو اور رائی کے دانے کو زائل کرسکتا ہے پہر اوسکو جلدی ہی دکر سکتا ہے تو پہر فرشتہ کیونکر اس سی عاجز ہوسکتا ہے اور
اللہ تعالی کس طرح اوسکو اسپر قدرت نہین دیسکتا ہے حالانکہ وہ تو ہر شی پر قادر ہے اور کس طرح قدرت اوسکی اس سی عاجز ہوسکتی ہے کہ پارے کو اوسکی آنکہون پہ
اور دانہٴ خردل کو اوسکے سینے پر باقی رکہی کہ اوس سی گرنہ پڑی۔ امر برزخ کا اوس چیز پر قیاس کرنا جسکا لوگ مشاہدہ کرتے ہین یہ نہین ہے مگر صرف جہل و ضلال اور
تکذیب اصدق الصادقین اور تعجیز رب العالمین حالانکہ یہ غایت جہل و ضلال ہے اور جبکہ ہم مین سی ایک اسپر قادر ہے کہ قبر کو دس گز یا زیادہ طول و عرض مین وسیع
کردی اور اسکی وسعت کو لوگون سی مستور رکہے اور جسکو چاہے اوسپر مطلع کردی تو پہر رب العالمین کیونکر اس سی عاجز ہوسکتا ہے کہ اوسکو جتنا چاہے جسپر چاہے کشادہ فرمادے
اور بنی آدم کی آنکہون سی اوسکو مستور رکہی کہ وہ تو اوسکو تنگ دیکہین حال آنکہ وہ بہت وسیع اور نہایت خوشبو اور بغایت امن و نور ہو اور وہ اوسکو نہ دیکہین
سر مسئلہ کا یعنی بھید دگر اوسکا یہ ہے کہ یہ فراخی و تنگی اور روشنی و سبزی اور آگ اوس جنس سی نہین ہے جو کہ اس عالم مین معہود و معروف تہی اور اللہ سبحانہ نی بنی آدم کو
اس گہر مین اوسی چیز کا مشاہدہ کرایا ہے جو کہ اوس سی ہے اور اوسمین ہے رہی وہ چیز جو کہ امر آخرت سے ہے سو اوسپر پردہ چہوڑ دیا ہے تاکہ اوسکا اقرار اور اوسکا ایمان
اونکی سعادت کا سبب ہو پہر جب وہی پردہ اوٹہایا جاویگا تو عیاناً مشاہدہ ہوگا میت اگر لوگون کی درمیان مین رکہا ہوا ہو تو بہی یہ بات ممتنع نہین ہے کہ اوسکے
پاس دو فرشتے آوین اوس سی سوال کرین بغیر اسکے کہ حاضرین کو اسکا شعور ہو اور میت اونکو جواب دے بدون اسکی کہ وہ اوسکے کلام کو سنین اور فرشتے اوسکو مارین
بغیر اسکے کہ حاضرین اوسکی ضرب کو مشاہدہ کرین دیکہو یہ ایک ہم مین سی اپنے صاحب کے برابر سوتا ہے پہر وہ نیند مین عذاب کیا جاتا ہے مارا جاتا ہے دردناک ہوتا ہے
اور جاگنے کو اسکی کچہہ بہی خبر نہین ہوتی ہے اور کبہی الم ضرب کا سوتے کے جسم کی طرف سرایت کرتا ہے ایک یہ اعظم استبعاد سی ہے کہ فرشتہ پتہر کو شق کردی حال آنکہ اللہ سبحانہ
نے پتہر کو ملک کی لیے ایسا کر دیا ہے جیسے ہوا طیور کے واسطے پتہر اجسام کثیف کے واسطے حاجب ہوتی ہین اس سی یہ نہین لازم آتا ہے کہ ارواح لطیف اونمین داخل ہوسکین
یہ نہین ہے مگر افسد قیاس۔ اسی قیاس اور اسکی مثل اور قیاسات فاسدہ سی رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی گئی پہر وہ آگ و سبزہ جو کہ قبر مین ہے دنیا کی آگ سی نہین ہے
نہ دنیا کی نبات سی کہ جو دنیا کی آگ اور اوسکی سبزہ کا مشاہدہ کرتا ہے وہ اوسکا بہی مشاہدہ فرماوے وہ تو آخرت کی نار اور اوسکی سبزہ سی ہے وہ آگ دنیا کی آگ سی سخت تر
ہے اہل دنیا کو اوسکا احساس نہین ہوتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی میت پر اوس مٹی کو اور اون پتہرون کو جو اوسکے اوپر نیچے ہین گرم کردیتا ہے یہانتک کہ وہ دنیا کے
انگارون سی بہی زیادہ ترگرم ہوجاتی ہین اہل دنیا اگر اونکو چہوئین تو اونکو اوسکا احساس نہو بلکہ اس سی بہی زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ دو آدمی دفن کیے جاتے ہین
ایک دوسرے کے برابر ہوتا ہے اور یہ آگ کے گڑہے مین ہے کہ اوسکی گرمی اوسکے پڑوسی تک نہین پہونچتی ہے اور وہ جنت کے چمن مین ہے کہ اوسکی راحت و نعیم اوسکی جار
تک نہین پہونچتی پروردگار جل شانہ کی قدرت اس سی بہی وسیع تر اور عجیب تر ہے اللہ تعالی نی تو ہمکو اپنی قدرت کی نشانیون سی اسی دنیا مین وہ نشانیان دکہائی
ہین کہ وہ اس سی بہی بہت بڑہکر ہین لیکن نفوس اوس چیز کی تکذیب کے عاشق ہین جنکو اونکے علم نے احاطہ نہین کیا ہے مگر وہ جسکو اللہ تعالی توفیق دی اور وہ سکو
بچالی کافر کے لیے دو تختیان آگ کی بچہائی جاتی ہین کہ جنکی وجہ سی اوسپر قبر شعلہ مارتی ہے جیسے تنور شعلہ مارتا ہے اللہ سبحانہ جب چاہتا ہے تو اپنے بعض بندون کو اوسپر
مطلع کردیتا ہے اور اونکے غیر سے اوسکو چہپاتا ہے کیونکہ اگر سارے بندے مطلع ہوجاوین تو تکلیف کی حکمت اور ایمان بالغیب جاتا رہے اور لوگ دفن کرنا چہوڑدین جیسا کہ

صحیح مین وارد ہوا ہی کہ اگر یہ بات نہوتی کہ تم دفن نہ کرو تو مین اللہ سے سوال کرتا کہ وہ تمکو سنا دے عذاب قبر سی جو مین سنتا ہون چونکہ یہ حکمت ہمائمکی حق مین
منتفی تہی اسلیے وہ اوسکو سنتے اور اوسکا ادراک کرتی مین جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خچر بدکا تہا اور قریب تہا کہ آپکو گرادی جبکہ آپکا گذر ایسی شخص پر
ہوا جو اپنی قبر مین معذب ہو رہا تہا **حکایت** حافظ صاحب فرماتی ہین مجہے حدیث کی میرے صاحب ابو عبد اللہ محمد بن وزیر حرانی نی کہ وہ اپنے گہر سی بعد عصر کے
باغ کی طرف نکلی کہتے ہین کہ ذرا پہلے سورج ڈوبنے سے مین قبرون کی درمیان مین پہونچا پس ناگاہ اونمین سی ایک قبر تہی اور وہ انگارا تہی جیسے شیشہ گرکی بھٹی اور
میت اوسکی وسط مین تہا مین اپنی آنکہون کو ملنے لگا اور کہتا تہا کہ مین سوتا ہون یا جاگتا ہون پہر مینے شہر کی فصیل کی طرف التفات کیا تو مینے کہا واللہ مین سوتا
نہین ہون پہر مین اپنی گہر کی طرف گیا حال آنکہ مین مدہوش تہا گہر والے میرے سامنے کہانا لائے مین نہ کہا سکا پہر مین شہر مین گیا قبر والے کا حال پوچہا ناگاہ
وہ مکاس تہا کہ اوسی دن مرا تہا پس اس آگ کا قبر مین دیکہنا ایسا ہے جیسے فرشتے جن کبہی دکہائی پڑجاتی ہین جسکو اللہ چاہتا ہے دکہا دیتا ہی **حکایت**
ہمکو حدیث کی ہماری صاحب ابو عبد اللہ محمد بن حبان سلالی نی یہ اللہ کے نیک بندون مین سی تہی اور سچے آدمی تہی کہتے ہین کہ بغداد مین ایک آدمی لوہارون کے
بازار کی طرف آیا اوسنے چہوٹی میخین بیچین ہر میخ کے دو سر تہے ایک لوہار نے اونکو لیلیا اوسنی اونکو تپانا شروع کیا وہ نرم نہین ہوتی تہین یہانتک کہ اوسکو
ٹہوکنے پیٹنے سے عاجز ہوا بائع کو تلاش کیا پہر اوسکو پایا اوس سی کہا یہ میخین تیری پاس کہان سی آئین اوسنے کہا مجہے مل گئین وہ اوس سی پوچہتا رہا یہانتک کہ اوسنی
بتادیا کہ اوسنی ایک قبر کہلی پائی اوسمین میت کی ہڈیان تہین ان میخون سی جکڑی ہوئی تہین مینے بہت تدبیر کی کہ اونکو نکالون مگر نہ نکال سکا پہر مینے ایک پتہر لیا
اوسکی ہڈیون کو توڑا اور میخون کو جمع کیا راوی کہتا ہے کہ مینے اون میخون کو بچشم خود دیکہا حافظ صاحب کہتے ہین مینے کہا کہ اونکی صفت کیا تہی راوی نے کہا ہر
میخ کی دو سر تہی حافظ صاحب مرحوم نی بعد اسکی بہت سی حکایتین اس باب مین ذکر فرمائین پہر کہا کہ یہ اخبار اور اونکے اضعاف در اضعاف کی اضعاف اس قدر ہین کہ
یہ کتاب اونکی گنجایش نہین رکہتی ہی اللہ سبحانہ نے اپنے بعض بندونکو قبر کا عذاب اور اوسکی نعیم ظاہر طور دکہادی ہی رہا خواب مین دیکہنا سو اگر ہم اوسکو ذکر کرین
تو متعدد کتابین ہنجائین جو کوئی اونپر واقف ہونا چاہے اوسے چاہیے کہ کتاب منامات ابن ابی الدنیا کتاب البیان قیروانی وغیرہ کو ملاحظہ فرمالی مجملہ حکایات اس
باب کی آیندہ مذکور ہونگی حافظ صاحب مرحوم فرماتی ہین کہ اللہ تعالی نی امر آخرت کو اور جو اوس سی متصل ہی محجوب کردیا ہی ادراک مکلفین سی اس گہر مین اوسکو چہپا دیا ہے
اور یہ اوسکی کمال حکمت سی ہے اور اسلیے کہ مومنین بالغیب اپنی غیر سی ممتاز ہوجاوین پس اول امر آخرت کا یہ ہی کہ فرشتے محتضر پر نازل ہوتی ہین اور اوسکے قریب
بیٹھتے ہین اور وہ اونکو ظاہر ظہور مشاہدہ کرتا ہے اونکے ساتہ کفن و حنوط ہوتا ہے جنت سے یا نار سی حاضرین کی دعای خیر یا شر پر آمین کہتی ہین اور کبہی محتضر
کو سلام کرتی ہین وہ اونکو جواب دیتا ہی کبہی لفظ سے کبہی اشارے سی کبہی دل سی جبکہ اوسکو نطق و اشارے کی قدرت نہین ہوتی ہی پہر کبہی بعض حاضرین اوسکو سنتی
ہین محتضر کہتا ہی مرحبا اہلا و سہلا و مرحبا بہذہ الوجوہ **حکایت** مجہی میری شیخ یعنی ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بعض محتضرین سی خبر دی مجہی معلوم نہین کہ خود
اونہون نی مشاہدہ فرمایا یا کسی نے اونکو خبر دی کہ اونہون نی اوس محتضر کو یہ کہتے سنا علیک السلام ہہنا اجلس یعنی محتضر نے فرشتے سے کہا تجہپر سلام ہو یہان بیٹھ
حکایت خیر نساج رضی اللہ عنہ کا قصہ مشہور ہی کہ اونہون نی موت کے وقت فرمایا تو صبر کر اللہ تجہے عافیت مین رکہی کیونکہ جس چیز کے ساتہ تو مامور ہے وہ فوت نہوگی
اور مین جسکی ساتہ مامور ہون وہ فوت ہوگی پہر پانی منگایا وضو کیا نماز پڑہی پہر کہا جاری کر جسکا تو حکم کیا گیا ہے اور انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی اور حکایت عمر بن
عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی پہلے گذر چکی ہے اور اس سی یہ قول اللہ پاک کا کفایت کرتا ہی فلولا اذا بلغت الحلقوم و انتم حینئذ تنظرون و نحن اقرب الیہ منکم
و لکن لا تبصرون یعنی ہم زیادہ تر قریب ہین طرف اوسکی تم سی ساتہ ہمارے فرشتون اور قاصدون کی لیکن تم اونکو نہین دیکہتی ہو سو یہ تو اول ہی امر ہی حالانکہ
وہ نہ ہمکو دکہائی دیتا ہی نہ ہم اوسکا مشاہدہ کرتی ہین اور وہ اسی گہر مین ہی پہر کتاب الروح مین یہ فرمایا ہی کہ اللہ تعالی نی تین گہر بنائی ہین ایک گہر دنیا دوسرا گہر برزخ
تیسرا دار القرار اور ہر گہر کے لیے احکام قرار دیے ہین کہ وہ ما سوی کی ساتہ خاص ہین اور اس انسان کو بدن و نفس سی مرکب فرمایا ہی دار دنیا کے احکام کو بدنون پر جاری کیے

۱۵ یعنی سارہا
محصل یعنی ۱۷۱۲

اور روحین اونکی تابع ہین اوراسی لیی اپنی احکام شرعیہ کواوس چیز پر مرتب کیاہی جوکہ زبان اور اعضا کے حرکات سی ظاہر ہوتی ہے گو نفوس مین اوسکی
خلاف ہی مضمر کیون نہو اور برزخ کے احکام کو روحون پر رکہاہی اور بدنون کو اوسمین اونکا تابع کیاہی سو جس طرح احکام دنیا مین روحین بدنون کی تابع ہین اور
بدنونکی ایذا سی اینا پاتی اور اونکی راحت سی لذت لیتی ہین اور بدن ہی مباشر اسباب نعیم وعذاب کے ہوتے ہین اسی طرح برزخ مین بدن روحون کی نعیم وعذاب
مین تابع ہین اور ارواح ہی اوس وقت مباشر عذاب ونعیم کی ہوتی ہین پس یہان بدن ظاہر اور روحین پوشیدہ ہین اور بدن ارواح کی لیی مثل قبور کے ہین
اور وہان روحین ظاہر اور بدن اپنی قبور مین پوشیدہ ہین احکام برزخ کے ارواح پر جاری ہوتی ہین پہر نعیماً وعذاباً اونکے بدنون کی طرف سرایت کرتی ہین
جیسے کہ احکام دنیا بدنون پر جاری ہوتی ہین پہر نعیماً وعذاباً اپنی روحون کی طرف سرایت کرتی ہین پس تو اس مقام کو اپنے علم سی احاطہ کرلی اور جیسا چاہیی اسکو
ویسا سمجہہ بوجہہ لی جو کوئی اشکال داخل خارج سی تجہپر وارد کرینگی اوسکو یہ تجہسی زائل کردیگا **فائدہ** حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نی ابیات مین فرمایاہی کہ تو عذاب قبر کے
ساتہ جازم اعتقاد ہو کہ اسکے سبب سی ہدایت کی راہ مین چلی یعنی تو وجوباً اعتقاد عذاب قبر کے ساتہ جزم کر اور منکر سوال کی بہی بدعتی اور معتزلہ ہین اس سی معلوم
ہوتاہی کہ فقط سوال کی منکر ہین حال آنکہ وہ تو سوال اور مابعد سوال سب کے منکر ہین حافظ نے ابیات مین صرف سوال کا انکار ذکر کیا غرض اونکی یہ ہی کہ سوال تو
اول ہی امر ہے جب اسکا انکار کیا تو جو اوسکے بعد ہے بطریق اولی اوسکی منکر ہونگی اس لیی اونہون نی صرف اسی کے ذکر پر کفایت کی دوسری یہ بات بہی معلوم ہوتی
ہے کہ ساری معتزلہ عذاب قبر کے منکر ہین حال آنکہ تفسیر النار یعرضون علیہا مین اس سی پہلے گذر چکاہی کہ زمخشری نی کہاہی کہ اس آیت سی عذاب قبر پر استدلال کیا
ہے اور اس بات کو برقرار رکہا رد نہ کیا سورۂ طہ مین معیشت ضنک کی تفسیر مین ابوسعید خدری سی نقل کیا ہے کہ یہ عذاب قبر ہے اس قول کو بہی رد نہ کیا اس
سی معلوم ہوا کہ وہ عذاب قبر کا قائل ہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتی ہین اما قول اہل البدع پس ابوہذیل اور مریسی نی کہاہی کہ جو شخص سمت ایمان سی نکل گیاہی وہ
درمیان دو نفخون کی معذب ہوتاہی اور سوال تو قبر ہی مین واقع ہوتاہی اور جبائی اور اوسکے بیٹے اور بلخی نی عذاب قبر کو ثابت کیاہی لیکن مومنین سی اسکی نفی کی
ہے اور کفار ومنافق اصحاب تخلید کے لیی اپنی اصول پر ثابت کیاہی صالحی نی کہا ہے کہ فتنہ عذاب قبر کا مومنین پر جاری ہوتاہی بغیر اسکے کہ روحین جسمون کی طرف
رد کی جائین اور یہ ہوسکتاہی کہ میت کو الم وحس وعلم بدون روح کے ہو اور یہ ایک جماعت کا قول ہی کرامیہ سی بعض معتزلہ نی یہ کہاہی کہ اللہ تعالی مردونکو اونکی قبرون مین
عذاب کرتاہی اور اونمین الم کو پیدا فرماتا ہے اور اونکو اسکا شعور نہین ہوتا ہے پہر جبکہ وہ محشور ہونگی تو اون آلام کو پائینگی اور اونکا احساس کرینگی اور یہ کہاہی کہ جن
مردون کو عذاب ہوتاہی اونکا طریقہ ایسا ہے جیسے طریقہ مست وبیہوش کا کہ اگر اونکو مار پڑے تو وہ الم کو نہین پاتی اور جب اونکی عقل عود کرآتی ہی تو اونکو ضرب کے
درد کا احساس ہوتاہی اور اونمین سی ایک گروہ نی عذاب قبر کا بالکل انکار کیاہی انمین سی ہین ضرار بن عمرو اور یحیی بن کامل انتہی اس سی معلوم ہوتاہی کہ سارے
معتزلہ سی مطلقاً نفی عذاب قبر کی کرنا ٹہیک نہین ہی واللہ اعلم **وصل اس امر کی بیان مین کہ عذاب قبر جان پر ہی یا تن پر یا دونون پر**
حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ یہ قول قائل کا کہ آیا عذاب قبر کا جان وتن دونون پر ہی یا نفس پر بدون بدن کے یا بدن پر بغیر نفس کی اور آیا بدن نفس کا
مشارک ہوتا ہے نعیم وعذاب مین یا نہین پس شیخ الاسلام یعنی ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے کسی نے یہ مسئلہ پوچہا ہم اونکی جواب کے لفظ ذکر کرتی ہین فرمایا بلکہ عذاب ونعیم بدن و
نفس دونون پر ایک ساتہ ہی باتفاق اہل سنت وجماعت کی نفس متنعم ومعذب ہوتاہی اس حال مین کہ وہ بدن سی جدا ہی اور متنعم ومعذب ہوتاہی اس حال مین کہ وہ
بدن کی ساتہ متصل ہی پس عذاب ونعیم اس حال مین دونون پر مجتمع ہین جس طرح کہ روح بدن سی منفرد ہوتی ہی اور آیا عذاب ونعیم بدن کے لیی بدون روح کی ہوتا ہے
اسمین اہل حدیث وسنت واہل کلام کی دو قول مشہور ہین اور اس مسئلے مین اقوال شاذہ بہی ہین کہ وہ اہل سنت وحدیث کے اقوال سی نہین ہین جو شخص یہ کہتا ہے
کہ عذاب ونعیم نہین ہوتی ہین مگر ارواح پر اور ابدان متنعم ومعذب نہین ہوتی ہین سو اس قول کی فلاسفہ قائل ہین جو کہ معاد ابدان کی منکر ہین یہ لوگ باجماع مسلمین کافر
ہین اور اس قول کو بہت سی اہل کلام معتزلہ وغیرہم سی بہی کہتی ہین جو کہ معاد ابدان کا اقرار کرتے ہین لیکن کہتی ہین کہ یہ برزخ مین نہین ہی اور یہ اوسی وقت ہوگا کہ جب

قبرون سی اوٹھینگے لیکن یہ لوگ فقط برزخ ہی مین انکار عذاب بدن کا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ برزخ مین تہی ارواح منعم و معذب ہین پہر جبکہ قیامت کا دن ہوگا
تو روح و بدن دونون معذب ہونگی اور اس قول کے قائل کئی گروہ مسلمانون کی اہل کلام و حدیث وغیرہم سی بہی ہین اور یہی مختار ابن خرم و ابن برہ کا ہی بس یہ
قول تین قول شاذ مین سی نہین ہی بلکہ منسوب ہی طرف قول اوس شخص کے جو کہ عذاب قبر و قیامت کا اقرار کرتا ہی اور معاد ابدان و ارواح کا مثبت ہی لیکن ان لوگون کے
عذاب قبر مین تین قول ہین ایک یہ کہ وہ فقط روح پر ہے دوسرا یہ ہے کہ روح پر ہی اور بدن پر بواسطہ روح ہی تیسرا یہ ہی کہ فقط بدن پر ہی اور اس قول کی ساتھ اوس شخص کا
قول منضم ہے جو کہ عذاب قبر کو ثابت کرتا ہی اور روح کو بہی حیات ٹہیراتا ہی اور دوسری قول کو قول اوس شخص کا کرتا ہے جو کہ مطلقاً عذاب ابدان کا منکر ہی بس جبکہ
اقوال شاذہ تین ٹہیرائی جائین تو دوسرا قول شاذ اوس شخص کا قول ہوگا جو یہ کہتا ہے کہ روح تنہا منعم و معذب نہین ہوتی ہی اور روح تو بہی حیات ہی اور اس قول کو
کئی گروہ اہل کلام کے معتزلہ و اشعریہ سی کہتی ہین جیسے قاضی ابوبکر وغیرہ اور اس بات کا انکار کرتے ہین کہ روح بعد مفارقت بدن کی باقی رہتی ہی یہ قول باطل ہے
قاضی کے اصحاب ابو المعالی جوینی وغیرہ نے مخالفت کی ہی بلکہ کتاب و سنت دونون سی ثابت ہو چکا ہے کہ روح بعد مفارقت بدن کی باقی رہتی ہی اور وہ منعم یا معذب
ہوتی ہی جب یہ سب قول جان چکی تو اب یہ سمجھو کہ مذہب سلف و ائمہ امت کا یہ ہی کہ میت جب مرجاتا ہی تو وہ نعیم مین ہوتا ہے یا عذاب مین اور یہ نعیم و عذاب اوسکی
روح و بدن دونون کو حاصل ہوتا ہے اور روح بعد مفارقت بدن کے باقی رہتی ہی منعم ہو یا معذب اور وہ کبہی عذاب بدن کی ساتھ متصل ہوتی ہی اور بدن کی لیے ہمراہ
روح کی نعیم و عذاب حاصل ہوتا ہی پہر جبکہ قیامت کبری کا دن ہوگا تو روحین جسمون کی طرف عود کیجاوینگی اور اپنی قبرون سی رب العالمین کے لیے کہڑی ہو جاوینگی
اور معاد ابدان کا درمیان یہود و نصاری و مسلمین کے متفق علیہ ہی جمع التشتیت مین عبارت حافظ صاحب کو اسی طرح نقل کیا ہی واللہ اعلم **وصل** شرح برزخ مین لکہا
ہے صحیح یہی بات ہی کہ عذاب و ثواب ارواح و ابدان دونو کے لیے ہی گو بدن مٹی ہی کیون نہ ہو جاوین جیسا کہ مروی ہی **حکایت** ایک مجوسی حضرت امیر المومنین
عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور اوسکے ساتھ تین سر تھے پہر عرض کیا ای عمر تمہارے صاحب یعنی سید المرسلین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتی ہین کہ جو شخص دنیا سے غیر اسلام پر نکلا وہ ہمیشہ آگ مین جلایا جاویگا اور جہنم مین ہوگا اور یہ آیت شریف پڑہی النار یعرضون علیہا
غدوا و عشیا حضرت امیر المومنین نے فرمایا سچ ہی اوسنے تین سر نکالی اور کہا کہ یہ سر اوسکے باپ کا اور یہ اوسکی مان کا اور یہ اوسکی بہن کا ہی یہ سب دنیا سی دین مجوس
پر نکلے ہین مین اپنا ہاتھ ان سرون پر رکہتا ہون تو انہین گرمی کا اثر نہین پاتا امیر المومنین نے خادم سی فرمایا کہ ابو الحسن یعنی امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ
و رضی اللہ عنہ کو بلا لاو وہ تشریف لائے حضرت عمر نے مجوسی سے فرمایا کہ تو اپنے سوال کو دوہرا اوسنے دوہرایا حضرت امیر نے فرمایا ایک پتہر اور لوہا میری پاس لاؤ وہ حاضر
کیا گیا پہر مجوسی سی فرمایا تو اپنا ہاتھ انپر رکہ تو کیا گرمی کا اثر پاتا ہے اوسنے ہاتھ رکہا کہا مین نہین پاتا بلکہ یہ دونون سرد ہین آپ نے فرمایا تو لوہے کو پتہر پر مار اوسکی
مار اونکی درمیان سی آگ نکلی مجوسی سے فرمایا تو کیا اسکا انکار کرتا ہی کہ ان سرون مین آگ ہو اور تجہے اوسکی گرمی معلوم نہ ہوتی ہو اللہ تعالی اسپر قادر ہے کہ میت کے
اعضا اور اوسکی مٹی کے درمیان مین آگ پیدا کردی جیسے اوسنے اپنی قدرت سی پتہر و لوہے کے درمیان مین آگ پیدا کردی بس اگر ابدان درمیان مین نہ ہوتے
تو حضرت امیر صرف عذاب روح کا اوسکو جواب دیدیتے نہ حضرت عمر کو یہ ضرورت ہوتی کہ حضرت امیر کو طلب فرمائین احادیث و آثار و اخبار بیشمار اسپر دال ہین کہ
موت کے بعد قبر مین اور قیامت کی دن سقر مین روح بدن دونون کو عذاب ہوتا ہی اس سی یہ بہی معلوم ہوا کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ سنت و کتاب مین بدرجہ کمال
فقہ و ذکاوت کے ساتھ متصف تہی آپکی فہم و ذکا کے اخبار بے حساب ہین کہ اوسکے ذکر کے لیے ایک دفتر چاہیے یہی وجہ ہی کہ آپ سر خیل اولیای کرام ہین اور سب
سلاسل اصفیاء عظام آپ ہی تک منتہی ہوتی ہین رضی اللہ عنہ و ارضاہ و نفعنا بحبہ فی الدنیا والآخرۃ ؎ نیاز ایسا ولی ہو بر حق کہ پیر و مرشد ہوا اولیا کا ٭ بتا دے
امت مین ان نبی کی کوئی بہی جز بو تراب دیکہا صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و بارک وسلم

فصل عذاب قبر سے پناہ مانگنے کے بیان مین

(۱) بخاری نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دعا فرمایا کرتے تہے اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر یعنی ای اللہ مین پناہ

مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب قبر سے ۲ بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عذاب قبر کا حق ہے
۳ امام احمد وبزار نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی نجار کی کہجورون مین داخل ہوئے آپ نے کئی آدمیونکی آوازین
بنی نجار سے سنین کہ وہ جاہلیت مین مرے تھے اپنی قبرون مین معذب ہو رہے تھے آپ گہبراتے ہوے نکلے صحابہ کو حکم کیا کہ عذاب قبر سے پناہ مانگین ۴ صحیح مسلم
وسنن مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ ایک تمہارا تشہد اخیر سے فارغ ہو تو اوسے چاہیے کہ چار چیزون سے پناہ مانگے عذاب جہنم
عذاب قبر فتنہ موت وحیات اور فتنہ مسیح دجال سے ۵ صحیح مسلم وغیرہ مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو
یہ دعا سکہاتے جسطرح کہ اونکو قرآن کی سورت سکہاتے تھے اللھم انی اعوذبک من عذاب جہنم واعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنة المحیا
والممات واعوذبک من فتنة المسیح الدجال ۶ نسائی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجہپر داخل ہوئے
اور میرے پاس ایک عورت یہود کی کہہ رہی تہی کہ تم قبرون مین مفتون ہوتے ہو پس آپ گہبرائے اور فرمایا کہ مفتون تو یہود ہی ہوتے ہین بی بی عائشہ فرماتی ہین
کہ ہم چند رات ٹہیرے پہر آپ نے فرمایا کیا تو نے جانا کہ میری طرف وحی کی گئی کہ تم قبرون مین مفتون ہوتے ہو بی بی عائشہ فرماتی ہین پس مینے آپکو سنا کہ عذاب
قبر سے پناہ مانگتے تھے اس باب مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین اثبات ثقات نے اونکو روایت کیا ہی **فصل اس امر کی بیان مین کہ عذاب قبر
کو بہائم سنتے ہین** (۱) ابن ابی شیبہ ومسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک وقت بنی نجار کے کسی باغ مین
تھے اپنے خچر پر سوار تھے اور ہم آپ کے ہمراہ تھے کہ وہ بدکا قریب تہا کہ آپ کو گرادے ناگاہ کئی قبرین تہین چہ یا چار یا پانچ آپ نے فرمایا کون پہچانتا ہے ان قبر والونکو
ایک آدمی نے عرض کیا کہ مین فرمایا یہ کب مرے ہین اوسنے کہا کہ شرک مین مرے ہین فرمایا بیشک یہ امت اپنی قبور مین مبتلا کیجاتی ہے پس اگر یہ نہ ہوتا کہ تم دفن نہ کرو
تو مین اللہ سے دعا کرتا کہ تمکو سنا دے عذاب قبر سے جو مین سنتا ہون ۲ مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ دو بڑہیان مجہپر داخل ہوئین یہود مدینہ کی
بڑہیون سے اونہون نے کہا کہ اہل قبور اپنی قبرون مین عذاب کیے جاتے ہین بی بی عائشہ فرماتی ہین کہ مینے اونکی تکذیب کی اور مجہے اچہا نہ لگا کہ مین اونکی تصدیق کرون
وہ چلی گئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجہپر داخل ہوئے مینے عرض کیا یا رسول اللہ دو بڑہیون نے یہود مدینہ کی بڑہیون سے کہا کہ اہل قبور اپنی قبرون مین عذاب
کیے جاتے ہین آپ نے فرمایا اونہون نے سچ کہا بیشک وہ ایسا عذاب کیے جاتے ہین کہ اوسکو بہائم سنتے ہین فرماتی ہین پس نہ دیکہا مینے آپکو بعد اسکے کسی نماز مین
مگر پناہ مانگتے تھے عذاب قبر سے اسکو بخاری نے بہی روایت کیا ہی اور کہا کہ اوسکو سارے بہائم سنتے ہین ۳ ہناد بن سری نے اپنے زہد مین عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کیا ہی کہ ایک یہودیہ مجہپر داخل ہوئی اوسنے عذاب قبر کا ذکر کیا مینے اوسکی تکذیب کی پہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجہپر داخل ہوئے مینے آپ سے اسکا ذکر کیا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے بیشک وہ البتہ عذاب کیے جاتے ہین اپنی قبرونمین یہانتک کہ بہائم اونکی آوازون کو
سنتے ہین **ف** قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین فرمایا ہے کہ ہمارے علماء رحمة اللہ علیہم نے کہا ہی کہ بغلہ یعنی خچر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسی لیے بدکا کہ اوسنے معذبین
کی آواز کو سنا اور ذوی العقول جن وانس کی اوسکو اسلیے نہین سنتے ہین کہ آپ نے فرمایا کہ اگر یہ نہ ہوتا کہ تم دفن نہ کرو الخ سو اللہ سبحانہ نے اوسکو ہم سے چہپایا ہی تاکہ ہم ایک
دوسرے کو دفن کرین بسبب اپنی حکمت آلہیہ اور لطائف ربانیہ کے واسطے غلبۂ خوف کے وقت سننے عذاب قبر کے اگر اوسکو سنتے تو دفن کے لیے قبر سے قریب ہونے سے
قدرت نہوتی یا زندہ اوسکی سننے کے وقت ہلاک ہو جاتا کیونکہ اس دار مین اللہ تعالے کے عذاب سے کسی شئے کے سننے کی طاقت نہین ہی بوجہ ضعف ان قویٰ کے
کیا نہین دیکہتے کہ لوگ جب سخت کڑک بادل کو یا زلزال ہائلہ کو سنتے ہین تو بہت سے لوگ ہلاک ہو جاتے ہین اور کہان بادل کی کڑک اوس شخص کی چیخ سے جس کو
فرشتے لوہے کے گرزون سے مارتے ہین جسے اوسکے ارد گرد کی خلق سنتی ہی حال آنکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اگر اوسکو کوئی انسان سن لے تو بیہوش
ہو جاوے ۴ ابن ابی شیبہ واحمد وابن حبان وآجری نے ام مبشر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تم پناہ مانگو ساتھ اللہ کے

عذاب قبر سی مینے کہا یا رسول اللہ اور بیشک وہ البتہ عذاب کیے جاتے ہین اپنی قبرون مین فرمایا ہان ایسا عذاب کہ اوسکو بہائم سنتے ہین ۵ طبرانی نی کبیر مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مردی البتہ عذاب کیے جاتے ہین اپنی قبرون مین یہانتک کہ بہائم البتہ اونکی آوازون کو سنتے ہین ۶ طبرانی نے اوسط مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین تہا اور آپ اپنی سواری پر چلے جاتے تھے کہ وہ بھڑکی مین نی کہا یا رسول اللہ کیا حال ہی آپکی سواری کا کہ وہ بھڑکی فرمایا بیشک اوسنے ایک آدمی کی آواز سنی کہ وہ اپنی قبر مین عذاب کیا جاتا ہے سو وہ اسلیے بھڑکی **ف** چونکہ عذاب قبر کو بہائم سنتے ہین اسی لیے بعض اہل علم نے کہا ہی کہ لوگ اپنی جانورون کو جنکے پیٹ مین چارے کے ساتھ مٹی کھالینے سے درد ہوتا ہی تو یہود و نصاری قرامطہ وغیرہم کی قبرون کی طرف لیجاتی ہین جبکہ وہ جانور قبر کا عذاب سنتے ہین اور اس سی اونمین دہلور گہبراہٹ پیدا ہوتی ہی تو اسکی حرارت سی اونکا درد جاتا رہتا ہے حاصل یہ ہی کہ جن چوپایون کے پیٹ مین مٹی اور چارہ کھانے سے درد ہوجاتا ہی اونکا علاج ان لوگون کی قبرون کے عذاب سنوانے سے کرتے ہین نعوذ باللہ منہ **حکایت** ابو محمد عبد الحق رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ابو الحکم بن مرجان نی مجھے حدیث کی اور یہ اہل علم و عمل مین سی تھے کہ لوگون نی ایک میت کو دفن کیا اپنے قرب مین جانب شرق اشبیلیہ کی جبکہ اوسکے دفن سی فارغ ہوئے تو ایک گوشے مین بیٹھے باتین کرنے لگے ایک جانور اونکے قریب چیر رہا تہا ناگاہ وہ جانور جلدی ہی قبر کی طرف آیا اور اپنا کان اوسپر رکہا گویا سنتا ہے پھر بھاگتا چلا گیا پھر قبر کی طرف آیا اور اپنا کان اوسپر رکہا گویا وہ سنتا ہے پھر چلا گیا اوسنے کئی بار اسی طرح کیا ابو الحکم رحمہ اللہ فرماتے ہین مینے عذاب قبر کو اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو یاد کیا کہ بیشک وہ البتہ ایسا عذاب کیے جاتے ہین کہ اوسکو بہائم سنتے ہین اللہ عز وجل ہی خوب جانتا ہے کہ جو کچھ اوس میت کا حال تہا اس حکایت کو جب ذکر کیا کہ قاری نی ابن حدیث کو عذاب قبر مین پڑہا اور ہم اوس وقت کتاب مسلم بن حجاج کو اونسے سماع کر رہے تھے رضی اللہ عنہ یہ حکایت تذکرہ قرطبی رحمہ اللہ مین اسی طرح لکھی ہے

فصل بیان مین اسباب عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ

جاننا چاہیے کہ یہ اسباب بہت ہین بیان ان کا دو طرح پر ہی ایک مجمل دوسرا مفصل **مجمل** یہ ہی کہ عذاب قبر کے تین سبب ہین ۱ اللہ تعالی کے ساتھ جہل یعنی اوسکو نہ پہچاننا اس جہل مین کفر و شرک داخل ہی کیونکہ جو شخص اللہ سبحانہ وتعالی کو نہین پہچانتا ہے وہی شرک و کفر مین مبتلا ہوتا ہے ۲ اللہ تعالی کے حکم کو ضائع کرنا اسمین سارے اوامر و فرائض داخل ہین ۳ اوسکی معاصی کا مرتکب ہونا اسمین سب نواہی کبائر ظاہرہ و باطنہ آگئے پس جس روح نے اللہ سبحانہ کو جانا پہچانا اوسکے ساتھ محبت رکھی کسی چیز کو اوسکی ذات و صفات مین شریک نہ کیا اوسکے احکام کو مانا اوسکے اوامر کو بجا لائے اوسکے معاصی سے بچے اوسکے نواہی سے پرہیز کیا تو اللہ سبحانہ ایسی روح کو ہرگز عذاب نہ کریگا نہ اوس بدن کو جسمین وہ تہی مایفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وامنتم کیونکہ عذاب قبر اور عذاب آخرت اللہ تعالی کے غضب و سخط کا اثر ہے بندے پر سو جسنے اللہ سبحانہ کو دنیا مین خفا کیا پھر توبہ و انابت نہ کی اوسکو راضی نہ کیا اور اسی حال پر مرگیا تو اوسکو عذاب برزخ سی اوتنا ہوگا کہ جتنا اوسنے اللہ تعالی کو اپنے اوپر خفا کیا پھر کسی نے تھوڑا کسی نے بہت پس بقدر اوسکے جرم کے سزا جزا ملیگی زیادہ نہ کم کیونکہ ہمارا رب عادل ہی ظالم نہین ہی اعدل العادلین احکم الحاکمین ہے نہ ذرہ برابر نیکی سے گہٹاوی نہ بدی مین بڑہاوی بلکہ وہ تو رحمن رحیم ارحم الراحمین ہے جسکے چاہے سارے گناہ مٹا دی اور بے حساب ثواب دیدی لایسئل عما یفعل وہم یسألون الٰہی ہم تو تیرے گنہگار خطاکار بندے ہین جیسی تیرا فضل مانگتے ہین تو اپنے فضل و کرم سی ہمکو اعمال خیر کی توفیق دی اعمال شر سے بچا حسن خاتمہ روزی فرما ہمارے گناہ بخشدے عذاب قبر و عذاب آخرت سی ہمکو بچا لی تیرے نزدیک اسکی کچھ ہستی نہین ہے تیرا فضل بہت بڑا ہی تو ہمکو اپنی رحمت سی ڈہانک لی دنیا و آخرت کی فتن سے بچا محفوظ رکھ امین امین امین بجاہ النبی الامین سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم بعدد معلوماتہ ومداد کلماتہ **تفصیلی** بیان یہ ہی ۱ کفر و شرک ہی امام احمد و ابو یعلی و آجری نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے مسلط کیے جاتے ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوے تنین وہ اوسکو کاٹتی ہین یہان تک کہ قیامت قائم ہو ۲ ابو یعلی و آجری و ابن مندہ نی ابو ہریرہ

ایک بڑا سانپ آیا لوگ اوسکے ڈر سے متفرق ہوگئے وہ سر دن ہین گھسا یہان تک کہ عبید اللہ بن زیاد کی دونون نتھنون مین داخل ہوا پھر اوسکی نتھنی سے نکلا پھر
اوسکی منہ مین داخل ہوا اور اوسکی ناک سے نکلا اور سکے کئی بار اوسکے ساتھ یہی کیا پھر چلا گیا پھر لوٹ کے آیا اور سکے ساتھ اسی طرح کئی بار درمیان سرون کے گیا اور
یہ معلوم نہین ہوا کہ وہ کہان سے آیا اور کدھر گیا واخرجہ الترمذی فی جامعہ من طریق عمارۃ نحوہ وقال ہذا حدیث حسن صحیح **۴ عذاب مسلم بن عقبہ**
حکایت ابن عساکر نے محمد بن سعید سے روایت کیا ہے کہ مسلم بن عقبہ مُرّی مدینہ منورہ مین وارد ہوا بیعت یزید کی طرف لوگون کو بلایا امیر کہ وہ غلام ہین
اوسکی طاعت ومعصیت مین لوگون نے اوسکی دعوت قبول کی مگر ایک آدمی نے قریش سے جسکی مان ام ولد یعنی لونڈی تھی کہا بلکہ اللہ کی طاعت ہے عبید اللہ نے اس
بات کو اوس سے قبول نہ کیا اور اوسکو مار ڈالا اوسکی مان نے قسم کھائی کہ اگر اللہ اوسکو مسلم سے قدرت دیگا خواہ وہ زندہ ہو یا مرا تو وہ اوسکو جلا دیگی جبکہ مسلم مدینے سے نکلا
تو اوسکی بیماری سخت ہوئی پھر مرگیا قرشی کی مان اپنے کئی غلام لیکر اوسکی قبر کی طرف گئی اوسنے حکم دیا قبر اوکھیڑی گئی پس جب اوسکی طرف پہونچی تو ناگاہ ایک بڑا سانپ
اوسکی گردن مین لپٹا ہوا تھا اوسکی ناک کی نوک کو پکڑے ہوئے چوس رہا تھا پھر لوگ اوس سے جدا ہوگئے **۵ عذاب ابن ملجم حکایت** عصمہ عبادانی
سے مروی ہے کہا کہ مین کسی جنگل مین گشت کر رہا تہا کہ مینے ایک دیر دیکھا دیر مین ایک صومعہ یعنی عبادت خانہ تہا اوسمین ایک راہب تہا مینے اوس سے کہا
تو مجھسے بیان کر عجیب سے عجیب بات جو تو نے اس جگہ مین دیکھی ہو اوسنے کہا ہان مین ایک دن بیٹھا تہا کہ مینے ایک پرندہ سفید دیکھا مثل نعامہ یعنی شتر مرغ کی وہ
اس پتھر پر گر پڑا اوسنے ایک سر کو قے کیا پھر ایک پانون کو پھر ایک پنڈلی کو اور ناگاہ جبکہ وہ کسی عضو کو اون اعضا سے قے کرتا تو وہ بجلی سے بھی زیادہ تر جلد بعض بعض کے
ساتھ جڑ جاتے تھے یہانتک کہ ایک آدمی بیٹھا ہوا درست ہوگیا پھر جب اوسنے اوٹھنے کا قصد کیا تو اوس پرندے نے اوسکو ایک بار چونچ ماری اوسکے اعضا کو ٹکڑے ٹکڑے
کر ڈالا پھر اوسکو نگلنے لگا اسی طرح کئی دن تک رہا پس میرا تعجب اوس سے بکثرت ہوا اور اللہ تعالی کی عظمت کا اور زیادہ یقین ہوا اور مینے جان لیا کہ ان جسمون کے لیے
بعد موت کے ایک حیات ہے پھر ایک دن مین نے اوسکی طرف التفات کیا اور کہا کہ ای طائر مین تجھسے اوس ذات کے حق کے ساتھ سوال کرتا ہون جسنے تجھے پیدا کیا
کہ تو اوس سے باز رہ یہانتک کہ مین اوس سے پوچھون اور وہ مجھے اپنے قصے کی خبر دے پس اوس طائر نے صاف عربی آواز سے جواب دیا کہ میرے رب کے لیے ملک ہے اور
اوسی کے واسطے بقا ہے فنا کرتا ہے ہر چیز کو اور وہ باقی ہے مین ایک فرشتہ ہون اللہ کے فرشتون سے مین اس جسم پر مقرر کیا گیا ہون جس وقت کہ اسنے جرم کیا ہے پھر
مین اوس شخص کی طرف ملتفت ہوا مینے کہا ای آدمی اپنی جان کی طرف برائی کرنیوالے تیرا کیا قصہ ہے اور تو کون ہے اوسنے کہا مین عبد الرحمن بن ملجم ہون قاتل
علی رضی اللہ تعالی عنہ کا مینے جبکہ اون کو قتل کیا اور میری روح اللہ تعالی کے سامنے گئی تو اوسنے مجھے ایک صحیفہ دیا اوسمین لکھا ہوا تہا جو کچھ کہ مینے عمل خیر و شر سے
کیا اوس وقت سے کہ مجھے میری مان نے جنا اوس وقت تک کہ مینے علی رضی اللہ عنہ کو قتل کیا سو اللہ تعالی نے اس فرشتے کو میری عذاب کا حکم دیا ہے قیامت تک پس وہ میرے
ساتھ کرتا ہے جو تو نے دیکھا پھر وہ خاموش ہو رہا پھر اوسی طائر نے ایک چونچ ماری جس سے اوسکے اعضا کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا پھر وہ ایک ایک عضو کو نگلنے لگا پھر وہ چلا گیا
اخرجہ تمام بن محمد الرازی فی کتاب الرہبان لہ وابن عساکر ایضا من طریقہ عن ابی علی محمد بن ہارون الانصاری عن عصمۃ بن ابی عصمۃ البخاری عن احمد بن
عمارۃ بن خالد التمار عن عصمۃ العبادانی جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اس اسناد مین سوا ابو علی شیخ تمام کے اور کوئی متکلم فیہ نہین ہے ذہبی نے میزان مین
کہا ہے کہ وہ تہمت کیا جاتا تہا وقال ابن رجب رحمہ اللہ تعالی قد رویت ہذہ الحکایۃ من وجہ آخر اخرجہا ابن النجار فی تاریخہ من طریق السلفی باسنادہ لہ
الی الحسن بن محمد بن عبید العسکری حدثنا اسمعیل بن احمد بن علی بن احمد بن یحیی ابن المنجم سنۃ ۳۱۳ انہ حضر مع یوسف بن ابی الثلج فاحضر راہب فحدث فذکر
شبیہا بالحکایۃ ورویت من وجہ آخر من طریق ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم الرازی صاحب السداسیات المشہورۃ عن علی بن بقاء بن محمد بن الوراق حدثنا
ابو محمد عبد الرحمن بن عمر البزار سمعت ابا بکر محمد بن احمد بن ابی الاصبغ قال قدم علینا شیخ فذکر انہ کان نصرانیا سنین وانہ تعبد فی صومعتہ فبینما ہو ذات یوم جالس
اذ جاء طائر کالنسر فذکر شبیہا بالحکایۃ مختصرا ۱۲ **تیسرا سبب** پیشاب سے احتیاط نہ کرنا **۴ چوتہا سبب** غیبت کرنا **۵ چغلخوری ۱** ابن ابی شیبہ وابن ابی الدنیا نے اور

احمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پاکی کرو تم پیشاب سے اسلیے کہ عام عذاب قبر کا اسی سے ہے ۲ ابن
ابی شیبہ و بخاری و مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں پر گذرے آپ نے فرمایا بیشک وہ دونوں البتہ
عذاب کیے جاتے ہیں اور عذاب نہیں کیے جاتے ہیں بڑی چیز میں ایک تو ان میں کا پرہیز نہیں کرتا تھا اپنے پیشاب سے اور دوسرا چغلخوری کرتا پھرتا تھا پھر آپ نے ایک
شاخ تر لی اوسکو چیر کر دو کیں پس ہر قبر پر ایک ایک رکھدی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے یہ کیوں کیا فرمایا شاید اونسے تخفیف کیجائے جبتک کہ وہ خشک
ہوں ۳ ابن ابی الدنیا و بیہقی نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے میمونہ تو پناہ مانگ ساتھ اللہ کی عذاب قبر سے
اور بیشک سخت تر عذاب قبر سے غیبت و پیشاب سے ہے ۴ احمد و اصبہانی نے یعلی بن سیابہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پر تشریف لائے کہ اوسکا
مردہ مفتون ہو رہا تھا پس فرمایا بیشک یہ لوگوں کا گوشت کھایا کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ منگائی اور اوسکی قبر پر رکھدی اور فرمایا شاید اوس سے تخفیف کیجائے
جبتک کہ یہ تر رہے ۵ بیہقی نے دلائل النبوت میں یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبرستان پر گذرا میں نے ایک قبر میں
ضغطہ یعنی دباؤ سنا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک میں نے ایک قبر میں ضغطہ سنا فرمایا کیا تو نے سنا اے یعلی میں نے عرض کیا ہاں فرمایا وہ تو ایک تھوڑی سی بات میں عذاب
کیا جاتا ہے میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا وہ درمیان لوگوں کی چغلخوری کرتا پھرتا تھا اور پیشاب سے پاکی نہیں کرتا تھا پھر شاخ کا قصہ ذکر کیا - یعلی بن مرہ جو ہیں یعلی بن
سیابہ ہیں سیابہ انکی ماں تھیں ۶ بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک عذاب قبر کا تین چیزوں سے
ہوتا ہے غیبت و چغلخوری و پیشاب سے سو تم بچو اس سے ۷ بیہقی نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ عذاب قبر کا تین حصہ ہے تہائی غیبت سے اور تہائی چغلخوری
سے اور تہائی پیشاب سے ۸ ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ مجھے معراج ہوئی تو میں کئی قوموں پر
گذرا ان کے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے مونہہ اور سینوں کو نوچتے تھے میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں اے جبرئیل کہا وہ لوگ ہیں کہ لوگوں کے گوشت کھاتے ہیں اور انکی
آبروریزی کرتے ہیں **ف** شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب زواجر میں پیشاب سے نہ بچنے کو بدن یا کپڑے میں مذیل کبائر ظاہرہ ذکر کیا ہے اسکے بعد چند
احادیث صحاح و سنن کو جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں بیان فرمایا ہے پھر ایک تنبیہ لکھی ہے اوسمیں یہ کہا ہے کہ تو نے ان حدیثوں سے یہ بات جان لی کہ وہ تصریح کرتی ہیں
اسپر کہ پیشاب سے پرہیز نہ کرنا کبیرہ ہے اور اسکے ساتھ ایک جماعت نے ہمارے ائمہ سے تصریح کی ہے اور بخاری نے اس طرف اونسے سبقت کی ہے کیونکہ اونہوں نے اپنی تعداد
سابقہ پر یہ ترجمہ منعقد کیا ہے باب من الکبائر ان لا یستتر من البول پھر شیخ مرحوم نے یہ کہا ہے کہ ان حدیثوں میں ظاہر دلالت ہے واسطے قول ایک جماعت کے
ہمارے اصحاب سے کہ پاکی کرنا واجب ہے بایں طور کہ چند قدم چلے یا ذکر کو نتر کرے یا کھنکھارے یا پاکی کرنے میں ہر آدمی کی ایک عادت ہوتی ہے کہ فضلات اوسکی پیشاب کے
بدون اوس عادت کے نہیں نکلتی ہیں اسلیے ہر آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنی عادت کے موافق کرے لیکن غایت درجے کی کرید اس باب میں اوسے نہ چاہیے کیونکہ یہ وسواس
پیدا کرتی ہے اور اوسکو مضر ہوتی ہے خصوصاً ذکر کو سبکہ اوسکی اینچ کھینچ بہت کرے اور اسی طرح پاخانے میں آدمی پر یہ بات متعین ہے کہ پاخانے کی جگہہ دھونے میں مبالغہ
کرے اور تھوڑی دیر استرخا کرے تاکہ حلقہ دبر کی شکنوں میں جو کچھ رہا سہا ہو اوسکو دھو ڈالے کیونکہ جو لوگ استرخا نہیں کرتے ہیں اور اوس جگہہ کے دھونے میں مبالغہ
نہیں کرتے ہیں اونمیں سے اکثر مع نجاست کے نماز پڑھتے ہیں پس اونکو وہی وعید سخت حاصل ہوتی ہے جو کہ اون حدیثوں میں مذکور ہے اسلیے کہ جب وہ وعید پیشاب پر
مترتب ہوئی تو اوسکا مترتب ہونا پاخانے پر بطریق اولی ہوگا کیونکہ وہ پلید تر اور فاحش تر ہے **حکایت** ائمہ نے نقل کیا ہے کہ ابن ابی زید مالکی رحمہ اللہ کو کسی نے
خواب میں دیکھا اوس سے پوچھا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتھ کیا کیا اونہوں نے کہا کہ مجھے بخشدیا پوچھا کس سبب سے کہا بسبب میرے قول کے رسالہ میں باب استنجا میں کہ تھوڑی
دیر استرخا کرے اس بات کو انہوں نے ہی اول کہی تھی یعنی یہ بات ثابت ہے کہ انسان جبکہ اپنی مقعد کو تھوڑی دیر ڈھیلی چھوڑ دیگا تو نم دبر میں جو کچھ کہ شکنوں میں بیچ بیچ
میں سب ظاہر ہو جاوینگی اونکو پانی پہونچ جاویگا اور جو کچھ اوسمیں ہے وہ صاف پاک ہو جاویگا بخلاف اسکے کہ جب اوسکو بدون اسکے دھووے **ف** شیخ ابن حجر رحمہ اللہ نے

چغلخوری

غیبت کو اور رضا و تقریر سی اوسپر سکوت کرنیکو کبیرہ گناہ ہی اور قرآن و حدیث سی اوسکی حرام ہونیکو ثابت کیاہی تو دس ورق میں جمع اس باب کی حدیثیں اور اقوال علما کے لکہی ہیں نہایت بسط کیاہی اسکی تعریف اسکے اقسام و اسباب خوب بیان کیے ہیں اسی طرح نمیمہ کو بہی کبائر میں شمار کیاہی **حکایت** ایک آدمی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت شریف میں حاضر ہوا اور ایک شخص کی طرف سی نامی کی حضرت امام نی فرمایا تو ہمکو اوسکی طرف لیچل وہ آپکی ہمراہ ہوا اوسی یہ گمان ہوا کہ وہ اپنی نفس کی نصرت کرینگی اینا بدلا لیونگی جب آپ اوس شخص کے پاس پہونچی تو فرمایا ای میرے بہائی جو تو نے میری حق مین کہا ہے اگر وہ سچ ہی تو اللہ میرے لیے بخشے اور اگر وہ باطل ہی تو اللہ تیرے لیے بخشے حافظ منذری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ امت نی اجماع کیاہی تحریم نمیمہ پر اور اسپر کہ وہ اعظم ذنوب سی ہے نزدیک اللہ عزوجل کی **رباعی** غیبت نہ کبہی حاضر و غائب کرنا + ہے جرم بیان حال فاجر کرنا + ہے سنگ محک کو روسیاہی حاصل + ہرگز نہ کسی کا عیب ظاہر کرنا +

۶ سبب بے وضو نماز پڑہنا۔ ۷۔ مظلوم کی مدد نہ کرنا۔ یعنی بشرط قدرت **۱ حکایت** عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین ایک شخص مر گیا لوگ اوسکو پرہیزگار گمان کرتے تھے اوسکی قبر مین فرشتے آئے کہا ہم تجھے سو کوڑے اللہ تعالی کے عذاب کے مارینگی اوسنی کہا تم مجھی کس لیے مارو گی مین تو تقوی و تورع کرتا تہا کہا تو پچاس مارینگی پہر کم کرتے رہے یہانتک کہ ایک کوڑے کی ٹہیری پہر اوسے ایک کوڑا لگایا قبر اوسپر شعلہ مارنے لگی اور وہ ہلاک ہوگیا پہر زندہ کیا گیا کہا تم نے مجھے کیوں مارا فرشتون نے کہا تو نے ایک دن نماز پڑہی اور تو بے وضو تہا اور تیرا گذر ایک مظلوم پر ہوا وہ تجھسی استغاثہ کرتا تہا تو نے اوسکی فریادرسی نہ کی اخرجہ ابن ابی شیبۃ و ھناد و ابن ابی الدنیا عن عمرو **۲ حکایت** ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی راوی ہین کہ آپ نے فرمایا ایک بندی کو اللہ کے بندون میں سی حکم ہوا کہ قبر مین اوسکو سو کوڑے مارین وہ اللہ سے سوال و دعا کرتا رہا یہانتک کہ ایک کوڑا ٹہیرا اوسپر قبر آگ سی بہر گئی جبکہ یہ حالت اوس سی دور ہوئی تو اوسی افاقہ ہوا کہا تم نے مجھے کس بات پر مارا کہا تو نے ایک نماز بغیر وضو کے پڑہی اور ایک مظلوم پر تیرا گذر ہوا تو نے اوسکی مدد نہ کی اخرجہ الطحاوی و ابو الشیخ فی کتاب التوبیخ **۸ سبب نماز کو دیر کرکے پڑہنا اور کسی کی بات کو چھپکے سنکر افشا کرنا**۔

۱ حکایت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص اہل مدینہ سے تہا اوسکی ایک بہن تہی وہ مرگئی یہ اوسکی تجہیز تکفین کرکے قبر کی طرف لیگیا وہ جب دفن ہوچکی اور یہ اپنے گہر آیا تو یاد کیا کہ ایک کیسہ جو اسکے ساتھ تہا اوسکو قبر مین بہول آیا اپنے ایک دوست سی استعانت کی اور وہ دونون قبر پر آئی اوسکو کھودا کیسہ ملگیا اسنے اپنے دوست سی کہا کہ علیحدہ ہوجا تاکہ مین دیکہون میری بہن کس حال پر ہی اسنے لحد پر سے کچہ ہٹایا دیکہا تو قبر شعلہ مار رہی ہی اسنے لحد پر سی جو ہٹایا تہا اوسکو ویسا ہی کردیا اور قبر برابر کردی لوٹ کے اپنی مان کی پاس آیا اوس سی بہن کا حال پوچہا کہا وہ نماز کو دیر کرکے پڑہا کرتی تہی اور مین گمان کرتی ہون کہ وضو بہی نہ کرتی تہی اور پڑوسی جب سو جاتی تو اونکے دروازون پر جاتی اپنا کان اونپر لگاتی پہر اونکی بات نکالتی اخرجہ ابن ابی الدنیا **۹ سبب غسل جنابت نہ کرنا**

حکایت ابان بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمارا ایک پڑوسی مر گیا ہم اوسکے غسل و کفن اور اوٹہانے مین حاضر ہوئی ناگاہ اوسکی قبر مین ایک جانور مشابہ بلی کے تہا ہمنے اوسکو ہنکایا وہ نہ ہٹا گورکن نے اوسکی پیشانی مین بسیرم مارا تو بہی وہ نہ ہٹا پہر دوسری قبر کی طرف گئی جبکہ لحد بنائی تو بہی اوسمین وہی جانور تہا اوسکے ساتھ جیسے اول کیا تہا ویسا ہی اب بہی کیا اوسنے کچہ التفات نہ کیا پہر تیسری قبر کی طرف گئی جب لحد بنائی تو ناگاہ وہی جانور اوسمین تہا اب بہی اوسکے ساتھ وہی کیا جو پہلی بار کیا تہا اوسنے کچہ التفات نہ کیا قوم نے کہا ای لوگو یہ ایک ایسا امر ہے کہ اسکے مثل ہمکو اتفاق نہین پڑا تم تو اپنے مردے کو دفن کردو پہر اوسکو دفن کردیا جبکہ اوسپر اینٹین برابر کردی گئین تو ہمنے اوسکی ہڈیون کی آواز سنی لوگ اوسکی عورت کے پاس گئی کہا ای عورت تیری خاوند کا کیا عمل تہا اور جو کچہ دیکہا تہا وہ اوس سی بیان کیا اوسنی کہا کہ وہ غسل جنابت نہین کرتا تہا قال الحافظ ابن رجب رحمہ اللہ تعالی و روی الھیثم بن عدی حدثنا ابان

۱۰ سبب زنا۔ ۱۱ سبب چوری کرنا۔ ۱۲ سبب شراب پینا مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین نہین ہے کوئی میت کہ وہ مری اور وہ چوری کرتا ہے یا زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہی یا کسی چیز کو ان مین سی کرتا ہے مگر مقرر کیے جاوینگے اوسپر دو سانپ کہ وہ اوسکو اوسکی قبر مین کاٹین گی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۱۳ سبب لواطت کرنا (۱) انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتی ہین کہ جو کوئی مرا میری امت سی کہ وہ کرتا ہی عمل قوم لوط کا تو اللہ اوسکو نقل کریگا طرف اونکی یہانتک کہ وہ محشور ہوگا ہمراہ اونکی اخرجہ الدیلمی فی الفردوس **۲ حکایت** عمرو بن اسلم دمشقی رحمہ اللہ کہتی ہین کہ ایک شخص ثغر مین ہماری نزدیک مرگیا اوسکو دفن کردیا تیسری دن اوسکو کہودا تو اونٹین اپنی حال پر نصب کی ہوئی تہین اوسکی لحد مین کہیہ نہ تہا وکیع بن جراح سی اسکا سبب پوچہا تو اونہون نی کہا کہ ہمنی ایک حدیث مین سنا کہ جو شخص مرا اور وہ کرتا ہی عمل قوم لوط کا تو اوسے اوسکی قبر سی لیجاتی ہین یہانتک کہ وہ اونکی ساتھ رہتا ہی لعداونہین کی ہمراہ قیامت کے دن محشور ہوگا اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ بسندہٖ

۱۴ سبب - مان سی بی ادبی کرنا - حکایت عوام بن حوشب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتی ہین کہ مین ایک بار ایک قبیلہ مین اوترا اوسکی قریب ایک قبرستان تہا جبکہ بعد عصر کا ہوا تو اوسمین سی ایک قبر شق ہوئی اوسمین سی ایک آدمی نکلا اوسکا سر تو گدہے کا سر تہا اور اوسکا بدن آدمی کا بدن وہ تین بار رینکا پہر اوسپر قبر منطبق ہوگئی مینے اوسکا حال پوچہا تو کہا کہ وہ شراب پیا کرتا تہا جب وہ جاتا تو اوس سی اوسکی مان کہتی کہ تو اللہ سی ڈر وہ اوس سے کہتا کہ تو تو رینکتی ہی جیسے گدہا رینکتا ہے پہر وہ بعد عصر کے مرگیا سو وہ رینکتا ہی جیسے گدہا رینکتا ہی ہر دن بعد عصر کے قبر شق ہوتی ہی اور وہ تین بار رینکتا ہے پہر قبر اوسپر منطبق ہوجاتی ہی اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب وقد رواہ المنذری فی ترغیبہ ایضاً

۱۵ سبب تکبر سے چلنا - حکایت مرثد بن حوشب رحمہ اللہ کہتی ہین کہ مین یوسف بن عمر کے پاس بیٹہا ہوا تہا اور اونکے پہلو مین ایک آدمی بیٹہا تہا ایک جانب اونکے چہرے کی ایسی تہی جیسے لوہے کی تختی یوسف نے اوس سی کہا کہ جو کچہہ تونے دیکہا ہی وہ مرثد سی بیان کر اوسنے کہا مینے ایک آدمی کی قبر کو رات کی وقت کہودا جب وہ دفن ہوچکا اور قبر برابر کردیگئی تو دو سفید پرندے آئی جیسے دو اونٹ یہانتک کہ ایک تو اوسکی سر کے نزدیک گرا اور دوسرا اوسکی پاؤن کی قریب پہر اونہون نی اوسکو اوکہاڑا پہر ایک تو قبر مین اوترا اور دوسرا قبر کے کنارے پر رہا مین آیا یہانتک کہ قبر کے کنارے پر بیٹھ گیا مین نی اوس سی سنا کہ وہ میت سی یون کہتا تہا کیا تو وہ نہین ہی کہ تو مین معصفرین مین اپنی سسرال والونکی ملاقات کو جاتا تہا تکبر سی اونکو کہینچتا اتراتا چلتا تہا اوسنی کہا مین تو اوس سی ضعیف تر ہون پہر اوسکو ایک ضرب لگائی جس سی قبر بہر گئی یہانتک کہ پانی اور تیل نکلا پہر وہ درست ہوگیا اور اوسی بات کا اوسنے اعادہ کیا یہانتک کہ تین بار اوسکو مارا پہر اوسنے اپنا سر اوٹہایا میری طرف نظر کی پہر کہا دیکہو وہ کہان بیٹہا ہے نکستہ اللہ یعنی اللہ اوسکو اوندہا کری پہر اوسنی میرے چہرہ کی جانب پر ضرب لگائی مین رات بہر گرا پڑا رہا پہر صبح کو ایسا ہوگیا جیسا کہ تو دیکہہ رہا ہی اخرجہ ابن ابی الدنیا **ف** معصفرہ کپڑا ہے جسمین خفیف زردی ہو قالہ ابن الاثیر

۱۶ سبب - قبر پر پاخانہ پہرنا - حکایت اعمش رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ ایک شخص نی امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی قبر پر پاخانہ پہر دیا تہا وہ مجنون ہوگیا اور ریونکنے لگا جس طرح کتا بہونکتا ہے پہر وہ مرگیا تو اوسکی قبر سی سنا جاتا تہا کہ وہ عوعو کرتا چیختا چلاتا تہا اخرجہ ابن عساکر

۱۷ سبب - غلہ مین جو کے تنکے ملا کر بیچنا - حکایت عبد الحمید بن محمود مغربی رحمہ اللہ کہتی ہین کہ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹہا ہوا تہا اونکے نزدیک کچہہ لوگ آئے کہا ہم حج کرنیکے لیے نکلے اور ہماری ساتھ ہمارا ایک ہمراہی تہا یہانتک کہ ہم ذوالصفاح مین پہونچے اوسکا انتقال ہوگیا ہمنی اوسکی تجہیز تکفین کی پہر چلے اوسکے واسطے قبر کہودی اور لحد بنائی جب ہم لحد سی فارغ ہوئے تو ناگاہ اوسمین ایک سانپ کالا تہا کہ اوسنی لحد کو بہر دیا ہمنی اوس قبر کو چہوڑ دیا اور جگہہ اوسکے واسطے قبر کہودی جب اوسکی لحد سی فارغ ہوئے تو ناگاہ ایک کالی سانپ نی لحد کو بہر دیا ہمنے اوس قبر کو بہی چہوڑ دیا اور ہم آپکی پاس آئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ طوق ہی جو کہ اوسکی ڈالی جائیگی اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان لفظ بیہقی کا یہ ہی کہ دہ اوسکا عمل ہی جسکو کیا کرتا تہا سو تم اوسکو بعض حصہ زمین مین دفن کردو قسم ہی اوسکی جسکی ہاتھ مین میری جان ہی اگر تم ساری زمین کو کہود دوگے تو بہی تم اوسکو پاؤگے پہر ہم چلے اور اوسکو اوسمین سے کسی مین دفن کردیا جب ہم لوٹ کی آئے تو اوسکی بی بی سی پوچہا کہ تیرا خاوند کیا عمل کرتا تہا اوسنے کہا کہ وہ طعام یعنی غلہ بیچا کرتا تہا ہر دن اوسمین سی اپنی گہر والون کا قوت لیتا اور اوسی قدر جو کے تنکے اوسمین ملا دیتا پہر اوسکو بیچا کرتا تہا سو وہ اس سبب سی معذب ہوا

۱۸ سبب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنا - حکایت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین طرف ایک میت کے بلایا گیا تاکہ اوسکو نہلاؤن جبکہ مینی اوسکی مونہہ پر سے کپڑا اوٹہایا تو ناگاہ ایک سانپ اوسکی حلق پر طوق ہوگیا

تہا لوگون نی ذکر کیا کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہا کرتا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۔ حسن رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین کہ جو کوئی دنیا سے نکلا اس حال مین کہ کسی
ایک کو میرے اصحاب سے گالی دیتا تہا مسلط کریگا اللہ اوسپر ایک دابہ کو وہ اوسکا گوشت کتریگا جسکا درد قیامت کے دن تک پائیگا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی العقوبۃ

١٩ سبب غلول وخیانت ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقیع پر میرا گذر ہوا آپ نے اُف اُف کہا مینے گمان
کیا کہ آپ نے میرا ارادہ فرمایا ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے کوئی نئی بات کی فرمایا یہ کیا ہے مینے کہا آپ نے مجہسے اُف اُف کہا فرمایا نہین ولیکن اس قبر
والے کو کہ فلان ہے مینے بنی فلان پر ساعی کیا تہا اوسنے ایک زرہ کی خیانت کی سو اب وہ اوسی کی مثل آگ کی زرہ پہنایا گیا ہے اخرجہ احمد والنسائی وابن خزیمہ والبیہقی

٢٠ سبب زینت حرام ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مینے کئی آدمیونکو دیکہا کہ اونکے چمڑے آگ کی
مقراضون سے کترے جاتے ہین مینے کہا انکا کیا حال ہے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ حرام چیز سے زینت کرتے تھے اور ایک کنوان دیکہا بدبو اوسمین چیخنا چلانا تہا مینے کہا
یہ کیا ہے کہا وہ عورتین ہین کہ حرام چیز سے زینت کرتی تہین اور کچہہ لوگون کو دیکہا کہ اونہون نے آب حیات مین غسل کیا مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا وہ لوگ ہین جنہون نے
خلط کیا ایک عمل صالح کو اور دوسرا بد اخرجہ الخطیب وابن عساکر من حدیث ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ **٢١ سبب مکس حکایت** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ
فرماتے ہین کہ مجہی حدیث کی ابو عبد اللہ محمد حرانی نے کہ وہ اپنے گہر سے نکلے جو کہ آمد مین تہا بعد عصر کے طرف باغ کے جبکہ قبل غروب آفتاب کا وقت آیا تو وہ درمیان
قبرونکے پہونچے ناگاہ اونمین ایک قبر تہی اور وہ مثل بہٹی شیشہ گر کے ایک انگارا ہو رہی تہی اور مردہ اوسکے وسط مین تہا وہ کہتے ہین کہ مینے صاحب قبر کا حال پوچہا تو
وہ مکاس تہا کہ اوسنے اوسی دن وفات پائی تہی **٢٢ بغیر ما انزل اللہ کے حکم کرنا ۔ ٢٣ بغیر ما شرعہ اللہ کے فتوی دینا حکایت**
حافظ شرف الدین دمیاطی اپنی معجم مین فرماتے ہین کہ مینے محمد بن اسمعیل بن ہبۃ اللہ دمیاطی سے سنا وہ کہتے ہین مینے ابو اسحق ابراہیم بن عبد اللہ ثعلبی صاحب سلفی
سے سنا وہ کہتے ہین ہماری بیان) ایک نباش یعنی کفن چور اندہا تہا لوگون سے بہیک مانگتا پہرتا اور کہا کرتا تہا کون ہے جو مجہی کچہہ دیوے کہ مین اوسی انوکہی خبر دون ہم
کہا کرتا کون ہے جو مجہی زیادہ دی کہ مین اوسی انوکہی چیز دکہاؤن ابو اسحق کہتے ہین کہ اوسکو کچہہ دیا گیا اور مین اوسکے قریب تہا اور اوسکو دیکہہ رہا تہا اوسنے اپنی آنکہون سے پردہ
اوٹہایا دیکہا تو وہ اوسکی گدّی تک آرہا تہین جیسے دو نلکیان اوسکے موںہہ کی طرف سے پار اور اوسکی گدّی کا نظر آتا تہا پہر کہا مین تمکو خبر دیتا ہون کہ مین اپنی شہر مین
کفن چور رہتا یہانتک کہ لوگونمین میرا امر مشہور ہوگیا تو مینے لوگون کو خوفناک کر دیا یہانتک کہ مین اونکی کچہہ پروا نہین رکہتا ہون شہر کا قاضی بیمار ہوا کہ اوسکو اوس
بیماری سے موت کا خوف ہوا اوسنے میری طرف آدمی بہیجا اور کہا کہ مین اپنا ہتک میری قبر مین تجہسے خریدتا ہون یہ سو اشرفیان عمدہ ہین مینے اونکو لیلیا وہ اوس مرض
سے اچہا ہوگیا اسکے بعد پہر وہ بیمار پڑا اور مر گیا مجہے یہ گمان ہوا کہ اوسنے جو کچہہ دیا تہا وہ پہلی بیماری کا تہا مین آیا اور اوسکی قبر کو کہودا ناگاہ قبر مین آہٹ عذاب کی
تہی اور قاضی پریشان بال کہلے ہوی بیٹہا تہا دونون آنکہین اوسکی سرخ تہین جیسی دو تشتریان مینے اپنے دونون گہٹنونمین دفع یعنی دہکا پایا اور ناگاہ ایک ضرب دونون
آنکہون مین دو انگلیون سے اور ایک قائل کہتا ہے ای اللہ کے دشمن کیا تو مطلع ہوتا ہے اللہ عزوجل کے اسرار پر ٢٤ جہوٹ بولنا ٢٥ قرآن شریف پڑہنا پہر اوس سے
رات کو سو رہنا اور دن کو اوسپر عمل نہ کرنا یعنی باوجود قرآن شریف یاد ہونیکے رات کو نہ پڑہنا ؎ بوذ میدہی مہ از دست خود دامان شبہا را ✦ کہ از خاک سیہ گلہای نکہت شود پیدا
٢٦ سود کہانا ٢٧ نماز سے سر بہاری ہونا یعنی سستی سے اوسکو ضائع کر دینا ٢٨ زکوٰۃ نہ دینا ٢٩ فتنے مین بولنا ٣٠ یتیم کا مال کہانا ٣١ لوگونکی آبرو ریزی
کرنا ٣٢ غنیمت کے مال مین خیانت کرنا ٣٣ جہوٹی گواہی دینا ٣٤ پارسا کو تہمت زنا کی لگانا ٣٥ بدعت کی طرف بلانا ٣٦ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر ایسی بات کہنا جسکا علم نہین ہے ٣٧ رشوت کہانا ٣٨ مسلمان بہائی یا ذمی کا مال بغیر حق کے کہانا ٣٩ نشے والی چیز پینا ؎
ہمیدانند اہل غفلت انجام شراب آخر ✦ بآتش میروند این ابلہان از راہ آب آخر ✦ ؎ فساد روی زمین از شراب می زاید ✦ کدام دیو کہ در شیشہ نیست صہبا را ✦
٤٠ شجرۂ ملعونہ کا لقمہ کہانا یعنی بہنگ ٤١ بدعہدی کرنا ٤٢ مکر و فریب کرنا ٤٣ سود دینا سود کا لکہنا اور اسکے گواہ ہونا ٤٤ حلالہ کرنا ٤٥ اسقاط فرائض اللہ

اور از کتاب محارم پر اترانا ۴۶ مسلمانون کو ایذا دینا اونکے عیوب کی جستجو کرنا صائب نے کیا خوب کہا ہی ؎ کدام جامہ بازیبرده پوشی خلق ست + بپوش
چشم خود از عیب خلق و عریان باش + غنی ؎ رسوا کسی شود کہ سخن چین بود غنی + ہرجا کہ خامہ ایست زبانش بریدن ست + ۴۷ اثم و عدوان پر مدد کرنا ۴۸
اللہ تعالے کے حرم مین الحاد کرنا ۴۹ حقائق و اسماء الٰہی کی تعطیل اور اونمین الحاد کرنا ۵۰ اپنی رای و ذوق و سیاست کو سنت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم پر مقدم کرنا ۵۱ نوحہ کرنا اور اوسکا سننا ۵۲ جس راگ کو کہ اللہ تعالی نے اور اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے حرام کیا ہے اوسکا سننا اور گانا
۵۳ قبرون پر مسجدین بنانا اور اونپر قندیلین اور چراغ روشن کرنا ۵۴ اپنی حق کو پورا لینا دوسرے کے حق کو کم کرنا یعنی ماپ تول مین آپ پورا لے اور دوسرے کو
کم دے ۵۵ بجبر تکبر ریا کرنا ؎ حباب از سربلندی پائمال موج می گردد + غبار از خاکساری سر باوج آسمان دارد ؎ زیباست خوی آتش اولاد بولہب را
تو ابن بوترابی باید کہ خاک باشی + ۵۶ سلف رضی اللہ عنہم پر طعن کرنا ۵۷ کاہن نجومی عرّاف کے پاس جانا اونسے سوال کرنا اونکے قول کو سچا جاننا ۵۸
ظالمون کی مدد کرنا غیر کی دنیا کے ساتھ اپنی آخرت کو بیچنا ۵۹ جب کوئی اللہ تعالی سے ڈراوے اوسکی یاد دلاوے تو اوس کام سے باز نرہنا منزجر ہونا اور جب اپنے
مثل کسی مخلوق سے ڈراوے تو ڈر جانا اپنے کام سے باز رہنا ۶۰ جبکہ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کلام کے ساتھ ہدایت کیجائے تو اوس سے ہدایت نہ پانا نہ اوسکی
طرف سر اوٹھانا اور جب اوس شخص سے کوئی بات پہونچے جسکے ساتھ حسن ظن ہے اور وہ اونمین سے ہے جنسے صواب و خطا ہوتا ہے تو اوسکو دانتون سے پکڑ لینا اور
اوسکی مخالفت نہ کرنا ۶۱ قراءت قرآن شریف سے متاثر ہونا اور اوسکو کم سمجھنا اور قرآن شیطان اور منتر زنا اور بادۂ نفاق کے سننے سے وجد و طرب کرنا ۶۲ اللہ تعالی
کی جھوٹی قسم کھا جانا اور جسکے ساتھ محبت ہے یا دل مین اوسکی تعظیم ہے اوسکی ہرگز جھوٹی قسم نہ کھانا گو کتنی ہی تہدید و تعذیب کیجائے ۶۳ کسی کی مال و حرمت مین خیانت
کرنا ۶۴ فحش بکنا یعنی ایسا شخص جسکے شر و فحش کی سبب سے لوگ اوسکو چھوڑ دین ۶۵ نماز کو آخر وقت تک تاخیر کرنا ٹھونگرین لگانا اللہ تعالی کا ذکر اوسمین نہ کرنا
مگر بہت تھوڑا ؎ سرمایۂ زندگی عبادت باشد + خوش آنکہ دلش مائل طاعت باشد + آواز موذن چو شنیدی بشتاب + کاین بانگ صلای خوان مداحت باشد
۶۶ اپنے مال کی زکاۃ خوشی سے نہ دینا ۶۷ باوجود قدرت کے حج نہ کرنا ۶۸ قدرت ہوتے ہوے جو حقوق اپنے ذمے پر ہین اونکو ادا نہ کرنا ۶۹ دیکھنے
بولنے کھانے قدم اوٹھانے مین احتیاط نہ کرنا بے پروائی کے ساتھ مال حاصل کرنا حلال ہو یا حرام ۷۰ صلۂ رحم نہ کرنا ۷۱ مسکین رانڈ بیوہ یتیم حیوان پر رحم نہ کرنا
بلکہ یتیم کو دھکے دینا مسکین کے کھانے پر تقید نہ کرنا لوگونکی سامنے ریا کرنا برتنے کی چیز نہ دینا ۷۲ اپنے عیب چھوڑ کر لوگونکے عیوب مین مشغول ہونا اپنی گناہ کو تہ دیکھنا
دوسرون کے گناہونمین مصروف ہونا ؎ آئینہ خود باش صفائی باز بن نیست + عیب ہمہ کس پوش قبائے بازین نیست + یہ بہتر معاصی ہوئی سوا اونکے
سوا اور معاصی ہین جنکی سبب سے مردون کو قبرون مین عذاب کیا جاتا ہے لیکن قلت کثرت صغیرہ و کبیرہ کا تفاوت ہی کبائر ظاہرہ و باطنہ کا بیان رسالہ زواجر تو ابع مین
نہایت بسط سے لکھا ہی چونکہ اکثر لوگ اسی قسم کے جرائم مین مبتلا ہوتے ہین اسی لیے اکثر اصحاب قبور معذب ہوتے ہین اونمین نجات پانیوالے کم ہین اللہ سبحانہ اپنی رحمت عامہ
و طفیل حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہم گناہگارون کو عذاب قبر سے محفوظ و مامون رکھے آمین ثم آمین

فصل بیان مین انواع عذاب قبر کے (۱)

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بکثرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کیا دیکھا کسی نے تم مین سے کوئی خواب آپ نے ایک صبح کو ہمسے
فرمایا کہ آج کی رات میری پاس دو شخص آئے مجھسے کہا چل مین اونکے ہمراہ چلا مجھے زمین مقدس کی طرف لیگئے ہم ایک لیٹے ہوے آدمی پر آئے اور ایک اور آدمی پتھر
لیے ہوے اوسپر کھڑا ہوا ہی اور وہ پتھر کو اوسکے سر کی طرف جھکاتا ہی پھر اوسکے سر کو کچلتا ہے پتھر یہان لڑھکتا ہے وہ پتھر کے پیچھے جاتا ہے اوسکو لیتا ہی وہ لوٹکر اوسکی
طرف نہین آتا ہی یہانتک کہ اوسکا سر صحیح سالم ہو جاتا ہی جیسا کہ تھا پھر وہ اوسپر رد کرتا ہے پس کرتا ہی اوسکے ساتھ جیسا کہ پہلی بار مین کیا تھا مینے اونسے کہا سبحان اللہ
یہ دونون کون ہین کہا چل ہم چلے ایک آدمی پر آئے وہ اپنے گدّے پر لیٹا ہوا تھا ناگاہ ایک اور آدمی لوہے کا آنکڑا لیے اوسپر کھڑا ہے ناگاہ وہ اوسکے مونھ کے ایک
جانب پر آتا ہی پھر اوسکی باچھ کو گدی تک چیرتا ہے اور اوسکے نتھنے کو گدی تک اور اوسکی آنکھ کو گدی تک پھر اوسکے دوسرے جانب پر آتا ہے اوسکے ساتھ کرتا ہی مثل اوسکے

جوکہ پہلی جانب کی ساتھ کیا تہا وہ اس جانب سی فارغ نہین ہوتاہی یہانتک کہ وہ جانب صحیح ہو جاتی ہی جیسے کہ تہی پہر اوسپر لوٹ کر آتاہی لپس کرتاہی جیسا کہ پہلی بار مین کیاتہا مینے کہا سبحان اللہ یہ دونون کون ہین مجہسے کہا چل ہم چلے ایک جگہ پر آئی جیسے تنور ناگاہ اوسمین شور غل اور آوازین تہین ہمنے اوسمین جہانکا تو اوسمین ننگے مرد و عورت تھے ناگاہ اونکو اونکی نیچے سے لپٹ آتی ہی جسکو اونکو لپٹ آتی ہی تو وہ شور غل مچاتی ہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین مجہسی کہا چل ہم چلے ایک سرخ نہر پر آئے جیسے خون ناگاہ نہر مین ایک آدمی تیراک تیر رہا ہے اور ایک آدمی نہر کے کنارے پر ہی اوسکی پاس بہت سی پتہر ہین ناگاہ وہ تیرنے والا تیرتا ہے جتنا تیرتا ہے پہر وہ اوسکی پاس آتاہی جسنے اپنے نزدیک پتہر جمع کر رکہی ہین وہ اوسکی واسطی اپنا موہنہ کہولدیتاہی وہ اوسکو ایک پتہر کا لقمہ دیتاہی وہ چلا جاتاہی تیرنے لگتا ہی پہر اوسکی طرف لوٹ آتاہی جسوقت وہ اوسکی طرف لوٹ آتاہی تو وہ اوسکی لیے اپنا موہنہ کہولدیتا ہے وہ اوسی ایک پتہر کا لقمہ دیتا ہے مینے اوسنی کہا یہ دونون کون ہین مجہسی کہا چل ہم چلے پس آئی ایک آدمی کریہ المنظر پر مثل کریہ تر اوس چیز کے کہ تو دیکہنے والا ہے ناگاہ اوسکی نزدیک آگ ہی وہ اوسکو سلگارہاہی اور اوسکی گرد دوڑتاہی مینی اوسنی کہا یہ کیاہی کہا چل ہم چلے ایک نہایت سبز باغ پر آئی اوسمین ہر قسم کے شگوفہ ربیع تہی ناگاہ درمیان باغ کے ایک شخص دراز قد تہا مجہے نہین لگتا تہا کہ مین اوسکی سر کو درازی کے مارے دیکہون ناگاہ اوس شخص کے گرداگرد بہت سے بچے تہے کہ مینے اونکو کبہی نہین دیکہا تہا مینے کہا یہ کیا ہے اور یہ کون لوگ ہین مجہسی کہا چل ہم چلے ایک بڑے مرغزار مین پہونچی کہ اوس سی زیادہ بڑا اور زیادہ خوبصورت روضہ مین نے کہین نہین دیکہا مجہسے کہا تو اوسمین چڑہ ہم اوسمین چڑہے ایک شہر مین پہونچے جوکہ سونے چاندی کی اینٹون سی بنا ہوا تہا ہم شہر کے دروازے پر آئے کہلوانا چاہا وہ ہمارے واسطی کہولدیا گیا ہم اوسمین داخل ہوئی اوسکی اندر ہماری سامنے چند شخص آئی آدہا جسم اونکا مثل زیادہ خوبصورت اوس چیز کے کہ تو دیکہنے والا ہی اور آدہا مثل بد تر صورت اوس چیز کے کہ تو دیکہنے والا ہی میری ساتہ والون نے اونسی کہا کہ تم اوس نہر مین جا پڑو ناگاہ ایک نہر عرض مین بہہ رہی تہی گویا پانی اوسکا سفیدی مین دودہ خالص تہا وہ گئے اوس نہر مین جا پڑے پہر لوٹ کے ہماری طرف آئی تو اونکی وہ برائی اونسی جاتی رہی تہی نہایت اچہی صورت مین ہو گئے مجہسے کہا کہ یہ جنت عدن ہی اور یہ تیری منزل ہی میری نگاہ بہت بلند ہوئی تو ناگاہ ایک محل تہا مثل سفید بادل کی مجہسے کہا یہ تیری منزل ہی مینے اونسے کہا اللہ تم مین برکت دے مجہے چہوڑ دو کہ مین اوسمین داخل ہوجاؤن اونہون نی کہا ابہی تو نہین لیکن تم اوسمین داخل ہو جاؤ گے مینے کہا کہ ابتدای شب سی مینے عجیب دیکہا سو یہ کیا ہے جو مینے دیکہا اونہون نی مجہسے کہا وہ پہلا آدمی جسپر تو آیا جسکا سر پتہر سے کچلا جاتا تہا وہ شخص ہے کہ قرآن کو سیکہتاہی پہر اوسکو چہوڑتا ہے اور صلوۃ فرض سی سو رہتا ہے روز قیامت تک اوسکی ساتہ یہ کیا جائیگا اور جس آدمی پر تو آیا جبہ کا جبڑا اوسکی گدی تک اور اوسکا نتہنا اور اوسکی آنکہہ کو گدی تک چیرا جاتا تہا وہ آدمی ہے کہ صبح کو اپنے گہر سے چلتا ہے پہر جہوٹ بات بولتا ہی وہ آفاق مین پہونچ جاتی ہی اوسکی ساتہ قیامت تک یہ کیا جائیگا اور مرد و عورت ننگے جوکہ مثل تنور مین تہی وہ زانی مرد اور زانی عورتین ہین اور جس آدمی پر تو آیا جوکہ نہر مین تیرتا تہا اور پتہر ون کا لقمہ اوسکو کہلایا جاتا تہا وہ سود کہانیوالا ہے اور جو آدمی کہ اوسکے پاس آگ تہی جسکو وہ سلگاتا تہا وہ مالک داروغہ جہنم ہے اور لنبا آدمی جوکہ باغ مین تہا وہ ابراہیم علیہ السلام ہین اور لڑکے جو اونکے گرداگرد تہے وہ ہر ایک بچہ ہے جوکہ فطرت پر مرا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور اولاد مشرکین کی فرمایا اور اولاد مشرکین کی اور وہ لوگ جن کا آدہا جسم اچہا اور آدہا برا تہا وہ لوگ ہین جنہون نی عمل صالح و سوء کو خلط کیا اللہ نے اونسے درگذر فرمائی اور مین جبریل ہون اور یہ میکائیل اخرجہ البخاری والبیہقی[۵]

ف علماء رحمہم اللہ نے فرمایاہی کہ یہ حدیث نص ہی عذاب برزخ مین کیونکہ رؤیا انبیاء کا وحی مطابق نفس الامر کے ہوتا ہے حال آنکہ آپ نے فرمایا کہ اوسکی ساتہ قیامت تک کیا جائیگا بعض طرق مین اس حدیث کے نزدیک دار قطنی کے یہ ہے مینے کہا خبر دے مجہے باغ سی کہا وہ اطفال ہین اونپر ابراہیم علیہ السلام مقرر کیے گئی ہین روز قیامت تک وہ اونکی پرورش کرتے رہین گی مینے کہا وہ شخص کہ خون مین تیرتا تہا کہا وہ سود خوار ہے یہ اوسکا طعام ہے قبر مین روز قیامت تک مینے کہا وہ شخص جسکا سر کچلا جاتا تہا کہا یہ وہ آدمی ہے کہ قرآن سیکہا پہر اوس سی سو رہا یہانتک کہ اوسکو بہول گیا کچہہ بہی اوس سی نہین پڑہتا جسوقت وہ سوتا ہے تو اوسکے سر کو کوٹتے ہین قبر مین روز قیامت تک نہین چہوڑتے اوسکو کہ سووی ۲ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر ہمکو پڑہائی جب

[۵] کذا رواہ المنذری فی الترغیب مع تفاوت بعض الفاظ ۱۲

نماز پڑہ چکی تو ہماری طرف التفات فرمایا اور کہا کہ مینے دو فرشتون کو دیکہا کہ آج کی رات وہ میرے پاس آئی مجہسے دونون جانب کو پکڑا اسماء دنیا کی طرف مجہو لیگئی
میرا گذر ایک فرشتہ پر ہوا اوسکے آگے ایک آدمی تہا اور اوسکے ہاتہ مین ایک پتہر جس ہی وہ اوس آدمی کے سر کو مارتا ہے تو ایک طرف کو اوسکا دماغ گر پڑتا ہی پہر ایک
طرف کو پہر جا گرتا ہی مینے کہا یہ کیا ہے مجہسے کہا چل مین چلا ناگاہ ایک فرشتہ ہے اور اوسکے آگے ایک آدمی ہی فرشتے کے ہاتہ مین لوہے کا ایک آنکڑا ہی وہ اوسکو اوس
آدمی کے سیدہے جبڑے مین رکہتا ہے پہر اوسکو چیرتا ہے یہانتک کہ اوسکی کان تک پہونچ جاتا ہے پہر بائین جبڑے مین شروع کرتا ہی سیدہا اچہا ہو جاتا ہی مینے کہا یہ
کیا ہی مجہسے کہا چل مین چلد یا ناگاہ ایک نہر ہے خون کی وہ جوش مار رہی ہی جیسے دیگ آگ پر جوش مارتی ہی اوسمین ایک ننگی قوم ہی کنارہ نہر پر ملائکہ ہین اونکی ہاتہون مین
کلوخ ہین جسوقت کوئی سر اوٹہانیوالا سر اوٹہاتا ہی تو اوسکو ایک ڈہیلا مارتے ہین وہ اوسکی موہنہ مین جا پڑتا ہی اور وہ اوس نہر کے نیچے چلا جاتا ہی مینے کہا یہ کیا ہے
اونہون نی مجہسے کہا چل مین چلد یا ناگاہ ایک گہر ہے جسکا اسفل اعلی سی زیادہ تر تنگ ہی اوسمین ایک قوم برہنہ ہی اونکے نیچے آگ جلائی جاتی ہی مینے اپنی ناک پکڑی بسبب
اوس بدبو کے جو کہ اونکی بو سے مین پاتا تہا مینے کہا یہ کون لوگ ہین مجہسی کہا چل مین چلد یا ناگاہ ایک گہر ہی جسکا اسفل اعلی سی زیادہ تر تنگ ہی اوسمین ایک قوم برہنہ ہے
اونکے نیچے آگ جلائی جاتی ہے مینے اپنی ناک پکڑی بسبب اوس بدبو کے جو کہ اونکی بو سے مین پاتا تہا مینے کہا یہ کون لوگ ہین مجہسے کہا چل مین چلد یا ناگاہ ایک سیاہ ٹیلا ہے
اوسپر ایک قوم ہے مخبل یعنی بڑے پیٹ والی آگ اونکی دبرون مین پہونکی جاتی ہی وہ اونکے موہنہ نتہنے کانون آنکہون سی نکلتی ہی مینے کہا یہ کیا ہی مجہسی کہا چل مین چلد یا ناگاہ
ایک آگ مطبق ہی اوسپر ایک فرشتہ موکل ہی کوئی چیز اوس سی نہین نکلتی ہے مگر وہ فرشتہ اوسکے پیچہے جاتا ہی یہانتک کہ اوسکو اوسی آگ مین پہیر دیتا ہی مینے کہا یہ کیا ہے
مجہسے کہا چل مین چلد یا ناگاہ ایک مرغزار ہے اوسمین ایک بوڑہا آدمی خوبصورت ہے کہ اوس سے بڑہکر خوبصورت کوئی نہین ہی اور آس پاس اوسکے بچے ہین اور
ایک درخت ہے جسکے پتے مثل گوش فیل کی ہین مین اوس درخت سے چڑہا جسقدر کہ اللہ نی چاہا ناگاہ کئی منازل تہی کہ اوسنی زیادہ تر خوبصورت کوئی نہین یہ منازل
سفید موتی اور زبرجد سبز اور یاقوت سرخ کے تہے مینے کہا یہ کیا ہے مجہسے کہا چل مین چلد یا ناگاہ ایک نہر تہی اوسپر دو پل سونے چاندی کے تہی نہر کے کنارون پر
منازل تہی اوسنی زیادہ تر خوبصورت اور کوئی منازل نہین یہ منازل جو فدار موتی اور زبرجد سبز اور یاقوت سرخ کے تہی اور اوسمین پیالے و اباریق تہے مینے کہا یہ کیا ہے
مجہسے کہا تو اوتر مین اوترا مینے اپنا ہاتہ ایک برتن کی طرف اون برتنون مین سی قریب کیا اور اوسکو بہر ایہہ پیا ناگاہ وہ شیرین تر شہد سی اور زیادہ تر سفید دودہ سی اور
نرم تر مسکہ سے تہا اون دونون نی مجہسے کہا کہ صاحب پتہر کا جسکو تو نے دیکہا کہ وہ اوس سی اوس آدمی کے سر کو مارتا تہا پہر اوسکا دماغ ایک جانب کو اور پتہر ایک جانب
کو گر پڑتا تہا یہ وہ لوگ ہین کہ عشاء آخر کی نماز سے سو رہتے اور نمازون کو اونکے غیر وقتون مین پڑہتے تہے وہ اوس پتہر سے ماری جاوینگی یہانتک کہ نار کی طرف جاوین
اور صاحب آنکڑے کا جسکو تو نے دیکہا یہ وہ لوگ ہین کہ درمیان مومنین کے چغلخوری کرتے پہرتے تہے اونمین فساد ڈالتے سو وہ اوسکی ساتہ عذاب کیے جاوینگے یہانتک کہ
نار کی طرف جاوین اور وہ لوگ جو کہ ڈہیلے سے مارے جاتے تہے یہ سود کہانیوالے ہین معذب ہوتے رہینگے یہانتک کہ آگ کی طرف جاوین اور جن لوگونکے پیٹ بڑے
تہے یہ وہ لوگ ہین کہ قوم لوط کا عمل کرتے تہے فاعل و مفعول بہ سو یہ معذب ہوتے رہینگی یہانتک کہ آگ کی طرف جاوین اور برہنہ لوگ زانی ہین اور وہ بدبو اون کی
فروج کی ہی وہ معذب ہوتی رہینگی یہان تک کہ آگ کی طرف جاوین اور نار مطبقہ جہنم ہے اور روضہ جنت الماوی ہے اور بوڑہا آدمی جسکو تو نے دیکہا وہ ابراہیم علیہ السلام
ہین اور گرداگرد اونکے مسلمانون کے بچے ہین اور درخت سو وہ سدرۃ المنتہی ہی اور منازل جو اوسمین ہین وہ منازل اہل علیین کے ہین نبیین و صدیقین و شہداء و
صالحین سی اور نہر سو وہ کوثر ہے جو اللہ نے تجہے دیا ہے اور یہ منازل تیرے اور منازل تیرے اہل بیت کے ہین اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ ابو سعید خدری رضی اللہ
عنہ حدیث اسرا مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نی فرمایا پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی خوان تہی اونپر لحم مشرح تہا اوسکے قریب کوئی نہ تہا اور ناگاہ
کئی خوان اور تہی اونپر بدبودار گوشت تہا اونکے پاس کچہہ لوگ تہی کہ وہ اونمین سے کہا رہے تہے مینے کہا ای جبرئیل یہ کون لوگ ہین کہا یہ لوگ ایک قوم ہے تیری امت سے
جو کہ حلال کو ترک کرتے اور حرام کو اختیار کرتے ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی قوم ہین اونکے پیٹ جیسے گہر جسوقت اونمین سی کوئی اوٹہتا ہے تو گر پڑتا ہی کہتا ہے

الٰہی تو قیامت کو قائم نہ کر اور وہ سانپ آل فرعون پر بہتے سانپ آتا ہے اور اونکو پائمال کرتا ہی مینے اونکو سنا کہ وہ اللہ کی طرف زاری کرتی ہین مینے کہا ای جبریل یہ
کون لوگ ہین کہا یہ تیری امت سے وہ ہین جو سود کہاتی ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی قومین تہین اونکی ہونٹہ جیسے اونٹون کی ہونٹہ اونکی موتہ کہلجاتے ہین
اونکو اون پتہرون سی لقمہ دیا جاتا پہر وہ پتہر اونکی دبرون سی نکلجاتا مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ تیری امت سی وہ لوگ ہین کہ مال یتیمون کی براہ ظلم کہاتے ہین پہر مین
تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی عورتین اپنی چہاتیون سی لٹکی ہوئی تہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا زانیہ ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی قومین تہین کہ اونکی پسلیان
سے گوشت کاٹا جاتا پہر اونکو لقمہ دیا جاتا ہے اوس سی کہا جاتا ہی کہ کہا جیسا کرتا اپنے بہائی کے گوشت سے کہایا کرتا تہا مینے کہا یہ لوگ کون ہین کہا یہ ہمّازون
یعنی غیبت کرنیوالی اور لمّازون یعنی عیب کرنیوالی ہین اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ ۴ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی حدیث اسرا مین مروی ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ایک قوم پر آئے کہ اونکے سر پتہر سے کچلے جاتے تہی جبکہ وہ کچل دی جاتی تو پہر جیسے بہتے ویسے ہی ہو جاتے تہی اس سی اونکا کچہ فتور نہین ہوتا تہا آپ نے
فرمایا ای جبریل یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ ہین جنکی سر نماز سے بوجہل ہو جاتی تہے پہر ایک اور قوم پر آئے اونکی قبل و دبر پر لتّے تہے چرتے تہے جیسے اونٹ بکریان
چرتی ہین اور ضریع و زقوم اور گرم پتہر جہنم کے اور اوسکے پتہر کہاتے تہی پوچہا یہ کون لوگ ہین کہا وہ ہین جو کہ اپنے مالون کی صدقات ادا نہین کرتی تہے پہر کئی قوم پر
آئی کہ اونکی سامنے گوشت پکا ہوا دیگ مین رکہا ہے اور گوشت دوسرا کچا برا بہی ہے وہ کچے برے گوشت سی کہانے لگے اور پکا عمدہ گوشت چہوڑ دیا فرمایا یہ کون لوگ
ہین کہا آدمی اپنی حلال بی بی کے پاس سی اوٹہتا ہے عورت خبیثہ کے پاس آتا ہے اوسکے ساتہ رات بسر کرتا ہے اور عورت اپنے حلال خاوند کے نزدیک سی اوٹہتی
ہے مرد خبیث کے پاس آتی ہی اوسکے نزدیک صبح تک رہتی ہی پہر ایک آدمی پر آئے کہ اونسی ایک برا گٹہا جمع کیا تہا اوسی اوٹہا نہین سکتا تہا اور وہ اوسپر اور زیادہ کرتا
ہے پوچہا یہ کون ہی کہا یہ وہ آدمی ہین کہ اسکے پاس لوگون کی امانتین ہین اونکے ادا کرنے پر قدرت نہین رکہتا ہے وہو یحمل علیہا پہر ایک قوم پر آئی کہ اون کی
زبانین اور ہونٹہ لوہے کی مقراضون سی کترے جاتے ہین جسوقت وہ کتر چکین تو پہر وہ ویسے ہی ہو جاتے ہین جیسی کہ تہین اس سی اونکا کچہ فتور نہین ہوتا ہے
فرمایا یہ کون لوگ ہین کہا خطبا ء فتنہ ہین اخرجہ ابن عدی والبیہقی ۵ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد نماز صبح کی باہر نکلی
فرمایا مینے ایک خواب دیکہا ہی اور وہ حق ہی تم اوسکو سمجہ لو میرے پاس ایک آدمی آیا میرا ہاتہ پکڑا مجہے اپنے ساتہ لیا یہانتک کہ ایک دشوار گذار طویل پہاڑ پر آیا
مجہسے کہا تو اسپر چڑہ مینے کہا مین نہین چڑہ سکتا کہا مین اوسکو تیرے لیے سہل کیے دیتا ہون پس مین جبکہ اپنا قدم اوٹہاتا تو اوسکو ایک پایہ پر رکہتا یہانتک کہ ہم
برابر پہاڑ پر چڑہ گئے پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تہے کہ اونکے کنپٹہ ین یعنی باچہین چری ہوئی تہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ ہین جو کہتے تہے وہ نہ کرتے
تہے پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تہے کہ اونکی کانون اور آنکہون مین میخین ٹہکی ہوئی تہین مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ وہ ہین جو کہ اپنی آنکہون کو دکہاتے تہے
جو اونہون نے نہین دیکہا اور اپنے کانون کو سناتے تہی جو اونہون نی نہین سنا پہر ہم چلے ناگاہ کئی عورتین تہین کہ وہ اپنی عراقیب یعنی کونچون سی لٹکی ہوئی تہین سر
اونکی نیچے تہے سانپ اونکی چہاتیون کو کاٹتے تہے مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ وہ عورات ہین کہ اپنی اولاد کو دودہ نہ دیتی تہین پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تہی کہ اپنی کونچون
سے لٹکے ہوے سر اونکے نیچے تہے تہوڑے پانی اور کیچ سی چاٹتے تہے مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکہتی پہر قبل وقت روزے کے افطار کرلیتی تہے پہر ہم چلے ناگاہ
کئی مرد عورت نہایت بدصورت اور نہایت بدلباس اور نہایت بدبو تہی گویا بو اونکی پاخانونکی بو تہی مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ زانی مرد عورت ہین پہر ہم چلے ناگاہ کئی
مردی تہی بہت پہولی ہوئی اور نہایت بدبو مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ کافر مردے ہین پہر ہم چلے ناگاہ کئی آدمی زیر سایۂ درخت تہی مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ مسلمان مردی ہین
پہر ہم چلی ناگاہ کئی لڑکے اور لڑکیان دو نہرونکی درمیانمین کہیل رہی تہین مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ ذریت مومنین ہی پہر ہم چلے ناگاہ کئی آدمی تہے اونکے نہایت خوبصورت لباس
بہت اچہی بو نہایت پاکیزہ گویا موتہ اونکی کاغذ مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ صدیقین و شہداء و صالحین ہین پہر ہم چلے ناگاہ تین آدمی تہی شراب پی رہے تہے گاتے تہی مینے
کہا یہ کون ہین کہا زید بن حارثہ و جعفر بن ابی طالب و عبد اللہ بن رواحہ ہین اخرجہ ابن خزیمۃ وابن حبان والحاکم والطبرانی وابن مردویہ فی تفسیرہ والبیہقی

لہ ابنار اسمعیل لا یختلف فی الطرقات یعنی دوروںو اینہ ۱۲

جو کوئی بغیر سنت پر مرتا ہے اوسکا موتھ قبلے سے پھیر دیا جاتا ہے اعاذنا اللہ منہ بمنہ وکرمہ وبجاہ نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کوئی قدری یا مرجی مرجاوے پھر تین دن کے بعد اوسکو کھود ڈالو تو اوسکا موتھ غیر قبلہ کی طرف پایا جاویگا اخرجہ ابن عساکر ۲ ابو اسحق فزاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونکے پاس ایک آدمی آیا اوسنے کہا کہ میں قبروں کو اکھیڑا کرتا اور ایک قوم کو پاتا تھا کہ اونکے موتھ غیر قبلے کی طرف تھے ابو اسحاق نے اوزاعی سے لکھکر پوچھا تو اونھوں نے کہا کہ یہ ایک قوم ہے کہ غیر سنت پر مری اخرجہ ابن ابی الدنیا ۳ فضل بن یونس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے مسلمہ بن عبد الملک سے کہا اے مسلمہ تیرے باپ کو کس نے دفن کیا کہا میرے فلاں مولی نے کہا ولید کو کس نے دفن کیا کہا میرے فلاں غلام نے کہا میں تجھے حدیث کرتا ہوں جسکی اوسنے مجھے حدیث کی وہ یہ ہے کہ اوسنے جب تیرے باپ کو اور ولید کو دفن کیا اور اونکی قبروں میں اونکو رکھا اور اونکے بند کھولنے لگا تو اونکے موتھ کو پایا کہ وہ اونکی گدیونکی طرف پھر گئے تھے اخرجہ ابن ابی الدنیا

رویت عذاب قبر (۱) محمد بن یوسف فریابی کہتے ہیں میں نے ابو سنان سے سنا اور وہ نیک آدمی تھے کہا کہ ایک شخص کا بھائی مرگیا میں نے اوسکی تعزیت کی اوسکو رنجیدہ پایا اوسنے کہا میں اسلیے رنج کرتا ہوں کہ میں نے دیکھا جبکہ اوسکو دفن کیا اور اوس مٹی برابر کردی ناگاہ ایک آواز قبر سے آئی کہتا ہے اوہ مینے کہا اخی واللہ یعنی واللہ میرا بھائی میں نے مٹی ہٹائی مجھسے کہا گیا تنکر میں نے مٹی برابر کردی جبکہ میں قبر سے کھڑا ہونے لگا تو ناگاہ قبر سے آواز آئی کہتا ہے اوہ مینے کہا اخی واللہ پھر میں نے مٹی ہٹائی مجھسے کہا گیا اے اللہ کے بندے تو اسکو مت کھود پھر میں نے مٹی ویسی ہی کردی جبکہ میں کھڑا ہونے لگا تو اوسنے کہا آہ میں نے کہا اخی واللہ پھر میں نے مٹی ہٹائی مجھسے کہا گیا نہ کر میں نے مٹی ویسی کردی جب میں اوٹھنے لگا تو ناگاہ وہ کہتا ہے اوہ مینے کہا واللہ میں ہرگز اوسکے کھودنے کو نہ چھوڑونگا پھر میں نے اوسکو اوکھیڑا ناگاہ اوسکے آگ کے طوق پڑے تھے قبر کی آگ لوس چمک رہی تھی میں نے طمع کی کہ اوس طوق کو قطع کرڈالوں میں نے اپنا ہاتھ اوسپر مارا تاکہ اوسکو قطع کردوں میری اونگلیاں جاتی رہیں ابو سنان کہتے ہیں اوسنے اپنا ہاتھ ہماری طرف نکالا تو اوسکی چاروں انگلیاں جاتی رہی تھیں کہتے ہیں کہ میں اوزاعی کے پاس آیا اوس سے بیان کیا میں نے کہا اے ابو عمرو یہودی نصرانی کافر مرتے ہیں اور ہم ایسا نہیں دیکھتے کہا ہاں یہ لوگ بلاشک آگ میں ہیں اور اللہ تمکو اہل توحید میں دکھاتا ہے تاکہ تم عبرت پکڑو اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ ۲ ابن فارس کہتے ہیں صاحب ابو الفرج ابن الجوزی نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ سنہ پانسو ترسٹھ میں بغداد میں ایک مردہ پایا گیا کہ بوسیدہ ہوگیا سوا ہڈیوں کے اور کچھ باقی نہ رہا تھا اور اوسکے دونوں ہاتھوں دونوں پاؤں میں لوہے کے پتر تھے اوسمیں دو میخیں ٹھونکی گئی تھیں ایک تو اوسکی ناف میں اور دوسری اوسکی پیشانی میں اوسکی صورت خوفناک اور ڈرانی ہوتی تھیں اوسکے ظاہر ہونیکا یہ سبب ہوا کہ پانی زیادہ ہوگیا اوسنے ٹیلے کی جانب کو کھول دیا یہ ٹیلہ معروف بہ تل الحمر تھا ۳ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح میں کہا ہے کہ ہمکو ابو عبد اللہ محمد بن سنان سلامی تاجر نے حدیث کی اور یہ اللہ کے نیک بندوں میں سے تھا کہا ایک آدمی بغداد میں لوہاروں کی منڈی کی طرف آیا اور اوسنے چھوٹی چھوٹی میخیں فروخت کیں ہر میخ کے دو سر تھے لوہار نے اونکو لیلیا اور گرم کرنے لگا وہ نرم نہیں پڑتی تھیں یہانتک کہ وہ اونکے ٹھونکنے پیٹنے سے عاجز ہوگیا تو اوسنے بائع کو تلاش کیا وہ مل گیا اوس سے کہا کہ یہ میخیں تجھے کہاں سے ملیں اوسنے کہا میں نے انکو پایا ہے لوہار اوس سے پوچھتا رہا یہانتک کہ اوسنے بتا دیا کہ ایک کھلی قبر پائی اور اوسمیں ایک مردے کی ہڈیاں تھیں ان میخوں سے جڑی تھیں کہا میں نے بہت کوشش کی کہ اونکو نکال لوں تو مجھسے نہ ہوسکا میں نے ایک پتھر لیا پھر اوس کی ہڈیوں کو توڑ ڈالا اور میخوں کو جمع کرلیا ۴ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اوسکی نصف داڑھی اور نصف سر سفید ہوگیا تھا حضرت عمرؓ نے اوس سے کہا تیرا کیا حال ہے اوسنے کہا میرا گذر بنی فلان کے قبرستان پر ہوا رات کا وقت تھا ایک آدمی آگ کا کوڑا لیے ہوئے ایک دوسرے آدمی کی طلب میں تھا جب وہ اوس سے ملتا تو اوسکو مارتا اوسکی مابین سر سے قدم تک آگ مشتعل ہوجاتی جب وہ آدمی قریب ہوا تو کہا اے اللہ کے بندے تو میری فریاد رسی کر طالب نے کہا اے اللہ کے بندے تو اسکی فریاد رسی نہ کر یہ برا اللہ کا بندہ ہے حضرت عمر نے کہا اسی لیے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکروہ رکھا ہے کہ ایک تنہا راتہا سفر کرے اخرجہ ہشام ابن عمار فی کتاب البعث عن یحیی بن حمزة حدثنی النعمان عن مکحول ۵ ابو حریش اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو جعفر نے کوفے کی خندق کھودی تو لوگون نے

ایسے مردون کو نقل کیا ایک جوان کو دیکھا کہ اپنے دونون ہاتھون کو کاٹ رہا تھا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۶ یزید بن مہلب کہتی ہین کہ جب عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ یزید بیٹی جس جگہہ ولید کو اوسکی قبر مین رکھا تو ناگاہ وہ اپنے کفن مین پانون ہلاتا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۷ تاریخ مقریزی مین بذیل حوادث ۷۰۹ ہجری لکہا ہے کہ قاصد آیا کہ ایک آدمی ساحل کا تہا اوسکی عورت مرگئی اوسکو دفن کرکے لوٹ آیا پہر یاد کیا کہ قبر مین رومال بہول آیا اوسمین درہم تہے اوسنے گانون کے فقیہ کو لیا اور قبر کو کہودا تاکہ مال لیوے اور فقیہ کنارہ قبر پر تہے ناگاہ عورت بیٹہی ہوئی تہی اور اوسکے بالون سے مشکین بندہی تہین اور دونون پانون بہی بالون سی بندہے ہوے تہے اسنے اوسکی مشکین کہولنا چاہا قدرت نہوئی تو اسمین جہد کرنا شروع کیا وہ اور عورت دونو الیسے دہنسا دیے گئے کہ اونکا آتا پتا نہ لگا فقیہ قبر پہ ایک دن رات بیہوش رہے سلطان نے اس حادثہ کی خبر بہیجی اور شام سے شیخ تقی الدین بن دقیق العید رحمہ اللہ کی طرف لکہہ دہ ادسپر واقف ہوئی اور لوگون کو دکہایا تاکہ اس سے عبرت پکڑین ۸ **حکایت** عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عیسی ضبی کہتے ہین کہ ایک نباش سے پوچہا اور وہ تائب ہوچکا تہا زیادہ تر عجیب تونے کیا دیکہا اوسنے کہا کہ مینے ایک آدمی کو اوکہاڑا ناگاہ اوسکے سارے جسم مین میخین ٹہکی ہوئی تہین اور ایک بڑی میخ اوسکے سر مین اور دوسری اوسکے پاؤن مین اخرجہ ابن ابی الدنیا

رویت عمل بد میت - **حکایت** عبد العزیز بن عبد المنعم بن اسمعیل الحرانی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین مجہسے عبد الکافی نے حکایت کی کہ وہ ایک بار ایک جنازے مین حاضر ہوئے کہتے ہین کہ ناگاہ ہمارے ہمراہ ایک غلام سیہ فام ہوا جبکہ لوگون نے نماز پڑہی تو اوسنے نہ پڑہی پہر جب ہم دفن مین حاضر ہوئے تو اوسنے میری طرف نظر کی پہر کہا کہ مین اوسکا عمل ہون پہر اوسنے اپنے آپکو قبر مین ڈالدیا کہتے ہین کہ مینے نظر کی تو کہہ نہ دیکہا اعاذنا اللہ منہ آمین ذکرہ الحافظ ابو محمد القاسم البرزالی فی تاریخہ

سماعت عذاب قبر - **حکایت** (۱) یزید بن عبد اللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ ایک شخص کسی زمین مین جارہا تہا کہ ایک قبر کے قریب ٹہیرا صاحب قبر کو سنا کہ وہ کہتا ہے آہ آہ اوسکی قبر پر کہڑا ہوا اور کہا کہ کبہی تیرے عمل نے فضیحت کیا اور تو فضیحت ہوا اخرجہ البیہقی فی کتاب القبر ۲ عبد اللہ ابن محمد مدنی اپنے ایک دوست سے روایت کرتے ہین کہ وہ اپنی زمین کی طرف گیا کہا کہ مجہے نماز مغرب نے قریب ایک قبرستان کے آلیا مینے اوسکے قریب نماز مغرب پڑہی مین بیٹہا ہوا تہا کہ ناحیۂ قبور سے آوازامین سنی مینے جس قبر سے آواز سنی تہی اوسکے قریب گیا وہ کہہ رہا تہا اوہ مین تو نماز پڑہتا تہا مین تو روزہ رکہتا تہا میرے بدن پر رونگٹے کہڑے ہوگئے پس میرے ساتہہ جو شخص حاضر تہا مین اوس سے قریب ہوا اوسنے بہی سنا جیسے مین نے سنا مین اپنی زمین کی طرف چلا گیا دوسرے دن لوٹا پہر پہلی جگہہ مین نماز پڑہی اور ٹہیرا رہا یہانتک کہ سورج ڈوبا مغرب کی نماز پڑہی پہر مینے اوس قبر کی طرف کان لگایا ناگاہ وہ آنین کرتا اور کہتا تہا اوہ مین تو نماز پڑہتا تہا مین تو روزہ رکہتا تہا پہر مین اپنے گہر آیا بخار چڑہا دو مہینے تک بیمار پڑا رہا اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ

قبر کا عذاب وہی برزخ کا باعث ہی علماء رحمہم اللہ فرماتے ہین کہ عذاب قبر وہی عذاب برزخ ہی نسبت قبر کی طرف اسلیے کی گئی ہے کہ اکثر یہی ہی ورنہ ہر میت جسکی تعذیب کا اللہ تعالے نے ارادہ کیا وہ اوسکو پہونچیگی مقبور ہو یا نہو اور گو اوسکو سولی پر چڑہایا ہو یا دریا مین ڈوب گیا ہو یا جانورون نے کہالیا ہو یا جل کے راکہ ہوگیا ہو یا ہوا مین اوڑادیا گیا ہو اور محل عذاب کا روح و بدن دونون ہین باتفاق اہل سنت کی اور اسی طرح کا قول نعیم مین ہی

عذاب قبر دو قسم ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ عذاب قبر کا دو قسم ہے ایک تو دائمی وہ کفار و بعض عصاۃ کا ہے دوسرا منقطع یہ اون گنہگارون کا عذاب ہی جنکے جرم خفیف ہین سو وہ موافق اپنے جرم کی معذب ہونگے پہر اونسے عذاب دور ہوجاویگا اور کبہی عذاب دعا یا صدقہ وغیرہ سے رفع کردیا جاتا ہے

مسئلۂ عجیب بدائع حافظ ابن قیم رحمہ اللہ مین لکہا ہی کہ ایک جماعت مردم نے کہا جبکہ نصرانی عورت مرجاوی اور اوسکے پیٹ مین مسلمان کا بچہ ہو تو اوس قبر مین نعیم و عذاب دونون نازل ہونگی نعیم تو لڑکے کے لیے اور عذاب ماں کے واسطے کہا کہ اسمین کسی طرح کا بعد نہین ہے جیسے اگر ایک قبر مین مومن و فاجر دونون دفن کیے جاوین تو قبر مین نعیم و عذاب دونون مجتمع ہونگے۔

مردے شب جمعہ کو معذب نہین ہوتے امام یافعی رضی اللہ عنہ روض الریاحین مین فرماتے ہین ہمکو پہونچا ہے کہ شب جمعہ کو مردے معذب نہین ہوتے بسبب بزرگی اس وقت کی فرمایا احتمال ہی کہ اختصاص اسکا گنہگار مسلمانون کے ساتہہ ہو نہ ساتہہ کفار کے نسفی رحمہ اللہ نے بحر الکلام مین اسکو عام رکہا ہی کہا کہ روز جمعہ

اور شب جمعہ کو اور سلری ماہ رمضان مین کافر سی عذاب دور ہو جاتا ہی رہا مسلمان گنہگار سو وہ اپنی قبر مین معذب ہوتا ہی لیکن روز جمعہ اور شب جمعہ کو عذاب اوس سی منقطع ہو جاتا ہی پہر قیامت تک عذاب کا عود اوسکی طرف نہین ہوتا ہے اور اگر جمعہ کے دن یا شب جمعہ مین مرا تو گہڑی بہر اوسکو عذاب ہوتا ہی اور اوسی طرح ضغطہ قبر کا پہر اوس سی عذاب منقطع ہو جاتا ہے قیامت تک عود نہ کریگا انتہی یہ اسپر دال ہی کہ عصاۃ مسلمین سوای ایک جمعہ یا اس سی کم کی معذب نہین ہوتی اور جب جمعہ کو پہونچ جاتی ہین تو عذاب منقطع ہو جاتا ہی پہر عود نہین کرتا اور یہ محتاج دلیل ہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی بدائع مین فرماتی ہین کہ مینے قاضی ابو یعلی کے خط سے اونکی تعلیق مین نقل کیا ہی کہ عذاب قبر کا منقطع ہونا ضرور ہی کیونکہ یہ دنیا کے عذاب سی ہے اور دنیا و ما فیہا منقطع ہی تو ضرور ہی کہ اونکو فنا و بلی لاحق ہو اور مقدار اسکی مدت کا معلوم نہین ہو سکتا انتہی حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ اسکی تائید وہ اثر کرتا ہی جسکو ہناد بن سری نی زہد مین مجاہد سی روایت کیا ہی کہا کہ کفار کے لیے ایک ہجعہ یعنی خفیف نیند ہے وہ اوسمین قیامت تک نیند کا مزہ پائینگے جب اہل قبور پکاری جاوینگی تو کافر کہیگا یا ویلنا من بعثنا من مرقدنا تو مومن جو اوسکی قریب ہوگا کہیگا هذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون **وصل** شرح برزخ مین انواع عذاب قبر کے بیان مین کہا ہے کہ اسکی کئی قسمین ہین (۱) آپ نے فرمایا کہ سات آدمیون کے مونہ قبلے کی طرف سی پہیر دیے جاتے ہین اور یہ اللہ تعالے کے عذاب سی ہے عرض کیا گیا وہ کون ہین فرمایا شراب کا پینے والا شرک کا بیچنے والا یعنی آزاد کا بیچنے والا اور وہ شخص کہ لونڈی غلام بیچنے کو اپنا پیشہ ٹہرا وے جہوٹی گواہی دینے والا سود خوار نوحہ کرنیوالی عورت غلہ روکنے والا تاکہ گراں بکے (۲) میت کے واسطے آگ کے دروازے کہلنا روایت ہی کہ معاذ بن جبل جبکہ مری تو انکے جنازے پر فرشتے اوتری یہانتک کہ آفتاب کی شعاع کو چہپا دیا پہر جب دفن کیے گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی قبر پر بیٹھے اور آپ کے چہرے کا رنگ زرد ہوگیا کسی نے اسکا سبب پوچہا فرمایا مینے دیکہا کہ اوسکی لیے ستر دروازے آگ کے کہولے گئے پہر جب میرا دل غمگین ہوا اور میرا چہرہ زرد ہوگیا تو میرے رب کا حکم آیا کہ مینے تیری لیے بخشدیا ای محمد تیرے چہرے کی زردی کو نہین چاہتا ہون عرض کیا گیا انکی تعذیب کا کیا سبب تہا فرمایا بدخلقی اوسکی ساتہ اپنی اہل کی اس سی معلوم ہوا کہ بی بی سی بدخلقی کرنا موجب عذاب قبر ہی **ف** اصل کتاب مین معاذ بن جبل ہی مگر یہ ٹہیک نہین ہی شاید سعد بن معاذ ہون یا اور کوئی صحابی واللہ اعلم کیونکہ تقریب مین لکہا ہی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بعد وفات حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنہ ۱۸ ہجری مین انتقال ہوا تو پہر حضور کا اونکی قبر پر تشریف لانا کیونکر ہو سکتا ہی مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر بقیع پر ہوا آپ نے ایک قبر کو دیکہا فرمایا لبیک یعنی مین حاضر ہون اللہ نے مجہسے وعدہ کیا ہے یعنی شفاعت کا پہر جب قریب ہوئی تو اللہ کے لیے سجدہ کیا اور روئے پہر اپنا سر اوٹہایا اور خوش ہوئے کسی نے اسکا سبب پوچہا تو فرمایا کہ وہ عذاب کیا جاتا تہا جبکہ اوسنے مجہے دیکہا تو پکارا ای محمد شفیع امت کے تو مینے لبیک کہا اوسنے کہا میرے اوپر نار ہے اور میرے نیچے نار اور میرے بائین طرف نار ہی یا رسول اللہ آپ میری فریاد رسی فرمائین سو اللہ نے میری شفاعت اوسکے لیے قبول فرمائی پس مین خوش ہوا عرض کیا گیا یا رسول اللہ اس بندے نے کیا کیا تہا فرمایا اوسکی زبان فحاش تہی یعنی زبان سی بہت فحش بکتا تہا (۳) کیڑے مکوڑے آپ نے فرمایا ہے کہ قبر کیڑون کا گہر ہی ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہون سی فرمایا اگر ایک کیڑا قبر کے کیڑون میسی اپنا ڈنک مار کسی پہاڑ مثل بوقبیس کے تو وہ راکہ ہو جاوی پس خرابی ہی اوسکی بچہوؤن اور سانپون سی **حکایت** مرقد ہی کہ ایک عورت اللہ اور نکی بیٹیون سی بغداد مین مرگئی اوسکے غسل کے لیے پردہ اوٹہایا ناگاہ ایک سانپ بقدار اوسکی جسم اور اوسکے طول کی اپنا مونہ اوسکے مونہ پر رکہے ہوے ہمراہ اوسکے سوتا تہا لوگ اس امر مین متحیر ہوے اوسکی باپ نی کہا ای سانپ ہم بیشک جانتی ہین کہ تو اللہ کے حکم سی آیا ہی لیکن ہمکو ضرور ہی کہ ہم سنت قائم کرین سو تو ہماری لڑکی سی گہڑی بہر الگ ہو جا یہانتک کہ ہم اوسکو نہلاوین پہر تو کر جسکا تجہے حکم ہے پہر وہ گہر کے کونے کی طرف چلا گیا اوسکی طرف دیکہتا رہا جب ہم غسل سے فارغ ہو چکے تو وہ آیا اور اوسکے ساتہ کفن مین سو گیا اور وہ اوسکے ساتہ دفن کر دیا گیا نہلانے والی نے اوسکے باپ سی پوچہا کہ تیری بیٹی نے کیا کیا تہا جس سی وہ قبر مین اس بلا کے ساتہ مبتلا ہوئی اوسنی کہا مجہو نہین معلوم مگر ہان اتنی بات ہی کہ وہ نماز کو وقت سی تاخیر کرتی تہی (۴) میت کا مثل سؤر کے ہو جانا اعاذنا اللہ منہ آپ نی فرمایا کہ جو شخص اپنا سر رکوع و سجود مین امام سی پہلے اوٹہاتا ہی اوسکا مونہ مثل خنزیر کے کر دیا جاتا ہی **ف** اصل مین یون ہی ہی مگر حدیث کی کتابون مین ذکر گدہے کا آیا ہی یعنی جو شخص امام سے پہلے

رکوع سجدے مین سہو ... [illegible]

ایک جوان آدمی عبد الملک بن مروان کے پاس آیا ... [illegible] عبد الملک نے کہا کیا تیرا گناہ ... [illegible]

ہین اوسنے کہا بلکہ میرا گناہ اعظم ہے پہر عبد الملک نے کہا کیا تیرا گناہ اعظم ہے ... اوسنے کہا میرا گناہ عبد الملک نے کہا کیا تیرا گناہ اعظم ہے یا اسکی ... [illegible]

سکوت کیا پہر عبد الملک نے کہا تیرا گناہ کیا ہے اوسنے کہا مین کفن چور تہا ایسے پانچ آدمیون نے جو کہ قبرون مین تہے اونہون نے مجہے عبرت دی ... بہ مستعد کیا مینے ایک قبر کو کہودا تو ایک

آدمی کو دیکہا کہ اوسکا مونہہ قبلہ کی طرف سے پہیر دیا گیا تہا اور اوسپر عذاب کیا جاتا تہا مین ڈر گیا اور لوٹا ایک ہاتف نے آواز دی کہ تو اس سے کیون نہین پوچہتا

کہ وہ کس سبب سے مبتلا ہوا مینے کہا مین نہین پوچہ سکتا اوسنے کہا کہ یہ نماز کے ساتہ استخفاف کرتا تہا سو اس سے ایمان سلب کیا گیا اعاذنا اللہ منہا اس سے معلوم ہوا

کہ نماز کو ہلکا سمجہنا موجب ہے سلب ایمان کا وقت موت کے نماز کا استخفاف یہی ہے کہ اول وقت مین نہ پڑہے جب وقت جانے لگے تو مرغے کی طرح ٹکرین لگا لے

پورا پورا رکوع و سجود ادا نہ کرے نماز کو جماعت سے نہ پڑہے نہ اوسکا اہتمام کرے ایک قبر کو مینے کہودا میت کو دیکہا کہ وہ سور ہو گیا تہا اور طوق و بیڑیون سے جکڑ بند تہا مین

ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو کیون نہین پوچہتا کہ کس سبب سے مبتلا ہوا مینے کہا مجہے قدرت سوال کی نہین ہے اوسنے کہا کہ یہ شراب پیتا تہا جس چیز کو اللہ نے

حرام کیا تہا اوسکو حرام نہ سمجہا اس سے معلوم ہوا کہ شارب خمر اگر بدون توبہ کے مرجاویگا تو وہ قبر مین معذب ہوگا اور اوسکا مونہہ سور کا ہو جاویگا تیسرے ایک قبر کو کہودا

میت کو دیکہا کہ وہ آگ کی میخون سے بندہا ہوا تہا اور اوسکی زبان گدی کی طرف نکلی ہوئی تہی اور عذاب کیا جاتا تہا مین ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ میت

کا حال کیون نہین پوچہتا مینے کہا مجہے سوال کی قدرت نہین ہے اوسنے کہا یہ ساعی تہا لوگون کے مالون کے ساتہ سعی کرتا تہا چوتہے ایک قبر کو کہودا میت کو دیکہا کہ اوسمین

آگ مشتعل تہی اور وہ جل رہا تہا فرشتے اوسکو مار رہے تہے اور وہ چیختا تہا مین ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو میت کا حال کیون نہین پوچہتا کہ وہ کس سبب سے

مبتلا ہوا مینے کہا مجہے قدرت سوال کی نہین ہے اوسنے کہا جہوٹا تہا اللہ کی جہوٹی قسم کہایا کرتا تہا اس سے معلوم ہوا کہ جہوٹی قسم موجب ہے عذاب قبر کی پانچوین ایک قبر کو کہودا

میت کو دیکہا کہ فرشتے اوسکو آگ کے ستون سے مارتے ہین اور وہ باواز بلند چلاتا ہے مین ڈرا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو میت کے حال سے کیون نہین پوچہتا کہ

وہ کس سبب سے مبتلا ہوا مینے کہا مجہے اوس سے سوال کرنیکی طاقت نہین ہے اوسنے کہا یہ کہلنڈرا تہا نرد کے ساتہ کہیلتا تہا جس چیز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منع

فرمایا تہا یہ اوس سے باز نہ رہا اس سے معلوم ہوا کہ نرد شطرنج وغیرہ کہیلنا موجب اثم اور عذاب قبر کا باعث ہے نعوذ باللہ من عذاب القبر واہوالہ انتہی غرضکہ قبر کا عذاب

معاصی دل آنکہہ کان زبان مونہہ پیٹ شرمگاہ ہاتہ پاؤن اور ساری بدن سے ہوتا ہے اور جو نیک کام انہین اعضا سے صادر ہوتے ہین اونپر اجر و ثواب ملتا ہے قبر و

برزخ میں ہر طرح کی راحت نصیب ہوتی ہے اگر اچہے کام ہین تو یہی قبر ایک چمن ہو جاتی ہے بہشت کے چمنون سے اور جو برے کرتوت ہین تو پہر ایک گڑہا ہے جہنم کے

گڑہون سے اللہم انا نعوذ بک من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا و نعوذ بک من عذاب البرزخ و فتنۃ القبر و فتنۃ المحیا و الممات و فتنۃ المسیح الدجال

و نسألک ان توفقنا لصالح الاعمال و نستعینک علی ذکرک و شکرک و حسن عبادتک فی البکور و الآصال و صلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

آمین ثم آمین یا رب العالمین یا ارحم الراحمین **وصل** ایک رسالہ مختصر دو جزو کا امام ابو اسحاق یحیی بن حسین بن امیر المومنین منصور باللہ قاسم بن محمد یمنی رحمہ اللہ

نے بیان مین عذاب قبر کے تالیف کیا اور الزواجر فیما جری من عذاب المقابر اوسکا نام رکہا باعث تالیف دو امر ذکر کیے ایک یہ کہ مینے اپنے ... [illegible]

قبرستان سے ایک معذب کو سنا کہ وہ قریب سال بہر کے اپنی قبر مین عذاب کیا جاتا تہا اوسکی آواز اور رونا اول رات سے آخر تک ... [illegible]

اکثر لوگون مین وعظ اثر نہین کرتا ہے علما نے ذکر کیا ہے اللہ تعالی مسلمانون مین سے بعض اہل معاصی کا عذاب ظاہر کر دیتا ہے اور کافر کا عذاب ظاہر نہین کرتا ... [illegible]

مین سے جسکو اللہ تعالی چاہے زجر و تخویف کا فائدہ حاصل ہو جاوے پہر شرح الصدور سے احادیث و حکایات ذکر کیے ہین ... [illegible]

ذکر اس کتاب مین نہین ہوا **حکایت** صاحب سالکتین مین مجہے ایک جماعت ثقہ نے خبر دی کہ ایک گورکن نے ... [illegible]

بہول گیا اور ہووہ اوسمین دفن ہوچکا تہا وہ لوٹ آیا اور قبر کو کہودا جب مردی کو کہولا تو اوسمین ایک ہولناک چیز دیکہی وہ یہ تہی کہ اوس میت پر ایک بڑا سانپ تہا
اوسنی میت کو گہیر لیا تہا یہ اوس سی ڈر گیا اور اوسپر غشی طاری ہوئی اور اوسکی عقل بگڑ گئی وہ اب تک بقید حیات ہی قبرین کہودنا اوسنی چہوڑ دیا ہی اور عقل اوسکی جاتی رہی
ہے **حکایت** مجہی ایک جماعت ثقہ نی خبر دی کہ سید ہادی بن حسن ہجری ہجرہ والونمین سی تہی اونکو یہ اتفاق ہوا کہ وہ راہ مین جارہے تہی کہ ایک کہوپڑی دیکہی اور اوسمین
لجام تہی انہون نی اوسکو لیا اور دفن کردیا زمین نی اوسکو اپنی پیٹ سی پہینک دیا انکو اوسکی شان وحال سی تعجب ہوا یہ اوسمین فکر کرتے رہی پہر اوس سی ایک آواز ظاہر ہوئی
سید بیہوش ہوگئے پہر اونکو ہوش آیا **حکایت** امام مہدی رحمہ اللہ نے اپنی غایات مین نقل کیا ہی کہ ایک کہوپڑی پائی گئی اوسمین ایک عوئی تہی وہ اوس سی کہینچی گئی
پہر وہ اوسمین لوٹ گئی **حکایت** ۲۵ رمضان ۱۲۶۲ہجری مین بنو منبہ اور بنو معین دونون ملے یعنی اونمین لڑائی ہوئی قبیلہ بنی معین مین سی ایک شخص کو تیر لگا اوسکا
نام مسعود بن علی تہا اوسکو اوٹہا لائے وہ راہ مین مرگیا پہر اوسکو اوسکے گہر مین ایک بڑی کہاٹ پر چہوڑ دیا کہاٹ کا عرض چار گز کا تہا جسوقت میت کے گہر والی بہت
ہوگئی تو بعد تعزیت کے گہر کی چہتون پر چڑہ گئی ناگاہ میت کا بہائی کہتا ہے جلد آؤ تا کہ اس حالت کو دیکہو جسکی طرف میت ہوگیا ہے عورت مرد سب آگئی اوسپر کہڑے ہوے
ناگاہ اوسکا جسم کہاٹ سی بہی زیادہ تر چوڑا ہوگیا اسی طرح اوسکی لنبان بہی بڑہ گئی اور اوسکا جوف بلند ہوگیا یہانتک کہ مثل ایک ٹکڑے پہاڑ کے ہوگیا اور اوسکی سارے
اعضا بڑہے یہانتک کہ مثل ستونون کی ہوگئی اور اوسکی ہر انگلی ایسی ہوگئی جیسے بڑے سے بڑا پہونچا آدمی کے پہونچون سی ہوتا ہی اور سر اوسکا مثل تہیر کے اور کان جیسے
گدہے کے کان اور دانت جیسے لوہے کے ٹکڑے ہوگئے اور زبان اوسکی سینے پر اوترآئی یہانتک کہ قریب تہا کہ اوسکی ناف تک پہونچ جاوی اور لوگ اوسکی نزدیک
تہے اور موہنہ اوسکا کالا ہوگیا لوگ اوسکو دیکہ رہے تہے اور اوسکے حال مین فکر کر رہے تہے کہ اوسنی ایک ایسی چیخ ماری جس سی زمین کانپ اوٹہی اونہون نی اوسکی چیخنے کا
حطحطہ سنا پہر اوسکا جسم آبلہ دار ہوگیا اور آبلے مثل لوہے کے خود وانکے ظاہر ہوگئے جب گہڑی پہر رات گذر چکی تو اپنے چیخنے سے چپ رہا اور میت کی بوجہ کی مارے
سر پہوٹ گیا جب صبح ہوئی تو ایک بڑا گڑہا کہودا اور ساٹہ آدمی جمع ہوئے اونکو اوسکے اوٹہانے پر قدرت نہ ہوئی پہر اونہون نی گہر توڑا دروازے توڑے بعد اوسکے
لکڑیون سی اوسی نکالا جیسے بڑے پتہرون کو نکالتے ہین لکڑیون سی اوسکو لوٹتے پوٹتے رہے یہانتک کہ اوسکو گڑہے تک پہونچایا اسکے بعد اور بہت کچہ لکہا ہی عذاب قبر
مین یہ زیادہ تر عظیم ماجرا ہے اس قصہ ہائلہ عظیمہ مفجعہ کو قاضی عبد اللہ بن زید عنسی نے فقیہ محمد بن سلیمان منبہی سی روایت کیا ہی جو کہ اس قصے کے مشاہدہ کرنے والے
تہے یہ قصہ معروف مشہور ومستفیض ہی فقیہ مذکور کہتے ہین کہ یہ قضیہ بلد غنان مین بلاد از بلاد خولان غربی صعدہ سی واقع ہوا حدیث صحیح مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی
وارد ہوا ہی کہ جسوقت دو مسلمان اپنی دو تلوارون کے ساتہہ ملتے ہین پہر ایک اونکا اپنے صاحب کو قتل کرتا ہی تو قاتل ومقتول نار مین ہین عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو
قاتل ہی پہر مقتول کا کیا حال ہی فرمایا اوسنے اپنے صاحب کے قتل کا ارادہ کیا انتہی **حکایت** اسی طرح ایک قصہ مشہور عبد اللہ بن مصعب بن زبیر کا ہی یحیی بن عبد اللہ
نے ہارون رشید سے کہا کہ عبد اللہ کا ایک قصیدہ ہی اوسکو پڑہا عبد اللہ نے اوسکا انکار کیا جسوقت وہ قصیدہ پورا کیا تو ہارون کا چہرہ متغیر ہوا عبد اللہ نے قسم کہائی کہ
وہ شعر اوسکے نہین ہین یحیی بن عبد اللہ نے کہا یا امیر المومنین واللہ یہ شعر سوا اسکے اور کسی کے نہین ہین مینے اس سے پہلے کبہی جہوٹی سچی قسم اللہ کی نہین کہائی ہے
تم مجہے چہوڑ دو مین اس سی ایسی قسم لونگا کہ جو کوئی اوسکو جہوٹی کہائیگا تو جلد اوسکو عقاب ہوگا ہارون نی کہا اوس سی قسم لی یحیی نے ایک سخت مغلظ قسم لی عبد اللہ نے
انکار کیا ہارون خفا ہوا اور فضل بن ربیع سی کہا کہ اگر یہ سچا ہے تو اسے کیا ہوا ہے کہ قسم نہین کہاتا ہے یہ میری چادر جو مجہپر ہی اور یہ میرے کپڑے اگر کوئی مجہسے قسم لے
کہ وہ میری نہین تو مین ضرور قسم کہالون فضل نے عبد اللہ کو لات ماری اور چلایا کہ قسم کہا تیری خرابی ہو پہر عبد اللہ نے قسم کہائی اور چہرہ اوسکا متغیر تہا اور وہ کانپتا تہا
یحیی نے عبد اللہ کے دونون شانونکی درمیان مین مارا پہر کہا ای ابن مصعب واللہ تو نے اپنی عمر کو کاٹ ڈالا واللہ تو ہرگز اسکے بعد فلاح نہ پائیگا عبد اللہ اپنی جگہ سی نہ اٹہا تہا
کہ اوسکو جذام ہوگیا ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا تیسری دن مرگیا فضل بن ربیع اوسکی جنازے پر حاضر ہوا جب لوگ اوسکو قبر پر لائے اور لحد مین رکہا اور اوسپر اینٹین رکہی گئین تو قبر
دہنس گئی وہ نیچے چلا گیا یہانتک کہ لوگونکی آنکہون سی غائب ہوگیا قرار قبر کا نظر نہ آیا اور اوس سی ایک غبار عظیم نکلا فضل چلایا مٹی لاؤ مٹی لاؤ پہر ڈالنا شروع کیا اور

بہی خلی جاتی تہی کانٹون کے گٹہے لگائے گئے اور گوڑا لا وہ نیچے چلے جاتے تہے اوسوقت حکم دیا تو قبر پر لکڑی کا سقف بنا دیا گیا اور اوسکو درست کر دیا اور گہر کو واپس
لوٹ آیا **حکایت** علامہ ابن حجر ہیثمی مکی صاحب زواجر عن اقتراف الکبائر رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ مین کم سن تہا اپنے والد مرحوم کی قبر کی خبرگیری قرات
کے لیے رکہتا تہا ایک دن بعد نماز صبح کی تاریکی مین نکلا مہینا رمضان کا تہا مین گمان کرتا ہون کہ عشرہ اخیرہ بلکہ شب قدر تہی جب مین قبر پر بیٹہا اور کچہہ قرآن پڑہا
اور قبرستان مین سوا میرے اور کوئی نہ تہا تو ناگاہ مینے ایک تاوہ عظیم یعنی آہ آہ کرنا اور انین آہ آہ سنا ایسی آواز سے کہ اوسنے مجہی ہلا دیا یہ آواز ایک قبر سے آتی تہی
کہ وہ چونہ وگچ سے بنی ہوئی تہی نہایت سفید تہی مینے قرات کو قطع کر دیا اور کان لگایا تو اوس آواز کو قبر کے اندر سے سنا اور یہ معذب آدمی ایسا تاوہ عظیم کرتا تہا کہ سننے
سننے والے کا دل بیقرار ہو جائے گہبرا جائے مینے تہوڑی دیر اوسکی طرف کان لگایا جب روشنی ہوئی تو اوسکی آہٹ مجہسے مخفی ہو گئی اتنے مین ایک آدمی کا گذر ہوا
مینے اوس سے کہا یہ کس کی قبر ہے کہا یہ فلان کی قبر ہے مینے اوسکو کمسنی مین پایا تہا وہ نہایت مسجد اور نماز ون کا ملازم تہا اور نکلی اوقات مین اور بات چیت کرنے سے
ساکت رہتا تہا اور ان سب باتون کا مینے خود اوس سے مشاہدہ کیا تہا کہتے ہین کہ یہ بات مجہپر بہت گران گذری کیونکہ ظاہر مین جن احوال خیر کے ساتہہ وہ متلبس تہا
مین اونکو جانتا ہون مینے اوسکا سبب پوچہا اور جن لوگو نکو اوسکی حقیقت احوال پر اطلاع تہی اون سے خوب دریافت کیا تو اونہون نے مجہے خبر دی کہ وہ سود کہاتا تہا اور وہ
تاجر تہا اور اوسکا نفس خبیث اسیر راضی نہوا کہ وہ حلال کہاوے یہانتک کہ اوسے موت آئی بلکہ اوسکو شیطان نے معاملہ ربا کی صحت کی زینت دی تاکہ اوسکا مال کم نہو
جسوقت مینے یہ حکایت شہر والون سے بیان کی تو اونہون نے مجہسے کہا کہ اس سے بہی زیادہ تر عجیب عبدالباسط رسول قاضی فلان ہی اس آدمی کو بہی مین پہچانتا تہا
یہ شخص ابتدای امر مین قاضیون کا رسول تہا پہر صاحب ثروت ہو گیا مینے کہا اوسکا کیا حال ہی کہا جبکہ اوسکی قبر کے پہلو مین کہودا گیا تاکہ اوسمین اور میت کو رکہین تو دیکہی
اوسکی قبر مین ایک زنجیر دیکہی اور اوس زنجیر مین ایک بڑا سانپ اوسکے ساتہہ بندہا ہوا تہا ہم بہت ڈرے اور جلدی سے زمین پر مٹی ڈالدی **حکایت** ابن حجر رحمہ اللہ
کہتے ہین ہمنے ایک اور آدمی کو دیکہا جبکہ اوسکی قبر کہودی اوس سے سوا ایک کہوپڑی کے اور کچہہ باقی نہین رہا تہا ناگاہ اوسمین بڑی بڑی میخین جوڑے سر کی ٹہکی ہوئی
تہین گویا وہ ایک بڑا دروازہ ہی **حکایت** یہ بہی کہا ہی کہ مینے فلان شخص کی قبر کہودی تو اوسکی قبر سے ایک بڑا سانپ نکلا مینے اوسے دیکہا کہ وہ اوسکی گردن مین کونڈلی
مارے ہوئے تہا مینے اوسکا دفع کرنا چاہا تو اوسنے ہمپر ایک پہنکار ماری یہانتک کہ قریب تہا کہ ہم سب کو ہلاک کر دے نعوذ باللہ من عذاب القبر **حکایت** ابن جوزی رحمہ اللہ
نے مختصر مدہش مین کہا ہی مروی ہی کہ عیسے علیہ السلام ایک گروہ مین اپنے اصحاب سے ایک کہوپڑی ہوئی تہا کہ کہلی پر گذرے اونکے اصحاب نے اونسے کہا یا روح اللہ اگر آپ
اللہ سبحانہ سے دعا کرین کہ وہ ہمارے لیے اس کہوپڑی کو نطق دے تاکہ وہ ہمکو اون عجائب کی خبر دے جو اوسنے دیکہے ہین تو البتہ اللہ تعالی سے ہم امید رکہتے ہین کہ اس سے
ہمکو نفع ہو عیسی علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑہی اور اللہ تعالی سے دعا کی اللہ تعالی نے اوسکو نطق دیا کہا ای روح اللہ پوچہو جو چاہو اللہ عز وجل نے مجہے حکم دیا ہے
کہ مین تمکو جواب دون عیسی علیہ السلام نے اوس سے کہا تو اس دنیا مین کون تہا کہا ای روح اللہ مین اس زمین کا بادشاہ تہا اور ہزار برس اوسمین زندہ رہا ہزار لڑکے
جنے ہزار شہر فتح کیے ہزار لشکرون کو ہزیمت دی اور ہزار سرکش بادشاہون کو قتل کیا پہر بعد اسکے موت ہوئی اور دفن ہو گیا مینے اس دہر کو جمع کیا اور اوسکو آزمایا سو مینے دنیا سے
کوئی چیز زہد سے زیادہ تر نافع نہین دیکہی اور نہین دیکہی ہلاکت لوگون کی مگر حرص وطمع مین اور نہین پائی مینے عزت مگر رضا مندی مین ساتہہ اوس چیز کے جو کہ اللہ عز وجل نے قسمت کی ہے
شعر لا ترقدن لعینك السهر ۔ وانظر الى ما تصنع العبر ۔ وانظر الى عين مصرعه ۔ ما دام ممکن طرفك النظر ۔ فاذا جئت ولم تجد احدا ۔ فسل الزمان فعنده الخبر
حکایت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حواری عیسی علیہ السلام کے پاس آئے عرض کیا یا روح اللہ وکلمۃ اللہ آپ ہمکو ہمارے دادا سام بن نوح کو دکہا دو
تاکہ اللہ اس سے ہمارے یقین کو زیادہ کرے عیسی علیہ السلام سام بن نوح علیہ السلام کی قبر پر اونکو لیگئے کہا زندہ ہو جا اللہ کے اذن سے ای سام بن نوح وہ اللہ تعالی کی قدرت سے
کہڑے ہو گئے مثل کہجور کے عیسے علیہ السلام نے اونسے کہا ای سام تم کس قدر زندہ رہے کہا مین چار ہزار برس زندہ رہا دو ہزار برس بنا کی اور دو ہزار برس آبادی کی عیسی
علیہ السلام نے کہا تو دنیا آپ کے نزدیک کس طرح تہی سام نے اونسے کہا جیسے ایک گہر ہے کہ اوسکے دو دروازے ہین مین اس سے داخل ہوا اور دوسرے سے نکل گیا **حکایت** ایک

اپنی تاریخ مین ترجمۂ بکر بن عامر بن یحیی بجادنکے نزدیک کہا ہے منقول ہی کہ ایک شخص فقیہ کی کھیتی کی حفاظت کیا کرتا تھا اور ہمیشہ اپنے سر کو کپڑے کے پارچہ سے لپیٹے رکھتا تھا فقیہ ایک دن کھیتی کی طرف نکل اوس شخص کو سوتا پایا عمامہ اوسکے سر سے اوتر گیا تھا اور ناگاہ سر اوسکا ایک ہڈی تھا اور سر جلد تھی فقیہ نے اوسکے سر کی ہڈی کھلنے سے تعجب کیا پھر اوسکو جگایا وہ ڈرتا ہوا اوٹھ بیٹھا اوسنے اون چیتھڑون سے اپنے سر کو چھپا لیا فقیہ نے اوس سے کہا کچھ ڈر نہین ہی اور حال کہو اوس سے سوال کیا اور اوس سے اسکا سبب پوچھا کہا مین اولاد زبید سے تھا جو کہ اپنی جانون پر اسراف کرتے ہین یعنی معاصی مین گرفتار ہین اور مین قبرون کو اوکہاڑتا مردون کا کفن بیچا کرتا تھا کسی تاجر کی بیٹی مرگئی مینے سنا کہ وہ نفیس کفن مین کفنائی گئی ہی مینے رات کو اوسکی قبر کھودی جسوقت مینے لحد کو کھولا ناگاہ ایک ہاتھ اوس سے نکلا اوسنے میرے سر کا چمڑا اوتار لیا جسکو کہ تو نے دیکھا اوس عورت نے کہا ای قلیل التوفیق کیا تو اللہ سے نہین ڈرتا اور اپنے فعل سے باز نہین رہتا مینے جواب دیا کہ مین اللہ کی طرف توبہ کرنیوالا ہون اوسنی کہا اگر تیری توبہ سچی ہوئی تو تجھے کوئی سختی ضرر نہ دیگی تو چلا جا اور اللہ تعالی کی طرف توبہ کر مین اپنی گھر چلا آیا اور اپنے حال کو گھر والون وغیرہم سے چھپایا اللہ تعالی نے مجھپر عافیت کے ساتھ احسان فرمایا پھر مین زبید سے نکل آیا انتہی

باب ۳۵ بیان مین اون اعمال کی جو کہ عذاب قبر سے نجات دیتی ہین

شہادت (۱) مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شہید کے لیے اللہ کے نزدیک چھ خصال ہین مغفرت کیجاتی ہی واسطے اوسکے اول دفعہ مین اوسکے خون سے اور دیکھتا ہے اپنا ٹھکانا جنت سے اور پناہ دیا جاتا ہے عذاب قبر سے اور امن مین ہوتا ہی فزع اکبر سے اور رکھا جاتا ہے اوسکے سر پر تاج وقار کا اور یاقوت اوس تاج کا بہتر ہے دنیا و مافیہا سے اور بیاہ کیا جاتا ہے بہتر بیبیون حور عین سے اور شفاعت قبول کیا جاتا ہی ستر آدمیون مین اوسکے اقارب سے اخرجہ الترمذی وابن ماجۃ (۲) **شکم کی بیماری سے مرنا** سلیمان بن صرد وخالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو کہ اوسکے پیٹ نے قتل کیا وہ اپنی قبر مین معذب نہوگا اخرجہ الترمذی وحسنہ وابن حبان [illegible] (۳) **طول سجود** سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اونکو بعض اہل کتاب نے خبر دی کہ عیسی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ طول قنوت یعنی قیام امان ہی پل صراط سے اور طول سجود امان ہے عذاب قبر سے اخرجہ ابو نعیم (۴) **سورۂ تبارک الذی پڑھنا** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ اونہون نے ایک آدمی سے کہا کیا مین تجھے ایک حدیث کا تحفہ نہ دون کہ تو اوس سے خوش ہو اوسنے کہا ہان فرمایا تو تبارک الذی بیدہ الملک کو پڑھ اور اپنے گھر والون کو اور ساری اولاد کو اور گھر کے اور پڑوسیون کے بچون کو سکھا اسلیے کہ وہ نجات دینے والی اور جدال کرنیوالی ہی مجادلہ یا مخاصمہ کریگی دن قیامت کے نزدیک اپنے رب کے واسطے پڑھنے والے کے اور چاہیگی اوسکے لیے کہ اوسکو نجات دی اور اوسکے سبب سے صاحب اوسکا نجات پائیگا عذاب قبر سے اخرجہ عبد فی مسندہ ۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سورۂ ملک مانعہ ہی عذاب قبر سے منع کرتی ہی لایا جاتا ہے صاحب اوسکا قبر مین سر کی طرف سے یعنی ملک عذاب آتا ہے تو اوسکا سر کہتا ہے تیرے لیے مجھپر رستہ نہین ہی اوسنی تو مجھ مین سورۂ ملک کو یاد رکہا ہی پھر دونون پاؤن کی طرف سے آتا ہی تو اوسکے پاؤن کہتے ہین تیرے لیے مجھپر راہ نہین ہی وہ تو مجھپر کھڑا رہتا تھا ساتھ سورۂ ملک کی اخرجہ خلف ابن ہشام فی فضائل القرآن والحاکم وصححہ والبیہقی ۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جس کسی نے تبارک الذی بیدہ الملک کو ہر رات پڑھا تو اللہ اوس کے سبب اوسکو عذاب قبر سے منع کریگا اور ہم زمانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اوسکا نام مانعہ رکھتے تھے اخرجہ النسائی ۴ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک شخص مرگیا اور اوسکے ساتھ کتاب اللہ سے سوای تبارک کے اور کچھ نہ تھا جب وہ اپنے حفرہ یعنی قبر مین رکھا گیا تو اوسکے پاس فرشتہ آیا سورۂ ملک اوسکے روبرو کھڑی ہوگئی فرشتے نے اوس سے کہا کہ تو اللہ کی کتاب سے ہے اور مین تیری ناخوشی کو برا جانتا ہون اور مین مالک نہین ہون تیرے لیے نہ اوسکے لیے نہ اپنی جان کے نفع وضرر کا اگر یہ اوسکے ساتھ تیرا ارادہ ہی تو تو رب کی طرف جا اوسکے واسطے شفاعت کر پس وہ رب کی طرف جاویگی کہیگی یا رب فلان نے تیری کتاب کے درمیان سے میرا قصد کیا مجھ سیکھا پڑھا سو کیا تو اوسکو آگ سے جلانیوالا ہی اور اوسے عذاب کرنیوالا حال آنکہ مین اوسکے پیٹ مین ہون سو اگر تو اوسکے ساتھ [illegible] تو مجھے اپنی کتاب سے محو کر دے رب فرماتا ہے کیا مین تجھے نہین دیکھتا ہون کہ تو خفا ہوگئی وہ کہتی ہے مجھے لائق ہی کہ مین خفا ہون رب فرماتا ہی تو جا مینے اوسے بخش دیا

اور تیری شفاعت اوسکے حق مین قبول کی وہ آتی ہے فرشتے کو جہڑکتی ہے وہ بدحال ناکام نکلجاتا ہی پہر آتی ہی اپنا مونہہ اوسکے مونہہ پر رکہتی ہی اور کہتی ہی مرحبا ہے اوس مونہہ کو کہ بہت بار اوسنے مجہے پڑہا مرحبا ہے اس سینے کو کہ اوسنے مجہے بہت بار یاد رکہا مرحبا ہے ان دونون پاؤن کو کہ بہت بار میرے ساتہہ کہڑے رہے قبر مین اوسکو انس دیتی ہی واسطی خوف وحشت کے اوسپر انس کہتی ہین جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث بیان فرمائی تو چہوٹا بڑا آزاد وغلام کوئی باقی نہین رہا مگر اوسنے سورۂ ملک کو سیکہ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا نام منجیہ رکہا ہی اخرجہ ابن عساکر بسند ضعیف ۵ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ میت جس وقت مرتا ہے تو اوسکے گرداگرد کئی آگین جلائی جاتی ہین ہر آگ اپنے پاس والی چیز کو کہاتی ہی اگر کوئی ایسا عمل اوسکے لیے نہین ہی جو کہ اوسکی اور آگ کے درمیان مین حائل ہوا اور ایک آدمی مرگیا سوائی سورۂ تبارک کے اور کچہہ قرآن سی نہین پڑہا تہا تب آگ اوسکے سر کی طرف سی آئی سورت نے کہا کہ وہ تو مجہی پڑہتا تہا پہر وہ اوسکے دونون پاؤن کی طرف سی آئی تو سورت نے کہا کہ وہ تو میرے ساتہہ کہڑا ہوتا تہا پہر وہ اوسکے پیٹ کی طرف سی آئی تو سورت نی کہا کہ اوسنے تو مجہی یاد رکہا پس سورت نے اوسکو نجات دی اخرجہ ابو عبید فی فضائلہ والبیہقی فی الدلائل **۵ سورۂ الم تنزیل سجدہ** خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجہے پہونچا ہے کہ الم تنزیل اپنی صاحب کی طرف سی قبر مین جہگڑتی ہی کہتی ہے الٰہی اگر مین تیری کتاب سے ہون تو تو میری شفاعت اوسکی حق مین قبول کر اور اگر مین تیری کتاب سی نہین ہون تو تو مجہی اوس سی محو کردی اور وہ مثل پرندی کے ہوتی ہی اپنے دونون بازو اوسپر رکہتی ہے اوسکے لیے شفاعت کرتی ہی عذاب قبر کو اوسی منع کرتی ہے اور تبارک مین بہی مثل اسکے ہے ۔ خالد رات کو نہین سوتے یہانتک کہ اسکو پڑہ لیتے اخرجہ الدارمی فی مسندہ ۲ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین سوتے یہانتک کہ تنزیل سجدہ اور تبارک کو پڑہ لیتے اخرجہ الترمذی والدارمی **۶ سورۂ یٰسٓ** امام یافعی رضی اللہ عنہ نی روض الریاحین مین بعض صالحین اہل یمن سی نقل کیاہے کہ اونہون نی کسی مردے کو دفن کیا جب لوگ چلے گئے تو قبر مین مارنا اور سخت ٹہونکنا باہر قبر سے ایک کالا کتا نکلا شیخ نے اوس سی کہا تیری خرابی ہو تو کون ہی اوسنے کہا مین میت کا عمل ہون کہا پہر یہ مار تجہہ مین تہی یا میت مین کہا بلکہ مجہہ مین تہی مینی اوسکی پاس سورۂ یٰس اور اوسکی اخوات کو پایا وہ میری اور اوسکے درمیان مین حائل ہوگئین اور مین مارا گیا اور نکال دیا گیا **۷ صلٰوۃ دفع عذاب قبر** ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی جو شخص بعد مغرب کے دو رکعت شب جمعہ مین پڑہے اور ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ ایک بار اور اذا زلزلت پندرہ بار پڑہے تو اللہ اوسپر سکرات موت کو آسان کرتا ہی اور عذاب قبر سی اوسکو پناہ دیتا ہے اور آسان کرتا ہی واسطے اوسکے گذرنا پل صراط پر دن قیامت کی اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب **ف** اسمین پندرہ بار ہی اور ایک اور نسخہ مین پچاس بار ہے واللہ اعلم **۸ موت روز جمعہ یا شب جمعہ** (۱) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعے کے دن مراوہ عذاب قبر سے بچایا گیا اخرجہ ابو یعلی ۲ عکرمہ بن خالد مخزومی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ مین مراوہ مختوم بہ خاتم ایمان ہوا اور عذاب قبر سے بچایا گیا اخرجہ البیہقی **۹ رمضان شریف مین مرنا** انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ عذاب قبر کا اوس شخص سی اوٹہا لیا جاتا ہی جو کہ شہر رمضان مین مرتا ہے قال ابن رجب رحمہ اللہ روی باسناد ضعیف

حدیث جامع منجیات عذاب قبر عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلی فرمایا مینے آج کی رات عجب دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی دیکہا کہ اوسکے پاس ملک الموت آیا تاکہ اوسکی روح قبض کری پس آیا اوسکا احسان کرنا اپنی والدین کی ساتہہ اوسنی ملک الموت کو اوسکی پاس سی پہیر دیا اور دیکہا ایک آدمی کو میری امت سی کہ اوسپر عذاب قبر کا بسط کیا گیا تہا اوسکی وضو آئی اوسنی عذاب سی اوسکو نجات دی اور ایک آدمی کو دیکہا میری امت سی کہ شیاطین نے اوسکو گہیر لیا تہا ذکر اللہ آیا اوسنی اوسکو اونکی درمیان سی خلاصی بخشی اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ عذاب کے فرشتون نی اوسکو گہیر لیا تہا اوسکی نماز آئی اوسنی اونکی ہاتہون سی اوسکو چہوڑایا اور ایک آدمی کو دیکہا میری امت سی کہ وہ پیاس کے ماری زبان نکالی ہوئے تہا جس حوض پر جاتا اوس سی روکدیا جاتا اوسکا روزہ آیا اوسنی اوسکو پانی پلایا اور اوسی سیراب کردیا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی اور انبیاء حلقہ حلقہ بیٹہے ہوئے ہین جسوقت وہ حلقے کے قریب

چہوتا ہی تو اوسی نکال دیتی ہین اوسکا غسل جنابت آیا اوسنی اوسکا ہاتہ پکڑا اور میری قریب بٹہا دیا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ آگی اوسکی ظلمت پیچہی
ظلمت دائین ظلمت بائین ظلمت اوسکے اوپر ظلمت نیچے ظلمت اور وہ اوسمین متحیر تہا اوسکا حج وعمرہ آیا اونہون نی اوسی تاریکی سی نکالا اور نور مین داخل کیا اور
ایک آدمی کو دیکہا میری امت سی کہ وہ مومنین سی بات کرتا ہی اور وہ اوس سی بات نہین کرتی صلہ رحم آیا اوسنی کہا ای گروہ مومنین کی اوس سی کلام کرو پہر اونہون نی اوس سے
باتین کین اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ بچاتا تہا آگ کی لپٹ کو اور اوسکی شرر کو ہاتہ کے ساتہ اپنے مونہہ سی آیا پاس اوسکی صدقہ اوسکا وہ پردہ ہوگیا اوسکی مونہہ
پر اور سایہ اوسکی سر پر اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ ہر جگہ سی زبانیہ نے اوسکو پکڑا تو آیا اوسکی پاس امر بمعروف ونہی عن المنکر اونہون نی اوسکو اونکی ہاتہون سے
چہوڑایا اور ملائکۂ رحمت کے ساتہ اوسکو داخل کیا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ وہ اپنی گہٹنون کے بل بیٹہا ہی درمیان اوسکی اور درمیان اللہ کے پردہ ہے
اوسکے پاس اوسکا حسن خلق آیا اوسکا ہاتہ پکڑا پہر اوسکو اللہ پر داخل کیا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ جہکایا اوسکو اوسکے نامۂ اعمال نی بائین جانب
کو آیا اوسکی پاس اوسکا اللہ سی ڈرنا اوسنی اوسکے نامۂ اعمال کو لیا پہر اوسکو دائین جانب مین کر دیا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ اوسکی ترازو ہلکی ہوگئی تو آئے
اوسکے پاس افراط اوسکے یعنی چہوٹے بچے جو مر گئے تہے اونہون نی اوسکی ترازو کو بہاری کر دیا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ وہ جہنم کے کنارے پر کہڑا ہوا ہے
آیا اوسکی پاس ڈرنا اوسکا اللہ سی اوسنے اوسکو اس سی نجات دی اور چلدیا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ آگ مین گر پڑا آئے اوسکے پاس آنسو اوسکی جو اللہ کے
خوف سی دنیا مین رویا تہا اونہون نی اوسکو آگ سی نکالا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ پل صراط پر کہڑا ہوا ہے اور کانپتا ہے جیسے کہجور کا پتا کانپتا ہی آیا اوسکے
پاس اوسکا حسن ظن ساتہ اللہ کے اوسنے اوسکے کانپنے کو ٹہیرا دیا اور چلدیا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ پل صراط پر کہڑا ہوا ہی کبہی چوتڑون کی بل چلتا ہی اور
کبہی گہٹنون کی بل آیا اوسکے پاس درود بہیجنا اوسکا مجہپر اوسنے اوسکا ہاتہ پکڑا پہر اوسے کہڑا کر دیا اور پل صراط پر چلا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ جنت کے
دروازون کی طرف پہونچا پس اوسکے روبرو دروازے بند کر دیے گئے آئی اوسکے پاس گواہی لا الہ الا اللہ کی پس اوسکی لیئے دروازون کو کہولدیا اور جنت مین اوسکو
داخل کر دیا اور دیکہا مینے کئی آدمیون کو کہ اونکے ہونٹہ کترے جاتے ہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا چغلخوری کرنیوالے ہین درمیان لوگونکے اور دیکہا مینے کئی آدمیونکو کہ
اپنی زبانون سی لٹکے ہوئے ہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین ای جبریل کہا یہ وہ لوگ ہین کہ تہمت لگاتے ہین مومنین ومومنات کو بغیر اوس چیز کے کہ کیا اخرجہ الطبرانی
فی الکبیر والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والاصبہانی فی الترغیب **ف** قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ یہ حدیث عظیم ہی اسمین اعمال خاصہ کا ذکر کیا ہی جو کہ اہوال خاصہ سے
نجات دیتے ہین **مقامات اہل مقابر** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے بعض اولیاء کرام سی روض الریاحین مین نقل کیا ہے کہا مینے اللہ سی سوال کیا کہ مجہے مقامات اہل مقابر
کے دکہادی پس ایک رات کو مینے دیکہا کہ قبرین شق ہوگئین ناگاہ بعض اونمین سی سندس پر اور بعض حریر پر اور بعض دیباج پر اور بعض ریحان پر اور بعض تختون پر سوتے
تہے اور بعض روتے اور بعض ہنستے تہی مینے کہا یارب اگر تو چاہتا تو کرامت مین درمیان اونکے برابری کرتا اہل قبور مین سی ایک منادی نے ندا کی کہ ای فلان یہ منازل
اعمال کے ہین سندس والے تو اہل خلق حسن ہین اور حریر و دیباج والے شہدا ہین اور اصحاب ریحان روزہ رکہنے والے ہین اور اصحاب مراتب یعنی تختون والے
متحابون فی اللہ ہین یعنی وہ لوگ جو کہ اللہ کے واسطے آپس مین محبت رکہتے تہے اور رونے والے گنہگار ہین اور ہنسنے والے توبہ والے ہین **وصل** حافظ ابن قیم
رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین فرمایا ہی کہ جو اسباب عذاب قبر کے مقتضی ہین اونسے بچے جنکا ذکر حدیثون مین آچکا ہے اور زیادہ تر نافع سبب جسکے سبب سی عذاب قبر سے
نجات ملتی ہی یہ ہی کہ جسوقت آدمی سونے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ گہڑی بہر پہلے سونے سے اللہ تعالے کے واسطے بیٹہے اوسمین اپنی نفس سی حساب لے کہ دن بہر مین کیا
ٹوٹا ہوا کیا نفع ہوا پہر گناہون کے لیے اپنے اور اللہ تعالے کے درمیان مین توبہ نصوح کی تجدید کری پہر اس توبہ پر سو رہے اور عزم کرے کہ پہر گناہ کی طرف عود نکریگا اور جب
بیدار ہو تو عمل کے لیے استقبال کرتا ہوا بیدار ہو اور تاخیر اجل کی وجہ سی مسرور ہو تاکہ رب درگذر فرماوی اور مافات کا تدارک کری بندے کے واسطے اس نیند سی زیادہ تر
نافع اور کوئی نہین ہی خصوصاً جبکہ اسکے بعد اللہ تعالی کا ذکر کرے اور اون سنتون کا استعمال فرماوے جو کہ سونے کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی وارد ہوئی ہین یہانتک کہ

نیند غایة کرے اللہ سبحانہ و تعالیٰ جسکے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے اوسی کو اسکی توفیق عنایت فرماتا ہے و لا قوة الا باللہ الٰہی تو مجھ گنہگار بندے کو اور ساری مومنین و مومنات کو اسکی توفیق عطا فرما اور ہمکو دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچا اور عذاب قبر و برزخ سے محفوظ رکھ اور ہمارے گناہوں کو بخشدے اور دنیا سے ساتھ امن و امان و ایمان و ایقان کے اوٹھا آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ اجمعین **ف** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین سات آدمیون کا ذکر کیا ہے کہ اونمین سوال نہین ہوتا اور وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتے ہین اور نو عمل عذاب قبر سے نجات دینے والے شرح الصدور مین ذکر فرمائے چنانچہ انکا ذکر بالتفصیل ہو چکا یہان پہ منظور ہے کہ اجمالاً اسباب و اعمال منجیہ عذاب قبر کا شمار کر دیا جاوے تا گنتی مین آسانی ہو (۱) اللہ تعالیٰ کی راہ مین شہید ہونا ۲ مرابطت یعنی سرحد اسلام کی حفاظت کرنا ۳ طاعون و وبا مین مرنا (۴) بہت سچ بولنا (۵) قبل بلوغ کے مرجانا (۶) جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین وفات پانا (۷) ہر رات سورۂ ملک یعنی تبارک الذی پڑہنا (۸) ہر رات سورۂ سجدہ کو تلاوت کرنا ۹ مان باپ کے ساتھ احسان کرنا (۱۰) وضو (۱۱) ذکر اللہ (۱۲) صدقہ ۱۳ امر معروف و نہی عن المنکر ۱۴ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا ۱۵ قل ہو اللہ احد مرض موت مین پڑہنا ۱۶ جمعے کی شب مین مغرب کے بعد دو رکعت نماز پڑہنا ہر رکعت مین الحمد اور اذا زلزلت پچاس بار پڑہنا ۱۷ ہر روز لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین سو بار پڑہنا ۱۸ شکم کی بیماری سے مرنا ۱۹ طول سجود ۲۰ سورۂ یٰس ۲۱ رمضان شریف مین مرنا انکے سوا اور اسباب ہین جو حدیث منجیات مین مذکور ہین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح مین فرماتے ہین کہ منجیات عذاب قبر مین ایک حدیث آئی ہے اوسمین شفاہے ابو موسیٰ مدینی نے اوسکو روایت کیا ہے اور اپنی کتاب ترغیب و ترہیب مین اوسپر بنا کی ہے اور اوس کتاب کو حدیث مذکور کی شرح ٹھیرایا ہے اور حدیث ابو الفرج بن فضالہ سے اوسکو روایت کیا ہے کہا حدیث کی ہمکو ہلال بن جبلہ نے سعید بن مسیب سے یہ عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت کرتے ہین الخ مینے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سنا وہ اس حدیث کی تعظیم کرتے تھے اور کہتے کہ سنت کے اصول اس کے لیے شہادت دیتے ہین اور یہ احسن احادیث سے ہے یہ وہی حدیث ہے جو پہلے گذر چکی

باب ۳۶ بیان مین احوال مردون کے قبور مین — فصل لا الہ الا اللہ والون کو وحشت نہین ہوتی

(۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ہے نہین ہے اہل لا الہ الا اللہ پر وحشت وقت موت کے نہ اونکی قبور مین نہ اونکے قبر سے نکلنے مین اخرجہ الطبرانی والاصبہانی فی الترغیب ۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ہے مجھے جبریل نے خبر دی کہ لا الہ الا اللہ انس ہے واسطے مسلمان کے وقت اوسکی موت کے اور اوسکی قبر مین اور جسوقت اپنی قبر سے نکلیگا اخرجہ ابو القاسم الختلی فی الدیباج **رباعی** گر ورد تو لا الہ الا اللہ ہست + بی بلطف اک کہ بجنت راہ ست + صراف زر قلب کجا بستاند + ہر چند برو سکہ نام شاہ ست +

انبیاء اپنی قبور مین زندہ ہین

(۱) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء زندہ ہین اپنی قبور مین نماز پڑہتے ہین اخرجہ ابو یعلی والبیہقی و ابن مندہ ۲ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شب معراج مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا گذر موسی علیہ السلام پر ہوا اور وہ کہڑے ہوے اپنی قبر مین نماز پڑہتے تھے اخرجہ مسلم قال ابن مندہ رواہ حجاج ابن منہال و یونس بن محمد و ابو نصر التمار و حبان و غیرہم عن حماد عن سلیمان التیمی و ثابت عن انس و رواہ سفیان و یحیی بن سعید و عمرو بن حبیب و جریر بن عبد الحمید و معتمر بن سلیمان و یزید بن ہارون و عیسی و غیرہم عن سلیمان التیمی و رواہ ابو ہریرة و عبد اللہ بن حراد و غیرہما عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم واخرج ابو نعیم فی الحلیة والامام احمد فی الزہد عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم مر بقبر موسی علیہ السلام و ہو قائم یصلی فیہ

صلوة ثابت بنانی رضی اللہ عنہ در قبر

(۱) ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے دعا کی کہ الٰہی اگر تونے کسی کو اوسکی قبر مین نماز عطا کی ہے تو تو مجھے نماز کو عطا کر میری قبر مین قال ابن سعد فی الطبقات و ابن ابی شیبة فی المصنف والامام احمد فی الزہد معا اخبرنا عفان بن مسلم قال حدثنا حماد بن سلمة عن ثابت (۲) ابو نعیم نے یوسف بن عطیہ سے روایت کیا ہے کہا مینے ثابت کو کہتے سنا کہ وہ حمید طویل سے کہتے تھے کیا تمکو یہ بات پہنچی ہے کہ سوای انبیا کے اور کوئی اپنی قبر مین نماز نہین پڑہتا ہے حمید نے کہا نہین تو ثابت نے کہا الٰہی اگر تونے کسی کو اذن دیا ہو کہ وہ اپنی قبر مین نماز پڑہے ۳ ابو نعیم

نے جبری روایت کیا ہے کہا قسم ہے خدا کی کہ سوا اوسکے اور کوئی معبود نہین ہی مینے ثابت بنانی کو اونکی لحد مین رکہا اور میرے ساتھ حمید طویل بہی تہے جب ہمنی اوسپر اینٹونکو برابر کیا تو ایک اینٹ گر پڑی ناگاہ وہ اپنی قبر مین نماز پڑہ رہے تہے وہ اپنی دعا مین کہا کرتے تہے کہ الٰہی اگر تو نے کسی کو اپنی خلق سی نماز اوسکی قبر مین عطا کی ہو تو مجہے اوسکو عطا کر سوا اسد اوسکی دعا کو رد فرمادی ۴ ابراہیم بن صمہ مہلبی کہتے ہین مجہی اون لوگون نی حدیث کی جو کہ سحر کے وقت حیض پر گذرتے تہے وہ کہتے ہین کہ جب ہم اطراف قبر ثابت بنانی پر گذرے تو ہم نے قراءت قرآن کو سنا اخرجہ ابن جریر فی تہذیب الآثار و ابونعیم قراءت قرآن شریف در قبر سلمہ بن شبیب رضی اللہ عنہ کہتی ہین مینے ابوحماد یا ابومحمد گورکن کو سنا اور وہ معتبر پرہیزگار آدمی تہا کہا مین جمعہ کے دن دوپہر کے وقت قبرستان مین داخل ہوا جس قبر پر میرا گذر ہوتا مین اوس سی قراءت قرآن سنتا قال ابن مندہ اخبرنا احمد بن محمد المستملی حدثنا ابواحمد یوسف الخفاف حدثنا القاضی ابواحمد حدثنا محمد بن جعفر بن محمد الاشعری سمعت سلمۃ ۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قبر پر اپنا خیمہ نصب کیا اور اونکو گمان نہ تہا کہ وہ قبر ہے ناگاہ اوسمین ایک آدمی سورۂ ملک پڑہ رہا تہا یہانتک کہ اوسکو ختم کیا پہر وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپکو اسکی خبر دی تو آپ نی فرمایا کہ وہ مانعہ ہی وہ منجیہ ہے عذاب قبر سے اوسکو نجات دیتی ہی اخرجہ الترمذی وحسنہ والحاکم والبیہقی ف ابوالقاسم سعدی رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین کہا ہی کہ یہ تصدیق ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ میت اپنی قبر مین پڑہتا ہے اسلیے کہ عبداللہ نے آپکو اسکی خبر دی اور آپ نی اوسکی تصدیق فرمائی امام کمال الدین زملکانی رحمہ اللہ نے کتاب العمل المقبول فی زیارۃ الرسول مین کہا ہے کہ یہ حدیث واضح الدلالۃ ہے اسپر کہ میت اپنی قبر مین سورۂ ملک پڑہتا ہی اور اس امت مین یہ ذکر واقع ہو چکا ہے کہ اللہ سبحانہ نے اپنے بعض اولیاء کا اسکے ساتہہ اکرام کیا ہے اور بعض کا اکرام نماز سے فرمایا ہے اور وہ حالت حیات مین اسکی دعا کیا کرتے تہے پس جبکہ کرامت الٰہی اولیاء کے لیے یہ ہوئی کہ وہ قبر مین طاعت وعبادت پر قادر ہوتے ہین تو انبیاء علیہم السلام بطریق اولیٰ قادر ہونگی ۳ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حدیث کی مجہکو ابوالحجاج یوسف بن محمد سرمری محدث نی کہا مجہے حدیث کی ہماری شیخ ابوالحسن علی بن حسین سامری خطیب سامرانی اور وہ نیک آدمی تہے اور مجہے ایک جگہہ قبور سامرا سے دکہائی کہا یہ جگہہ ہے کہ ہم ہمیشہ اس سی سورۂ ملک کو سنا کرتے ہین ۴ عیسیٰ بن محمد طوماری کہتے ہین کہ مینے ابوبکر بن مجاہد مقری کو خواب مین دیکہا کہ گویا وہ پڑہتے ہین اور گویا مین اونسی کہتا ہون کہ تم تو میت ہو اور پڑہتے ہو سو گویا وہ مجہسے کہتے ہین کہ مین ہر نماز کے پیچہے اور وقت ختم قرآن کے اسی یہ دعا کیا کرتا تہا کہ مجہی اون لوگو مین سی کر جو کہ قبر مین پڑہتے ہین سو مین اپنی قبر مین پڑہتا ہون اخرجہ الحافظ ابوبکر الخطیب بسندہ ۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ مومن کو ایک مصحف دیا جاتا ہی اپنی قبر مین وہ اوسمین پڑہتا ہی اخرجہ الخلال فی کتاب السنۃ من طریق ابراہیم بن الحکم بن ابان وفیہ ضعف عن ابیہ عن عکرمۃ واخرجہ ابن مندہ ایضا عنہ ۶ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے اپنے مال کا ارادہ کیا جو کہ موضع غابہ مین تہا رات نے مجہے پالیا مین عبداللہ بن عمرو بن حزم کی قبر کے پاس ٹہرا مینے قبر سے ایسی قراءت سنی کہ اوس سی زیادہ بہتر نہ سنی تہی پہر مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضر ہوا آپ سی اسکا ذکر کیا فرمایا وہ عبداللہ ہے کیا تو نے نہین جانا کہ اللہ نے اونکی روحون کو قبض فرمایا اونکو زبرجد و یاقوت کی قندیلون مین رکہا پہر اونکو وسط جنت مین لٹکایا جب رات ہوتی ہی تو اونکی روحین طرف اونکے پہیری جاتی ہین سو وہ اسی طرح رہتی ہین یہانتک کہ جسوقت فجر طلوع ہوتی ہی تو روحین اونکی اپنی مکان کی طرف پہیری جاتی ہین جسمین وہ تہین اخرجہ ابن مندہ وابواحمد الحاکم فی الکنی بسند ضعیف ۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مین سویا مینے اپنے آپ کو جنت مین دیکہا ایک قاری کی آواز سنی کہ وہ پڑہتا ہے مینے کہا یہ کون ہی کہا حارثہ بن نعمان ہی اخرجہ النسائی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان لفظ نسائی کا یہ ہے کہ مین جنت مین داخل ہوا مینے ایک قاری کی آواز سنی کہ پڑہتا ہے مینے کہا یہ کون ہی کہا حارثہ بن نعمان ہی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کذلک البر کذلک البر یعنی مان کی ساتہ احسان کرنا ایسا ہی ہوتا ہی اور حارثہ سب لوگون سی زیادہ اپنی مان کی ساتہ احسان کرتی تہی ۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین اپنی آپ کو جنت مین دیکہتا ہون مین جنت مین تہا کہ ایک آدمی کی آواز قرآن کے ساتہہ سنی

مینے کہا یہ کون ہی کہا حارثہ بن نعمان ہی کذلک البر کذلک البر اخرجہ البیہقی ۹ عاصم سقطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہمنے بلخ مین ایک قبر کھودی وہ ایک اور
قبر مین نفوذ کر گئی مینے نظر کی تو ایک بوڑھا آدمی قبر مین قبلے کی طرف منہ کیے ہوے ہے اور اوسپر سبز تہمد ہے اور اوسکے گرداگرد سبزہ ہے اوسکی گود مین ایک مصحف ہے
اور وہ پڑھ رہا ہے اخرجہ ابن مندہ ۱۰ حکایت ابن مندہ نے ابو النضر نیشاپوری گورکن سے روایت کیا ہی اور وہ نیک آدمی تھا کہا مینے ایک قبر کھودی تو قبر
مین ایک اور قبر کھل گئی مینے دیکھا تو اوسمین ایک جوان آدمی خوبصورت خوش لباس خوشبودار زانو بیٹھا ہوا ہے اور اوسکی گود مین ایک کتاب سبزی جو لکھی
ہوئی نہایت خوشخط ہی اور وہ قرآن پڑھ رہا ہے اوسنے میری طرف دیکھا اور کہا کیا قیامت قائم ہو گئی مینے کہا نہین کہا تو پھر ڈھیلے کو اوسکی جگہ مین رکھدے
مینے اوسکو اوسکی جگہ مین رکھدیا علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسکو ابن نجار نے تاریخ بغداد مین وارد کیا ہی قال قرات فی کتاب بخط بعض الاصبہانیین
من طلاب العلم لا اعرف اسمہ قال سمعت مغلس بن عبد اللہ مولی الراشد باللہ یقول یعنی مغلس کہتے ہین کہ مینے مصعب بن عبد اللہ حفار سے کہا کیا تونے قبر کھودنے مین
کچھ دیکھا کہا نہین لاکن مینے اپنے باپ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ مینے ایک قبر کھودی جب مین لحد تک پہونچا اور اینٹ کو لیا تو اوسکے نیچے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ بیٹھا ہوا
ہے اور اوسکے ہاتھ مین مصحف ہے اوسمین پڑھ رہا ہے مجھسے کہا کیا قیامت قائم ہو گئی مینے کہا نہین پھر مینے اوسکو ڈھانک دیا ۱۱ حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ
کفایۃ المعتقد مین فرماتے ہین ومن المشہور ان الفقیہ الکبیر الولی الشہیر احمد بن موسی بن عجیل سمعہ بعض الفقہاء الصالحین من قرابتہ یقرأ سورۃ النور فی قبرہ
۱۲ حکایت ابو الحسن بن براء رحمہ اللہ نے کتاب الروضہ مین عبد اللہ بن محمد بن منصور سے روایت کیا ہی کہا مجھی ابراہیم حفار نے حدیث کی کہا مینے ایک قبر کھودی ایک
اینٹ ظاہر ہوئی مینے مشک کی خوشبو سونگھی جسوقت کہ وہ اینٹ کھل گئی ناگاہ ایک بوڑھا آدمی اپنی قبر مین بیٹھا ہوا قرآن پڑھ رہا ہے تعلیم قرآن و باقی قرآن در قبر
(۱) یزید رقاشی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ مومن جس وقت مرتا ہے اور قرآن سے اوسپر کچھ باقی رہجاتا ہی جسکو اوسنے نہین سیکھا ہی تو اللہ فرشتون کو
اوسکی طرف بھیجتا ہے وہ اوسکو یاد کرا دیتے ہین جو اوسپر قرآن سے باقی رہا ہی یہانتک کہ اللہ اوسکو قبر سے مبعوث فرماوی اخرجہ ابن ابی الدنیا (۲) حسن رضی اللہ عنہ فرماتے
ہین مجھی یہ بات پہونچی ہے کہ مومن جس وقت مرتا ہی اور اوسنے قرآن کو یاد نہین کیا ہے تو اوسکے ملائکہ حافظین کو حکم ہوتا ہی کہ وہ اوسکو قرآن کی تعلیم کرین اوسکی
قبر مین یہانتک کہ اللہ اوسکو مبعوث کرے دن قیامت کی ہمراہ اہل قرآن کے اخرجہ ابن ابی الدنیا (۳) عطیہ عوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجھی یہ بات پہونچی ہی کہ بندہ جسوقت
اللہ سے ملیگا اور اوسنے اللہ کی کتاب کو نہ سیکھا ہوگا تو اللہ اوسکو قبر مین تعلیم کریگا تاکہ اللہ اوسکو قیامت کے دن اوسپر ثواب دے اخرجہ ابن ابی الدنیا و ابن مندہ (۴)
فی الفردوس للدیلمی ولم یسندہ والدہ من حدیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ مرفوعا مثلہ ثم وقفت علیہ مسندا فی الجزء الاول من فوائد ابی الحسن
بن بشران فاخرجہ من طریق عطیۃ العوفی عنہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جس شخص نے قرآن پڑھا پھر مرگیا پہلے اس سے کہ اوسکو حفظ کرے تو
آتا ہی اوسکے پاس ایک فرشتہ وہ اوسکو قبر مین تعلیم کرتا ہی اور وہ اللہ سے ملیگا اور اوسنے قرآن کو حفظ کر لیا ہوگا واخرجہ ایضا ابو القاسم الازہری فی کتاب فضائل القرآن
والسلفی فی انتخابہ لحدیث القراء ف حافظ زین الدین ابن رجب رحمہ اللہ تعالی نے کتاب احوال القبور مین فرمایا ہے کہ کبھی اللہ تعالی بعض اہل برزخ کا تبع
مین اعمال صالحہ کے ساتھ اکرام فرماتا ہے اگرچہ اس سے اونکو ثواب حاصل نہین ہوتا ہی کیونکہ موت کی وجہ سے عمل اونکا منقطع ہو گیا لیکن عمل اونپر اسلیے باقی رہتا ہی کہ اللہ
کے ذکر و طاعت سے متنعم ہون جیسے کہ اس سے ملائکہ و اہل جنت جنت مین متنعم ہوتے ہین گو اسپر کچھ ثواب نہو کیونکہ نفس ذکر و طاعت زیادہ تر نعیم عظیم ہے نزدیک اوسکے
اہل کی ساری نعیم و لذات دنیا سے پس نہ متنعم کیا متنعم کرنیوالون نے مثل ذکر و طاعت الہی کے شغل علم در برزخ ۔ حکایت حافظ ابو العلاء ہمدانی رحمہ اللہ کو مرنے
کے بعد خواب مین دیکھا کہ وہ ایک شہر مین ہین جسکے جدران حیطان یعنی دیوارین سب کی سب کتابین تھین اونسے پوچھا تو کہا کہ مینے اللہ تعالی سے سوال کیا تھا کہ وہ
مجھے علم مین مشغول رکھے جیسا کہ مین اوسکے ساتھ مشغول تھا سو مین علم کے ساتھ مشغول ہون اپنی قبر مین اوردہ الزملکانی ف ابو نعیم و بیہقی نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے اس قول
الہی کی تفسیر مین فلانفسہم یمہدون روایت کیا ہی کہا ہے کہ قبر مین اور ابن ابی الدنیا نے قبور مین بشر بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ قبر اچھی منزل ہی اوسکی لیے

جنبی اسکی فرمانبرداری کی **فصل اہل قبور ایک دوسرے کی زیارت و ملاقات کرتے ہین** (۱) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم اچھا کفن دو اپنے مردون کو کیونکہ وہ آپس مین فخر کرتے ہین اور ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اپنی قبرون مین اخرجہ الحارث
ابن ابی اسامۃ فی مسندہ والوائلی فی الابانۃ والعقیلی ۲ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جبکہ والی ہو ایک تمہارا اپنے بہائی کا تو چاہیے کہ اوسکو اچھا کفن دے اخرجہ مسلم
ورواہ البیہقی
ف علماء رحمہم اللہ نے فرمایا ہی کہ مراد اچھا کفن دینے سے بیاض و نظافت وسبوغ وکثافت کفن ہی نہ یہ کہ وہ قیمتی ہو کیونکہ حدیث شریف مین گران قیمتی کفن دینے کی
نہی آئی ہی ۳ ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ وہ اچھے کفن کو محبوب رکہتے تھے اور کہتے ہین کہ وہ ایک دوسرے کی اپنے کفنون مین زیارت کرتے ہین
اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف ۴ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ والی ہو ایک تمہارا اپنے بہائی کا تو چاہیے
اوسکو اچھا کفن دے کیونکہ وہ ایک دوسرے کی اپنی کفنون مین زیارت کرتے ہین اخرجہ العقیلی والخطیب فی التاریخ ۵ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ والی ہو ایک تمہارا اپنے بہائی کا تو چاہیے کہ اوسکو اچھا کفن دے کیونکہ وہ ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اپنی قبرون مین اخرجہ
الترمذی وابن ماجۃ ومحمد بن یحیی الہمدانی فی صحیحہ وابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان **ف** بیہقی رحمہ اللہ تعالی نے بعد تخریج اس حدیث کے کہا ہی کہ یہ
قول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مخالف نہین ہی اونکا قول یہ ہی کہ کفن تو پیپ کے لیے ہی مخالف اس واسطے نہین ہی کہ یہ اسی طرح ہمارے دیکہنے مین ہے
اور وہ ہوتا ہے جیسے اللہ چاہتا ہے اوسکے علم مین جیسے شہداء کے حق مین فرمایا ہی احیاء عند ربہم یرزقون یعنی وہ زندہ ہین اپنے رب کے نزدیک رزق دی جاتی
ہین حال آنکہ تو اونکو دیکہتا ہے کہ وہ خون مین آلودہ ہین پہر ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین اور وہ ہمارے دیکہنے مین اسی طرح ہین اور غیب مین ویسے ہوتے ہین جیسے اللہ تعالی
نے اونسے خبر دی ہی اور اگر وہ ہمارے دیکہنے مین ایسے ہوتے جیسے اللہ تعالی نے اونسے خبر دی ہی تو ایمان بالغیب نہ ہوتا ۶ راشد بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ ایک شخص کی بی بی مرگئی اونسے کسی عورتون کو خواب مین دیکہا اور اپنی بی بی کو اونکے ساتھ نہ دیکہا تو اونسے پوچہا اونہون نے کہا کہ تم نے اوسکے کفن دینے مین قصور کیا ہے سو وہ
شرماتی ہے کہ ہمارے ساتھ نکلے وہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپکو اسکی خبر دی آپ نے فرمایا انظر ھل الی ثقۃ من سبیل پہر وہ ایک انصاری
کے پاس آیا اوسکو وفات حاضر ہوئی تھی اوس سے یہ کہا انصاری نے کہا اگر کوئی مردونکو پہونچا سکتا ہوگا تو مین پہونچا دونگا پہر وہ انصاری مرگیا یہ شخص دو کپڑے زعفران
کے رنگے ہوے لایا اور انکو انصاری کے کفن مین رکہدیا جب رات ہوئی تو اونسے اون عورتون کو دیکہا اور اونکے ساتھ اسکی عورت بہی تہی اوسپر دو زرد کپڑے تھے
اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات قال حدثنا القاسم بن ہشام قال حدثنا یحیی بن صالح الوحاظی حدثنا محمد بن سلیمان بن ابی حمزۃ القاص حدثنی
سانئی مجمع
راشد بن سعد قال السیوطی رحمہ اللہ ھذا مرسل لا باس باسنادہ فان ابن ابی حمزۃ مقبول وراشد بن سعد ثقۃ کثیر الارسال ۷ **حکایت** محمد بن یوسف
رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ قیساریہ مین ایک عورت تہی وہ مرگئی اوسے اوسکی بیٹی نے خواب مین دیکہا اوسنے کہا اے بیٹی تم نے مجہے تنگ کفن مین کفنایا اور مین درمیان اپنی
ساتھ والی عورتون کے اوسے شرماتی ہون فلان عورت فلان فلان دن ہماری پاس آئیگی اور فلان جگہہ مین میری چار اشرفیان رکہی ہین سو تم اونکا کفن خریدو اور اوس
عورت کے ساتھ مجہے بہیجدو لڑکی کہتی ہے مین نہین جانتی تہی کہ اوس جگہہ مین جو اوسنے ذکر کی اوسکی اشرفیان ہین کہتی ہے کہ مینے دیکہا تو اشرفیان تہین جیسا کہ
اوسنے ذکر کیا اور جس عورت کا اوسنے ذکر کیا تہا وہ اچہی خاصی تندرست تہی اسکے بعد وہ بیمار ہوگئی محمد کہتے ہین کہ میرے پاس لوگ آئے اور کہا اے بندہ اللہ کے تو
کیا کہتا ہی اور مجہے قصہ بیان کیا مینے وہ حدیث یاد کی جسمین وارد ہوا ہے کہ مردے اپنے کفنون مین ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین مینے کہا تم اوسکے لیے کفن خریدو
لڑکی اوس عورت کے پاس گئی اور کہا کہ اگر موت کا حادثہ ہو تو مین اپنی ماں کی طرف کچہہ بہیجونگی تو اوسکو بہیجدینا پہر وہ عورت اوس دن مرگئی جو کہ اوسنے بتایا تہا اور
کفن کو اوسکے ساتھ اوسکے کفن مین رکہدیا پہر بیٹی نے اپنی ماں کو خواب مین دیکہا تو کہا بیٹی فلان عورت ہماری پاس آگئی اور کفن مجہکو بہونچ گیا کیا اچھا کفن ہی اللہ تمہکو جزا
خیر دے اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ عن محمد بن یوسف الفریابی ۸ ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ مستحب جانتے تھے کہ کفن لفیف مروزی کا

اکھرونے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اپنی قبرون مین اخرجہ السلفی فی المشیخۃ البغدادیۃ ۹ عمیر بن اسود سکونی سی مروی ہی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ
نے اپنی عورت کو وصیت کی اور چلے گئے اوسکا انتقال ہوگیا تو ہمنے اوسے اوسکے پرانے کپڑون مین کفنایا اتنے مین معاذ آگئے اور ہمنے اوسی دم اوسکی قبر سی ہاتھ
اوٹھائے تھے معاذ نے کہا تمنے اسکو کسنے کپڑون مین کفنایا ہمنے کہا اوسکے پرانے کپڑون مین اونہون نے اوسکو اوکھاڑا اور نئے کپڑون مین کفنایا اور کہا تم اپنے مردونکو
اچھا کفن دو اسلیے کہ وہ اوسی مین محشور ہونگی اخرجہ ابن ابی شیبۃ **فصل میت کے پاس اوسکے گھر والے آتے ہین** شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ
میت جسوقت اپنی لحد مین رکھا جاتا ہی تو اوسکے پاس اہل و ولد اوسکی آتی ہین جنکو اپنے پیچھے چھوڑا ہی اونکا حال پوچھتی ہین فلان نے کیا کیا اور فلان نی کیا کیا اخرجہ ابن ابی الدنیا
میت قبر مین صلاح ولد سی خوش ہوتا ہے ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ آدمی اپنی لڑکے کی صلاح کی قبر مین خوشخبری دیا جاتا ہے
شہید اپنی اخوان کے آنے سے خوش ہوتا ہے اللہ سبحانہ نی فرمایا ہی ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم الآیۃ سدی نی اسکی تفسیر مین کہا ہی کہ شہید کی پاس ایک
کتاب لاتے ہین اوسمین اون لوگونکا ذکر ہوتا ہے جوکہ اوسپر اوسکے اخوان سی آوینگی اوسے اسکی خوشخبری دیتے ہین سو وہ اس سی خوش ہوتا ہی جیسے کہ غائب کے گھر والے اوسکے
آنے سے دنیا مین خوش ہوتے ہین **ارقد رقدۃ المتقین** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مومن سی کہا جاتا ہی اوسکی قبر مین کہ تو سو رہ سونا متقین کا اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی
موت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (۱) سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے طائف مین وفات پائی مین اونکی جنازے
مین حاضر ہوا ایک سفید پرندہ آیا کہ اوسکے مثل نہین دیکھا گیا تہا وہ اونکی نعش مین داخل ہوا پھر اوسے نعش سے نکلتے نہین دیکھا جسوقت وہ دفن کردیے گئی تو کنارہ قبر
پر یہ آیت پڑہی گئی معلوم نہین کس نے پڑہی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اخرجہ ابن عساکر و
اخرج نحوہ عن عکرمۃ وابن الزبیر لفظ اوسکا یہ ہی کہ ایک پرندہ سفید آسمان سی آیا اونکے کفن کے کپڑونمین داخل ہوا پھر اسکے بعد اوسکو نہ دیکھا لوگونکا یہ گمان تہا
کہ وہ اونکا عمل تہا اور مجاہد و عبد اللہ بن یامین و بحر بن ابی عبیدہ سی روایت کیا ہی لفظ اوسکا یہ ہی کہ ایک پرندہ سفید بڑا جانب وج سی آیا اور غیلان بن عمرو و میمون بن مہران
سی روایت کیا ہی لفظ اوسکا یہ ہی کہ پھر اوسی ڈھونڈہا تو وہ نہ ملا جب اونپر قبر برابر کردی گئی تو ہمنے ایک آواز سنی اور اوسکی جسم کو نہین دیکھا یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الآیۃ
رد بصر وقت موت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتی ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ مینے آپکو دیکھا کہ آپ دحیہ کلبی سی سرگوشی فرماتے ہین مینے
مکروہ جانا کہ آپکی سرگوشی کو قطع کرون آپ نے فرمایا کہ تو نے اوسکو دیکھ لیا مینے کہا کہ ہان فرمایا وہ جبرئیل تھی خبردار قریب ہے کہ تیری بینائی جاتی رہیگی اور اللہ اوسکو تجہپر
رد کریگا تیری موت مین جب ابن عباس رضی اللہ عنہما مقبوض ہوی اور اپنے جنازے پر رکھے گئے تو ایک پرندہ نہایت سفید آیا اونکی اکفان مین داخل ہوا لوگون نے
اوسکو ڈھونڈا عکرمہ نے کہا تم کیا کرتے ہو یہ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بشرے یعنی خوشخبری ہی جب وہ لحد مین رکھے گئے تو ایک کلمہ سے اوسکا استقبال ہوا جو لوگ کنارہ قبر تھے
اونہون نی اوسکو سنا یا ایتہا النفس المطمئنۃ الآیۃ اخرجہ ابن عساکر ایضا من طریق میمون بن مہران واخرج نحوہ من طریق المہدی امیر المومنین حدثنی ابی عن ابیہ عن
جدہ ابن عباس وفی آخرہ کنا نعد شانہ رد علی عبد اللہ بصرہ حین مات **میت صالح کو عمدہ کفن پہنایا جاتا ہے** (۱) حذیفہ رضی اللہ عنہ سی مروی ہے
کہ اونہون نی مرنیکے وقت کہا تم میرے لیے دو کپڑے خرید و بہتر کچھ ضرر نہین ہی کہ گران قیمت نہ لو اگر تمہارا صاحب خیر کو پہونچا تو اون دونوسی بہتر پہنایا جاویگا ورنہ وہ دونون
اوس سی جلد کہینچ لیے جاوینگے اخرجہ سعید بن منصور وابن ابی شیبۃ وابن ابی الدنیا والحاکم ۲ حذیفہ رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ اونہون نی مرتی وقت کہا کہ تم میرے لیے
دو کپڑے سفید خرید و اسلیے کہ وہ مجہپر نہین چھوڑے جاوینگے مگر تھوڑی دیر یہانتک کہ اونکے بدلے مین مجھے اونسی بہتر ملینگے یا اونسے بدتر اخرجہ ابن سعد والبیہقی من طرق عنہ
۳ یحیی ابن راشد سے مروی ہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت مین فرمایا کہ تم میرے کفن مین توسط کرو کیونکہ اگر میرے لیے نزدیک اللہ کے خیر ہے تو وہ اس سے
بہتر مجھے بدل دیگا اور اگر مین ایسا نہین ہون تو وہ مجھسے چھین لیگا اور جلد چھینے گا اور توسط کرو میری قبر مین کیونکہ اگر میرے لیے اسکے نزدیک خیر ہی تو میرے واسطے میری
قبر کو مد بصر تک کشادہ کردیگا اور اگر مین ایسا نہین ہون تو وہ اوسکو مجہپر تنگ کردیگا یہانتک کہ میری پسلیان ادہر کی اودہر ہو جاوینگی اخرجہ ابن ابی الدنیا عن عبادہ بن نسی

کہتے ہیں جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مرنے لگے تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تو میرے ان دونوں کپڑوں کو دھو لینا اور مجھے اونہیں کفنا دینا کیونکہ تیرا باپ ایک حال دو آدمیوں
میں سے یا پہنایا جاویگا اچھا لباس یا بری طرح سے اوتار لیا جاویگا اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد **ردِ کفن بعد موت** (۱) عائشہ بنت اہبان بن صیفی
غفاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتی ہیں کہ مجھے میرے باپ نے وصیت کی کہ میں اونکو قمیص میں نہ کفناؤں سو جس میں ہمنے اونکو دفن کیا اوسکی کل کی صبح کو
ناگاہ وہ قمیص جسمیں اونکو دفن کیا تہا سینہ پائی پر رکہا ہوا ہی اخرجہ سعید بن منصور ۲ ابو عمرو اہبان کے بیٹے سے روایت کرتی ہیں جبکہ اہبان پر گرانی ہوئی یعنی مرنے لگے
تو اپنے گہر والوں کو حکم دیا کہ اونکو کفناویں اور قمیص نہ پہناویں اونکی اہل کہتے ہیں کہ ہمنے اونکو قمیص پہنایا پس ہمنے صبح کی اور قمیص سنپائی پر رکہا ہوا تہا اخرجہ الطبرانی و
ابوبکر البرقی فی معرفۃ الصحابۃ عن ابی عمرو الغسلی عن ابنۃ اہبان قالت ۳ عائشہ بنت اہبان کہتی ہیں جبکہ میرے باپ کی مرنے کا وقت آیا تو اونہوں نے کہا مجھے
سیے ہوئے کپڑے میں نہ کفنانا پس جب وہ انتقال ہوگیا اور غسل دیے گئے تو میرے پاس کسی نے بہیجا کہ کفن بہیجو مینے کفن بہیجدیا کہا قمیص مینے کہا کہ میرے باپ نے مجہے منع
کیا ہی کہ اونکو سیے ہوئے قمیص میں کفناؤں کہتی ہیں کہ مینے دہوبی کی طرف آدمی بہیجا دہوبی کے پاس میرے باپ کا قمیص تہا اوسکو لائے اور اونکو پہنا دیا اور اونکو لیکے
مینے اپنا دروازہ بند کر دیا اور اونکے پہنچے چلی لوٹ کر آئی تو قمیص گہر میں تہا مینے نہلانے والوں کی طرف آدمی بہیجا مینے کہا تم نے اونکو قمیص میں کفنایا تہا کہا ہاں ہمنے کہا وہ
یہی ہی کہا ہاں اخرجہ الطبرانی ۴ خلف بردانی سے مروی ہی کہ ایک آدمی مرگیا اوسکے لیے کفن خانہ سے ایک کفن نکالا گیا کہتے ہیں کہ وہ اوسکی مقدار سے زیادہ نکلا مینے
زیادہ کو قطع کر دیا جب رات ہوئی تو میرے پاس ایک شخص آیا یعنی خواب میں کہا کہ تو نے اللہ کے ولی سے طول کفن کے ساتھ بخل کیا مینے تجہے تیرا کفن پہیر دیا اور میں اوسے
جنت کے کفن میں کفنا دیا پس میں ڈرتا ہوا کفن خانہ کی طرف کہڑا ہوا ناگاہ اوسمیں کفن پڑا ہوا تہا اخرجہ ابن النجار فی تاریخہ **نقل میت از قبر** (۱) ابو نعیم نے
مسلم جندی سے روایت کیا ہے کہا کہ طاؤس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ جس وقت تو مجہے قبر میں رکہدے تو تو مجہے قبر میں دیکہنا اگر تو مجہکو نہ پائے تو تو اللہ کی حمد کرنا
اور اگر تو مجہے پائے تو انا للہ وانا الیہ راجعون اونکے بیٹے نے خبر دی کہ اونسے دیکہا تو کچھ نہ پایا اور اوسکے چہرے پر خوشی معلوم ہوئی ۲ ابن ابی الدنیا نے قبور میں اور ابوبکر
ابن المقری نے اپنے فوائد میں حماد بن زید سے روایت کیا ہی کہا مجہے حدیث کی ایک آدمی نے طفادہ کی اوسکا نام لیا تہا کہا کہ ہمنے ایک میت کو دفن کیا اور ابن مقری کا
لفظ یہ ہی کہ مندل بن علی کو میں اوسکی قبر کی کسی چیز کو درست کرنے لگا تو میں نے اوسکو قبر میں نہ پایا ۳ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر تیار
کیا اور اوسپر علاء بن الحضرمی کو حاکم کیا اور میں بہی اس غزوے میں تہا جب ہم لوٹے تو راہ میں علاء کا انتقال ہوگیا ہمنے اونکو دفن کر دیا بعد فارغ ہونیکے دفن سے ایک آدمی آیا
کہا یہ کون ہی ہمنے کہا یہ خیر البشر ہے یہ ابن الحضرمی ہی اوس آدمی نے کہا کہ یہ زمین مردوں کو پہینک دیتی ہے کاش تم اوسکو ایک یا دو میل اوس زمین کی طرف نقل کرتے جو کہ مردوں کو
قبول کرتی ہی ہمنے قبر کو کہودا جب ہم لحد تک پہونچے تو ہمارا میت اوسمیں نہ تہا اور ناگاہ لحد مد بصر تک ایک نور چمک رہا تہا تو ہمنے مٹی کو قبر کی طرف عود کر دیا پہر ہم نے کوچ
کر دیا اخرجہ البیہقی فی الدلائل یہ قصہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بہی مروی ہی ابو نعیم نے دلائل میں اوسکی تخریج کی ہی لفظ اوسکا یہ ہی کہ علاء کا انتقال ہوگیا ہمنے اونکو ریت
میں دفن کر دیا پہر ہمنے کہا کہ کوئی درندہ آئیگا اونکو کہا جائیگا ہمنے ریت کہودی تو اونکو قبر میں نہ پایا **شرف تسبیح یعنی سبحان اللہ حکایت** عبد العزیز بن ابی رواد
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مکے میں ایک عورت تہی ہر روز بارہ ہزار تسبیح کہا کرتی تہی وہ مرگئی جب اوسکو قبر تک لیکے پہونچے تو وہ لوگوں کے درمیان سے لیلی گئی فی الجزء
الاول من فوائد ابی الحسین بن بشران بسندہ عن عبد العزیز **زینت اہل قبور برای میت صالح حکایت** ایک آدمی جرجانی مؤمنین کا کہتا ہی
کہ کرز بن وبرہ جرجانی جب مرے تو ایک آدمی نے خواب میں دیکہا کہ گویا اہل قبور اپنی قبروں پر بیٹہے ہیں اور اونپر نیا لباس ہے اوسنے کہا گیا یہ کیا ہے کہا اہل قبور میں کرز کے
آنیکے سبب سے اونکو نیا لباس پہنایا گیا ہے اخرجہ ابو نعیم **قبر رواد عجلی مفروش بہ ریحان حکایت** سکین بن بکیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رواد عجلی جب
مرے تو اونکو قبر کی طرف اوٹھا لیگئے لوگ قبر میں اوترے تا کہ اونکو اوتاریں ناگاہ لحد میں ریحان بچہا ہوا تہا بعض نے اوس ریحان میں سے کچھ لیلیا ستر دن تک وہ تر و تازہ رہا
لوگ صبح و شام آتے اوسکو دیکہتے پہر لوگوں کی کثرت ہوئی تو امیر نے اوسکو لیلیا اور بخوف فتنہ لوگوں کی جمعیت توڑ دی پہر وہ امیر کی گہر سے گم ہوگیا نہیں معلوم کیونکر گیا اخرجہ

لعنی زمانۂ سابق میں دستور تہا کہ کفن کا کپڑا بناتے تہے ۱۲

ابن ابی الدنیا فی کتاب الرقۃ والبکاء **دستہ یاسمین در قبر حکایت** محمد بن مخلد دوری حافظ کہتے ہین کہ میری مان مرگئین مین اونکی لحد مین اوترا تو جو قبر کہ اوس سی ملحق تہی اوسمین سی ایک درار کہل گئی ناگاہ ایک آدمی نیا کفن پہنے تہا اور اوسکے سینے پر چنبیلی تر و تازہ کا ایک دستہ تہا مینے اوسکو سونگہا تو وہ مشک سے بہی زیادہ خوشبو تہا جو لوگ میرے ساتہ تہے اونہون نے بہی سونگہا پہر مینے اوسے اپنی جگہہ پر رکہدیا اور درار کو بند کردیا اخرجہ الحافظ ابو بکر الخطیب **ریحان در قبر حکایت** جعفر سراج نے اپنی بعض شیوخ سی نقل کیا ہی کہ ایک قبر امام احمد رضی اللہ عنہ کے قریب مکشوف ہوئی میت کے سینے پر ایک ریحانہ لہرا رہا تہا رواہ الحافظ ابو الفرج ابن الجوزی من طریق جعفر **خوشبوی مشک از قبر حکایت** ابن جوزی رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہی کہ سنہ ۳۳۲ یا ۳۳۳ مین ایک ٹیلا بصرے مین کہل گیا سات قبرین ایک جگہہ مین مثل حوض کے نکلین اونمین سات آدمی تہے اونکے بدن صحیح و سالم تہے اونکے کفنون مین سی مشک کی خوشبو مہک رہی تہی اونمین سے ایک آدمی جوان تہا اوسکے سر پر بال تہی ہونٹون پر تری تہی گویا پانی پیا ہے اور گویا آنکہین سرمہ لگی ہوئی ہین اوسکی کوکہ مین ایک ضرب تہی بعض حاضرین نے چاہا کہ اوسکے بالون مین سی کچہ لین ناگاہ وہ مثل ہوے زندہ کے قوی تہی **حکایت** ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین منجملہ ان لوگون کی تہا جنہون نی سعد بن معاذ کے لیے قبر کہودی اور قبر اونکی بقیع مین تہی جسوقت ہم اونکی قبر سے مٹی کہودتے تو ہمیں مشک کی خوشبو مہکتی یہان تک کہ ہم لحد تک پہونچے اخرجہ ابن سعد فی الطبقات **حکایت** محمد بن شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نے مٹہی بہر مٹی سعد کی قبر کی مٹی سے لی اور اوسکو لیگیا پہر اسکے بعد اوسکو دیکہا تو وہ مشک تہی اخرجہ ابن سعد **تلاوت و صوم موجب خوشبوی مشک در قبر حکایت** مغیرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ ایک آدمی کو خواب مین دیکہا اوس سی کہا گیا کہ یہ کیا مشک کی خوشبو ہے جو کہ تیری قبر مین پائی جاتی ہی کہا یہ خوشبو تلاوت و پیاس کی ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا **حور اپنے خاوند کے موونہہ مین جنت کا میوہ دیتی ہی** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک بدوی آیا اور ہم ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تہے ایک سفر مین اوسنے کہا مجہپر اسلام پیش کرو الحدیث اور اوسمین یہ ہی کہ بینا نحن کذلک اذ وقع من بعیرہ حلہا متہ یعنی وہ اپنے اونٹ سے سر کے بل گر پڑا پہر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا یہ وہ شخص ہی کہ محنت تہوڑی کی اور نعمت طویل دیا گیا مین گمان کرتا ہون کہ وہ بہوکہا مرا مین نے اوس کی دو بیبیون کو دیکہا جو کہ حور عین مین کی ہین اور وہ اوسکے موونہہ مین جنت کے میوے ٹہونس رہی ہین اخرجہ احمد **جعفر رضی اللہ عنہ فرشتون کے ساتہ جنت مین اوڑتے پہرتے ہین (۱)** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا ہے مینے جعفر کو دیکہا کہ فرشتون کے ساتہ جنت مین اوڑتا پہرتا ہے اخرجہ الترمذی والحاکم ۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے مین آج کی رات جنت مین داخل ہوا مینے اوسمین نظر کی تو ناگاہ جعفر فرشتون کے ساتہہ اوڑتا پہرتا ہے اور ناگاہ حمزہ ایک تخت پر تکیہ لگائے ہوئے ہین اور کئی آدمیون کا اونکے اصحاب مین سی ذکر کیا اخرجہ الحاکم **بدن مٹی سی ضرر نہین پاتے (۱) حکایت** ابن عمر رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ وہ جانب قبور مین اوترے وہ پرانی بوسیدہ ہوگئی تہین ناگاہ ایک کہوپڑی کہلی پڑی تہی اونہون نی ایک آدمی کو حکم دیا اوسنی اوسکو چہپا دیا پہر فرمایا کہ ان بدنون کو یہ تری یعنی خاک نمناک کچہ ضرر نہین پہونچاتی ہے ارواح ہی معاقب و مثاب ہوتے ہین قیامت تک اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲ **حکایت** صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ مین نزدیک اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے تہی جبکہ حجاج نے اونکے بیٹے عبد اللہ ابن زبیر کو سولی دی ابن عمر اونکے پاس تعزیت کو آئے کہا ای عورت تو اللہ سے ڈر اور صبر کر اسلیے کہ یہ بدن کچہ چیز نہین ہین رہی ارواح سو وہ نزدیک اللہ کے ہین اونہون نے کہا مجہی صبر سی کون مانع ہی حالانکہ یحیی بن زکریا علیہما السلام کا سر طرف ایک زنڈی کی زنڈیون بنی اسرائیل سی ہدیہ بہیجا گیا اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابن ابی الدنیا فی کتاب العزا ۳ **حکایت** خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتی ہین جبکہ دن اجنادین کے روم نے ہزیمت پائی تو وہ ایک ایسی جگہہ پہونچے جس سی سوا ایک ایک آدمی کے گذر نہین کرسکتا تہا روم اوسپر لڑنے لگے ہشام بن عاص آگے بڑہے اونسی لڑے یہانتک کہ شہید ہوگئے اور اوس رخنے پر گر پڑے اوسکو بند کردیا جب مسلمان اوس طرف پہونچے تو ڈری کہ اونکو گہوڑون سی روندین عمرو بن عاص نے

کہا کہ بیشک اللہ نے اوسکو شہادت دی اور اوسکی روح کو اوٹھا لیا وہ تو صرف جبہ ہے تو تم اوسکو گھوڑون سی روندو پھر خود نے اوسکو روندا اونکے بعد اور لوگون نے روندا یہانتک کہ اوسکو قطع کیا اخرجہ ابن سعد **ف** ابن رجب رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ یہ آثار اسپر دال نہین ہین کہ ارواح ابدان سی بعد موت کے متصل نہین ہوتے وہ تو اسپر دال ہین کہ جو کچھ عذاب و تکلیف لوگونکی اجساد کو پہونچتا ہے اور مٹی اجساد کو کہاتی ہی اس سی اونکو کچھ ضرر نہین پہونچتا کیونکہ عذاب قبر کا دنیا کے عذاب کی جنس سی نہین ہی وہ ایک اور ہی نوع ہی جو کہ میت کی طرف پہونچتا ہے اللہ تعالی کی مشیت و قدرت سی **بیان شہید اللہم حققنا بذلک آمین (۱)** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین خشک ہوتی ہی زمین خون سی شہید کے یہانتک کہ جلد لیلیتی ہین اوسکو اوسکی دو بیبیان گویا وہ دونون دودہ پلانیوالیان ہین کہ اونہون نے اپنے بچے کو زمین کشادہ و بے کشت و درخت مین گم کردیا تہا اور پہر ایک کے ہاتہ مین ایک حلہ ہوتا ہے جو کہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اخرجہ ابن ماجۃ ۲ یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین اول قطرہ اوسکے خون کا یعنی شہید کے مٹاتا ہے اوس سی ہر چیز کو جو اوسنے کی اور اوترتی ہین طرف اوسکے دو بیبیان اوسکی حور عین سی پونچھتی ہین اوسکے مونھ سے مٹی کو پہر وہ پہنایا جاتا ہے سو حلے کہ بنی آدم کے بُنے ہوے نہین ہین ولیکن جنت کی روئیدگی سے ہین اگر وہ دو انگلیون کی درمیان مین رکہے جاوین تو سما سکین اخرجہ الطبرانی والبزار والبیہقی فی البعث ۳ انس رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ ایک کالا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کہا اگر مین لڑون یہانتک کہ مارا جاؤن تو مین کہان ہونگا فرمایا جنت مین پہر وہ لڑا یہانتک کہ مارا گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے پاس آئے فرمایا اللہ نے تیرا مونہہ سفید کیا تیری بو کو خوشبو کیا اور آپ نے اسکے لیے یا اور کسی کے لیے فرمایا کہ مینے اوسکی بی بی کو دیکہا جو کہ حور عین مین کی تہی کہ اوسنے اوسکا جبہ صوف کھینچا اوسکے اور اوسکے جبے کے درمیان مین داخل ہوئی ہے اخرجہ الحاکم وصححہ ۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ شہید ہوا آپ اوسکے سر کے پاس خوش بیٹھے ہوے ہنستے تہی پہر آپ نے اوسکی طرف سی مونہہ پہیر لیا۔ اسکا پوچہا تو فرمایا کہ میرا سرور تو اسلیے تہا کہ مینے اوسکی روح کی کرامت کو دیکہا اللہ پر اور میرا مونہہ پہیرنا اوس سی اسواسطے تہا کہ اوسکی بی بی حور عین سی اب اوسکی سر کے نزدیک ہی اخرجہ البیہقی بسند حسن **۵ حکایت** قاسم بن عثمان جوعی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے طواف مین گرد کعبے کے ایک آدمی کو دیکہا مین اوسکے قریب ہوا تو ناگاہ وہ اسی قول سی اور زیادہ کچھ نہین کہتا تہا کہ آلہی محتاجون کی حاجت پوری کردی گئی اور میری حاجت پوری نہین ہوئی مینے کہا تجہے کیا ہوا ہے کہ تو اس کلام پر زیادہ نہین کرتا ہی کہا مین تجسی قصہ بیان کرتا ہون ہم سات رفیق تہی متفرق شہرون کی ہمنے دشمن کی زمین کا غزوہ کیا ہم سارے قید ہوگئے پہر ہم علحدہ کر دیے گئے تاکہ ہماری گردنین ماری جاوین مینے آسمان کی طرف دیکہا تو ناگاہ سات دروازے کشادہ تہے اونپر سات عورتین تو عمر حور علین سی تہین ہر دروازے پر ایک ہی ایک آدمی کو ہم مین سی آگے لیگئی اوسکی گردن ماری گئی مینے دیکہا کہ ایک عورت ہاتہ مین رومال لیے ہوے زمین کی طرف اوتری یہانتک کہ چہ آدمیونکی گردنین ماری گئین مین اور ایک دروازہ اور ایک جاریہ باقی رہگئی جب مین پیش کیا گیا کہ میری گردن ماری جاوی تو دشمن کی بعض آدمیون نے مجکو مانگا اوسنے مجہے اوس شخص کو ہبہ کردیا مینے اوس جاریہ کو سنا کہ وہ کہتی تہی ای شئ فاتک یا محروم یعنی ای بی نصیب تجہسے کیا چیز فوت ہوگئی اور دروازہ بند کردیا گیا ای بہائی مین مافات پر حسرت کرتا ہون قاسم بن عثمان نی کہا مین اوسکو اوسنی افضل گمان کرتا ہون کیونکہ جو اسنے دیکہا وہ اونہون نی نہ دیکہا اور چہوڑ دیا گیا کہ شوق پر عمل کری اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی بکر محمد بن احمد بن حمدویہ التیمی قال سمعت قاسم بن عثمان الخ **فصل بیان مین زیارت قبور کی اور اس بیان مین کہ مردی اپنی زیارت کرنیوالون کو جانتی اور اونکو دیکہتے ہین اور اونکو انس ہوتا ہے اور سلام کا جواب دیتے ہین (۱)** عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی آدمی کہ زیارت کرے اپنے بہائی کی قبر کی اور اوسکے پاس بیٹہے مگر وہ انس پاتا ہے اور اوسپر رد کرتا ہے یعنی سلام کا جواب دیتا ہی یہانتک کہ کہڑا ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور ۲ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جسوقت آدمی کسی قبر پر گذرتا ہی جسکو پہچانتا ہے پہر اوسپر سلام کرتا ہی تو وہ اوسکو سلام کا جواب دیتا ہے اور اوسی پہچانتا ہے اور جب کسی قبر پر گذرتا ہے جسکو نہین پہچانتا ہے پہر اوسپر سلام کرتا ہے تو وہ اوسکو سلام کا جواب دیتا ہی اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب

۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی شخص کہ اپنے مومن بھائی کی قبر پر گذرکری جسکو وہ دنیا مین پہچانتا تہا پہر اوسپر سلام کرتا ہے مگر وہ اوسکو پہچانتا ہے اور اوسکے سلام کا جواب دیتا ہی اخرجہ ابن عبد البر فی الاستذکار والتمهید وصححہ عبد الحق ۴ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی بندہ کہ اوسنے گذر کیا کسی شخص کی قبر پر جسکو وہ دنیا مین پہچانتا ہے پہر اوسنے اوسپر سلام کیا مگر اوسنی اوسکو پہچانا اور اوسکے سلام کا جواب دیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور والصابونی فی المأتین ۵ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ابو رزین نے کہا یا رسول اللہ میلے راستہ مردون پر یہان ہیں کیا کوئی کلام ہے جسکو مین کہون جبکہ میرا گذر اونپر ہو فرمایا کہہ السلام علیکم یا اهل القبور من المسلمین والمؤمنین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا ان شاء الله بکم لاحقون ابو رزین نے کہا یا رسول اللہ وہ سنتے ہین فرمایا سنتے ہین ولیکن جواب دینے کی طاقت نہین رکہتے فرمایا ای ابو رزین کیا تو اس سے راضی نہین ہی کہ برابر اونکی گنتی کے فرشتے تجہپر و سلام کرین یعنی سلام کا جواب دین اخرجہ العقیلی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مردے زندون کا سلام سنتے ہین جواب کی طاقت نہین رکہتے اور پہلی حدیثون سے ثابت ہو چکا کہ وہ جواب دیتے ہین سو اس حدیث کے یہ معنی ہین کہ وہ ایسے جواب کی طاقت نہین رکہتے ہین جسکو زندے سن لے ورنہ وہ سلام کا جواب اس طرح دیتے ہین کہ ہم نہین سنتے **زیارت کرنا عورت کا باپ اور خاوند کی قبر کو بغیر حجاب کے**

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مین گہر مین داخل ہوتی اپنا کپڑا رکہ دیتی اور کہتی کہ وہ تو میرے باپ اور خاوند ہین یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اونکے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ مدفون ہوئے تو مین اوس گہر مین داخل نہ ہوئی مگر میری کپڑے مجہپر کسے بندھے ہوتے بسبب حیا کی عمر رضی اللہ عنہ سے اخرجہ احمد والحاکم **زیارت و سلام بر شہید** ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصعب بن عمیر پر گذر فرمایا جبکہ احد سے لوٹے تو اونپر اور اونکے اصحاب پر توقف فرمایا اور کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تم زندہ ہو نزدیک اللہ کے پس تم اونکی زیارت کرو اونپر سلام کرو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہ مین میری جان ہی نہین سلام کرتا ہے اونپر کوئی مگر وہ اوسپر رد کرتے ہین قیامت تک اخرجہ الطبرانی فی الاوسط **دوست کی زیارت سے میت کو زیادہ تر انس ہوتا ہے** فی الاربعین الطائیۃ روی عن النبی صلی الله علیه واله وسلم انه قال انس ما یکون المیت فی قبرہ اذا زارہ من کان یحبہ فی دار الدنیا یعنی میت دنیا مین جس شخص سے محبت رکہتا تہا جب وہ اوسکی زیارت کرتا ہی تو اوسی زیادہ تر انس ہوتا ہے **علم موتی بزائرین روز جمعہ و روز شنبہ**

(۱) محمد بن واسع رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ مردے اپنی زیارت کرنیوالون کو جانتے ہین جمعہ کے دن اور ایک دن اوس سے پہلے اور ایک دن اوسکے بعد اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب ۲ ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جس شخص نے زیارت کی کسی قبر کی روز شنبہ کو قبل طلوع آفتاب تو میت کو اوسکی زیارت کا علم ہوتا ہی کسی نے اونسے کہا یہ کیونکر ہے فرمایا کہ بسبب شرف روز جمعہ کے اخرجہ ایضاً **تنبیہ بیان مین عود روح کی طرف جسم کے اندر قبر کے** سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ عود روح طرف جسم کی اندر قبر کے صحیح مین ثابت ہی سب مردون کی لیے فضلاً عن الشہداء نظر صرف دوام مین ہی ایک تو روح کے استمرار مین اندر بدن کی دوسرے اسمین کہ بدن روح سے زندہ ہو جاتا ہی جیسے کہ دنیا مین تہا یا بدن بدون روح کی زندہ ہو جاتا ہی اور روح وہان رہتی ہی جہان اللہ چاہے کہا کہ ملازمت حیات کی روح کو امر عادی ہی عقلی نہین ہی سو یہ بات کہ بدن بسبب روح کے زندہ ہو جاتا ہے مثل اوسکی حالت کے دنیا مین اوس قسم سے ہے جسکو عقل جائز رکہتی ہی پس اگر اسکے ساتہ سمع صحت کو پہونچی تو اوسکا اتباع کیا جائیگا اور ایک جماعت علماء نی اسکا ذکر کیا ہے اور نماز موسیٰ علیہ السلام کی قبر مین اسکی شہادت دیتی ہے کیونکہ نماز ایک زندہ جسم کو چاہتی ہی اور اسی طرح وہ صفات جو کہ حق انبیاء علیہم السلام شب معراج مین ذکر کیے گئے ہین وہ سب اجسام کی صفات ہین اور اوسکی حیات حقیقی ہونے سے یہ بات نہین لازم آتی ہی کہ اوسکے ہوتے ہوئے بدن ایسے ہو جاوین جیسے کہ دنیا مین تہی یعنے کہانے پینے وغیرہ صفات اجسام کی طرف محتاج ہون جنکو ہم مشاہدہ کرتی ہین بلکہ اونکے لیے ایک اور حکم ہے رہے ادراکات جیسے علم و سماع یعنی جاننا سننا سو بلاشک یہ شہدا کے لیے اور سب مردونکے واسطے ثابت ہی و قال غیرہ یعنی سبکی کے سوا اور لوگون نی کہا ہی کہ حیات شہدا مین اختلاف ہی کہ آیا حیات فقط روح کو ہے یا جسم کو مع روح کی بایں معنی کہ اوسکو بوسیدگی نہین ہوتی یہ دو قول ہوئی اور یہی

رحمہ اللہ نے کتاب الاعتقاد میں فرمایا ہے کہ انبیا علیہم السلام بعد اسکے کہ اونکی روحین مقبوض ہوئین آونکی روحین طرف اونکی پہیر دیجاتی ہین سو وہ مثل شہداء کے اپنے
رب کے نزدیک زندہ ہین اور حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے مسئلہ تزاور وتلاقی ارواح مین ذکر فرمایا ہے کہ ارواح دو قسم مین ایک منعم دوسری معذب سو معذب تو زیارت
و ملاقات سے مشغول ہین یعنی وہ اپنے حال مین گرفتار ہین اونکو اتنی فرصت کہان کہ کسی کی ملاقات و زیارت کرین اور جو روحین منعم عیش و آرام مین ہین جہٹی ہوئی
ہین قید نہین ہین وہ ملتی جلتی ہین اور جو کچھہ اونسے دنیا مین ہوا ہے یا اہل دنیا سے ہوتا ہے اوسکا مذاکرہ کرتی ہین پس ہر روح اپنے رفیق کے ساتھہ ہے جو کہ اوس جیسے
عمل پر ہے اور روح ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رفیق اعلی مین ہے اسیلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین
انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا اور یہ معیت ثابت ہے دار دنیا و دار برزخ مین اور دار جزا مین ہر آدمی
ان تینون گہرون مین اوسی کے ہمراہ ہوگا جس سے وہ محبت رکہتا تہا انتہی شیذلہ نے کتاب البرہان فی علوم القرآن مین کہا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالی کا قول ولا تحسبن
الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء سو مردے زندے کیونکر ہوتے ہین تو ہم کہینگے جائز ہے کہ اللہ اونکو اونکی قبرون مین زندہ کردے اور لونکی روحین ایک جز
مین اونکے اجزاء بدن سے ہون کہ اوس جز کی وجہ سے سارا بدن نعیم و لذت کا احساس کرے جیسے کہ دار دنیا مین زندے کا بدن برودت یا حرارت کا احساس کرتا ہے
جو کہ ایک جز مین اوسکے اجزای بدن سے ہوتی ہے اور یہ بہی کہا ہے کہ مراد حیات سے یہ ہے کہ اونکے جسم قبور مین بوسیدہ نہین ہوتے نہ اونکے جوڑ بند جدا جدا ہوتے ہین بلکہ
وہ مثل زندون کے ہین اپنی قبور مین اور ابو حیان نے اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ لوگون نے اس حیات مین اختلاف کیا ہے ایک قوم نے کہا کہ معنی حیات کے یہ ہین کہ اونکی روحین
باقی رہتی ہین نہ جسم اونکے کیونکہ ہم فساد و فناء اجسام کو مشاہدہ کرتے ہین دوسرے اس طرف گئی ہین کہ شہید حی الجسد والروح ہے یعنی اوسکی روح و جسم دونون زندہ ہین اور ہمارا
عدم شعور اسمین قادح نہین ہے پس ہم اونکو صفت اموات پر دیکہتے ہین اور وہ زندے ہین جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے وتری الجبال تحسبہا جامدۃ
وھی تمر مر السحاب یعنی تم تو پہاڑون کو ٹہیرا ہوا دیکہتے ہو اور وہ بادل کی طرح چلے جاتے ہین اور جیسے تو سوتے ہوے کو دیکہتا ہے کہ وہ اپنی ہیئت پر سوتا ہے حالانکہ
وہ خواب مین ایسی چیز دیکہہ رہا ہے جس سے اوسکو لذت ملتی ہے یا ایذا پاتا ہے میں کہتا ہون اور اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا ہے احیاء ولکن لا تشعرون سو اس قول
سے مومنین کو مخاطب کرکے اسپر آگاہ کیا کہ وہ اس حیات کو مشاہدہ و حس سے ادراک نہین کرسکتے ہین اور اسی وجہ سے شہید اپنے غیر سے متمیز ہوتا ہے اور اگر فقط روح ہی
کی حیات مراد ہوتو شہید کو غیر شہید سے تمیز حاصل ہوگا اسلیے کہ ہر مردے کی اس بات مین شہید کے شریک ہین اور اسلیے کہ ساری مومنین کو ہر روح کی حیات کا علم ہے سو
ولکن لا تشعرون کے کچھہ معنی ہونگے اللہ سبحانہ کبہی اپنے بعض اولیاء کو اسکا کشف کر دیتا ہے وہ اسکا مشاہدہ کرتے ہین **کشف حال شہید برای بعض اولیا** سہیلی نے
دلائل النبوۃ مین بعض صحابہ سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے کسی جگہہ مین کہودا ایک طاق کہل گیا ناگاہ ایک شخص تخت پر بیٹہا ہوا ہے اور اوسکے آگے ایک قرآن شریف ہے
اوسمین پڑہہ رہا ہے اور آگے اوسکے ایک سبز چمن ہے یہ واقعہ احد مین تہا اور اونہون نے جان لیا کہ وہ شخص شہداء سے ہے اسلیے کہ اونہون نے اوسکے چہرے کے ایک جانب مین
زخم دیکہا اس قصے کو ابو حیان نے بہی ذکر کیا ہے اسکے مثل امام یافعی رضی اللہ عنہ نے بہی چند حکایتین روض الریاحین مین ذکر فرمائی ہین **حکایت** بعض صالحین نے
کہا کہ مینے ایک عابد آدمی کے لیے قبر کہودی اور اوسکی لحد بنائی مین لحد کو برابر کر رہا تہا کہ اتنے مین اوسکے پاس والی قبر کی لحد سے ایک اینٹ گر پڑی مینے دیکہا تو ناگاہ
ایک بوڑہا آدمی قبر مین بیٹہا ہوا ہے اوسپر سفید کپڑے ہین وہ کہڑکہڑاتے ہین اور اوسکی گود مین ایک مصحف ہے سونے کا سونے سے لکہا ہوا اور وہ اوسمین پڑہہ رہا ہے
اونسے میری طرف اپنا سر اوٹہایا اور کہا کیا قیامت قائم ہوگئی اللہ تعالے تجہپر رحم کرے مینے کہا نہین کہا تو پہر اینٹ کو اوسکی جگہہ مین رکہدے اللہ تجہے عافیت مین رکہے پہر
مینے اوسکو رکہدیا **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجہے ایک ثقہ گورکن سے روایت پہونچی ہے کہ اونسے ایک قبر کہودی اوسمین ایک آدمی پر مطلع ہوا کہ وہ
اپنے تخت پر بیٹہا ہوا ہے اور اوسکے ہاتہہ مین ایک مصحف ہے اوسمین پڑہہ رہا ہے اور اوسکے نیچے ایک نہر جاری ہے اوسکو غش آگیا پہر وہ قبر سے نکالا گیا لوگونکو نہین معلوم ہوا کہ اوسکو
کیا ہوگیا اوسکو تیسرے دن ہوش آیا **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے شیخ نجم الدین اصبہانی سے نقل کیا ہے کہ مکہ مین ایک آدمی کے دفن مین حاضر ہوئے تلقین کرنے والا بیٹہا

تلقین کرنے لگا انہون نے میت کو کہتے سنا کیا تم تعجب نہین کرتے مردے سے کہ وہ زندے کو تلقین کرتا ہی **حکایت** ابن رجب رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ ہمکو طریق مراد
ابن جمیل سے روایت کیگئی ہی مراد کہتے ہین کہ ابو المغیرہ نے کہا کہ مینے مثل معافی بن عمران کے نہین دیکہا اور اونکا افضل ذکر کیا کہا کہ مجھے میرے بعض اخوان نے حدیث کی
کہ عالم معافی بن عمران کے پاس آیا تلقین کرنیکو بعد اسکے کہ وہ دفن ہو چکے تہے سو مینے اوسکو سنا کہ اونکی قبر مین تلقین کرتا تہا اور کہتا تہا لا الہ الا اللہ تو معافی کہتے تہے
لا الہ الا اللہ **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ محب الدین طبری سے حکایت کرتے ہین کہ وہ مقبرۂ زبید مین ہمراہ شیخ اسمعیل حضرمی رضی اللہ عنہ کے تہے محب کہتے ہین کہ شیخ نے
مجہسے کہا اے محب الدین آیا کلام موتے کے ساتھ ایمان رکہتا ہی مینے کہا کہ ہان کہا صاحب اس قبر کا مجہسے کہتا ہے کہ مین جنت کے حشو سے ہون **حکایت** امام یافعی
رضی اللہ عنہ شیخ اسمعیل مذکور سے حکایت کرتے ہین کہ بعض مقابر مین پر اونکا گذر ہوا تو وہ بہت روئے اور اونپر حزن طاری ہوا پہر بہت ہنسے اور اونپر سرور طاری ہوا
کسی نے اسکا سوال کیا تو فرمایا کہ میرے لیے اس قبرستان کا حال کشف ہوا مینے اونکو دیکہا تو وہ عذاب کیے جاتے تہے مین رو دیا پہر مینے اللہ تعالی سے زاری کی اونکے
حق مین تو مجہسے کہا گیا کہ ہمنے تیری شفاعت اونکی حق مین قبول کی اس قبر والے نے کہا کہ مین بہی اونکے ساتھ ہون اے فقیہ اسمعیل مین فلانی ڈومنی ہون مینے کہا تو بہی اونکے
ساتھ ہے سو مین اس لیے ہنسا **حکایت** شیخ عبد الغفار حکایت کرتے ہین وحید مین کہ مجھے قاضی بہاؤ الدین بن صاحب شرف الدین فائزی نے خبر دی کہ شیخ
معین الدین جبرئیل راہ مین اونکے ساتھ مرے پہلے اسکے کہ قاہرہ مین داخل ہون کہتے ہین کہ جسوقت ہم دروازے کے نزدیک پہونچے اور وہ لوگ شہر مین میت کی داخل
ہونیکو منع کرتے تہے تو شیخ نے اپنی انگلی اور اپنا ہاتھ اوٹہایا ہم داخل ہوگئے **حکایت** شیخ عبد الغفار حکایت کرتے ہین کہ مجہے ایک فقیہ نے ایک شخص سے حکایت کی کہ اوسنے
ایک جوان کے ساتھ فاحشہ کرنا چاہا ایک تربت مین اندر قرافہ کے تو اس جوان نے اوس سے کہا واللہ مین کبہی اس جگہ اللہ کی نافرمانی نہ کرونگا اسلیے کہ مینے ایک بار یہ
کہا تو قبر شق ہوگئی اور میت نے کہا کیا تم اللہ تعالے سے نہین شرماتے **حکایت** شیخ عبد الغفار حکایت کرتے ہین کہ مجہسے زین الدین تونشی نے فقیہ عبد الرحمن
نویری سے حکایت کی کہ وہ جسوقت منصورہ مین تہے اور مسلمانون کو قید کر لیا تہا اور فقیہ عبد الرحمن قرآن پڑھ رہے تہے پس یہ آیت پڑہی ولا تحسبن الذین قتلوا
فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون جب فقیہ عبد الرحمن مارے گئے تو اونکے پاس ایک فرنگی حاضر ہوا اور اوسکے ہاتھ مین برچھی تہی اوسنے برچھی سے
اونکو مارا اور کہا قسیس مسلمین تو یہی کہتا تہا کہ ہمارے رب نے کہا ہے کہ تم رزق دیے جاتے ہو کہان ہے وہ تو فقیہ نے اپنا سر اوٹہایا اور کہا زندہ ہی قسم ہی رب کعبہ کی اس
کلمے کو دو بار کہا فرنگی اپنے گہوڑے سے اوتر پڑا اور اونکے موہنہ کا بوسہ لینے لگا اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ اونکو اور سکے ساتھ شہر کی طرف اوٹہا لیجائے **حکایت** شیخ
ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین مکہ مین تہا مینے باب بنی شیبہ مین ایک جوان کو مرا ہوا دیکہا جب مینے اوسکی طرف نظر کی تو اوسنے میرے روبرو تبسم کیا اور مجہسے
کہا اے ابو سعید کیا تو نے نہ جانا کہ احباب اخیار مین گو وہ مر گئے وہ تو ایک گہر سے دوسرے گہر کی طرف نقل کرتے ہین ذکرہ القشیری فی رسالتہ بسندہ **حکایت**
قشیری رحمہ اللہ نے شیخ ابو علی روذباری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے ایک فقیر کو لحد مین رکہا جب اوسکی کفن کا سر کہولا اور اوسکو مٹی پر رکہا تا کہ اللہ
اوسکی غربت پر رحم کرے تو اوسنے میرے لیے اپنی دونون آنکہین کہولدین اور مجہسے کہا تذللنی بین یدی المنی تو شیخ نے کہا یا سیدی احیاۃ بعد الموت کہا
ہان مین زندہ ہون اور ہر محب اللہ کا زندہ ہے لانصرنک بجاہی غدا یا روذباری یعنی قیامت کو مین ضرور اپنی جاہ سے تیری مدد کرونگا **حکایت** قشیری رحمہ اللہ
نے بعض صالحین سے نقل کیا ہے کہ وہ کفن چور تہا ایک عورت مری لوگون نے اوسپر نماز پڑہی اور اس کفن کش نے بہی نماز پڑہی تا کہ قبر کو پہچان لے جب رات ہوئی تو اوسکی
قبر کو کہودا عورت نے کہا سبحان اللہ رجل مغفور یاخذ کفن مغفورۃ یعنی تعجب ہے کہ مرد مغفور عورت مغفورہ کا کفن لیتا ہے وہ شخص کہتا ہے مینے کہا یا ہاں
کہ تیری مغفرت کی گئی مین کیونکر مغفور ہوا اوسنے کہا کہ اللہ نے میری مغفرت فرمائی اور اون سب کی جنہون نے مجہپر نماز پڑہی سو تو نے مجہپر نماز پڑہی پہر اوس عورت کو چہوڑ دیا
اور مٹی ویسی ہی کر دی پہر توبہ کی اور اوسکی توبہ اچہی ہوئی **حکایت** قشیری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابراہیم بن شیبان نے کہا کہ ایک جوان حسن الارادہ میری ہمراہ تہا وہ مر گیا
میرا دل اوسکے ساتھ مشغول ہوا اور مین خود اوسکے غسل کا متولی ہوا مینے خوف کے مارے اوسکے بائین ہاتھ سے شروع کیا اوسنے مجہسے بایان لیلیا اور داہنا ہاتھ دیا مین نے کہا

صدقت یا بنی یعنی بیٹا تونے سچ کہا مینے ہی غلطی کی ذکرہ فی الرسالۃ بسندہ عن ابراہیم **حکایت** ابو یعقوب سوسی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین مینی ایک مرید کو نہلایا
اوسنی میرا انگوٹھا پکڑ لیا اور وہ تختہ پر تہا مینے کہا بیٹا میرا ہاتھ چھوڑدی مین جانتا ہون کہ تو مردہ نہین ہی وہ تو ایک نقل ہی پہر اوسنے میرا ہاتھ چھوڑدیا ذکرہ القشیری بسندہ
حکایت ابو یعقوب سوسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مکے مین ایک مرید میرے پاس آیا کہا اے استاد مین کل ظہر کے وقت مرونگا سو تم یہ دینار لو آدہے مین قبر کہدوانا
اور آدہے مین کفنا دینا جب کل کا دن ہوا اور ظہر کا وقت آیا تو وہ شخص آیا اور طواف کیا پہر دور چلا گیا اور مرگیا جبکہ مینے اوسکو لحد مین رکہا تو اوسنے اپنی دونون آنکھین
کہولین مینے کہا کیا موت کے بعد زندگی ہی کہا مین زندہ ہون اور ہر محب اللہ کا زندہ ہی ذکرہ القشیری **حکایت** قشیری رحمہ اللہ فرماتی ہین مینی استاذ ابو علی دقاق
کو کہتے سنا کہ ایک دن ابو عمرو بیکندی کا گذر ایک کوچے پر ہوا دیکہا کہ کچہ لوگ ایک جوان کے نکالنے کا ارادہ کرتے ہین بسبب اوسکے فساد کی اور اوسکی مان رو رہی ہے
ابو عمرو نے لوگون سی شفاعت کی اور کہا کہ تم اس بار تو اوسے میرے سبب سی بخشدو کئی دن بعد اونہون نی اوسکی مان کو دیکہا اوسکا حال پوچہا تو اوسنے کہا کہ وہ مرگیا
اور مجہو وصیت کر گیا کہ تو میرے مرنیکی پڑوسیون کو خبر نہ کرنا تاکہ وہ شماتت نہ کرین اور جب تو مجھے دفن کردی تو میری شفاعت میری رب سی کرنا اوسکی مان کہتی ہی کہ
مینے ایسا ہی کیا جب مین اوسکے سر قبر سی چلی تو مینے اوسکی آواز سنی کہ وہ کہتا ہے اے مان تو چلی جا مینے رب کریم پر قدوم کیا **حکایت** ابو محمد بن نجار کہتی ہین کہ مینی
ایک میت کو نہلایا مین اوسے نہلا رہا تہا کہ اوسنی دونون آنکھین کہولدین پہر اوسنی میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یا ابا محمد اَحسِنِ الاِستِعدادَ لِہٰذَا المَصرَعِ یعنی ابو محمد تو اس پچہڑنے
کے لیے اچہی طرح سی تیاری کر ذکرہ ابن النجار فی تاریخہ عن ابن محمد وکان من اصحاب المروزی یکن الخلال یقدمہ ویفضلہ **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ
کفایۃ المعتقد مین فرماتی ہین کہ ہمکو بعض اخیار نے بعض صالحین سی خبر دی کہ وہ بعض اوقات اپنے والد کی قبر پر آتی اور اونکے ساتہہ بات چیت کرتی تہی **حکایت** حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کا گذر بقیع پر ہوا کہا السلام علیکم یا اہل القبور ہمارے یہان کا اخبار یہ ہے کہ تمہاری عورتون کے نکاح ہو گئے اور تمہاری گہر بس گئی اور تمہارے
مال متفرق ہو گئی تو ایک ہاتف نے اونکو جواب دیا ای عمر بن خطاب ہماری یہان کا اخبار یہ ہی کہ جو ہمنے آگے بہیجا وہ ہمنی پالیا اور جو ہمنی خرچ کیا اوسکا ہمنے نفع پایا اور جو
ہمنے پیچہے چہوڑا اوسکا ہم نے نقصان کیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور بسند فیہ مبہم **حکایت** سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ ہم مقابر مدینہ مین

منہم

داخل ہوئی ہمراہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اونہون نی ندا کی یا اہل القبور السلام علیکم ورحمۃ اللہ تم ہمکو اپنے اخبار بتاتے ہو یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمکو خبر دین سعید
کہتے ہین ہمنے ایک آواز سنی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا امیر المومنین تم ہمکو خبر دو جو کچہ ہمارے بعد ہوا حضرت امیر نے فرمایا کہ تمہاری بیبیون کا تو نکاح ہو گیا اور
تمہاری مال بٹ گئی اور اولاد تمہاری زمرۂ یتامی مین حاسر ہوئی اور مکان جسکو تمنے مضبوط بنایا تہا اوسمین تمہاری دشمن بس گئی یہ تو ہماری یہان کا اخبار ہی اب تم
اپنے یہان کا اخبار بتاؤ ایک میت نے اونکو جواب دیا کہ کفن پارہ پارہ ہو گئے اور بال بکہر گئے جسم ریزہ ریزہ ہو گئے آنکہین بہ کر گالون پر آگئین نتہنون مین سے
پیپ بہ رہی ہی اور جو ہمنے آگے بہیجا اوسکو پایا اور جو پیچہے چہوڑا اوسکا نقصان کیا اور ہم اپنے اعمال مین گرو ہین اخرجہ الحاکم فی تاریخ نیشاپور والبیہقی وابن عساکر
فی تاریخ دمشق بسند فیہ من یجہل **حکایت** یونس بن ابی الفرات کہتے ہین کہ ایک آدمی نے قبر کہودی دہوپ بچنے کے لیے اوسمین بیٹہ گیا ایک سرد ہوا آئی اوسکی
پیٹہ کو لگی اوسنے نظر کی تو ناگاہ ایک چہوٹا سوراخ تہا اوسکو اپنی انگلی سے کشادہ کیا ناگاہ ایک قبر تہی اوسمین مد بصر تک دیکہا اور ناگاہ ایک بوڑہا آدمی خضاب کیے ہوئے
تہا گویا مشاطاؤن نی ابہی درست کی اپنے ہاتہون کو اوٹہایا ہی اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور **سماع رد سلام از قبر شہید** **حکایت** عطاف بن خالد رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ مجہی میری خالہ نی حدیث کی کہ مین ایک دن قبور شہدا کی طرف سوار ہوئی اور وہ ہمیشہ اونکے پاس جایا کرتی تہین کہتی ہین کہ مین قبر حمزہ رضی اللہ عنہ کے
پاس اوتری مینے اوسکی نزدیک نماز پڑہی اور وادی مین نہ کوئی پکارنیوالا تہا نہ کوئی جواب دینے والا جب مین نماز سے فارغ ہوئی تو مینے کہا السلام علیکم پہر رد سلام
یعنی جواب سلام کو مینے سنا کہ وہ زمین سی نکلتا ہی مین اوسے پہچانتی ہون جیسے یہ پہچانتی ہون کہ اللہ نے مجہے پیدا کیا اور جیسے رات دن کو پہچانتی ہون میرا ہر ایک
رونگٹا کہڑا ہو گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت والبیہقی فی الدلائل ۲ عطاف بن خالد مخزومی کہتی ہین کہ عبد الاعلی بن عبد اللہ بن ابی فروہ

نے اپنے باپ سے بھی یہ حدیث کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبور شہداء کی احد مین زیارت کی فرمایا الٰہی بیشک تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہین اور
جو کوئی انکی زیارت کریگا اور انپر سلام کریگا تو وہ اوسپر رد کرینگے قیامت تک ۳ حکایت عطاف کہتے ہین اور مجھے میری خالہ نے حدیث کی کہ اونھون نے قبور شہداء
کی زیارت کی کہا کہ نہین تھا میرے ساتھ مگر دو غلام کہ میری سواری کی حفاظت کرین مینے اونپر سلام کیا تو رد سلام کو سنا اور کہا کہ ہم تمکو پہچانتے ہین جیسے بعض ہمارا
بعض کو پہچانتا ہے کہا کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور مینے کہا اے غلام میرے خچر کو مجھ قریب کردے پھر مین سوار ہو گئی اخرجہ الحاکم وصححہ والبیہقی فی الدلائل
من طریق ابی العطاف ۴ واقدی کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہداء احد کی زیارت فرماتے تھے اور جب گھاٹی پر پہونچتے تو اپنی آواز کو بلند کرتے فرماتے
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ اسی طرح ہر سال کرتے پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا
بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس آتین اور دعا کرتین اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اونپر سلام کرتے پھر اپنے اصحاب پر متوجہ ہوتے پس کہتے تم کیون
نہین سلام کرتے ایسی قوم پر جو کہ تم پر رد سلام کرتے ہین اور فاطمہ خزاعیہ کہتی ہین کہ مینے اپنے آپ کو دیکھا اور آفتاب قبور شہداء مین غروب ہو چکا تھا اور میری ساتھ
میری بہن تھی مینے اوس سے کہا آ قبر حمزہ رضی اللہ عنہ پر سلام کرین اوس نے کہا ہان پھر ہم اونکی قبر پر ٹھیری مینے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ پھر ایک کلام سنا کہ ہم پر
رد کیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا کہ ہمارے قریب کوئی آدمی نہ تھا اخرجہ البیہقی ۵ حکایت ہاشم بن محمد عمری کہتے ہین کہ مدینے مین دن جمعے کے درمیان
طلوع فجر وآفتاب کے مجھے میرے باپ نے طرف زیارت قبور شہداء کے لیا مینے اونکے پیچھے چلتا تھا جب وہ قبرون تک پونہچے تو اپنی آواز بلند کی پھر کہا سلام علیکم
بما صبرتم فنعم عقبی الدار کہتے ہین کہ اونکو جواب دیا گیا وعلیک السلام یا ابا عبد اللہ میرے باپ نے میری طرف التفات کیا کہا بیٹا تو نے جواب دیا [illegible] مینے
کہا نہین تو اونھون نے میرا ہاتھ پکڑا مجھے اپنی داہنی طرف کیا پھر دوبارہ اونپر سلام کیا پھر جب وہ اونپر سلام کرتے تو جواب پاتے یہانتک کہ یہ تین بار کیا پس میرے
باپ سجدے مین گرے شکراً للہ عز وجل قال البیہقی اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ قال سمعت ابا یعلی حمزۃ بن محمد العلوی سمعت ہاشم الخ

ضرب دف بر شہید ۔ حکایت عبد الواحد بن زیاد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم ایک غزوے مین تھے جب ہم متفرق ہوئے تو ہمنے ایک آدمی کو ہمارے اصحاب سے
گم پایا ہمنے اوسکی تلاش کیا تو اوسے ایک نیستان مین مقتول پایا اوسکے گرد کئی لڑکیان ہوتی اسکے سر پر دف بجا رہی تھین جب ہم قریب پہنچے تو وہ متفرق ہو گئین پھر ہمنے اونکو نہ دیکھا اخرجہ ابن ابی الدنیا

سماع اذان از قبر مطہر ومنور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱) ابن سعد نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ زمانہ جنگ حرہ مین ملازم
مسجد نبوی تھے اور لوگ لڑ رہے تھے کہتے ہین کہ جب نماز کا وقت آتا تو مین اذان سنتا تھا کہ طرف سے قبر نبوی کے نکلتی تھی ۲ بکر بن محمد رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جب زمانہ جنگ حرہ
کا ہوا تو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تین دن اذان موقوف رہی اور لوگ حرہ کی طرف نکلے اور سعید بن مسیب مسجد مین بیٹھ رہے سعید نے کہا کہ مجھے وحشت
ہوئی اور مین قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہو گیا جب ظہر کا وقت آیا تو مینے قبر شریف سے اذان سنی مینے دو رکعتین پڑھین پھر اقامت سنی تو ظہر کی نماز پڑھی
پھر مین بیٹھ گیا یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھی جبکہ قبر شریف مین اذان سنی پھر اقامت سنی پھر مین اذان و اقامت قبر شریف مین سنتا رہا یہانتک کہ تین دن گذر گئے اور لوگ
مارے گئے اور لوگ مسجد مین داخل ہوئے اذان کہنے والے لوٹ آئے پھر اذان دی پھر مینے اذان سننے کو قبر شریف پر کان رکھا تو مینے اذان نہ سنی قال الزبیر بن بکار
فی اخبار المدینۃ حدثنی محمد بن عبد العزیز بن محمد وغیرہ عن بکر بن محمد الخ ۳ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے اپنے آپ کو دیکھا کہ حرہ کی راتون مین
سوا میرے مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کوئی نہ تھا وقت نماز کا نہین آتا تھا مگر مین اذان کو قبر شریف سے سنتا پھر آگے بڑھتا اقامت کہتا اور نماز پڑھتا اور اہل شام
گروہ گروہ داخل ہوتے تو کہتے کہ اس شیخ مجنون کو دیکھو اخرجہ ابو نعیم فی دلائل النبوۃ من وجہ آخر عن سعید **سماع جواب اذان از قبر وسماع آمین و آوہ**
یحیی بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مجھے ایک گورکن نے کہا کہ ان قبرون سے جو کچھ مینے سنا اوسمین سے زیادہ عجیب یہ بات ہے کہ مینے ایک قبر سے آمین سنی مثل
آمین مریض کی اور ایک قبر سے سنا کہ موذن اذان دیتا ہے اور میت قبر سے اوسکا جواب دیتا ہے اخرجہ اللالکائی فی السنۃ ۲ لالکائی نے حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہی کہا کہ مین قبرستان مین تہا مینے ایک قبر سی دو بار اَعُوْذُ بِاللہِ مِنْ عَذَابِ اللہِ سُنا **کلام سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام** منہال بن عمرو
رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ واللہ مینے امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر دیکہا جس وقت کہ وہ اوٹہایا گیا اور مین دمشق مین تہا اور آگی سر مبارک کے ایک شخص سورہ کہف
پڑہتا جاتا تہا یہانتک کہ اس قول پر پہونچا ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من ایاتنا عجبا کہتے ہین کہ اللہ تعالی نی سر کو تیز زبان کی ساتہ ناطق کیا کہا
اعجب من اصحاب الکہف قتلی وحملی یعنی میرا قتل اور میرا اوٹہانا اصحاب کہف سی بہی زیادہ تر عجیب ہے اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ بسندہ من طریق الاعمش
شہید کا سورۂ یس پڑہنا تاریخ حافظ ذہبی رحمہ اللہ مین لکہا ہے کہ امام حدیث احمد بن نصر خزاعی رضی اللہ عنہ کو واثق نی طرف مخلوق ہونے قرآن کی بلایا
اونہون نی انکار کیا تو اونکی گردن ماری اور اونکے سر کو بغداد مین سولی پر چڑہایا اور سر پر ایک شخص مقرر کیا کہ اوسکی حفاظت کری اور اوسے قبلے سے پہیرے ساتہہ نیزے
کے موکل نی ذکر کیا کہ اوسنی رات مین سر کو دیکہا کہ اوسکا مونہہ قبلے کی طرف پہر جاتا ہے اور تیز زبان سی سورۂ یس پڑہتا ہی ذہبی رحمہ اللہ تعالی کہتی ہین کہ یہ حکایت کئی
وجہ سی روایت کی گئی ہی اسکے طرق مین سی ایک وہ طریق ہی جسکو خطیب نے ابراہیم بن اسمعیل بن خلف سی روایت کیا ہی **حکایت** ابراہیم کہتی ہین کہ میرے ماموں احمد بن
نصر جبکہ محنت مین مارے گئے اور سولی دیے گئے تو مجہے خبر دیگئی کہ اونکا سر قرآن پڑہتا ہے مین گیا اور اونکی قریب شب باش ہوا جب آنکہون نی آرام کیا تو مینے سنا کہ سر
آیت پڑہ رہا ہے ام حسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وہم لا یفتنون میرے بدن پر رونگٹے کہڑے ہوگئی **قبر سی بات کا جواب دینا حکایت**
یحیی بن ایوب خزاعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ایک شخص سی سنا وہ ذکر کرتا تہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین ایک جوان عابد تہا اوسنی مسجد کو لازم پکڑا تہا حضرت
عمر کو وہ بہت پسند تہا اوسکا ایک بوڑہا باپ تہا وہ جوان جبکہ عشا کی نماز پڑہ چکتا تو اپنے باپ کی طرف جاتا اوسکا رستہ ایک عورت کے دروازے پرسی تہا وہ
عورت اوسپر مفتون ہوگئی اوسکی راہ پر کہڑی ہوتی ایک رات جوان کا گذر اوسپر ہوا وہ اوسکو بہکاتی رہی یہانتک کہ وہ اوسکے پیچہے ہولیا جب دروازی پر پہونچا تو وہ عورت
داخل ہوگئی اور یہ بہی داخل ہونے لگا کہ اسنے اللہ کو یاد کیا اور یہ آیت اوسکی زبان پر متمثل ہوگئی ان الذین اتقوا اذا مسہم طائف من الشیطان تذکروا فاذا
ہم مبصرون جوان غش کہاکر گر پڑا اوس عورت نی اپنی لونڈی کو بلایا دونون نی ایک دوسری کی مدد کی اوسکو اوٹہا کر اوسکے دروازے پر ڈالدیا اودہر تو یہ ہوا اودہر
باپ کے پاس آنے مین دیر ہوئی تو باپ اسکی طلب مین نکلا ناگاہ وہ دروازے پر بیہوش پڑا تہا باپ نی اپنی بعض گہر والون کو بلایا اوسی اوٹہا کر گہر کے اندر لیگئی اوسے
ہوش نہ آیا یہانتک کہ رات گئی جتنی کہ اسنے چاہی اوسکے باپ نے کہا بیٹا تجہی کیا ہوا کہا خیر ہے کہا مین تجہسی پوچہتا ہون پہر اوسنی قصہ بیان کردیا کہا بیٹا کون سی
آیت تہی جسکو تونے پڑہا اوسنے وہی آیت پڑہی جو پہلے پڑہی تہی پہر غش کہاکر گر پڑا اوسی ہلایا تو وہ مردہ تہا پہر اوسکو نہلایا نکالا رات کو دفن کردیا جب صبح ہوئی تو
یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچائی گئی عمر اوسکے باپ کی پاس تشریف لائی اوسکی تعزیت کی اور فرمایا تونی مجہے خبر کیون نہین کی کہا ای امیر المومنین رات کا وقت تہا
حضرت عمر نے فرمایا ہمکو اوسکی قبر پر لیچلو وہ اور اونکے ہمراہی قبر پر آئے فرمایا ای فلان ولمن خاف مقام ربہ جنتان جوان نی قبر کے اندر سی اونکو جواب دیا یا عمر قد
اعطانیہما ربی فی الجنۃ مرتین اخرجہ ابن عساکر من طریق ابی صالح کاتب اللیث عن یحیی **کلام میت وحسرت بر عمل صالح حکایت** ابن مینا
رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین قبرستان مین گیا ہلکی دو رکعتین پڑہین پہر طرف ایک قبر کے لیٹ گیا واللہ بیشک مین بیدار تہا کہ مینے ایک قائل کو قبر مین کہتی سنا
کہ تو اوٹہ تونے مجہی ایذا دی کیونکہ تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین اور ہم جانتے ہین اور عمل نہین کرسکتے واللہ یہ بات کہ مین مثل تیری دو رکعتون کی پڑہون مجہی دنیا وما فیہا سے
محبوب تر ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی دلائل النبوۃ من طریق المعتمر بن سلیمان عن ابیہ عن ابی عثمان النہدی عن ابن مینا **حکایت** یونس بن
حلبس دمشق مین مقابر پرسے گذر کیا کرتے تہے جمعے کے دن سویرے چلے ایک قائل کو سنا کہ کہتا ہی یہ یونس بن حلبس سویرے چلا لوگ ہر مہینے حج وعمرہ کرتے ہین ہر دن
پانچ نمازین پڑہتے ہین تم عمل کرتی ہو اور جانتے نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور عمل نہین کرسکتے یونس نی پہر کر دیکہا سلام کیا اونہون نی رد سلام نہ کیا انہون نی کہا سبحان اللہ
مین تمہارا کلام سنتا ہون اور تمہیں سلام کرتا ہون تم رد سلام نہین کرتے اونہون نی کہا ہان ہمنے تیرا کلام سنا ولیکن رد سلام ایک حسنہ ہے اور ہمارے درمیان اور درمیان حسنہ و

نے اپنے باپ سے بھی یہ حدیث کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبور شہدا کی احد مین زیارت کی فرمایا الٰہی بیشک تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہین اور
جو کوئی انکی زیارت کریگا اور انپر سلام کریگا تو وہ اوسپر رد کرینگے قیامت تک ۳ **حکایت** عطاف کہتے ہین اور مجھ سے میری خالہ نے حدیث کی کہ اونھون نے قبور شہدا
کی زیارت کی کہا کہ نہین تھی میرے ساتھ مگر دو غلام کہ میری سواری کی حفاظت کرین مینے انپر سلام کیا تو رد سلام کو سنا اور کہا کہ قسم ہے خدا کی ہم تمکو پہچانتے ہین جیسے بعض ہمارا
بعض کو پہچانتا ہے کہا کہ میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور مینے کہا اے غلام میرے خچر کو میرے قریب کردے پھر مین سوار ہوگئی اخرجہ الحاکم وصححہ والبیہقی فی الدلائل
من طریق العطاف ۴ واقدی کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہدا احد کی زیارت فرماتے تھے اور جب کھائی پر پہونچتے تو اپنی آواز کو بلند کرتے فرماتے
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اسی طرح ہر سال کرتے پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا
بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس آتین اور دعا کرتین اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اونپر سلام کرتے پھر اپنے اصحاب پر متوجہ ہوتے پس کہتے تم کیون
نہین سلام کرتے ایسی قوم پر جو کہ تم پر رد سلام کرتے ہین اور فاطمہ خزاعیہ کہتی ہین کہ مینے اپنے آپ کو دیکھا اور آفتاب قبور شہدا مین غروب ہوچکا تھا اور میری ساتھ
میری بہن تھی مینے اوس سے کہا آ قبر حمزہ رضی اللہ عنہ پر سلام کرین اوسنے کہا ہان پھر ہم اونکی قبر پر ٹھیری ہمنے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ ہمنے ایک کلام سنا کہ ہم پر
رد کیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا کہ ہمارے قریب کوئی آدمی نہ تھا اخرجہ البیہقی ۵ **حکایت** ہاشم بن محمد عمری کہتے ہین کہ مدینے مین دن جمعے کے درمیان
طلوع فجر وآفتاب کے مجھے میرے باپ نے طرف زیارت قبور شہدا کے لیا مین اونکے پیچھے چلتا تھا جب وہ قبرون تک پہونچے تو اپنی آواز بلند کی پھر کہا سلام علیکم
بما صبرتم فنعم عقبی الدار کہتے ہین کہ اونکو جواب دیا گیا وعلیک السلام یا ابا عبد اللہ میرے باپ نے میری طرف التفات کیا کہا بیٹا تو نے جواب دینے والے کو
کہا نہین تو اونھون نے میرا ہاتھ پکڑا مجھے اپنی داہنی طرف کیا پھر دوبارہ اونپر سلام کیا پھر جب وہ اونپر سلام کرتے تو جواب پاتے یہانتک کہ یہ تین بار کیا پس میرے
باپ سجدے مین گرے شکراً للہ عز وجل قال البیہقی اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ قال سمعت ابا یعلی حمزۃ بن محمد العلوی سمعت ہاشم الخ

ضرب دف بر شہید **حکایت** عبد الواحد بن زیاد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم ایک غزوے مین تھے جب ہم متفرق ہوئے تو ہمنے ایک آدمی کو ہمارے اصحاب سے
گم پایا ہمنے اوسکی تلاش کیا تو اوسے ایک نیستان مین مقتول پایا اوسکے گرد کئی لڑکیان اوسکے سر پر دف بجارہی تھین جب ہم قریب ہوئے تو وہ متفرق ہوگئین پھر ہمنے اونکو نہ دیکھا اخرجہ ابن ابی الدنیا

سماع اذان از قبر مطہر ومنور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱) ابن سعد نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ زمانہ جنگ حرہ مین لازم
مسجد نبوی تھے اور لوگ لڑ رہے تھے کہتے ہین کہ جب نماز کا وقت آتا تو مین اذان سنتا تھا کہ طرف سے قبر نبوی کے نکلتی تھی ۲ بکر بن محمد رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جب یہ جنگ حرہ
کا ہوا تو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تین دن اذان موقوف رہی اور لوگ حرہ کی طرف نکلے اور سعید بن مسیب مسجد مین بیٹھے رہے سعید نے کہا کہ مجھے وحشت
ہوئی اور مین قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوگیا جب ظہر کا وقت آیا تو مینے قبر شریف سے اذان سنی مینے دو رکعتین پڑھین پھر اقامت سنی تو ظہر کی نماز پڑھی
پھر مین بیٹھ گیا یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھی جبکہ قبر شریف مین اذان سنی پھر اقامت سنی پھر مین اذان واقامت قبر شریف مین سنتا رہا یہانتک کہ تین دن گذر گئے اور لوگ
مارے گئے اور لوگ مسجد مین داخل ہوئے اذان کہنے والے لوٹ آئے پھر اذان دی پھر مینے اذان سننے کو قبر شریف پر کان رکھا تو مینے اذان نہ سنی قال الزبیر بن بکار
فی اخبار المدینۃ حدثنی محمد بن عبد العزیز بن محمد وغیرہ عن بکر بن محمد الخ ۳ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے اپنے آپ کو دیکھا کہ حرہ کی راتون مین
سوا میرے مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کوئی نہ تھا وقت نماز کا نہین آتا تھا مگر مین اذان کو قبر شریف سے سنتا پھر آگے بڑھتا اقامت کہتا اور نماز پڑھتا اور اہل شام
گروہ گروہ داخل ہوتے تو کہتے کہ اس شیخ مجنون کو دیکھو اخرجہ ابو نعیم فی دلائل النبوۃ من وجہ اخر عن سعید **سماع جواب اذان از قبر و سماع آمین و اوراد**
یحیی بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مجھسے ایک گورکن نے کہا کہ ان قبرون مین سے جو کچھ مینے سنا اون مین سے زیادہ تر عجیب یہ بات ہے کہ مینے ایک قبر سے آمین سنی مثل
آمین مریض کی اور ایک قبر سے سنا کہ مؤذن اذان دیتا ہے اور میت قبر سے اوسکا جواب دیتا ہے اخرجہ اللالکائی فی السنۃ ۲ لالکائی نے حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہی کہا کہ مین قبرستان مین تہا مینے ایک قبر سی دوبار اعوذ من عذاب اللہ سنا **کلام سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام** منہال بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ واللہ مینے امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر دیکہا جسوقت کہ وہ اوٹہایا گیا اور مین دمشق مین تہا اور آگی سر مبارک کے ایک شخص سورہ کہف پڑہتا جاتا تہا یہانتک کہ اس قول پر پہونچا ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے سر کو تیز زبان کی ساتہ ناطق کیا کہا اعجب من اصحاب الکہف قتلی وحملی یعنی میرا قتل اور میرا اوٹہانا اصحاب کہف سی بہی زیادہ تعجب ہے اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ بسندہ من طریق الاعمش

شہید کا سورہ یٰس پڑہنا تاریخ حافظ ذہبی رحمہ اللہ مین لکہا ہے کہ امام حدیث احمد بن نصر خزاعی رضی اللہ عنہ کو واثق نے طرف مخلوق ہونے قرآن کی بلایا اونہون نے انکار کیا تو اونکی گردن ماری اور اونکے سر کو بغداد مین سولی پر چڑہایا اور سر پر ایک شخص مقرر کیا کہ اوسکی حفاظت کرے اور اوسے قبلے سے پہیرے ساتہ نیزے کے موکل نے ذکر کیا کہ اوسنے رات مین سر کو دیکہا کہ اوسکا مونہہ قبلے کی طرف پہر جاتا ہے اور تیز زبان سی سورہ یس پڑہتا ہے ذہبی رحمہ اللہ تعالی کہتی ہین کہ یہ حکایت کئی وجہ سی روایت کی گئی ہے اسکے طرق مین سی ایک وہ طریق ہے جسکو خطیب نے ابراہیم بن اسمعیل بن خلف سی روایت کیا ہی **حکایت** ابراہیم کہتی ہین کہ میرے ماموں احمد بن نصر جبکہ محنت مین مارے گئے اور سولی دیے گئے تو مجہے خبر دیگئی کہ اونکا سر قرآن پڑہتا ہے مین گیا اور اونکے قریب شب باش ہوا جب آنکہون نے آرام کیا تو مینے سنا کہ سر آیت پڑہ رہا ہے الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وہم لا یفتنون میرے بدن پر رونگٹے کہڑے ہوگئے

قبر سے بات کا جواب دینا حکایت یحیی بن ایوب خزاعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ایک شخص سی سنا وہ ذکر کرتا تہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین ایک جوان عابد تہا اوسنے مسجد کو لازم پکڑا تہا حضرت عمر کو وہ بہت پسند تہا اوسکا ایک بوڑہا باپ تہا وہ جوان جبکہ عشا کی نماز پڑہ چکتا تو اپنے باپ کی طرف جاتا اوسکا رستہ ایک عورت کے دروازے پر سی تہا وہ عورت اوسپر مفتون ہوگئی اوسکی راہ پر کہڑی ہوتی ایک رات جوان کا گذر اوسپر ہوا وہ اوسکو بہکاتی رہی یہانتک کہ وہ اوسکے پیچہے ہولیا جب دروازے پر پہونچا تو وہ عورت داخل ہوگئی اور یہ بہی داخل ہونے لگا کہ اسنے اللہ کو یاد کیا اور یہ آیت اوسکی زبان پر متمثل ہوگئی ان الذین اتقوا اذا مسہم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ہم مبصرون جوان غش کہا کر پڑا اوس عورت نے اپنی لونڈی کو بلایا دونون نے ایک دوسری کی مدد کی اوسکو اوٹہا کر اوسکے دروازے پر ڈالدیا اور پہر تو یہ ہوا اودہر باپ کے پاس آنے مین دیر ہوئی تو باپ اسکی طلب مین نکلا ناگاہ وہ دروازے پر بیہوش پڑا تہا باپ نے اپنی بعض گہر والون کو بلایا اوسے اوٹہا کر گہر کے اندر لیگئی اوسے ہوش نہ آیا یہانتک کہ رات گئی جتنی کہ اسنے چاہی اوسکے باپ نے کہا بیٹا تجہے کیا ہوا کہا خیر ہے کہا مین تجہسے پوچہتا ہون پہر اوسنے قصہ بیان کر دیا کہا بیٹا کون سی آیت تہی جسکو تونے پڑہا اوسنے وہی آیت پڑہی جو پہلے پڑہی تہی پہر غش کہا کر پڑا اوسے ہلایا تو وہ مردہ تہا پہر اوسکو نہلایا نکالا رات کو دفن کر دیا جب صبح ہوئی تو یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچائی گئی عمر اوسکے باپ کی پاس تشریف لائے اوسکی تعزیت کی اور فرمایا تونے مجہے خبر کیون نہین کی کہا ای امیر المومنین رات کا وقت تہا حضرت عمر نے فرمایا ہمکو اوسکی قبر پر لیچلو وہ اور اونکے ہمراہی قبر پر آئے فرمایا ای فلان ولمن خاف مقام ربہ جنتان جوان نی قبر کے اندر سی اونکو جواب دیا یا عمر قد اعطانیہما ربی فی الجنۃ مرتین اخرجہ ابن عساکر من طریق ابی صالح کاتب اللیث عن یحیی

کلام میت و حسرت بر عمل صالح حکایت ابن مینا رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین قبرستان مین گیا ہلکی دو رکعتین پڑہین پہر طرف ایک قبر کے لیٹ گیا واللہ بیشک مین بیدار تہا کہ مینے ایک قائل کو قبر مین کہتی سنا کہ تو اوٹہ تونے مجہی ایذادی کیونکہ تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین اور ہم جانتے ہین اور عمل نہین کر سکتے واللہ یہ بات کہ مین مثل تیری دو رکعتون کی پڑہون مجہی دنیا و ما فیہا سے محبوب تر ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی دلائل النبوۃ من طریق المعتمر بن سلیمان عن ابیہ عن ابی عثمان النہدی عن ابن مینا

حکایت یونس بن حلبس دمشق مین مقابر پر سے گذر کیا کرتے تہے جمعے کے دن سویرے چلے ایک قائل کو سنا کہ کہتا ہی یہ یونس بن حلبس سویرے چلا لوگ ہر مہینے حج و عمرہ کرتے ہین ہر دن پانچ نمازین پڑہتے ہین تم عمل کرتی ہو اور جانتے نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور عمل نہین کر سکتے یونس نی پہر کر دیکہا سلام کیا اونہون نی رد سلام نہ کیا انہون نی کہا سبحان اللہ مین تمہارا کلام سنتا ہون اور تمپر سلام کرتا ہون تم رد سلام نہین کرتے اونہون نی کہا ہان ہمنے تیرا کلام سنا و لیکن رد سلام ایک حسنہ ہے اور ہمارے درمیان اور درمیان حسنہ و

سیئات کے حیلولت کی گئی ہی اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ من طریق عمرو بن واقد عن یونس **۲ حکایت** اوزاعی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ میسر بن حلبس مقابر باب
توما پر گذرتے اور ایک شخص اونکو کھینچا جاتا تہا وہ نابینا ہو گئے تہے اونہون نے کہا السلام علیکم اهل القبور انتم لنا سلف ونحن لکم تبع فرحمنا اللہ وایاکم وغفر لنا
ولکم وکان قد صرنا الی ما صرتم الیہ سلام ہی تیرا ای اہل قبور تم ہمارے سلف ہو اور ہم تمہاری تابع ہین اللہ ہمپر تمپر رحم کری اور تمکو ہمکو بخشے اور گویا ہم اوس طرف جا چکی
جسطرف تم گئے ہو اللہ نے اونمین سے ایک آدمی کی روح کو رد کیا اوسنے اونکو جواب دیا کہا خوشی ہو تمکو ای اہل دنیا جسوقت کہ تم مہینے مین چار بار حج کرتی ہو میسر نے کہا کہ اللہ تم
اللہ تمپر رحم کری اوسنے کہا طرف جمعہ کی کیا تم نہین جانتے ہو کہ وہ ایک حج مبرور متقبل ہی میسر نے کہا تمنے جو آگے بہیجا اوسکا بہتر کیا ہی کہا استغفار اور ہماری رہون بند ہو گئی
سو نکسی حسنہ مین بڑہے نہ کسی سیئہ مین کمی ہو اخرجہ ابن عساکر **حاضر ہونا شہداء کا جنازۂ عمر بن عبد العزیز مین اور پہونچا دینا ایک زندہ**
دوست کا اوسکی وطن مین حکایت عمیر بن حبان سلمی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ بزمانۂ بنی امیہ مین اور آٹہ آدمی اور میری ساتہ قید کیے گئے ہمکو بادشاہ
روم کی حضوری مین لیگئے اوسنے میرے ہمراہیون کو حکم دیا اونکی گردنین ماری گئین پہر مین پیش کیا گیا تا کہ میری گردن ماری جاوی ایک بطریق بادشاہ کی طرف
کہڑا ہوا اوسکا سر اور پاؤن چومتا رہا اور اوس سے طلب کرتا رہا یہانتک کہ بادشاہ نے مجھکو اوسی بخشدیا وہ مجھے اپنی گہر کی طرف لیگیا اوسنے ایک اپنی بیٹی خوبصورت کو بلایا
پہر مجھسے کہا یہ میری بیٹی ہی مین اس سے تیرا نکاح کر دونگا اور اپنا مال بہی بانٹ دونگا اور میرا رتبہ جو کہ بادشاہ سے ہے وہ تو دیکہ ہی چکا ہی تو میرے دین مین داخل
ہو جا تا کہ مین تیرے ساتہ یہ کرون مینے کہا کہ مین جورو کے اور دنیا کے لیے اپنا دین نہ چہوڑونگا پہر وہ کئی دن تک ٹہیرا رہا مجہپر یہ بات پیش کرتا تہا ایک رات اوسکی
بیٹی نے مجھکو اپنی باغ مین بلایا کہا میرے باپ نے جو بات تجہپر پیش کی ہی تجہی اوس سے کون چیز مانع ہے مینے کہا کہ مین اپنا دین عورت کے لیے نہین چہوڑتا ہون نہ
اور کسی چیز کے لیے اوسنے کہا تجھے ہماری نزدیک ٹہیرنا محبوب ہے یا اپنے بلاد کی طرف جانا مینے کہا اپنے بلاد کی طرف جانا عمیر کہتے ہین کہ اوسنے مجھے ایک تارا دکہایا آسمان
مین اور کہا تو رات کو اس تاری پر چل اور دن کو چہپ جایا کر وہ تجھے تیرے وطن کی طرف پہونچا دیگا پہر اوسنے مجھے زاد راہ دیا اور مین چلا بس مین تین رات چلا
رات کو چلتا دن کو چہپ جاتا تہا جب سے کہ مین چہپتا تہا اوس سے چوتہا دن ہوا کہ ناگاہ کئی سوار نظر آئے مینے کہا کہ میری طلب ہوئی وہ مجہپر آ کہڑے ہوئے ناگاہ مین
اپنی اصحاب مقتولین کے ساتہ تہا وہ سواریون پر تہی اور اونکی ساتہ اور لوگ دواب شہب[ا] پر تہے اونہون نی کہا عمیر مینے کہا عمیر پہر مینے کہا کیا تم مارے نہین گئی کہا ہان
ولیکن اللہ نے شہداء کو نشر کیا یعنی زندہ کیا اور اونکو اجازت دی کہ عمر بن عبد العزیز کے جنازے مین حاضر ہون جو لوگ میرے اصحاب کے ساتہ تہے اونمین سے کسی نے
مجھسے کہا ای عمیر تو اپنا ہاتہ مجھے دے مینے اوسکو ہاتہ دیا مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا پہر ہم تہوڑی دیر چلے پہر مجھے یکبارگی پہینک دیا مین اپنی مکان کے قریب گر پڑا
جو کہ جزیرہ مین تہا بدون اسکی کہ کوئی سختی لاحق ہو یعنی مجھے کسی طرح کا صدمہ نہ پہونچا اخرجہ ابن عساکر من طریق محمد بن اسحٰق بن الحریص عن ابن المسیب بن
واضح عن عیسی بن کیسان عمن حدثہ عن عمیر **حاضر ہونا شہداء کا اپنے بہائی کے نکاح مین حکایت** ابو علی بربری رضی اللہ عنہ
سے مروی ہی پہلے بیل طرسوس مین یہی بستی جسکہ اوسکو ابو سلیم نے بنایا کہتے ہین کہ تین بہائی ملک شام کے تہے غزا کرتے اور شہسوار بہادر تہی ایک بار روم نے اونکو
قید کر لیا بادشاہ نے اونسے کہا کہ مین ملک کو تم مین کیے دیتا ہون اور اپنی بیٹیون کا تم سے نکاح کیے دیتا ہون اور تم نصرانیت مین داخل ہو جاؤ اونہون نے نہ مانا اور
کہا یا محمداہ بادشاہ نے تین دیگون کا حکم دیا اونمین تیل ڈالا گیا پہر تین دن تک اونکی نیچے آگ جلائی ہر دن اونکو اون دیگون پر پیش کرتے اور نصرانیت کی طرف
بلاتے وہ انکار کرتے اول بڑے بہائی کو دیگ مین ڈالا پہر دوسرے کو پہر چہوٹے بہائی کو قریب کیا اوسکو اوسکی دین سے ہر طرح کی بات سے مفتون کرنے لگا ایک علج[ب] کہڑا ہوا کہا ای بادشاہ مین اوسکو اوسکی دین سے پہیر دونگا کہا کس چیز کے ساتہ کہا مجھے معلوم ہی کہ عرب سب سے زیادہ جلد عورتون کی طرف مائل ہوتے ہین اور روم مین میری
بیٹی سے زیادہ خوبصورت کوئی نہین ہی سو تو اوسکو مجھے دیدے یہانتک کہ اوسکو بیٹی کے ساتہ چہوڑ دون وہ اوسکو اوسکی دین سے پہیر دیگی بادشاہ نی اوسکی لیے چالیس
دن کی مدت مقرر کی بعد اوسکو دیدیا وہ اوسکو لایا اور اوسے اپنی بیٹی کے ساتہ داخل کیا اور اوس سے قصہ کہدیا بیٹی نے باپ سے کہا تو اوسے چہوڑ دی مین اوسکے کام سے

حاشیہ:
جاب
[ا] بضم شین مشددہ قوقانی وسکون واو و میم مردودہ دیہی در دمشق ۱۲
[ب] فرشتہ اشہب یعنی سبز خنگ ۲
[ا] صحیح بالکسر یعنی آنکہ پنج دین مزار در جراح باشد بیعنی توی از کفار ۱۲

تیری کفایت کرونگی وہ شخص اوسکے پاس رہا دن بہر روزہ رکہتا رات بہر کہڑا رہتا یہانتک کہ اکثر مدت گذر گئی ملیح نے اپنی بیٹی سی کہا تو نے کیا کیا اوسنی کہا مینے کچہ
نہین کیا یہ ایک آدمی ہے کہ اسنے اسی شہر مین اپنی دو بہائیون کو گم کیا ہے مین ڈرتی ہون کہ اسکا باز رہنا اونہین دونون کے سبب سی ہو بسبوقت کہ وہ اونکی انتظار دیکہتا
ہے لیکن تو بادشاہ سی مدت مین زیادتی مانگ اور اس شہر کے سوا اور کسی شہر مین بہیج اور اسکو لیجا بادشاہ نے اور دن بڑہا دئے اور اونکو دوسری گانون کی طرف نکال دیا
وہ شخص کئی دن صائم النہار قائم اللیل رہا یہانتک کہ مدت سی جبکہ کچہ دن باقی رہے تو ایک رات لڑکی نے اوس سی کہا ای شخص مین تجہے دیکہتی ہون کہ تو رب عظیم کی تقدیس
کرتا ہے اور مین تیری ساتہ تیری دین مین داخل ہوئی اور اپنے آبا کا دین چہوڑ دیا اوسنے کہا پہر بہاگنے کا حیلہ کیونکر ہے کہا مین تیرے لیے حیلہ کرتی ہون اور اوسکی پاس
سواریان لے آئی پہر دونون سوار ہو گئے رات کو چلتے دن کو چہپ رہتے ایک رات دونون جا رہے تہے کہ آواز گہوڑونکی سنی ناگاہ وہ اپنے دونون بہائیون کے ساتہ
تہا اور اونکی ہمراہ فرشتے اللہ کے بہیجے ہوئے تہے اسنے اپنے بہائیون کو سلام کیا اور اونکا حال پوچہا کہا کہ نہین تہا مگر وہی غوطہ جو تو نے دیکہا تہا یہانتک کہ ہم فردوس مین جا نکلے
اور اللہ نے ہمکو تیری طرف بہیجا ہے تاکہ ہم تیری نکاح مین اس عورت کے ساتہ حاضر ہون پہر اونہون نے اوسکا نکاح اوس عورت سی کر دیا اور لوٹ گئے اور یہ بلد شام مین
چلا گیا اور اوس عورت کی ساتہ رہا یہ دونون اس بات کی ساتہ شام مین مشہور و معروف تہے زمانہ اول مین انکے باب مین شعرا نے کئی ابیات کہی ہین اونہین سی ایک بیت یہ
؎ سیعطی الصادقین بفضل صدق ✦ نجاۃ فی الحیوۃ وفی الممات ✦ یعنی اللہ سبحانہ بسبب فضل صدق کے سچون کو جینے مرنے مین نجات دیتا ہے اخرجہ
ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ عن ابی علی **موتی کا خبر موت دینا حکایت** ابو مطیع معاویہ بن یحیی سی مروی ہے کہ ایک شخص
حمص کا بارادہ مسجد نکلا اوسی گمان تہا کہ صبح ہو گئی ناگاہ رات تہی جب وہ قبہ کے نیچے پہنچا تو بلاط پر جرس خیل کی آواز سنی ناگاہ کئی سوار تہے کہ بعض نے بعض کی
ملاقات کی کہا کہ بعض نے بعض سی کہا تم کہان سی آئے کیا تم ہمارے ساتہ نہ تہے کہا نہین کہا ہم تو بدیل خالد بن معدان کے جنازے سی آئے ہین کہا کیا وہ مر گیا ہمکو
اوسکی موت کا علم نہین جب صبح ہوئی تو شیخ نے اپنے اصحاب سی یہ قصہ کہا جب دوپہر ہوئی تو قاصد اونکی موت کی خبر لایا اخرجہ ابن عساکر **کلام میت حکایت**
شعبی رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ صفوان بن امیہ صحابی بعض مقابر مین تہے کہ ایک جنازہ آیا اور قبر سی ایک آواز حزین دردناک سنی کہ کہتی ہی ؎ انعم اللہ بالطعینۃ
عینا ✦ وبمسراک یا امین الینا ✦ جزعا ما جزعت من ظلمۃ القبر ✦ ومن مسک التراب امینا ✦ کہتے ہین کہ صفوان نے لوگونکو اسکی خبر دی جو سنا تہا۔ وہ لوگ روئے
یہانتک کہ اپنی داڑہیون کو تر کر دیا پہر کہا تو جانتا ہے کہ امینہ کون تہی مینے کہا نہین کہا وہ جنازے والی یہ اوسکی بہن ہے کہ جو پہلے برس ہی صفوان نے کہا مینے جانا تہا
کہ میت کلام نہین کرتا ہی تو پہر یہ آواز کہان سی ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور و ابن عساکر عن الشعبی **حکایت** سعد بن ہاشم سلمی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک آدمی
نے قبیلے مین سی اپنے بیٹے یا بیٹی کا عرس کیا یعنی شادی کی اور اسکے لیے لہو کیا یعنی گانا بجانا جیسے کہ شادی مین لوگ کیا کرتے ہین اور اونکے گہر قبرستان کی طرف تہی
سعد کہتے ہین قسم ہے اللہ کی کہ وہ لوگ رات کو اپنے لہو مین تہے کہ ایک آواز منکر سنی جسنے اونکو گہبرا دیا سر نیچا کر کے کان رکہا ناگاہ ایک ہاتف درمیان سی قبرونکی یہ ندا کرتا ہے
؎ یا اہل لذۃ لہو لا یدوم لہم ✦ ان المنایا تبید اللہو واللعبا ✦ کم قد راینا ہ مسرورا بلذتہ ✦ امسی فریدا من الاہلین مغتربا ✦ سعد کہتے ہین
قسم ہی اللہ کی نہ ٹہیرا بعد اسکے مگر کچہ دن یہانتک کہ جوان جسکی شادی ہوئی تہی مر گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا **حکایت** صالح مری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن
سخت گرمی مین قبرستان مین داخل ہوا مینے قبرون کی طرف نظر کی وہ دبی پڑی تہین مینے کہا سبحان اللہ کون جمع کریگا درمیان تمہاری ارواح و اجساد کے بعد اونکے
جدا ہونیکے پہر تمکو زندہ کریگا پہر تمکو حشر و نشر کریگا بعد طول بوسیدگی کی صالح کہتے ہین کہ اون قبرونکے درمیان سی ایک منادی نے ندا کی ای صالح ومن آیاتہ ان تقوم
السماء والارض بامرہ ثم اذا دعاکم دعوۃ من الارض اذا انتم تخرجون صالح کہتے ہین کہ واللہ مین اس آواز سے ڈرتا ہوا اپنے موہنہ کے بل گر پڑا اخرجہ ابن
ابی الدنیا ایضا **حکایت** ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ وہ ایک قبرستان مین تہے اونہون نے اپنے جی مین کچہ بات کی کہ ایک ہاتف نے آواز دی کہ ای
ثابت اگر تو انکو ساکن دیکہتا ہی تو بہت سی انمین مغموم ہین کہتے ہین کہ مینے التفات کیا تو کسی کو نہ دیکہا اخرجہ ابن ابی الدنیا ایضا **حکایت** بشیر بن منصور رضی اللہ عنہ

کہتی ہین کہ عطا ازرق نی مجہسے کہا جب تو قبرستان مین حاضر ہو تو چاہیے کہ دل تیرا اوس شخص مین ہو جیسکے تو روبرو ہی کیونکہ مین قبرستان مین تہا کہ مین نے
اسپر جی مین فکر کی ناگاہ ایک آواز آئی الیک یا غافل انما انت بین ناعم فی نعیم مدل او معذب فی سکراتہ مقلب اخرجہ ابن ابی الدنیا ایضا حکایت
سوا ابن مسعود بیان پہر روایت کرتے ہین کہ دو بہائی اونکے پڑوسی تہے ایک دوسرے کو ایسا چاہتا تہا کہ اوسکی مثل نہین دیکہا گیا بڑا بہائی اصفہان کی طرف
نکل گیا چہوٹا بہائی مرگیا وہ اوسکی قبر کی طرف سات مہینے تک آتا جاتا رہا ایک دن ہاتف کو سنا کہ وہ اوسکے پیچہے یون ندا کرتا ہی ؎ یا ایہا الباکی علی غیرہ +
نفسک ابکہا ولا تبکہ + ان الذی تبکی علی اثرہ + یوشک ان تسلک فی سلکہ + مصعب کہتے ہین کہ اوسنے پہر کے دیکہا تو اپنے پیچہے کسی کو نہ دیکہا رونگٹے
کہڑے ہوگئے بخار چڑہ آیا گہر کو لوٹ آیا پہر نہ ٹہیرا مگر تین دن یہانتک کہ مرگیا اپنے بہائی کی برابر دفن ہوا اخرجہ ابن ابی الدنیا حکایت یزید بن شریح ہمیشی سے
مروی ہی کہ اونہون نے ایک آواز ایک قبر سے سنی ؎ ان تزوروا الیوم امثالنا لنا فقد کنا + نزور امثالکم وکنا فی الحیوۃ کشکلکم + قلت البید لا تبقی
ریاحہا + ونحن فی مقصورۃ لا تنالکم + فمن یک منا فلیس براجع + تلک دیارنا وہی مصیرکم + اخرجہ احمد فی الزہد وابن ابی الدنیا من طریق عبد الرحمن
بن جبیر بن نفیر عن یزید حکایت سلیمان بن یسار حضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن کچہ لوگ قبرستان مین چلے جاتے تہے کہ ایک قبر سے ایک قائل کو
کہتے سنا ؎ ایہا الراکب سیروا من قبل ان لا تسیروا + فکما کنتم کنا فغیرنا ریب المنون + وسوف کما کنا تکونون اخرجہ ابن ابی الدنیا حکایت
محمد بن عباس وراق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی اپنے باپ کے ساتہ چلا یہانتک کہ جب بعض راہ مین پہونچا تو باپ مرگیا شہر دروم مین اوسکو دفن کردیا
اور چلا پہر رات کو اوسی جگہ گذرا تو بیٹے باپ کی قبر کی طرف نہ اوترا ناگاہ ایک ہاتف اوسکو پکارتا ہی اور کہتا ہی ؎ احدثک تطوی الدوم لیلا ولا +
تری علیک لاہل الدوم ان تکلما + وبالدوم مثاوٍ لو ثویت مکانہ + فمر باہل الدوم عاج فسلما + اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ
انگلی ملانا میت کا ساتہ تسبیح کی حکایت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ خالد بن معدان پہر روز چالیس ہزار تسبیح کہتے تہے سوائے اوسکے کہ جو کچہ قرآن سے پڑہتے تہے جب اونکا انتقال ہوا اور غسل کیلیے
تخت پر رکہی گئی تو وہ اپنی انگلی کو اسطرح ہلانے لگی یعنی ساتہ تسبیح کے اخرجہ ابن عساکر وابو نعیم ضحک میت حکایت ابو عبداللہ بن جلاء رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میرے باپ گذر گئے جب اونکو
غسل پر رکہا تو ہنسے اونکا منہ کہولا ناگاہ وہ ہنس رہی تہے لوگون پر اونکا حال مشتبہ ہوا اور کہا کہ وہ زندہ ہین طبیب کو لائے اوس نے اونکا منہ ڈہانک دیا اور کہا کہ اونکی نبض لو اوسنے اونکی نبض لی تو کہا کہ یہ میت ہین پہر
اونکا منہ کہولا تو ہنستے ہوئے طبیب کی طرف دیکہا طبیب نے کہا واللہ مین نہین جانتا کہ وہ مردہ ہین یا زندہ پہر جو آدمی اونکو نہلانے کو آتا اوس سے ڈرتا اور اونکے غسل پر قادر نہ ہوتا فضل جو ہین کہڑے ہوئے اور وہ کبار
عارفین سی تہے انہون نے اونکو نہلایا اور اونپر نماز پڑہی اور دفن کردیا اخرجہ ابن عساکر کلام زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ بعد از موت حکایت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ مین زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ نے وفات پائی یہ بنی حارث بن خزرج کے قبیلے سے تہے وہ کپڑے سے ڈہانک دیے گئے پہر
لوگون نے اونکے سینے مین ایک جلجلہ سنا پہر کلام کیا اور کہا احمد احمد فی الکتاب الاول صدق صدق ابو بکر الصدیق الضعیف فی نفسہ القوی فی امر اللہ فی الکتاب
الاول صدق صدق عمر بن الخطاب القوی الامین فی الکتاب الاول صدق صدق عثمان بن عفان علی منہاجہم مضت اربع وبقیت ثنتان اتت الفتن واکل
الشدید الضعیف وقامت الساعۃ وسیاتیکم من جیشکم خبر بئر اریس وما بئر اریس سعید کہتے ہین کہ پہر ایک آدمی خطمہ کا مرگیا وہ بہی کپڑے سے ڈہانک دیا
گیا ایک جلجلہ اوسکے سینے مین سنا گیا پہر کلام کیا کہا ان اخا بنی الحارث بن الخزرج صدق صدق اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ بیہقی نے کہا یہ اسناد صحیح ہی اور
اسکے لیے شواہد ہین پہر بیہقی نے اور ابن ابی الدنیا وابو نعیم نے دلائل مین اور ابن نجار نے اپنی تاریخ مین اسمٰعیل بن ابی خالد سے روایت کیا ہی کہا کہ یزید بن نعمان بن
بشیر ہماری پاس آئے طرف حلقہ قاسم بن عبد الرحمن کے اپنے باپ نعمان بن بشیر کی کتاب لیکے وہ خط یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم من النعمان بن بشیر الی ام
عبد اللہ بنت ابی ہاشم سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو فانک کتبت الی لاکتب الیک بشان زید بن خارجۃ وانہ کان من شانہ انہ اخذہ
وجع فی حلقہ فہو فی بین صلوۃ الاولی وصلوۃ العصر فاضجعناہ وغشیناہ فاتانی آت فی مقامی وانا اسبح بعد العصر فقال ان زیدا قد تکلم بعد وفاتہ

فاضرفت اليه مسرعا وقد حضره قوم من الانصار وهو يقول الاوسط اجلد القوم الذي كان لايبالي في الله لومة لائم كان لايامر الناس ان يأكل قويهم ضعيفهم
عبد الله امير المومنين صدق صدق كان ذلك في الكتاب الاول ثم قال عثمان امير المومنين وهو يعافي الناس من ذنوب كثيرة خلت ليلتان وبقي اربع ثم
اختلف الناس واكل بعضهم بعضا فلا نظام وابيحت الاحماء ثم ارعوى المومنون وقالوا كتاب الله وقدره ايها الناس اقبلوا على اميركم واسمعوا واطيعوا
فمن تولى فلا يعهدن وكان امر الله قدرا مقدورا الله اكبر هذه الجنة وهذه النار ويقول النبيون والصديقون سلام عليك يا عبد الله بن رواحة
هل احسست لي خارجة لابيه وسعد الذين قتلا يوم احد كلا انها لظى نزاعة للشوى تدعو من ادبر وتولى وجمع فاوعى ثم خفت صوته فسألت
الرهط عما سبقني من كلامه فقالوا سمعناه يقول انصتوا انصتوا فنظر بعضنا الى بعض فاذا الصوت من تحت الثياب فكشفنا عن وجهه فقال هذا رسول الله
سلام عليك يا رسول الله ورحمة الله وبركاته ثم قال ابو بكر الصديق الامين خليفة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان ضعيفا في جسمه قويا في امر الله
صدق صدق وكان في الكتاب الاول ثم اخرجه البيهقي من وجه آخر عن اسماعيل بن ابي خالد وزاد فيه وكان ذلك على تمام سنتين خلتا من امارة
عثمان فهما الليلتان قال ولو ازل قال ولو ازل احفظ العدة للاربع البواقي واتوقع ما هو كائن فيهن فكان فيهن افتراء اهل العراق وخلافهم وارجاف
المرجفين وطعنهم على اميرهم الوليد بن عقبة وقال البيهقي هذا ايضا اسناد صحيح وروى ذلك ايضا حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير وذكر فيه بئر
اريس كما رواه ابن المسيب والامر فيها ان خاتم النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان في يد عثمان فوقع فيها لست سنين مضت من خلافته فعند ذلك
تغيرت عماله وظهرت اسباب الفتن كما سمع من زيد بن خارجة ثم قال البيهقي وقد روي في التكلم بعد الموت عن جماعة باسانيد صحيحة پھر بیہقی وابن ابی الدنیا
وابن عساکر نے عبداللہ بن عبیداللہ انصاری سے روایت کیا ہے کہ مسیلمہ کے مقتولین میں سے ایک آدمی نے کلام کیا کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر الصدیق
عثمان اللین الرحیم مجھے نہیں معلوم کہ عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے کیا کہا بیہقی وابن عساکر نے بوجہ دیگر عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ صفین یا جمل کے دن لوگ مقتولوں کو
لاتے تھے کہ اونمیں سے ایک انصاری نے کلام کیا کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر الصدیق عمر الشہید عثمان الرحیم پھر چپ ہو رہا عُمیر بن ہانی کہتے ہیں کہ نعمان بن
بشیر نے اونکو حدیث کی کہ ایک آدمی ہم میں کا مر گیا اوسکو خارجہ بن زید کہتے تھے ہمنے اوسے کپڑے سے ڈھانک دیا اور میں نماز پڑھنے کو کھڑا ہوا کہ میں نے ایک شور سنا
میں چلا ناگاہ وہ حرکت کرتا تھا پس کہا اجلد القوم اوسطهم عبد الله عمر امير المومنين القوي في جسمه القوي في امر الله عثمان امير المومنين العفيف
المتعفف الذي يعفو عن ذنوب كثيرة خلت ليلتان وبقيت اربع واختلف الناس فلا نظام لها يا ايها الناس اقبلوا على امامكم واسمعوا له واطيعوا
هذا رسول الله وابن رواحة ثم قال وما فعل زيد بن خارجة يعني اباه ثم قال اخذت بئر اريس ظلما ثم خفت الصوت قال الطبراني في الكبير حدثنا
احمد بن المعلى الدمشقي حدثنا هشام بن عمار حدثنا الوليد بن مسلم عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر عن عمير الخ واخرج ابن عساکر انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
جب زید بن خارجہ مرے تو ہم اونپر داخل ہوئے کہ اونکو غسل دیں جسوقت ہم نے اونپر پانی ڈالنا شروع کیا تو وہ بولے کہا کہ دو گذر گئیں اور چار باقی ہیں غنی نے
فقیر کو کھایا سو وہ متفرق ہو گئی اونکے لیے کوئی بندوبست نہیں ہے ابو بکر لین رحیم ہیں ساتھ مومنین کے سخت ہیں کفار پر نہیں ڈرتے اللہ میں ملامت ملامت گر سے اور عمر لین رحیم
ہیں کفار پر سخت ہیں نہیں ڈرتے اللہ میں ملامت ملامت گر سے اور عثمان لین رحیم ہیں ساتھ مومنین کے اور تم عثمان کے طریقے پر ہو سو سنو اور اطاعت کرو پھر اونکی آواز
پست ہو گئی ناگاہ زبان ہلتی تھی اور جسم مردہ تھا **کلام ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بعد از موت** **حکایت** عبداللہ بن
عبیداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ثابت بن قیس بن شماس کو دفن کیا وہ بروز یمامہ شہید ہوئے تھے جب ہم نے اونکو قبر میں
اوتارا تو ہمنے سنا کہ وہ یہ کہتے تھے محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر الشہید عثمان اللین الرحیم ہمنے اونکی طرف نظر کی تو ناگاہ وہ میت تھے اخرجہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر
امداد شہید کی اپنے دوست کو **حکایت** ابو عبداللہ شامی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمنے روم کا غزوہ کیا ہم میں سے کئی لوگ نکلے دشمن کا اثر تلاش کرتے تھے

اونمین سی دو آدمی تنہا ہو گئے اونمین سے ایک نی کہا کہ ہم اس حال پر تہے کہ ایک شیخ روم کا ہمکو ملا اوسنے کہا میلان مین آؤ ہمنے اوسپر حملہ کیا پہر ہم گہڑی بہر لڑتی
رہے اوسنے میرے ہمراہی کو مار ڈالا مین اپنے اصحاب کی طرف لوٹا ہوا جاتا تہا کہ مینے اپنے جی سی کہا تجہے تیری مان روے میرا ہمراہی تو مجہسے جنت کی طرف سبقت کر گیا
اور مین بہاگتا ہوا اپنے اصحاب کی طرف لوٹون پہر مین اوس شیخ کی طرف آیا اوسکو ضرب لگائی وہ اوس سے چوک گئی اوسنی مجہپر حملہ کیا مجہکو زمین پر دے مارا اور میرے
سینے پر بیٹہ گیا اور کوئی چیز لی جو اوسکے پاس تہی تاکہ مجہے مار ڈالے میرا ہمراہی مقتول آیا شیخ کی گدی کے بال پکڑے اور مجہپرسے اوسکو گرا دیا اور اوسکی قتل پر میری مدد کی
ہمنے ملکر اوسکو مار ڈالا اور میرا ہمراہی چلنے اور باتین کرنے لگا یہانتک کہ ہم ایک درخت تک پہونچے پہر وہ لیٹ گیا درحالیکہ وہ مقتول تہا جیسا کہ تہا مین اپنے اصحاب کی
طرف آیا اونکو اسکی خبر دی اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق یزید بن سعید القرشی **کلام سر شہید۔ حکایت** عبد الرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتی
ہین کہ زمانۂ ماضی کئی جوان آدمی تہے کہ وہ ارض روم کی طرف نکلتے لڑتے پہرتے غنیمت لاتے قضای الٰہی سے وہ سب کے سب قید ہوے پکڑے گئے اونکو ملک روم کے
پاس لے گئے اوسنے اپنا دین اونپر پیش کیا اونہون نے انکار کیا نہر کی جانب مین ایک ٹیلا تہا بادشاہ اوسپر بیٹہا اور اونکو بلایا اونمین سے ایک آدمی کی گردن ماری وہ نہر مین
جا پڑی ناگاہ اوسکا سر اونکے روبرو کہڑا ہو گیا اور اونکے مقابل اپنا موہنہ کیا اور یہ کہتا تہا یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی
وادخلی جنتی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲ سعید عمی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ ایک قوم غازی دریا مین چلی ایک جوان آدمی آیا اوسکے رمق باقی تہی تاکہ اونکی ساتہہ سوار ہو
اونہون نے انکار کیا پہر اونہون نے اپنے ساتہہ اوسکو سوار کر لیا دشمن سی ملاقات ہوئی تو جوان نے اون سب سی اچہا کام دیا پہر وہ مارا گیا اوسکا سر کہڑا ہوا اور جہاز والونکی
طرف موہنہ کیا اور وہ یہ آیت پڑہتا تہا تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین پہر غوطہ مارا اور چلا گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا
حیات بعد از موت حکایت ابو یوسف غسولی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ شام مین ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ میرے پاس آئی مجہسے کہا کہ مینے آج عجب دیکہا
مینے کہا وہ کیا ہے کہا کہ مین ان مقابر سے ایک قبر پر گذرا وہ میرے لیے شق ہو گئی اوسمین ایک بوڑہا آدمی خضاب لگائے ہوئے تہا مجہسے کہا ای ابراہیم سوال کر اسلیے کہ
اللہ نے تیرے واسطے مجہے زندہ کیا ہی مینے کہا اللہ نے تیرے ساتہہ کیا کیا کہا مینے برے عمل کے ساتہہ اللہ کی ملاقات کی تو اوسنے مجہسے کہا مینے بسبب تین باتون کے
تجہے بخشدیا تو نے میری ملاقات کی حال آنکہ تو دوست رکہتا تہا جسکو مین دوست رکہتا ہون اور ملاقات کی تو نے میری حال آنکہ ذرہ برابر تیرے سینے مین شراب
حرام نہتی اور تو نے میری ملاقات کی حال آنکہ تو خضیب یعنی خضاب کیے ہوے ہی اور مین شرماتا ہون شیبہ خضیب سی کہ اوسکو آگ کے ساتہہ عذاب کرون فرماتی ہین
کہ قبر اوس شیخ پر مل گئی پہر ابراہیم نے فرمایا ویحک یعنی خرابی ہو تیری ای غسولی تو اللہ سی معاملہ رکہہ وہ تجہی عجائب دکہائیگا اخرجہ الحافظ ابو محمد الخلال فی کرامات الاولیاء بسندہ
مغفرت نماز گزار السبب مغفرت میت۔ حکایت ابو ابراہیم قاضی نیشاپور سی مروی ہی کہ اونکے پاس ایک آدمی آیا کسی نے اوسنی کہا کہ اس شخص
کے پاس ایک عجیب قصہ ہی اونہون نی کہا ای شخص وہ کیا ہے اوسنی کہا تم جان لو کہ مین کفن چور رہتا قبرین کہودا کرتا تہا ایک عورت مر گئی مین گیا تاکہ اوسکی قبر کو پہچان
رکہون پہر مینے اوسپر نماز پڑہی جب رات ہوئی تو مین گیا تاکہ کہودون مینے اپنا ہاتہہ اوسکے کفن کی طرف مارا ہاتہہ اوسنے کہینچا اوسنی کہا سبحان اللہ ایک آدمی ہی اہل جنت
سے کہ وہ کپڑا چہینتا ہے ایک عورت اہل جنت سی پہر اوسنی کہا کیا تو نہین جانتا کہ تو اون لوگون مین سی ہے جنہون نی مجہپر نماز پڑہی اور اللہ عز و جل نی اونکی مغفرت فرمائی
جنہون نی مجہپر نماز پڑہی قال البیہقی فی شعب الایمان اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ حدثنا ابو اسحق ابراہیم بن محبب بن ابراہیم حدثنا اسمٰعیل بن یحییٰ بن
حازم السلمی حدثنا ختنام القنابادی عن ابیہ عن جدہ ابی ابراہیم **شہید کا آنا مان باپ کی ملاقات کو۔ حکایت** عبد العزیز بن عبد اللہ
بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ملک شام مین ایک شخص اپنی کہلیان مین تہا اور اوسکے ساتہہ اوسکی بی بی تہی اس سے پہلے جتنا کہ اللہ نے چاہا اوسکا ایک بیٹا
شہید ہو چکا تہا اوس شخص نے دیکہا کہ ایک سوار آ رہا ہی اوسنی اپنی بی بی سی کہا ای فلانہ میرا اور تیرا بیٹا ہے عورت نے کہا تو شیطان کو اپنے پاس سی دور کر تیرا بیٹا تو
ایک مدت سی شہید ہو چکا ہی اور تو اوسکی ساتہہ مفتون ہی تو تو اپنے کام پر متوجہ ہو اور اللہ سی استغفار کر اوسنے پہر نظر کی اور سوار قریب آیا تو کہا واللہ ای فلانہ تیرا بیٹا ہے

۲ سعید ہمعنی عوف عوذی ابو بکر بن ... دمشق مین ... غسولی نیخ ... مع اعلام (۱۲)

ختنام

عورت نے کہا واللہ وہ تو دیہی ہی مع اون دونون پر آکہڑا ہوا باپ نے اوس سے کہا بیٹا کیا تو شہید نہین ہوا تہا اوسنے کہا ہان مین شہید ہوا و لیکن عمر بن عبد العزیز نے
اوس گہڑی وفات پائی سو شہدا نے اپنے رب سے اوسکی جنازے مین حاضر ہونیکی اجازت چاہی پس مین اونہین سے ہون اور مینے تمپر سلام کرنیکی اوس سے اجازت
مانگی پہر مان باپ کے لیے دعا کی اور چلدیا اور وفات عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی اوسی گہڑی ہوئی اخرجہ المحاملی فی امالیہ جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی
ہین کہ یہ آثار مسندہ ہین ائمہ حدیث نے باسانید خود اپنی کتب مین انکی تخریج کی ہی امام یافعی رضی اللہ عنہ نے جو کچھ حکایت کیا ہی اوسکی تقویت و تصدیق کی لیے مین انکو
لایا ہون پہر یافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ خیر و شر مین مردون کا دیکہنا ایک نوع ہے کشف کی اللہ تعالیٰ واسطے تبشیر و موعظت کی یا واسطے مصلحت میت کے اسکو
ظاہر کرتا ہی کہ اوسکو خیر نوپہنچاوین اور اوسکا قرض ادا کرین اور اسکے سوا اور مصالح ہین پہر یہ دیکہنا کبہی تو خواب مین ہوتا ہی اور یہی غالب ہی اور کبہی بیداری مین اور یہ
اولیا و اصحاب احوال کی کرامت سے ہے پہر اور جگہہ فرمایا ہے کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہی کہ مردون کی روحین بعض اوقات مین علیین یا سجین سے طرف انکی جسمون کی
جو کہ قبور مین ہین باراده الٰہی پہیری جاتی ہین خصوصًا شب جمعہ مین اور بیٹہتی ہین بات چیت کرتی ہین اور اہل نعیم کو نعیم اور اہل عذاب کو عذاب کیا جاتا ہی کہا اور جب تک
ارواح علیین یا سجین مین ہین تب تک نعیم یا عذاب کے ساتہ ارواح خاص ہین نہ اجساد اور قبر مین روح و جسد دونون شریک ہوتے ہین انتہی **ف**
کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ میرے اوستاد و شیخ حضرت مولانا مولوی عبد القیوم رضی اللہ عنہ داماد حضرت مولانا مولوی اسحٰق رضی اللہ عنہ نی ایک دن
خاکسار سے بیان فرمایا کہ ایک شخص توکل نام ایک بڑہیا کا بیٹا تہا وہ حضرت مولانا اسمٰعیل رضی اللہ عنہ کے ساتہ شہید ہوگیا لڑکی ماں کو نہایت درجہ رنج ہوا ہمیشہ اوسکو یاد
کرکے رویا کرتی تہی ایک رات وہ چکی پیس رہی تہی کہ ایک نور معلوم ہوا جس سے سارا گہر روشن ہوگیا دیکہا کہ ایک شخص خنجر لیے گہوڑے پر سوار ہے پوچہا تو کہا کہ مین
تیرا بیٹا توکل ہون مین مولوی صاحب کے ساتہ شہید ہوگیا مین نہایت عیش و آرام مین ہون مجہکو کسی طرح کی تکلیف نہین ہی ہان جب تو روتی ہی تو مجہی ایذا ہوتی ہی سو تو رویا نہ کر پہر چلا گیا
وصل حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ احادیث و آثار اسپر دلالت کرتے ہین کہ زیارت کرنیوالا جب آتا ہی تو مزور کو اوسکا علم ہوتا ہی اور اوسکا سلام سنتا ہی اور
اوس سے اوسکو انس ہوتا ہی اور اوسکے سلام کا جواب دیتا ہے اور یہ شہداء و غیر شہداء دونون کی حق مین عام ہی اور اسپر دال ہین کہ اسمین توقیت نہین ہی کہا کہ یہ صحیح تر ہے
از ضحاک ایسی جو کہ توقیت پر دلالت کرتا ہی کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی امت کے لیے مشروع فرمایا ہی کہ اہل قبور پر سلام کرین سلام من یخاطبونہ ممن یسمع و
یعقل (۱) مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قبرستان کی طرف نکلے فرمایا السلام علیکم دار قوم مومنین انا ان شاء اللہ
بکم لاحقون (۲) نسائی و ابن ماجہ نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اونکو یعنی صحابہ کو سکہاتے تہے جسوقت کہ وہ طرف قبرستان
کے نکلین السلام علیکم اہل الدیار من المسلمین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون انتم لنا فرط و نحن لکم تبع اسأل اللہ لنا و لکم العافیۃ (۳) مسلم نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہتی ہین مینے کہا کیونکر کہون اونکے لیے یا رسول اللہ فرمایا کہہ السلام علیکم اہل الدیار من المسلمین و یرحم اللہ المستقدمین منا
والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون ۴ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قبور مدینہ پر گذرے اپنے
چہرۂ مبارک سے اونپر متوجہ ہوئے پہر فرمایا السلام علیکم یا اہل القبور یغفر اللہ لنا و لکم و انتم سلفنا و نحن بالاثر ۵ طبرانی نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہ وہ قبرون سے قریب ہوئے پہر فرمایا السلام علیکم یا اہل الدیار من المومنین والمسلمین انتم لنا سلف فارط و نحن لکم تبع عما قلیل لاحقون اللہم
اغفر لنا و لہم و تجاوز بعفوک عنا و عنہم ۶ ابن ابی شیبہ نے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ وہ اپنی زمین کو گوشۂ قبور شہدا سے گذرتے پہر
کہتے تہے السلام علیکم وانا بکم لاحقون پہر اپنے اصحاب سے کہتے کیا تم شہدا پر سلام نہین کرتے کہ وہ تمپر رد سلام کرین ۷ ابن ابی شیبہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کیا ہی کہ وہ رات دن مین کسی قبر پر نہین گذرتے مگر اوسپر سلام کرتی ۸ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جب تو قبور پر گذرے کہ جنکو تو پہچانتا ہے
تو کہہ السلام علیکم اصحاب القبور اور جب تو قبرون پر گذرے کہ جنکو تو پہچانتا نہین ہی تو کہہ السلام علی المسلمین ۹ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جو شخص قبرستان

مین داخل ہو پہر کہو اللہم رب الاجساد البالیۃ والعظام النخرۃ التی خرجت من الدنیا وہی بک مؤمنۃ ادخل علیہا روحا من عندک وسلاما منی
تو اوسکی واسطے استغفار کرتا ہی ہر مومن کہ مرا جب سی کہ اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور ابن ابی الدنیا نے اس لفظ سے اخراج کیا ہی کہ لکھتا ہی اللہ واسطے اوسکی نیکیان بعدد ان
لوگون کی جو مری ہین آدم کے وقت سی بیان تک کہ قیامت قائم ہو ۱۰ ابن ابی الدنیا نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ جو شخص قبرستان مین داخل ہوا اور
اہل قبور کے لیے استغفار کی اور مردون پر رحمت بہیجی تو گویا وہ اونکی جنازون وراونکی نمازمین حاضر ہوا ۱۱ ازہر بن مروان سی روایت کیا ہی کہ بشر بن منصور کا ایک باغ
تہا جب وہ عصر کی نماز پڑہ چکتے تو اوسکی اندر جاتے اور اوسکا دروازہ مقبرستان کی طرف کہولدیتے قبرون کو دیکہا کرتے تہے ۱۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ جب وہ کسی
جنازے مین حاضر ہوتے تو اپنے گہر والون پر گذرتے جو کہ قبرستان مین ہین پہر اونکے واسطے دعا و استغفار کرتے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان ۱۳ ابن
ابی الدنیا و بیہقی نے ایک آدمی سی آل عاصم جحدری کے روایت کیا ہی کہا مینے عاصم جحدری کو خواب مین دیکہا کئی برس بعد اونکے مرنے سی مینے کہا کیا تم مرے نہین ہو کہا
ہان مین مرگیا مینے کہا تم کہان ہو کہا واللہ مین ایک چمن مین ہون جنت کے چمنون سی مین اور ایک گروہ میری اصحاب کا ہم ہر شب جمعہ اور اوسکی صبح کو بکر بن عبد اللہ
مزنی کی طرف جمع ہوتی ہین پہر تمہاری اخبار لیتی ہین مینے کہا تمہارے اجسام یا تمہاری روحین کہا ہیہات اجسام تو بوسیدہ ہوگئی ملتی جو ہین سو روحین ہین مینے کہا ہم
تمہاری زیارت کو آتے ہین سو کیا تم جانتے ہو کہا ہم اوسے جانتے ہین عشیۂ جمعہ اور سارا روز جمعہ اور شب شنبہ کو طلوع آفتاب تک مینے کہا یہ کیونکر ہی اور ساری ایام مین
کیون نہین ہی کہا بسبب فضل و عظمت دن جمعہ کی ۱۴ ابن ابی الدنیا و بیہقی نے بشر بن منصور سی روایت کیا ہی کہا ایک شخص قبرستان کی طرف آمد و رفت رکہتا تہا
جنازون کی نماز مین حاضر ہوتا تہا جب شام ہوتی تو قبرستان کے دروازے پر کہڑا ہوتا پہر کہتا انس اللہ وحشتکم ورحم اللہ غربتکم وتجاوز اللہ عن سیئاتکم
وقبل اللہ حسناتکم ان کلمون پر اور کچہہ زیادہ نہین کرتا تہا یہ شخص کہتا تہا کہ ایک رات مینی شام کی اپنی گہر کی طرف چلا قبرون پر نہین آیا مین سو رہا تہا کہ ناگاہ
ایک خلق میری پاس آئی مینے کہا تم کون ہو اور تمہاری کیا حاجت ہی کہا ہم قبرستان والی ہین مینے کہا تم کو کون بات لائی کہا تو نے ہمکو عادی کر دیا ہی تیری طرف سے
ہدیہ کا وقت تیرے جانے کے طرف اپنے گہر کے مینے کہا وہ کیا ہدیہ ہی کہا وہ دعائین جو تو مانگا کرتا تہا مینے کہا مین اسکا عود کرونگا کہتے ہین کہ پہر مینی اسکی بعد اون کو
نہ چہوڑا ۱۵ ابو التیاح رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مطرف بدوی ہوگئے تہے جنگل مین رہا کرتے جب دن جمعہ کا آتا تو رات سی چلتے بسبب نور کے جو کہ اونکی کوڑی مین تہا
ایک رات چلی یہانتک کہ جسوقت قبرستان کے نزدیک پہنچے تو نیند کے مارے سر نیچا کر دیا یعنی اونگہ گئے اور وہ اپنی گہوڑے پر تہی دیکہا کہ اہل قبور مین ہر ایک قبر والا
اپنی قبر پر بیٹہا ہوا ہی اونہون نے کہا یہ مطرف ہی جمعے کے دن آتا ہے مینے کہا تم جانتے ہو تمہاری نزدیک یوم الجمعہ ہی کہا ہان اور ہم تو وہ جانتی ہین جو اسمین پرندے
کہا کرتے ہین مینے کہا وہ کیا کہتے ہین کہا کہتی ہین سلام علیکم یوم صالح اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی ۱۶ فضل بن موفق سفیان بن عیینہ کے ماموں کے
بیٹے کہتے ہین کہ جب میرے باپ مری تو مجہے سخت جزع ہوا مین ہر روز اونکی قبر پر آتا پہر مین اس سی قاصر ہوگیا اونکو مینے خواب مین دیکہا مجہسے کہا بیٹا کس چیز نے ہمکو تجہسے
مؤخر کر دیا مینے کہا آپ میری آنے کو جانتے ہین کہا نہین آیا تو کسی بار مگر مینے اوسکو جانا اور تو میری پاس آیا کرتا تہا مین خوش ہوتا اور میری آس پاس والے تیری
دعا کے سبب سی خوش ہوتی تہے کہتے ہین پہر مین اسکے بعد اونکی پاس بکثرت آیا کرتا تہا اخرجاہ ۱۷ ابو الدرداء ہاشم بن محمد کہتی ہین مینی ایک آدمی کو اہل علم مین سے
کہتے سنا کہ وہ اپنے باپ کی قبر کی زیارت کرتا تہا فغفل عنہ ذلک مینے کہا کہ مین مٹی کی زیارت کرون پہر مینے اونکو خواب مین دیکہا تو کہا بیٹا تجہے کیا ہوا ہی کہ تو نہین
کرتا جیسا کہ تو کیا کرتا تہا مینے کہا کہ مین مٹی کی زیارت کرون کہا ایسا نہ کر قسم ہے اللہ کی کہ تو مجہپر اشراف کرتا تو سب پڑوسی مجہو خوشخبری دیتے اور تو لوٹتا تو مین تجہی دیکہا
کرتا یہانتک کہ تو کوفے مین داخل ہو جاتا اخرجہ البیہقی ۱۸ عثمان بن سودہ رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ والدہ اونکی ان عابدات سی تہین اور اونکو راہبہ کہتی تہو عثمان
کہتے ہین جب وہ مرین تو مین ہر جمعے کو اونکے پاس آتا اونکے واسطے اور اہل قبور کی لیے دعا و استغفار کیا کرتا تہا کہتے ہین کہ ایک رات مینی اونکو خواب مین دیکہا مینے کہا اماں
تم کیسی ہو کہا بیٹا بیشک موت کی سختیان بہت سخت ہین اور مین بحمد اللہ ایک برزخ محمود مین ہون اوس مین ریحان بچہاتی ہون اور سندس و استبرق کی تکیے لگاتی ہون مینے کہا

تمہاری کوئی حاجت ہی کہا ہان میں کہا وہ کیا ہی کہا تو جو ہماری زیارت اور ہماری واسطے دعا کیا کرتا ہے اسکو دہ چہوڑتا کیونکہ مجہی تیری کہنے سی دن جمعہ کی انس ہوتا ہے جسوقت تو اپنے گہر سی چلتا ہی تو مجہے کہتی ہین اِی ماں یہ تیرے گہر والون سی تو آیا سو مین خوش ہوتی ہون اور اس سی میرے ارد گرد کے مردی خوش ہوتے ہین۔

اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی ۱۹ بیہقی رحمہ اللہ کہتی ہین کہ مینے ابو البرکات عبد الواحد بن عبد الرحمن بن غلاب سوسی سی اسکندریہ مین سنا وہ کہتی ہین مینے اپنی اللہ سے سنا وہ کہتی ہین مینے اپنی ماں کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہ وہ کہتی ہین کہ بیٹے جسوقت تو میری زیارت کو آئی تو میری قبر کے پاس گہڑی بہر بیٹہ کہ مین نظر بہر کے تیری طرف دیکہ لون بہر تو مجہپر رحمت بہیج کیونکہ جس وقت تو مجہپر رحمت بہیجے گی تو رحمت میرے اور تیرے درمیان مین مثل حجاب کے ہو جاویگی بہر وہ مجہکو تجہسی مشغول کر دیگی ۲۰ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتی ہین مجہی علی بن عبد الصمد بن احمد بغدادی نے اپنے باپ سی خبر دی کہا مجہے قسطنطین بن عبد اللہ رومی نے خبر دی کہ مینے اسعد ابن موسی سے سنا وہ کہتے تہے کہ میرا ایک دوست تہا وہ مرگیا مینے اوسی خواب مین دیکہا کہ وہ مجہسی کہتا ہی سبحان اللہ تو فلان دوست کی قبر کی طرف گیا اوسکی نزدیک تونے پڑہا او سپر رحمت بہیجی اور میری پاس نہ تو آیا نہ مجہسی نزدیک ہوا مینے کہا تجہی کیونکر معلوم ہوا کہا جسوقت تو اپنے فلان دوست کی قبر کی طرف آیا تو مینے تجہی دیکہا مینے کہا تونے مجہے کس طرح دیکہا حال آنکہ مٹی تجہپر ہے کہا کیا تونے پانی کو نہین دیکہا ہی جبکہ وہ کانچ مین ہو کیا ظاہر ہوتا ہی مینے کہا ہان کہا تو اسی طرح ہم دیکہتی ہین اوسکو جو ہماری زیارت کرتا ہی **تنبیہ** ابو جری ہجیمی یعنی جابر بن سلیم یعنی سلیم بن جابر ہجیمی کہتی ہین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا مینے کہا علیک السلام یا رسول اللہ فرمایا علیک السلام مت کہہ کیونکہ علیک السلام تحیت موتی ہی رواہ ابو داود والترمذی پس یہ مشعر ہی اس بات کو کہ سنت مردون کی سلام مین یہ ہی کہ علیکم السلام تقدیم صلہ کے ساتہہ کہا جائی اور صحیح حدیث مین آچکا ہی جیسا کہ گذرا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردون سی کہا السلام علیکم دار قوم مؤمنین تو اب اختیار جمع کی طرف ہوگا حتی کہ بعض نے کہا یہ صحیح تر ہی حدیث نہی سی اور لوگ اس طرف گئی ہین کہ سنت وہی ہی جسپر حدیث نہی دال ہی ابن قیم رحمہ اللہ نے بدائع مین یہ جواب دیا ہے کہ ہر ایک فریق کو عدم فہم مقصود حدیث سی نقصان پہنچا کیونکہ یہ قول آپکا کہ علیک السلام تحیت الموتی ہی کچہ آپ کی طرف سی تشریع اور اخبار امر شرعی سی نہین ہی دو مقصود واقع معتاد سی اخبار ہی جو کہ جاہلیت مین لوگون کی زبان پر جاری تہا اسلیے کہ وہ میت کے نام کو دعا پر مقدم کرتے تہی جیسا کہ شاعر نے کہا ہی ؎ علیك سلام الله قیس ابن عاصم + ید الله فی ذاك الادیم الممزق + اور جیسے قول اوس شخص کا جسنے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مرثیہ کہا ہی ؎ علیك السلام من امیر و بارکت + اور سوا انکی اشعار مین بہت ہی واقع سی خبر دینا کچہ جواز پر دلالت نہین کرتا ہی استحباب کا کیا ذکر ہے تو متعین یہی بات ہوئی کہ بہر بہر اگر ادہر ہی جانا چاہیے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوا ہی کہ جب مردون پر سلام کرین تو لفظ سلام کو مقدم کرین کہا کہ اگر کوئی متخیل فرق مین خیال کری کہ جو سلام زندون پر ہوتا ہی اوسکر جواب کی توقع ہوتی ہی اسلیے دعا کو مدعو لہ پر مقدم کیا بخلاف میت کی تو ہم کہینگے کہ میت پر جو سلام ہوتا ہی اوسکی جواب کی بہی توقع ہی جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہا کہ نکتہ بدیعہ سی یہی ہے کہ بہتر دعای خیر مین یہ ہی کہ اوسمین دعا مدعو لہ پر مقدم ہو جیسے سلام علی ابراہیم سلام علی نوح سلام علیکم بما صبرتم اور دعای شر مین بہتر یہ ہی کہ اوسمین تقدیم مدعو لہ کی مدعو بہ پر ہو جیسے یہ قول اللہ پاک کا وان علیك لعنتی علیہم دائرۃ السوء وعلیہم غضب بہر اسکے لیے ایک سر ذکر کیا مینے اوسکو اسلیے الفتح الربانی مین ذکر کیا ہی **وصل** کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہی کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے بعض منامات واحوال بزرگ انفاس العارفین مین اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رضی اللہ عنہ سی نقل فرمائی ہین چونکہ وہ اس باب کے مناسب تہی اسلیے اس جگہ اونکا ذکر کرنا انسب معلوم ہوا **خواب** فرماتی ہین کہ میری والد شاہ عبد الرحیم قدس سرہ فرماتے تہی کہ مینے ایک بار شیخ نصیر الدین چراغ دہلی قدس سرہ کو خواب مین دیکہا کہ وضو کرتی ہین اور نماز کی تیاری میں ہین مینے کہا کہ یہ عالم تکلیف کا نہین ہی وضو و نماز کے کیا معنی ہین فرمایا چونکہ ہم دنیا مین انکو بہت کیا کرتے اور انسے لذت لیتی تہے سو ان کامون کا ادا کرنا بوجہ لذت کے ہے نہ بطور تکلیف کی بعد فراغ کی نماز سی روحین جمع ہوتی ہین اور مجلس کی مجہسے فرمایا تم بہی بیٹہو مینے کہا مین مجلس مین نہین بیٹہتا فرمایا ہماری مجلس اور مجلسون کی سی نہین ہے مین اوس مجلس مین حاضر ہوا اور ان وجد بہی تہا **حکایت ملاقات حضرت سعدی قدس سرہ** فرماتے تہی کہ اکبر آباد مین میرزا محمد زاہد ہروی کے

درس ہی لوٹ کی چلا آتا تہا اس اثنا مین ایک لنبی گلی پیش آئی مین اوس حالت مین شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے ابیات پڑہتا تہا اور لذت لیتا تہا ۵
چہ زیادہ دوست ہر چہ کنی عمر ضائع ست ✤ جز سر عشق ہر چہ بخوانی بطالت ست ✤ سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر حق ✤ چوتہا مصرع میرے دل سی جاتا رہا
اور اوسکی سبب سی مجہہ مین ایک اضطراب وقلق پیدا ہوا ناگاہ ایک مرد دو موی فقیر وضع بلیع سدے میری داہنی طرف سی نکلا اور کہا ع علمی کہ رہ بحق ننماید جہالت ست
مینے کہا جزاک اللہ خیر الجزا تمنی کس قدر قلق واضطراب میری دل سی دور کیا اوسوقت مین دو دستے پان کے نکال کر اونکے آگے لیگیا اونہون نی تبسم کیا اور کہا کہ
یا بدہ نیکی اجرت ہی مینے کہا نہین لیکن شکرانہ ہی کہا مین نہین کہتا ہون مینے کہا آپ شرع کی جہت سی احتراز کرتے ہو یا طریقت کی جہت سی کچہہ بہی ہو آپ بیان فرمائین
تاکہ مین بہی احتراز کرون کہا ان باتون مین سی کوئی بہی نہین ہی لیکن مین نہین کہتا ہون اوسوقت کہا کہ مجہے جلد جانا چاہیے مینے کہا مین بہی جلد چلتا ہون کہا
مین زیادہ تر جلد جاتا ہون پس اونہون نی قدم اوٹہایا اور آخر کوچے پر رکہا مین سمجہگیا کہ روح مجسم ہی مینے آواز دی کہ آپ مجہہ اپنے نام پر اطلاع دین تاکہ فاتحہ
پڑہتا رہون کہا سعدی ہمین فقیر ست حکایت فرماتے تہے کہ مین ایک بلدات کی وقت سیر کرتا تہا ایک نہایت مصفا قبرستان مین پونہچا قدری وہان توقف کیا
اوسوقت میرے دل مین آیا کہ اس جگہہ سوا میری کوئی بہی خدا کا ذکر نہین کرتا ہے اس خطرے کے بعد ہی ایک مرد دو موی کو نہ پشت ظاہر ہوا اور پنجابی زبان مین
گاتا تہا اوسکا حاصل معنی یہ ہے کہ دیدار یار کی آرزو مجہہ پر غالب آئی اوسکی آواز سی مین متاثر ہوا اور اوسکی طرف دوڑا ہر چند مین اوس سی نزدیک ہوتا تہا وہ اور بہی
دور ہوجاتا تہا اوسوقت اوسنی کہا کہ تمہاری دل مین یہی کہ اس جگہہ سوا تمہارے اور کوئی ذاکر نہین ہی مینے کہا مراد میری حصر تہا بہ نسبت زندونکی کہا تمنی اوس وقت مطلق
تصور کیا تہا اور اب تخصیص کرتے ہو اوسوقت غائب ہوگیا حکایت فرماتی تہی کہ مین حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ کے مرقد منور کی زیارت کے لیے گیا تہا اونکے
مزار کے نزدیک ایک چبوترہ ہی مین وہان ٹہیر گیا مینے اپنا تصور دیکہا اور اس امر کا لحاظ کیا کہ اس وجود ملوث کو اوس پاک مقام مین لیجانا نہ چاہیے اوس جگہہ اونکی روح
ظاہر ہوئی فرمایا آگے آئیں دو تین قدم آگے گیا اوسوقت مینے دیکہا کہ چار فرشتے آسمان سی ایک تخت اونکی قبر کے نزدیک اوتار لائے معلوم ہوا کہ اوس تخت پر خواجہ
نقشبند رضی اللہ عنہ تہی دونون شیخون نی آپس مین راز کی باتین کین کہ مجہہ سنائی نہ دین انکے بعد تخت کو فرشتے اوٹہا لیگئے حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ
میری طرف متوجہ ہوے کہ آگے آئیں اور دو تین قدم آگے گیا وہ اسی طرح فرماتے تہی اور مین ذرا ذرا آگے بڑہتا تہا یہانتک کہ نہایت قرب حاصل ہوا اوسوقت فرمایا
شعر کے حق مین تم کیا کہتے ہو مینے کہا کلام حسنہ حسن وقبیحہ قبیح فرمایا بارک اللہ خوش آواز کے حق مین کیا کہتے ہو مینے کہا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء فرمایا ان
جبکہ دونون جمع ہوجاوین آئین کیا کہتے ہو مینے کہا نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء فرمایا بارک اللہ جو کچہہ ہم کرتے تہی وہ اس سی زیادہ نہ تہا تم بہی کبہی کبہی ایک
دو بیت سنتے رہو مینے کہا کہ خواجہ نقشبند کے حضور مین حضرت نی اسکو کیون نہ فرمایا۔ تو ان دو لفظ سی ایک لفظ فرمایا کہ ادب نہ تہا یا مصلحت نہ تہی۔ فرماتے تہے کہ اس واقعہ
کو ایک مدت گذری تعیین لفظ کا دل سی جاتا رہا حکایت فرماتے تہی کہ دوسری بار اونکے مرقد منور کی زیارت کے لیے گیا اونکی روح ظاہر ہوئی فرمایا تیری ایک
لڑکا پیدا ہوگا اوسکا نام قطب الدین احمد رکہنا چونکہ بی بی سن یاس کو پونہچ چکی تہین مینے گمان کیا کہ گمان پوتے کا ہے اس خطرے پر مطلع ہوگئی فرمایا میری مراد یہ نہین
ہے یہ لڑکا تیری صلب سے ہوگا بعد ایک زمانے کے دوسرے نکاح کا قصد پیدا ہوا اور کاتب الحروف فقیر ولی اللہ تولد ہوا اس واقعہ کی اول مین بہولگئی ولی اللہ نام رکہدیا بعد
ایک مدت کے یاد آیا تو دوسرا نام قطب الدین احمد مقرر فرمایا حکایت فرماتے تہے کہ میرے والد علیہ الرحمہ یعنی شاہ وجیہ الدین رضی اللہ عنہ شہید ہوگئی احیانا میرے
لیے متجسد ہوجاتے تہی اور اخبار حال واستقبال کی خبر دیتے تہے ایک بار کریمہ دختر مخدومی اخوی قدس سرہ کی بیمار ہوگئی اور اوسکی بیماری بڑہ گئی اون دنون مین دوپہر
کے وقت حجرے مین تنہا سوتا تہا ناگاہ وہ متمثل ہوگئے اور فرمایا مین چاہتا ہون کہ کریمہ کو دیکہون لیکن اوس جگہہ بیگانہ عورتین بیٹہی ہین وہان جانا میری دل پر گران
گذرا فرمایا اون مستورات کو اوس جگہہ سی اوٹہا دو چونکہ اونکا اوٹہانا ممکن نہ تہا مینے پردہ کہینچ دیا پس کریمہ پر ظاہر ہوئی اس طرح کہ مین دیکہتا تہا اور کریمہ دیکہتی تہی اور
کوئی نہین دیکہتا تہا کریمہ متنبہ ہوگئی اور کہا ای تعجب لوگ تو اونکو شہید کہتے ہین وہ تو خود زندہ ہین فرمایا اسکو چہوڑ ای فرزند تونے بیماری بہت کہینچی ان شاء اللہ علی الصباح

وقت اذان فجر کی شفا سی کلی پائیکی ہیکہا اور او ہنکی کری ہوی اور عد دانزی کی راہ لی مین ہوا اونکے پیچہ ہو گیا فرمایا تم رہا اوسوقت غائب ہوگئے جبکہ فجر کی اذان ہوئی تو میری روح مفارقت
کر گئی **قصہ شہادت حضرت شاہ وجیہ الدین رضی اللہ عنہ والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم رضی اللہ عنہم** فرماتی تہی کہ میری والد علیہ الرحمہ
ایک رات نماز تہجد پڑہتے تہی ایک سجدے مین اون سجدون سی بہت دیر واقع ہوئی اتنی کہ مینے گمان کیا کہ اونکی روح جسم سے مفارقت کر گئی جبکہ ہوش مین آئے تو مینے
اوس دیر کا استفسار کیا فرمایا کہ ایک غیبت واقع ہوئی اور اوس جگہ اپنے احوال پر کہ شہید ہو گئے تہے مطلع ہوا اور درجات و مثوبات شہدا کے مجھی پسند آئے مینے جناب
حضرت سبحانہ سی شہادت طلب کی اور حد سی زیادہ الحاح کیا یہان تک کہ قبولیت مجہپر منکشف ہو گئی اور دکن کی طرف اشارہ ہوا کہ شہادت کی جگہ وہان ہی بعد اس
واقعے کے باوجود اسکی کہ نوکری ترک کر دی تہی اور اوس شغل سی نفرت پیدا کر چکے تہی پہر از سر نو سفر کا اسباب جمع کیا اور گہوڑا خریدا دکن کی طرف متوجہ ہوئی - وطن اشیان
آن بود کہ سیوا را کہ دران وقت ملک کفار بود از وی بہ نسبت قاضی مسلمین بے حرمتیہا بوجود آمدہ بود خواہ کشت جبکہ برہان پور مین پونہچی تو اونپر منکشف ہوا کہ موضع شہادت
کو پیچہے چہوڑ آئے وہان سی لوٹے اثنای راہ مین بعض تاجرون سی کہ بصفت صلاح و تقوی متصف تہی عقد موافقت باندہا اور چاہا کہ قصبۂ ہنڈیا کی راہ سی ہندوستان مین آئین
ایک دن اسی اثنا مین ایک پیر کہن سال آگے آیا کہ گرتا پڑتا جا رہا تہا اوسکی حال پر رحم فرمایا اور اوسکا مقصد پوچہا اوسنی کہا مین چاہتا ہون کہ دہلی جاؤن آپ نی فرمایا کہ تو
ہر روز تین پیسے ہماری ملازمون سی لیا کر - وہ بوڑہا کفار کا جاسوس تہا جبکہ سرای نوبریا مین پونہچی کہ نربدا ندی سی دو تین منزل ہندوستان کی طرف ہی جاسوس نی اپنی بہائی بندونکو
خبر کی ایک جماعت راہزنون کی سرای مین آئی اور وہ اوسوقت تلاوت مین مشغول تہی دو تین آدمی اوس جماعت سی آگے آئے کہ وجیہ الدین کون ہی جب پہچانا تو کہا کہ ہمکو
تمسے کچہ کام نہین ہی اور ہم جانتے ہین کہ تمہاری ساتہ کچہ مال نہین ہی اور ہماری جماعت سی ایک آدمی پر تمہارا حق نمک ہی لیکن یہ سوداگر فلان فلان متاع اپنی ساتہ رکہتی ہین
ہم اونکو نہین چہوڑینگی چونکہ آپ کو علت غائی اس سفر کی نظر مین تہی ترک رفاقت پر راضی نہ ہوئی اور در پے مقاتلہ کے ہوئی اور اس درمیان مین بائیس زخم آپکو پونہچی
اخیر زخم مین آپکا سر جسم سی جدا ہو گیا باوجود اسکی تکبیر کہتے ہوئی قریب آئی - زد نیز کے تعاقب کفار کا کیا بعد ازان ایک عورت نے یہ حال دیکہہ کی تعجب کیا اوسوقت گر پڑی
اور اوسی جگہ مدفون ہوی رضی اللہ عنہ اور اوسی دن کے آخر مین متمثل ہوئی اور زخمون کی جگہون کو دکہایا - اونکے ثواب کے لیے مینے کچہ صدقہ دیا اور یہہ بہی فرماتے تہے کہ مین
چاہتا تہا کہ اونکی جسد کو نقل کرون ایک دن متمثل ہوئی اور اس سی منع کیا اونکے قتل کی خبرین حد احصا سی زیادہ ہین - کاتب حروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہی کہ مرقد منور
حضرت شاہ وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ کا قصبۂ دوراہہ علاقۂ بہوپال مین ہی بہوپال سی سات کوس پر جانب مغرب مین واقع ہی سر شریف ایک جگہ اور جسد شریف دوسری
جگہہ مدفون ہی یہ قبر متصل سرای دوراہہ ہی لوگون مین مشہور و معروف ہی **حکایت** فرماتی تہی کہ شیخ بایزید اللہ گو نے حرمین شریفین کا قصد کیا اور اونکے ہمراہ بہت سے
ضعیف اور بچی عورتین نکلی اور کچہ زاد و راحلہ نہ تہا مخدومی خوی اور یہ فقیر جمع ہوئے ہم نے چاہا کہ اونکو پہیر لادین جبکہ ہم تغلق آباد کے نزدیک پونہچی آفتاب بہت گرم ہو گیا
ایک درخت کے سایے مین اوتر پڑی اور سب دوست سو رہے مین اونکی کپڑون کی حفاظت کے لیے جاگتا رہا اس اثنا مین مینے چند سورتین قرآن شریف کی تلاوت کین
وہان چند قبرین تہین ایک قبر والے نے بات کی کہا ایک عمر ہوئی کہ مینے قرآن نہین سنا ہی اور مین اوسکی سننے کا بہت مشتاق ہون اگر تم کچہ اور پڑہو تو احسان کلی ہوگا
مینے کچہ اور پڑہا جب مین چپ ہوا تو بلا دیگر استدعا کی مینے تیسری بار بہی پڑہا بعد اسکے مخدومی کے خواب مین ظاہر ہوا اور کہا کہ مینے اس عزیز سی قرات کا التماس کیا اور
قبول کیا یہانتک کہ میرا شوق ہنوز باقی ہی تم اونسی کہو کہ قدر کثیر پڑہین وہ بیدار ہوی اور مجہسے کہا مینے بہت پڑہا یہانتک کہ نہایت بہجت و سرور اوس شخص مین
مینے مشاہدہ کیا اور اوسنی کہا جزاک اللہ عنی خیر الجزا اوسوقت مینے وقائع عالم برزخ سی سوال کیا اوسنی کہا مجہی اہل قبور سی کسی کے حال کی اطلاع نہین ہی لیکن مین اپنا
حال کہونگا اوس زمانے سے کہ مین نی دنیا سی انتقال کیا کوئی عتاب و عذاب نہین دیکہا اگرچہ نہایت تنعم بہی نہین ہی مینے کہا تم کچہ جانتی ہو کہ کون سے عمل کی برکت
سے تمنے نجات پائی کہا بسبب اس امر کی برکت کے کہ مین ہمیشہ نیت رکہتا تہا کہ تعلقات سی مجرد ہو جاؤن اور مدام طاعات و اذکار سی ہاتہ روک لون اگرچہ تمام عمر یہ نیت
حاصل نہ ہوئی حق سبحانہ تعالی نی محض عنایت سی اسی نیت کو قبول فرمایا بعد فارغ ہونیکی قیلولی سی شیخ بایزید سی ملاقات ہوئی اور اونکو پہیر لائے انتہی من انفاس العارفین

فصل مولوی رفیع الدین خان مرحوم مرادآبادی نے قصر الآمال مین چند حکایتین مناسب مقام لکھی ہین اونکا نقل کردینا بھی مناسب معلوم ہوا **حکایت**
سید جعفر برزنجی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو متاخرین علمای مدینہ سکینہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سی تھی اونہون نے ایک رسالہ فضائل اہل بدر و شہدای احد اور اونکی ضبط
اسامی مین تالیف کیا اور سید زین العابدین نبیرہ سید جعفر مذکور نی مدینہ منورہ مین اوسکی اجازت اس فقیر کو عنایت فرمائی اوس جگہہ شیخ احمد بن محمد دمیاطی سے
کہ مشاہیر علما سی تھی اور سنہ ایک ہزار سولہ مین وفات پائی نقل کیا شیخ احمد کہتے ہین کہ مین اپنی والدہ کی ساتھ ایک برس بقصد حج نکلا اور وہ سال قحط کے تھے میری
ساتھ دو اونٹ تھی مینے اونکو مصر سی خریدا تہا جبکہ بعد ادای حج مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوا تو وہ دونون اونٹ مر گئے ہماری پاس مال نہ تہا کہ اوس سی اونٹ خریدتے
یا بکرایہ لیتے اس وجہ سی مین بہت تنگدل تہا اور مین نزدیک صفی الدین احمد قشاشی اپنے شیخ کے گیا اپنا حال اونسی بیان کیا اونہون نے گھڑی بھر سکوت کیا بعد ازان
فرمایا تو اسی وقت حمزہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کے لیے جا اور جسقدر تجھسے ہوسکے قرآن پڑھ اور اپنے سارے حال کی اونکو خبر دے پس مین بامتثال
اونکی حکم کے گیا اور جو کچھ اونہون نے فرمایا تہا اوسپر عمل کیا نماز ظہر سے پہلے مدینہ مین آگیا اور مطہرہ باب رحمت مین وضو کیا اور مسجد شریف مین آیا مینے اپنی مان کو دیکھا
کہ اونہون نے کہا یہان ایک شخص ہے کہ تیری خبر مجھسے پوچھتا تہا تو اوسکے نزدیک جا مینے کہا مین اوسی کہان پاؤن والدہ نے کہا مسجد کے پیچھے دیکھ مین گیا دیکھا
کہ ایک مرد سفید ریش باجاہت ہے کہا مرحبا یا شیخ احمد مینے اونکا بوسہ لیا اونہون نی کہا تو مصر کی طرف سفر کرنا چاہتا ہے مینے کہا یا سیدی مین کس کی ساتھ سفر کرون کہا
تو میرے ساتھ آ تیرے لیے کسی سی کرایہ کرون مین اونکی ساتھ چلا اور مناخہ مین پونہچا وہان فرودگاہ قافلہ حجاج مصر کی تہی شیخ ایک شخص کے خیمہ مین اہل مصر سے
گئے مین بھی اونکی ہمراہ اندر گیا جبکہ شیخ نے صاحب خیمہ کو سلام کیا تو وہ اوٹھ کھڑا ہوا اور شیخ کے دونون ہاتھ چومے اور اونکا اکرام مین مبالغہ کیا شیخ نے صاحب
خیمہ سی کہا میری مراد یہ ہے کہ تو شیخ احمد اور اوسکی مان کو اپنے ہمراہ مصر لیجا اوس سال اونٹ اور کرایہ بہت گران تہا صاحب خیمہ نے قبول کیا شیخ نے کہا تو اس سے
کسقدر کرایہ لیگا اوسنی کہا یا سیدی جو آپ چاہین شیخ نی کہا اس قدر اور اکثر کرایہ اپنے پاس سے دیا اور کہا تو جا اور اپنی مان کو اور سامان کو لے آ مین نکلا اور وہ بیٹھی رہے
یہان تک کہ مین والدہ کو اور اسباب کو لے آیا صاحب خیمہ کے ساتھ شرط کی کہ باقی کرایہ مصر مین لیوی اوسنی قبول کیا اور اوسکو میرے ساتھ تسلی کرنیکی وصیت کی بعد ازان
وہ اوٹھی اور مین بھی اونکی ساتھ اوٹھا جبکہ ہم مسجد شریف پر پونہچی تو مجھسے کہا تو اول داخل ہو مین مسجد مین آیا اور اونکا انتظار کیا پھر اونکو نہ پایا مین صاحب خیمہ کے پاس
گیا اوس سی پوچھا اوسنی کہا مین اونکو نہین پہچانتا ہون اس سی پہلے مینے اونکو نہین دیکھا ہے اور اس بار کہ میرے پاس آئے مجھے ایسا خوف وہیبت حاصل ہوا کہ ویسا
تمام عمر کبھی نہین ہوا تہا پھر مین مسجد مین آیا اور مکرر اونکو ڈھونڈھا میری آنکھ اونپر نہ پڑی مین شیخ صفی الدین احمد کے نزدیک گیا اور تمام قصہ اپنا اونسی بیان کیا اونہون
نے کہا یہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی روح تہی کہ تیرے لیے صورت پکڑی **حکایت** یہی سید جعفر رضی اللہ عنہ نے اوس رسالے مین شیخ محمد بن عبد اللطیف سے
نقل کیا ہے کہ شیخ محمد نے مجھسے کہا کہ مین ہمراہ شیخ محمد سعید بن عارف ربانی ابراہیم کردی رحمۃ اللہ علیہ کے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے گیا اور چند شب وہان
رہا ایک رات یار دوست سوتے تھے اور مین بیدار رہتا یا پاسبانی کرتا تہا ناگاہ مینے دیکھا کہ ایک سوار گرد اوس مکان کی جسمین ہم تھے گشت کررہا ہے مینے کہا تو کون ہے
کہا تجھکو مجھسے کیا کام تو میری پناہ مین اوترتا ہے اور اپنی بیدار رہنے سی مجھکو ایذا دیتا ہے مین ہمیشہ تمہاری حراست کرتا ہون مین حمزہ بن عبد المطلب اور میری نظر سی غائب
ہوگئے **حکایت** ایک شخص محمد عباس نام مرد صالح ساکن کرہ میری دوستون مین سی تہا اونہون نے حرمین شریفین کا سفر کیا اور مدینہ منورہ مین سکونت اختیار کی اور
ہر سال موسم حج مین مکہ کو آتے تھے بعد چند سال کی کہ قائد توفیق الٰہی نے اس ضعیف کو وہان پونہچایا مینے اونسے ملاقات کی اور اونکی سرگذشت پوچھی کہا پہلے پہل کہ مین
مدینہ مین وارد ہوا اپنی ساتھ کوئی چیز نہین رکھتا تہا کہ خرچ کرون ناچار باجرت کتابت کرتا تہا اور اوس سی گذر کیا کرتا تہا تنگی مین بسر ہوا کرتی تہی ایک رات سیدنا
حمزہ رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا کہ اونہون نے ایک کاغذ پر کچھ لکھا اور کسی کو دیا اور کہا کہ یہ وجہ کفاف روزمرہ محمد عباس کی ہے مودی خانہ مین لیجا اور کہہ کہ اوسکو
پونہچا دین اوس دن سی شغل کتابت موقوف ہے چند سال گذرے کہ بغیر سعی و کد کے وجہ معاش غیب سے پونہچتی ہے اور خوش گذرتی ہے رحمہ اللہ تعالیٰ انتہی من قصر الآمال

باب ۳۳ بیان مین مقر ارواح کے فرمایا اسد تعالی نی و هو الذی انشاکم من نفس واحدة فمستقر و مستودع یعنی اور اوسنی تمکو نکالا ایک جان سی پہر ہین
تمکو ٹہیراؤ ہی اور کہین سپود رہنا **ف** اول سپرد ہوتا ہی مان کی پیٹ مین کہ آہستہ آہستہ دنیا کے اثر پیدا کری پہر آکر ٹہیرتا ہی دنیا مین پہر سپرد ہوگا قبر مین کہ آہستہ آہستہ
اثر آخرت کے پیدا کری پہر جا ٹہیریگا جنت مین یا دوزخ مین اور فرمایا اسد سبحانہ نی و یعلم مستقرها و مستودعها اور جانتا ہے جہان ٹہیرتا ہی اور جہان سونپا جاتا ہے
ف جہان ٹہیرتا ہی بہشت و دوزخ جہان سونپا جاتا ہی اوسکی قبر اور روح اوسکی سو دنیا مین ۱ ابن مسعود رضی اسد عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اسد علیہ و آلہ وسلم
نے فرمایا ہی شہداء کی روحین نزدیک اسد کے ہین سبز پرندون کے پوٹون مین چرتی ہین جنت کی نہرون مین جہان جاہتی ہین پہر بسیرا لیتی ہین طرف قندیلون کی نیچے
عرش کی اخرجہ مسلم ۲ ابن عباس رضی اسد عنہما سی مروی ہی کہ نبی صلی اسد علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جبکہ مصیبت پونہچائی گئی یعنی شہید ہوے تمہاری اصحاب احد مین
تو دکہا اسد تعالی نی اونکی روحون کو پیٹون مین سبز پرندون کی وارد ہوتی ہین جنت کی نہرون پر اور کہاتی ہین اوسکی میوون سی اور بسیرا لیتی ہین طرف سونے کی قندیلون کے
جو کہ عرش کی سائے مین لٹکتی ہین اخرجہ احمد و ابو داؤد و الحاکم و البیہقی ۳ ابن عباس رضی اسد عنہما فرماتی ہین کہ شہیدون کی روحین سبز پرندون کے اجواف
مین جولان کرتی ہین چرتی ہین جنت کے میوون مین اخرجہ سعید بن منصور ۴ ابو سعید خدری رضی اسد عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اسد علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا ہے کہ
شہداء صبح و شام جاتی ہین پہر اونکا بسیرا ہوتا ہی طرف قندیلون کی جو کہ عرش سی لٹکتی ہین رب تعالی اونسی فرماتا ہی کیا تم جانتی ہو کوئی کرامت افضل اوس کرامت سی جسکے ساتھ
تمہارا اکرام ہوا وہ کہتی ہین نہین سوا اسکے کہ ہم دوست رکہتی ہین کہ تو ہماری روحونکو ہماری جسمون کی طرف پہیر دی تا کہ دوبارہ ہم لڑین پہر تیری راہ مین ماری جاوین اخرجہ
بقی بن مخلد ۵ ابو سعید خدری رضی اسد عنہ نبی صلی اسد علیہ و آلہ وسلم سی راوی ہین کہ آپ نی فرمایا شہداء کی روحین سبز پرندون مین ہین جنت کے چمنون مین چرتی ہین
پہر اونکا بسیرا ہوتا ہی طرف قندیلون کے جو عرش سی لٹکتی ہین رب جل جلالہ فرماتا ہی او رمثل اول ذکر کیا اخرجہ هناد بن السری فی کتاب الزهد و ابن منده ۶ انس
رضی اسد عنہ نبی صلی اسد علیہ و آلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ آپ نے فرمایا اوٹہاویگا اسد شہیدون کو پوٹون سی سفید پرندونکی جو کہ قنادیل معلقہ بالعرش مین تہی اخرجہ ابو الشیخ
۷ سعید بن سوید سی مروی ہی کہ اونہون نی ابن شہاب سی ارواح مومنین کا پوچہا کہا مجہے یہ بات پونہچی ہی کہ روحین شہیدونکی مثل سبز پرندون کی ہین عرش سی لٹکتی ہین
صبح جاتی ہین پہر شام کو جاتی ہین طرف ریاض جنت کی ہر دن اپنے رب سبحانہ کے پاس آتی ہین اوسکو سلام کرتی ہین اخرجہ ابن منده ۸ ابن مسعود رضی اسد عنہ فرماتے
ہین کہ شہداء کی روحین پیٹون مین سبز پرندون کی قندیلون مین عرش کے نیچے ہین جنت مین چرتی ہین جہان چاہتی ہین پہر اپنی قندیلون کی طرف لوٹ آتی ہین اور
مومنین کے بچون کی روحین چڑیونکے پیٹون مین ہین چرتی ہین جنت مین جہان چاہتی ہین اخرجہ ابن ابی حاتم ۹ ابو الدرداء رضی اسد عنہ سی مروی ہی کہ اونسی ارواح
شہداء کا پوچہا فرمایا وہ سبز پرندے ہین قندیلون مین جو کہ عرش کے نیچے لٹکے ہوے ہین ریاض جنت مین چرتی ہین جہان چاہتے ہین اخرجہ ابن ابی حاتم ۱۰ ابن عباس
رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اسد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ شہداء بارق نہر پر ہین جو کہ دروازہ جنت پر ہی سبز قبے مین نکلتا ہی طرف اونکی رزق اونکا جنت سے
صبح و شام اخرجہ احمد و عبد و ابن ابی شیبة و الطبرانی و البیہقی بسند حسن ۱۱ ابی بن کعب رضی اسد عنہ کہتی ہین کہ شہداء قبون مین ریاض مین میدان
جنت مین ہین بہیجا جاتا ہی طرف اونکی ایک مچہلی اور ایک بیل وہ دونون لڑتی ہین یہ اونکا تماشا دیکہتی ہین جسوقت کسی چیز کی طرف حاجتمند ہوتی ہین تو ایک دوسرے کو
مار ڈالتا ہی یہ اوس سی کہاتی ہین پس پاتی ہین اوسمین مزہ ہر چیز کا جو کہ جنت مین ہی اخرجہ هناد بن السری فی کتاب الزهد و ابن ابی شیبة ۱۲ انس رضی اسد عنہ سے
مروی ہی کہ حارثہ جب مارے گئے تو اونکی مان نی کہا یا رسول اسد آپ نی جان لیا ہے مرتبہ حارثہ کا مجہسے سو اگر وہ جنت مین ہی تو مین صبر کرون اور اگر اسکے سوا اور ہے تو آپ
دیکہتے ہو جو مین کرتی ہون آپ نے فرمایا وہ تو بہت جنتین ہین اور وہ فردوس اعلی مین ہی اخرجہ البخاری ۱۳ کعب بن مالک رضی اسد عنہ سی مروی ہے کہ رسول اسد
صلی اسد علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے سوا اسکے نہین کہ نسمہ یعنی روح مومن کی ایک پرندہ ہے کہ جنت کے درختون مین چرتا ہی یہانتک کہ پہیری اوسکو اسد طرف اوسکی جسم
کے جسدن کہ اوسکو اوٹہاوی اخرجہ مالک فی الموطا و احمد و النسائی بسند صحیح **ف** حدیث شریف کا لفظ تعلق بضم لام ہی ای تاکل العلقة بالضم وهی

الدنیا
الدنیا
۱۷ ابواب آخر

ما ینتفع بہ بعد الموت ۱۴ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا ہم ایک دوسرے کی زیارت کرینگے جبکہ ہم مر جائینگے اور بعض ہمارا بعض کو دیکھیگا آپ نے فرمایا کہ روحین پرندے ہوتی ہین درختون کو چرتی ہین یہانتک کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر نفس اپنے جسم مین داخل ہوجائیگا اخرجہ احمد والطبرانی بسند حسن ۱۵ ام بشر بن براء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ کیا مردے آپس مین ایک دوسرے کو پہچانتے ہین فرمایا خاک مین آلودہ ہون تیرے دونون ہاتھ نفس پاک سبز پرندے ہین جنت مین سو اگر پرندے آپس مین پہچان رکھتے ہین درخت کے سرون پر تو وہ بھی ایک دوسرے کو پہچانتے ہین اخرجہ ابن سعد من طریق محمود بن لبید ۱۶ ام مبشر ابو معروف کی بی بی کہتی ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا ہم آپس مین ایک دوسرے کی زیارت کرینگے جبکہ ہم مر جاوینگے بعض ہمارا بعض کی زیارت کریگا فرمایا روحین پرندے ہوتی ہین درخت چرتی ہین یہانتک کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اپنے جسمون مین داخل ہوجاوینگی اخرجہ ابن عساکر من طریق ابن لہیعۃ عن ابی الاسود عن ام فروۃ ابنۃ معاذ السلمیۃ ۱۷ عبدالرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب کعب مرنے لگے تو اونکے پاس ام مبشر بنت براء آئین کہا اے ابو عبدالرحمن اگر تو فلان سے ملے تو میری طرف سے سلام کہنا کعب نے کہا اے ام مبشر اللہ تیری مغفرت کرے ہم تو اس سے زیادہ مشغول ہین ام مبشر نے کہا کیا تونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین سنا کہ فرماتے تھے روح مومن کی جنت مین چرتی ہے جہان چاہتی ہے اور روح کافر کی سجین مین ہے کعب نے کہا ہان مینے سنا ہے کہا تو پھر وہی ہے اخرجہ ابن ماجۃ والطبرانی والبیہقی فی البعث بسند حسن ۱۸ ضمرۃ بن حبیب رضی اللہ عنہ مرسلاً کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے ارواح مومنین کا پوچھا فرمایا سبز پرندون مین ہین جنت مین چرتی ہین جہان چاہتی ہین صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور کافرون کی روحین فرمایا سجین مین قید ہین اخرجہ ابن مندۃ والطبرانی وابو الشیخ ۱۹ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ سلمان فارسی اور عبداللہ بن سلام دونون ملے ایک نے دوسرے سے کہا اگر تو اپنے رب سے مجھسے پہلے ملے تو مجھے خبر دینا جس چیز کی کہ تو ملاقات کرے کہا کیا زندے مردون سے ملتے ہین کہا ہان مومنین کی روحین تو جنت مین ہین جاتی ہین جہان چاہتی ہین اخرجہ البیہقی فی البعث وابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات ۲۰ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ جنت لپٹی ہوئی ہے قرون آفتاب مین ہر برس دوبار پھیلائی جاتی ہے اور مومنین کی روحین پرندون مین ہین مثل زرازیر کی کہاتی ہین جنت کے میوون سے اخرجہ الطبرانی والبیہقی فی البعث واخرجہ ابن مندۃ عنہ مرفوعاً واخرجہ الخلال عنہ موقوفاً بلفظ کہ ارواح مومنین کی سبز پرندون کے پیٹون مین ہین مثل زرازیر کے اوسمین ایک دوسرے کو پہچانتی ہین اور اوسکی میوون سے رزق دیے جاتے ہین ۲۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اولاد مومنین کی ایک پہاڑ مین ہے جو کہ جنت مین ہے پرورش کرتے ہین اونکی ابراہیم و سارہ یہانتک کہ پھیری اونکو طرف اونکے باپون کی دن قیامت مین اخرجہ احمد والحاکم وصححہ والبیہقی وابن ابی داؤد فی البعث وابن ابی الدنیا فی العزاء من طرق وتقدم شاہدہ فی الصحیح من حدیث سمرۃ فی باب عذاب القبر ۲۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر بچہ پیدا کیا جاتا ہے اسلام مین وہ جنت مین سیر سیر ہے کہتا ہے اے رب تو مجھپر میری مان باپ کو وارد کردے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب العزاء ۲۳ خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک درخت ہے اوسکو طوبی کہتے ہین وہ سب پستان ہے جو دودھ پیتے بچون مین سے مرتا ہے وہ طوبی سے دودھ پیتا ہے اور اونکی پرورش کرنیوالے ابراہیم خلیل الرحمن ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا فیہ ۲۴ عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک درخت ہے اوسکے پستان ہین مثل پستان گائے کے اہل جنت کی بچون کو اوس سے غذا دیجاتی ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۵ مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمانون کے بچونکی روحین سبز چڑیون مین ہین ایک درخت مین جنت کے پرورش کرتے ہین اونکی اونکے باپ ابراہیم علیہ السلام اخرجہ سعید بن منصور ۲۶ خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک درخت ہے اوسکو طوبی کہتے ہین وہ سب پستان ہے اہل جنت کے بچون کو دودھ پلاتا ہے اور ادھورا بچہ عورت کا رہتا ہے ایک نہر مین انہار جنت سے اوسمین لوٹتا پوٹتا ہے یہانتک کہ قیامت قائم ہو پھر اوٹھا دیگا اوسکو اللہ چالیس برس کی عمر کا اخرجہ ابن ابی حاتم ۲۷ کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنت الماوی مین سبز پرندے ہین

روحین شہداء کی جنت مین ہین اور آل فرعون کی سیاہ پرندون مین ہین صبح کو جاتی ہین نار پر اور شام کو جاتی ہین اور مسلمانون کے
بچے ... کی روضت چڑیون مین ہین جنت کے اخرجہ ابن ابی شیبۃ والبیہقی من طریق ابن عباس عن کعب ۲۸ ہذیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آل
فرعون کی روحین سیاہ پرندون کی پیٹون مین ہین شام و صبح جاتی ہین آگ پر سو یہی اونکا عرض ہے اور شہداء کی روحین سبز پرندون کی پیٹون مین ہین اور مسلمانون
کے بچے جو بلوغ کو نہین پہونچے چڑیون مین ہین جنت کی چڑیون سے ترعی و تسرح یعنی چرتی پہرتی ہین اخرجہ ہناد بن السری فی الزہد ۲۹ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اس
آیت کی تفسیر مین ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات الآیہ مروی ہے کہ روحین شہداء کی سفید پرندے ہین فقاقیع ہین جنت مین اخرجہ ابن ابی شیبۃ ف
قاموس مین کہا ہے نقیع کسکین الابیض من الحمام یعنی سفید کبوتر ۳۰ قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا ہم کو یہ بات پہونچی ہے کہ روحین شہداء کی سفید پرندون کی
صورتون مین ہین بسیر الیتی ہین طرف قندیلون کی جو کہ عرش کے نیچے لٹکتی ہین اخرجہ عبد الرزاق ۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ روحین مسلمانون کی سفید پرندون
کی صورتون مین عرش کے سایہ مین ہین اور کافرون کی روحین ساتوین زمین مین ہین اخرجہ ابن المبارک ۳۲ ام بشر بنت معرور رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمپر داخل ہوئے ہمنے آپ سے اس روح کا سوال کیا آپ نے اوسکی ایسی صفت بیان کی کہ گہر والون کو رلا دیا فرمایا کہ مومنین کی روحین سبز پرندون کے
پوٹون مین ہین جنت مین چرتی ہین اور اوسکی میوون سے کہاتی ہین اور اوسکے پانی سے پیتی ہین اور بسیر الیتی ہین طرف قندیلون کے سونے سے عرش کے نیچے کہتی
ہین ای رب ہمارے ملا دے تو ہمارے ساتھ ہمارے بہائیون کو اور دے ہمکو جسکا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اور کفار کی روحین سیاہ پرندون کے پوٹون مین ہین کہاتی ہین
آگ سے اور پیتی ہین آگ سے اور بسیر الیتی ہین طرف ایک سوراخ کے نار مین کہتی ہین ای رب ہمارے نہ ملا ہمارے ساتھ ہمارے بہائیون کو اور نہ دے ہمکو جسکا تو نے ہم سے وعدہ
کیا ہے اخرجہ ابن مندہ ۳۳ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس معراج لائے یعنی نردبان سیڑہی جسپر بنی آدم
کی روحین چڑہتی ہین سو نہ دیکہا خلائق نے زیادہ تر خوبصورت اوس معراج سے وہ جو دیکہا مینے میت کو جسوقت ہنستی ہے بینائی اوسکی بلند دیکہتی ہوئی طرف آسمان کے
سو وہ اوسکا تعجب ہے ساتھ معراج کے پس مین اور جبریل چڑہے اوہنون نے آسمان کا دروازہ کہلوایا ناگاہ مجہے آدم ملے کہ پیش کیجاتی ہین اونپر روحین اونکی ذریت
مومنین کی وہ کہتے ہین روح طیبہ ہے اور نفس طیبہ ہے اسکو علیین مین رکہو پہر پیش کیجاتی ہین اونپر روحین اونکی ذریت فجار کی تو کہتے ہین روح خبیثہ ہے اور نفس خبیثہ ہے
اسکو سجین مین رکہو اخرجہ البیہقی فی الدلائل وابن ابی حاتم وابن مردویہ فی تفسیرہما ۳۴ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے فرمایا ہے روحین مومنین کی ساتوین آسمان مین ہین دیکہتی ہین طرف اپنے منازل کے جنت مین اخرجہ ابو نعیم بسند ضعیف ۳۵ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ اللہ کا ساتوین آسمان مین ایک گہر ہے اوسکو بیضا کہتے ہین جمع ہوتی ہین اوسمین روحین مومنین کی سو جب مرتا ہے میت اہل دنیا سے تو ملتی ہین
اوس سے روحین پوچہتی ہین اوس سے احوال دنیا کا جیسے پوچہتے ہین غائب سے گہر والے اوسکی جبکہ وہ اونپر آتا ہے اخرجہ ابو نعیم ایضا فی الحلیۃ ۳۶ ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اوہنون نے تعزیت کی اسماء کو اونکے بیٹے عبد اللہ ابن زبیر کی اور جسم اونکا سولی پر لٹکا ہوا تہا کہا تو رنج مت کر کیونکہ روحین نزدیک اللہ
کے ہین آسمان مین اور یہ تو صرف اوسکا جسم ہے اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ ۳۷ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ روحین مومنین کی مرفوع
ہوتی ہین طرف جبریل کے پس کہا جاتا ہے کہ تو ولی انکا ہے روز قیامت تک اخرجہ [illegible] فی الجنائز ۳۸ مغیرہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سلمان
فارسی عبد اللہ بن سلام سے ملے اونسے کہا اگر تو مجہسے پہلے مرے تو مجہے خبر دینا جسکی تو ملاقات کرے اور جو مین مرا تو مین تجہے خبر دونگا عبد اللہ نے کہا کیونکر حال ہے کہ
مین تو مردہ ہونگا سلمان نے کہا جب روح جسم سے نکلتی ہے تو درمیان آسمان و زمین کے رہتی ہے یہانتک کہ اپنے جسم کی طرف رجوع کرے قضائے الٰہی سے سلمان مرگئے
تو اونکو عبد اللہ بن سلام نے خواب مین دیکہا کہا تو نے کون چیز افضل پائی کہا مینے توکل کو عجب شئ دیکہا اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ وابن جریر والطبرانی فی کتاب الادب
۳۹ سعید بن مسیب سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہا کہ روحین مومنین کی ایک برزخ مین ہین زمین کی جاتی ہین جہان چاہتی ہین اور نفس کافر کا

سجین مین ہی اخرجہ ابن المبارک فی الزہد والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول وابن ابی الدنیا وابن مندہ **ف** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتی ہین برزخ ایک
حاجز یعنی آڑ اور پردہ ہی درمیان دو شی کی تو گویا مراد یہ ہی کہ ایک زمین مین ہین درمیان دنیا و آخرت کی **۴۰** سلمان رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ روحین مومنین کی
جاتی ہین ایک برزخ مین زمین سی جہان چاہتی ہین درمیان آسمان و زمین کی یہانتک کہ پہیری اونکو اللہ طرف اونکے جسم کی اخرجہ الحکیم الترمذی **۴۱** مالک بن
انس رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہا مجہی یہ بات پہونچی ہی کہ روحین مومنین کی چہٹی ہوئی ہین جاتی ہین جہان چاہتی ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا **۴۲** عبد اللہ بن عمرو بن
عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اونسی کسی نے ارواح مومنین کا پوچہا جبکہ وہ مرجاتی ہین تو وہ کہان ہین کہا سفید پرندون کی صورتین ہین عرش کی سایے مین اور
روحین کفار کی ساتوین زمین مین ہین پس جب مومن مرتا ہی تو اوسے لیکر مومنین پر سی گذرتے ہین اور وہ محفل کیے ہوتے ہین وہ اوس سی اپنی بعض اصحاب کا
پوچہتی ہین اگر اوسنی کہا کہ وہ مرگیا تو کہتے ہین کہ اوسے نیچے لیگئے اور جبکہ کافر ہوتا ہی یعنی میت تو اوسکو نیچے لیجاتی ہین طرف ساتوین زمین کی تو اوس سی پوچہتے ہین یعنی
وہان کی کفار آدمی کا یعنی جسکو وہ جانتے پہچانتے ہین سو اگر اسنی کہا کہ وہ مرگیا تو کہتی ہین کہ اوسی اوپر لیگئی اخرجہ ابن ابی الدنیا **۴۳** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے
مروی ہی کہا کہ روحین کفار کی جمع کیجاتی ہین برہوت مین یہ ایک کہاری زمین ہی حضرموت مین اور روحین مومنین کی جمع کیجاتی ہین جابیہ مین برہوت یمن
مین ہی اور جابیہ شام مین اخرجہ المروزی فی الجنائز وابن مندہ وابن عساکر **۴۴** عروہ بن رویم رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ جابیہ کی طرف ہر روح پاک آتی ہے
اخرجہ ابن عساکر **۴۵** حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہی فرمایا کہ بہتر وادی لوگون کی وادی مکہ ہی اور بدتر وادی لوگونکی وادی احقاف ہی ایک
وادی ہی حضرموت مین اوسکو برہوت کہا جاتا ہی اور اوسمین کفار کی روحین ہین اخرجہ ابو بکر النجار فی جزء من المشعد **۴۶** حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ مبغوض ترین
بقعہ یعنی قطعہ زمین مین طرف اللہ کے ایک وادی ہی حضرموت مین اوسکو برہوت کہتی ہین اوسمین کفار کی روحین ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن مندہ **۴۷** حضرت علی
رضی اللہ عنہ کو مروی ہی کہ روحین مومنین کی چاہ زمزم مین ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا **۴۸** احنس بن خلیفہ ضبی سی مروی ہی کہ کعب احبار نے عبد اللہ بن عمرو کی طرف
آدمی بہیجا ارواح مسلمین کا اونسی پوچہتے تہے کہ وہ کہان جمع ہوتی ہین اور ارواح اہل شرک کی کہان جمع کیجاتی ہین عبد اللہ بن عمرو نے فرمایا کہ مومنین کی روحین تو
اریحا مین جمع کیجاتی ہین اور روحین اہل شرک کی صنعاء مین جمع کیجاتی ہین قاصد کعب کا لوٹ کے اونکے پاس آیا جواب ہون نی کہا تہا اوسکی خبر کعب کو دی احنس کہتی ہین
کہ کعب نے کہا عبد اللہ نی سچ کہا اخرجہ الحاکم فی المستدرک **۴۹** صفوان کہتی ہین مینی عامر بن عبد اللہ ابو الیمان سی پوچہا کیا واسطے ارواح مومنین کی کوئی جگہہ جمع ہونے
کی ہی کہا طرف زمین کے اللہ تعالی فرماتا ہی ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون کہا یہ وہ زمین ہی جسکی طرف مومنین کی
روحین جمع ہوتی ہین یہانتک کہ بعث ہو قال ابن جریر فی تفسیرہ حدثنا محمد بن عوف الطائی حدثنا ابو المغیرۃ حدثنا صفوان **۵۰** وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ
کہتی ہین کہ روحین مومنین کی جسوقت قبض کیجاتی ہین تو وہ ایک فرشتے کی طرف مرفوع ہوتی ہین اوسکو رمائیل کہتی ہین اور وہ خازن ہی ارواح مومنین کا اخرجہ ابن
ابی الدنیا **۵۱** ابان بن تغلب ایک آدمی سی اہل کتاب کے روایت کرتی ہین کہ اوسنی کہا جو فرشتہ کہ ارواح کفار پر ہی اوسکو دومہ کہتی ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا **۵۲**
خالد بن معدان کعب سی روایت کرتی ہین کہا کہ خضر ایک منبر پر ہین نور کے درمیان بحر اعلی کی اور بحر اسفل کی اور دریا کے جانور مامور ہین کہ اونکی بات سنین اور اونکا کہنا
مانین یعنی وہ سب اون کے فرمانبردار ہین اور پیش کی جاتی ہین اون پر روحین صبح وشام اخرجہ العقیلی بسند ضعیف من طریق خالد **وصل** حافظ ابن قیم
رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ مسئلہ مقر ارواح کا بعد موت کے عظیم ہی اسکی تلقی سمع یعنی نقل ہی سے ہوتی ہی کہتی ہین کہ ساری مومنین کی روحین شہدا و غیر شہدا کی جنت
مین ہین جبکہ کوئی کبیرہ اونکو نہ روکی بسبب ظاہر حدیث کعب و ام ہانی و ام مبشر و ابو سعید وضمود دکہاکے اور واسطے اس آیت کی فاما ان کان من المقربین فروح وریحان و
جنۃ نعیم ارواح کو بعد اونکی خروج کی بدن سی تین قسم ٹہرایا ہی ایک تو مقربین اور خبر دی کہ وہ جنت نعیم مین ہین دوسری اصحاب یمین یعنی داہنے ہاتہ والی اور اونکے لیے حکم
سلام یعنی سلامتی کا کیا اور یہ حکم اونکی سلامتی کو عذاب سی متضمن ہی تیسرے مکذبہ ضالہ یعنی جہٹلانے والے گمراہ ہین اور خبر دی کہ اونکی واسطے گرم پانی کی مہمانی اور جہنم مین پہنچنا ہے

اور فرمایا اللہ تعالی نے یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ایک جماعت صحابہ وتابعین نے کہا ہے کہ اوسکے نکلنے کے وقت دنیا سے فرشتے کی زبان پر بطور بشارت یہ قول اوس سے کہا جاتا ہے اور اوسکی تائید وہ قول اللہ سبحانہ کا جو کہ مومن ال یسین کے حق میں کہا ہے کرتا ہے قیل ادخل الجنۃ قال یالیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی بعض نے کہا کہ وہ حدیثین شہداء کے ساتھ خاص ہین جیسے کہ اسکی تصریح دوسری روایت مین آئی ہے اور اسلیے کہ غیر شہدا مین یون آیا ہے کہ ایک تہا را جب وہ جاتا ہے تو اوسیر اوسکا ٹھکانا صبح و شام پیش کیا جاتا ہے الحدیث اور اسلیے کہ حدیث مما یلی ابو ہریرہ مین یہ آیا ہے کہ وہ ساتوین آسمان مین ہین دیکھتے ہین طرف اپنی منازل کی جنت مین اور حدیث وہب کی بہی سی کی مثل ہے بعض نے کہا کہ مستقر ارواح کہ اوسی جگہ ہے کہ جس جگہ وہ قبل خلق اپنے اجساد کے تہین یعنی داہنے بائین طرف آدم علیہ السلام کی قالہ ابن حزم فی طائفۃ ابن حزم نے کہا یہ وہ ہے جسپر کتاب وسنت دلالت کرتی ہے فرمایا اللہ تعالی نے (۱) واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورھم ذریتھم الآیۃ (۲) ولقد خلقناکم ثم صورناکم الآیۃ اس سے یہ بات صحیح و درست ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے ارواح کو جملۃً پیدا فرمایا اور اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ ارواح جنود مجندہ ہین سو جسکی آپس مین تعارف نکلا الفت ہوئی اور جسمین تناکر نکلا اختلاف ہوا اور اللہ تعالی نے ارواح سے عہد لیا اور ربوبیت کا گواہ ٹہرایا اور وہ مخلوق مصور عاقل تہین پہلے اسکے کہ ملائکہ کو سجود آدم کا حکم ہو اور قبل اسکے کہ اونکو اجساد مین داخل کرے اور اجساد اوس وقت مٹی و پانی تھی پہر اونکو ٹہرا لیا جہان چاہا اور وہ برزخ ہے جسکی طرف موت کے وقت لوٹ کے جاتے ہین پہر اونمین سے ایک جملہ کو بعد ایک جملہ کے بہیجتا رہتا ہے پہر اونکو جسمون مین پہونکتا ہے جو کہ منی سے متولد ہوتی ہین کہا یعنی ابن حزم نے کہ یہ بات صحیح ہو گئی کہ ارواح اجسام حاملہ ہین اپنے عراض یعنی تعارف و تناکر کے اور وہ عارف و ممیز ہین سو اللہ تعالی اونکو دنیا مین آزماتا ہے جیسا چاہتا ہے پہر اونکو وفات دیتا ہے تو وہ طرف برزخ کے رجوع کرتی ہین جسمین اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا تہا جس رات کہ آپ سماء دنیا کی طرف تشریف لیگئے تو ارواح اہل سعادت کی آدم علیہ السلام کے داہنی طرف تہی اور ارواح اہل شقاوت کی اونکے بائین طرف نزدیک منقطع ہونے عناصر کے پانی ہوا مٹی آگ نیچے آسمان کی یہ بات کچہہ اون کے تعادل پر دلالت نہین کرتی ہے بلکہ یہ لوگ اونکے داہنی طرف ہین بلندی و کشادگی مین اور یہ لوگ اونکے بائین طرف ہین سفل و سجین مین۔ اور روحین انبیاء اور شہداء کی جنت کی طرف جلد بہیجی جاتی ہین ابن حزم نے کہا ہے کہ محمد بن نصر مروزی نے اسحق بن راہویہ سے ذکر کیا ہے کہ اونہون نے بہی بعینہ وہی ذکر کیا ہے جو ہمنے کہا اور کہا کہ اسپر اہل علم کا اجماع ہے ابن حزم کہتے ہین کہ جمیع اہل اسلام کا یہی قول ہے اور یہ قول ہے اللہ تعالی کا فاصحاب المیمنۃ ما اصحاب المیمنۃ واصحاب المشأمۃ ما اصحاب المشأمۃ والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم اور یہ قول اللہ تعالی کا واما ان کان من المقربین الی آخرہا سو روحین ہمیشہ اوسی جگہ رہتی ہین یہانتک کہ اونکی گنتی پوری ہو ساتھ اونکی پہونکنے کے جسمون مین پہر ساتھ اونکی رجوع کی طرف برزخ کی پس قیامت قائم ہوگی پہر اونکو اللہ عزوجل اجساد کی طرف عود کریگا اور یہی دوسری زندگی ہے یہ سب کلام ابن حزم کا تہا بعض نے کہا کہ روحین اپنی قبرون کی میدانون پر ہین قال ابن عبد البر وھذا اصح ما قیل کہا کہ احادیث سوال و عرض مقعد و عذاب قبر و نعیم قبر و زیارت قبور و سلام بر قبور اور خطاب موتی کا مثل مخاطبہ حاضر عاقل کی اسپر دلالت کرتی ہین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اگر اس قول سے یہ مراد ہے کہ روحین ملازم قبور رہتی ہین اونسے مفارقت نہین کرتین تو یہ خطا ہے کتاب وسنت انکار کرتی ہے اور عرض مقعد اسپر دلالت نہین کرتا ہے کہ روحین قبرون مین ہین نہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ اونکی میدان پر ہین بلکہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ روحون کو قبور سے ایک ایسا اتصال ہے جس سے یہ بات درست ہوسکتی ہے کہ اونپر اونکا ٹھکانا پیش کیا جائے کیونکہ روح کے لیے ایک اور ہی شان ہے کہ وہ رفیق اعلی مین ہوتی ہے اور وہ بدن کے ساتھ بہی اس طرح متصل ہے کہ جسوقت مسلم اپنے صاحب پر سلام کرتا ہے تو وہ اسکی سلام کا جواب دیتا ہے حالانکہ وہ اوسی جگہ اپنے مکان مین ہے دیکہو جبریل علیہ السلام کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا اور اونکے چہ سو پر تہے اونمین سے دو پرون نے کنارہ آسمان کو بند کر دیا تہا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب ہوتے یہانتک کہ اپنے دونون گہٹنے اور دونون ہاتہ آپکی زانو پر رکہدیے مخلص لوگون کے دل کشادہ ہوجاتے ہین واسطے ایمان کی اس بات کے ساتھ کہ ممکن ہے کہ جبریل علیہ السلام اس قدر قریب ہوتے حالانکہ وہ اپنے مستقر مین ہوتے تہے جو آسمانون مین ہے اور حدیث رویت جبریل علیہ السلام مین

یہ آیا ہی کہ مینی اپنا سر اوٹھایا تو ناگاہ جبریل اپنی دونون پانون کو درمیان آسمان و زمین کے صف کیے ہوے یہ کہتے تہی ای محمد تو رسول ہی اللہ کا اور مین جبریل
ہون پس مین اپنی نگاہ کسی طرف نہین پہیرتا مگر اون کو اوسی طرح دیکہتا تہا اور اوترنا اللہ تعالی کا طرف سماء دنیا کی اور قریب ہونا اوسکا عشیہ عرفہ کو اوسی مثل
اسکے ہی سی پر محمول ہی کیونکہ اللہ پاک حرکت و انتقال سی منزہ ہے غلطی جو اس جگہہ آئی ہی وہ یہی ہی آئی ہی کہ قیاس غائب کا شاہد پر کیا ہی پس اعتقاد کرتا ہی کہ روح
جنکا حساب معہود ہی ہے کہ جسوقت وہ کسی مکان کو مشغول کرتی ہین تو ممکن نہین ہی کہ وہ اوسکی غیر مین ہون اور یہ غلط محض ہی خود نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شب معراج مین
موسی علیہ السلام کو اونکی قبر مین کہڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکہا اور اونکو چہٹے آسمان مین بہی دیکہا سو روح اوس جگہہ تہی مثال بدن مین اور اوسکو ایک اتصال تہا بدن سے
اس طرح پر کہ وہ اپنی قبر مین نماز پڑہتے اور جو اونپر سلام کرتا اوسکا جواب دیتے حالانکہ وہ رفیق اعلی مین تہی ان دونون امر مین کچہہ منافی نہین ہی کیونکہ شان ارواح کی غیر شان
ابدان ہی بعض نے اسکی مثال آفتاب سی دی ہی کہ وہ آسمان مین ہی اور شعاع اوسکی زمین مین ہی اگرچہ یہ مثال تام المطابقت نہین ہی اسلیے کہ شعاع تو صرف عرض
ہے آفتاب کا اور روح سو وہ فی نفسہ نزول کرتی ہی اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دیکہنا ہے انبیاء کو شب معراج مین آسمانون مین صحیح یہ ہی کہ آپنے آسمانون
مین ارواح کو دیکہا مثال اجساد مین باوجود اسکی کہ وارد ہوا ہے کہ وہ زندہ ہین اپنی قبور مین نماز پڑہتے ہین اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص مجہپر درود
بہیجتا ہے نزدیک میری قبر کے تو مین اوسکو سنتا ہون اور جو شخص مجہپر درود بہیجتا ہے درانحال کہ وہ دور ہے تو مینے اوسکو پونہچایا جاتا ہی اخرجہ **البیہقی فی الشعب**
من حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ اور فرمایا ہی کہ اللہ نے مقرر کیا ہے میری قبر پر ایک فرشتے کو اوسکو اسماء خلائق عطا کیے ہین سو نہین درود بہیجتا ہی مجہپر کوئی روز
قیامت تک مگر وہ مجہی پونہچا دیتا ہے ساتھ اوسکی نام اور اوسکی باپ کے نام کے اخرجہ البزار والطبرانی من حدیث عمار بن یاسر یہ باوجود قطعی ہونی اس امر کی ہی کہ روح
آپکی اعلی علیین مین ہی ہمراہ ارواح انبیاء کے اور وہ رفیق اعلی مین ہی پس اس سی یہ بات ثابت ہوئی کہ منافات نہین ہی درمیان ہونی روح کی علیین مین یا جنت
مین یا آسمان مین اور درمیان اسکی کہ اوسکی لیے بدن کے ساتھ ایک اتصال ہی اس طرح پر کہ وہ ادراک کرتی ہی اور سنتی ہی اور نماز پڑہتی ہی اور قراءت کرتی ہی یہ امر جو عجیب
سمجہا جاتا ہی صرف اسی لیے ہے کہ شاہد دنیوی مین وہ چیز نہین ہی جو اسکی مشابہ ہوا اور امور برزخ و آخرت کے ایسے طرز پر ہین کہ وہ دنیا مین مالوف نہین ہی سیت کلام
حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا تہا اور دوسری جگہہ یہ فرمایا ہے کہ روح کے واسطے بدن کے ساتھ پانچ طرح کے تعلق متغایر ہین اول تو ماں کے پیٹ مین دوسرا بعد ولادت کے
تیسرا حالت خواب مین سو روح کو ساتھ بدن کے ایک طرح کا تعلق ہے اور ایک طرح کی مفارقت ہے چوتہا برزخ مین سو اگرچہ روح بدن سی بسبب موت کے جدا ہو گئی مگر بالکل
ایسی جدا نہین ہوئی ہی کہ اوسکو بدن کی طرف کسی طرح کا التفات نہ رہی پانچوان تعلق روح کا ہی بدن کے ساتھ بعث کے دن یہ تعلق ساری انواع تعلق سی زیادہ تر
کامل ہی اس تعلق کو ماقبل کی تعلقات سی کوئی نسبت نہین ہی اس واسطے کہ اس تعلق کے ہوتے ہوی بدن نہ موت کو قبول کرتا ہی نہ نیند کو نہ فساد کو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے
اور جگہہ مین یون فرمایا ہی کہ روح کے لیے سرعت حرکت و انتقال سی جو کہ مثل پلک مارنے کے ہے وہ چیز ہے جو اوسکی عروج کی مقتضی ہوتی ہی قبر سی طرف آسمان کی ادنی
لحظہ مین اور شاہد اسکا روح سوتے کی ہی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ روح نائم کی چڑہتی ہی یہانتک کہ ساتون طبق کو پہاڑتی ہی اور اللہ کے لیے روبرو عرش کے
سجدہ کرتی ہی پہر اوسکی جسم کی طرف ذرا سی زمانی مین پہیر دیجاتی ہی پہر ابن قیم نے بعد اسکی بقیہ اقوال کو نقل کیا ہی اور یہی نقل کیا ہی کہ روحین جابیہ مین یا چاہ
زمزم مین ہین اور کفار برہوت مین ہین اور یہ حکایت لائے ہین جسکو ابن مندہ نے بسند خود بطریق سفیان عن ابان بن تغلب سی روایت کیا ہی ابان کہتی ہین کہ ایک
آدمی نے کہا کہ مین ایک رات وادی برہوت مین شب باش ہوا تو گویا اوسمین لوگون کی آوازین جمع کی گئی تہین اور وہ کہتے تہے یا دومہ یا دومہ اور ہم سی کہی آدمیون نے
اہل کتاب کی بیان کیا تہا کہ دومہ ایک فرشتہ ہی جو کہ کفار کی روحون پر مقرر ہی اور سفیان نے کہا ہمنے حضرمیون سی پوچہا تو اونہون نے کہا کہ کوئی اوسمین رات کو
شب باشی نہین کر سکتا ہی **حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب قبور مین عمرو بن سلیمان سی روایت کیا ہے کہا کہ ایک آدمی یہود کا مر گیا اور اوسکی پاس مسلم کی ایک امانت
تہی اور یہودی کا ایک بیٹا مسلمان تہا اوسکو امانت کی جگہہ معلوم نہ تہی اوسنے شعیب جبائی کو اسکی خبر کی اونہون نے کہا تو برہوت مین جا اوسمین ایک چشمہ ہی جسوقت

تو شنبہ کے دن جاوے تو اوسیر چل یہان تک کہ تو وہان ایک چشمے پر آئیگا تو اپنے باپ کو پکار وہ تجھے جلد جواب دیگا پہر جو تو چاہتا ہے اوس سے پوچہ وہ لونڈ
گیا اور اوسنے ایسا ہی کیا اور چلا یہانتک کہ چشمے پر آیا اپنے باپ کو دو یا تین بار پکارا اوسنے اوسکو جواب دیا اوسنے کہا فلان کی امانت کہان ہے اوسنے کہا
کے نیچے ہے تو اوس امانت کو اوسے دیدے اور جسپر تو ہے اوسکو لازم پکڑ یعنی دین اسلام پہر حافظ ابن قیم نے فرمایا ہے ان قولون میں سے کسی قول پر
کا اور اوسکی غیر پر حکم بطلان کا نہین کیا جاتا ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ ارواح اپنی مستقر مین اندر برزخ کی باعظم تفاوت متفاوت ہین
نہین ہے کیونکہ اونمین سے ہر ایک دلیل وارد ہے ایک فریق پر لوگون سے بحسب اونکے درجات کی سعادت یا شقاوت مین سو محل ارواح کی
مین ہین اور وہ انبیاء ہین اور وہ اپنی منازل مین متفاوت ہین جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو شب معراج مین دیکہا تہا ٢ بعض رواح سبز پرندون
کے پوٹون مین ہین جنت مین چرتی ہین جہان چاہتی ہین یہ روحین بعض شہدار کی ہین نہ سب شہدار کی اسلیئے کہ بعض اونمین سے وہ ہین جو بسبب دین وغیرہ کی
دخول جنت سے روکی جاتی ہین جیسا کہ مسند مین محمد بن عبد اللہ بن جحش سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا یا رسول اللہ
اگر مین اللہ کی راہ مین مارا جاؤن تو میرے لیے کیا ہے فرمایا جنت جب وہ پیٹھ پہیر کر چلا تو فرمایا مگر قرض ابہی جبرئیل نے آہستہ مجہسے اسکا کہا ہے ٣ بعض اونمین سے
وہ ہین کہ جنت کے دروازے پر ہین جیسا کہ خذیث ابن عباس مین آیا ہے ٤ بعض اونمین سے وہ ہین کہ اپنی قبر مین محبوس ہین بسبب حدیث صاحب شملہ کے کہ وہ
آگ کا شعلہ مار رہا ہے اوسکی قبر مین ٥ بعض زمین مین محبوس ہین اونکی روح ملاء اعلی مین نہین پہنچی اسلیئے کہ وہ سفلی ارضی تہی کیونکہ زمینی نفس آسمانی نفس
کے ساتھ جمع نہین ہوتی جیسے کہ دنیا مین جمع نہین ہوتے تہے سو روح بعد مفارقت کے اپنے اشکال و اصحاب عمل کی ساتھ جا ملتی ہے آدمی اوسی کی ساتھ ہوتا ہے
جس سے محبت رکہتا ہے ٦ اونمین سے کئی روحین زانیون کی تنور مین رہتی ہین ٧ اور چند روحین ہین کہ وہ خون کی نہر مین ہین الی غیر ذلک پس ارواح سعید
وشقی کی واسطی ایک مستقر نہین ہے اور سب کے واسطی باوجود اختلاف محل رتباین مقر کے ایک اتصال ہے جسمونکی ساتھ قبور مین تاکہ جو نعیم وعذاب کہ اونکی لیئے لکہا گیا ہے
وہ اونکو حاصل ہو تمام ہوا کلام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے جو ذکر کیا ہے کہ ارواح کو اجساد کے ساتھ
ایک اتصال ہے اور نعیم وعذاب مین روح وجسم مشترک ہین سو اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو امام احمد نے زہد مین وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے کہ حزقیل علیہ السلام
نے کہا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اوسنے مجہے اوٹہا لیا یہان تک کہ مجہے ایک چٹیل میدان مین رکہدیا وہ لڑائی کی جگہ تہی ناگاہ اوسمین دس ہزار مقتول تہے
کہ اونکی گوشت متفرق اور اونکی جوڑ بند جدا جدا ہو چکے تہے کہتے ہین کہ مین نے اونکو پکارا ناگاہ ہر ہڈی اپنی جوڑ کی طرف آگئی پہر اوسپر گوشت اُگا پہر چمڑا پہیلا
اور مین دیکہہ رہا ہون مجہسے کہا گیا کہ تو اونکی روحون کو پکار مین نے اونکو پکارا ناگاہ ہر روح اپنے جسم کی طرف آگئی جب وہ بیٹہ گئی تو مینے اونسے پوچہا تم کہان تہے
کہا جسوقت ہم مری اور حیات نے ہمسے مفارقت کی تو ہمکو ایک فرشتہ ملا اوسکو میکائیل کہتے ہین کہا آؤ تمہاری اعمال کو اور لو تمہاری اجر اسی طرح ہمارا طریقہ ہے تم مین
اور اونمین جو تم سے پہلے تہے اور اونمین جو تمہاری بعد آنیوالے ہین پہر اوسنے ہمارے اعمال مین نظر کی تو ہمکو پایا کہ ہم بتون کو پوجتے تہے اوسنے کیڑون کو ہمارے
جسمون پر مسلط کیا اور روحین الم پانی لگین اور غم کو ہماری روحون پر مسلط کیا اور ہماری جسم الم پانے لگے ہم اسی طرح معذب ہوتے رہے یہانتک کہ تو نے ہم کو
پکارا قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ حدیثین اسپر دلالت کرتی ہین کہ شہدار کی روحین خاصۃً جنت مین ہین نہ غیر شہدار کی اور حدیث کعب ونحوہ کی شہدائیہ
محمول سے رہے غیر شہدا سو کبہی تو اونکی روحین آسمان مین ہوتی ہین نہ جنت مین اور کبہی فنیۂ قبور پر ہوتی ہین اور کہا گیا ہے کہ وہ علی الدوام ہر جمعہ کو اپنی قبور کی
زیارت کرتی ہین اور ابن العربی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ حدیث جریدہ کے ساتھ اسپر استدلال کیا جاتا ہے کہ ارواح قبرون مین ہین منعم ہون یا معذب پہر قرطبی نے
کہا ہے کہ بعض شہدا کی روحین جنت سے خارج بہی ہوتی ہین جیسا کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مین آیا ہے کہ بارق نہر پر باب جنت مین اور یہ اوس وقت ہے
کہ جنت سے اونکو دین یا آدمیونکی حقوق مین سے کسی چیز نے روکا ہو اور ابو موسی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

ان اعظم الذنوب عند اللہ ان یلقی اللہ عبد بعد الکبائر التی نہی اللہ عنہا ان یموت رجل وعلیہ دین لا یدع لہ قضاء اخرجہ ابو داؤد بعض علماء طرف
گئے ہین کہ ساری مومنین کی روحین جنۃ الماوی مین ہین اور اسی لیے اوسکا نام جنۃ الماوی رکہا گیا ہے کیونکہ روحین طرف اوسکی ٹہکانا پکڑتی ہین اور وہ
زیر عرش ہے سو وہ اوسکی نعیم سے مزہ اوٹہاتی ہین اور اوسکی ہوای طیب کہاتی ہین قول اول صحیح تر ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اپنی فتاوی مین فرماتی ہین کہ ارواح
مومنین کی علیین مین اور ارواح کفار کی سجین مین ہین اور ہر روح کو اپنے جسم کے ساتھ ایک ایسا اتصال معنوی ہے کہ اوس اتصال کو ساتھ مشابہ نہین ہے
جو کہ حیات دنیا مین تہا بلکہ وہ چیز کہ اوسکی ساتھ زیادہ تر مشابہ ہے حال سونے والے کا ہے اگرچہ وہ براہ اتصال سونے والے کے حال سے بہی زیادہ تر شدید ہے
فرمایا اور اسی کے ساتھ جمع کیجاتی ہے درمیان اوسکی جو وارد ہوا ہے کہ مقر ارواح کا علیین مین ہے یا سجین مین اور درمیان اوسکی جو کہ ابن عبد البر نے جمہور سے نقل کیا
ہے کہ ارواح نزدیک افنیۂ قبور کے ہین فرمایا اور باوجود اسکے وہ تصرف مین ماذون ہین اور ٹہکانا پکڑتی ہین طرف اپنے محل کی علیین یا سجین سے فرمایا او
جسوقت نقل کیا جاتا ہے میت ایک قبر سے دوسری قبر کی طرف تو اتصال مذکور مستمر رہتا ہے اور اسی طرح جبکہ اجزا متفرق ہوجاوین انتہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ
فرماتی ہین کہ یہ جو حافظ نے ذکر کیا کہ باوجود ہونے مقر کے علیین مین اونکو تصرف مین اذن ہے سو اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو ابن عساکر نے طریق ابن اسحق
سے روایت کیا ہے کہا مجہو حسین بن عبد اللہ بن عباس نے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بعد اسکی کہ جعفر مقتول ہوچکی تہی مقرر گذرا مجہپر آج کو
رات جعفر ایک گروہ ملائکہ کے پیچہے جاتا تہا اور اوسکے دو جناح تہی اونکے قوادم خون سے رنگین تہے ارادہ بیشہ کا رکہتے تہی یہ ایک شہر ہے یمن مین اور ابن عدی نے
حدیث علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اخراج کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مینے دیکہا جعفر کو ایک گروہ مین فرشتون کی کہ وہ خوشخبری
دیتے تہے بیشہ والون کو باران کی اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اخراج کیا ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹہے ہوئے تہی اور اسما بنت عمیس آپ سے
قریب تہین کہ آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا ای اسما یہ جعفر ہے ہمراہ جبریل و میکائیل کی اونہون نے گذر کیا پہر ہمپر سلام کیا اور مجہی خبر دی کہ اوسنے مشرکین کی
ملاقات کی فلان فلان دن کہا پس پونہچا مین میرے جسم مین میرے مقادیم سے تہتر طعنہ و ضربہ کو پہر مینے نشان کو اپنے داہنے ہاتہ مین لیا وہ کاٹا گیا پہر مینے اوسکو
بائین ہاتہ مین لیا وہ کاٹا گیا پس اللہ نے میری دونون ہاتہون کی عوض دو بازو دیے کہ مین اونکی ساتہ جبریل و میکائیل کے ہمراہ اوڑتا پہرتا ہون اوترتا ہون جنت
سے جہان چاہتا ہون اور کہاتا ہون اوسکے پہلون سے جو چاہتا ہون اسما نے کہا مبارک ہو جعفر کو جو کچہ اللہ نے اوسے خیر دی لیکن مین اس سے ڈرتی ہون کہ لوگ
تصدیق نہ کرین سو آپ منبر پر چڑہین لوگونکو اسکی خبر دین آپ چڑہے پہر اللہ کی حمد و ثنا کی پہر فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب مجہپر گذرا ہمراہ جبریل و میکائیل کی اور
اوسکی دو بازو تہی کہ اللہ نے اوسکی دونون ہاتہون کے عوض اوسے دیے اونسے مجہپر سلام کیا پہر لوگون کو اوسکی خبر دی جو جعفر نے آپکو خبر دی تہی قرطبی رحمہ اللہ تعالی
فرماتی ہین کہ حدیث کعب مین آیا ہے کہ نسمہ یعنی روح مومن کی ایک پرندہ ہے یہ اسپر دلالت کرتی ہے کہ نفس روح طائر ہوجاتی ہے یعنی طائر کی صورت پر نہ یہ کہ وہ
طائر مین ہوتی ہے اور طائر اوسکی لیے ظرف ہوتا ہے اور اسی طرح ایک روایت مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نزدیک ابن ماجہ کے ہے کہ روحین شہدا کی نزدیک اللہ
کی مثل سبز پرندونکی ہین اور ایک لفظ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ ہے کہ روحین پرندونمین جولان کرتی ہین اور لفظ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ سفید
پرندون کی صورتون مین ہین اور ایک لفظ مین کعب سے یہ ہے کہ روحین شہدا کی سبز پرندے ہین قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ سب صحیح تر ہے اس روایت سے
کہ وہ پرندون کی جوف مین ہین قابسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علما نے اس روایت کا انکار کیا ہے کہ وہ سبز پرندون کی پوٹون مین ہین کیونکہ اس وقت وہ محصور و مضیق علیہ
ہوجاوینگی اس قول کا رد یون کیا گیا ہے کہ روایت ثابت ہے اور تاویل کا احتمال ہے باین طور کہ فی بمعنی علی لیا جائے اور معنی یہ ہون کہ اونکی روحین سبز پرندون کے
جوف پر ہین مثل اس قول اللہ تعالی کی و لاصلبنکم فی جذوع النخل ای علی جذوع النخل اور یہ بہی جائز ہے کہ طیر کا نام جوف رکہا جاے کیونکہ اوسکو محیط اور اوسپر
مشتمل ہے قال عبد الحق رحمہ اللہ تعالی غیر عبد الحق نے یون کہا ہے کہ اس سے کوئی مانع نہین ہے کہ وہ حقیقۃً اجواف مین ہون اور اللہ تعالی اجواف کو ارواح کے لیے

کشادہ کردی یہانتک کہ وہ میدان سی بہی زیادہ فراخ ہوجاوین اور ابن دحیہ رحمہ اللہ نے تنویر مین کہاہی کہ ایک قوم کی متکلمین کی یہ کہاہی کہ یہ روایت منکر ہی
اور کہا کہ دو روحین ایک جسد مین نہین ہوسکتی ہین اور یہ محال ہی اونکا یہ قول جہل ہی ساتہہ حقائق کے اور اعتراض ہی سنت ثابتہ پر اسلیے کہ معنی کلام ظاہر ہین
کیونکہ روح شہید کی جو کہ اوسکے جسد کے جوف مین دنیا مین ہتی وہ اور جسد کے جوف مین رکہی جاتی ہے گویا وہ ایک صورت ہے طائر کی سو وہ اُس دوسرے
جسد مین ہوتی ہے جیسے اول جسد مین ہتی اور یہ مدت برزخ کی ہے یہانتک کہ اعادہ اوسکو قیامت کے دن عود کریگا جیسا کہ اوسکو پیدا کیا تہا اور جو بات کہ عقل
مین مستحیل ہی وہ قیام ہے دو حیات کا ایک جوہر سے پہر جوہر اون دونون سی جمیعًا زندہ ہو۔ رہین دو روحین ایک جسد کے جوف مین سو یہ محال نہین ہے
اسلیے کہ ہم کچہہ تداخل اجسام کے تو قائل ہوئے نہین ہین یہ جنین جو اپنی مان کے پیٹ مین ہوتا ہی اور اوسکی روح مان کی روح کی غیر ہی حال آنکہ اون دونون پر
ایک جسد مشتمل ہی اور یہ عجب ہے کہ اوسنے یون کہا جاوے کہ طائر کے لیے ایک روح غیر روح شہدا کی ہی اور وہ دونون ایک جسد مین ہین پہر کس طرح ہوگا
حال آنکہ کہا یہی گیا ہی کہ وہ سبز پرندون کے اجواف مین ہین یعنی صورت مین پرندون کی جیسے تو یہ کہتا ہے کہ مینے فرشتے کو صورت انسان مین دیکہا
اور یہ غایت بیان یعنی وضوح مین ہی انتہی عز الدین بن عبد السلام رحمہ اللہ تعالے اپنی امالی مین اس آیت کی تفسیر مین فرماتے ہین ولا تحسبن الذین قتلوا فی
سبیل اللہ امواتا بل احیاء اگر کوئی کہے کہ مردے سب کے سب اسی طرح ہین پہر کیون تخصیص کی گئی ان لوگونکی تو جواب یہ ہی کہ سب اسطرح نہین ہین کیونکہ موت
اس سی عبارت ہی کہ روح اجساد سے کہینچی جاوی اسلیے کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہے اللہ یتوفی الانفس حین موتہا ای یاخذ ہا وافیۃ من الاجساد یعنی پورا پورا لیتا ہے
نفوس کو اجساد سی اور مجاہد کی روح سبز پرندے کی طرف نقل کیجاتی ہی تو وہ ایک جسد سے دوسرے کی طرف منتقل ہوگئی بخلاف غیر مجاہد کے کہ اونکی روحین اجساد مین
باقی رہتی ہین اور کہا کہ رہی حدیث کعب کی کہ نسمۃ المؤمن الخ سے سو یہ عموم محمول ہی مجاہدین پر اسلیے کہ یہ وارد ہوچکا ہے کہ روح قبر مین ہی اور پہر اوسکا ٹہکانا
جنت و نار سے پیش کیا جاتا ہے اور اسلیے کہ ہم مامور ہین ساتہہ سلام کے قبور پر اور اگر ارواح ادراک نہین کرتین تو اسمین کچہہ فائدہ نہوتا انتہی پس عز الدین نی ارواح
شہدا مین یہ اختیار کیا کہ وہ پرندو مین ہین نہ یہ کہ نفس روحین پرندے ہین اور اسی کی تائید وہ اثر کرتا ہی جو کہ ابن عمرو سی گذر چکا کہ روحین ایک اور جسد مین قریب
ہوتی ہین یہ اگرچہ موقوف ہے تو بہی اسکو حکم مرفوع کا ہے کیونکہ ایسی بات رای سی نہین کہی جاتی ہے حال آنکہ مینے اسکے لیے ایک شاہد مرفوع دیکہا ہی اور ہناد
ابن سری نے کتاب زہد مین بطریق ابن اسحق اسحق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سی روایت کیا ہے کہا ہمکو بعض اہل علم نی حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ شہدا تین ہین سوا دنی شہدا کا نزدیک اللہ کے براہ منزلت رجل خرج منبوذا بنفسہ ومالہ لا یرید ان یَقتُلَ او یُقتَلَ آیا اوسکو سہم غرب
ہوائی تیر جسکا مارنے والا معلوم نہین سو وہ اوسی لگا پس اول قطرہ جو اوسکی خون سی ٹپکتا ہے تو اللہ بخشدیتا ہے واسطے اوسکے جو گذرا اوسکے گناہون سے پہر اوتارتا ہے
اللہ ایک جسد کو آسمان سی رکہتا ہے اوسمین اوسکی روح کو پہر چڑہا لیجاتے ہین اوسکو طرف اللہ کے سو نہین گذرتا ہے کسی آسمان پر آسمانون سی مگر مشایعت
کرتے ہین اوسکی فرشتے یہانتک کہ اللہ کی طرف پہونچاتے ہین جب وہ پہونچ گیا تو سجدے مین گر پڑتا ہے پہر اوسکو حکم ہوتا ہے تو اوسے ستر حلے استبرق کے
پہناتے ہین پہر کہا جاتا ہے لیجاؤ اوسکو اوسکے شہید بہائیون کی طرف پس کرو اوسکو اونکی ہمراہ پہر اوسے اونکی طرف لاتے ہین اور وہ ایک سبز قبے مین ہین
نزدیک دروازے جنت کے نکلتا ہے طرف اونکی صبح کا کہانا اونکا جنت سی جسوقت وہ اپنے اخوان کی طرف پہونچ جاتا ہے تو وہ اوس سی پوچہتے ہین جیسے تم
پوچہتے ہو سوار سی جو پہتر آتا ہے تمہارے بلاد سی کہتے ہین کیا کیا فلان بن فلان نی کہتا ہے فلان مفلس ہوگیا کہتے ہین اوسکا مال کیا ہوا اور اللہ وہ بڑا زیرک
بہت جمع کرنیوالا تاجر تہا ہم اوسکو مفلس شمار نہین کرتی جسکو تم شمار کرتے ہو مفلس تو اعمال ہی سے ہوتے ہین فلان نی اور اوسکی فلان عورت نی کیا کیا کہتا ہے
اوسکو طلاق دیدی کہتے ہین اونکی درمیان کیا ماجرا ہوا یہانتک کہ اوسنی طلاق دیدی واللہ وہ تو اوس پر نہایت فریفتہ تہا کہتے ہین فلان نی کیا کیا کہتا ہے
وہ مجہسے کچہہ پہلے مر گیا کہتے ہین وہ ہلاک ہوا واللہ ہمنے اوسکا کچہہ ذکر نہین سنا اللہ کے دو رستے ہین ایک تو پہیر ہے اور دوسرا ہم سی مخالف ہی سو جب اللہ کسی بندے

کے ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہی تو اوسکا گذر ہوتا ہی ہم پہچان لیتی ہین کہ وہ کیسا ہی اور جب اللہ ارادہ کرتا ہے کسی بندے کی ساتھ شر کا تو اوسکو ہم سی مخالف پہچانتے ہین سوم اوسکا کچھ ذکر نہین منتی الحدیث اور ابن مندہ نے طریق سے عبدالرحمن بن زید بن انعم کے حبان بن جبلہ سے اخراج کیا ہی کہا مجھی پونہچا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہید جس وقت شہید ہوتا ہی تو اللہ تعالی اوتارتا ہے ایک جسد کو مثل خوبصورت جسد کے پہر اوسکی روح سی کہا جاتا ہے کہ تو اوسمین داخل ہو جاوے اپنے جسد اول کی طرف دیکہتا ہی جو اوسکے ساتھ کیا جاتا ہے اور بات کرتا ہے تو گمان کرتا ہی کہ لوگ اوسکا کلام کو سنتے ہین پہر اونکی طرف دیکہتا ہے تو گمان کرتا ہے کہ وہ اوسی دیکہتی ہین یہانتک کہ آتی ہین اوسکے پاس بیبیان اوسکی یعنی حور عین سی تو وہ اوسکو لیجاتی ہین ف

صاحب افصاح رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ منعم جہات مختلف پر ہی ١ اونمین سی وہ ہی کہ طائر ہے شجر جنت مین ٢ بعض وہ ہین کہ سبز پرندونکی پوٹون مین ہین ٣ اونمین سی بعض وہ ہین کہ قندیلون مین زیر عرش بسیرا لیتی ہین ٤ بعض وہ ہین کہ سفید پرندون کی پوٹون مین ہین ٥ بعض وہ ہین کہ پرندون کی پوٹون مین ہین مثل زرازیر کی ٦ بعض وہ ہین جو کہ اشخاص صور مین ہین صور جنت سی ٧ بعض ایک صورت مین ہین جو اونکی واسطی اونکی ثواب اعمال سی پیدا کیجاتی ہی ٨ بعض چرتی ہین اور اپنے جسمون کی طرف آمد و رفت رکہتی ہین اونکی زیارت کرتی ہین ٩ بعض وہ ہین جو ملتی ہین اونکی روحون سی جو کہ قبض کیجاتی ہین اور جو اونکے سوا ہین اونمین سی ١ بعض تو کفالت میکائیل علیہ السلام میں ہین ٢ اور بعض کفالت آدم علیہ السلام مین ٣ اور بعض کفالت ابراہیم علیہ السلام مین قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ قول حسن ہی اخبار کو جمع کرتا ہے تاکہ اونکی آپس مین تدافع نہ ہو امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اسکی تائید وہ بات کرتی ہی جو کہ حدیث اسرا مین نزدیک بیہقی کی دلائل مین اور نزدیک ابن مردویہ کے روایت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سی ہے کہ پہر مین چڑہا طرف دوسرے آسمان کی تو ناگاہ مین ساتھ یحیی وعیسی علیہما السلام کے تہا اور اونکے ساتھ ایک گروہ تہا اونکی قوم سی پہر مین تیسرے آسمان کی طرف چڑہا تو ناگاہ مین ساتھ یوسف علیہ السلام کے تہا اور اونکے ساتھ ایک گروہ تہا اونکی قوم سے پہر مین چڑہا طرف چوتھے آسمان کی تو ناگاہ مین ساتھ ادریس علیہ السلام کی تہا اور اونکی ساتھ ایک گروہ تہا اونکی قوم سی پہر مین چڑہا طرف پانچوین آسمان کی تو ناگاہ مین ساتھ داود علیہ السلام کے تہا اور اونکی ساتھ ایک گروہ تہا اونکی قوم سے پہر مین چڑہا طرف چھٹے آسمان کی تو ناگاہ مین ساتھ موسی علیہ السلام کی تہا اور اونکے ساتھ ایک گروہ تہا اونکی قوم سی پہر مین چڑہا طرف ساتوین آسمان کے تو ناگاہ مین ساتھ ابراہیم علیہ السلام کی تہا اور اونکے ساتھ ایک گروہ تہا اونکی قوم سی مجھسے کہا گیا یہ تیرا مکان اور تیری امت کا مکان ہے پہر آپ نے یہ آیت پڑہی ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوہ وہذا النبی والذین آمنوا اور ناگاہ مین میری امت کی ساتھ تہا وہ دو شطر تہے ایک شطر یعنی نصف پر تو سفید کپڑے تہی گویا کاغذ اور ایک شطر پر سبز کپڑے تہی الحدیث پس یہ حدیث دلالت کرتی ہی تفاوت ارواح پر مراتب مین اور اسپر کہ ہر آسمان مین ایک قوم ہی ف

حکیم ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ روحین برزخ مین جولان کرتی ہین تو دیکہتی ہین احوال دنیا کو اور فرشتون کو کہ وہ آسمان مین آدمیون کی احوال سے بات چیت کرتے ہین اور کوئی روحین عرش کے نیچے ہین اور کوئی روحین جنتون کی طرف اوڑتی پہرتی ہین جدہر چاہتی ہین اپنے اقدار پر سی ہی طرف اللہ کے ایام حیات مین اور بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین مثل اسکے ذکر کیا ہی جبکہ حدیث ابن مسعود کی ارواح شہدا مین اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ذکر کی ہے پہر حدیث بخاری کی براء رضی اللہ عنہ سی وارد کی ہی کہا کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اوسکی لیے ایک دودھ پلانیوالی ہی جنت مین پہر کہا یعنی بیہقی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم علیہ السلام پر اس بات کا حکم لگایا کہ وہ جنت مین دودھ پلائے جاتے ہین حالانکہ وہ بقیع قبرستان مدینہ منورہ مین مدفون ہین اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ درمیان اس حدیث کے کہ روح ایک طائر ہے شجر جنت مین چرتا ہی اور درمیان حدیث عرض مقعد کے کچھ منافات نہین ہی بلکہ اوسکی روح جنت کی نہرون پر وارد ہوتی ہی اور اوسکی پہلون سے کہاتی ہی اور اوسکا ٹھکانا اوسپر عرض کیا جاتا ہی اسلیے کہ وہ اوسمین داخل نہ ہوگی مگر جزا کے دن اس دلیل سی کہ منازل شہدا کی اوسدن وہ نہین ہین جسکی طرف

اونکی روحین برزخ مین ٹہکانا پکڑتی ہین سو پورا دخول جنت کا نہین ہوگا مگر اوسی انسان کو جوکہ روح و بدن سی پورا ہو اور دخول روح کا فقط ایک امر ہی اس سی کم درجہ کا **ف** امام نسفی رحمہ اللہ تعالی بحر الکلام مین فرماتے ہین کہ ارواح چار طرح پر ہین **١** ارواح انبیاء علیہم السلام کی یہ اپنے جسد سی نکلتی ہین اور مثل اپنی صورت کے ہوجاتی ہین مثل مشک کافور کے اور جنت مین ہوتی ہین کہاتی پیتی عیش و آرام کرتی ہین اور رات کو طرف قندیلون کی ٹہکانا پکڑتی ہین جوکہ زیر عرش لٹکی ہوئی ہین **٢** اور شہیدون کی روحین اپنے جسد سے نکلتی ہین اور سبز پرندون کی اجواف مین جنت کی اندر رہوتی ہین اور تنعم کرتی ہین اور رات کو طرف قندیلون کے بسیرا لیتی ہین جوکہ زیر عرش لٹکی ہوئی ہین **٣** اور مطیع و فرمانبردار مومنون کی روحین ربض جنت مین ہین نہ کہاتی نہ تمتع کرتی ہین ولیکن جنت کی طرف دیکھتی ہین **ف** ربض بالتحریک دیوار گرد شہر و کرانہای ہر چیز صراح **٤** اور روحین عاصی گنہگار مومنون کی درمیان آسمان و زمین کی ہوا مین ہوتی ہین **٥** رہین کفار کی روحین سو وہ سیاہ پرندون کے جوف مین اندر سجین کی ساتوین زمین کے نیچے ہین اور وہ اپنے جسدون کی ساتھ متصل ہین سو روحین تو عذاب کیجاتی ہین اور جسد اوس سی الم و درد پاتے ہین جیسے آفتاب آسمان مین ہی اور نور اوسکا زمین مین انتہی **ف** حافظ ابن رجب رحمہ اللہ تعالی احوال قبور مین فرماتے ہین کہ باب نوان ذکر مین محل ارواح موتے کے برزخ مین **١** بلاشک ارواح انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی نزدیک اللہ کے ہین علیین مین اور صحیح مین ثابت ہوچکا ہے کہ آخر کلمہ جسکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت کلام کیا یہ تہا فرمایا اللہم بالرفیق الاعلی اور ایک آدمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کیے گئے وہ کہان ہین کہا جنت مین **٢** رہی شہدا سو اکثر علما راسپر ہین کہ وہ جنت مین ہین اور اس مضمون کی حدیثین کثرت سے آئی ہین جیسے حدیث مسلم کی ابن مسعود سی اور حدیث امام احمد کی و ابوداؤد کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ان دو کے سوا اور ہین جو گذر چکین اور جو نہین گذری ہین اونہین سی ایک یہ ہی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھا خواب پسند آتا تہا تو آپ اپنی گفتگو مین فرماتے تہی کیا دیکھا ہے تم مین سی کسی نے خواب فاذا رأی الرجل الذی لا یعرفہ الرؤیا سأل عنہ فان اخبر عنہ بمعروف کان اعجب لرؤیاہ انس کہتے ہین ایک عورت آئی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مینے خواب مین دیکھا گویا مین نکلی جنت مین داخل ہوگئی مینے ایک وجبہ سنا جس سی جنت گونج گئی ناگاہ مین ساتھ فلان فلان کے ہی یہانتک کہ بارہ آدمی گن ڈالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اس سی پہلے ایک چہوٹا سا لشکر بہیجا تہا پس اونکو لائے اونپر اوجلے کپڑے تھے اونکی گردنون کی رگون سی خون بہتا تہا کہا گیا کہ اونکو نہر بیذخ کی طرف لیجاؤ وہ اوسمین غوطہ دیے گئے پہر نکالے گئے اور منہ اونکے جیسے چودہوین رات کا چاند اور اونکے لیے سونے کی کرسیان لائے اونپر وہ بٹہائے گئے اور ایک سونے کی رکابی لائی اوسمین ایک بسر یعنی گدر کہجور تہی اونہون نے بسرہ سی کہایا جس قدر چاہا وہ اوسکو ایک طرف سی دوسری طرف نہین لوٹتے تھے مگر وہ کہاتے میوے سے جو چاہتے تھے وہ عورت کہتی ہے کہ مینے بہی اونکے ساتھ کہایا پہر اوس لشکر سے بشیر یعنی خوشخبری دینے والا آیا کہا یا رسول اللہ ایسا ہوا اور فلان فلان مارے گئے یہانتک کہ بارہ آدمی گن ڈالے آپ نی فرمایا عورت کو میری پاس لاؤ فرمایا تو اپنا خواب اس شخص سی بیان کر اوس آدمی نے کہا وہ ایسا ہی ہی جیسا کہ اس عورت نے کہا فلان فلان مارے گئی اخرجہ احمد وابن ابی الدنیا و ابو یعلی عن انس اور مجاہد سی مروی ہی کہ شہدا جنت مین نہین ہین ولیکن جنت سی اونکو رزق دیا جاتا ہی آدم بن ابی ایاس نی مجاہد سے اس آیت کی تفسیر مین ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء الآیۃ روایت کیا ہی کہ وہ زندہ ہین نزدیک اپنے رب کے رزق دیے جاتے ہین جنت کے پہلون سی اور اوسکی ہوا پاتے ہین اور اوسمین نہین ہین اور کہی اسکی ہی مانند ابن عباس سی استدلال کیا جاتا ہے کہ شہدا نہر بارق پر ہین باب جنت مین کیونکہ یہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ نہر خارج جنت مین ہی اس استدلال کا یون جواب دیا ہی کہ ابن اسحق اسکا راوی مدلس ہی اوسنی تحدیث کی تصریح نہین کی ہی اور شاید یہ عموم شہدا مین ہو اور وہ جو قندیلون مین زیر عرش ہین خواہ اس شہدا ہون یا سا مراد شہدا سی اس جگہ وہ شہید ہون جو کہ اللہ کی راہ مین مارے نہین گئے ہین جیسے مطعون مبطون غریق وغیرہ اونہین سی جنپر نص وارد ہوئی ہی کہ وہ شہید ہین

الرفیق

لہ یکبارگی از زندان [illegible] یعنی [illegible]

کہ حدیث کا لفظ [illegible] یعنی [illegible]

دیا۔ اور سارے مومنین ہین اسلیے کہ کبھی شہید کا اطلاق اوسپر بھی ہوتا ہے جسنے اپنے ایمان کو محقق کیا اور اوسکی صحت کی شہادت دیجئیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ہر مومن صدیق و شہید ہے کہا گیا ای ابوہریرہ تم کیا کہتے ہو کہا پڑہو الذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربھم براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی راوی ہین کہ آپ نی فرمایا مومن میری امت کے شہدا ہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑہی رہے بقیہ مومنین سوا شہدا کے سو وہ اہل تکلیف ہین اور انکے غیر پس اطفال مومنین کی جمہور اسپر ہین کہ وہ جنت مین ہین امام احمد رحمہ اللہ نے اسپر اجماع نقل کیا ہی روایت جعفر بن محمد مین ہی لیس فیھم اختلاف انھم فی الجنۃ اور روایت میمونی مین کہا ہی وَاَحَدٌ یشک انھم فی الجنۃ اور اسی طرح شافعی رحمہ اللہ نے اسپر نص کی ہی کہ وہ جنت مین ہین اور سلف سی صریحا آیا ہی کہ اونکی روحین جنت مین ہین اور ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ اطفال مومنین کی واسطے عموما اسکی گواہی نہین دیجاتی ہی کہ وہ جنت مین ہین اور نہ اونکی آحاد کی لیے شہادت دیجاتی ہی اور شاید یہ اس طرف رجوع کرتا ہے کہ طفل معین کی باپ کے واسطے ایمان کی شہادت نہین دیجاتی ہی تو اس وقت اوس طفل کی لیے اوسکی شہادت نہین دیجائیگی کہ وہ اطفال مومنین سی ہے پس اونکی آحاد مین وقف ہوگا بسبب وقف کی ایمان مین اونکے باپون کی اور یہ قول کسی ایک امام سی صریحا ثابت نہین ہوا ہے صرف اونکی عمومات کلام سی لیا گیا ہے اور سوا اسکے نہین ہی کہ اس سی ارادہ اطفال مشرکین کا کیا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ نی حدیث صغارھم دعامیص الجنۃ الحدیث ونحوہ کے ساتھ استدلال کیا ہے اور امام احمد نے کہا کہ جب اوسکی مان باپ کی لیے اوسکی سبب سی دخول جنت کی امید کیجاتی ہی تو پہر اوسمین کیون شک کیا جاتا ہی رہے مکلف مومنین سی سوای شہدا کے سو اونمین علماء نے قدیما وحدیثا اختلاف کیا ہے پس امام احمد رحمہ اللہ نے اسپر نص کی ہی کہ مومنون کی روحین جنت مین ہین اور کفار کی روحین آگ مین اور حدیث کعب بن مالک وام ہانی وابوہریرہ وام مبشر وعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم ونحوہا سے استدلال کیا ہی اور ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ سی مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب سی علیین وسجین کا پوچہا تو کعب نے کہا کہ علیین تو ساتوان آسمان ہی اوسمین ارواح مومنین ہین رہا سجین سو وہ ساتوین زمین ہی اوسمین ارواح کفار ہین نیچے حد ابلیس کے اور یہ بات دلیلون سی ثابت ہوچکی ہے کہ جنت ساتوین آسمان کی اوپر ہی اور دوزخ ساتوین زمین کے نیچے ہے جن حدیثون سی اسکی لیے استدلال کیا گیا ہے اونمین سی یہ حدیثین ہین ۱ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ کسی نی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی خدیجہ کا پوچہا فرمایا مینے اوسکو دیکہا ہی ایک نہر پر جنت کی نہرون سی ایک گہر مین قصب سی کہ اوسمین نہ بیہودہ بکنا ہی اور نہ رنج اخرجہ البزار والطبرانی ۲ حضرت فاطمہ علیہا السلام سی مروی ہی کہ اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہماری مان خدیجہ کہان ہین فرمایا ایک گہر مین قصب سی کہ اوسمین نہ بیہودہ بکنا ہی اور نہ رنج درمیان مریم اور آسیہ زن فرعون کے مینے کہا اس قصب یعنی نے سے فرمایا نہین بلکہ قصب سی جو کہ موتی و یاقوت سی پرویا ہوا ہی اخرجہ الطبرانی بسند منقطع ۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ اسلمی کو رجم کیا جسنے آپکے روبرو زنا کا اقرار کیا تہا تو فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتہ مین میری جان ہی وہ اب جنت کی نہرون مین ہی اوسمین غوطہ مار رہا ہے اخرجہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وابو داؤد ۴ ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی راوی ہین کہ آپ نی فرمایا جسکی روح نی جسم سی مفارقت کی اور وہ تین باتون سی بری ہی تو وہ جنت مین داخل ہوا کبر و غلول یعنی خیانت اور دین سی اخرجہ احمد والترمذی وابن ماجہ **ف** ایک گروہ نی کہا کہ روحین زمین مین ہین پہر اختلاف کیا سو ایک فرقے نے کہا کہ روحین افنیۂ قبور پر مستقر رہتی ہین یہ ابن وضاح کا قول ہی اور ابن حزم نی اسکی حکایت عامۂ اصحاب حدیث سی کی ہی اور ابن عبد البر نے اسکو ترجیح دی ہی کہ روحین شہدا کی جنت مین ہین اور غیر شہدا کی روحین افنیۂ قبور پر ہین چرتی ہین جہان چاہتی ہین اور مردون پر سلام عرض کرنے اور عرض مقعد کی حدیثون کی ساتھ استدلال کیا ہی حال آنکہ اسمین اسپر دلیل نہین ہی کہ روحین جنت مین نہین ہین کیونکہ عرض تو جسم پر ہے اور روح کی لیے اوسکی ساتھ اتصال ہی اور نری روح جنت مین ہی اور اسی طرح اہل قبور پر سلام کرنا اسپر دلالت نہین کرتا ہی کہ اونکی روحین افنیۂ قبور پر مستقر رہتی ہین اسلیے کہ قبور انبیاء و شہداء پر سلام کیا جاتا ہی حال آنکہ

ل اصل لفظ پشید الاطفال المومنین ہے اور دو نسخون مین لفظ لاکہ نہین ہی اور یہی ٹہیک معلوم ہوتا ہے

۲ جمع دعموص وھی دویبۃ تکون فی مستنقع الماء والمراد انھم سیاحون فی الجنۃ دخالون فی منازلھا لا یمنعون من موضع کما ان الصبیان فی الدنیا لا یمنعون من الدخول علی الحرم

۳ جمیع البحار ... تحت الارض السابعۃ السفلی

۴ ... لا صخب فیہ ولا نصب ای لا صیاح ولا تعب ای لا رفع صوت ولا تعب ...

اونکی روحین علیین مین ہین لکن اونکے لیے باوجود اسکے ایک اتصال سریع ہے ساتھ جسم کے اور اسکی کنہ وکیفیت کو حقیقۃً نہین جانتا ہی مگر اللہ عزوجل اور جو
حدیثین کہ اس بات مین مروی ہین کہ سونے والے کی روح عرش کیطرف چڑہائی جاتی ہے یہ باوجود تعلق روح کی ساتھ بدن کی اور سرعت عود روح کی طرف بدن
کے وقت اوسکی بیداری کی اسکی شہادت دیتی ہین پس ارواح مردون کی جو کہ اپنے ابدان سے متجرد ہین اولٰے تر ہین ساتھ عروج کی طرف آسمان کی اور ساتھ
عود کے طرف قبر کے ایسی سرعت مین اور ایک فرقے نے کہا کہ روحین زمین کی ایک موضع مین جمع کیجاتی ہین سو ارواح مومنین کی جابیہ مین جمع کیجاتی ہین اور
نزدیک بعض کی چاہ زمزم مین اور روحین کفار کی چاہ برہوت مین جمع کیجاتی ہین و رجحہ القاضی ابو یعلی من الحنابلۃ فی کتاب المعتمد اور یہ مخالف ہے
نص امام احمد رحمہ اللہ کے کہ ارواح کفار کی نار مین ہین اور شاید چاہ برہوت کو جہنم کے ساتھ ایک اتصال ہے اوسکی تہ مین جیساکہ بحر مین مروی ہے کہ اوسکے نیچے
جہنم ہے اور ابو عمر احمد بن محمد نیشاپوری کی کتاب حکایات مین حامد بن یحیی بن سلیم سے مروی ہے کہا کہ مکے مین ہمارے پاس ایک آدمی اہل خراسان سے تہا
امانتین رکہا کرتا تہا پہر اونکو ادا کیا کرتا ایک آدمی نے اوسکے پاس دس ہزار دینار امانت رکہی اور غائب ہوگیا اور خراسانی کو موت آئی اوسنے اپنی اولاد سے کسی کو بہید
امین نہ سمجہا تو اونکو اپنے کسی گہر مین دفن کردیا اور مرگیا پہر امانت والا آدمی آیا اور اوسکی بیٹون سے پوچہا اونہون نے کہا ہم کو اوسکا کچہ علم نہین ہے تو اوسنے علماء سے پوچہا
جو کہ مکے مین تہی اور وہ اوس زمانے مین بہت تہی علماء نے کہا ہم اوسکو گمان نہین کرتے مگر اہل جنت سے اور ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ روحین اہل جنت کی زمزم مین ہین
جسوقت تہائی یا آدہی رات گذر جاوی تو تو زمزم پر جا اور اوسکے کنارے پر کہڑا رہ پہر اوسکو پکار ہم امید کرتے ہین کہ وہ تجہے جواب دیگا اگر وہ تجہے جواب دی تو تو اوس سے
اپنے مال کا پوچہنا وہ گیا جیساکہ اونہون نے کہا تہا پہر اوسنے ایک بار دو بار سہ بار پکارا اوسنے جواب نہ دیا تو وہ علماء کی طرف لوٹ کے آیا کہا مینے تین بار پکارا مجہے جواب
نہ ملا علماء نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا ہم تیرے صاحب کو گمان نہین کرتے مگر اہل نار سے تو یمن کی طرف جا اوسمین ایک وادی ہے اوسکو برہوت کہتے ہین اوسمین ایک
کنوان ہے اوسکو باہوت کہتے ہین اوسمین اہل نار کی روحین ہین تو اوسکے کنارے پر کہڑا رہ پہر اوسکو اوس وقت پکار جسوقت کہ تو نے زمزم مین پکارا تہا وہ گیا جیساکہ
اوس سے کہا گیا تہا رات کو پہر پکارا ای فلان بن فلان مین فلان بن فلان ہون اوسنے اول آواز مین اوسکو جواب دیا۔ اور باقی حکایت کتاب سے ساقط ہوگئی قال ابو عمر
حدثنا ابو بکر بن محمد بن عیسی الطرطوسی حدثنا حامد بن یحیی بن سلیم الخ صفوان بن عمرو کہتے ہین مینے عامر بن عبد اللہ ابو الیمان سے سوال کیا کیا
نفوس مومنین کیلیے کوئی جگہ جمع ہونیکی ہے کہا کہتے ہین کہ وہ زمین جسکی حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان الارض یرثہا عبادی الصالحون وہی زمین ہے
جسمین مومنین کی روحین جمع کیجاتی ہین یہانتک کہ بعث ہو اخرجہ ابن مندہ وھذا غریب جدا وتفسیر الآیۃ بذلک اغرب اور ابن مندہ نے شہر بن حوشب
سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف لکہا اوسنے ملتقی ارواح اہل جنت اور ارواح اہل نار کا سوال کرتے تہے ابی نے کہا کہ
ارواح اہل جنت کی تو جابیہ مین ہین اور ارواح کفار کی حضرموت مین ایک گروہ صحابہ نے کہا کہ روحین نزدیک اللہ کے ہین یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
صحیح ہوئی ہے ابن مندہ نے بطریق شعبی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ارواح موقوف ہین نزدیک رحمن کی اپنے موعد کا انتظار کرتی ہین یہانتک
کہ اونمین نفخ کیا جائے وھذا لاینافی ماوردت بہ الاخبار من محل الارواح علی ما سبق اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ روحین بنی آدم کی نزدیک اونکے باپ
آدم علیہ السلام کے اونکے داہنی بائین طرف ہین اسلیے کہ حدیث صحیحین مین قصہ اسرا مین آیا ہے کہ جب دروازہ کہولا گیا تو ہم آسمان پر چڑہے تو ناگاہ ایک مرد بیٹہا
ہوا ہے اوسکے داہنی طرف اسودے ہین اور اوسکی بائین طرف اسودے ہین جسوقت وہ اپنی داہنی طرف دیکہتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائین طرف نظر کرتا ہے تو روتا ہے
مینے جبرئیل علیہ السلام سے کہا یہ کون ہے کہا آدم اور یہ اسودے انکے داہنی بائین طرف انکی اولاد کی روحین ہین سو انمین سے داہنی طرف والے اہل جنت ہین اور جو
اسودے کہ انکے بائین طرف ہین اہل نار ہین سو جب وہ اپنی داہنی طرف دیکہتے ہین تو ہنستے ہین اور جسوقت اپنی بائین طرف دیکہتے ہین تو روتے ہین الحدیث
اور ظاہر اس لفظ کا اسکو مقتضی ہے کہ روحین کفار کی آسمان مین ہین اور یہ قرآن وحدیث دونو کے مخالف ہے کیونکہ آسمان روح کافر کے لیے نہین کہولا جاتا ہے

اور بعض طرق حدیث مین وہ چیز وارد ہوئی ہی کہ اشکال کو دور کرتی ہے لفظ اشکا یہ ہے کہ نا گاہ اوپر اونکی ذریت کی روحین پیش کیجاتی ہین سو جبکہ
روح مومن کی ہوتی ہی تو وہ کہتے ہین روح طیب ہی اسکو علیین مین رکھو اور جب روح کافر کی ہوتی ہی تو کہتے ہین روح خبیث ہی اسکو سجین مین رکھو الحدیث سو
اسمین یہ ہی کہ سماء دنیا مین ارواح اونکی ذریت کی اوپر عرض کیجاتی ہین اور وہ امر کرتے ہین ارواح کی رکھنے کا اونکے مستقر مین پس اسمین اسپر دلالت نکلی کہ
محل استقرار ارواح کا آسمان مین نہین ہی **ف** ابن حزم رحمہ اللہ نے یہ زعم کیا ہی کہ اللہ تعالی نے ارواح کو جملۃ قبل اجساد کی پیدا کر دیا ہے اور اونکو ایک برزخ
مین رکھدیا ہی اور وہ برزخ نزدیک منقطع عناصر کے ہے جہان نہ پانی ہے نہ مٹی نہ ہوا نہ آگ اور جس وقت وہ اجساد کو پیدا کرتا ہی تو اون روحون کو اونمین
داخل کر دیتا ہے پہر اونکا اعادہ کرتا ہی نزدیک اونکے قبض کے طرف اوسی برزخ کی اور انبیاء و شہداء کی روحین جلدی سی طرف جنت کی بہیجدی جاتی ہین
اور یہ ایک ایسا قول ہی کہ مسلمانون مین سی کسی نے اوسکو نہین کہا اور نہ یہ اونکی کلام کی جنس سی ہے یہ تو جنس کلام متفلسفہ سی ہے **ف** متکلمین کی ایک
گروہ سی یہ قول منقول ہی کہ ارواح اجسام کے مرنے سے مرجاتی ہین اور اس قول کی نسبت معتزلہ کی طرف کی گئی ہی ایک جماعت فقہاء اندلس قدیما اس قول کے
قائل ہوگئی اونمین سی عبد الاعلی بن وہب بن محمد بن عمر بن لبابہ ہین اور اونکی متاخرین مین سی جیسے سہیلی اور ابو بکر بن العربی علماء نے اس قول کا سخت انکار
کیا ہی یہانتک کہ سحنون بن سعید وغیرہ نے کہا کہ یہ قول اہل بدع کا ہی نصوص کثیرہ جو کہ بقاء ارواح پر بعد مفارقت ابدان کی دلالت کرتے ہین وہ اس قول کا
رد و ابطال کرتی ہین **ف** فرق درمیان حیات شہداء اور مومنین غیر شہداء کے جنکی روحین جنت مین ہین دو وجہ سی ہی **ایک وجہ** یہ ہی کہ ارواح شہداء
کے لیے اجساد پیدا کیے جاتے ہین اور وہ طیور ہین جنکی پوٹون مین وہ روحین ہوتی ہین تاکہ اونکی نعیم کامل ہو اور اون روحونکی نعیم سی زیادہ تر کامل ہو جوکہ
اجساد سی مجرد ہین اسلیے کہ شہداء نے اپنی اجساد کو قتل فی سبیل اللہ کے واسطے صرف کر دیا سو اونکی عوض یہ اجساد برزخ مین دی گئی **دوسری وجہ** یہ ہی کہ
شہداء کو جنت سی رزق ملتا ہی اور اسکی مثل غیر شہداء کے حق مین ثابت نہین ہوا گو یہ آیا ہی کہ انهم یعلقون فی شجر الجنة یعنی جنت کے درختون مین چرتی
ہین کسی نے کہا اسکے معنے تعلق ہین بعض نے کہا کہ کہا تا ہے درخت سی بہرحال مساوات غیر شہداء کی شہداء سی اونکی کمال تنعم اکل مین لازم نہین آتی ہی واللہ اعلم
رہی وہ حدیث جسکو ابن سنی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت قبرستان مین داخل ہوتی تو فرماتے السلام علیکم
ایتها الارواح الفانية والابدان البالية والعظام النخرة التي خرجت من الدنيا وهي بالله تعالى مؤمنة اللهم ادخل عليهم روحا منك وسلاما منك
وسلاما منا سو باوجود اسکی ضعف سند کے یون تاویل کی گئی ہی کہ مراد فناء ارواح سی جانا اونکا ہی اجساد مشاہد محسوس سی ہی **ف** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی
فرماتے ہین کہ نفس کے لیے چار گہر ہین ہر گہر پہلے گہر سے زیادہ تر بڑا ہے ۱ ماں کا پیٹ یہ جگہ حصر و تنگی و غم اور تین تاریکیون کی ہی ۲ یہ گہر جسمین نشو و نما
پایا اور اس سی مالوف ہوا اور اسمین خیر و شر کمایا ۳ برزخ یہ اون گہرون سی زیادہ تر بڑا اور کشادہ و فراخ ہی اس گہر کی نسبت اوسکے ایسی ہی جیسی کہ پہلے گہر کو
اسکی ساتھ نسبت ہی ۴ وہ گہر ہے جسکے بعد اور کوئی گہر نہین ہی دار القرار جنت یا نار اور نفس کے لیے ہر گہر مین ان گہرون سی ایک حکم و شان ہے کہ غیر ہے دوسرے
گہر کی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حافظ ابن قیم نے جو بات تیسرے گہر مین ذکر کی ہی اوسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو ابن ابی الدنیا نے مرسل سلیم بن عامر
حبابری سی روایت کیا ہی کہ مثل مومن کی دنیا مین جیسے بچہ اوسکی ماں کی پیٹ مین جسوقت وہ اوسکے پیٹ سی نکلتا ہی تو اپنی مخرج پر روتا ہی یہانتک کہ جب اسنے
روشنی کو دیکھا اور دودہ پیا تو وہ دوست نہین رکھتا ہے کہ اپنے مکان کی طرف رجوع کری اور اسی طرح مومن موت سی گہبراتا ہی پہر جبکہ وہ اپنے رب کی طرف
پہنچتا ہے تو دوست نہین رکھتا ہے کہ دنیا کی طرف رجوع کری جیسے جنین دوست نہین رکھتا ہے کہ اپنے ماں کے پیٹ کی طرف رجوع کری ۲ ابن ابی الدنیا
نے مرسل عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہ ایک آدمی مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دنیا سی کوچ کر گیا سو اگر وہ راضی ہو
تو اوسی خوش نہین کرتا ہی یہ کہ دنیا کی طرف رجوع کری جیسے خوش نہین کرتا ہے ایک تمہاری کو یہ کہ اپنے ماں کے پیٹ کی طرف رجوع کری ۳ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول

مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین تشبیہ دی مینی مومن کے نکلنے کو دنیا سے مگر مثل نکلنے بچے کے اوسکی مان کے پیٹ سے اوس غم وتاریکی سی طرف راحت دنیا کے ف امام یافعی رضی اللہ عنہ نے کفایۃ المعتقد مین شیخ عمر بن الفارض رضی اللہ عنہ سے حکایت کیا ہے کہ وہ ایک مرد کے جنازے مین حاضر ہوئی یہ شخص اولیاء اللہ مین سے تھے کہتے ہین جب ہم اوس پر نماز پڑھ چکی ناگاہ جو یعنی مابین زمین و آسمان سبز پرندون سے بھر گیا اونمین سے ایک بڑا پرندہ آیا اوسنے اونکو نگل لیا پھر اوڑ گیا کہتے ہین کہ مینے اس سے تعجب کیا تو ایک آدمی نے مجھسے کہا یہ آدمی ہوا سے اوترا اور نماز مین حاضر ہوا تھا تو تعجب نہ کر اسلیے کہ شہیدون کی روحین سبز پرندون کے پوٹون مین ہین جنت مین چرتی ہین یہ تو تلوارون کی شہید ہین رہی محبت کے شہید سو اونکے اجساد ارواح ہین امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسی کے مشابہ وہ حکایت ہی جسکو ابن ابی الدنیا نے ذکر موت مین زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہتے ہین کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص پہاڑ کے غار مین لوگون سے کنارہ کش ہوگیا تھا اوسکی وقت کے لوگ جب قحط مین مبتلا ہوتے تو اوس سے استغاثہ کرتے وہ اللہ سے دعا کرتا اللہ اونکو پانی دیتا تھا وہ مرگیا لوگ اوسکی تجہیز و تکفین مین لگے وہ اس حال مین تھی کہ ناگاہ ایک سریر یعنی تخت ابر آسمان مین حرکت کرتا ہی یہانتک کہ اوسکی طرف پونہچا ایک شخص کھڑا ہوگیا اوسنے اوسکو لیا اور اوس تخت پر رکھدیا وہ تخت بلند ہوگیا اور لوگ اوسکی طرف دیکھ رہی ہین ہوا مین یہانتک کہ اونسی غائب ہوگیا ۱۲ اور اسی کی تائید وہ حکایت بھی کرتی ہی جسکو بیہقی و ابو نعیم دونون نی دلائل نبوت مین عروہ سی نقل کیا ہی کہ عامر بن فہیرہ بئر معونہ کے دن مارے گئے اون لوگونمین جو کہ مقتول ہوئے اور عمرو بن امیہ ضمری قید ہوگئے تو عامر بن طفیل نی عمرو سی کہا کیا تو اپنی اصحاب کو پہچانتا ہی عمرو نے کہا ہان پھر اونمین یعنی مقتولون مین گشت کیا اور عامر نے عمرو سے اونکے نسب پوچھنے شروع کیے کہا تو اونمین سے کسیکو گم پاتا ہی کہا ایک مولی کو ابو بکر کے گم پاتا ہون جسکو عامر بن فہیرہ کہتی ہین عامر نے کہا وہ تم مین کیسا تھا کہا وہ ہماری افضل لوگونمین سے تہا عامر نے کہا مین تجھی اوسکی خبر نہ دون آنی یعنی ایک شخص کی طرف اشارہ کیا اوسکو نیزہ مارا پھر اپنے نیزے کو کھینچا پس اوس آدمی یعنی عامر بن فہیرہ کو اوپر کی جانب آسمان مین لیگئی یہانتک کہ واللہ مین اوسی نہین دیکھتا تھا اور اوسکا قاتل ایک مرد تھا کلاب سی اوسکو جبار بن سلمی کہتے تھے وہ ضحاک بن سفیان کلابی کے پاس آیا پھر مسلمان ہوگیا اور کہا مجھی اسلام کی طرف اوس چیز نے بلایا جو کہ مینے مقتل عامر بن فہیرہ سی دیکھی کہ اوسکو آسمان کی طرف بلند اوٹھا لیگئے ضحاک نے اوسکے اسلام کا اور جو مقتل عامر سے دیکھا تھا اوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لکھا آپ نے فرمایا کہ ملائکہ نے اوسکے جثے کو چھپا دیا اور وہ علیین مین اوتارا گیا ۱۲ بیہقی نی بوجہ دیگر اس لفظ سی روایت کیا ہی کہ عامر بن طفیل نی کہا پھر مینے اوسکو دیکھا بعد اسکے کہ وہ مارا گیا آسمان کی طرف اوٹھایا گیا یہانتک کہ البتہ مین دیکھتا ہون طرف آسمان کی درمیان اسکی اور درمیان زمین کے پھر بیہقی نے کہا کہ اس حدیث کو بخاری نے صحیح مین اخراج کیا ہی اور اوسکی آخر مین کہا ہے کہ پھر وہ رکھا گیا کہا پس احتمال ہی کہ وہ اوٹھایا گیا پھر رکھا گیا پھر اسکے بعد گم ہوگیا ہکو مغازی موسی بن عقبہ مین اندر اس قصہ کے روایت کیگئی ہی کہ عروہ بن زبیر نے کہا کہ عامر کا جسد نہین ملا لوگ گمان کرتی ہین کہ فرشتون نی اوسکو چھپا دیا انتہی ۱۴ ابن سعد نے اور حاکم نی کبیر مین بطریق عروہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہا کہ عامر بن فہیرہ آسمان کی طرف اوٹھا لیا گیا سو اوسکا جثہ نہ ملا گمان کرتے ہین کہ فرشتون نی اوسکو چھپا دیا امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ظاہر یہ ہے کہ مراد فرشتون کی چھپانے سی غائب کرنا عامر کا ہی آسمان مین جیسا کہ پہلی روایت مین آیا ہی وارت جثتہ وانزل علیین یعنی اوسکے جثے کو چھپا دیا اور وہ علیین مین اوتارا گیا اور اسی کی نظیر وہ حکایت ہی جسکو احمد و ابو نعیم و بیہقی نے عمرو بن امیہ ضمری سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اونکو جاسوس کرکے تنہا بھیجا کہا مین خبیب کی لکڑی کی طرف آیا اوسپر چڑھا اور مین جاسوسون سی ڈرتا جاتا تھا پھر مینے اوسکو کھولا وہ زمین پر گر پڑا پھر مین تھوڑی دور علیحدہ ہوگیا پھر مینے التفات کیا تو خبیب کو نہ دیکھا گویا اوسکو زمین نگل گئی پھر اب تک خبیب کا کوئی اثر دیکھا نہ گیا سو یہ خبیب بن عدی بھی اونمین سے ہین جنکو فرشتون نی چھپا دیا یا تو آسمان کی طرف اوٹھا لیگئی اور یہی ظاہر ہی یا زمین مین دفن کردیا ابو نعیم نے بھی خبیب کی رفع کا جزم کیا ہی جس جگہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کی موازات و مساوات اور انبیاء کے معجزات کی ساتھ ذکر کی ہی وہان

حکایت

حکایت

یہ کہا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ عیسے علیہ السلام تو آسمان کی طرف اوٹھا لیے گئے تو ہم کہینگی کہ ایک قوم ہماری نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت سی اوٹھا لیگئی جیسی عیسے
علیہ السلام اوٹھا لیے گئے اور یہ زیادہ تر عجب ہی پہر قصہ عامر بن فہیرہ اور خبیب بن عدی کا اور قصہ علا حضرمی کا جو کہ آخر باب احوال موتی مین گذر چکا ہی ذکر کیا ہی جو
حدیثین کہ قصۂ رفع الی السماء کو قوت دیتی ہین اونمین سی ایک وہ حدیث ہی جو کہ جابر رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کی انامل یعنی پور روز احد کاٹی گئی
تو کہا حس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اگر تو بسم اللہ کہتا تو تجہے فرشتے اوٹھا لیتے اور لوگ تیری طرف دیکھتے رہتے یہانتک کہ تجہے جو آسمان مین داخل
کر دیتے اخرجہ النسائی والبیہقی والطبرانی وغیرہم اور جو قصے کہ فی الجملہ مناسق و مناسب قصۂ تغییب کی ہین اونمین سی قصۂ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہی عطاء
خراسانی کہتی ہین کہ اویس قرنی کو سفر مین پیٹ کی بیماری ہوئی یعنی دست ہونے لگے اونکا انتقال ہو گیا لوگون نے اونکی جراب یعنی تہیلی مین دو کپڑے پائے
کہ وہ دنیا کے کپڑون سی نہ تہی اور ایک روایت یہ ہی کہ وہ اون کپڑون سی نہ تہی جنکو بنی آدم پہنتے ہین اور دو آدمی گئی تاکہ اونکے لیے قبر کہو دین وہ آئے اور کہا کہ ہمنی اونکے
لیے ایک پتہر مین کہدی کہدائی قبر پائی گویا ابہی اوس سی ہاتہ اوٹہائے گئے ہین پہر اونکو کفنایا اور دفن کر دیا پہر التفات کیا تو کچہہ نہ دیکہا اخرجہ ابن عساکر من
طریق عن عطاء اس قصے کو امام احمد نے زہد مین بطریق دیگر عبداللہ بن سلمہ سی روایت کیا ہے اوسکے آخر مین یون ہی کہ بعض ہمارے نے بعض سی کہا اگر ہم لوٹی تو
اونکی قبر کو جان لینگی پہر ہم لوٹے تو ناگاہ نہ قبر تہی اور نہ کچہہ اثر تہا اور وہ قصے جو مشابہ و مناظر قصۂ پرندہای سبز ہین اونمین سی ایک وہ قصہ ہی جسکو ابن عساکر
نے ابوبکر بن ریان سی روایت کیا ہے کہا مین حمام بعلہ مین کہڑا ہوا جو کہ مصر مین ہے اور لوگ ذوالنون رضی اللہ عنہ کا جنازہ لائے مینے سبز پرندونکو دیکہا
کہ وہ اونپر چتر فرقتی یعنی مثل ایک چادر سبز کے سایہ کیے ہوئے تہے یہانتک کہ اونکی قبر تک پہونچے جب وہ دفن کر دیے گئی تو وہ غائب ہو گئی **حکایت**
ایک مرد صالح نے اپنی موت سے سال مین خبر دی کہ وہ فلان دن فلان وقت مرینگی پہر اوسی وقت انتقال کیا اور سفید پرندی جو کہ صالحین کی جنازون پر
دکہائی دیتے ہین وہ اونکے جنازے پر سایہ کرتے تہی یہانتک کہ وہ اونکے ساتہ اونکی قبر مین اوتری ذکرہ فی کتاب السر المصون فیما اکرم بہ المخلصون لطاہر
ابن محمد الصدفی فی ترجمۃ سلامۃ الکنانی احد الصالحین اس حکایت کی عبارت مشعر ہی کہ یہ بات صالحین کی جنازونمین معروف و معہود تہی کوئی غریب نادر بات
نہین تہی **حکایت** اسی کتاب مین ترجمۂ مالک بن علی قلانسی رضی اللہ عنہ مین ذکر کیا ہی کہ وہ جب مری اور نماز کے لیے سریر پر رکہی گئی تو لوگون نی دیکہا کہ
جنگل و پہاڑ اور جہانتک نظر جاتی تہی آدمیونسی بہرا ہوا تہا اونپر نہایت سفید کپڑے تہی اوہنون نی لوگونکے ساتہ اونپر نماز پڑہی **حکایت** ابن سعد نی ابو خالد رحمہ اللہ
سے روایت کیا ہی کہ جب عمرو بن قیس ملائی کا انتقال ہوا تو جنگل کو آدمیونسی بہرا ہوا دیکہا اونپر سفید کپڑے تہی جسوقت اونپر نماز ہو چکی اور دفن کر دی گئی تو جنگل مین
کسی کو نہ دیکہا **حکایت** عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہتے ہین کہ ایک رات مین قبرستان مین تہا کہ مینے ایک غمگین آدمی کو سنا کہ وہ اپنی مولی سی
مناجات کر رہا ہے کہتا ہی میری سید تیرا قصد ایک بندی نے کیا ہی جسکی روح تیری نزدیک ہی اور قیاد یعنی رسی اوسکی تیرے ہاتہ مین ہی اور اشتیاق اوسکا تیری طرف
ہی اور اوسکی حسرتین بجہیر مین رات اوسکی بیخوابی ہی اور دن اوسکا بیتابی ہی اور احشاء اوسکے یعنی آنتین جلی ہوئی ہین اور آنسو اوسکے سبقت کرتی ہین تیری دیدار کی شوق
سے اور واسطی حنین کی تیری ملاقات کی طرف نہین ہی اوسکو کوئی راحت سوا تیری اور نہ کوئی آرزو ہی تیری سوا پہر وہ رو دیا اور آسمان کی طرف اپنا سر اوٹہایا اور
ایک چیخ ماری مینے اوسکو ہلایا تو وہ مردہ تہا مین اوسکی مراعات کر رہا تہا کہ ایک قوم کو دیکہا کہ اوہنون نی اوسکا قصد کیا اوسکو نہلایا اوسکو حنوط لگایا کفنایا اوسپر نماز
پڑہی اور دفن کر دیا اور آسمان کی طرف چڑہ گئی اخرجہ ابن الجوزی فی عیون الحکایات بسندہ **حکایت** حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ مین صحرا مین
گیا ناگاہ ایک جنگل تہا اوسمین ایک جوان آدمی کہڑا ہوا نماز پڑہتا تہا اور ناگاہ ایک درندہ جنگل کے دروازے پر بیٹہا ہوا تہا مینے کہا ای جوان کیا تو اس درندی کو
نہین دیکہتا ہی کہا اگر تو اوس سی ڈرتا جسنے درندے کو پیدا کیا ہی تو تجہے بہتر تہا پہر درندے پر متوجہ ہوا کہا تو ایک کتا ہے اللہ کی کتون سی سو اگر تجہی کسی چیز مین
اذن دیا گیا ہے تو مجہی قدرت نہین ہی کہ مین تجہکو منع کرون ورنہ تو چلا جا وہ درندہ پیٹہ پہیر کر بہاگتا ہوا چلا گیا پہر فرشتے ندا کی یا سیدی اسالک بمعاقد العز من

عوشلشان کان لی عند لصخیر فاقضنی الیلث وہ اس کلمی کو پورا نہ کرنے پایا تہا یہانتک کہ دنیا سی مفارقت کر گیا مین اوٹ کی آیا اپنی اصحاب کو زہاد صالحین
سے جمع کیا تاکہ اوسکی تجہیز و تکفین مین مصروف ہون جب ہم اوٹ کی جنگل مین آئے تو اوسمین کسی کو نہ دیکہا اور ایک ہاتف مجہکو پکارتا ہی کہ مین اوسکی آواز سنتا ہون
اور جسم نہین دیکہتا ای ابوسعید تو لوگون کو پہیر لیجا کیونکہ وہ جوان تو اوٹہا لیا گیا اخرجہ ابن الجوزی بسندہٖ **فائدہ بیان مین مستقر شہداء بحر کی حکایت**
عبید بن سعید اپنے باپ سی روایت کرتی ہین کہ ایک وقت حسن رضی اللہ عنہ بیٹہے ہوی تہی اور لوگ اونکی آس پاس تہی کہ ایک آدمی آیا اوسکی آنکہین سفید تہین حسن
نے فرمایا کیا تجہی تیری مان نی ایسا ہی جنا ہی یا یہ بیماری سی ہین کہا ای ابوسعید کیا آپ مجہکو پہچانتے نہین ہین کہا تو کون ہی اوسنی اپنا نسب بتایا تو مجلس مین کوئی ایک
ایسا باقی نہ رہا جو اوسکو پہچانتا ہو کہا تیرا کیا قصہ ہی کہا مینے اپنے سارے مال کا قصد کیا پہر اوسکو جہاز مین ڈالا مین کی ارادی سے چلا پہر ایک سخت ہوا چلی مین
غرق ہو گیا ایک تختے پر کسی کنارے کی طرف جا نکلا وہان تہیر اقریب چار مہینے کے متردد رہا درخت و گہاس سی جو پاتا کہاتا اور چشمون کا پانی پیتا تہا پہر مینے
اپنی جی مین کہا کہ مین ضرور اپنے موہنہ پر چلا جاؤن یعنی کسی طرف موہنہ کرکے چلدون سو یا تو ہلاک ہو جاؤنگا یا نجات پاؤنگا پہر مین چلا مجہی ایک محل دکہائی دیا
اوسکی بنا چاندی کی تہی مینے اوسکے کواڑ کو دہکا دیا ناگاہ اوسکی اندر کئی رواقین تہین اونکے ہر طاق مین ایک ایک صندوق تہا موتی کا اونپر قفل تہی کنجیان
اونکے روبرو رکہی تہین مینے بعض کو کہولا اوسکی جوف مین سی عمدہ خوشبو نکلی ناگاہ اوسمین کئی مردے تہی حریر کے کپڑون مین لپٹے ہوے مینے بعض کو ہلایا تو وہ مردہ
تہے صفت زندہ مین پہر مینے صندوق کو بند کر دیا اور مین نکل آیا اور محل کا دروازہ بند کر دیا اور چلا ناگاہ مجہی دو سوار ملے مینے اونکی مثل خوبصورتی ہین نہین دیکہا
دو ابلق گہوڑون پر سوار تہی مجہسے میرا قصہ پوچہا مینے کہدیا کہا تو آگے بڑہ تو ایک درخت کی طرف پہونچیگا اوسکی نیچے ایک باغ ہی وہان ایک شیخ خوبصورت ہے
وہ نماز پڑہ رہا ہے تو اوس سی اپنی خبر کہہ وہ ابہی تجہے راہ پر لگا دیگا مین چلا ناگاہ ایک شیخ ملے مینے اونپر سلام کیا اونہون نی سلام کا جواب دیا پہر مجہسے میرا قصہ
پوچہا مینے اونسے سب کہدیا جسوقت مینی محل کی خبر اونسی کہی تو وہ گہبرا گئے پہر کہا تو نے کیا کیا مینے کہا کہ صندوقون کو اور دروازون کو بند کر دیا تو چپ ہو رہی اور مجہسی کہا
بیٹہ جا ایک بادل اونپر سے گذرا کہا السلام علیک یا ولی اللہ کہا تو کہان کا ارادہ رکہتا ہی کہا فلان فلان جگہ کا ارادہ رکہتا ہون پس ایک بادل کی بعد دوسرا
بادل اونپر سی گذر کرتا رہا یہانتک کہ ایک بادل آیا کہا تیرا کہان کا ارادہ ہے کہا بصرے کا کہا تو اوتر آ وہ اوتر آیا وہ اونکی آگے ہو گیا کہا تو اس شخص کو اوٹہا لے
یہانتک کہ اسے اسکے گہر تک صحیح سالم پہونچا دے جسوقت مین بادل کی پیٹہ پر ہو گیا تو مینے کہا مین تم سی اوس ذات کے ساتہ سوال کرتا ہون جسنے تمہارا اکرام کیا کہ تم مجہی
خبر دو محل کی اور سوارونکی اور تمہاری کہا محل تو یہی کہ اللہ نے دریا کے شہیدونکا اکرام کیا ہی اور اونپر فرشتونکو مقرر کیا ہی کہ وہ اونکو دریا سی اوٹہا لین اور اونکو اون
صندوقونمین حریر کے کفنونمین لپیٹے ہوے رکہین اور دو سوار وہ دو فرشتے ہین کہ صبح و شام اللہ کی طرف سی اونپر سلام لاتی ہین اور مین خضر ہون اور مینی میرے
رب سی سوال کیا ہی کہ مجہی تمہاری نبی کی امت کے ساتہ حشر کری وہ آدمی کہتا ہے کہ جب مین بادل پر ہو گیا تو مجہی خوف سی ایک ہول عظیم ہو گئی یہانتک کہ میری
یہ حالت ہو گئی جو تم دیکہتے ہو اخرجہ ابوسعید فی شرف المصطفی من طریق احمد بن محمد بن ابی بزۃ حدثنا محمد بن الوزان عن عبید بن سعید عن ابیہ واورد ھذہٖ
القصۃ شیخ الاسلام ابن حجر فی کتاب الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ فی ترجمۃ خضر علیہ السلام **وصل** جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نی مستقر ارواح کی باب مین جس قدر
احادیث و آثار وارد ہوئی ہین اون سب کا ذکر شرح الصدور مین کر دیا ہی چنانچہ اونکا ترجمہ بیان ہو چکا اب مناسب معلوم ہوا کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے
کتاب الروح مین جو کچہہ اس باب کے متعلق بیان فرمایا ہے اوسکا ذکر بہی ہو لیکن وہ بیان بہت طول طویل ہی کیونکہ اونہون نی ہر قول کو مع اوسکی دلیل کی بیان
کرکے مالہ و ماعلیہ پر خوب بحث کی ہی اون سب کا ترجمہ کامل طور پر اس خاکسار نی حدیث برزخ مین کیا ہی یہان اسی قدر کافی ہی کہ ہر قول کو جدا جدا بغیر ذکر دلیل و
رد و قدح کے بیان کر دیا جاوی تا کہ ضبط اقوال ذہن مین رہے وباللہ التوفیق **قول اول** ایک قوم نے کہا کہ روحین مومنین کی اللہ تعالی کے نزدیک جنت
مین ہین شہید ہون یا غیر شہید بشرطیکہ اوسوقت ہے کہ کسی گناہ کبیرہ یا قرض نے اونکو جنت سی نہ روکا ہو اور اللہ تعالی نی رحمت و عفو کے ساتہ اونسی ملاقات فرمائی ہو

مذہب ابوہریرہ وابن عمر رضی اللہ عنہم کا ہے **دوسرا قول** یہ ہی کہ مومنین کی روحین جنت مین نہین ہین نفا جنت مین بہشت کی دروازے پر ہین کہ روح و نسیم
اونسکا اونکی طرف آتا ہی اوسکا رزق اونکو پہونچتا ہے یہ قول مجاہد رضی اللہ عنہ کا ہے **تیسرا قول** یہ ہی کہ روحین اپنی قبرون کی میدانون پر رہتی ہین یہ
ابو عمرو بن عبد البر رحمہ اللہ کا مذہب ہی **چوتھا قول** یہ ہی کہ مومنین کی روحین اللہ تعالے کے نزدیک ہین صرف اتنا ہی کہا اسپر اور کچھ زیادہ نہ کیا حافظ
ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس قول کے قائل نے قرآن شریف کے لفظ کے ساتھ ادب کیا کیونکہ اللہ تعالے نے یہ فرمایا ہے بل احیاء عند ربہم **پانچوان قول**
یہ ہی کہ ارواح مومنین کی جنت مین ہین اور کفار کی نار مین اس قول کو عبد اللہ بن امام احمد نے اپنے والد سے روایت کیا ہی **چھٹا قول** ابن مندہ نے کہا کہ
ایک جماعت صحابہ وتابعین نے کہا ہی کہ ارواح مومنین کی جابیہ مین ہین اور ارواح کفار کی برہوت مین یہ ایک کنوان ہی حضرموت مین ابو محمد بن حزم نے کہا کہ
یہ قول رافضیون کا ہی لیکن انکی بات ٹھیک نہین ہی کیونکہ اسکی قائل تو ایک جماعت اہل سنت کی ہے جیسا کہ ابن مندہ نے ذکر کیا حافظ ابن قیم نے اس قول مین بحث
کی ہی **ساتوان قول** یہ ہی کہ ارواح مومنین کی علیین ساتوین آسمان مین ہین اور ارواح کفار کی ساتوین زمین سجین مین ہین **آٹھوان قول** یہ ہی
کہ ارواح مومنین کی ایک برزخ مین ہین زمین کی جہان چاہتی ہین جاتی ہین یہ قول سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ہی برزخ اوسکا نام ہی جو کہ درمیان دو شے
کے حاجز ہو گویا مراد انکی برزخ سے ایک زمین ہی درمیان دنیا وآخرت کے کہ ارواح وہان چھوٹی ہوئی ہین جہان چاہتی ہین جاتی ہین قول قوی ہی **نوان قول**
یہ ہی کہ ارواح مومنین کی بئر زمزم مین جمع رہتی ہین حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ اس قول پر کتاب وسنت سے کوئی دلیل قائم نہین ہی اور نہ اس قول کے قائل کی تسلیم
واجب ہی نہ اسکا قائل معتمد ہی اور نہ یہ صحیح ہی حاصل یہ ہی کہ یہ قول ابطل وافسد اقوال ہی یہ قول جابیہ کے قول سے بھی زیادہ تر فاسد ہی **دسوان قول** یہ ہی کہ روحین
اوس زمین مین جمع رہتی ہین جسکے حق مین اللہ سبحانہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون حافظ
ابن قیم نے فرمایا کہ آیت اس زمین کے ساتھ خاص نہین ہی **گیارہوان قول** یہ ہی کہ ارواح مومنین کی آدم علیہ السلام کے داہنی طرف ہین اور ارواح کفار
کی اونکی بائین طرف ابو محمد بن حزم رحمہ اللہ نے کہا یہ برزخ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارواح کو شب معراج مین دیکھا نزدیک سماء دنیا کی ہے کہا کہ یہ
برزخ اوس جگہہ ہی جس جگہہ کہ عناصر منقطع ہو جاتے ہین کہا اسپر دلالت کرتا ہی کہ ارواح اوسکے نزدیک نیچے آسمان کے ہین جس جگہہ عناصر یعنی پانی مٹی آگ ہوا منقطع
ہو جاتی ہین حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ ابن حزم اوس شخص پر ہمیشہ تشنیع کیا کرتے ہین جو کہ کوئی بات کہی کہ جس پر دلیل نہو سو اس بات پر انکی کیا کتاب وسنت سے
کون دلیل ہی پھر انکے قول کا خوب ہی رد کیا ہی **بارہوان قول** یہ ہی کہ مستقر ارواح کا اوس جگہے ہے جس جگہہ کہ وہ پہلی پیدائش اجساد سے تہین یہ قول ابو محمد
ابن حزم کا ہی حافظ ابن قیم نے دلائل ابن حزم وغیرہ ذکر کرکے اچھی طرح سے رد کیا ہی **تیرہوان قول** یہ ہی کہ مستقر ارواح کا عدم محض ہی یہ قول ابن باقلانی اور
انکے متبعین کا ہے حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ اس قول کو کتاب وسنت واجماع صحابہ وادلہ معقول وفطرت رد کرتی ہین یہ قول وس شخص کا ہی جسنے اپنی روح
کو نہین پہچانا غیر کی روح کا کیا ذکر ہی سلف امت صحابہ وتابعین وائمہ اسلام سے کسی نے یہ قول نہین کہا **چودہوان قول** یہ ہی کہ مستقر ارواح کا موت کے بعد اور
بدن ہین سوای ان بدنون کی حافظ صاحب مرحوم نے فرمایا اس قول مین حق وباطل دونون ہین حق تو وہی ہی جو کہ شہدا کے حق مین وارد ہوا ہی کہ اونکی
روحین سبز پرندون کی پوٹون مین ہین اور باطل وہ ہی جو کہ اعدای رسل ملاحدہ وغیرہم منکرین معاد کہتے ہین کہ ارواح بعد مفارقت بدن کی اجناس حیوان و
حشرات وطیور کی طرف انتقال کرتی ہین جو کہ اونکی مناسب وہمشکل ہین حافظ ابن قیم نے اس قول باطل کو رد فرمایا ہی حق کو باطل سے جدا کر دیا ہے
پندرہوان قول ان سب اقوال مین قول راجح یہ ہی کہ ارواح اپنی مستقر مین جو کہ برزخ مین ہی باعظم تفاوت متفاوت ہین پھر اس تفاوت کو تفصیل وار
بیان فرمایا ہی یہ سب اقوال کتاب الروح مین مفصل لکھی ہین اور حدیث برزخ مین اونکا ترجمہ ہی فتبارک اللہ فاطرہا ومنشئہا ومحییہا ومیتہا ومسعدہا ومشقیہا
الذی فاوت بینہا فی درجات سعادتہا وشقاوتہا کما فاوت بینہا فی مراتب علومہا واعمالہا وقواہا واخلاقہا فمن عرفہا کما ینبغی شہد ان لا الہ

وحدہ لا شریک لہ الملک کلہ ولہ الحمد کلہ وبیدہ الخیر کلہ والیہ یرجع الامر کلہ ولہ القوۃ کلہا والقدرۃ کلہا والعز کلہ والحکمۃ کلہا والکمال المطلق
من جمیع الوجوہ وعرف بمعرفتہ نفسہ صدق انبیائہ ورسلہ وان الذی جاؤا بہ ھو الحق الذی یشھد بہ العقول وتقربہ الفطر وما خالفہ فھو الباطل وباللہ التوفیق

باب ۳۸ اس امر کے بیان مین کہ ہر روز میت کا مقعد یعنی ٹھکانا اوسپر پیش کیا جاتا ہی فرمایا اللہ سبحانہ نے النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا (آگ ہی پیش کئے جاتے ہیں اوس پر صبح و شام) نزیل
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندون کی جوف مین ہین صبح و شام آگ پر جاتی ہین سو یہی اونکا عرض ہی اخرجہ ابن ابی شیبۃ (۲)
ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندون کی اجواف مین ہین پس ہر روز دوبار آگ پر پیش کیجاتی ہین اونسی کہا جاتا ہی یہ تمہارا
گھر ہے سو یہ ہے اللہ تعالی کا قول النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا اخرجہ اللالکائی والاسمعیلی (۳) عبد الرحمن بن زید بن اسلم سی آیت مذکور کی تفسیر
مین مروی ہی کہ وہ آج کی دن صبح و شام لیجائے جاتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اخرجہ ابن ابی حاتم (۴) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک تمہارا جبکہ مرجاتا ہے تو پیش کیا جاتا ہی اوسپر مقعد اوسکا صبح و شام اگر وہ اہل جنت سے ہی تو اہل جنت
سے اور اگر وہ اہل نار سے ہے تو اہل نار سی کہا جاتا ہی یہ تیرا مقعد ہی یہانتک کہ اوٹھاوی تجکو اللہ طرف اوسکی دن قیامت کو قرطبی رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ بعض
نے کہا یہ اوس مومن کے ساتھ خاص ہی جو کہ عذاب نہین کیا جاتا ہی اور بعض نے کہا نہین اور احتمال ہی کہ جو مومن عذاب کیا جاتا ہی وہ اپنی دونون مقعد کو
ایک ساتھ دو وقتون مین یا ایک وقت مین دیکھیگا اور کہا کہ پھر کہا گیا ہے کہ یہ عرض تنہا روح ہی پر ہی اور ظاہر ہے کہ مع ایک جز کی ہو بدن سے اور یہی جائز
ہے کہ روح پر ہو مع سارے جسد کے تو روح اوسکی طرف پھیر دیجاوی جیسے کہ سوال کی وقت پھیر دیجاتی ہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ لالکائی نے سنت
مین حدیث مذکور کو انس لفظ سے روایت کیا ہی کہ نہین ہی کوئی بندہ کہ مرے مگر حال یہ ہی کہ پیش کیجاتی ہی روح اوسکی الخ اور ہناد نے زہد مین ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مرد البتہ پیش کیا جاتا ہی اوسپر مقعد اوسکا جنت و نار سی صبح و شام اوسکی قبر مین
اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ اونکی لیے دو چیخین ہر دن مین صبح و شام تہین اول دن مین کہا کرتے تھے کہ رات گئی اور
دن آیا اور آل فرعون آگ پر پیش کی گئی سو اونکی آواز کوئی نہین سنتا مگر اللہ کے ساتھ آگ سی پناہ چاہتا پھر جب شام ہوتی تو کہتی کہ دن گیا اور رات آئی اور
آل فرعون آگ پر پیش کی گئی سو نہ سنتا اونکی آواز کو کوئی مگر اللہ کے ساتھ آگ سی پناہ مانگتا اور ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین اوزاعی رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہی کہ اونسی ایک آدمی نے عسقلان مین ساحل پر پوچھا کہا ای ابو عمرو ہم سیاہ پرندونکو دیکھتے ہین کہ وہ دریا سی نکلتی ہین پھر جب شام ہوتی ہی تو اوسکی مثل
سفید لوٹ آتی ہین کہا تمنے اسکو سمجھ لیا کہا ہان کہا انکی پوٹون مین آل فرعون کی روحین ہین آگ پر پیش کیجاتی ہین وہ اونکو جلا دیتی ہی سو اونکی پر سیاہ ہو جاتے ہین
پھر اون پرون کو گرا دیتی ہین پھر وہ اپنے آشیانون کی طرف لوٹ آتے ہین پس آگ اونکو بھون دیتی ہی یہی اونکا داب و حال ہی یہانتک کہ قیامت قائم ہو پھر کہا جاویگا
کہ داخل کرو آل فرعون کو سخت تر عذاب مین

باب ۳۹ بیان مین عرض اعمال زندون کی مردون پر یعنی زندے جو اچھے بری عمل
کرتے ہین وہ مردون پر عالم برزخ مین پیش کیے جاتے ہین وہ اچھے عمل سی خوش ہوتے ہین اور برے کام سی رنجیدہ و غمگین ہوتی ہین (۱) انس رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تمہارے اعمال تمہاری اقارب و عشائر مردہ پر پیش کیے جاتی ہین سو اگر وہ خیر ہی تو وہ خوش ہوتی ہین اور اگر اوسکے سوا ہے
تو کہتی ہین کہ الہی تو اونکو نہ مار یہانتک کہ اونکو ہدایت کری جیسے تو نے ہمکو ہدایت کی اخرجہ احمد والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول وابن منذہ (۲) جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تمہارے اعمال تمہاری عشائر و اقربا پر اونکی قبر مین پیش کیے جاتی ہین اگر وہ خیر ہی تو اس سے
خوش ہوتی ہین اور اگر اوسکے سوا ہے تو کہتی ہین کہ الہی تو اونکو الہام کر کہ وہ تیری طاعت کے ساتھ عمل کرین اخرجہ الطیالسی فی مسندہ (۳) ابو ایوب رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ تمہاری اعمال مردون پر پیش کیے جاتی ہین سو اگر وہ اچھا دیکھتے ہین تو فرحت کرتے اور خوش ہوتی ہین اور اگر برا دیکھتی ہین تو کہتی ہین اللہم راجع بہ یعنی الہی تو اوسکی

اس بری کام کی بہیر دی اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن المبارک ۴ **حکایت** ابراہیم بن میسرہ کہتی ہین کہ ابو ایوب نی قسطنطنیہ کا غزوہ کیا ایک واعظ پر گذر
ہوا اور وہ یہ کہہ رہا تہا کہ جس وقت بندہ شروع دن مین عمل کرتا ہی تو وہ اوسکے معارف پر پیش کیا جاتا ہے جبکہ شام کرتا ہی اہل آخرت سی اور جب عمل کرتا ہی آخر
دن مین تو وہ پیش کیا جاتا ہی اوسکی معارف پر یعنی اوسکی جان پہچان کی لوگونپر جبکہ صبح کرتا ہے اہل آخرت سی ابو ایوب نے کہا دیکہہ تو کیا کہتا ہے کہا واللہ بیشک
وہ ایسا ہی ہی جیسا کہ مین کہتا ہون تو ابو ایوب نے کہا الہی مین تجہسی پناہ مانگتا ہون کہ تو مجہی رسوا نہ کر نزدیک عبادہ بن صامت اور سعد بن عبادہ کی بسبب
اوس عمل کے جو مینے اونکے بعد کیا واعظ نے کہا واللہ نہین لکہتا ہی اللہ اپنی ولایت کو واسطی کسی بندے کے مگر اوسکی عورات یعنی عیوب کو چہپاتا ہی اور اوسکی
اچہے سے اچہے عمل کے ساتہہ اوسپر ثنا کرتا ہی اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف والحکیم الترمذی وابن ابی الدنیا ۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ
پیش کیے جاتے ہین اعمال پیر و جمعرات کے دن اللہ پر اور پیش کیے جاتے ہین انبیا پر اور آبا و امہات پر دن جمعہ کے سو وہ اونکی حسنات سی خوش ہوتے ہین
اور اونکی موضہ کی سفیدی و چمک زیادہ ہو جاتی ہی پس تم ڈرو اللہ سی اور اپنے مردونکو ایذا نہ دو اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول من حدیث
عبد الغفور بن عبد العزیز عن ابیہ عن جدہ ۶ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تہی اللہ اللہ یعنی
تم ڈرو اللہ سی ہماری اخوان مین اہل قبور سی کیونکہ تمہارے اعمال پیش کیے جاتے ہین اونپر اخرجہ الحکیم الترمذی وابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات
والبیہقی فی شعب الایمان ۷ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی رسوا نہ کرو تم تمہاری مردونکو تمہاری بری اعمال
اپنی کو وہ پیش کیے جاتے ہین تمہارے اولیا پر یعنی تمہاری خویش اقارب دوست آشنا پر اہل قبور سی اخرجہ ابن ابی الدنیا والاصبہانی فی الترغیب ۸ **حکایت**
محمد بن عبد اللہ کہتے ہین کہ عباد خواص ابراہیم بن صالح ہاشمی پر داخل ہوی اور ابراہیم امیر فلسطین تہی اوسنی ابراہیم نے کہا مجہی نصیحت کرو کہا مجہی یہ بات پہنچی ہے
کہ اعمال زندونکی اونکی مردہ اقارب پر پیش کیے جاتی ہین سو تو دیکہہ اوس چیز کو جو پیش کیجاتی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیری عمل سی اخرجہ ابن ابی الدنیا
وابن مندہ وابن عساکر عن احمد بن عبد اللہ بن ابی الحواری قال حدثنی اخی محمد بن عبد اللہ ۹ ابو الدردا رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ وہ کہا کرتے تہے
الہی مین تجہسی پناہ مانگتا ہون کہ ممقوت رکہین مجہکو میری ماموں عبد اللہ بن رواحہ جسوقت کہ مین اوسی ملون اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۰ ابو الدردا رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ تمہاری اعمال تمہاری مردون پر پیش کیے جاتے ہین پس وہ خوش و ناخوش ہوتے ہین اور کہتے الہی مین تیری ساتہہ پناہ چاہتا ہون اس سی کہ مین
ایسا عمل کرون جس سی عبد اللہ بن رواحہ سوا ہون اخرجہ ابن المبارک والاصبہانی ۱۱ ابن المبارک نی عثمان بن عبد اللہ بن اوس سی روایت کیا ہی کہ
سعید بن جبیر نے اوسنی کہا کہ تم میرے بہتیجے پر اذن مانگو اور وہ عثمان کی بی بی اور عمرو بن اوس کی بیٹی تہین پس عثمان نی سعید کی لیے اذن مانگا سعید داخل ہوئے
کہا تیرا خاوند تیرے ساتہہ کیا کرتا ہی کہا بیشک وہ میری ساتہہ البتہ احسان و نیکی کرنیوالا ہے جسقدر طاقت رکہتا ہی سعید نے کہا ای عثمان تو اوسکی ساتہہ احسان کر
اسلیے کہ تو اوسکی ساتہہ کوئی چیز نہین کرتا ہی مگر وہ عمرو بن اوس کے پاس آتی ہی یعنی اوسکی خبر اوسکو پہونچ جاتی ہی مینے کہا کیا مردونکو زندونکو خبرین آتی ہین کہا ہان
نہین ہی کوئی کہ اوسکے لیے حمیم یعنی دوست ہو مگر اوسکو اوسکے اقارب کی خبرین آتی ہین سو اگر خیر ہے تو اوسکو اوس سی سرور و فرح ہوتا ہی اور وہ اوسکو مبارکباد دی جاتی
ہے اور اگر شر ہے تو غمگین و حزین ہوتا ہے یہانتک کہ وہ آدمی کا پوچہتے ہین یعنی جسکو پہچانتے ہین اور وہ مرچکا ہی تو کہا جاتا ہے کیا وہ تمہاری پاس نہین آیا
کہتے ہین نہین خولف بہالی امہ الہاویہ یعنی اوسکو اوسکی مان ہاویہ یعنی جہنم کی طرف لیگئی ۱۲ **حکایت** ایک گورکن بنی اسد مین تہا وہ کہتا ہی مین ایک رات
قبرستان مین تہا کہ مینے ایک قائل کو سنا کہ ایک قبر سی کہتا ہے ای عبد اللہ اوسکے بہائی نے دوسری قبر سی اوسکو جواب دیا کہا ای جابر تجہکو کیا ہوا کہا کل ہماری پاس
ہماری مان آئیگی کہا اوسی کون چیز نفع دیگی وہ تو ہم تک نہ پہونچیگی میرا باپ اوسپر خفا ہوگیا ہی اوسنی قسم کہائی ہی کہ وہ اوسپر نماز نہ پڑہیگا گورکن کہتا ہی کہ جب
کل کا دن آیا تو میری پاس ایک آدمی آیا کہا تو میری واسطی اس جگہ قبر کہود درمیان اون دو قبرونکی جنسے مینے بات سنی تہی مینی کہا اسکا نام جابر اور اسکا نام عبد اللہ ہے

اویس

اوس آدمی نے کہا ہان پہر جو مینے سنا تہا وہ اوس سے کہدیا کہا ہان مینے قسم کہالی تہی کہ اوسپر نماز نہ پڑہونگا سو مین اپنی قسم کا کفارہ دونگا اور ضرور اوسپر نماز پڑہونگا اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق ابی بکر بن عیاش عن حفار کان فی بنی اسد ۱۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ توصلہ کر اوس شخص سے جس سے تیرا باپ صلہ کرتا تہا اسلیے کہ صلہ میت کا اوسکی قبر مین یہی ہی کہ توصلہ کری اوس شخص سے جس سے تیرا باپ مواصلت کرتا تہا اخرجہ ابو نعیم ۱۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص دوست رکہی کہ وہ اپنی باپ سے اوسکی قبر مین صلہ کری تو چاہیے کہ وہ صلہ کری اپنے باپ کے اخوان سے بعد اوسکی ۱۵ ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف آیا کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہی مجہپر میری والدین کے بر سے کوئی چیز کہ مین اوس سے اونکا بر کرون بعد اونکی موت کی فرمایا ہان چار خصلتین تجہپر باقی ہین دعا و استغفار اونکی لیے اور اونکی وعدی کا وفا کرنا اور اونکی دوست کا اکرام کرنا اور وہ صلہ رحم کا جو کہ تیرے لیے رحم نہین ہی مگر اونکی طرف سے اخرجہ ابو داود و ابن حبان

باب ۴۱ بیان مین اوس چیز کی جو کہ روح کو اوسکی مقام کریم سے روکتی ہی

(۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نفس مومن کا معلق ہی ساتہ اوسکی دین کی یہانتک کہ اوس کو ادا کیا جائے اخرجہ الترمذی وابن ماجہ والبیہقی **ف** علما رحمہم اللہ فرماتی ہین کہ معلق ہی یعنی محبوس ہی اوسکی مقام کریم سے ۲ انس رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک تہی کہ ایک آدمی کو لائے کہ آپ اوسپر نماز پڑہین فرمایا کیا تمہاری صاحب پر کچہ دین ہی کہا ہان فرمایا پس کیا نفع دیگا تمکو یہ کہ مین ایسی آدمی پر نماز پڑہون جسکی روح گرو ہی اوسکی قبر مین اور نہین چڑہتی ہی روح اوسکی طرف آسمان کی سو اگر کوئی آدمی اوسکی قرض کا ضامن ہو تو مین کہڑا ہون اوسپر نماز پڑہون پس بیشک میری نماز اوسکو نفع دیگی اخرجہ الطبرانی ۳ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑہی پس فرمایا کیا اس جگہ کوئی ہے بنی فلان کا بیشک تمہارا صاحب رک گیا ہی دروازہ جنت پر بسبب دین کی جو اوسپر ہی سو اگر تم چاہو تو اوسکو ادا کرو اور اگر چاہو تو اوسکو سونپ دو طرف عذاب اللہ کے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی والاصبہانی فی الترغیب ۴ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ایک شخص مرگیا اور اوسپر دین تہا دو دینار کا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر نماز نہ پڑہی ابو قتادہ نے اونکو اپنے ذمے پر لیا تو اوسپر نماز پڑہی پہر اونسی اوسکی ایک دن بعد فرمایا کیا دو دیناروں نے کہا وہ تو کل مرا ہی پہر کل کو آپ کی طرف لوٹ کے آئے تو کہا مینے اونکو ادا کردیا فرمایا اب اوسپر اوسکا چمڑا سرد ہوا اخرجہ احمد والبیہقی ۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑہی پہر فرمایا اس جگہ کوئی ہی بنی ذیل سے تمہارا صاحب محبوس ہی دروازہ جنت پر بسبب اوسکی دین کی اخرجہ البزار والطبرانی ۶ سعید بن اطول رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہا میرا باپ مرگیا اور تین سو درہم قرض اور عیال چہوڑی مینے چاہا کہ اونکو عیال پر خرچ کرون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا باپ محبوس ہی بسبب اوسکی دین کی سو تو اوسکی طرف سے ادا کر اخرجہ احمد ۷ براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ آپ نی فرمایا قرض والا قید ہی بسبب اپنی قرض کی اللہ سے تنہائی کی شکایت کرتا ہی اخرجہ الطبرانی فی الاوسط ۸ شبیب ابن جبیر کہتے ہین کہ میری باپ اور عبد الواحد بن زید غزو کی طرف نکلے ناگاہ ایک فراخ گہرے کنوین پر پہونچی ناگاہ اوسمین ہمہمہ تہا اونمین سے ایک کنوین کی اندر داخل ہوا ناگاہ ایک آدمی تختون پر بیٹہا ہوا تہا اور نیچے اوسکے پانی تہا کہا تو کیا جن ہی یا انسان ہی کہا بلکہ انسان ہی کہا تو کون ہی کہا مین ایک آدمی ہون اہل انطاکیہ مین مرگیا مجہو میری رب نے اس جگہ قید کیا ہے بسبب قرض کی جو مجہپر ہی اور میرا لڑکا انطاکیہ مین ہی وہ نہ مجہی یاد کرتا ہی نہ میری طرف سے قرض ادا کرتا ہی پہر وہ شخص نکلا جو کنوین مین تہا اوسنی اپنے ہمراہی سے کہا کہ ایک غزوہ بعد ایک غزوے کے چلو تا کہ اوسکی طرف سے قرض ادا کرین پہر وہ چلی یہانتک کہ وہ قرض ادا کردیا پہر وہ کنوین کی جگہ لوٹ کے آئے تو نہ کنوان دیکہا نہ کوئی چیز دیکہی پہر شام ہوگئی تو اوسی جگہ پر شب باش ہوی ناگاہ وہی آدمی اونکی خواب مین آیا کہا اللہ تم دونوں کو میری طرف سے جزای خیر دی اسلیے کہ میرے رب نے مجہو فلان فلان جگہ کی طرف جنت مین نقل کردیا اس سبب سے کہ میرا قرض میری طرفسے ادا کردیا گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت

باب ۴۲ بیان مین اوس شخص کے جو بغیر وصیت کی مرجاوی

(۱) قیس بن قبیصہ رضی اللہ عنہ مرفوعا کہتے ہین کہ جس شخص نے وصیت نہ کی

اصل کہا لغۃ ادت علیہ جلدہ ۱۲ سمجہی معنی یہ ہین کہ اوسکی جلد کو اوسپر ادا سرد کردیا اوسپر آگ کی حرارت کو دور کر دیا ۱۲ الدیلمی نمازسبیۃ مرات

اوسکو اپنی مردون کی ساتھ بات کرنے کا اذن نہین دیا جاتا ہی عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا مردے بات کرتے ہین فرمایا ہان اور ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اخرجہ ابو الشیخ ابن حیان فی کتاب الوصایا ۴ جابر رضی اللہ عنہ مرفوعا کہتے ہین جو شخص بغیر وصیت کی مرا اوسکو بولنے کا اذن نہین دیا جاتا ہی پوچھا گیا کہ عرض کیا یا رسول اللہ کیا مردے بات کرتی ہین قیامت تک فرمایا ہان اور ایک دوسرے کی زیارت کرتا ہی اخرجہ ابو الشیخ کذا فی الحاوی ۵ حکایت سعید بن ابی خالد بن یزید انصاری ایک آدمی سے اہل بصرہ کے روایت کرتے ہین وہ قبرین کھودا کرتا تھا کہا ایک دن مینی ایک قبر کھودی اور اوسکے قریب میں اپنا سر رکھا یعنی سو گیا میری پاس خواب مین دو عورتین آئین اونمین سے ایک نے کہا ای اللہ کے بندے مین تجھ کو اللہ کی قسم دیتی ہون کہ تو ہم سے اس عورت کو پھیر دے اور وہ ہمارے پڑوس مین نہ رہے مین خوفناک بیدار ہو گیا ناگاہ ایک عورت کے جنازے کو لائی مینی کہا قبرین تمہاری پیچھے ہین اونکو مینی اوس قبر کی سوا اور طرف پھیر دیا جب رات ہوئی تو ناگاہ وہی عورتین آئین ایک نے مجھسے کہا اللہ تجھے ہماری طرف سے جزای خیر دے مگر تو نے ہماری طرف سے دراز شر کو پھیر دیا مینے کہا تیری ہمراہی عورت کا کیا حال ہی کہ وہ مجھسے بات نہین کرتی جیسے تو نے مجھسے بات کی کہا یہ بغیر وصیت کی مر گئی اور جو کوئی بغیر وصیت کی مر جاتا ہی اوسکو لائق ہی کہ وہ قیامت تک بات نہ کرے اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق سعید ۴ انس رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی مینی خواب مین دو عورتونکو دیکھا کہ ایک تو بات کرتی ہی اور دوسری بات نہین کرتی ہی حالانکہ دونون اہل جنت سے ہین مینی اوس سے کہا تو تو بات کرتی ہی اور یہ بات نہین کرتی کہا مینے تو وصیت کی اور یہ بدون وصیت کے مر گئی قیامت تک بات نہ کریگی اخرجہ الدیلمی من طریق ابی ہدبہ - یعنی تخریج کیا دیلمی نے طریقہ ابی ہدبہ سے

باب ۴۲ اس بیان مین کہ مردون اور زندون کی روحین خواب مین باہم ملاقات کرتی ہین

اس باب مین سلمان و عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہما کا اثر پہلے گذر چکا ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ اس مسئلے کے شواہد اور دلیلین اس سی زیادہ تر ہین کہ سوای اللہ تعالی کے اور کوئی اوسکا احاطہ کر سکے اور حس نواقع اعدل شہود ہے اسپر سو زندون مردونکی روحین باہم ملاقات کرتی ہین جیسے زندون کی روحین ملتی ہین اللہ تعالی نے فرمایا ہی اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا فیمسک التی قضی علیہا الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی (۱) ابن عباس رضی اللہ عنہما سی اس آیت مین مروی ہی کہا مجھے یہ بات پہونچی ہی کہ زندون مردونکی روحین خواب مین ملتی ہین باہم پوچھ پاچھ کرتی ہین پس اللہ مردونکی روحونکو روک رکھتا ہے اور زندونکی روحون کو چھوڑ دیتا ہی طرف اونکی اجساد کے اخرجہ بقی بن مخلد وابن مندہ فی کتاب الروح والطبرانی فی الاوسط من طریق سعید بن جبیر ۲ سدی نے والتی لم تمت فی منامہا کی تفسیر مین کہا ہی کہ وفات دیتا ہی یعنی بھر لیتا ہی اوسکو اوسکی خواب مین تو روح زندے کی اور روح مردے کی ملتی ہین باہم مذاکرہ کرتی ہین اور جدا ہو جاتی ہین اور روح زندے کی طرف اوسکی جسم کی دنیا مین لوٹ آتی ہی اوس کی بقیۂ اجل تک اور مردے کی روح ارادہ کرتی ہی کہ اپنی جسد کی طرف لوٹے تو وہ روک دیجاتی ہی اخرجہ ابن ابی حاتم عن السدی ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت مذکور مین مروی ہی کہا ایک سبب یعنی رسی ہی کہ دراز کی گئی ہی مابین مشرق و مغرب درمیان آسمان و زمین کی سو روحین مردون کی اور روحین زندون کی طرف اس سبب کے ہین پس نفس مردہ نفس زندہ سی ملاقات کرتا ہی پھر جسوقت کہ اس زندہ کو اوسکی جسد کی طرف لوٹنے کا حکم ہوتا ہی تاکہ اپنا رزق پورا کرے تو نفس مردہ روک لیا جاتا ہی اور دوسرا چھوڑ دیا جاتا ہی اخرجہ جویبر عنہ ۴ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ جب میت مر جاتا ہی تو مینا پھر اوسکو گرد اوسکے گھر کی دور کراتی ہین اور مال پھر گرد اوسکی قبر کے پھر اوسکو سبب یعنی رسی کی طرف اوٹھا لیجاتی ہین جسمین زندی مردونکی روحین ملتی ہین اخرجہ فی الفردوس ولم یسندہ ولدہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ اونکی روحون کی ملاقات پر ایک دلیل یہ ہی کہ زندہ مردے کو دیکھتا ہی خواب مین پس مردہ اوسکو امور غیب کی خبر دیتا ہی پھر وہ پائی جاتی ہین جیسی کہ اوسنی خبر دی تھی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ (۱) ابن سیرین سے مروی ہی ما حدثک المیت بشیء فی النوم فہو حق لانہ فی دار الحق یعنی میت خواب مین جو کچھ تجھسے بیان کرے وہ سچ ہی کیونکہ وہ سچے گھر مین ہی قال ابو محمد خلف بن عمر والعکبری عن فرامد

الکریہ
بتفارقان و یعود
ایکدوسرے کے تئین بھیچانتی ہین
یعنی باہم بتاتی ہین
۱۲ منہ
اصل کتاب مین التقی
النفس الحیۃ بالنفس المیتۃ
یعنی نفس باہم دیکھتے ہین
زندہ سی ملتا ہی
واللہ اعلم ۱۲ منہ
اصل کتاب مین لفظ
یلتقی ہے ظاہر یعلق
یعنی جس کو ارواح
مردے کی روحین
متعلق ہوتی ہین
واللہ اعلم ۱۲

حدثنا ابو جعفر محمد بن صالح بن ذریح العکبری حدثنا اسمعیل بن بہرام العکبری حدثنا الاشجعی عن شیخ عن ابن سیرین **۲ حکایت** شہر بن حوشب
سے مروی ہے کہ صعب بن جثامہ اور عوف بن مالک کے باہم مواخات و دوستی تہی صعب نے عوف سے کہا اے میرے بہائی ہم مین سے جو کوئی اپنے دوست سے پہلے
مرے اوسکو چاہیے کہ اپنے دوست کے خواب مین دکہائی دے عوف نے کہا کیا یہ ہوتا ہے کہا ہان پہر صعب کا انتقال ہو گیا عوف نے اوسکو خواب مین دیکہا پوچہا
تیرے ساتہ کیا کیا گیا کہا بعد مشقتون کے میری مغفرت ہوئی عوف نے کہا مینے ایک سیاہ داغ اوسکی گردن مین دیکہا مینے کہا یہ کیا ہے کہا دس دینار
ہین مینے اونکو فلان یہودی سے قرض لیا تہا وہ میرے ترکش مین ہین تو وہ دینار یہودی کو دیدینا اور تو جان رکہہ کہ کوئی حادثہ میرے گہر مین میرے
مرنے کے بعد نہین ہوا مگر مجہے اوسکی خبر مل گئی یہانتک کہ کئی دن ہوے کہ ایک بلی مر گئی اور تو جان رکہہ کہ میری بیٹی چہٹے دن مر جائیگی سو تم اوسکے ساتہ
نیکی کرو عوف نے کہا جب صبح ہوئی تو مین اوسکے گہر مین آیا ترکش کی طرف دیکہا اوسکو مینے اوتارا ناگاہ اوسمین دس دینار ایک ہمیانی مین تہے مین نے
یہودی کی طرف آدمی بہیجا مینے کہا کیا تیرا صعب پر کچہہ لینا ہے اوسنے کہا اللہ صعب پر رحم کرے وہ بہترین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تہا
مینے اوسے دس دینار قرض دیے تہے پہر مینے وہ دینار اوسکی طرف پہینک دیے اوسنے کہا واللہ بعینہ وہی ہین مینے کہا صعب کی موت کے بعد کوئی حادثہ
تم مین ہوا ہے گہر والون نے کہا ہان ہم مین فلان فلان حادثہ ہوا وہ ذکر کرتے رہے یہانتک کہ بلی کے مرنے کا ذکر کیا مینے کہا میرے بہائی کی بیٹی کہان ہے
کہا کہیلتی ہے پہر اوسکو میرے پاس لائے مینے اوسکو چہوا تو وہ تپ زدہ تہی مینے کہا تم اسکے ساتہ نیکی کرو پہر وہ چہٹے دن مرگئی اخرجہ ابن ابی الدنیا و ابن الجوزی
فی عیون الحکایات بسندہ عن شہر **۳ حکایت** عوف بن مالک اشجعی رحمہ اللہ کی ایک شخص سے مواخات تہی اوسکو محلم کہتے تہے پہر محلم کو موت آئی تو
عوف اوسپر متوجہ ہوئے اور اوس سے کہا اے محلم جس وقت تو وارد ہو تو ہماری طرف رجوع کرنا جو کچہہ تیرے ساتہ کیا جاے اوسکی خبر ہمکو دینا محلم نے کہا اگر مجہہ سے
آدمی کے واسطے ہو گا تو مین کرونگا محلم کا انتقال ہو گیا عوف اونکے مرنے کے بعد سال بہر ٹہیرے رہے پہر محلم کو خواب مین دیکہا کہا اے محلم تو نے کیا کیا اور
تیرے ساتہ کیا کیا گیا کہا ہم اپنے اجور پہر پور دیئے گئے کہا تم سب کہا ہم سب مگر احراض آخر اونکے جو ہلاک ہوے ہلاک ہوے شر مین جنکی طرف انگلیون سے
اشارہ کیا جاتا ہے واللہ مین ہر مین اپنا کل اجر پورا دیا گیا یہانتک کہ میرے مرنے سے ایک رات پہلے ایک بلی میرے گہر والون کی گم ہو گئی تہی اوسکا اجر بہی مجہے دیا گیا
عوف صبح کو محلم کی بی بی کی طرف گئے جب یہ داخل ہوئے تو اوسنے کہا مرحبا بزور صعب یعنی مرحبا ہے صعب کے ملاقاتی کو بعد محلم کے عوف نے کہا کیا تو نے محلم کو
دیکہا ہے جب سے کہ وہ مرا ہے کہا ہان مینے اوسکو آج کی رات دیکہا ہے اور مجہسے میری بیٹی کی کہینچا کہانچی کرتا تہا تاکہ اوسکو اپنے ساتہ لیجاوے پہر عوف نے جو
دیکہا تہا اوس سے کہا اور بلی کا ذکر کیا جو کہ گم ہو گئی تہی کہا مجہے اسکا علم نہین میرے خادم زیادہ جانتے ہین پہر اوسنے اپنے خادمون کو بلایا اونسے پوچہا انہون نے
خبر دی کہ محلم کے مرنے سے ایک رات پہلے ایک بلی گم ہو گئی تہی اخرجہ ابن المبارک فی الزہد عن عطیۃ بن قیس عن عوف **ف** یہ محلم جثامہ کے بیٹے صعب کے
بہائی ہین **۴ حکایت** عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا کہ ثابت بن قیس بن شماس کی بیٹی نے مجہسے کہا کہ ثابت یمامہ کے دن مارے گئے اور انپر
ایک نفیس زرہ تہی اونپر ایک آدمی کا مسلمین سے گذر ہوا اوسنے وہ زرہ لیلی اور ایک آدمی مسلمانون مین کا سو رہا تہا کہ ثابت اوسکے خواب مین آئے کہا مین تجہے ایک
وصیت کرتا ہون سو تو اس سے بچیو کہ تو کہے کہ یہ تو ایک حلم یعنی خواب پریشان ہے پہر تو اوسکو ضائع کر دے مین کل جبکہ مارا گیا تو ایک آدمی مسلمانون مین سے مجہپر
گذرا اور میری زرہ لیلی اور اوسکی منزل اخیر کے لوگون مین ہے اوسکے خیمے کے نزدیک ایک گہوڑا لمبی رسی مین کو دہاندر ہا ہے اور اوسنے زرہ پر ایک دیگ کو اوندہا
دیا ہے اور دیگ کے اوپر جل[1] ہے سو تو خالد بن ولید کے پاس جا اونسے کہہ کہ وہ میری زرہ کی طرف آدمی بہیجین اور اوسکو لیلین اور تو جسوقت مدینے مین خلیفہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جاوے تو تو اونسے کہنا کہ مجہپر اتنا قرض ہے اور فلان فلان میرے غلامون سے آزاد ہے وہ شخص
خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اونکو اسکی خبر دی اونہون نے زرہ کی طرف آدمی بہیجا وہ لائی گئی اور مینے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اوسکا خواب بیان کیا اونہون نے

[1] مخفف خانہ شعر یا لالٹین ۱۲ شر

اونکی وصیت کو جائز رکہا کہا ہم نہین جانتے ہین کہ کسی کی وصیت بعد موت کے جائز رکہی گئی ہو سوای ثابت بن قیس کے اخرجہ ابو الشیخ ابن حیّان فی کتاب الوصایا والحاکم فی المستدرک والبیہقی وابو نعیم کلاہما فی الدلائل عن عطاء ۵ **حکایت** کثیر بن صلت رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ عثمان رضی اللہ عنہ جس دن کہ شہید ہوئے سو گئے بیدار ہوی تو کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس خواب مین دیکہا کہ تو ہماری ساتھ حاضر ہونیوالا ہی جمعہ مین اخرجہ الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی الدلائل ۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ عثمان رضی اللہ عنہ صبح کو اوٹہی بیان کیا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آج کی رات خواب مین دیکہا فرمایا ای عثمان تو ہماری نزدیک افطار کرنا وہ صبح سی روزہ دار ہوگئی پہر اوسی دن شہید ہوی اخرجہ ایضا ۷ **حکایت** حسین بن خارجہ سی مروی ہے کہتے ہین جبکہ پہلا فتنہ آیا تو وہ مجہپر مشکل پڑا مینے کہا الٰہی تو مجہے حق سی ایسا امر دکہادی کہ مین اوسکو پکڑون تو مجہی خواب مین دنیا و آخرت دکہائی گئی اور اون دونو کی درمیان ایک دیوار تہی بہت لنبی نہ تہی اور ناگاہ مین اوسکے نیچے ہون مینے کہا اگر مین اس دیوار کے نیچے جاؤن تاکہ مقتولین اشجع کی طرف دیکہون وہ مجہی خبر دینگی کہتے ہین کہ مین ایک درخت دراز مین اوترا ناگاہ کئی آدمی بیٹہے ہوئے تہے مینے کہا تم شہید ہو کہا ہم فرشتے ہین مینے کہا شہدا کہان ہین کہا تو درجات کی طرف آگے بڑہ مین ایک درجہ بلند ہوا اللہ ہی اوسکے حسن و کشادگی کو خوب جانتا ہے ناگاہ مجہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملے اور ناگاہ ابراہیم شیخ تہے اور آپ ابراہیم سے فرماتے ہین ای ابراہیم تم میری امت کے واسطے استغفار کرو اور ابراہیم کہتے ہین تم نہین جانتے ہو کہ تمہاری امت نے تمہارے بعد کیا نئی باتین نکالین اپنے خون بہائے اپنے امام کو قتل کر ڈالا سو کیون نہ کیا جیسا کہ سعد میرے خلیل نے کیا۔ مینے کہا واللہ مقرر مینے ایک اپنا خواب دیکہا ہی کہ اللہ اوس سی مجہکو نفع دیگا مین سعد کی طرف جاؤن سعد کا مکان دیکہون تو مین اوسکے ساتہ رہون پہر مین سعد کے پاس آیا اونسی قصہ بیان کیا وہ اوس سی بہت خوش ہوئے اور کہا مقرر تو نا پایا اوسے جسکے ابراہیم خلیل یعنی دوست تہوئے مینے کہا تم دو گروہ سی کونسے کے ساتہ ہو کہا مین دونو مین سے ایک کے ساتہ بہی نہین ہون کہا تو تم مجہے کیا حکم دیتے ہو کہا تیری بکریان ہین مینے کہا نہین کہا تو کچہہ خرید لے اونمین رہا کر یہانتک کہ فتنہ دور ہو جاوے اخرجہ الحاکم ۸ سلمی سے مروی ہے کہتی ہین کہ مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر داخل ہوئی اور وہ رو رہی تہین مینے کہا تمکو کون چیز رلاتی ہی کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ رو رہے ہین اور اونکے سر و ریش پر خاک ہے مینے کہا یا رسول اللہ آپ کو کیا ہوا ہے فرمایا مین ابہی دم قتل حسین مین حاضر ہوا تہا اخرجہ الحاکم والبیہقی فی الدلائل ۹ مسعر کہتے ہین مجہے ہمارے ایک شیخ نے حدیث کی کہ ایک عورت بعض ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی کہا تم میری واسطے اللہ سے دعا کرو کہ وہ میرے لیے میرے ہاتہ کو کہولدے کہا تیرے ہاتہ کا کیا حال ہی کہا میرے مان باپ تہی اور میرا باپ بہت مالدار اور بہت نیکی کرنیوالا تہا اور میری مان کے نزدیک اس سی کچہہ نہ تہا اور نہ مینے اوسکو دیکہا کہ کچہہ صدقہ کیا ہو سوا اسکے کہ ہمنے ایک گائے ذبح کی تہی تو اوسنی ایک مسکین کو چربی کا ٹکڑا دیا اور اوسی ایک پارچہ پہنا دیا تہا پہر میری مان مر گئی اور باپ بہی مر گیا مینے اپنے باپ کو ایک نہر پر دیکہا کہ لوگون کو پانی پلا رہا ہی مینے کہا ابا کیا تمنے میری مان کو دیکہا ہی کہا نہین مین اوسکے ڈہونڈہنے کو چلا اوسکو مینے پایا کہ ننگی کہڑی ہوئی ہی اوسپر سوا اوس پارچہ کے اور کچہہ نہین ہی اور اوسکی ہاتہ مین وہی چربی کا ٹکڑا ہے اور وہ اوسکو اپنے دوسرے ہاتہ مین مارتی ہی نتنقص اثرھا یعنی پہر اوسکے اثر کو کاٹتی ہے اور کہتی ہے واعطشاہ یعنی ای پیاس مینے کہا امان کیا مین تمہین پانی نہ پلاؤن کہا ہان مین پہر باپ کی طرف گیا اور اونسے پاس سی ایک برتن لیا پہر اونکو پانی پلایا مان کے پاس کوئی آدمی کہڑا تہا اوسے یہ معلوم ہو گیا یعنی میرا پانی پلانا کہا جسنے اوسکو پانی پلایا اللہ اوسکا ہاتہ شل کردے مین جاگا اور میرا ہاتہ شل ہو گیا تہا اخرجہ الحاکم **حکایت** قصر الآمال مین لکہا ہی کہ ابن خلکان اور امام یافعی رضی اللہ عنہما نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہے کہ شیخ نصر الدین بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ اہل سنت سی تہی کہتے ہین مینے حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو خواب مین دیکہا مینے کہا یا امیر المومنین آپ نے مکے کو فتح کیا اور کہا کہ جو شخص ابو سفیان کے گہر مین داخل ہو وہ امن مین ہی بعد اولاد ابو سفیان نے آپکے صاحبزادے امام حسین رضی اللہ عنہ پر ماتم برپا کیا فرمایا شاید تو نے ابیات ابن صیفی کو نہین سنا ہی مینے عرض کیا نہین فرمایا

تواوس سے سن جب مین بیدار ہوا تو صبح کو ابن صیفی کے گہر گیا اور رقصہ خواب کا اوس سے بیان نیادہ چلایا اور زار زار رویا اور خدا کی قسم کہائی کہ وہ بیتین ابتک میری زبان وقلم سے نکلی نہین ہین نہ کسی نے اونکو سنا ہے نہ دیکہا ہے آج کی رات مینے اونکو نظم کیا ہی پہراونکو پڑہا ؎ ملکنا وکان العفو منا سجیۃ + فلما ملکتم سال بالدم ابطح + وحللتم قتل الاساری وطالما + غدونا علی الاسری بعفو ونصفح + وحسبکم ہذا التفاوت بیننا + وکل اناء بالذی فیہ ینضح یعنی ہم مالک ہوے اور ہمکو قدرت ہوئی اور عفو ہماری عادت تہی پہر جب تم مالک ہوئے تو سنگستان خون سے بہا اور تم نے قیدیون کے قتل کو حلال جانا اور ہم نے بہت بار قیدیون سی عفو ودرگذر کی یہی تفاوت درمیان ہمارے تمکو کافی ہے ہر برتن سی وہی ٹپکتا ہے جو اوس مین ہوتا ہے —

باب ۲۳ بیان مین اس امر کی تحقیق کی کہ زندگی کی روح نیند مین نکلتی ہی اور جہان اللہ چاہتا ہے سیر کرتی ہی اور ارواح وغیرہ سے ملتی جلتی ہی

(۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے ملے کہا ای ابو الحسن آدمی خواب دیکہتا ہی تو بعض تو اوسمین سی سچ ہوتا ہے اور بعض جہوٹ کہا ہان مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سنا فرماتے تہی نہین ہی کوئی غلام ولونڈی کہ سوئے پہر نیند سی بہر جاوے مگر اوسکی روح چڑہائی جاتی ہی طرف عرش کے سو وہ روح جو کہ بیدار نہین ہوتی ہی مگر نزدیک عرش کے تو وہ خواب سچا ہوتا ہے اور جو ورے عرش کی بیدار ہوتی ہے تو وہ خواب جہوٹا ہوتا ہے اخرجہ الحاکم فی المستدرک والطبرانی فی الاوسط والعقیلی ۲ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روحین اپنی خواب مین چڑہائی جاتی ہین طرف آسمان کے اور مامور ہوتی ہین ساتہ سجدے کے نزدیک عرش کی سو جو طاہر پاک ہوتا ہی وہ سجدہ کرتا ہے نزدیک عرش کے اور جو طاہر نہین ہوتا ہے وہ عرش سی دور سجدہ کرتا ہی اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان ۳ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب انسان سو جاتا ہی تو اوسکی روح چڑہائی جاتی ہی یہانتک کہ وہ لائی جاتی ہے طرف عرش کی سو اگر وہ طاہر ہے تو اوسکو اذن سجدے کا دیا جاتا ہی اور اگر وہ جنب یعنی بے غسل ہے تو اوسکو سجدے کا اذن نہین دیا جاتا ہے اخرجہ ابن المبارک فی الزہد ۴ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے خواب مومن کا ایک کلام ہے کہ کلام کرتا ہے ساتہ اوسکے بندے سے رب اوسکا خواب مین اخرجہ حکیم الترمذی فی نوادر الاصول بسند ضعیف ۵ خزیمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے خواب مین دیکہا گویا مین سجدہ کر رہا ہون نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جبہہ یعنی پیشانی مبارک پر پس آپکو اسکی خبر دی فرمایا بیشک روح البتہ ملتی ہے روح سی اخرجہ النسائی **ف** شیخ عز الدین ابن عبد السلام رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ بیداری کی روح مین اللہ تعالی نے عادت جاری کی ہی کہ جسوقت وہ جسد مین ہوتی ہے تو انسان بیدار رہتا ہے اور جب وہ جسد سے نکلجاتی ہے تو انسان سو جاتا ہی اور وہ روح خوابین دیکہتی ہی جسوقت کہ جسد سی جدا ہو جاتی ہی پہر جبکہ وہ آسمانون مین خوابین دیکہتی ہے تو خواب صحیح ہوتا ہی کیونکہ شیطان کو آسمانون کی طرف راہ نہین ہی اور اگر وہ آسمان کے ورے خواب دیکہتی ہے تو وہ القاء شیاطین سی ہوتا ہے سو اگر وہ جسد کی طرف لوٹے تو انسان بیدار ہو جاتا ہی جیسا کہ تہا عکرمہ ومجاہد نے کہا ہی کہ انسان جسوقت سو جاتا ہے تو اوسکے لیے ایک سبب یعنی رسی ہی کہ اوسمین روح جاری ہوتی ہے اور اصل اوسکی جسم مین ہی سو وہ پہونچتی ہی جہان اللہ چاہتا ہی پس جبتک وہ جاتی رہتی ہے انسان سویا رہتا ہے پہر جب وہ بدن کی طرف لوٹ آتی ہی تو انسان جاگ اوٹہتا ہے اور وہ بمنزلہ شعاع سورج کی ہے کہ وہ زمین پر ساقط ہے اور اصل اوسکی سورج کے ساتہ متصل ہی ابن مندہ نے بعض علماء سی ذکر کیا ہے کہ روح انسان کے نتہنے سے دراز ہوتی ہی اور ساوسکی اصل اوسکی بدن مین ہے اگر وہ بالکل نکلجائے تو مقرر وہ مرجای جیسے چراغ کہ اگر اوسکے اور بتی کے درمیان جدائی کر دیجاوی تو وہ بجہہ جاے کیا تو نہین دیکہتا کہ مرکز آگ کا بتی مین ہے اور اوسکی روشنی گہر کو بہر دیتی ہی سو روح انسان کے نتہنے سے ممتد ہوتی ہے اوسکی خواب مین اور شہر دن شہر دن جولان کرتی پہرتی ہی اور جو فرشتہ کہ ارواح عباد پر مقرر ہے وہ اوسے جو چاہتا ہے دکہاتا ہے پہر اوسے اوسکے بدن کی طرف لوٹا لاتا ہی انتہی ۶ عکرمہ سی کسی نے پوچہا کہ آدمی خواب مین دیکہتا ہی گویا وہ خراسان مین اور شام مین اور ایسی زمین مین ہی جسکو اوسنے روندا کہا یہ روح دیکہتی ہے اور روح نفس کے ساتہ متعلق ہی اور جسوقت بیدار ہوتی ہی تو نفس روح کو

له یعنی بیٹی مین کہ بعد دیدار کی ... [illegible]

کہینچ لاتا ہی اخرجہ ابو الشیخ فی العظمۃ عکرمہ سی ہوالذی یتوفاکم باللیل الایۃ کی تفسیر مین مروی ہی کہا نہین ہی کوئی رات مگر اللہ ساری روحون کو قبض کرتا ہی پہر سوال کرتا ہے ہر نفس سی جو اوسکا صاحب نی کیا ہی دن سی پہر ملک الموت کو بلاتا ہی پہر فرماتا ہی اسکو اور اسکو قبض کر اخرجہ ابو الشیخ من وجہ اخر

باب بیان مین اس امر کے کہ زندون نی مردون کو خواب مین دیکھا اور اونسی اونکا حال پوچھا پہر اونھون نی اپنے حال کی اون کو خبر دی۔

(مذمت احراض) **حکایت** غضیف بن حارث نی عبداللہ بن عائذ ثمالی صحابی رضی اللہ عنہ سے کہا جبکہ اونکو موت حاضر ہوئی کہ تجہسے اگر ہوسکی تو تو ہماری ملاقات کرنا اور بعد موت کے جس چیز کی تو ملاقات کری اوسکی ہمکو خبر دینا پہر ایک مدت کے بعد عبداللہ غضیف سے خواب مین ملی غضیف نے اونسے کہا کیا تم ہمکو خبر نہین دیتے کہا ہمنے نجات پائی اور لگتا نہ تہا کہ نجات پائین ہم نے مصیبتون کی بعد نجات پائی ہمنی اپنے رب کو بہتر رب پایا ذنب کو بخشدیا اور سیئہ سی درگذر فرمائی مگر وہ جو کا احراض سی تہے مینے کہا احراض کیا ہین کہا وہ لوگ جنکی طرف انگلیون سے اشارہ کیا جاتا ہے شر مین اخرجہ ابن ابی الدنیا فی المنامات وابن سعد فی الطبقات عن محمد بن زیاد الالہانی **ف** احراض ماخوذ ہی اس محاورہ سے احرضہ المرض فہو حرض وحارض اذا افسد بدنہ واشفی علی الہلاک یعنی جب کسی شخص کے بدن کو بیماری فاسد کردی اور اوسکی ہلاکت کے قریب کردی اوس وقت یون کہتی ہین کہ احرضہ المرض مجمع البحار مین احراض کی یہ شرح کی ہی وہم الذین یشار الیہم بالاصابع ای اشتہروا بالشر وقیل من اسرفوا فی الذنوب فاہلکوا انفسہم وقیل الذین فسدت مذاہبہم یعنی یہ وہ لوگ ہین جنکی طرف انگلیون سی اشارہ کیا جاتا ہے یعنی برائی کے ساتھ مشہور ہوئے ہین کسی نی کہا وہ ہین جنہون نی گناہون مین اسراف کیا ہی کسی نی کہا وہ ہین جنکے مذاہب فاسد ہوئے ہین

٢ قرأت سلام۔ **حکایت** ابو الزاہریہ کہتی ہین کہ عبدالاعلی بن عدی نی ابن ابی ہلال خزاعی کی عیادت کی عبدالاعلی نے اونسے کہا کہ تم میری طرف سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہنا اور اگر تم سے ہوسکے تو تم میری ملاقات کرنا پہر مجہے اسکی اطلاع دینا اور عبداللہ کی مان بہن ابو الزاہریہ کی ابن ابی ہلال کی بی بی ہتی اوسنے اپنے خاوند ابن ابی ہلال کو اوسکے مرنے سے تین دن بعد خواب مین دیکھا کہا میری بیٹی بعد تین رات کے مجہے ملنے والی ہی اور کہا تو عبدالاعلی کو پہچانتی ہی کہا نہین کہا تو پہر تو اوسکا پوچہ پہر اوسکو خبر دی کہ مینے اوسکی طرف سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہدیا اور آپنے اوسکی سلام کا جواب دیا پس اس بی بی نی اپنی بہائی ابو الزاہریہ کو اسکی خبر دی اونسی عبدالاعلی کو یہ خبر پہنچادی اخرجہ ابن ابی الدنیا

٣ فضیلت خوف۔ **حکایت** یحیی بن ایوب کہتی ہین کہ دو آدمیون نی باہم عہد کیا کہ جو انمین سے مرے وہ اپنے صاحب کو اوسکی خبر دے جسکی کہ وہ ملاقات کرے پہر اونمین سی ایک مرگیا دوسرے نے اوسکو خواب مین دیکھا کہا ای بہائی حسن نے کیا کیا کہا وہ تو ایک بادشاہ ہی جنت مین اوسکی نافرمانی نہین کیجاتی ہی کہا پہر ابن سیرین کہا وہ اومین ہین جو چاہین اور جسکو وہ نکاحی چاہے وشتان ما بینہما یعنی اون دونمین بڑا فرق ہی کہا ای بہائی حسن نے یہ مرتبہ کس چیز کے سبب سے پایا کہا بسبب شدت خوف کے اخرجہ ابن ابی الدنیا

٤ فضیلت نماز شب۔ **حکایت** ابن اجلح کہتی ہین کہ میرے باپ نے کہا سلمہ بن کہیل سے کہ اگر تم مجہسے پہلے مرو اور اسپر قادر ہو کہ تم میری خواب مین آؤ پہر جو تم دیکھو اوسکی خبر مجہکو دو تو تم ایسا کرنا پس سلمہ نی اونسی کہا کہ اگر تم مجہسے پہلے مرو پہر تمکو اسپر قدرت ہو کہ میرے خواب مین میرے پاس آؤ پہر جو تمنے دیکھا اوسکی مجہے خبر دو تو تم ایسا کرنا پہر سلمہ قبل اجلح کے مرگئے تو مجہسے میرے باپ نے کہا بیٹا تو نے جانا کہ سلمہ میرے خواب مین آئے مینے کہا کیا تم نہین مرے کہا اللہ نے مجہے زندہ کردیا مینے کہا تمنے اپنے رب کو کیسا پایا کہا رحیم پایا کہا حسن اعمال سے بندہ تقرب چاہتا ہے اون مین سے کون عمل تو نے افضل دیکھا کہا مین نے نہین دیکھا اونکے نزدیک شریف تر نماز شب سے مینے کہا تم نے امر کو کیسا پایا کہا سہل ولیکن تم بہروسا نہ کر بیٹہو اخرجہ ابن عدی وابن عساکر فی تاریخہ عن محمد بن یحیی المحدہری

٥۔ رحم ورافت اللہ تعالی۔ **حکایت** حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے دوست تہے اونکا جب انتقال ہوگیا تو مین سال بہر ٹہیرا رہا اللہ تعالی سی دعا کرتا تہا کہ وہ مجہے خواب مین اونکو دکہاوے۔ کہتے ہین کہ مینے اونکو راس حول یعنی شروع ہر سال

دیکھا کہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچھتے ہین مینے کہا ای امیر المومنین تم سے تمہارے رب نے کیا کیا کہا مین ابہی فارغ ہوا اور میرا عرش قریب تہا کہ ٹوٹ پڑے اگر مین رب رؤف رحیم کی ملاقات نہ کرتا اخرجہ احمد فی الزہد وابن سعد فی الطبقات ٦ سالم بن عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے ایک آدمی کو سنا انصار سے کہ وہ کہتا تہا مینے اللہ سے دعا کی کہ وہ مجہے عمرؓ کو خواب مین دکہا دے پہر مینے اونکو بعد دس برس کے خواب مین دیکہا اور وہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچہ رہے تہے مینے کہا ای امیر المومنین تم نے کیا کیا کہا مین ابہی فارغ ہوا ہون اور اگر میرے رب کی رحمت نہوتی تو مین ہلاک ہی ہوگیا تہا اخرجہ ابن سعد ٧ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہین نہین تہی کوئی چیز جسکو مین جانون زیادہ تر محبوب مجہکو اس سے کہ جانون مین حال عمرؓ کا پہر مینے خواب مین ایک محل دیکہا مینے کہا یہ کس کے لیے ہے کہا عمرؓ کے واسطے ہے پہر وہ اوس محل سے نکلے اونپر ایک ملحفہ یعنی چادر تہی گویا غسل کیا ہے مینے کہا تم نے کیا کیا کہا خیر میرا عرش قریب تہا کہ جہک پڑے اگر مین رب غفور کی ملاقات نہ کرتا مینے کہا تمنے کیا کیا کہا مینے تمسے کب مفارقت کی مینے کہا بارہ برس ہوے کہا مینے ابہی حساب سے خلاصی پائی ہے اخرجہ ابن سعد ٨ **دین قیم خونریزی نہین کرتا ہے** **حکایت** مطرف نے عثمان رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا اونپر سبز کپڑے دیکہے مینے کہا ای امیر المومنین اللہ نے آپ کی ساتہ کیا کیا کہا اللہ نے میرے ساتہ خیر کی مینے کہا کون دین بہتر ہی کہا دین قیم خونریزی نہین کرتا ہی اخرجہ ابن عساکر

٩ **عمر بن عبد العزیز ائمہ ہدی کے ساتہ ہین** **حکایت** محمد بن نصر حارثی کہتے ہین کہ مسلمہ ابن عبد الملک نے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو مرنے کے بعد دیکہا کہا ای امیر المومنین کاش مین جان لیتا کہ تم بعد موت کے کس حال کی طرف گئے کہا ای مسلمہ یہ وقت ہے میرے فارغ ہونے کا واللہ ابہی تک مینے راحت نہین پائی ہے مینے کہا تم کہان ہو کہا مین ائمہ ہدی کے ساتہ ہون جنات عدن مین اخرجہ ابن ابی الدنیا ١٠ **اُندبا** **حکایت** محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے کثیر بن افلح کو یا کہا کثیر کو خواب مین دیکہا اور وہ حرہ کے دن مارے گیے تہے مینے کہا کیا تم مارے نہین گیے کہا ہان مینے کہا تمنے کیا کیا کہا خیر ہے مینے کہا تم شہدا ہو کہا نہین مسلمان جسوقت باہم قتال کرتے ہین اور اونکے درمیان لوگ مارے جاتے ہین تو وہ شہدا نہین ہوتے ولکن ہم ندبا ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن ابی شیبۃ ١١ **حکایت** ابو میسرہ عمرو بن شرجبیل کہتے ہین مینے دیکہا گویا مین جنت مین داخل ہوا ناگاہ کچہ خیمے لگے ہوے تہے مینے کہا یہ کس کے لیے ہین کہا ذی الکلاع اور حوشب کے لیے یہ دونون اون لوگون سے ہین جو کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتہ مارے گئے تہے مینے کہا عمار اور اونکے اصحاب کہان ہین کہا تیرے آگے ہین مینے کہا اونکے بعض نے تو بعض کو قتل کیا ہی کہا گیا کہ وہ اللہ سے ملے سو اوس کو واسع المغفرۃ پایا مینے کہا پہر اہل نہر یعنی خوارج نے کیا کیا کہا اونہون نے سختی وکرندگی ملاقات کی اخرجہ ابن سعد ١٢ **موت تقوی پر حیات ابدی ہے**

حکایت ابو بکر بن خیاط کہتے ہین مینے دیکہا گویا مین قبرستان مین داخل ہوا ناگاہ قبرون والے اپنی قبرون پر بیٹہے ہوے ہین اور اونکے آگے ریحان ہے ناگاہ محفوظ یعنی معروف کرخی رضی اللہ عنہ اونکے درمیان مین کہڑے ہوے ہین جاتے آتے ہین مینے کہا ای محفوظ تمہارے رب نے تمہاری ساتہ کیا کیا کیا تم مر نہین گئے تہے کہا ہان پہر یہ شعر پڑہا ؎ موت التقی حیاۃ لانفاد لہا + قد مات قوم وہم فی الناس احیاء + یعنی موت متقی پرہیزگار کی ایسی زندگی ہے جسکے لیے فنا نہین ہی ایک قوم مرچکی ہے حال آنکہ وہ لوگون مین زندہ ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات ١٣ اسلمہ بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے زریع بن مسور عابد کو اپنے خواب مین دیکہا اور وہ اللہ تعالی کا ذکر بہت کرتے اور موت کو بہت یاد کرتے اور طویل الاجتہاد یعنی محنت بہت کرتے تہے مینے کہا اپنی جگہہ کیسی دیکہی کہا ؎ ولیس یعلم ما فی القبر داخلہ + الا الالہ وساکن الاجداث + یعنی قبر کے اندر کا حال نہین جانتا ہی مگر اللہ اور جو کوئی کہ قبرون مین رہتا بستا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ١٤ ابشر بن مفضل رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے بشر بن منصور کو خواب مین دیکہا مینے کہا ای ابو محمد تمہارے ساتہ تمہارے رب نے کیا کیا کہا مینے امر کو اوس سے زیادہ تر سہل پایا جسکو مین اپنے نفس پر حمل کیا کرتا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا ١٥ **خیر درجہ اہل خیر کو پہونچا دیتی ہے**

حکایت حفص مرہبی کہتے ہین مینے داؤد طائی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا مینے کہا ای ابو سلیمان تم نے خیر آخرت کو کیسا دیکہا کہا مینے خیر آخرت کو

وکان مدة خلافته رضی اللہ تعالی عنه سنتین وخمسة اشہر ... سنة ١٠١

کتنہ دیکھا مینے کہا تو پھر تم کدھر گئے کہا مین خیر کی طرف گیا والحمد للہ مینے کہا کیا تمکو سفیان بن سعد کا علم ہے وہ عمیر و اہل خیر سے محبت رکھتے تھے کہا اونہون نے

تبسم کیا پہر کہا خیر اوسکو درجہٗ اہل خیر کی طرف چڑہا لیگئی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۶ **حکایت** عتبہ بن ضمرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین ضمرہ نے کہا مینے اپنی

بہوپہی سے خواب مین ملاقات کی مینے کہا تم کیسی ہو کہا بخیر ہون اور مین اپنا عمل بھرپور دیگئی یعنی اوسکا ثواب یہان تک کہ مجھے ثواب خلاط کا بھی دیا گیا جسکو

مینے کہلایا تہا ف الخلاط اللبن بالبقل یعنی دودھ مع ترکاری کے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۷ **سب چیز سے اللہ عزوجل کی ذات پاک مقصود ہو**

وہ افضل ہے **حکایت** عبدالملک لیثی کہتے ہین مینے عامر بن قیس کو خواب مین دیکھا پوچھا تم نے کیا پایا کہا خیر مینے کہا تم نے کس عمل کو افضل

پایا کہا ہر شی جس سے وجہ اللہ عزوجل مراد ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۸ **یقین اور خیر خواہی اللہ تعالی اور مسلمین کی مثل کوئی چیز نہین ہے**

حکایت ابو عبداللہ ہجری رحمہ اللہ کہتے ہین میرے چچا مر گئے مین نے اونکو خواب مین دیکھا اور وہ کہتے تھے دنیا غرور یعنی دہوکا ہے اور آخرت عمل

کرنیوالون کے لیے سرور ہے اور ہمنے نہین دیکھا مثل یقین کی اور خیر خواہی کے واسطے اللہ تعالی اور مسلمین کے کسی چیز کو اور تو حقیر نہ جان معروف یعنی نیکی کی

کسی چیز کو اور تو عمل کر مثل عمل اوس شخص کے جو کہ خود کو مقصر یعنی قصور وار سمجھتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۹ **فضیلت تقوی** **حکایت** اصمعی رحمہ اللہ

کہتے ہین مینے ایک شیخ بصری کو اصحاب یونس بن عبید سے دیکھا اور وہ مرچکا تہا مینے کہا تو کہان سے آیا کہا پاس سے یونس طبیب کے مینے کہا کون یونس طبیب کہا فقیہ لبیب

مینے کہا ابن عبید کہا ہان مینے کہا وہ کہان ہے کہا مجالس ارجوان یعنی سرخ ریشمی مجلسون مین کنواری عورتون کے ساتھ ہے ٹھنڈی ہوئین آنکھین اوسکی بسبب اوسکے

صحیح تقوے کے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۰ **خواب مین ادائے قرض کی وصیت** **حکایت** میمون کردی رحمہ اللہ کہتے ہین

کہ مینے عروہ بزار کو بعد موت کے خواب مین دیکھا کہا فلان سقا کا مجھپر ایک درہم ہے اور وہ میرے گھر کے طاق مین رکھا ہے سو تو اوسکو لیکر سقا کو دیدے

جب صبح ہوئی تو مین سقا سے ملا مینے کہا کیا تیری عروہ کے پاس کوئی چیز ہے کہا ہان ایک درہم ہے مین اوسکے گھر مین گیا تو درہم طاق مین تہا مینے اوسی سقا کو دیدیا

اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۱ **کثرت سے لا الہ الا اللہ کہنا موجب ہے حالت حسنہ کا برزخ مین** **حکایت**

ایک شخص کوفے کا کہتا ہے مینے سوید بن عمرو کلبی کو بعد موت کے اچھی حالت مین دیکھا پوچھا ای سوید یہ کیا اچھی حالت ہے کہا مین لا الہ الا اللہ بکثرت

کہا کرتا تہا سو تو بھی اوسکو بہت کہا کر پہر کہا کہ داؤد طائی اور محمد بن نضر نے ایک امر کی طلب کی تہی سو اونہون نے اوسکو پالیا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۲ ابراہیم

ابن منذر حزامی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ضحاک بن عثمان کو خواب مین دیکھا مینے کہا تمہارے ساتھ کیا کیا گیا کہا آسمان مین تمارید[1] ہین جنے لا الہ الا اللہ کہا

وہ اونسے لٹک گیا اور جسنے اوسکو نہ کہا وہ جھک پڑا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۳ **محبت الہی موجب مغفرت ہے** **حکایت** محمد بن عبدالرحمن

مخزومی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نے ابن عائشہ تیمی کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا اوسنے مجھے بخش دیا بسبب میری حب کے اوسکو یعنی

مین اوس سے محبت رکھتا تہا ۲۴ **کرامت الہی برای بندۂ مطیع** **حکایت** سری بن یحیی دالان بن عیسی بن ابی مریم سے راوی ہین

یہ ایک شخص قزوین کے صالحین سے تھے کہتے ہین ایک رات مجھے چاند نے اپنی چاندنی مین لیا یعنی چاندنی رات تہی مین مسجد کی طرف نکلا نماز پڑہی تسبیح

کی اور دعا کی آنکھون نے مجھپر غلبہ کیا یعنی سو گیا مینے ایک جماعت کو دیکھا مین جانتا ہون کہ وہ آدمی نہ تھے اونکے ہاتھون مین طباق اوپر چار سفید منڈیان

تہین جیسے برف ہر رونٹی پر ایک موتی تہا جیسے انار اونہون نے کہا کھا مینے کہا میرا ارادہ روزے کا ہے کہا تجھے اس گھر کا مالک حکم دیتا ہے کہ تو کھاوے پھر

مینے کھایا اور اوس موتی کو لینے لگا تاکہ اوسے اوٹھالون مجھسے کہا گیا تو اوسے چھوڑ دے ہم تیرے لیے ایک درخت لگاتے ہین وہ تیرے واسطے اس سے بہتر

لوگا دیگا مینے کہا کہان کہا گیا ایسے گھر مین جو اوجاڑ نہو اور ایسا پھل جو نہ بگڑے اور ایسا ملک جو منقطع نہو اور ایسے کپڑے جو بوسیدہ نہون اوس گھر مین رضوی

اور رضینا اور قرۃ العین بی بیان رضیات مرضیات راضیات ہین جو غیرت یعنی رشک نہین کرتی ہین سو تو لازم کر شتابی کو اوسمین جسمین تو ہے کیونکہ وہ تو

[1] التمر اذا جف ... بیت صغیر ... بیت الحمام ... لیقیضہ فاذا ... تنقہ بعضکم ... بعضہم لهو التماثیل ... وقد مروصاحبہ ... تنزیلا و ... تاج العروس

ایک نیند سے ہے بیان کر کہ تو کوچ کر یگا پہر اوس گہر مین جا اور تریگا راوی کہتا ہے کہ وہ بہ نہیر سے مگر دو جمعے یہانتک کہ انتقال ہو گیا پہر کہتی ہین مینی اون کو اوسی رات جسمین اونکا انتقال ہوا دیکہا کہ وہ مجہسے کہتے ہین کیا تو تعجب نہین کرتا ہے اوس درخت سی جو سبرے لیے لگا یا گیا حسن کہ مینے تجہسے بیان کیا تہا اور وہ بار دار ہو گیا مینے کہا کیا پہل لایا کہا مت پوچہو اوسکے بیان پر کسی کو قدرت نہین ہے ہمنے نہین دیکہا مثل کریم کی جبکہ اوسکے پاس مطیع نازل ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا

۲۵ فضیلت معرفت و ذم مباہات ۔ حکایت اسمعیل بن عبد اللہ بن میمون کہتی ہین مینے علی بن محمد بن عمران بن ابی لیلی کو خواب مین دیکہا پوچہا تمنے کونسے عمل کو افضل پایا کہا معرفت کو مینے کہا تم اوس آدمی کے حق مین کیا کہتے ہو جو کہ حدثنا و اخبرنا کہتا ہے پس کہا کہ کہا یعنی اللہ تعالی نے کہ مین مباہات یعنی فخر کرنیکو مبغوض رکہتا ہون اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۶ حکایت بعض اصحاب مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے اونکو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہ کیا کیا کہا خیر ہمنے نہ دیکہا مثل عمل صالح کی ہمنے نہ دیکہا مثل صحابہ صالحین کی ہمنے نہ دیکہا مثل سلف صالح کی ہمنے نہ دیکہا مثل مجالس صالحین کی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۔ یعنی خارج کیا ابن ابی الدنیا نے

۲۷ فضیلت سنت و علم و مذمت قدر و اعتزال و ارجاء ۔ حکایت عبد الوہاب بن یزید کندی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ابو عمر ضریر کو دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا مجہپر رحم فرمایا مینے کہا تم نے کون سے عمل کو افضل پایا کہا جسپر تم ہو سنت و علم سے مینے کہا تم نے کون سے عمل کو بدتر پایا کہا تو اسماء سے حذر کر مینے کہا اسماء کیا ہین کہا قدری معتزلی مرجی پہر وہ اسماء اصحاب اہواء کے شمار کرنے لگی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۲۸ مذمت شتم شیخین رضی اللہ عنہما و رای جہم ۔ حکایت ابو بکر صیرفی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک آدمی مرگیا وہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہا کرتا اور جہم کی رای پر چلتا تہا وہ ایک اور آدمی کے خواب مین دکہایا گیا کہ گویا وہ ننگا ہے اور اوسکی سر پر ایک سیاہ لتہ ہے اور اوسکی ننگا پر ایک لتہ ہے اوس شخص نے پوچہا اللہ نے تیرے ساتہ کیا کیا کہا اوسی شخص کو بکر قیس اور عون بن اعسر کے ساتہ کردیا یہ دونون نصرانی تہی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۲۹ حکایت ایک شیخ کہتے ہین میرا ایک پڑوسی تہا اور وہ منجملہ اون لوگونکے تہا جو کہ ان امور مین غوص کیا کرتے ہین مین اوسکو خواب مین دکہایا گیا گویا وہ کانا ہے مینے کہا ای فلان یہ کیا ہے جو مین تجہمین دیکہتا ہون کہا مینے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نقص کیا تو مجہسے اونکا نقصان کیا اور اپنا ہاتہ اوس آنکہ پر رکہا جو جاتی رہی تہی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۳۰ فضیلت متقین ۔ حکایت ابو جعفر مدنی رحمہ اللہ کہتے ہین مین نے محمد بن حمید کو خواب مین دیکہا اور وہ عالمین سے تہی کہ اونپر دو سبز کپڑے ہین مینے کہا تم بعد موت کے کدہر گئے اونہون نے میری طرف دیکہا پہر یہ شعر پڑہنے لگے ؎ نعم المتقون فی الخلد حقا بجوار نواهد ابکار

یعنی ہان نعمت دیے گئے پرہیزگار لوگ یقینًا جنت مین سینہ ابہری کنواری حورتون کی پڑوس مین ہین ابو جعفر کہتے ہین واللہ اس سے پہلے مینے اس شعر کو کسی سے نہین سنا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۱ فضل صبر و حسرت بر عمل صالح ۔ حکایت مطرف بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین قبرستان مین تہا مینے ایک قبر کے نزدیک ایسی دو رکعت نماز خفیف پڑہی کہ مین اوسکے اتقان سے خوش نہین ہوا اور اونگہ گیا مینے صاحب قبر کو دیکہا کہ وہ مجہسے کلام کرتا ہے کہا کہ تونے ایسی دو رکعت نماز پڑہی کہ تو اوسکے اتقان سے خوش نہین ہوا مینے کہا مقرر یہ ہوا ہے کہا تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور عمل کرنیکی طاقت نہین رکہتی البتہ میرا دو رکعت نماز پڑہنا مثل تیری دو رکعت کے مجہے ساری دنیا سے زیادہ تر محبوب ہے مینے کہا یہان کون لوگ ہین کہا سب کے سب مسلمان ہین اور سارے خیر کو پہونچے مین نے کہا اس جگہ افضل کون ہے ۔ ایک قبر کی طرف اشارہ کیا مینے اپنے جی مین کہا اللہم ربنا تو اسکو میری طرف نکال دے کہ مین اس سے بات کرون اوس قبر سے ایک جوان آدمی نکلا مینے کہا جو لوگ یہان ہین تو اونمین افضل ہے کہا کہ لوگون نے یہ بات کہی ہے مینے کہا تو اس مرتبے کو کس سبب سے پہونچا کیونکہ واللہ مین تیری لیے وہ سن و عمر نہین دیکہتا ہون کہ مین کہون کہ تو نے اس مرتبے کو طول حج و عمرہ و جہاد فی سبیل اللہ اور عمل سے پایا ہے کہا مین مصیبتون مین مبتلا ہوا پہر مین اونپر صبر دیا گیا سو اس سبب سے مین اون سے بہتر ہوا اخرجہ ابن ابی الدنیا و البیہقی فی شعب الایمان ۳۲ فضل یقین

حکایت ایاس بن دغفل رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو العلاء یزید بن عبد اللہ کو خواب مین دیکہا مینے کہا موت کا مزہ تم نے کیسا پایا کہا مینے تلخ کریہہ پایا مینے کہا

تو تم بعد موت کے کدھر گئے کہا مین طرف روح وریحان اور رب غیر غضبان کے گیا مینے کہا تمہارے بھائی عطرف کہا وہ اپنی یقین کی سبب سے مجھ پر فائق ہو گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۳ ۔ نفع دعا حکایت بعض صالحین کہتی ہین کہ میرا بھائی مرگیا مین اوسے خواب مین دیکھا پاگیا مینے کہا تیرا کیا حال ہوا جسوقت کہ تو اپنی قبر مین رکھا گیا کہا ایک آنیوالا آگ کا شعلہ لیے ہوے میری پاس آیا سو اگر یہ بات نہو تی کہ ایک دعا کرنیوالے نے میرے لیے دعا کی تو مینے دیکھا تہا کہ وہ جلد مجھکو اوس سے مارتا اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۴ ۔ فضل محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ حکایت محمد بن منکدر رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا کہ گویا مین مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین داخل ہوا ناگاہ لوگ ایک آدمی پر جمع ہین روضہ مین مینے کہا یہ کون ہے کہا گیا کہ ایک آدمی ہے آخرت سے آیا ہے لوگو نکو اونکے مردون کی خبر دیتا ہے مین آیا کہ دیکھون ناگاہ وہ آدمی صفوان بن سلیم تھے کہا کہ لوگ اونسے پوچھ رہے تھے اور وہ اونکو خبر دیتے تھے پہر صفوان نے کہا اس جگہ کوئی ہے کہ مجھسے محمد بن منکدر کا حال پوچھے لوگ کہنے لگے کہ یہ اوسکا بیٹا ہے پہر مین لوگون کو کشادہ کر کے گیا مینے کہا تم مجھے خبر دو اللہ تم پر رحم کرے کہا اعطاہ من الجنة کذا و اعطاہ کذا وارضاہ واسکنہ منازل فی الجنة و بوأہ فلا طعن علیہ ولا موت اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۵ ۔ فضل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ حکایت ابو کریمہ رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک آدمی میرے پاس آیا کہا مین نے دیکھا گویا مین جنت مین داخل ہوا پہر ایک باغ مین پہونچا اوس مین ایوب ویونس وابن عون وتیمی تھے مین نے کہا سفیان ثوری کہان ہین کہا ہم نہین دیکھتے ہین اوسکو مگر جیسے دیکھتے ہین ستارے کو اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۶ ۔ فضل محمد بن واسع و محمد بن سیرین و حسن بصری رضی اللہ عنہم حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے محمد بن واسع کو جنت مین دیکھا اور محمد بن سیرین کو جنت مین دیکھا مینے کہا حسن کہان ہین کہا نزدیک سدرة المنتہیٰ کی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۷ ۔ فضل ابو عمرو بصری رضی اللہ عنہ حکایت یزید بن ہارون رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے محمد بن یزید واسطی کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا مینے کہا کس سبب سے کہا بسبب ایک مجلس کی جسمین ابو عمرو بصری دن جمعے کے بعد عصر کے بیٹھے پہر دعا کی اور ہم نے آمین کہی سو ہماری مغفرت ہوگئی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۸ ۔ خلید بن سعید رحمہ اللہ حکایت عقبہ بن ابی شبیب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے خلید بن سعید کو بعد اونکے مرنیکے خواب مین دیکھا مینے کہا تم نے کیا کیا کہا ہم خلاصی دیے گئے اور لگتا نہ تہا کہ خلاص ہون مینے کہا مت عہد کرو بالقران قال لاعهد لنا به منذ فارقتكم اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۹ ۔ ذکر قاضی یحییٰ اکثم حکایت محمد بن سالم خواص صالح رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے یحییٰ بن اکثم قاضی کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور مجھسے فرمایا اے شیخ سو اگر تیرا بڑھاپا نہوتا تو مین تجھے آگ سے جلاتا پس مجھکو پکڑا اوس چیز نے جو کہ غلام کو اپنے میان کے روبرو پکڑتی ہے یعنی حیا و خوف جب مجھے افاقہ ہوا تو مجھسے فرمایا اے شیخ سو تین بار اسی طرح ہوا پہر جب مجھے افاقہ ہوا تو مینے کہا یا رب مین تجھسے اس طرح حدیث نہین کیا گیا ہون اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو مجھہ سے کیا حدیث کیا گیا ہے حال آنکہ وہ اسکو خوب جانتا ہے مینے کہا حدثنی عبد الرزاق ابن ہمام قال حدثنا معمر بن راشد عن ابن شہاب الزہری عن انس بن مالک عن نبيك صلى الله عليه وآله وسلم عن جبرائیل عنك يا عظيم انك قلت ما شاب لي عبد في الاسلام شيبة الا استحييت منه ان اعذبه بالنار فقال الله صدق عبد الرزاق وصدق معمر وصدق الزهري وصدق انس وصدق نبيي وصدق جبريل انا قلت ذلك انطلقوا به الى الجنة اخرجه الخطيب في تاريخ بغداد

۴۰ ۔ فضل امام احمد رضی اللہ عنہ حکایت ابو بکر فزاری رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے پہونچا ہے کہ بعض اخوان احمد بن حنبل نے اونکو خواب مین دیکھا کہا اے احمد اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور مجھسے فرمایا اے احمد تو نے صبر کیا ضرب پر کہ تو نے کہا اور تو متغیر نہوا کہ میرا کلام منزل غیر مخلوق ہی قسم ہے میری عزت کی البتہ مین تجھے اپنا کلام سناؤنگا قیامت کے دن تک سو مین اپنے رب عز وجل کا کلام سنا کرتا ہون ۔ اخرجہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق

۴۱ ۔ فضل محمد بن مصفی حمصی رضی اللہ عنہ حکایت محمد بن عوف رحمہ اللہ کہتے ہین مینے محمد بن مصفے حمصی کو خواب مین دیکھا پوچھا تم

له قال الامام اليافعي رضي الله عنه ... توفي سنة ثلثين ومائة وقيل في سنة احدى وثلثين ومائة السيد القدوة ... الزاهد محمد بن المنكدر سمع من عائشة وابي هريرة وكان بيته مأوى الصالحين ومجمع المتعبدين من الزهاد العابدين ... وتوفي ... شعبان سنة احدى وستين ومائة ... ابو عبد الله سفيان بن سعيد الثوري الكوفي الفقيه سيد اهل زمانه علما وعملا وزهدا ... عن عمرو بن مرة ... قال ابن المبارك كتبت عن الف ومائة شيخ ما فيهم افضل من سفيان ... مرآة الجنان ... بن سيرين ... رضي الله عنهما ... القاضي المشهور يحيى بن اكثم ... بالاحكام

اُدھر گئے کہ اطرف خیر کے اور باوجود اسکی ہم اپنے رب کو ہر روز دوبار دیکھتے ہین مینے کہا ای ابو عبداللہ صاحب سنت کے دنیا مین اور صاحب سنت کی آخرت مین او نہون نے تبسم کیا اخرجہ ابن عساکر ۴۲ **فضل منصور بن عمار رضی اللہ عنہ حکایت** محمد بن مفضل رحمہ اللہ کہتے ہین مینے منصور ابن عمار کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور مجھسے فرمایا کنت تخلط یعنی تو خلط ملط کرتا تھا ولیکن مینے تجھے بخشدیا اسلیے کہ تو مجھے میری خلق کی طرف محبوب کرتا تھا تو کھڑا ہو میری تمجید کر درمیان میرے فرشتون کی جیسے تو میری تمجید کرتا تھا دنیا مین پھر تیرے لیے ایک کرسی رکھی گئی تو مینے اللہ کی تمجید یعنی اوسکی بزرگی بیان کی درمیان اوسکے فرشتون کی اخرجہ ابن عساکر ۴۳ **حکایت** ابو الحسن شعرانی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے منصور بن عمار کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھسے فرمایا تو منصور بن عمار ہے مینے کہا ہان یارب کہا تو ہی لوگونکو دنیا مین بے رغبت کرتا اور تو خود اوسمین رغبت کرتا تھا مینے کہا مقرر یہ ہوا ہے ولیکن مینے کوئی مجلس نہین کی مگر پہلے تیری ثنا کی پھر تیرے نبی کی ثنا کی پھر تیرے بندونکو نصیحت کی فرمایا سچ کہا اسکے لیے ایک کرسی رکھو کہ میری بزرگی بیان کرے میرے آسمان مین جسطرح کہ میری بزرگی بیان کی میری زمین مین درمیان میرے بندون کی اخرجہ ابن عساکر ۴۴ **حکایت** سلیم بن منصور بن عمار رحمہ اللہ کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا قربنی و ادنانی یعنی مجھے قریب کیا اور قریب کیا اور مجھسے فرمایا ای شیخ سوء تو جانتا ہے مینے تجھے کیون بخشا مینے عرض کیا نہین یا الٰہی فرمایا تو لوگونکے لیے ایک دن ایک مجلس مین بیٹھا تھا تو نے اونکو رولایا اونمین ایک بندہ میرے بندون سے رویا کہ وہ کبھی میری خوف سے نہین رویا تھا سو مینے اوسکو بخشدیا اور ساری اہل مجلس کو اوسکو ہبہ کردیا اور جن لوگونکو مینے اوسکو ہبہ کیا تجھکو بھی مینے ہبہ کردیا اخرجہ ابن عساکر ۴۵ **فضل علم حکایت** مسلمہ بن عفان رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے وکیع کو خواب مین دیکھا پوچھا تمہارے ربنے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے جنت مین داخل کیا مینے کہا کس چیز کے سبب سے کہا بسبب علم کے اخرجہ ابن عساکر ۴۶ **فضل حدیث شریف حکایت** ابو یحیی مستملی ابو ہمام رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو ہمام کو خواب مین دیکھا اور اونکے سر پر قندیلین لٹکی ہوئی تہین پوچھا ای ابو ہمام تمنے ان قندیلونکو کس سبب سے پایا کہا یہ بسبب حدیث حوض کے اور یہ بسبب حدیث شفاعت کی اور یہ بسبب حدیث فلان کی اور یہ بسبب فلان حدیث کے اخرجہ ابن عساکر ۴۷ **فضل قلت مخالطت مردم حکایت** سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے ثوری کو خواب مین دیکھا مینے کہا تم مجھے وصیت کرو کہا تو لوگون کی مخالطت کم کر مینے کہا زیادہ کرو کہا تو عنقریب وارد ہوگا پھر تو جان لیگا اخرجہ ابن عساکر ۴۸ **فضل ابن عوف رضی اللہ عنہ حکایت** ابو ربیع زہرانی رحمہ اللہ کہتے ہین مجھسے ایک میرے پڑوسی نے بیان کیا کہ مینے ابن عوف کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا غروب نہین ہوا سورج پیر کے دن کا مگر مجھپر میرا نامۂ اعمال پیش کیا گیا اور مجھے بخش دیا۔ وہ پیر کے دن مرے تھے اخرجہ ابن عساکر ۴۹ **فضل محمد بن یحیی ذہلی رضی اللہ عنہ حکایت** ابو عمرو خفاف رحمہ اللہ کہتے ہین مینے محمد بن یحیی ذہلی کو خواب مین دیکھا پوچھا تمہارے ربنے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا مینے کہا تمہارا علم کیا ہوا کہا سونے کے پانی سے لکھا گیا اور علیین مین رکھدیا گیا اخرجہ ابن عساکر ۵۰ **فضل ابو العباس اصم و ابو یعقوب بوطی و ربیع بن سلیمان و ابو عبداللہ شافعی رضی اللہ عنہم حکایت** استاذ ابو الولید رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو العباس اصم کو خواب مین دیکھا پوچھا ای شیخ تمہارا حال کس چیز کو پہنچا کہا مین اپنے والد ابو یعقوب بوطی و ربیع بن سلیمان کے ساتھ ابو عبداللہ شافعی کے جوار مین ہون ہم ہر دن اونکی ضیافت مین حاضر ہوتے ہین اخرجہ ابن عساکر ۵۱ **فضل حسن ظن باللہ تعالی حکایت** سہیل بن حزم کے بھائی کہتے ہین مینے مالک بن دینار کو بعد موت کی خواب مین دیکھا پوچھا تمنے کس چیز کے ساتھ اللہ پر قدوم کیا کہا ساتھ ذنوب کثیرہ کے حسن ظن باللہ نے اونکو مجھسے مٹادیا اخرجہ ابن عساکر ۵۲ **فضل جراح بن عبداللہ رضی اللہ عنہ** ایک عورت اہل یمن کی کہتی ہے مینے رجاء بن حیوۃ کو خواب مین دیکھا مینے کہا کیا تم نہین مرے کہا ہان ولیکن اہل جنت مین ندا کی گئی کہ تم جراح بن عبداللہ کی ملاقات کرو اور یہ خواب پہلے اس سے تہا کہ خبر جراح کی آوے پہر جراح کے مرنیکی خبر آئی کسی مینے حساب کیا تو وہ اوسی رات آذربیجان مین شہید ہوئے اخرجہ ابن عساکر ۵۳ **حکایت** عتبہ بن ابی حکیم ایک عورت بیت المقدس کی رہنی والی

سے نقل کرتے ہین کہا کہ رجاء بن حیوہ ہمارے جلیس وہمنشین تھے اور بہت اچھے ہمنشین تھے پہر وہ مرگئے مینے اونکو بعد ایک ماہ کے دیکھا مینے کہا تم کدہر گئے کہا طرف خیر کے ولیکن ہم بعد تمہارے ایسا گھبرا گھبرائے کہ ہم نے گمان کیا کہ قیامت قائم ہوگئی مینے کہا کس بات مین ہوا کہا جراح اور اونکی اصحاب مع اثقال اور سامان کے جنت مین داخل ہوئے یہانتک کہ اونہون نے جنت کے دروازے پر ازدحام کیا اخرجہ ابن عساکر

۵۴ فضل تکبیر حکایت اصمعی[1] رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا ایک آدمی نے جریر خطفی کو خواب مین دیکھا پوچھا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا کہا کس سبب سے کہا بسبب ایک تکبیر کے جسکو مینے پشت آب پر جنگل مین کہا تھا۔ کہا تمہارے بھائی فرزدق نے کیا کیا کہا اہا۔ یعنی افسوس اوسکو قذف محصنات نے ہلاک کردیا یعنی وہ اپنے اشعار مین پرہیزگار عورتون کو تہمت لگایا کرتا تھا اسلیے ہلاک ہوا اخرجہ ابن عساکر

۵۵ مغفرت کمیت بن یزید شاعر رحمہ اللہ حکایت نور بن یزید شامی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے کمیت ابن یزید کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور میرے لیے ایک کرسی نصب کی اوسپر مجھے بٹھایا اور مین ماموربانشاد طربیہ ہوا یعنی مجھکو حکم ہوا کہ مین طربناک شعر پڑھون جب مین اپنے اس قول تک پہونچا ؎ خَنَانَیکَ رَبَّ النَّاسِ مِنْ اَنْ یَغُرَّنِی ✤ کَمَا غَرَّهُمْ شُرْبُ الْحَیٰوةِ الْمُصَرَّدِ ✤ یعنی ای رب لوگونکے مین تیری رحمت چاہتا ہون اس سے کہ دہوکا دے مجھے جیسا کہ اونکو دہوکا دیا زندگی کے شرب قلیل نے فرمایا ای کمیت بیشک تجھکو دہوکا نہ دیا اوس چیز نے جسنے اونکو دہوکا دیا مینے تجھے بخشدیا بصدق قلت فی صفوتی من بریتی وخیرتی من خلیقتی یعنی اسلیے کہ جو میری خلق مین میری برگزیدہ اور میری خلق مین بہتر ہین تونے اونکے حق مین سچ بولا وجعلت لک بکل منشد انشد بیتا من مدحک آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زنبۃ ارفعہا لک فی الاخرۃ الی یوم القیامۃ یعنی تونے جو آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کی تو جو کوئی اوسمین سے ایک بیت پڑہیگا مینے بعدد ہر پڑہنے والے کے تجھے ایک رتبہ دیا جسکو مین تیرے لیے آخرت مین بلند کرونگا روز قیامت تک

۵۶ ابو بکر نابلسی رضی اللہ عنہ حکایت ابن شعوان[?] مصری رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو بکر نابلسی کو بعد اونکے قتل ہونیکے خواب مین دیکھا اور وہ نہایت اچھی ہیئت مین تھے یہ منجملہ اون لوگونکے ہین جنکو بنی عبید نے سنت پر قتل کیا تہا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا ؎ حَبَانِی مَالِکِی بِدَوَامِ عِزٍّ ✤ وَوَاعَدَنِی بِقُرْبِ الْاِنْتِصَارِ ✤ وَقَرَّبَنِی وَاَدْنَانِی اِلَیْهِ ✤ وَقَالَ اَنْعَمْ بِعَیْشٍ فِی جِوَارِی ✤ یعنی مجھے میرے مالک نے ہمیشہ کی عزت عنایت کی اور مجھسے وعدہ فرمایا ہے کہ مین عنقریب بدلہ لونگا اور مجھے اپنے قریب ونزدیک کیا اور مجھسے کہا تو خوب عیش کر میری جوار مین اخرجہ ابن عساکر

۵۷ فضل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ حکایت عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے سفیان ثوری کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا نہین تہا مگر یہ کہ لحد مین رکھا گیا اور اللہ تعالے کے روبرو کھڑا ہوا سو اوسنے مجھسے حساب یسیر لیا پہر مجھے جنت کی طرف حکم دیا مین اوسکے ریاحین واشجار مین تہا نہ کوئی آہٹ سنتا تہا نہ کسی طرح کی حرکت کہ ناگاہ ایک آواز آئی کہتا ہی ای سفیان بن سعید کیا تو جانتا ہے کہ تونے اللہ کو اپنے نفس پر اختیار کیا مینے کہا اِیْ وَاللہِ یعنی ہان قسم ہے اللہ کی مینے ایسا کیا پس مجھپر ہر طرف سے صوانی نثار کیے گئے اخرجہ ابن عساکر

ف صوانی جمع صینی یعنی برتن جو منسوب ہین طرف چین کی اور نثار یعنی پراگندہ ہونا موتیون کا یعنی ہر طرف سے مجھپر موتی نثار ہوتے

۵۸ فضل امام شافعی رضی اللہ عنہ حکایت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے اونسے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھپر تاج رکہا اور میرا نکاح کردیا اور مجھسے فرمایا یہ اس سبب سے ہی کہ تونے فخر نہ کیا اوس چیز کے ساتھ جس سے مینے تجھے راضی کیا اور تکبر نہ کیا اوس چیز مین جو مینے تجھے دی اخرجہ ابن عساکر

۵۹ حکایت ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہین مینے شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے اونسے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے سونیکی کرسی پر بٹھایا اور تازے موتی مجھپر نثار کیے اخرجہ ابن عساکر

۶۰ فضل اہل سنت حکایت اسمعیل بن ابراہیم فقیہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے حافظ ابو عبد اللہ حاکم رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا پوچھا تمہارے نزدیک کون سا فرقہ اکثر ہے براہ نجات کے کہا اہل سنت اخرجہ ابن عساکر

۶۱ فضل عزو جر حکایات خیثمہ بن سلیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے قاری عاصم اطرابلسی کو بعد اونکی وفات کے خواب مین دیکھا مینے کہا تمہارا کیا حال ہی ای ابو علی کہا ہم کنیت سے نہین پکارے جاتے ہین بعد موت کے تو مینے اونسے کہا ای عاصم تمہارا کیا حال ہی اور تم کدہر گئے کہا مین گیا الی رحمۃ اللہ واسعۃ وجنۃ عالیۃ یعنی مین اللہ کی رحمت وسیع اور جنت عالی کی طرف گیا

[1] امام یافعی نے ... عنہ ... مرآۃ الجنان مین ... لکھی وفات ... مین لکھی ہے اور ... خوب ... فرمایا ہے انکی عمر ۸۸ سال کی ہوئی انکی مصنفات ... لغت واخبار ونوادر وملح وغرائب واشعار مین ... ہارون رشید ... بغداد ... سو ... ہزار ... ایک ... سودو ... وفات ... ہجری ... وفات ... ہجری ... اصل مین یہ لفظ ... واللہ اعلم

مینے کہا کس سبب سی کہا بسبب بہت رونے میرے کے دریا مین اخرجہ ابن عساکر ۶۲ مغفرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ تعالی مالک بن دینار رضی اللہ عنہ
فرماتی ہین مینے مسلم بن یسار کو خواب مین دیکھا پوچھا تم نے بعد موت کے کس چیز کی ملاقات کی کہا مینے اہوال و زلازل عظام و شداد کی ملاقات کی مینے کہا تو اسکے بعد
کیا ہوا کہا جو تو دیکھتا ہے کریم سے حسنات کو ہم سی قبول فرمایا اور سیئات ہمارے لیے معاف کین اور تبعات کا ہمارے لیے ضامن ہوا اخرجہ ابن عساکر ۶۳ فضل
ابوجعفر محمد بن جریر رضی اللہ عنہ حکایت حسن بن عبد العزیز ہاشمی عباسی رحمہ اللہ کہتی ہین مینے ابوجعفر محمد بن جریر کو خواب مین دیکھا
مینے کہا تمنے موت کو کیسا دیکھا کہا نہین دیکھی مینی مگر خیر مینے کہا تم نے ہول مطلع کو کیسا دیکھا کہا مینے نہین دیکھی مگر خیر مینے کہا کہ تمنے منکر نکیر کو کیسا دیکھا کہا مینی نہین دیکھی
مگر خیر مینی کہا بیشک تیرا رب تیری ساتھ مہربان ہی تو ہمارا ذکر کرنا نزدیک تیری رب کے کہا ای ابوعلی تم کہتے ہو کہ ہمارا ذکر کرنا نزدیک تیرے رب کے حالانکہ ہم تو تمکو وسیلہ کرتی ہین طرف رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اخرجہ ابن عساکر ۶۴ اکرام یحیی بن معین رضی اللہ عنہ بسبب حدیث شریف حکایت حبیش بن مبشر رحمہ اللہ
کہتے ہین مینی یحیی بن معین کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے قریب کیا اور نزدیک کیا و اَعطانی و حبانی یعنی مجھی عطا کیا اور تین سو حورون سے
بیاہ کیا اور دو بار مجھے اپنے اوپر داخل کیا مینے کہا کس سبب سی لیکن کوئی چیز اپنی آستین سی نکالی اور کہا اس سبب سے یعنی حدیث شریف اخرجہ ابن عساکر
۶۵ فضل ابوجعفر قاری یزید بن قعقاع رضی اللہ عنہ حکایت سلیمان عمری رحمہ اللہ کہتی ہین مینی ابوجعفر قاری یزید بن قعقاع کو خواب
مین دیکھا کہتی ہین تو میری طرف سی میری اخوان کو سلام کہہ اور انکو خبر دی کہ اللہ نے مجھے شہدا مین سی کیا جو کہ زندہ ہین اور رزق دیے جاتی ہین اور ابو حازم کو سلام کہہ اور
اوس سی کہہ کہ ابوجعفر تجھسے کہتا ہے الکَیس الکَیس یعنی ہوشیار رہ کیونکہ اللہ اور اوسکے فرشتے تیری مجلس کو عشیات مین دیکھتی ہین اخرجہ ابن عساکر ف عشیات
جمع ہے عشیۃ کی عشیہ بمعنی شبانگاہ یعنی مابین مغرب و عشا اور ایک گروہ نی کہا ہی کہ عشا سورج ڈھلنے سے طلوع فجر تک ہی۔ کذا فی الصراح ۶۶ مغفرت ابن مبارک
رضی اللہ عنہ بسبب رحلت حکایت زکریا بن عدی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابن مبارک کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نی تمہاری ساتھ کیا کیا کہا مجھی
بخشدیا بسبب میری رحلت کی اخرجہ ابن عساکر ف رحلہ بالکسر بمعنی کوچ کردن یعنی چونکہ مینے طلب علم حدیث کے لیے جابجا سفر کیا اسلیے اللہ تعالی نی میری مغفرت
فرمائی ۶۷ حکایت محمد بن فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہما کہتے ہین مینے ابن مبارک کو خواب مین دیکھا مینے کہا تمنے کون سی عمل کو فضل پایا کہا وہ امر جسمین کہ مین تھا
مینے کہا رباط و جہاد کہا ہان اخرجہ ابن عساکر ف دشمن کی سرحد کی حفاظت کرنیکو رباط کہتے ہین ۶۸ درجہ علم و حزن حکایت یزید بن مذعور رحمہ اللہ
کہتے ہین مینے اوزاعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے کہا ای ابوعمرو مجھے ایسی چیز بتاؤ جس سی مین اللہ کی طرف تقرب کرون کہا مینے وہان نہین دیکھا کوئی درجہ کہ وہ
بلند تر ہو درجہ علما سی اور اونکے بعد درجہ غمگین و حزین لوگون کا ہے اخرجہ ابن عساکر ۶۹ فضل استغفار حکایت عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما
کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا بعد اونکی وفات کے مینے کہا تم نے کونسے عمل کو فضل پایا کہا استغفار کو ای میرے بیٹے اخرجہ ابن عساکر ۷۰ ذرا سا
سنت کا اظہار موجب مغفرت ہے حکایت عبد اللہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ کہتی ہین مینے خلیفہ متوکل کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نی تمہارے ساتھ
کیا کیا کہا مجھے بخش دیا مینے کہا تمکو بخشدیا حالانکہ تمنے کیا جو کچھ کہ کیا کہا ہان بسبب قلیل سنت کی جسکو مینے ظاہر کیا اخرجہ ابن عساکر ۷۱ فضل شہادت لا الہ الا اللہ
حکایت حجاج بن عتیلہ رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین حسن و فرزدق کی پاس حاضر ہوا انہو دیکھا ایک قبر کو حسن نی فرزدق سی کہا تو نے اس دن کے لیے کیا تیار کر رکھا ہی کہا شہادت
لا الہ الا اللہ کی ستر برس سی حسن چپ ہو رہے لبطہ بن فرزدق کہتی ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا بعد اونکی موت کی مجھسے کہا بیٹا اوس کلمی نے مجھی نفع دیا جسکے ساتھ مینے
حسن سی خطاب کیا تھا اخرجہ ابن عساکر ۷۲ فضل درود شریف حکایت عبد اللہ بن صالح صوفی رحمہ اللہ کہتی ہین بعض اصحاب حدیث خواب مین دیکھے گئے
اونسی کہا گیا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا پوچھا کس چیز کے سبب سے کہا بسبب درود بھیجنے میرے کے میرے کتابون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اخرجہ ابن عساکر
۷۳ فضل عامر بن قیس رضی اللہ عنہ حکایت یزید بن ابی امامہ کہتے ہین کہ ایک زندہ آدمی نے ایک مردہ کو دیکھا اوس سی میت نی کہا ای فلان

سنہ وفات ۳۱۰ ہجری ۱۲ سنہ ۲۳۳ وفات ۲۳۳ ہجری سنہ توفی سنۃ تسع وعشرین ومائۃ قاری المدینۃ العابد ابوجعفر یزید بن القعقاع اخذ عن ابی ہریرۃ وابن عباس وقرأ علیہ نافع ولہ ذکر فی سنن ابی داود ۱۲ مرآۃ الجنان سنہ وفات ۱۸۱ ہجری ۱۲ سنہ ۱۱۰ ہجری مین وفات پائی ۱۲

تو لوگون کو خبر دیدے کہ منونہ عامر بن قیس کا قیامت کے دن مثل چاند چودھوین رات کے ہوگا اخرجہ ابن عساکر ۷۴ **فضل امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ حکایت** عبد الرحمن بن زید بن اسلم رحمہ اللہ کہتے مین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا اور اونپر ایک لمبی ٹوپی تھی مینے کہا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے زینت علم کے ساتھ مزین کیا مینے کہا مالک بن انس کہان ہین کہا مالک فوق فوق وہ فوق کہتے اور اپنا سر اوٹھاتے رہے یہانتک کہ ٹوپی اونکے سر سے گر پڑی اخرجہ ابن عساکر ۷۵ **اکرام بشر حافی رضی اللہ عنہ حکایت** ہشام بشر حافی رضی اللہ عنہ کے بھانجے کہتے ہین مینا پنے ماموں کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا اللہ نے مجھے بخشدیا اور جو کچھ کہ اللہ نے اونکا اکرام کیا اوسکا ذکر کرنے لگے مینے کہا اللہ نے تمسے کچھ کہا کہا ہان مجھسے فرمایا ای بشر تو نے مجھسے حیا نہ کی کہ تو ہیسا ڈرتا ایک نفس پر ڈرا جو کہ میرا ہی اخرجہ ابن عساکر **۷۶ حکایت** حسین بن اسمٰعیل محاملی کہتے ہین مینے قاشانی کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا اونہون نے میری طرف اشارہ کیا کہ اونہون نے بعد شدت کی نجات پائی مینے کہا تم احمد بن حنبل کے حق مین کیا کہتے ہو کہا اللہ نے اونکو بخشدیا مینے کہا بشر حافی کہا اونکے پاس تو اللہ کی طرف سے ہر دن مین دو بار کرامت آتی ہی اخرجہ ابن عساکر **۷۷** عاصم حربی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا گویا مین دروازۂ شام مین داخل ہوا مجھے بشر حافی ملے مینے کہا کہان سے آئے کہا علیین سے کہا احمد بن حنبل نے کیا کیا کہا مین ابھی احمد بن حنبل اور عبد الرزاق وراق کو اللہ کے روبرو چھوڑکے آیا ہون وہ دونون کھاپی رہے ہین عیش و آرام کر رہے ہین مینے کہا تو پھر تم کہا اللہ نے میری قلت رغبت کو طعام مین جان لیا ہے اسلیے اپنی طرف دیکھنے کو میرے واسطے مباح کردیا ہی اخرجہ ابن عساکر **۷۸ حکایت** ابو جعفر سقا رحمہ اللہ کہتے ہین مینے بشر حافی کو اور معروف کرخی کو خواب مین دیکھا گویا وہ آرہے ہین مینے کہا کہان سے کہا جنت فردوس سے اور ہمنے موسی کلیم الرحمن عز وجل کی زیارت کی اخرجہ ابن عساکر **۷۹ حکایت** قاسم بن منبہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے بشر حافی کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھسے کہا ای بشر مینے تجھکو اور اوسکو جو تیرے جنازے کے ساتھ گیا بخشدیا مینے کہا ای رب اور ہر ایک کو جو مجھے دوست رکھے فرمایا اور اوسکو جو کہ تجھکو دوست رکھے روز قیامت تک اخرجہ ابن عساکر **۸۰ حکایت** احمد دورقی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ میرا ایک پڑوسی مرگیا مینے اوسے رات کو خواب مین دیکھا اور اوسپر دو حلے تھے مینے کہا تیرا کیا قصہ ہی کہا ہمارے قبرستان مین بشر حافی دفن کیے گئے تو اہل قبرستان کو دو دو حلے پہنائے گئے اخرجہ ابن عساکر **۸۱** حجاج بن شاعر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ بشر حافی خواب مین دیکھے گئے اونسے کہا گیا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور فرمایا ای بشر تو نے میری عبادت منین کی بقدر اوس چیز کے کہ مینے تیرے نام کو بلند کیا اخرجہ ابن عساکر **۸۲ حکایت** ایک آدمی نے بشر کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھسے فرمایا ای بشر اگر تو میرے لیے انگارے پر سجدہ کرے تو تو اوسکی مکافات نہ کرسکے جو بات مینے تیرے واسطے اپنے بندون کے دلون مین رکھی ہی اخرجہ ابن عساکر **۸۳ حکایت** محمد بن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہین جبکہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوگیا تو مجھے بہت غم ہوا مین رات کو سویا تو مین نے اونکو خواب مین دیکھا اور وہ اپنی چال مین تبختر کرتے ہین مینے کہا ای ابو عبد اللہ یہ کون چال ہی کہا چال ہی خدام کی دار السلام مین مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور تاج پہنایا اور مجھے دو نعلین سونے کی پہنائین اور فرمایا ای احمد یہ بدلا ہے تیرے قول کا کہ قرآن میرا کلام ہی پھر مجھسے فرمایا ای احمد تو مجھسے وہ دعائین مانگ جو تو دنیا مین مانگا کرتا تھا مینے کہا اے رب تو ہر شے ہیبہ کردی فرمایا مینے ہبہ کی مینے کہا بقدرتک علی کل شئ یعنی ساتھ قدرت تیری کے ہر چیز پر مجھسے فرمایا تو نے سچ کہا مینے کہا تو مجھسے کسی چیز کا مت پوچھ اور میری لیے ہر چیز بخشدے فرمایا مینے کیا پھر فرمایا ای احمد یہ جنت ہی سو تو اوٹھ اور اوسکی طرف داخل ہو مین داخل ہوا تو ناگاہ سفیان ثوری ملی اور اونکے دو بازو تھے سبز وہ اونکے ساتھ ایک کھجور سی دوسری کھجور کی طرف اوڑتے پہرتے تھی اور کہتے تھی الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوأ من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین مینے اونسے کہا کہ عبد الوہاب وراق نے کیا کیا کہا مینے اونکو ایک دریا مین نور کے اور آب شیرین مین نور کے چھوڑا ہے یزار بہ الملک الغفور مینے اونسے کہا بشر حافی نے کیا کیا کہا بخ بخ یعنی واہ واہ اور کون ہی مثل بشر کی مینے اونکو ملک جلیل کے روبرو چھوڑا ہی

اور ان کی آگے کھانے کا ایک خوان ہی اور طبل او نپر متوجہ ہی اور فرما رہی تھا ای شخص کہ نہین کہایا اور پی ای وہ شخص کہ نہین پیا او عیش و آرام کر ای وہ شخص کہ تنعم نہین کیا دار دنیا مین اخرجہ ابن عساکر ۸۴ ابو دلف عجلی رحمہ اللہ حکایت دلف بن ابی دلف عجلی کہتی ہین مینے اپنی باپ کو خواب مین دیکھا کہ وہ ایک وحشت ناک دشوار گھر مین ہین جسکی دیوارین سیاہ ہین اور ناگاہ اوسکی زمین مین راکھ کا اثر ہے اور ناگاہ میرے باپ برہنہ اپنے سر کو دونون گھٹنون کی درمیان مین رکھی ہوئے ہین مجہسی مثل پوچہنے والے کے کہا دلف مینے کہا ہان اصلح اللہ الامیر وہ یہ شعر پڑہنے لگی ؎ أَبْلِغَنْ أَهْلَنَا وَلَا تُخْفِ عَنْهُمْ مَا لَقِينَا فِي الْبَرْزَخِ الْخَنَّاقِ + قَدْ سُئِلْنَا عَنْ كُلِّ مَا فَعَلْنَا + فَارْحَمُوا وَحْشَتِي وَمَا قَدْ أُلَاقِي + یعنی تو پونہچادی ہمارے گہر والونکو خبر کہ ہمنی برزخ مین تنگی پائی اور اونسی پوشیدہ نہ رکھ ہمنے جو کیا تہا اوس سب سے پوچھے گئے سو تم میری وحشت پر اور جو مین ملاقات کر رہا ہون اوسپر رحم کرو کیا تو سمجہ گیا مینے کہا ہان پھر یہ شعر پڑہنے لگی ؎ فلو انا اذا امتنا ترکنا + لکان الموت راحۃ کل حی + ولکنا اذا امتنا بعثنا + فنسأل بعدہ عن کل شیء + یعنی اگر یہ بات ہوتی کہ جسوقت ہم مرجاتی چھوڑ دی جاتی تو البتہ موت ہر زندہ کی راحت ہوتی ولیکن ہم تو جسوقت مرجائینگے تو اوٹہائی جاوینگی پہر اوسکی بعد ہر چیز سی پوچھے جاوینگی پہر وہ چلی گئے کہا اور مین بیدار ہو گیا اخرجہ ابن عساکر ۸۵ ذکر حجاج حکایت اصمعی رحمہ اللہ اپنے باپ سی روایت کرتے ہین کہا مینے حجاج کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نی تیرے ساتھ کیا کیا اوسنی مجھے ہر قتل کی عوض قتل کیا جس سی مینے کسی انسان کو قتل کیا تہا۔ پہر مینے اوسکو برس پہر کے بعد دیکھا پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا کیا تو نے ابھی بہی اسکا نہین پوچھا تہا اخرجہ ابن عساکر ۸۶ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے حجاج کو خواب مین دیکھا گویا ایک مردار پڑا ہوا ہے مینے کہا یہ کیا ہی کہا اگر تو اس سی کلام کریگا تو وہ تجھسے بات کریگا مینے اوسکو پاؤن سی ٹھوکر ماری تو اوسنے میری طرف اپنا سر اوٹہایا اور اپنی آنکھین کہولین مینے اوس سی کہا تو کون ہی کہا مین حجاج ہون اللہ پر مینے قدوم کیا تو اوسکو شدید العقاب پایا تو اوسنی مجہی قتل کیا بعوض ہر قتل کے جو مینے قتل کیا اور مین یہ ٹہیرایا ہوا ہون روبرو اللہ کی انتظار کر رہا ہون جس چیز کا موحدین اپنی رب سی انتظار کرتی ہین یا جنت کی طرف یا نار کی طرف اخرجہ ابن عساکر ۸۷ حکایت اشعث حدانی رحمہ اللہ کہتی ہین مینی حجاج کو خواب مین بری حال سی دیکھا مینے کہا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا نہین قتل کیا مینے کسیکو کوئی قتل مگر اوسکے عوض مجہی قتل کیا مینے کہا پہر کیا ہوا کہا پہر مجہے نار کی طرف حکم ہوا مینے کہا پہر کیا ہوا کہا پہر مین امید رکھتا ہون اوس چیز کی جسکی لا الہ الا اللہ والی امید رکھتی ہین اخرجہ ابن عساکر ۸۸ یزید نحوی و ابو مسلم خراسانی و ابراہیم بن صائغ رضی اللہ عنہم حکایت ابو الحسن رحمہ اللہ کہتی ہین مینے خواب مین دیکھا گویا مین ایک موضع فراخ مین داخل ہوا ناگاہ ایک آدمی تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص اوسکی گردن پر دہر بریان کیا جا رہا ہے مینے کہا یہ بیٹھنے والا کون ہی کہا گیا کہ یہ یزید نحوی ہی اور یہ ابو مسلم یعنی خراسانی صاحب دعوت ہے اوسکے روبرو تلا جا رہا ہے مینے کہا ابراہیم صائغ کا کیا حال ہی کہا وہ تو اعلی علیین مین ہے اوس تک کون پونہچتا ہی ابو الحسین کہتی ہین کہ مجھسی خواب مین کہا گیا کہ جو تو نے دیکھا ہی اسکو ایک صالح آدمی تک کو یعنی ناحیۂ خراسان مین دیکھا ہی سو وہ بعد اسکے ہماری پاس آتا اور ذکر کرتا تہا کہ بلخ مین ایک آدمی ہی کہ اوسنی یہ خواب دیکھا اور سمرقند و جرجان و کور خراسان مین اخرجہ ابن عساکر فائدہ مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے ابو مسلم عبد الرحمن بن مسلم وقیل عثمان الخراسانی القائم بالدعوۃ العباسیۃ قتل فی دولتہ ستمائۃ الف صبرًا فقیل لعبد اللہ بن المبارک ابو مسلم خیر او الحجاج قال لا اقول ان ابا مسلم کان خیرا من احد لکن کان الحجاج شرا منہ وکانت ولادتہ فی سنۃ مائۃ للہجرۃ والخلیفۃ یومئذ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ فی رستاق وقتلہ المنصور العباسی وکان قتلہ یوم الخمیس لخمس بقین من شعبان وقیل للیلتین وقیل یوم الاربعاء سبع لیال خلون منہ سنۃ سبع وثلاثین ومائۃ وقیل غیر ذلک برومیۃ المدائن وہی بلیدۃ بالغرب من الانبار علی دجلۃ بالجانب الشرقی معدودۃ من مدائن کسری وقد ترجم لہ ابن خلکان ترجمۃ بسیطۃ فی صفحہ ۳۹۷ من الجزء الاول واما یزید النحوی فہو ابو سعید القرشی مولاہم النحوی و نحو بطن من الازد ابو الحسن المروزی عن بیامہ وعکرمۃ وعنہ ابو تمیلۃ السکری وفرخ بن ابی مریم وثقہ ابن معین قتلہ ابو مسلم سنۃ احدی وثلاثین ومائۃ کذا فی الخلاصۃ قال فی التہذیب قتلہ لامرہ ایاہ بالمعروف

۸۹ ۔ صالح بن عبد القدوس رضی اللہ عنہ حکایت احمد بن عبد الرحمن معبر رحمہ اللہ کہتے ہیں مینے صالح بن عبد القدوس کو دیکھا ہوئے
خوش خوش دیکھا مینے کہا تمہارے رب نے تمہاری ساتھ کیا کیا مین اوس بات کو ڈرتا تہا جسکے ساتھ تم متہم تہے یعنی زندقہ کہا مین اپنے رب پر وارد ہوا اور وہ بیر
کوئی پوشیدہ چیز مخفی نہین ہی سو اوسنے رحمت کے ساتھ میرا استقبال کیا اور فرمایا مین تیری برائت جان چکا ہون اوس چیز سی جسکے ساتھ تو تہمت کیا جاتا تہا
اخرجہ ابن عساکر ۹۰ ابو یزید طیفور بسطامی رضی اللہ تعالی عنہ ۔ حکایت فرماتے ہین مینے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو
خواب مین دیکہا عرض کیا یا امیر المومنین آپ مجہے کوئی ایسا کلمہ سکہائین جو مجہکو نفع دے فرمایا کیا اچہی ہے تواضع اغنیاء کی واسطے فقراء کے اور امید اللہ کے
ثواب کی عرض کیا اور زیادہ فرمائین فرمایا اس سی زیادہ تر اچہا ہے فخر فقراء کا اغنیاء پر اوس چیز کے اعتماد پر جو کہ اللہ کے پاس ہے عرض کیا اور زیادہ فرمائیے تو
اونہون نے اپنی ہتیلی کہولدی اوسمین سونے کے پانی سی لکہا ہوا تہا ۔ قد کنت میتا فصرت حیا + وعن قریب تکون میتا + فابن بدار البقاء بیتا +
واھدم بدار الفناء بیتا + یعنی تو مردہ تہا پہر زندہ ہو گیا اور عنقریب تو مردہ ہو گا سو تو دار بقا مین گہر بنا اور دار فنا مین گہر ڈہادے اخرجہ ابن عساکر

۹۱ فضل صبر فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ حکایت بعض کہے والو نسبروی ہی کہا مینے سعید بن سالم قداح رحمہ اللہ کو خواب
مین دیکہا مینے کہا اس قبرستان مین افضل کون ہی کہا صاحب اس قبر کا مینے کہا وہ بہتر فاضل کس سبب سے ہوا کہا وہ مبتلا ہوا تو اونسے صبر کیا مینے کہا فضیل بن عیاض
رضی اللہ عنہ نے کیا کیا کہا ہیہات وہ تو ایسا حلہ پہنائے گئے کہ دنیا اور اوسکے حواشی کی قیمت نہین ہو سکتی ہے اخرجہ ابن عساکر ۹۲ فضل استغفار حکایت
ابو الفرج غیث بن علی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو الحسن عاقولی مقری کو خواب مین بہیئت صالحہ دیکہا مینے اونکا حال پوچہا اونہون نے اچہا ذکر کیا مینے کہا کیا تم مر نہین
گئے کہا ہان مینے کہا تم نے موت کو کس طرح دیکہا کہا حسن یا جید دیکہا یعنی اچہا اور وہ خوش تہے مینے کہا تمہاری مغفرت ہوئی اور تم جنت مین داخل ہوئے کہا ہان
مینے کہا تو کونسا عمل افضل ہی کہا وہان کوئی شئی استغفار سے زیادہ تر نافع نہین ہے تو استغفار بہت کیا کر اخرجہ ابن عساکر ۹۳ فضل ضبط طریق مسلمین
حکایت حسن بن قریش حرانی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو جواد امیر کو خواب مین دیکہا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا مینے کہا کس سبب سے
کہا بسبب ضبط کرنے میرے کے راہ مسلمانون اور راہ حاجیون کو اخرجہ ابن عساکر ۹۴ فضل دارقطنی رضی اللہ عنہ ۔ حکایت ابو نصر بن
ماکولا رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکہا گویا مین ابو الحسن دارقطنی کا حال آخرت مین پوچہ رہا ہون مجہسے کہا گیا کہ وہ تو جنت مین امام پکارے جاتے ہین یعنی اہل جنت
اونکو امام کہتے ہین اخرجہ ابن عساکر ۹۵ یوسف بن حسین رازی صوفی رضی اللہ عنہ حکایت ابو خلف وزان رحمہ اللہ کہتے ہین
یوسف بن حسین رازی صوفی خواب مین دیکہے گئے اونسے کہا گیا اللہ نے تمہارے ساتہ کیا کیا کہا مجہپر رحم کیا اور مجہے بخشدیا کہا گیا کس سبب سے کہا بسبب چند کلمون کے
جنکو مینے وقت موت کے کہا تہا مینے کہا اللهم نصحت الناس قولا وخنت نفسی فعلا فهب خيانة فعلی لنصيحة قولی اخرجہ ابن عساکر یعنی الہی مینے لوگونکو
قول سے نصیحت کی اور فعل سے مینے اپنے نفس کی خیانت کی سو تو میرے فعل کی خیانت کو میری نصیحت قول کو ہبہ کردے ۹۶ مغفرت ابو نواس رحمہ اللہ تعالی
حکایت عبد اللہ بن صالح رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابو نواس خواب مین دیکہے گئے اور وہ نعمت کبیر مین تہے اونسے کہا گیا کہ اللہ نے تمہارے ساتہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا
اور یہ نعمت مجہے دی کہا گیا کس سبب سی حالانکہ تم تو مخلط تہے کہا ایک رات بعض صالحین قبرستان کی طرف آئے سو اونہون نے اپنی چادر بچہائی اور دو رکعت نماز
پڑہی اور اونمین دو ہزار بار قل ہو اللہ احد پڑہا اور اوسکا ثواب اہل مقابر کو دیا تو اللہ تعالے نے ساری قبرستان والونکو بخشدیا مین بہی اونکی جملہ مین داخل ہو گیا
اخرجہ ابن عساکر ۹۷ حکایت محمد بن نافع رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو نواس کو دیکہا اور مین درمیان سوتے جاگتے کے تہا مینے کہا ابو نواس کہا یہ وقت
کنیت کا نہین ہی مینے کہا حسن بن ہانی کہا ہان مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا بسبب چند ابیات کے جنکو مینے اپنی بیماری مین کہا تہا قبل موت
کے وہ تکیہ کے نیچے رکہے ہین مین اوسکے گہر آیا تکیہ اوٹہایا تو ناگاہ ایک رقعہ تہا اوسمین یہ اشعار لکہے ہوے تہے ۔ یا رب ان عظمت ذنوبی کثرۃ

فلقد علمت بان عفوك اعظم + ان كان لا یرجوك الا محسن + فمن الذی یلجو و یرجو المجرم + ادعوك رب کما امرت تضرعا + فاذا رددت یدی فمن ذا یرحم + ما لی الیك وسیلة الا الرجا + وجمیل عفوك ثم انی مسلم + اخرجه ابن عساکر یعنی ای رب اگرچہ میرے گناہ براہ کثرت عظیم ہو گئی ہین سو تو نے جان لیا ہے کہ تیرا عفو بڑا وہ تر عظیم ہے - اگر سوا نیک کے تجہسے اور کوئی امید نہ رکہے تو پہر مجرم کس کو پکارے کس سے امید رکہے ای رب مین تجہی پکارتا ہون زاری کر کے جیسا کہ تو نے حکم دیا ہے سو جس وقت تو میرے ہاتہ کو رد کر دے تو وہ کون ہے کہ رحم کرے سوای رجا کے میرا کوئی وسیلہ تیری طرف نہین ہے اور جمیل عفو تیرا پہر مین مسلمان ہون۔ ۹۸. ابوبکر اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابونواس خواب مین دیکہے گئے اونسے کہا کیا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا بسبب چند ابیات کے جنکو مین نے نرگس مین کہا تہا سو تامل فی نبات الارض وانظر + الی آثار ما صنع الملیك + عیون فی لجین فاخرات + واحداق کما الذهب السبیك + علی قضب الزبرجد شاهدات + بان الله لیس له شریك + اخرجه ابن عساکر یعنی زمین کی روئیدگی مین غور کر اور نظر کر طرف آثار اوس چیز کے جسکو بادشاہ نے بنایا ہے عمدہ آنکہین ہین چاندی مین اور حلقے ہین جیسے سونا گلایا ہوا زبرجد کی ٹہنی پر یہ اسبات کی گواہ ہین کہ اللہ تعالے کے لیے کوئی شریک نہین ہے

۹۹ حافظ یعقوب بن سفیان رضی اللہ عنہ حکایت عبدان بن محمد مروزی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یعقوب بن سفیان حافظ کا انتقال ہوا مینے اونکو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا اور مجہے حکم دیا کہ مین آسمان مین حدیث کرون جسطرح مین زمین مین حدیث کرتا تہا سو مینے چوتہے آسمان مین حدیث کی فرشتے مجہپر جمع ہو گئے اور جبریل مجہپر مستملی ہوے اور اونہون نی سونے کی قلمون سی لکہا اخرجه ابن عساکر **۱۰۰ مغفرت حاضرین جنازہ حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ حکایت** ابوعبید بن حربویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی جنازہ سری سقطی مین حاضر ہوا جب کچہہ رات گئی تو اوستی اوسکو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہکو بخشدیا اور اونکو جو میرے جنازے مین حاضر ہوئے اور مجہپر نماز پڑہی اوسنی کہا مین بہی اونمین سے ہون جنہون نی تیرے نماز پڑہی اور تمہاری جنازی مین حاضر ہوئے تو اونہون نی ایک کاغذ لکہا ہوا نکالا اوسمین نظر کی سو اوسمین اوسکا نام نہ دیکہا اوسنے کہا ہان مین حاضر ہوا تہا کہا اونہون نے پہر دیکہا تو اوسکا نام حاشیہ مین تہا اخرجه ابن عساکر **۱۰۱ افضل مجالس اہل حدیث حکایت** ابوالقاسم ثابت بن احمد بن حسین بغدادی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابوالقاسم سعد بن محمد زنجانی کو خواب مین دیکہا کہ وہ مجہسے باربار کہتے ہین ای ابوالقاسم بیشک اللہ اہل حدیث کی لیے بعوض ہر مجلس کے جسمین وہ بیٹہتے ہین ایک گہر جنت مین بناتا ہے اخرجه ابن عساکر **۱۰۲ ابوزرعہ رضی اللہ عنہ حکایت** محمد بن مسلم بن وارہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابوزرعہ کو خواب مین دیکہا مینے اوسنی کہا تمہارا کیا حال ہی کہا احمد اللہ علی الاحوال کلہا یعنی مین اللہ کی حمد کرتا ہون سب حالتون پر مین حاضر کیا گیا پہر مین اللہ تعالے کے روبرو کہڑا ہوا مجہسے فرمایا ای عبید اللہ لم تذرعت فی القول فی عبادی قلت رب انهم حاولوا دینك قال صدقت یعنی تو نے کیون جرات کی اندر قول کے میری بندون مین کہا ای رب اونہون نی تیری دین کا قصد کیا یعنی مینی جرح و تعدیل اسی لیے کی کہ لوگونکی تحریف و تبدیل تیری دین مین نہو فرمایا تو نی سچ کہا پہر طاہر خلقانی لایا گیا فاستعدیت علیه الی ربی یعنی مینے اوسکی نالش اپنی رب سے کی اوسنے سو درے حد کے اوسی مارے پہر اوسکو قید کا حکم دیا پہر فرمایا عبید اللہ کو اوسکی اصحاب کے ساتہہ ملا دو ابوعبد اللہ اور ابوعبد اللہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد بن حنبل اخرجه ابن عساکر **۱۰۳ حکایت** حفص بن عبد اللہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابوزرعہ کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہ آسمان دنیا مین فرشتون کو نماز پڑہا رہے ہین مینی کہا تم اس رتبی کو کس سبب سے پہونچے کہا مین نی اپنی ہاتہ سی الف الف حدیث لکہی ہین اونمین یون کہتا تہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مجہپر ایک درود بہیجتا ہے تو اللہ اوسپر بعوض اوسکی دس درود بہیجتا ہے اخرجه ابن عساکر **۱۰۴ حکایت** یزید بن مخلد طرطوسی رحمہ اللہ کہتے ہین مینی ابوزرعہ کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہ سماء دنیا مین ایک ایسی قوم کے ساتہہ نماز پڑہ رہے ہین جنپر سفید کپڑے ہین اور اونپر بہی سفید کپڑے ہین اور وہ نماز مین رفع یدین کرتے ہین مینے کہا ای ابوزرعہ یہ لوگ کون ہین کہا فرشتے ہین مینی کہا تمنے یہ رتبہ کس سبب سی پایا کہا بسبب رفع یدین کے نماز مین مینے کہا کہ جہمیہ نے تو ہماری اصحاب کو ہٹے مین ایذا دیا ہے کہا چپ رہ احمد بن حنبل نی اونپر پانی کو اوپر سے بند کر دیا ہے

سلام امام ربانی رضی اللہ عنہ وبالاتقان شیخ کبیر عارف باللہ فخر التفلیس ایعانہ صاحب الاحوال السنیۃ والکرامات الفاخرۃ والانفاس الصادقۃ صاحب الفضل بالعیبۃ الحزم الشدید والورع السدید السری السقطی حضرت ابوالقاسم جنید کی ماموں اور اوستاد اور حضرت معروف کرخی کے شاگرد ہین ۲۵۳ یا ۲۵۵ یا ۲۵۶ مین وفات پائی انتہی ما فی مرآۃ الجنان مین خوب لکہا ہی ۱۲ سنہ منہ ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی الحافظ احد الائمۃ الاعلام وسمع من ابی نعیم و طبقتہما ۱۲ مرآۃ یعنی ۱۲

اخرجہ ابن عساکر ۱۰۵ **حکایت** ابن ابو العباس مرادی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو زرعہ کو خواب مین دیکہا مینے اونسی کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا
کہا مین میرے رب سے ملا مجہسے فرمایا ای ابو زرعہ میری پاس بچے کو لاتے ہین تو مین اوسکو جنت کی طرف حکم دیتا ہون تو پہر اوس شخص کو کیونکر حکم نہ دون جو کہ سنن کو حفظ
رکہتا ہے میرے بندون پر پہنچاتا ہے جنت مین جس جگہہ تو چاہے اخرجہ ابن عساکر ۱۰۶ **فضل توبہ حکایت** صدقہ بن یزید رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین
مینے تین قبرون کو دیکہا کہ وہ زمین بلند پر ناحیہ اطرابلس یا انطابلس مین تہین ایک قبر پر یہ لکہا ہوا تہا ؎ وکیف یلذ العیش من ہو موقن + بان المنایا بغتۃ
ستعاجلہ + وتسلبہ ملکا عظیما ونخوۃ + وتسکنہ البیت الذی ہو اٰہلہ + یعنی عیش کیونکر لذت دیگا اوسکو جو یہ یقین رکہتا ہی کہ جلدی ہی موت ناگہان اوسکو
لے لیگی اور ملک عظیم اور نخوت کو اوس سے چہین لیگی اور ایسے گہر مین اوسکو بسائیگی جسکا وہ رہنے لینے والا ہے اور دوسری قبر پر یہ لکہا ہوا تہا ؎ وکیف یلذ العیش
من ہو عالم + بان الہ الخلق لا بد سائلہ + فیاخذ منہ ظلمہ لعبادہ + ویجزیہ بالخیر الذی ہو فاعلہ + یعنی عیش کسطرح لذت دیگا اوس شخص کو جو یہ جانتا ہے کہ
خلق کا معبود ضرور ہی اوس سی سوال کریگا پہر اوس سی لیگا اوسکا ظلم جو اوسنے اوسکے بندون پر کیا ہی اور جزا دیگا اوسکو خیر کی جو اوسنے کی ہی اور تیسری قبر پر یہ لکہا ہوا تہا ؎
وکیف یلذ العیش من ہو صائر + الی جدث تبلی الشباب منازلہ + وتذہب حسن الوجہ من بعد ضوئہ + سریعا ویبلی جسمہ ومفاصلہ + یعنی کیسطرح لذت
دیگا عیش اوس شخص کو جو جانیوالا ہے طرف ایسی قبر کے جسکی منزلین جوانی کو پرانا کردینگی اور جلد مونہہ کی خوبصورتی کو بعد اوسکی روشنی وچمک کے لیجائینگی اور اوسکا
جسم اور اوسکے جوڑ بوسیدہ ہوجاوینگے اونکی قریب ایک گانون تہا مین وہان اوترا اوسمین ایک شیخ تہا مین نی اوس سی کہا کہ مینے عجیب بات دیکہی دیکہی کہا وہ کیا ہی مینے
کہا یہ قبرین کہا اونکا قصہ اس سی زیادہ تر عجیب ہے جو تونے اونپر دیکہا مینے کہا تم مجہسے بیان کرو کہا وہ تین بہائی تہے ایک تو بادشاہ کا مصاحب تہا شہرون اور لشکرون پر
امیر بنایا جاتا تہا اور دوسرا تاجر مالدار اپنی تجارت مین مطاع یعنی ساکہ والا تہا جس سی کہتا وہ اوسکا کہا مانتا اور تیسرا زاہد تہا خلوت مین رہتا تہا اپنی رب کی
عبادت کیا کرتا تہا عابد کو موت آئی تو اوسکے پاس اوسکا بہائی مصاحب سلطان آیا عبد الملک بن مروان نی اوسکو ہماری بلاد کا حاکم کردیا تہا اور تاجر بہائی بہی آیا
دونون نی اوس سی کہا کیا تو کسی چیز کی وصیت نہین کرتا ہی کہا واللہ میرے لیے مال نہین ہی کہ مین اوسمین وصیت کرون نہ مجہپر قرض ہی کہ مین اوسکی وصیت کرجاؤن اور
نہ مین کچہہ سامان دنیا کا چہوڑ جاؤنگا لیکن مین تم دونون سی ایک عہد کرتا ہون سو تم اوسکی مخالفت نہ کرنا مین جب مرجاؤن تو مجہے ایک بلند زمین پر دفن کردینا اور میری
قبر پر یہ شعر لکہدینا ؎ وکیف یلذ العیش من ہو عالم الی آخرہ - پہر تین دن تم دونون میری قبر کی زیارت کرنا شاید تمکو نصیحت ہو - اونہون نی یہی کیا جب تیسرا دن ہوا
تو اوسکے پاس قبر پر بہائی اوسکا مصاحب سلطان آیا جسوقت اوسنے لوٹنے کا ارادہ کیا تو قبر کے اندر سی اوسنی ایک ہدہ یعنی دہماکا سنا اوسنی اوسکو مرعوب کردیا اور ڈرادیا
وہ گہبراتا ڈرتا ہوا لوٹ آیا جب رات ہوئی تو اوسنے اپنے بہائی کو خواب مین دیکہا کہا بہائی مینے کیا چیز تیری قبر سے سنی کہا وہ مقمعہ کی دہمک تہی مجہسے کہا گیا تو نے
ایک مظلوم کو دیکہا تو اوسکی مدد نہ کی صبح ہوئی تو اوسنے اپنے بہائی کو اور اپنے خاص لوگون کو بلایا پہر کہا مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مین تمہاری درمیان مین کبہی نہ رہونگا
پہر اوسنی امارت کو ترک کیا اور عبادت کو لازم پکڑا اور اوسکا ماوی جنگل پہاڑ وادیون کے بیچ ہوی پہر اوسکو موت آئی تو اوسکا بہائی اوسکے پاس حاضر ہوا کہا کیا تو مجہکو
وصیت نہین کرتا ہے کہا نہ کچہہ میری مال ہی نہ مجہپر کچہہ قرض ہی لیکن مین تجہسی ایک عہد کرتا ہون کہ جسوقت مین مرجاؤن تو میری قبر میرے بہائی کی قبر کے پہلو کی طرف
بنادینا اور اوسپر یہ شعر لکہدینا ؎ وکیف یلذ العیش من کان موقنا الی آخرہ + پہر تین دن میری قبر کی خبرگیری رکہنا پہر جب وہ مرگیا تو اوسکے بہائی نے یہی کیا جبکہ
اوسکی قبر پر آنے سی تیسرا دن ہوا تو اوسنے لوٹنے کا ارادہ کیا تو قبر سے وجبہ سنا قریب تہا کہ اوسکی عقل کو کہو دی پہر وہ سہمتا ہوا لوٹ آیا جب رات ہوئی تو اپنی بہائی کو
خواب مین دیکہا کہا تم کیسے ہو کہا سب خیر ہے اور توبہ کیا خوب جمع کرنیوالی ہے ہر خیر کو کہا میری بہائی کیسے ہین کہا وہ ائمہ ابرار کے ساتہہ ہین کہا تو ہمارا امر یعنی کام تمہاری طرف
کیا ہے اوسنے کہا جسنے کوئی چیز آگی بہیجی اوسنی اوسی پائی سو تو اپنے غنا کو پہلے فقر کے غنیمت جان پس تیسرا بہائی صبح کو دنیا سے علحدہ ہوتا ہوا اوٹہا اور اپنا مال تقسیم کردیا
طاعت الٰہی پر متوجہ ہوا اور اوسکا ایک بیٹا مکاسب یعنی کاروبار تجارت مین مشغول رہا یہانتک کہ اوسکے باپ کو موت آئی کہا ای کیا تم وصیت نہین کرتے ہو کہا بیٹا میرے

لہ آواز زور دار افتادن دیوار وجز آن

نہین ہی کہ مین اوسمین وصیت کرون لیکن مین تجسے ایک عہد کرتا ہون کہ جب مین مرجاؤن تو تو مجھے اپنے دونون چچاؤن کے ساتھ دفن کردینا اور میری قبر پر یہ لکھدینا وکیف یلذ العیش من ہو صائر الی آخرہ پہر تین دن تک میری قبر کی خبر گیری رکہنا پہر اوس جوان نے یہی کیا جب تیسرا دن ہوا تو قبر سے ایک آواز سنی اوسنے اوسکو ڈرا دیا وہ ڈرتا ہوا اوٹھا جب رات ہوئی تو اپنے باپ کو خواب مین دیکھا کہا بیٹا تو عنقریب ہمارے نزدیک آنیوالا ہے اور بات پکی سمجھ نہین سو تو مستعد ہوجا اپنے کوچ وسفر طویل کے لیے تیاری کر اور جس گھر سے تو کوچ کرنے والا ہے اوس سے اپنا سامان واسباب اوس گھر کی طرف اوٹھالیجا جسمین تو رہنے بسنے والا ہے اور تو لنبی تمناؤن کی ساتھ دہوکا نہ کھا جیسکے ساتھ تجھسے لوگون نے دہوکا کہایا اپنے امر معاد مین کوتاہی کی پہر مرتے وقت نادم ہوے اور عمر کی ضائع کرنے پر تاسف کیا سو مرتے وقت نہ ندامت نے اونکو کچھ نفع دیا اور نہ تقصیر پر افسوس کرنے نے اونکو نجات دی بیٹا تو جلدی کر پہر جلدی کر اوس شیخ نے کہا کہ جس رات اوس جوان نے خواب دیکھا اوسکی صبح کو مین اوسکی پاس گیا اوسنے خواب مجھسے بیان کیا اور کہا کہ جو بات میرے باپ نے کہی ہے میرا گمان یہی ہے کہ اوسنے مجھے دیکھا لیا اور میری اجل سے صرف تین مہینے یا تین دن باقی رہے ہین کیونکہ اوسنے مجھے ساتھ مبادرت کے تین بار ڈرایا ہے پہر جب تیسرے دن کا آخر ہوا تو اوسنے اپنی بی بی بچون کو بلایا اور اونکو رخصت کیا پہر قبلے کی طرف مونہہ کیا اور کلمۂ شہادت پڑہا پہر رات کو مرگیا رحمہ اللہ تعالی اخرجہ ابن عساکر **وصل** کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب فتح الخلاق للطائف للمنن والاخلاق مین من کبری تالیف امام ربانی عبد الوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے۔

۱ حکایت امام غزالی رضی اللہ عنہ کو بعد موت کے دیکھا پوچھا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخش دیا بسبب میرے صبر کرنیکے کتابت سے جبکہ کوئی مکھی قلم پر بیٹھکر سیاہی پیتی جبتک کہ وہ خود بیکر نہ اوڑجاتی تب تک مین لکھنے سے باز رہتا قال الشعرانی رحمہ اللہ ما احتقرت شیئا من الاحسان الی الدواب والحیوانات التی لم یامر الشارع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقتلھا انتہی **۲ حکایت** کتاب مذکور مین یہی نقل کیا ہے کہ امام شعرانی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہی کہ مین خواب مین بکثرت اموات سے ملا اور اونکا احوال دریافت کیا کہ وہ قبور مین کس کیفیت پر ہین اور یہ منامات اس کثرت سے ہوے کہ گویا بمنزلہ بیداری کے تھے گو حال حیات مین مجھکو اونکا حال معلوم نہ تھا لکن بعد ممات کے مجھسے وہ حال مجہول نہ رہا وھذا من اکبر نعم اللہ علی لکی اتھیأ لدخول البرزخ بفعل الحسنات وترک السیئات والندم علی ما فات من الطاعات وان کنت لا اعتمد الا علی عفو اللہ فان لقاء العبد المطیع عادۃ لسیدہ لیس ہو کلقاء العبد الابق المخالف وقد عمل الصحابۃ والتابعون رضی اللہ عنہم بما یرونہ فی المنام من الاعتبارات کما ہو مشہور فی کتب الاحادیث مینے ایک بار خواب مین دیکھا کہ مین زیر زمین اوترا ہون مینے اہل قبور کو احوال شدیدہ مین پایا نسأل اللہ العافیۃ کسی کو ایک کتا کاٹ رہا تہا اور کسی کو گرگ اور کسی کو بچہو اور کسی کو مچہر اور کسی کو پسّو اور کسی کو جون مینے ملائکہ سے جو وہان پر تہے پوچھا کہ اصل ان معاملات کی کیا ہے جو انکی قبور مین ہن تفصیل پر منظور رہوئی ہین کہا غیبت وچغلخوری وتہمت وسوء ظن وتحقیر ہین فاخبرونی باصولھا دوسری بار نزول میرا قبور روضہ مین ہوا دیکھا کہ موتے حلقہ ریگ سفید پر بیٹھے باتین کرتے ہین ایک شخص نے مجھسے کہا جب تو دنیا مین پہر کر جای تو یہ دعا کرنا مینے پوچھا کون دعا کہا اللہم انی نزلت بک مما یھمنی من امور الدنیا والاخرۃ کیونکہ بلا کو وہی دور کرتا ہی جو اوسکو بہیجتا ہی جب سے مین ہر کرتے مین یہ دعا کیا کرتا ہون علی خواص رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ان ھذہ الوقائع التی تقع للانسان فی المنام جند من جنود اللہ تقوی ایمان صاحبھا بالغیب اذا کان اھلا لذلک وان کان ذلک نقصا فی حق کامل الایمان الذی لو کشف الغطاء لم یزدد یقینا فان من شرط المؤمن الکامل ان یکون ما وعد اللہ بہ او توعد علیہ عندہ کالمحاضر علی حد سواء فافھم ذلک ترشد انتہی **۳ حکایت** یہی کتاب مذکور مین لکھا ہی ایک نعمت الٰہی مجھپر یہ ہوئی کہ ایک شخص نے ائمہ اثنا عشر اہل بیت علیہم السلام کو دیکھا کہ وہ مصر مین آئے ہین پوچھا آپ کا آنا ان دنون مین یہان کس طرح سے ہوا فرمایا جئنا نزور الشیخ عبد الوہاب الشعراوی فانا لا نعلم احدا فی مصر یحبنا کمحبتہ دکہنیوالا کہتا ہی مینے روی زمین پر کسی شخص کو اونسے زیادہ منور صورت پاکیزہ لباس خوش رائحہ نہین دیکھا گویا اونکے مونہہ اقمار تہے سب کے آگے امام علی بن ابی طالب تہے اونکے پاس امام حسن امام حسین تہے اونکے متصل امام زین العابدین پہر امام محمد باقر پہر امام جعفر صادق پہر امام موسی کاظم پہر امام موسی رضا پہر امام محمد تقی پہر امام علی نقی

پہر امام حسن عسکری پہر امام مہدی جو آخر زمان مین ظاہر ہونگے رضی اللہ عنہم اجمعین فما سرت بعد رؤیتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور امثل ہذہ الواقعۃ
لانہ دلیل علی ان اہل البیت کلہم یجوزون ویاخذون بیدی فی عرصات القیامۃ فانہم لا یفارقون جدہم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومن کان فی زمرۃ الحبیب الشفیع
للشفیع سید المرسلین علی الاطلاق لا یخشاہ کربلان شاء اللہ تعالی والحمد للہ علی ذلک ؎ الٰہی بحق بنی فاطمہ ✣ کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ ✣ اگر دعوتم رد کنی ور قبول ✣
من و دست و دامان آل رسول ✣ **وصل** جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب مکارم الاخلاق مین چند حکایتین اسی باب کی لکھی ہین وہ بہی اس جگہ نقل کیجاتی ہین تاکہ
نفع عام و فائدہ تام ہو **۴ حکایت** شبلی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا پوچھا ما فعل اللہ بک کہا لم یطالبنی علی الدعاوی بالبرہان الا علی قول واحد مینے
ایک دن کہا تہا ای خسارۃ اعظم من خسران الجنۃ مجہسے فرمایا ای خسارۃ اعظم من خسران لقائی **۵ حکایت** بعض سلف کو خواب مین دیکھا پوچھا تمنے
اپنے اعمال کیسے پائے کہا جو کام اللہ کے لیے کیا تہا اوسکو پایا یہانتک کہ ایک انار کا دانہ جسکو راہ سے اوٹہایا تہا اور بلی جو مرگئی تہی اوسکو بہی پلہ حسنات مین دیکہا میری
ٹوپی مین ایک تاگا حریر کا تہا اوسکو سیئات مین پایا میرا ایک گدہا قیمتی سو دینار کا مرگیا تہا اوسکا کچہہ ثواب نہ دیکہا مینے کہا بلی پلہ حسنات مین رہی اور گدہے کا مرنا
یون ہی گیا کہا مجہسے کہا گیا کہ وہ جب مرا تہا تو تونے کہا تہا فی لعنۃ اللہ اسلیے اجر اوسکا باطل ہوگیا اگر تو فی سبیل اللہ کہتا تو اجر اوسکا حسنات مین پاتا دوسری
روایت مین یون ہی مینے ایک صدقہ کیا تہا لوگون مین وہ مجہکو خوش آیا مینے اوسکو پایا کہ نہ ثواب ہے نہ عذاب ہے سفیان نے اس حکایت کو سنکر کہا ما احسن حالہ
اذ لم یکن علیہ فقد احسن الیہ یحیی بن معاذ کہتے ہین اخلاص عمل کو عیوب سے جدا کر دیتا ہے جیسے کہ دودہ لید و خون سے الگ ہوتا ہے **۶ حکایت** ابو عبد اللہ
کہتے ہین مینے منصور دینوری کو خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تیرے ساتہہ کیا کیا کہا غفر لی ورحمنی واعطانی ما لم اومل مینے کہا احسن ما توجہ العبد بہ الی اللہ
ماذا کہا الصدق واقبح ما توجہ بہ الکذب **۷ حکایت** سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا کہ اونکے دو پر ہین جنت مین ایک درخت سے دوسری درخت
کی طرف اوڑتے پہرتے ہین پوچھا کہ یہ رتبہ کہان سے ملا کہا ورع سے **۸ حکایت** بعض نے دیکھا کہ قیامت قائم ہوئی ہے حکم ہوا کہ مالک بن دینار اور محمد بن واسع کو
بہشت مین داخل کرو مینے نظر کی کہ دیکہون پہلے کون جاتا ہے محمد بن واسع کو مقدم کیا مینے سبب تقدم کا پوچھا کہا اسکے پاس ایک قمیص تہا مالک کی پاس دو قمیص تہے
۹ حکایت بعض شیوخ نے بشر بن حارث کو خواب مین دیکھا کہا ابو تمار اور عبد الوہاب وراق نے کیا کیا کہا مین ابہی اونکو سامنے اللہ کے چہوڑکر آیا ہون وہ اکل و شرب
کر رہے ہین کہا تم اپنی کہو کہا اللہ نے معلوم کر لیا کہ میری رغبت اکل و شرب مین کم ہے سو مجہکو نظر طرف اپنے عطا کی **۱۰ حکایت** علی بن موفق رحمہ اللہ کہتے ہین مینے
خواب مین دیکھا کہ گویا مین جنت مین گیا ہون ایک شخص کو دسترخوان پر بیٹہے ہوے دیکھا دو فرشتے داہنے بائین اوسکو جمیع طیبات سے لقمات کہلا رہے ہین اور وہ
کہا رہا ہے ایک دوسرے شخص کو باب جنت پر کہڑا ہوا دیکھا وہ لوگونکے چہرے تفحص کر رہا ہے بعض کو داخل جنت کرتا ہے اور بعض کو پہیر دیتا ہے مین انکو چہوڑکر حظیرۃ القدس
کی طرف آیا سرادق عرش مین ایک شخص کو دیکھا کہ آنکہین پہاڑے ہوے اللہ کو دیکہہ رہا ہے مینے رضوان سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کہا معروف کرخی ہے اسنے اللہ کی
عبادت کی نہ خوف سے نار کے نہ شوق سے جنت کے بلکہ اللہ کی حب سے اسلیے اللہ نے نظر کرنا طرف اپنی قیامت تک اسکے لیے مباح کر دیا ہے اور ذکر کیا کہ وہ دو مرد بشر بن
حارث اور احمد بن حنبل تہے **۱۱ حکایت** بندار بن حسین نے مجنون بنی عامر کو خواب مین دیکھا کہا ما فعل اللہ بک کہا غفر لی وجعلنی حجۃ علی المحبین
۱۲ حکایت حسین انصاری کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہے اور ایک شخص نیچے عرش کے کہڑا ہے حق سبحانہ نے فرمایا اے میری فرشتو یہ کون
شخص ہے کہا اللہ ہی جانے فرمایا یہ معروف کرخی ہے میری حب سے مست ہے یہ افاقہ مین نہ آئیگا مگر میری لقاء سے بعض حکایات مین مثل اس منام کے یون آیا ہے
انہ قیل ہذا معروف الکرخی خرج من الدنیا مشتاقا الی اللہ فاباح اللہ النظر الیہ **۱۳ حکایت** کسی نے یوسف بن حسین کو خواب مین دیکھا پوچھا خدا نے تم سے
کیا معاملہ کیا کہا بخشدیا پوچہا کس بات پر کہا مینے ٹہٹہک بات کو ہزل سے نہین ملایا تہا **۱۴ حکایت** کسی نے مجمع رحمہ اللہ کو خواب مین دیکھا پوچھا تمنے معاملہ کیسا
پایا کہا جو لوگ دنیا مین زاہد تھے وہ دنیا و آخرت کی خوبی لیگئے محمد بن واسع نے کہا خواب مومن کو خوش کیا کرتی ہے مغالطے مین نہین ڈالا کرتی **۱۵ حکایت** صالح

ابن بشیر نے عطا سلمی کو خواب مین دیکھا کہا اللہ تمپر رحم کرے دنیا مین تم بہت غم کیا کرتے تھے فرمایا لو پھر اب تو اوسکی بعد مجھکو بڑی خوشی و فرحت دائمی ہوئی کہا
کس درجہ مین ہو کہا اون لوگونکے ساتھ ہون جنپر اللہ نے انعام کیا ہے ١٦ حکایت کسی نے زرارہ بن ابی اوفی سے خواب مین پوچھا کہ تمہارے نزدیک کونسا عمل
افضل ہے کہا رضا بقضا و قصر امل ١٧ حکایت اوزاعی رحمہ اللہ سے خواب مین پوچھا ایسا عمل بتاؤ جس سے اللہ کا تقرب حاصل کرون کہا مینے علماء کے رتبے سے
کسی کا رتبہ بڑھکر نہین پایا پھر غمگین لوگونکا ~ غم دین خور کہ غم غم دین ست * ہمہ غمہا فروتر ازین ست * اسکا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے ١٨ حکایت ابراہیم حربی نے
زبیدہ رحمہا اللہ کو خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مجھکو بخشدیا کہا انہین خیراتون کے عوض مین جو تمنے مکے کی راہ مین دی تہین کہا اونکا ثواب تو مالکونکے پاس
چلا گیا مجھے تو صرف نیت کے باعث بخشدیا ١٩ حکایت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے بعد وفات کے خواب مین پوچھا تھا کہ اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مینے ایک قدم پل صراط
پر رکھا اور دوسرا جنت مین ٢٠ حکایت کتانی رحمہ اللہ نے حضرت جنید کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے آپ سے کیا معاملہ کیا فرمایا وہ اشارات تباہ ہوگئی اور وہ عبارتین
کچھ کام نہ آئین یہی دو رکعتین جو ہم رات کو پڑھا کرتے تھے ہمکو ملین ٢١ حکایت حضرت شبلی رضی اللہ عنہ کو مرنے کے بعد خواب مین دیکھا حال پوچھا کہا مجھسے ایسا
مطالبہ کیا کہ مین نا امید ہوگیا جب میری نا امیدی دیکھی تو مجھے اپنی رحمت مین ڈھانپ لیا ع نا امید نشو ویاس براحت برسی * ٢٢ حکایت ایک بزرگ کو
خواب مین دیکھکر حال پوچھا کہا ~ حاسبونا فدققوا * ثم منّوا فاعتقوا * یعنی حساب کیا تو نہایت دقت کی پھر احسان کرکے آزاد کردیا ٢٣ امام مالک رحمہ اللہ
کو خواب مین دیکھکر حال پوچھا کہا میری مغفرت اس کلمے پر ہوئی جسکو عثمان رضی اللہ عنہ جنازہ دیکھکر کہا کرتے تھے سبحان الحی الذی لا یموت ٢٤ حکایت
ابوبکر بن مریم نے ورقا بن بشر حضرمی کو خواب مین دیکھا کہا تمہارا کیا حال ہے کہا بڑی جانکاہی کے بعد چھٹکارا ملا پوچھا تمنے کون عمل افضل پایا کہا اللہ کے ڈر سے
رونے کو ٢٥ حکایت یزید بن نعامہ کہتے ہین وبای عام مین ایک عورت مرگئی تھی اوسکو اوسکے باپ نے خواب مین دیکھا کہا بیٹی مجھسے آخرت کا حال کہو کہ
کہا بابا ہم ایک بھاری کام پر پہونچے ہین ہم جانتی ہین اور عمل نہین کرتے اور تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین واللہ ایک بار یا دو بار سبحان اللہ کہنا یا ایک دو رکعت نماز کا میرے
نامۂ اعمال مین ہونا مجھکو دنیا و ما فیہا سے محبوب تر ہے ۔ یوسف بن حسین کے خواب سے یہانتک کتاب کشف الستر عن وجہ الذکر والفکر سے لکھا گیا ہے وللہ الحمد
جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب خیرۃ الخیرہ ترجمۂ طبقات شعرانی رحمہ اللہ مین نقل کیا ہے ٢٦ حکایت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے
تم سے کیا کیا کہا مجھے بخشدیا پوچھا علم کے سبب سے کہا ہیہات علم کے لیے شروط و آداب ہین تھوڑے لوگ ہین جو انکو بجا لاتے ہین کہا پھر کس بات پر کہا بقول الناس فیّ
ما لیس فیّ

وصل یہ تو اونکا ذکر تھا جنہون نے اموات کو خواب مین دیکھا اور اونسے اونکا حال دریافت کیا اب اون اخیار کا ذکر سنو جنہون نے حی لا یموت یعنی
اللہ عز وجل کو خواب مین دیکھا اور اوس سے کلام کیا اور اوسکے ارشاد فیض بنیاد کو لوگون سے بیان فرمایا ١ حکایت مکارم الاخلاق مین ذکر فرمایا ہے کہ احمد بن خضرویہ نے
رب العزت کو خواب مین دیکھا فرمایا سب لوگ مجھسے جنت مانگتے ہین مگر ابو یزید کہ وہ میرا طالب ہے ٢ حکایت ابو یزید رضی اللہ عنہ نے رب العزت کو خواب مین
دیکھا کہا اے رب کیف الطریق الیک یعنی تیری طرف راہ کیونکر ہے ۔ فرمایا اُترک نفسک وتعال الیّ یعنی تو اپنے نفس کو چھوڑ دے اور میری طرف چلا آ ~
حجاب و پردہ ندارد نگار دلکش ما * تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز ع وجودک ذنب لا یقاس بہ ذنب * دوسری روایت کا لفظ یون ہے کہ فارق نفسک وتعال
٣ حکایت خیرۃ الخیرہ مین ذکر فرمایا ہے کہ امام احمد رضی اللہ عنہ نے رب العزت کو خواب مین دیکھا کہا اے رب ما افضل ما تقرب بہ المتقربون الیک فرمایا بکلامی
یا احمد مینے کہا بفہم او بغیر فہم فرمایا بفہم او غیر فہم یہ تین خواب اس جگہ تبرکاً لکھے گئے ورنہ اسکے لیے تو ایک دفتر چاہیے محاسن الحسنین مین بھی ایک جلد بصالحۃ اس
باب کا لکھا گیا ہے اللہ سبحانہ اپنے فضل و کرم سے ہم ایسے گنہگارونکو بھی اپنے دیدار فایض الانوار سے مشرف فرماوے آمین ثم آمین

وصل جسطرح کہ ابرار امت دیدار رب العالمین
سے مشرف ہوئے اسی طرح رویت رحمۃ للعالمین سید المرسلین شفیع المذنبین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین سے بھی فیضیاب ہوئے ہین انکا اسقدر کثرت سے
ہین کہ اگر ایک کتاب حافل مستقل مین لکھے جائین تو نہ سما سکین مگر تیمناً چند نام اس جگہ لکھے جاتے ہین محاسن الحسنین مین بھی ایک فصل اس باب مین منعقد کی گئی ہے

شیخ ابو المواہب شاذلی رحمہ اللہ کے بہت سے خواب اوسمین مندرج ہین اسی طرح خیرۃ الخیرۃ مین بہی بہت لکہے گئے ہین اللہ سبحانہ وتعالی اپنی رحمت خاص سے ہم سب عاصیان امت کو بہی اس برکت سے مشرف فرماوی آمین ثم آمین **۱ حکایت** مکارم الاخلاق مین ذکر فرمایا ہے کہ ابو علی شبوجی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا عرض کیا کہ آپ سے یہ بات مروی ہی کہ آپ نے فرمایا ہے بوڑہا کر دیا مجہکو سورۂ ہود نے سو کس چیز نے آپکو بوڑہا کر دیا کیا قصص انبیاء وہلاک امم نے فرمایا نہین ولیکن اس قول نے فاستقم کما امرت **۲ حکایت** ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ نے کہا ہے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا عرض کیا کہ ای رسول خدا آپ مجہکو معذور رکہین اللہ کی محبت نے مجہکو آپکی محبت سے مشغول کر دیا ہے فرمایا ای مبارک جسنی اللہ کو دوست رکہا اوسنے مجہی دوست رکہا **۳ حکایت** سلیمان ابن سحیم رحمہ اللہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہا ای رسول اللہ یہ لوگ آپکے پاس آکر سلام کرتے ہین آپ انکی سلام کو سمجہ لیتے ہین فرمایا ہان اور مین جواب انکے سلام کا دیتا ہون **۴ حکایت** صالح مری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن پڑہا مجہسے فرمایا یا صالح ہذہ القراءۃ فاین البکاء یعنی ای صالح یہ قراءت ہوئی رونا کہان ہی **۵ حکایت** بعض سلف نے کہا ہے مین حدیث لکہتا تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجتا نہ سلام مینے آپ کو خواب مین دیکہا مجہسے فرمایا اما تتم الصلوۃ علی فی کتابک یعنی کیا تو پوری نہین کرتا ہی صلوۃ کو مجہپر تیری کتاب مین پہر اسکے بعد جب مینے حدیث لکہی صلوۃ وسلام دونون پڑہے **۶ حکایت** خیرۃ الخیرۃ مین فرمایا ہی کہ محمد بن خفیف رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا فرماتے تہے من عرف طریقا الی اللہ فسلکہ ثم رجع عنہ عذبہ اللہ عذابا لم یعذب بہ احدا من العالمین **۷ حکایت** شیخ محمد عدل رحمہ اللہ کے ترجمے مین لکہا ہی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا آپ نے فرمایا قل لمحمد العدل الطناحی یتبع سنتی و ینفع الناس اوس دن سے مشہور بعدل ہو گئے **۸ حکایت** جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب الدر والدرر مین لکہا ہی کہ ایک شخص کا باپ بعض بلاد مین مر گیا اوسکا مونہہ اور بدن سیاہ ہو گیا پیٹ پہول گیا اوسنے کہا لا حول ولا قوۃ موت غربت اور اس حالت پر نہایت تعجب ہوا اتنے مین وہ سو گیا دیکہا ایک شخص خوبصورت خوشبو نے آکر اوسکے باپ کے بدن پر ہاتہ پہیرا وہ سفید ہو گیا کہا تم کون ہو کہا مین تیرا نبی محمد رسول خدا ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرا باپ مسرف تہا لیکن مجہپر درود بہت بہیجتا تہا مین اس حالت کے دور کرنیکو آیا۔ اسکی آنکہ کہل گئی دیکہا تو باپ کے بدن پر نور تہا اللہ کی حمد کی اور اچہی طرح کفن دفن کیا انتہی یہ حکایت کچہ تفصیل سے محاسن المحسنین مین بہی لکہی گئی ہی ؎ لب گوہر فشان وا ہونگے جب عرض شفاعت کو ٭ تماشا گاہ محشر مین تکینگے نیک مونہہ بد کا ٭ بتین گی جس گہڑی سامان عشرت بزم جنت مین ٭ کہلیگا حال امت پر ترے انعام بے حد کا ٭ خدا بن مانگی کیا کیا نعمتین دیتا ہے بندون کو ٭ ترا دست دعا ضامن ہی جب سب کی مقصد کا ٭ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم الی یوم الدین آمین **وصل** جناب توفیق نے فصل الخطاب مین فرمایا ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا ایک مرد کا بہائی مر گیا تہا اوسکو خواب مین دیکہا پوچہا تم نے کس عمل کو افضل پایا کہا قرآن کو کہا کونسا قرآن کہا آیت الکرسی کہا کچہ ہمارے لیے بہی امید ہے کہا تم کرتے ہو اور جانتے نہین اور ہم جانتے ہین اور کر نہین سکتے **حکایت** شیخ محمد نازلی کہتے ہین مین مدینہ مین پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمیشہ آیۃ الکرسی پڑہا کرتا تہا مینے خواب مین دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا افضل آیت قرآن کیا ہے فرمایا آیۃ الکرسی **حکایت** والی بصرہ نے ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا کہ ہمراہ فرشتون کے اوڑتے پہرتے ہین کہا تمکو یہ رتبہ کیونکر ملا کہا صبر وشکر وقراءت قل ہو اللہ احد سے **حکایت** جناب توفیق دام مجدہ نے حضرت مولانا مولوی عبد القیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بعد انکی انتقال کے خواب مین دیکہا پوچہا مولانا کیا معاملہ گذرا ؎ بیان تو ریخ مین گذری کبہی قلق مین کٹی ٭ مسافران عدم وان کہو تو کیا گذری ٭ مولانا نے فرمایا وہی معاملہ دیکہا جیسا کہ ہم سنتے تہے لا الہ الا اللہ کا ذکر قبر مین بہت نفع دیتا ہے حضور صاحبکہ صحرا مین یا آب روان پر ذکر کیا جائی تو اور بہی زیادہ نافع ہی خاکسار نے اس خواب کو دنیا ہی فیض ترجمان حضرت توفیق دام فیضہ سے سنکر لکہا ہی حضرت مولانا صاحب مرحوم خاکسار کے اوستاد ہین قرآن شریف مع ترجمہ موضح قرآن اونپر عرض کیا ہے سات آٹہ سبق تفسیر جلالین کے بہی اونہین سے پڑہے ہین بیعت بہی اونہین سے کی ہی وقت روانگی وطن کی سند عنایت فرمائی خاکسار کے پاس موجود ہی والحمد للہ پہر وطن سے مراجعت نہین

فرمائی ۱۲۶۲ھ ہجری بن وطن ہی مین انتقال فرمایا رضی اللہ عنہ وارضاہ وجعل الفردوس منزلہ ومثواہ مولانا صاحب مرحوم کی اوقات شریف درس وتدریس تفسیر وحدیث سی معمور تھے ذکر وفکر کا شغل رکہتے تھے حتی کہ درس کے وقت بہی بلحاظ پاس انفاس ذکر فرماتے رہتے ستر حال کو بہت پسند رکہتے تہو اپنی زمانی مین خاندان ولی اللہی کے فرد کامل تہو بسبب کثرت شغل درس کے کوئی واقف نہ تہا کہ مولانا اس فن مین بہی پورے ہین رضی اللہ عنہ **حکایت** شرح برزخ مین عبد اللہ سلوی سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب مین دیکہا اونسی پوچہا کہ اللہ تعالی نے آپ کے ساتہ کیا کیا فرمایا مجہے بخشدیا پوچہا کس سبب سے کہا بسبب پانچ درود کے جنکو مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہیجا کرتا تہا۔ وہ پانچون درود مقدمہ کتاب مین لکہی گئی ہین **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے کتاب مرآۃ الجنان مین بذیل ۴۲۷ھ ہجری ترجمۂ ابو اسحق ثعلبی رحمہ اللہ مین لکہا ہے کہ بعض علماء نے نقل کیا ہی کہ اوستاد ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا مینے رب العزت کو خواب مین دیکہا اور وہ مجہسے خطاب کرتا ہے اور مین وس سے خطاب کرتا ہون اسی اثنا مین یہ ہوا کہ رب تعالی نے فرمایا اقبل الرجل الصالح یعنی نیک مرد آیا مینے التفات کیا تو ناگاہ احمد ثعلبی آرہے ہین۔ عبد الغفار فارسی سیاق تاریخ نیسابور مین اسکا ذکر کیا ہے اور اونپر ثنا کی ہے اور کہا ہی کہ وہ صحیح النقل موثوق بہ کثیر الحدیث کثیر الشیوخ ہین رحمہ اللہ تعالی اب ایسا مناسب معلوم ہوا کہ اس باب کو مناجات حافظ ابن فرحون اندلسی قرطبی رحمہ اللہ پر ختم کرون اور اللہ سبحانہ وتعالی سی اپنے ذنوب کی مغفرت مانگون ٥ اسیر الخطایا عند بابک واقف + علی وجل مما بہ انت عارف + یخاف ذنوبا لم یغب عنک غیبہا ویرجوک فیہا وہو راج وخائف + فمن ذا الذی یرجو سواک ویتقی + وما لک فی فصل القضاء مخالف + فیا سیدی لا تخزنی فی صحیفتی اذا نشرت یوم الحساب الصحائف + وکن مونسی فی ظلمۃ القبر عندما + یصد ذوو القربی ویجفو المؤالف + فان ضاق عنی عفوک الواسع الذی ارجی لاسرافی فانی لتالف + قال الامام الیافعی رضی اللہ عنہ ما احسن ہذہ الابیات اذا تضرع فیہا بقلب حاک الوجل الی اللہ عز وجل الا ان فیہا شیئین احدہما قولہ بما انت عارف واللہ تعالی لا یقال لہ عارف وانما یقال عالم وفیہ بحث یطول موضع ذکرہ کتب الاصول والثانی فی الاصل المنقول منہ یخاف ذنوبا لم یخف عنک غیبہا بتقدیر لم وہو مکسور ولعلہ من غلط الکاتب فصوابہ علی ما ذکرتہ توفی شہیدا فتنۃ البربر رحمہ اللہ یوم فتح قرطبۃ وروی عنہ انہ قال تعلقت باستار الکعبۃ فسألت اللہ الشہادۃ انتہی

باب ۴۵ اس بیان مین کہ زندہ لوگ مردے کو جو برا کہتے ہین وہ اس سی ایذا پاتا ہے اور میت کے برا کہنے اور ایذا دینے سے نہی آئی ہے

(۱) حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت کو اوسکی قبر مین وہ چیز ایذا دیتی ہی جو اوسکو اوسکے گہر مین ایذا دیتی ہی اخرجہ الدیلمی **ف** قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہین جائز ہی کہ میت کو زندون کی اقوال وافعال سی وہ چیز پونہچائی جاتی ہو جو کہ اوسے ایذا دے بسبب کسی لطیفہ کے جسکو اللہ تعالی اوسکی لیے ایجاد کر دی یعنی کوئی فرشتہ پونہچا دے یا کوئی علامت یا کوئی دلیل یا جو کچہہ کہ اللہ تعالی چاہے اسی لیے مردون کے حق مین برا کہنے سے زجر کیا گیا ہے کہا یہ بہی جائز ہے کہ اس سی مراد فرشتے کی ایذا دینا ہو اوسکو یعنی اوسکو تغلیظ وتقریع کرتا ہو تا کہ جو اوس سی معاصی ہوتے تہے اوسکی صفائی اس سختی سے ہو جاوی ۲ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم مردون کو گالی نہ دو کیونکہ وہ تو پونہچ گئے طرف اوسکے جو اونہون نے آگے بہیجا اخرجہ البخاری ۳ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک ہالک یعنی مرے ہوے کا برائی سے ذکر کیا گیا فرمایا تم اپنے مرے ہوون کا ذکر نہ کرو مگر ساتہ خیر کی اخرجہ النسائی ۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تم اپنے مردونکی محاسن یعنی خوبیان بیان کرو اور اونکی برائیون سی باز رہو اخرجہ ابوداود والترمذی وابن ابی الدنیا ۵ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے نہ ذکر کرو تم اپنے مردونکا مگر ساتہ خیر کی اگر وہ اہل جنت سی ہین تو تم گنہگار ہوگی اور اگر وہ اہل نار سی ہین تو اونکو کافی ہی وہ چیز جسمین وہ ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا

باب ۴۶ اس بیان مین کہ نوحہ کرنی سی میت ایذا پاتا ہے

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ بات پونہچاتے ہین کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے زندہ کی اونہون نے کہا

کہ ابو عبد الرحمن بہول گئی حضرت نے تو یہی کہا تہا کہ اہل میت او سپر روتے ہین اور وہ بسبب اپنی جرم کے البتہ عذاب کیا جاتا ہی اخرجہ الشیخان ۲ یوسف بن ماہک کہتے ہین دیکہا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکہا کہ وہ رافع بن خدیج کے جنازے مین حاضر ہوئے تو کہا کہ میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کی او سپر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میت عذاب نہین کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اخرجہ ابن سعد وقد ورد حدیث المیت یعذب ببکاء الحی علیہ واخرج ایضا روایۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ اخرجہ ابو یعلی بلفظ المیت ینضح علیہ الحمیم ببکاء الحی وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ولفظہ ان المیت یعذب بالنیاحۃ علیہ فی قبرہ واخرجہ البخاری وانس وعمران بن حصین وعند ابن حبان فی صحیحہ وسمرۃ ابن جندب عند الطبرانی فی الکبیر وابی ہریرۃ عند ابی یعلی والمغیرۃ ابن شعبۃ عند ابن مندہ **ف** علمار نی اس باب مین کئی مذاہب پر اختلاف کیا ہی (۱) یہ ہی کہ یہ حدیث مطلقا اپنے ظاہر پر ہی یہی رای حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اور اونکے بیٹے کی ہی ۲ یہ ہے کہ مطلقا اپنے ظاہر پر نہین ہی ۳ یہ ہی کہ با واسطی حال کے ہے یعنی میت عذاب کیا جاتا ہی اوس حال مین کہ لوگ او سپر روتے ہین اور تعذیب بسبب اوسکی گناہ کے ہے نہ بسبب رونے کے ۴ یہ ہے کہ یہ خاص ہے ساتھ کافر کے یہ دونون قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہین ۵ یہ ہے کہ یہ اوس شخص کے ساتھ خاص ہی کہ نوحہ جسکی سنت وطریقہ ہے بخاری اسی پر ہین ۶ یہ ہے کہ یہ اوس شخص کی حق مین ہی جو کہ نیاحت کی وصیت کر گیا ہی جیسا کہ قائل نے کہا ہے سعہ اذا مت فانعینی بما انا اہلہ + وشقی علی الجیب یا ابنۃ معبد + یعنی جسوقت مین مرجاؤن تو تو میری نعی کر اوس چیز کے ساتھ جسکا مین لائق ہون اور گریبان پہاڑ مجہپر اے بیٹے معبد کے ۷ یہ ہی کہ یہ اوس شخص کی حق مین ہے جسنے ترک نیاحت کی وصیت نہ کی جبکہ اسکو معلوم ہی کہ اسکے گہروالون کی شان ہے کہ وہ نوحہ کرینگے تو ترک نیاحت کی وصیت کرنا واجب ہوگا ۸ یہ ہے کہ تعذیب بسبب اون صفات کے ہے جنکے ساتھ وہ اوسپر روتی ہین حال آنکہ وہ صفات شرعا مذموم ہین جیسے کہ اہل جاہلیت کہا کرتے تہے کہ ای عورتون کی رانڈ کرنیوالے ای اولاد کے یتیم کرنیوالی ای گہرون کی اوجاڑنیوالی ۹ قول یہ ہی کہ مراد تعذیب سے جہڑکنا ملائکہ کا ہی اوسکو بسبب اوس چیز کے جسکے ساتھ اوسکی گہروالے اوسپر روتے ہین اسلیے کہ حدیث ترمذی وحاکم وابن ماجہ مین مرفوعا آیا ہی نہین ہی کوئی میت کہ مرے پہر اوسکے رونے والی کہڑے ہوکر کہین واجبلاہ واسنداہ یا مثل اس قول کی مگر مقرر کیے جاتی ہین اوسپر دو فرشتے وہ اوسکے سینے پر مارتی ہین کیا تو ایسا ہی تہا اور طبرانی نے ابن عمر سے روایت کیا ہی کہا کہ عبد اللہ بن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی نوحہ کرنیوالی کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ پر داخل ہوے اور انکو افاقہ ہوگیا تہا کہا یا رسول اللہ مجہپر بیہوشی طاری ہوئی تو عورتین چلائین واعزاہ واجبلاہ تو ایک فرشتہ کہڑا ہوا اوسکے ساتھ ایک گرز یعنی کلوخ کوب تہا اوسنے گرز کو میری دونون پانوؤن کی درمیان رکہا پہر کہا تو ایسا ہے جیسا وہ کہتی ہی مینے کہا نہین اور اگر مین ہان کہدیتا تو وہ مجہے اوس سے مارتا اور نعمان سے مروی ہی کہ عبد اللہ ابن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی اونکی بہن عمرہ رونے لگین واجبلاہ واکذا اونپر شمار کرتی تہین یعنی اونکی صفتون کا عبد اللہ جب ہوش مین آئے تو کہا تونے نہین کہی کوئی چیز مگر مجہسے کہا گیا تو ایسا ہی ہی اخرجہ الحاکم وصححہ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل پر بیہوشی طاری ہوئی تو اونکی بہن کہنے لگین واجبلاہ جب وہ ہوش مین آئے تو کہا مازلت لی موذیۃ منذ الیوم یعنی تو دن بہر سے مجہے ایذا دیتی رہی اونہون نے کہا مقرر مجہپر یہ بات شاق ہی کہ مین تجہے ایذا دون کہا ایک فرشتہ سخت جہڑکنے والا کہتا رہا تو ایسا ہی ہے جسوقت کہ تونے واکذا کہا مین کہتا تہا نہین اخرجہ الطبرانی مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب قتل کی مصیبت پونہچائی گئی تو حفصہ رضی اللہ عنہا اونکے پاس آئین کہا ای صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ای خسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ای امیر المومنین حضرت عمر نے فرمایا مین حرام کرتا ہون تجہپر بسبب اوس حق کی جو میرا تجہپر ہے کہ تو مجہپر ندبہ کری بعد اس مجلس تیری کے اسلیے کہ نہین ہے کوئی میت کہ ندبہ کیا جاوی ساتھ اوس چیز کے جو اوسمین نہین ہی مگر فرشتے اوسکو سخت مبغوض رکہتی ہین اخرجہ ابن سعد ۱۰ قول یہ ہی کہ مراد اس سے دردناک ہونا میت کا ہے بسبب اوس چیز کے جو اوسکی گہروالون سے واقع ہوتی ہی اسلیے کہ طبرانی وابن ابی شیبہ نے قیلہ بنت مخرمہ سے روایت کیا ہی کہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اپنی ایک بیٹے کا ذکر کیا جو کہ مرچکا تہا پہر رودی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایغلب احدکم ان یصاحب

یجیء فی الدنیا نمرو ضنا فاذا مات استرجع فراق الذی نفس محمد بیدہ لان احد کم لیبکی فیستعبر الیہ صویحبہ فیا عباد اللہ لا تعذبوا موتاکم
ابن عبد اسی قول پر ہین اور اسی کو ایک جماعت ائمہ نی اختیار کیا ہے آخا تکی ابن تیمیہ رحمہ اللہ ہین امام احمد نے ابو الربیع سی روایت کیا ہی کہا مین ابن عمر رضی اللہ
عنہما کے ہمراہ تہا ایک جنازے مین اونہون نی ایک آدمی کی آواز سنی کہ وہ چیختا ہے اوسکی طرف آدمی بہیجا اوسکو چپ کرایا مینے اونسی کہا ای ابو عبد الرحمن آپ نے
اوسکو کیون چپ کرایا کہا اس سی میت ایذا پاتا ہے یہانتک کہ اپنی قبر مین داخل ہو سعید بن منصور نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونہون نی کوئی عورت
ایک جنازے مین دیکہا تو کہا ارجعن مازورات غیر ماجورات یعنی تم لوٹ جاؤ گناہ لیکر نہ اجر لیکر تم تو زندون کو فتنے مین ڈالتی ہو اور مردون کو ایذا دیتی ہو اور حسن
رضی اللہ عنہ سی مروی ہے کہ بدترین لوگون کے واسطے میت کی اوسکی گہر والی ہین کہ اوسپر روتی ہین اور اوسکا قرض ادا نہین کرتی هذا فی الجزء الاول من حدیث
یحیی بن معین بسند عن الحسن + اخرجہ یحیی بن معین فی جزئہ المشہور

باب ۴۷ اس بیان مین کہ جتنی طرح کی ایذا ہی اوس سب سے میت ایذا پاتا ہے

فصل قبر کو روندنا قبرون مین پاخانہ پہرنا پیشاب کرنا منع ہے

(۱) عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین البتہ چلون مین انگارے پر یا تلوار کی دہار پر یہانتک کہ وہ میری پاؤن کو خطف کر دی یعنی بسرعت قطع کر دی دوست تر ہی مجہکو اس سے
کہ مین کسی مسلمان کی قبر پر چلون اور مین پروا نہین کرتا کہ قبرون مین قضای حاجت کرون یا بیچ بازار مین اور لوگ دیکہتی ہون اخرجہ ابن ابی شیبۃ و اخرجہ
ابن ماجۃ من حدیثہ مرفوعا ۲ سلیم بن غفر انہ کا گذر ایک قبرستان پر ہوا اور وہ حاقن تہی یعنی پیشاب کو روکے ہونے تہی پیشاب نے اونپر غلبہ کیا تہا اونسی
کہا گیا اگر تم اوتر پڑتے پہر پیشاب کر لیتے یعنی تو اچہا ہوتا کہا سبحان اللہ واللہ البتہ مین مردون سی شرماتا ہون جسطرح کہ زندون سی شرم کرتا ہون اخرجہ ابن ابی الدنیا
فی کتاب القبور ۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی کسی نے قبر کے روندنے کا پوچہا فرمایا مین جیسی مومن کی ایذا کو مکروہ رکہتا ہون اوسکی حیات مین سو بیشک مین
مکروہ رکہتا ہون اوسکی ایذا کو بعد اوسکی موت کے اخرجہ سعید بن منصور ۴ ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ ایذا مومن کی اوسکی
موت مین ایسی ہے جیسی ایذا اوسکی اوسکی زندگی مین ۵ قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین البتہ یہ کہ روندون مین اوپر گرم بہال کی نہایتک کہ وہ میری پاؤن سے
پار ہو جاوی تو مجہی دوست تر ہے اس سی کہ مین کسی قبر پر روندون اور ایک آدمی نے کسی قبر کو روندا اور دل وسکا البتہ سیدا رتہا کہ قبر سی ایک آواز سنی کہ اے
آدمی تو میری پاس سی دور ہو جا اور مجہے ایذا مت دی اخرجہ ابن مندہ

فصل قبر پر بیٹہنا منع ہے

عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہکو ایک قبر پر بیٹہا ہوا دیکہا فرمایا ای صاحب قبر تو اوتر پڑ قبر نے اوپر سے صاحب قبر کو ایذا مت دی وہ تجہی ایذا نہین دیتا ہی اخرجہ
الطبرانی والحاکم وابن مندہ

باب ۴۸ بیان مین ملازمت حافظین کے مومن کی قبر کو یعنی کرام کاتبین مومن کی قبر پر ملازم رہتے
ہین تسبیح تکبیر تہلیل کرتے رہتے ہین ۱ ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتی ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہی کہ جسوقت اللہ اپنی بندۂ مومن کی روح قبض
فرماتا ہی تو اوسکی دونون فرشتے آسمان کی طرف چڑہجاتے ہین کہتے ہین ای رب ہمارے تونی ہمکو اپنے بندۂ مومن پر مقرر کیا تہا ہم اوسکا عمل لکہتی تہے اور تونے اوسکو قبض
کر لیا طرف اپنی سو تو ہمکو اذن دی کہ ہم آسمان مین رہین بسیں اللہ فرماتا ہے کہ میرا آسمان میرے فرشتون سی بہرا ہوا ہے وہ میری تسبیح کرتی ہین وہ کہتی ہین تو ہمکو اذن
دی کہ ہم زمین مین رہین اللہ فرماتا ہی کہ زمین میری میری خلق سی بہری ہوئی ہے وہ میری تسبیح کرتے ہین ولکن تم دونون میرے بندے کی قبر پر کہڑے رہو سو میری
تسبیح و تہلیل و تکبیر کرتے رہو روز قیامت تک اور اوسکو میرے بندے کے لیے لکہو اخرجہ ابو نعیم ۲ واخرجہ البیہقی فی الشعب وابن ابی الدنیا من
حدیث انس وابن الجوزی فی الموضوعات من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ و زاد فیہ اور جبکہ بندہ کافر مرتا ہی تو اوسکی دونون فرشتے آسمان کی طرف
چڑہ جاتے ہین تو اونسی کہا جاتا ہی کہ تم اوسکی قبر کی طرف لوٹ جاؤ اور اوسکو لعنت کرو

باب ۴۹ بیان مین اون اعمال کی جو کہ میت کو قبر مین نفع دیتی ہین

۱ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مومن جس وقت اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی تو اعمال صالحہ اوسکی اوسکو گہیر لیتے ہین اور عذاب کا فرشتہ آتا ہی تو اوس سی اوسکی بعض اعمال کہتی ہین

له ایک نسخہ مین علی مسلمان عمی ہے اور دو نسخون مین مسلمان رضی ہے
ابن ابی الدنیا

تو اوسکی پاس سی دور ہوجا کیونکہ میرے سوا اگر کوئی اور عمل ہوتا تو تو اوس تک نہ پونچتا یعنی اب تو اوسکی پاس اور بھی اعمال ہین تو بالضرور تیری رسائی اوس تک محال ہی اخرجہ ابن ابی الدنیا وابو نعیم فی الحلیۃ ۲ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کہتی ہین جسوقت بندہ صالح مرجاتا ہی پہر وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی تو اوسکی پاس جنت کا بچھونا لاتی ہین اور اوس سی کہا جاتا ہے تو سو رہ تجھکو مبارک ہو ٹہنڈک آنکھ کی تو خوش ہوا اللہ تجھسے راضی ہوا اور کشادہ کیا ہے اللہ اوسکی قبر مین اوسکی مد بصر تک اور کہولا جاتا ہے اوسکی لیے ایک دروازہ طرف جنت کی پہر وہ اوسکے حسن کی طرف دیکہتا ہے اور اوسکی ہوا پاتا ہے اور اوسکو گہیر لیتی ہین اوسکی اعمال صالحہ روزہ نماز بر کہتے ہین ہمنی تجھکو تکلیف مین ڈالا تجھکو پیاسا رکہا تجھکو بے خواب کیا سو ہم آج کے دن تیری لیے ایسے ہین جیسا تو چاہتا ہی ہم تیری انیس ہین یہانتک کہ تو جاوے طرف تیری منزل کی جنت سی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۳ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر انسان کی لیے تین دوست ہین سو ایک دوست تو کہتا ہے جو تو نے خرچ کر ڈالا وہ تیرا ہے اور جو تو نے روک رکہا وہ تیرا نہین ہی سو یہ تو اوسکا مال ہی اور ایک دوست کہتا ہی مین تیری ہمراہ ہون پس جسوقت تو بادشاہ کے دروازے پر آئیگا تو مین تجھی چھوڑ دونگا اور لوٹ جاونگا یہ اوسکی گہر والی ہین اور اوسکی نوکر چاکر ہین اور ایک دوست کہتا ہے مین تیری ہمراہ ہون جہان تو داخل ہو اور جہان سی تو نکلی سو یہ اوسکا عمل ہی کہتا ہے مین[1] بے شک تجھپر تینون سی زیادہ سہل تہا اخرجہ البزار والطبرانی والحاکم ۴ انس رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی جسوقت میت مرتا ہے تو اوسکی ہمراہ تین چیزین جاتی ہین تو دو تو لوٹ آتی ہین اور ایک اوسکی ساتھ باقی رہجاتی ہے ساتھ جاتے ہین اوسکے گہر والے اوسکے اور مال اوسکا اور عمل اوسکا سو اہل و مال تو لوٹ آتے ہین اور اوسکا عمل باقی رہجاتا ہی اخرجہ الشیخان ۵ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مثل آدمی کی اور مثال موت کی ایسی ہے جیسے ایک آدمی ہی کہ اوسکے تین دوست ہین پس اونمین سے ایک نی تو کہا کہ یہ میرا مال ہی سو تو اس سی لی جو تو چاہے اور چھوڑ جو تو چاہے اور دوسرے نے کہا مین تیری ہمراہ ہون تیری خدمت کرونگا پہر جس وقت تو مر جائیگا تو مین تجھی چھوڑ دونگا اور تیسرے نے کہا مین تیرے ہمراہ ہون تیرے ساتھ داخل ہونگا اور تیرے ساتھ نکلونگا اگر تو مرے اور اگر تو زندہ رہی سو وہ جسنی کہا یہ مال ہے میرا تو اس سی لے جو چاہے اور چھوڑ جو چاہے اوسکا مال ہی اور دوسرا اوسکی خویش واقارب ہین اور تیسرا اوسکا عمل ہی کہ اوسکی ساتھ داخل ہوتا ہی اور اوسکی ساتھ خارج ہوتا ہے جہان وہ ہوا اخرجہ البزار والطبرانی والحاکم ۶ کعب رضی اللہ عنہ کہتی ہین جسوقت کہ بندہ صالح اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی تو اوسی اوسکی اعمال صالحہ گہیر لیتے ہین صلوۃ وصیام وحج وجہاد وصدقہ اور عذاب کے فرشتے آتے ہین اوسکے دونون پانون کی طرف سی تو نماز کہتی ہے تم اسکے پاس سی دور ہو تمکو اوسپر کوئی راہ نہین ہی اوسنے میرے ساتھ اللہ کے لیے قیام کیا ہی پہر اوسکی سر کی طرف سی آتے ہین تو روزہ کہتا ہے تمکو اوسپر کوئی راہ نہین ہی اوسکی پیاس نہ دراز ہوئی اللہ کے لیے دار دنیا مین پہر اوسکے جسد کی جانب سی آتی ہین تو حج وجہاد کہتا ہے تم اسکے پاس سی دور ہو اوسنی تو اپنی جان کو تکلیف مین ڈالا اور اپنے بدن کو ایذا دی اور حج وجہاد کیا اسلیے کے لیے سو تمکو اوسپر کوئی راہ نہین ہی پہر وہ اوسکی دونون ہاتھون کی طرف سی آتے ہین تو صدقہ کہتا ہے تم میری صاحب سی باز رہو کیونکہ بہت کچھ صدقات دونون ہاتھون سی نکلا ہی یہانتک کہ وہ اللہ کے ہاتھ مین واقع ہوا واسطے طلب وجہ الٰہی کے سو تمکو اوسپر کوئی راہ نہین ہے پس کہا جاتا ہے مبارک ہو تجھکو طبت حیا وطبت میتا یعنی تو زندہ ومردہ اچہا رہا اور اوسکی پاس رحمت کے فرشتے آتے ہین پہر اوسکے واسطے جنت کا بچھونا اور دثار بچھاتے ہین اور کشادگی کیجاتی ہی اوسکے واسطے اوسکی قبر مین جہانتک کہ اوسکی نگاہ پونچتی ہے اور اوسکی پاس جنت کا ایک قندیل لاتے ہین تو وہ اوسکے نور سے روشنی لیتا ہے اوس دن تک کہ اللہ اوسکو قبر سی اوٹہاوی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۷ یزید بن منصور رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ ایک آدمی قرآن پڑہا ہوا تہا جسوقت اوسے موت آئی تو عذاب کے فرشتے آئے کہ اوسکی روح قبض کرین تو قرآن نکلا کہا یارب میرا مسکن یعنی گہر جسمین تو نے مجھے ساکن کیا تہا فرمایا چہوڑ دو واسطے قرآن کے اوسکے گہر کو اخرجہ ابن ابی الدنیا ۸ عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین جبکہ انسان اپنی قبر مین داخل ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکی بائین جانب سی آتا ہے قرآن آتا ہے تو اوسکو منع کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے کیا ہے میری لیے اور تیرے لیے یعنی مجھسے تجھسے کیا واسطہ رالله وہ تو تیری لیے عمل نہین کرتا تہا قرآن کہتا ہے کیا مین اوسکے پیٹ مین نہ تہا پہر اسیطرح کرتا رہتا ہی یہانتک کہ اپنی صاحب کو نجات دلاتا ہے

[1] لفظ اصل مین یہ ہے ان کنت لاهون الثلاثۃ علیہ بجای علی علیٰ معلوم ہوتا ہے اسی پر ترجمہ کیا گیا واللہ اعلم ۱۲

اخرجہ ابن منده ۹ ابوسہل رضی اللہ عنہ کہتی ہین تہین بجا و رہو اکسی بندی کا اوسکی قبر مین کوئی پڑ دیسی کہ وہ اوسکو زیادہ محبوب ہو استغفار کثیر سی اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب

فصل بیان مین اون اعمال کے جنکا ثواب میت کو ہمیشہ پہونچا رہتا ہے

جاننا چاہیے کہ دس عمل ایسی ہین کہ اونکا ثواب بعد میت کو قبر مین پہونچا کرتا ہے انہین سی تین کو بخاری و مسلم نے باتفاق روایت کیا ہی ۱ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت انسان مرجاتا ہی تو اوسکا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین سی صدقہ جاریہ یا علم جس سی نفع لیا جاوی یا ولد صالح کہ اوسکے لیے دعا کری اخرجہ البخاری فی الادب ومسلم وابوداود والترمذی وابن ماجۃ ۲ ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتے ہین کہ چار آدمی ہین کہ جاری رہتے ہین اونکے اجر اونکی بعد موت کے ایک مرابط اللہ کی راہ مین اور وہ شخص جسنے کوئی علم سکہایا اور وہ آدمی جسنے کوئی صدقہ کیا تو اوسکا اجر اوسکے لیے ہے جبتک کہ وہ صدقہ جاری رہے اور وہ آدمی جسنے کوئی ولد صالح چہوڑا کہ وہ اوسکے لیے دعا کرتا ہے اخرجہ الامام احمد ۳ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مرفوعا کہتے ہین جس شخص نے کوئی سنت حسنہ یعنی طریقۂ نیک نکالا تو اوسکے لیے اوسکا اجر ہے اور اجر اوسکا جو اوسکے ساتھ بعد اوسکے عمل کری بغیر اسکے کہ اونکی اجر سے کچہہ کم ہو اور جسنے کوئی سنت سیئہ یعنی طریقۂ بد نکالا تو اوسپر اوسکا گناہ ہوگا اور گناہ اوسکا جو اوسکی ساتھ بعد اوسکی عمل کریگا بدون اسکی کہ اونکے گناہون مین کچہہ کم ہو اخرجہ مسلم ۴ رجاء بن حیوہ رضی اللہ عنہ نی سلیمان بن عبدالملک سی کہا کہ منجملہ اون امور کے جنکے سبب سی خلیفہ اپنی قبر مین محفوظ رہے یہ ہے کہ مرد صالح کو خلیفہ کر جاوی اخرجہ ابن سعد ۵ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعا کہتے ہین جس شخص نے سکہائی کوئی آیت کتاب اللہ سی یا کوئی باب علم سے تو بڑہاتا ہے اللہ اوسکی اجر کو روز قیامت تک اخرجہ ابن عساکر **ف** جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہین جبکہ ایک آیت کریمہ کی تعلیم یہ ثمرۂ شریفہ بخشتی ہی کہ اجر معلم کا روز حشر تک قائم رہتا ہی تو جو شخص سارا قرآن شریف کسی کو سکہادی اوسکی اجر کا کیا شمار ہے کہ کتنا ہے خاصکر اوس شخص کے اجر کا کیا پوچہنا ہے جسنے تفسیر کتاب اللہ کو لکہا اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی اوسکو شائع کیا لوگونکو اوسپر عمل کرنیکے لیے بلایا کہ اسکے اجر کی حد و رسم و غایت و نہایت کو سوای خالق علم و معلوم خلق کی اور کوئی نہین جان سکتا و فضل اللہ واسع و رحمتہ قریب بعونہ کثیر ۶ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اوس چیز سے کہ لاحق ہوتی ہی مومن کو اوسکی حسنات سی بعد اوسکی موت کے علم ہے جسکو پہیلایا یا ولد صالح جسکو چہوڑگیا یا مصحف جسکو میراث مین چہوڑگیا یا مسجد جسکو بنا گیا یا گہر جسکو ابن سبیل یعنی مسافر کے لیے بنا گیا یا نہر کو جاری کرگیا یا صدقہ جسکو اپنی مال سی نکالا اپنی صحت مین وہ اوسکی موت کے بعد اوسی لاحق ہوگا اخرجہ ابن ماجۃ وابن خزیمۃ ۷ انس رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سات چیزین ہین کہ جاری رہتا ہے واسطے بندے کے اجر اونکا بعد اوسکی وفات کے حال آنکہ وہ اپنی قبر مین ہے وہ شخص جسنے علم سکہایا یا نہر جاری کی یا کنوان کہدوایا یا کہجور لگائی یا مسجد بنائی یا مصحف کو میراث مین چہوڑگیا یا لڑکا چہوڑگیا کہ وہ اوسکی لیے استغفار کرتا ہی بعد اوسکی موت کی اخرجہ ابونعیم والعزلی **ف** یہ سب دس عمل ہوے لیکن یہ گنتی اوس تقدیر پر ہے کہ اجراء نہر اور حفر بئر ایک چیز ٹہرائی جاوی ورنہ مجموع گیارہ عمل ہونگے اہل علم نی صدقہ جاریہ کی تفسیر وقف کے ساتھ کی ہی اور ولد صالح کو اسکے ساتھ مقید کیا ہے کہ وہ دعا کرتا ہو جیسا کہ حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ مین نزدیک امام احمد کی اور حدیث ابوہریرہ مین نزدیک مسلم کے آیا ہی اور حدیث ابوہریرہ مین نزدیک ابن ماجہ وابن خزیمہ کی بدون تقیید کی واقع ہوا ہی تو مطلق مقید پر محمول ہوگا اور تقیید علم کی ساتھ نافع کی حدیث ابوہریرہ مین نزدیک مسلم کے آئی ہی اور غیر مسلم مین لفظ علم بدون تقیید مذکور کی واقع ہوا ہی اور بعض حدیثون مین تقیید علم کی ساتھ نشر کی آئی ہی اور نشر علم کا تدریس یا تالیف وغیرہ سے ہوتا ہے اور مرابط وہ شخص ہی جو کہ سرحد اسلام پر مرگیا ہے پس اجلۂ اعیان اسپر ہین کہ یہ سب اعمال مذکور میت کو لاحق ہوتی ہین اور اسی کی مثل اخوان مسلمین کی دعا ہی سید محمد بن اسمٰعیل امیر رحمہ اللہ نے شرح ابیات مین اسکا ذکر فرمایا ہے

فصل اس بیان مین کہ دعا و استغفار زندون کی مُردون کو نفع دیتی ہے

۸ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے تمکو زیارت قبور سی منع کیا تہا سو تم اونکی زیارت کرو واجعلوا زیارتکم لہا صلوۃ علیہم واستغفارا لہم یعنی تم اپنی زیارت کو صلوۃ کرد اونپر اور استغفار واسطی اونکی یعنی مردونکی لیے دعا و استغفار کیا کرو اخرجہ الطبرانی ۹ ابن طاؤس رضی اللہ عنہ

کہتے ہین کہ مینے اپنے باپ سے کہا کیا افضل ہی اوس خیر کا جو میت کی طرف بہیجی جاوی کہا استغفار اخرجہ ابو نعیم ۱۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ بلند کرتا ہے درجے کو واسطے بندۂ صالح کے جنت مین وہ کہتا ہے اے رب یہ مجہکو کہان سے ہوا اللہ فرماتا ہے بسبب استغفار فرزند
اوسکے کے واسطے تیرے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی فی سننہ ولفظ البیہقی بدعاء ولدک لک واخرجہ البخاری فی الادب عن ابی ہریرۃ موقوفا
۱۱ واخرج ایضا عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پیچہے ہونگا آدمی کی دن قیامت کی نیکیان
مثل پہاڑون کی لیگا یہ کہان سے ہین تو کہا جائیگا کہ بسبب استغفار تیرے لڑکے کے واسطے تیرے ۱۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے فرمایا ہے نہین ہے میت اپنی قبر مین مگر مشابہ غریق متغوث کے انتظار کرتا ہے دعا کا کہ لاحق ہو اوسکو باپ یا مان یا لڑکے یا صدیق ثقہ سے پہر جب وہ اوسکو
لاحق ہوتی ہے تو اوسکو دنیا ومافیہا سے زیادہ تر محبوب ہوتی ہے اور بیشک اللہ البتہ داخل کرتا ہے اہل قبور پر زمین والونکی دعا سے مثل پہاڑون کی اور ہدیہ زندون کا
طرف مردونکے استغفار کرنا ہے واسطے انکے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان والدیلمی وقال البیہقی قال ابو علی الحسین بن علی الحافظ ہذا غریب من حدیث عبد اللہ
ابن المبارک لم نکتبہ الا عند اہل خراسان ۱۳ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہا جاتا تہا کہ مردے زیادہ تر محتاج ہین طرف دعا کی زندون سے طرف کہانے
پینے کے اخرجہ ابن ابی الدنیا اور بہت لوگون نے اسپر اجماع نقل کیا ہے کہ دعا میت کو نفع دیتی ہے اسکی دلیل قرآن شریف سے یہ آیت ہے والذین جاؤا من بعدہم
یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ۱۴ **حکایت** بعض سلف کہتے ہین مینے اپنے بہائی کو بعد موت کی خواب مین دیکہا پوچہا کیا تجہے
زندون کی دعا پہنچتی ہے کہا ہاں واللہ یعنی ہان قسم ہے اللہ کی یترفرف مثل النور ثم نلبسہ اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۵ عمرو بن جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہین جبکہ
بندہ اپنے مردہ بہائی کے لیے دعا کرتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکو طرف اوسکی قبر کے لاتا ہے کہتا ہے یا صاحب القبر الغریب ہذہ ہدیۃ من اخ علیک شفیق
اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۶ **حکایت** ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین شام سے طرف بصرے کے متوجہ ہوا خندق مین اوترا طہارت کی دو رکعت نماز رات
مین پڑہی پہر مینے اپنا سر ایک قبر پر رکہا سو گیا پہر مین بیدار ہوا تو ناگاہ صاحب قبر شکایت کرتا ہے اور کہتا ہے مقرر تو نے مجہی ایذا دی ابتدای رات سے پہر کہا کہ تم
جانتے نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور ہم عمل پر قدرت نہین رکہتے جو دو رکعتین کہ تو نے پڑہین دنیا ومافیہا سے بہتر ہین پہر کہا اللہ اہل دنیا کو جزای خیر دی تو اونکو ہماری
طرف سے سلام کہنا کیونکہ اونکی دعا سے مثل جبال کے نور ہمپر داخل ہوتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۷ **حکایت** بعض متقدمین کہتے ہین میرا گذر قبرستان پر ہوا
مینے اونپر ترحم کیا ایک ہاتف نے مجہے آواز دی نعم فترحم علیہم یعنی ہان تو اونپر رحم کر کیونکہ اونمین مہموم ومحزون ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۸ **حکایت**
بعض صالحین نے اپنے والد کو خواب مین دیکہا اونسے کہا بابا تمنے اپنا ہدیہ ہمسے کیون قطع کر دیا اونہون نے کہا آیا کیا مردے زندونکے ہدیہ کو پہچانتے ہین کہا ہان اگر زندے نہوین
تو مردے ہلاک ہو جاوین قال ابن رجب رحمہ اللہ روی جعفر الخلدی حدثنا العباس بن یعقوب بن صالح الانباری سمعت ابی یقول الخ ۱۹ **حکایت**
مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین شب جمعہ کو قبرستان مین داخل ہوا ناگاہ ایک نور چمکتا ہوا اوسمین دیکہا مینے کہا لا الہ الا اللہ ہم دیکہتے ہین کہ اللہ عز وجل نے
اہل مقابر کو بخشدیا ناگاہ ایک ہاتف دور سے پکارتا ہے اور کہتا ہے اے مالک بن دینار یہ ہدیہ ہے مومنین کا طرف اپنی اخوان کی اہل مقابر سے مینے کہا تجہکو قسم ہے
اوسکی جسنے تجہے نطق دیا کہ تو مجہے خبر دی وہ کیا ہے کہا ایک شخص مومنین سے اس رات کہڑا ہوا پہر اوضو کیا دو رکعت نماز پڑہی اور اوسمین فاتحۃ الکتاب و قل یا ایہا الکفرون
اور قل ہو اللہ احد پڑہا اور کہا الہی مینے اسکا ثواب اہل مقابر کو بخشا جو کہ مومنین سے ہین سو ہمپر ضیاء و نور و وسعت و سرور مشرق ومغرب مین داخل ہوا مالک فرماتے ہین کہ
مین اون رکعتون کو ہر جمعہ مین پڑہتا رہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ مجہسے فرماتے ہین اے مالک اللہ نے تجہے بخشا بعدد اوس نور کی جسکو تو نے میری امت
کی طرف ہدیہ کیا اور تیرے واسطے ثواب اوسکا ہے پہر فرمایا اللہ نے بنایا واسطے تیری ایک گہر جنت مین اوس محل کے جسکو منیف کہتے ہین مینے کہا منیف کیا ہے فرمایا
سایہ کرنیوالا ہے اہل جنت پر اخرجہ ابن الخباز فی تالیفہ ۲۰ **حکایت** بشار بن غالب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رابعہ کو خواب مین دیکہا اور مین انکی لیے بہت دعا کیا کرتا

مواعظ

ہوتی ہی بشارتیں دیتا ہی انکے ملاقاتی جو اونکے ہمدم تہی اور مردہ اونکی دیکہکے بہت خوش ہوتا ہی اور آتی ہین مثیے کہا یہ کیونکر ہے کہا اسیطرح زندہ مومنین کی دعا ہی جسکا وہ مردون کی لیے دعا کرتے ہین ہیر وہ انکی لیے قبول کیجاتی ہی تو وہ دعا نور کے طباقوں پر رکھی جاتی ہی بہر حریر کی رومالون سے ڈہانکی جاتی ہی بہر جس مردے کی لیے دعا کی گئی ہی اوسکی پاس لاتی ہین بہر کہا جاتا ہے یہ فلان کا ہدیہ ہے تیری طرف اخرجه ابن ابی الدنیا ۲۱ انس رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین کہ میری امت امت مرحومہ ہے داخل ہوتی ہے اپنی قبرون مین ساتھ اپنے گناہون کے اور نکلیگی اپنی قبرون سی گناہ سے پاک ہوکر گناہ ہونگی بسبب استغفار مومنین کی وہ گناہ اوس سی دور کردیے جاوینگی اخرجه الطبرانی فی الاوسط واو ۲۲ حسن رضی اللہ عنہ سی مروی ہے کہا مجھے پونہچا ہے کہ کتاب اللہ مین ہی ای ابن آدم دو چیزین ہین تیرے لیے کین اور وہ تیرے واسطے نہین تہین مہلت دی ہم نے تجھکو جب تیرا دم نکلا تاکہ تو اپنے مال مین ساتھ دستور کے خرچ کرے اوسکا مال تیرے غیر کی ملک ہوگیا اور دعا مسلمانون کی واسطے تیرے حال آنکہ تو ایسی منزل مین ہی کہ نہ تو سیئن کسی بدی سی ہٹایا جاوے گا اور نہ کسی نیکی مین زیادہ کریگا اخرجه ابن ابی شیبة ۲۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہا چار چیزین ہین کہ آدمی بعد موت کی اونکو دیا جاتا ہی تہائی مال اوسکا جبکہ وصیت کرے اوسکے ساتھ اوسمین یا اللہ کا مطیع تہا اور لڑکا صالح کہ اوسکی لیے بعد موت اوسکے دعا کرتا ہی اور سنت حسنہ یعنی طریقہ نیک جسکو آدمی نکال جاتا ہی بہر اوسکی موت کی بعد اوسپر عمل کیا جاتا ہی اور سو آدمی جبکہ وہ اوس آدمی کی لیے شفاعت کرین تو اوسکی حق مین اونکی شفاعت مقبول ہوتی ہی اخرجه الدارمی فی مسنده

وصل اس بیان مین کہ ثواب صدقہ وخیرات کا میت کو پونہچتا ہے ۲۴ عائشہ رضی اللہ عنہا سی مروی ہی کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میری مان ناگہانی مرگئی اور وصیت نہین کی مین اوسکی گمان کرتا ہون کہ اگر وہ بولتی تو صدقہ کرتی سو کیا اوسکے لیے اجر ہے اگر مین اوسکی طرف سے صدقہ کرون فرمایا ہان اخرجه الشیخان ۲۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ سعد بن عبادہ کی مان مرگئین اور وہ غائب تہی یعنی وہ اونکی موت مین حاضر نہ تہے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی کہا یا رسول اللہ میری مان مرگئی اور مین غائب تہا سو کیا اوسکو نفع دیگا اگر مین اوسکی طرف سی صدقہ کرون فرمایا ہان کہا مین آپ کو گواہ کرتا ہون کہ میرا باغ اوسکی طرف سے صدقہ ہے اخرجه البخاری ۲۶ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہا یا رسول اللہ میری مان مرگئی سو کونسا صدقہ افضل ہی فرمایا پانی پس اونہون نی ایک کنوان کہدوادیا اور کہا یہ ام سعد کے لیے ہے اخرجه احمد والاربعة ۲۷ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بیشک صدقہ البتہ بجہاتا ہے اہل صدقہ سے قبرون کی حرارت کو اخرجه الطبرانی ۲۸ انس رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ سعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہا یا رسول اللہ میری مان مرگئی اور وصیت نہین کی اور نہ صدقہ کیا سو کیا نفع دیگا اوسکو اگر مین اوسکی طرف سی صدقہ کرون فرمایا ہان اگرچہ پایہ سوختہ کو سہی ہو اخرجه الطبرانی فی الاوسط بسند صحیح ۲۹ ابن عمرو رضی اللہ عنہما کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ ایک تمہارا کوئی صدقہ تطوعًا صدقہ کری تو چاہیے کہ اوسکو اپنے مان باپ پر کری کہ اوسکا اجر دونون کی لیے ہو اور اوسکے اجر سے کچہ کم نہ کری اخرجه الطبرانی واخرج الدیلمی نحوه من حدیث معویة بن حیدة ۳۰ انس رضی اللہ عنہ کہتی ہین مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے نہین ہین کوئی گہر والے کہ مرجاوی اونمین سی کوئی میت بہر وہ اوسکی طرف سی بعد موت کی صدقہ کرین مگر اوس صدقہ کو اوسکی لیے جبریل ہدیہ کرتی ہین ایک طباق پر نور کے بہر کنارہ قبر پر کہڑے ہوتے ہین کہتی ہین ای گہری قبر والے یہ ہدیہ ہی اسکو تیرے گہر والون نی تجہے بہیجا ہی تو اسکو قبول کر بہر وہ اوسپر داخل ہوتا ہی تو وہ فرحاک وخوش ہوتا ہے اور رنجیدہ ہوتے ہین اوسکے پڑوسی جنکی طرف کچہ ہدیہ نہین بہیجا جاتا ہی اخرجه الطبرانی فی الاوسط

وصل اس بیان مین کہ میت کو ثواب حج کا پونہچتا ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح مین فرماتے ہین کہ مردون کی روحون کو زندون کی افعال سے دو امر پونہچتے ہین اسپر فقہا واہل حدیث وتفسیر واہل سنت کے درمیان مین اجماع کیا گیا ہے ایک وہ کام جسکا سبب خود میت اپنی حالت حیات مین ہوا ہی دوسرا مسلمانون کی دعا واستغفار ہی اونکی لیے اور صدقہ وحج اوسمین نزاع ہی کہ جو اعمال کا ثواب اونکو پونہچتا ہے آیا وہ ثواب انفاق ہی یا ثواب عمل ہے پس جمہور کے نزدیک نفس عمل کا ثواب پونہچتا ہی اور حنفیہ کے نزدیک صرف ثواب انفاق کا پونہچتا ہے انتہی ۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اپنے والدین کی طرف سی حج کیا بعد اونکی وفات کے لکہا جاتا ہے اللہ واسطے اوسکی آزادی کو نار سی اور جنکی طرف سی حج کیا گیا ہی اونکے لیے ایک پورے حج کا اجر ہوتا ہی بغیر اسکے کہ اونکی اجر سی کچہ کم ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ نہین صلہ کیا کسی ذو رحم نے اپنے رحم کا کہ وہ افضل ہو حج سے جسکو وہ اوسکے بعد اوسکی موت کے اوسکی قبر مین داخل کرتا ہو اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان والاصبہانی فی الترغیب تبعا فیہ مجہول ۳۲ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جسنے اپنی ماں باپ کی طرف سے حج کیا اور اونہوں نے حج نہین کیا تھا تو وہ اونکی طرف سے کفایت کریگا اور اونکی روحون کو آسمان مین خوشخبری دیجاویگی اور وہ نزدیک اللہ کے بڑے نیکو کار سے لکھا جاویگا اخرجہ ابو عبد اللہ الثقفی فی الفوائد المعروف بالثقفیات ۳۳ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا عرض کیا کہ میرا باپ مرگیا اور اوسنے حج اسلام نہین کیا فرمایا تو مجھے بتا کہ اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو کیا تو اوسکی طرف سے اوسکو ادا کرتا کہا ہان فرمایا تو بہروہ قرض اوسپر دین ہے سو تو اوسکو ادا کر اخرجہ البزار والطبرانی باسناد حسن ۳۴ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئی کہا کیا مین اپنی ماں کی طرف سے حج کرون اور وہ مرچکی ہے فرمایا تو مجھے بتا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا پہر تو اوسکو ادا کرتی تو کیا وہ تجھسے مقبول ہوتا کہا ہان مقبول ہوتا پس آپ نے اوسکو حکم دیا کہ وہ حج کرے اخرجہ الطبرانی ۳۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے حج کیا کسی میت کی طرف سے تو جس شخص نے اوسکی طرف سے حج کیا اوسکے لیے مثل اوسکی اجر کے ہے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط

وصل۔ ثواب بردہ آزاد کرنے کا میت کو پونہچتا ہے

۳۶ عطا اور زید بن اسلم رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا کہا یا رسول اللہ مین اپنے باپ کی طرف سے آزاد کرون اور وہ مرچکا ہے فرمایا ہان اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۷ عطا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا تابع ہوتا ہے میت کو بعد اوسکی موت کے آزاد کرنا اور حج اور صدقہ اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۸ ابو جعفر رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے بعد اونکی وفات کے آزاد کیا کرتے تھے اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۹ قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبد الرحمن کی طرف سے ایک غلام آزاد کیا امید رکہتی تہین کہ اونکو اس سے نفع پونہچاوے بعد اونکی موت کے اخرجہ ابن سعد ۴۰ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ عاص نے وصیت کی کہ اوسکی طرف سے سو بردہ یعنی نفس آزاد کیے جاوین سو ہشام نے اوسکی طرف سے پچاس آزاد کردیے فرمایا نہین صدقہ وحج وعتق تو مسلم کی طرف سے کیا جاتا ہے وہ اگر مسلمان ہوتا تو اوسکو پونہچتا اخرجہ ابو الشیخ ابن حبان فی کتاب الوصایا

وصل بیان مین ثواب روزہ ونماز کے واسطے میت کے

۴۱ حجاج بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بر سے یہ ہے کہ تو اونکی طرف سے یعنی والدین کی طرف سے نماز پڑھے ساتھ اپنی نماز کے اور روزہ رکھے تو اونکی طرف سے ساتھ اپنے روزے کے اور صدقہ دے تو اونکی طرف سے ساتھ اپنے صدقہ کے اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۴۲ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میری ماں پر دو ماہ کے روزے ہین سو کیا کفایت کرتا ہے کہ مین اوسکی طرف سے روزے رکھون فرمایا ہان کہا تو میری ماں پر حج ہے اوسنے کبھی حج نہین کیا سو کیا کفایت کرتا ہے کہ مین اوسکی طرف سے حج کرون فرمایا ہان اخرجہ مسلم ۴۳ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مرا اور اوسپر روزے تھے تو اوسکا ولی اوسکی طرف سے روزے رکہے اخرجہ الشیخان

وصل بیان مین قرارت قرآن شریف کے واسطے میت کے اور قبر پر میت کے لیے ثواب قرارت کے پونہچنے مین اختلاف ہے

سو جمہور سلف اور تینون امام ثواب پونہچنے پر ہین اور امام شافعی رضی اللہ عنہ اسمین مخالف ہین دلیل انکی یہ آیت شریف ہے وان لیس للانسان الا ما سعی قائلین وصول نے اس آیت کا کئی طرح پر جواب دیا ہے ایک جواب یہ ہے کہ آیت مذکور اس آیت سے منسوخ ہے والذین امنوا واتبعتہم ذریتہم بایمان الآیۃ بیٹے بسبب صلاح آبا کے جنت مین داخل ہونگے دوسرا یہ ہے کہ آیت مذکور قوم ابراہیم وقوم موسی علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے رہی یہ امت مرحومہ سو اسکے لیے ہے جو اسنے سعی کی اور جو اسکے لیے سعی کی گئی قالہ عکرمہ تیسرا یہ ہے کہ مراد انسان سے اس جگہ کافر ہے رہا مومن سو اوسکے لیے ہے جو اوسنے سعی کی اور جو اوسکے لیے سعی کی گئی یہ قول ربیع بن انس رحمہ اللہ کا ہے چوتہا یہ ہے کہ نہین ہے انسان کے لیے مگر جو اوسنے سعی کی بطریق عدل کے رہا باب فضل سو جائز ہے کہ اللہ تعالی اوسکو زیادہ دے جو چاہے یہ قول حسین ابن فضل رحمہ اللہ کا ہے پانچوان یہ ہے کہ لام للانسان مین بمعنی علی ہے یعنی نہین ہے انسان پر مگر جو اوسنے سعی کی یہ تو آیت مذکور کے جواب ہین اور دعا وصدقہ وصوم وحج

محقق جنکا ذکر پہلے ہوچکا اسپر قرأت قرآن وغیرہ کا قیاس کرکے وصول ثواب پر استدلال کیا ہی کیونکہ کسی طرح کا فرق نہین ہے نقل ثواب مین درمیان اسکی کہ وہ حج ہی
ہو یا صدقہ یا وقف یا دعا یا قرأت سے اور بسبب اون حدیثون کے جنکا ذکر آئندہ آویگا اگرچہ وہ حدیثین ضعیف ہین لیکن مجموع اونکا اسپر دلالت کرتا ہی کہ اوسکے لیے
اصل ہی اور اس سے استدلال کیا ہی کہ مسلمان ہمیشہ سے ہر شہر مین جمع ہوتے ہین اور بلا نکیر اپنے مردون کی لیے پڑہتے ہین سو یہ اجماع ہوگیا یہ سب حافظ شمس الدین
بن عبد الواحد مقدسی حنبلی نے ایک جزو مین ذکر کیا ہے جسکو اس مسئلے مین تالیف فرمایا ہے **حکایت** قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ شیخ عز الدین بن عبد السلام
رحمہ اللہ فتوی دیا کرتے تھے کہ جو پڑہا جاتا ہے اوسکا ثواب میت کو نہین پہونچتا ہے جب اونکا انتقال ہوگیا تو اونکو اونکے بعض اصحاب نے خواب مین دیکھا اونسے
کہا کہ آپ کہا کرتے تھے کہ جو پڑہا جاتا ہے اور میت کو ہدیہ بہیجا جاتا ہے اوسکا ثواب میت کو نہین پہونچتا ہی سو اسکی کیا کیفیت ہی کہا مین اسکو دار دنیا مین کہا کرتا تہا
اور اب مینے اس قول سے رجوع کیا اسلیے کہ مینے اس باب مین اللہ تعالے کے کرم کو دیکھ لیا اور میت کی طرف وہ ثواب پہونچتا ہے رہا قبر کے نزدیک قرأت کرنا سو ہمارے
اصحاب وغیرہم نے اسکی مشروعیت کے ساتھ جزم کیا ہی زعفرانی نے کہا مینے شافعی رضی اللہ عنہ سے قرأت کا نزدیک قبر کے پوچہا فرمایا لاباس بہ یعنی اسمین کوئی برائی
نہین ہی اور نووی رضی اللہ عنہ نے شرح مہذب مین فرمایا ہی زائر قبور کے لیے مستحب ہے کہ جسقدر ہوسکی قرآن پڑہے اور اوسکے بعد مردون کی لیے دعا کرے شافعی رحمہ اللہ نے
اسپر نص کی ہی اور اصحاب کا اسپر اتفاق ہی دوسری جگہہ آتا اور زیادہ کہا ہے کہ اگر قرآن شریف قبر پر ختم کرین تو افضل ہی امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اولا اسکا انکار
کرتے تھے جبکہ اونکو اس باب مین کوئی اثر نہ پہونچا تہا پہر رجوع کیا جبکہ اونکو پہونچ گیا اس باب مین جو وارد ہوا ہی اوسمین سے حدیث مرفوع ابن عمرو بن العلاء ابن اللجلاج
باب مایقال عند الدفن مین گذر چکی اب احادیث موعودہ دال علی قرأۃ القرآن سنو (۱) شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جسوقت انصار کا میت مرتا تو اوسکی قبر کی طرف
آمد و رفت رکہتے اوسکی لیے قرآن پڑہتے تھے اخرجہ الخلال فی الجامع **۲** حضرت علی رضی اللہ عنہ مرفوعا کہتے ہین کہ جو شخص قبرستان پر گذرا اور اوسنے قل ہو اللہ احد گیارہ
بار پڑہا پہر اوسکا اجر مردون کو بخشدیا تو وہ بعدد مردون کی اجر دیا جاویگا اخرجہ ابو محمد السمرقندی فی فضائل قل ہو اللہ احد **۳** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص قبرستان مین داخل ہوا پہر اوسنے فاتحہ یعنی الحمد اور قل ہو اللہ احد اور الہاکم التکاثر پڑہا پہر کہا کہ الہی جو
مینے تیرے کلام سے پڑہا اوسکا ثواب قبرستان والونکی لیے مومنین و مومنات سے بخشدیا تو وہ اوسکے شفیع ہونگی طرف اللہ تعالی کی اخرجہ ابو القاسم سعد بن علی
الزنجانی فی فوائدہ **۴ حکایت** سلمہ بن عبید رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حماد مکی نے کہا کہ مین رات کو قبرستان مکہ کی طرف نکلا مینے ایک قبر پر اپنا سر رکہا سو گیا مینے
قبرستان والون کو حلقہ حلقہ دیکہا مینے کہا قیامت قائم ہوگئی کہا نہین لیکن ایک آدمی نے ہمارے اخوان سے قل ہو اللہ پڑہا اور اوسکا ثواب ہمارے لیے بخشا سو
ہم سال بہر سے اوسکو تقسیم کررہے ہین اخرجہ القاضی ابوبکر بن عبد الباقی الانصاری فی مشیختہ **۵** انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہی جو شخص قبرستان مین داخل ہوا پہر سورہ یٓس پڑہی تو اللہ تعالی مردون سے تخفیف کرتا ہی اور اوسکی لیے بعدد اون مردون کی جو اوسمین ہین نیکیان ہونگی
اخرجہ عبد العزیز صاحب الخلال بسندہ **ف** قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک حدیث مین آیا ہی تم اپنی مردون پر یٓس پڑہو یہ حدیث اس امر کا احتمال
رکہتی ہی کہ یہ قرأت نزدیک میت کی ہو اوسکی حالت موت مین اور یہ بہی احتمال ہی کہ نزدیک اوسکی قبر کے ہو مین کہتا ہون یعنی امام سیوطی رضی اللہ عنہ کہ قول اول کے
جمہور قائل ہین جیسا کہ اول کتاب مین گذر چکا ہے اور دوسری قول کی ابن عبد الواحد مقدسی قائل ہین اوس جزو مین جسکی طرف اشارہ ہوچکا اور دونون حال مین تعمیم
کے قائل محب طبری رحمہ اللہ ہماری اصحاب متاخرین سے ہین اور احیاء امام غزالی اور عاقبت عبد الحق مین امام احمد بن حنبل سے مروی ہی کہ کہا جب تم قبرستان مین داخل ہو
تو فاتحۃ الکتاب اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد پڑہو اور اسکو اہل مقابر کے لیے کرو کیونکہ وہ اونکی طرف پہونچتا ہی قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی وقد قیل یعنی بعض نے کہا ہے
کہ ثواب قرآن کا قاری کی واسطے ہی اور میت کے لیے ثواب سننے کا ہی اور اسی لیے اوسکو رحمت لاحق ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالی نے واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا
لعلکم ترحمون یعنی جسوقت قرآن پڑہا جاوی تو اوسکو سنو اور چپ رہو شاید تم پر رحم ہو کہا یعنی قرطبی نے کہ اسکے کرم سے کچہ بعید نہین ہی کہ میت کو ثواب قرآن کا اور سننے کا

سے لاحق ہو اور قراءت کا ثواب جو اوسکو بہیجا جاتا ہے مثل صدقہ و دعا کے وہ بھی اوسی لاحق ہو گو وہ اوسکو نہ سنی کیونکہ فتاوی قاضی خان مین جو کہ حنفیہ کی
ہے یہ ہے کہ قراءت قرآن کی نزدیک قبر کے اگر قاری کی یہ نیت کی ہے کہ آواز قرآن کی مردونکو انس دی تو وہ پڑھے اور اگر قصد نہین کیا ہی تو اللہ قراءت کو سنتا ہی
جہان کہین وہ قراءت ہو **فرع** قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ ہمارے بعض علما نی نفع قراءت پر نزدیک قبر کی حدیث عسیبہ یعنی شاخ خرما سی جسکے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے چیر کے دو ٹکڑے کیے تھے اور اونکو قبرون پر لگا دیا تہا استدلال کیا ہے اور آپ نی فرمایا تہا کہ شاید اون دونون سے تخفیف کیجائے جبتک کہ وہ خشک
نہون خطابی رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ یہ نزدیک اہل علم کی اسپر محمول ہی کہ اشیا جب تک اپنی اصل خلقت پر یا اپنی سبزی و تازگی پر رہتی ہین تب تک وہ تسبیح کرتی رہتی ہین
یہان تک کہ اونکی رطوبت خشک ہو جاے یا اونکی سبزی جاتی رہی یا اپنی جڑ سے کاٹ دیے جائین غیر خطابی نے کہا جبکہ اون دو مردونسی بسبب تسبیح شاخ خرما کے
تخفیف کیجاے تو مومن کے قرآن پڑہنے سے کیونکر تخفیف نہو گی قبرون کی نزدیک درخت لگانی کی یہی حدیث اصل ہی **حکایت** قتادہ کہتی ہین کہ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ
عنہ حدیث کیا کرتے تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قبر پر گذر فرمایا اور صاحب قبر کا عذاب کیا جاتا تہا تو آپ نی ایک شاخ کہجور کی لی پہر اوسکو قبر مین
گاڑ دیا اور فرمایا شاید اوس سے کشایش کیجائے جب تک کہ وہ تر و تازہ رہے ابو برزہ وصیت کیا کرتے کہ جسوقت مین مرجاؤن تو تم میری قبر مین میرے ساتھ دو
ٹہنیان رکہیو پہر جب وہ ایک بیابان مین مرے جو کہ درمیان کرمان و قومس کے تہا تو لوگون نی کہا کہ وہ ہمکو وصیت کیا کرتے تھی کہ ہم اونکی قبر مین دو شاخین رکہین اور
یہ ایک ایسی جگہہ ہی کہ ہم اوسمین اونکو نہین پاتی ہین وہ اس حال مین تہی کہ ایک قافلہ جانب سجستان سی نمودار ہوا تو اونکے پاس ایک سعف پایا اوسمین سی دو شاخین
لیلین پہر اونکو ساتھ اونکی قبر مین رکہدیا اخرجہ ابن عساکر من طریق حماد بن سلمۃ اور ابن سعد نی مورق سی روایت کیا ہی کہ بریدہ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تہی کہ
اونکی قبر مین دو شاخین رکہدی جاوین **فائدہ** تاریخ ابن النجار مین بذیل ترجمۂ کثیر بن سالم تیمی رحمہ اللہ لکہا ہی کہ اونہون نی وصیت کی تہی کہ جسوقت اونکی قبر بوسیدہ
ہو جائے تو اوسکی تعمیر نہو اور اس باب مین تاکید و تشدید کی اور کہا کہ اللہ عز و جل بوسیدہ پرانی قبر والون کی طرف نظر فرماتا ہی تو اونپر رحم کرتا ہی اسلیے مین امید رکہتا
ہون کہ مین بھی اونمین سی ہو جاؤن **حکایت** وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ارمیا علیہ السلام کا گذر کئی قبرون پر ہوا کہ اونکی مردے عذاب کیے جاتے تھی
پہر جب سال بہر کے بعد اونپر گذر ہوا تو ناگاہ اونسی عذاب ساکن ہو گیا تہا کہا قدوس قدوس مین ان قبرون پر پہلی برس گذرا تہا اور اونپر عذاب ہو رہا تہا اور اس سال
میں گذر کیا اور عذاب اونسی ساکن ہو گیا ہے ناگاہ آسمان سی ندا آئی کہ اے ارمیا اونکی کفن پہٹ گئی اونکے بال جہڑ گئے اونکی قبرین بوسیدہ ہو گئین مینے اونکی طرف
نظر کی تو اونپر رحم کیا وھکذا افعل باھل القبور الدارسات والاکفان المتمزقات والشعور المتقطعات یعنی مین اسی طرح اون لوگونکے ساتھ کیا کرتا ہون جنکی
قبرین پرانی پڑ گئین اور کفن پہٹ پہٹا گئے اور بال گر گرا گئے اس حکایت کے اول مین ابن النجار نے یون کہا ہی وقد ورد مثل ما قال یعنی کثیر بن سالم فی الاثار
من طریق عبد بن حمید حدثنا اسمعیل بن عبد الکریم حدثنا عبد الحمید بن معقل عن وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ **وصل** اوپر جو لکہا گیا وہ
شرح الصدور کا بیان تہا اب کچہ بیان عبادت بدنیہ کا شرح ابیات وغیرہ سی کیا جاتا ہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ عبادت بدنیہ مین اختلاف ہی جیسے روزہ نماز
قراءت قرآن ذکر سو امام احمد اور جمہور سلف رضی اللہ عنہم کا مذہب یہی ہی کہ اسکا ثواب پہونچتا ہی اور یہی قول بعض اصحاب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ہی امام احمد رحمہ اللہ نی
اسپر تصریح فرمائی ہے جبکہ اونسی عرض کیا گیا کہ آدمی کچہ خیر صدقہ یا نماز یا اسکے سوا اور کوئی عمل کرتا ہے پہر وہ اوسکا آدہا اپنے باپ یا ماں کی لیے ٹہیراتا ہی آپ نی فرمایا
مین امید رکہتا ہون یعنی اوسکا ثواب اونکو پہونچتا ہے اور فرمایا کہ میت کی طرف ہر چیز صدقہ وغیرہ سے پہونچتی ہی اور یہ بھی فرمایا کہ تین بار آیۃ الکرسی پڑھ اور قل ھو اللہ احد
اور کہہ الہی تو اسکو اہل مقابر کے لیے پہونچا دے اور مشہور مذہب امام شافعی اور امام مالک رضی اللہ عنہما سے یہ ہے کہ یہ نہین پہونچتا انتہی سید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ نی شرح منظومہ
مین لکہا ہی کہ زندہ لوگ جو کچہ میت کے لیے کرتے ہین اوس سے میت کو نفع ہوتا ہے کتاب و سنت اور قواعد شرع اسپر دلیل ہین **کتاب** یعنی قرآن شریف مین اللہ
پاک فرماتا ہی والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان وکہا اللہ سبحانہ نی اونپر اس بات کی ثنا کی ہی کہ جو مومنین اونسی پہلے

وہ اونکے لیے استغفار کرتے ہین اونکی مغفرت کی دعا مانگتے ہین تو اس آیت شریف نے اسپر دلالت کی کہ مردے زندون کی استغفار سے منتفع ہوتے ہین اور اسیر یہی دلالت کی کہ میت کو دعا سے نفع ہوتا ہی اور امت کا اجماع اسپر ہوا ہے کہ نماز جنازہ مین مردونکے لیے دعا کیجائے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ جب تم میت پر نماز پڑھو تو خالص کرو اوسکے لیے دعا کو اس حدیث کو ابوداؤد نے سنن مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی اور حدیثون مین یہ بات ثابت ہو چکی ہی کہ بیشک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ مین دعا فرمائی جنپر آپ نے نماز پڑھی اور جن لفظون سے آپ نے دعا فرمائی وہ محفوظ کیے گئے جیسا کہ صحیح مسلم مین حدیث عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی سو مینے یہ لفظ آپکی دعا سے یاد کر لیے اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ الحدیث اس امر مین کہ زندونکی دعا سے مردونکو نفع ہوتا ہے کسی طرح کی نزاع نہین ہے اسمین صرف ایک قوم نے اہل بدعت سے خلاف کیا ہی کہا ہے کہ میت کو دعا وغیرہ سے کچھ بھی نہین پونہچتا سو یہ ایک ایسا باطل قول ہی کہ اسکے رد کرنیکی کوئی حاجت نہین ہی کیونکہ اسکو تو قرآن وسنت اور جوان دونون سے معلوم ہی رد کر رہا ہی اسی لیے ہم اسکی دلائل بیان کرنی مین طول نہین کرتے بلکہ اسکے سوا اور قربۃ بدنیہ وغیرہ کا ثواب جو میت کو پونہچتا ہے اوسکی دلیلین بیان کرنی مین مشغول ہوتے ہین جناب توفیق الختم شمار التنکیت مین فرماتے ہین کہ جیسا سید صاحب مرحوم نے فرمایا اسی طرح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی فرمایا ہی لیکن یہ بات ظاہر ہی کہ دعا باب اہداء ثواب قربت سے نہین ہے بلکہ وہ تو اللہ تعالی سے التماس ہی اس بات کا کہ جو سائل نے مانگا ہی وہ مسئول لہ کو عنایت فرماوے بلکہ سائل کی طرف سے تو شفاعت وتوسل ہی طرف اللہ تعالی کے ساتھ آپکی دعا کے کہ جو اوسنے طلب کیا ہی وہ مسئول لہ کو عنایت کرے یہان کسی عمل کا ثواب نہین ہی کہ اوسکو مردے کے لیے ہبہ کرتا ہی اور اوسکی طرف ہدیہ بھیجتا ہے اور ثواب اس دعا واستغفار وسوال وشفاعت کا سائل کے لیے باقی ہے پس دعا اہداء ثواب کی دلائل سے نہین ہی رہی یہ بات کہ اللہ تعالی نے مومنین کی اس بات پر ثنا کی کہ اونھون نے اپنی اخوان مومنین سابقین کی لیے دعا کی سو یہ ثنا اونکی اسلیے ہوئی ہے کہ اونھون نے سابقین کی فضیلت سبق کا اقرار کیا اور دعا سے اونکا صلہ کیا بعد موت کی اور اونکی لیے مغفرت چاہی بعد اسکے کہ اوسکا سوال اپنی ذات کے لیے کیا اور ثواب اس دعا کا سائلین کے واسطے باقی ہی کیونکہ اونھون نے یہ خبر دی کہ اوسکا ثواب اپنی اخوان سابقین کو بخشد یا سوا اگر اونھون نے بخشا ہے تو اوسکی اور دلیل ہی جسکا ذکر آئندہ ہوگا اب وہ دلائل سنو جسکا ذکر سید صاحب نے کیا ہے **وصول صدقہ** اسکی ثبوت مین چار حدیثین لکھی ہین ١ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ٢ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ٣ حدیث سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ٤ حدیث عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ **وصول ثواب صوم** اسکے لیے پانچ حدیثین ذکر کی ہین ١ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ٢ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ٣ روایت دیگر ابن عباس رضی اللہ عنہما جسکو بخاری نے تعلیقًا ذکر کیا ہے ٤ حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ ٥ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک عورت دریا پر سوار ہوئی اوسنے نذر کی کہ اگر اللہ اوسکو نجات دیگا تو وہ ایک ماہ کے روزے رکھیگی اللہ نے اوسے نجات دی اور اوسنے روزے نہین رکھے یہانتک کہ وہ مر گئی اوسکی بیٹی یا بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی آپ نے اوسے حکم دیا کہ اوسکی طرف سے روزے رکھے رواہ اہل السنن واحمد رحمہ اللہ تعالی اور اسی طرح النسائی وصلاۃ توحید بلا صوم مروی ہی اور بدل صوم کا کھانا کھلانا ہے پس سنن مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص مر جاوے اور اوسپر مہینے بہر کے روزے ہون تو کھلایا جاوے اوسکی طرف سے ہر دن کے لیے ایک مسکین اسکو ترمذی وابن ماجہ نے روایت کیا ہی اور ترمذی نے کہا کہ ہم اسکو مرفوع نہین جانتے مگر اسی وجہ سے اور صحیح یہ بات ہے کہ یہ قول ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفًا ہے سنن ابوداؤد مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ جسوقت آدمی رمضان مین بیمار ہو اور روزہ نہ رکھے تو اوسکی طرف سے کھانا کھلایا جاوے اور اوسپر اوسکی قضا نہ ہوگی اور اگر نذر کی ہی تو اوسکا ولی اوسکی طرف سے قضا کریگا **وصول ثواب حج** اس باب مین چار حدیثین ذکر کی ہین ١ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک عورت قبیلہ جہینہ کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی کہا کہ میری ماں نے نذر کی تھی کہ حج کرے سو اوسنے حج نہ کیا یہانتک کہ مر گئی کیا مین اوسکی طرف سے حج کرون آپ نے فرمایا تو اوسکی طرف سے حج کر تو مجھے بتا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی تم اللہ کا قرض ادا کرو پس اللہ حق ہے بیاتہ قضا کے رواہ البخاری اس معنی مین نسائی نے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا روایت کیا ہے

۲ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ۳ حدیث زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ۴ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ سب حدیثیں تین کہ جن میں اسلیئے اونکو ذکر نہیں کیا غرض آتی تہی کہ بلا اجمال معلوم ہو جاوی کہ جن حدیثوں سی سید صاحب مرحوم نے استدلال کیا ہے وہ یہ ہیں سو وہ اس سی حاصل ہو گئی **ف** اسپر اجماع واقع ہو چکا ہے کہ میت کی طرف سی اوسکا قرض کوئی قریب یا بعید اوسکے ترکہ یا غیر ترکہ سی ادا کری تو وہ اوسکی ذمے سے ساقط ہو جاتا ہے اسکی دلیل حدیث ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہے کہ وہ ایک میت کے دین کی ضامن ہو گئی تہی اوسپر دو دینار قرض تہی جبکہ اونہوں نی دو دینار ادا کر دیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب تو نے اوس کے چمڑے کو ٹھنڈا کر دیا **ف** اسپر بہی اجماع ہو چکا ہے کہ جب کوئی حق زندے کا مردے پر ہو اور زندہ مردے سے اوسکو ساقط اور مردے کو اوس سی بری کر دی تو یہ اسقاط و ابرا مردی کو نافع ہی جیسا کہ زندے کا حق زندے پر ہو اور وہ اپنے حق کو اوس سی ساقط کر دی تو وہ ساقط ہو جاتا ہے سو جبکہ بنص و اجماع زندے کے ذمے سے حق ساقط ہو گیا باوجود اسکی کہ زندہ خود بنفسہ اوسکو ادا کر سکتا تہا تو میت کے ذمے سے بطریق اولی ساقط ہو گا اور یہ اوسکو نفع دیگا اور جبکہ میت ابرا و اسقاط سے منتفع ہوتا ہے تو ثواب اعمال کہ اوسکو بخشا جاتا ہی اوسکی ساتھ بہی منتفع ہو گا ان دونوں باتوں میں کسی طرح کا فرق نہیں ہی کیونکہ عمل کا ثواب عمل کرنیوالی کا حق تہا جب اوسنی اپنا حق میت کو ہدیہ کر دیا بخشدیا تو وہ ثواب میت کی طرف منتقل ہو جاویگا جس طرح کہ میت پر حقوق وغیرہ تھے اور وہ محض حق زندے کا تہا جب وہ اوسکو میت سے معاف کر دیتا تہا تو یہ معافی اوسکو پونہچتی تہی اور وہ اوسکی ذمے سے ساقط ہو جاتا تہا سو یہ دونوں حق زندے کی ہیں پہر کون سی نص یا قیاس یا کوئی قاعدہ قواعد شرع شریعت سی ہے کہ وہ ایک کے پونہچنے کو تو واجب کرتا ہی اور دوسری کی وصول کو مانع ہوتا ہی بلکہ یہ نصوص جنکا ذکر ہوا ایک دوسری کی تائید کرتی ہیں اسپر کہ زندوں کی طرف سے اعمال کا ثواب مردوں کو پونہچتا ہی **بیان واضح** اسکا یہ ہی کہ روزہ مجرد ترک اور نیت محض ہی جسکا قیام دل کی ساتھ ہے سوای اللہ سبحانہ کی اور کسی کو اوسپر اطلاع نہیں ہے اور روزہ یہی ہی کہ نفس کو توڑنے والی چیزوں سی رک جاوی جان آنکہ اللہ تعالی نی اسکا ثواب تو میت کو پونہچا ہی دیا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہو چکا ہی تو پہر قرأت کا ثواب کیونکر نہ پونہچیگا جو کہ عمل مسموع مرئی ہی بلکہ وہ تو نیت کی طرف بہی محتاج نہیں ہی تو روزے کا ثواب میت کی طرف پونہچنا تنبیہ ہی اسپر کہ سب اعمال کا ثواب اوسکو پونہچتا ہے اس بیان سی بہی زیادہ تر **واضح** یہ ہی کہ عبادت تین قسم ہی ۱ بدنی ۲ مالی ۳ ان دونوں سی مرکب سو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصول ثواب صوم سی سائر عبادات بدنیہ کی وصول پر تنبیہ فرمادی اور وصول ثواب صدقہ سی سائر عبادات مالیہ کی وصول پر آگاہی بخشی اور وصول ثواب حج سی جو کہ مالی و بدنی دونوں سی مرکب ہے اور جو اسکی مثل ہی اوسکی وصول پر اطلاع فرمائی پس تینوں قسمیں نص و اعتبار ثابت ہیں جناب توفیق دام مجدہ فرماتی ہیں کہ میری نزدیک راجح اقتصار ہی نص پر نہ اعتبار فاعتبروا منہ یا اولی الابصار انتہی سید صاحب مرحوم نی بعد ذکر تفصیل مانعین کی دلائل کو بیان فرمایا اور وہ بارہ دلیلیں ہیں ہر ایک دلیل کا جواب شافی بالغ کافی دیا اور اونکی رد میں طول کیا پہر فرمایا کہ جب ہماری تقریر یہاں تک پونہچی تو تمکو اس قول کی قوت معلوم ہو گئی ہو گی کہ زندہ جو کوئی عبادت روزہ نماز تلاوت قرآن شریف حج میت کو ہدیہ بہیجتا ہے وہ اوسکو پونہچتا ہے اسکے سوا اور کوئی کام جسپر بندی کو اجر ملتا ہی اور وہ اوسکو اپنے بہائی کے لیے بابت احسان وصلہ و بر کی بہیجتا ہی سب کچہ اوسکو پونہچتا ہے مخلوق الہی میں سب سی بڑہکر محتاج مردہ ہی جو کہ زیر خاک ہو رہا ہی پہر طاعت کا کرنا اوسپر مشکل ہو گیا ہی **ف** سید صاحب مرحوم فرماتی ہیں اسمیں کسی طرح کا کلام نہیں ہی کہ انسان جو اپنے غیر پر صدقہ کرتا ہی اوسکا اجر ملتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں فرماتا بلکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہی کہ بندہ جبکہ اپنی بہائی کے لیے اوسکی غیبت میں دعا کرتا ہی تو فرشتہ اوس سی کہتا ہے آمین اور تیری لیے مثل اسکے تو پہر اوس وقت کا کیا پوچہنا کہ جس وقت وہ اپنی بہائی پر احسان کرے اور وہ ایسی غیبت میں ہو کہ اوس سی پہر آنے کی طرف داعی و مہدی کی امید تک ہی نہو پہر یہ جو اوسنی اپنے بہائی کو ہدیہ بہیجا ایک حسنہ ہی اور ایک کا دس گنا ثواب ملتا ہے پس جو شخص کہ مثلا ایک دن کے روزے کا ثواب یا ایک پارے قرآن شریف کا اجر اپنے بہائی کی طرف ہدیہ بہیجیگا تو اللہ تعالی دس دن کی روزوں کا ثواب اور دس پارے کی تلاوت کا اجر اوسکو عطا فرمادیگا اسی جگہ سی یہ بات ظاہر ہوتی ہی کہ اپنی طاعت کا غیر کے لیے کر دینا اپنے نفس کی واسطے ذخیرہ رکہنی سے افضل ہی اسلیئے کہ جس شخص نی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی عرض کیا تہا کہ میں آپ کے واسطے اپنا سارا درود کر دوں تو آپ نی اسکو ثابت رکہا اور فرمایا کہ اب تیری ہم کی کفایت کیجاویگی

اور یہ لیے خبر دی کہ انکو اس صحابی سے شاید خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے کیا اور ہمکو کہان سے معلوم ہوا کہ اس کام کو سلف نے نہین کیا کیونکہ اس
قرن کے لوگ تھے مین یہ خبر دینا بھی ضرور نہ تھا کہ کون کون کرتا ہے یہ حکم لوگون کو اوسکی خبر دینا ضروری تہا اگر ہم مان بھی لین کہ اس کام کو سلف مین سے کسی نے نہین کیا تو
نکا کرنا اوسین قدح نہین کرتا ہے کیونکہ یہ کام مندوب ہے کچھ واجب نہین ہے اور ہمارے لیے اوسکے جواز صحت کی دلیل ثابت ہو گئی ہے برابر ہے کہ پہلے کسی نے اسکی طرف سبقت کی ہو یا
نکی ہو **وصل** ثواب کا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریفہ مین ہدیہ گذراننے کے بیان مین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ فقہاء متاخرین مین سے
بعض نے اسکو مستحسن سمجہا ہے اور بعض عدم استحسان کے قائل ہوے ہین اور اسکو بدعت ٹہرایا ہے اسلیے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس کام کو نہین کرتے تھے اور اسلیے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے واسطے ہر عامل کے عمل کا اجر ہے بغیر اسکے کہ عاملین کی اجر سے کچھ کم ہو کیونکہ آپ ہی نے تو اپنی امت کو ہر خیر کا طریقہ بتایا اور اونکی ہدایت فرمائی اور اوسکی
طرف انکو بلایا سو آپکے لیے مثل اونکے اجور کے ہے بدون اسکے کہ اونکے ثواب سے کچھ کم ہو اسی کے مثل قاضی شہبہ نے سوال کے جواب مین کہا ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ یہ
بات کہ صحابہ مین سے کسی نے اس کام کو نہین کیا سو یہ صحیح نہین ہے اسلیے کہ اوسکو اوس صحابی نے کیا جسنے آپ سے عرض کیا تہا کہ وہ اپنی کل درود کو آپ کی واسطے کر دین اور
ظاہر اسکا حیًّا و میتًا ہے دوسرے یہ کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے وصول ہدایا کے دلائل سے دعا و استغفار و نماز جنازہ کو ٹہرایا ہے اور یہ سب کچھ سلف نے حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کیا ہے اور خود آپ نے اونکو اسکا حکم دیا اور اس بات کا امر فرمایا کہ آپ کے واسطے اتیان وسیلہ و فضیلہ کی دعا کرین اور اللہ سبحانہ نے اونکو امر کیا
کہ آپ پر درود بھیجین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین اور آپ پر درود بھیجنا آپ کے واسطے دعا کرنا ہے پہر اس سے کون مانع ہے کہ سائر اعمال کا ثواب آپکی خدمت
بابرکت مین ہدیہ کرین رہی یہ بات کہ آپ کے لیے مثل اجر اوس شخص کے ہے کہ جو کوئی آپکی امت سے کوئی طاعت و عبادت بجا لائی سو یہ یون ہی ہے پس عامل کو چاہیے کہ آپکے لیے
اپنی اجر کا دوبارہ ہدیہ کرے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے دو اجر ہون صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ ما اختلف الملوان وما طلع النیران وما بقی الابرار فی
غرفات الجنان والفجار فی درکات النیران آمین اموات کو ہماری نزدیک ثواب اعمال کا بخشنا قطعی ہے کیونکہ ہمنے رشتہ دارون اور مشائخ مین سے ایک جماعت کا صلات
دعا یا تلاوت یا صدقہ کے ساتھ صلہ کیا اور ہمنے اونکو خواب مین دیکھا کہ جو ہمنے اونکے ساتھ کیا وہ اوسکا شکر کرتے تھے اور جو ہمنے اونکو دیا اوسکی ساتھ اونکا نفع ہمکو ظاہر ہو گیا انتہی
مختصراً رحمہ اللہ اسکے سید صاحب مرحوم نے بعض حکایات متعلق باب کا ذکر فرمایا اونکا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اور چند حکایات اس باب کی محاسن الحسنین مین بھی
لکھی گئی ہین اونسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مردونکو ثواب اعمال بخشنے سے نفع ہوتا ہے جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہین لیکن میری نزدیک ما ورد پر اقتصار کرنا اولی و احوط ہے
انتہی **حکایت** جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب خیرۃ الخیرہ مین طبقات امام شعرانی رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے کہ شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو خواب مین بہت دیکھا کرتے تھے چنانچہ اونکے بہت سے خواب نقل کیے منجملہ اونکے ایک خواب یہ ہے کہ شیخ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا
عرض کیا کہ اے رسول خدا مینے ستر ہزار ثواب اپنے درود کا اوتنا کا آپکو دیا کیا مراد آپکی بجواب سوال سائل جسنے یہ کہا تہا افاجعل لک ثواب صلوتی کلہا اور آپ نے اوس سے
فرمایا تہا اذ تکفی ہمک و یغفرلک ذنبک یہی ہے کہا ہان یہی میری مراد ہے لیکن فلان فلان عمل کا ثواب تو اپنے لیے باقی رکہ کہ مین اوس سے غنی ہون انتہی
اب وہ دلائل سنو جنسے سید صاحب مرحوم نے وصول ثواب پر استدلال کیا ہے بیان اونکا بطور تعداد لکہی جاتی ہین اسلیے کہ وہ سب پہلے گذر چکی ہین ۱ حدیث انس رضی اللہ عنہ ۲
حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ۳ حدیث حجاج بن دینار رضی اللہ عنہ ۴ حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ ۵ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۶ حدیث انس رضی اللہ عنہ
اخرجہ عبدالعزیز ۷ قول امام احمد رحمہ اللہ جسکو امام غزالی نے احیاء العلوم مین اور عبدالحق نے کتاب العاقبہ مین روایت کیا ہے بعد اسکی سید صاحب مرحوم نے فرمایا ہے کہ یہ چند شئین
لو قبول اسکے امور احادیث مرفوعہ اور منامات صالحہ سے دلالت کرتی ہین کہ جو کچھ زندونکی طرف سے مردونکے لیے ہدیہ بہیجا جاتا ہے وہ اوس سے منتفع ہوتے ہین منامات اگرچہ بمجرد ہا دلیل
نہین ہو سکتی ہین لیکن جیسا کہ علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ باوجود ایسی کثرت کی کہ سوا اللہ تعالی کے اور کوئی اونکا شمار نہین کر سکتا اس امر پر متفق ہین اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیلۃ القدر کے باب مین ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک تمہارا خواب اس بات پر متفق ہو گیا ہے کہ وہ عشرہ اواخر مین ہے پس جو کوئی ڈھونڈنے کے

خواب منفق ہو جاوین تو مثل اتفاق اونکی روایتون کی ہونگی اور مثل اتفاق اونکے اقرار کے کسی چیز کے بهتان ہونیکی استحباب پر اور جب چیز کو مومنین اچها جانین وہ اسد کے نزدیک اچهی ہی اور جسکو وہ قبیح جانین وہ اسد کے نزدیک قبیح ہی انتہی جناب توفیق مآب ممدوح فرماتے ہین کہ یہ شبہہ رویت مومنین جمیع اعصار و اقطار کی قرون خالیہ اور عہود حالیہ سے حسن و قبیح شی کی علامت ہی گو حجت قطعی و نص شرعی نہو لیکن تحقیق استقراء و ادراک نہایت مشکل ہے اور یہ رویت ایک جماعت کی زمانہ و عہد کی یا اہل ایک اقلیم کی عہد دوسرے کی محل نزاع سے خارج ہی احوط اس قسم کے مسائل مین اقتصار و ادب ہی نہ تمسک بقیاس و اعتبار اور یہ احتیاط قاطع نزاع اختلاف اور رافع شقاق مابین اہل اسلام اور موجب جمع میان روایات کی ہی فتدبر و باللہ التوفیق

باب اس بیان مین کہ مرنے کے لیے کون وقت بہتر ہے

(۱) ابن مسعود رضی اسد عنہ کہتے ہین کہ رسول اسد صلی اسد علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکی موت موافق ہوئی نزدیک پورا ہونے رمضان کے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت موافق ہوئی نزدیک پورے ہونے صدقہ کے وہ جنت مین داخل ہوا اخرجہ ابو نعیم ۲ حذیفہ رضی اسد عنہ کہتے ہین کہ رسول اسد صلی اسد علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے لا الٰہ الا اسد کہا واسطے چاہنے وجہ اسد کے خاتمہ کیا گیا واسطے اوسکی ساتھ اوسکی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسنے روزہ رکھا ایک دن واسطے طلب وجہ اسد کے خاتمہ کیا گیا اوسکے لیے ساتھ اوسکی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسنے کوئی صدقہ دیا واسطے چاہنے وجہ اسد کے خاتمہ کیا گیا اوسکے لیے ساتھ اوسکے وہ جنت مین داخل ہوا اخرجہ احمد ۳ خیثمہ رضی اسد عنہ کہتے ہین اونکو یعنی صحابہ وغیرہم کو یہ بات پسند آتی تھی کہ آدمی مرے نزدیک کسی خیر کے جسکو وہ کرتا ہی حج یا عمرہ یا غزوہ یا روزہ رمضان کا اخرجہ ابو نعیم ۴ عائشہ رضی اسد عنہا کہتی ہین کہ رسول اسد صلی اسد علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص روزہ دار مرتا ہی تو واجب کرتا ہی اسد واسطے اوسکے روزہ اون کو روز قیامت تک اخرجہ الدیلمی ۵ جابر رضی اسد عنہ کہتے ہین کہ رسول اسد صلی اسد علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص شب جمعہ یا روز جمعہ کو مرتا ہی تو وہ عذاب قبر سے بناہ دیا جاتا ہی اور آئیگا وہ دن قیامت کو اور اوسپر طابع شہدا ہوگی اخرجہ ابو نعیم ف طابع بفتح اور کسر ایک لغت ہی یعنی علامت ۶ ابو جعفر رضی اسد عنہ کہتے ہین کہ شب جمعہ غرا ہے اور اوسکا دن یوم ازہر ہی جو شخص شب جمعہ مین مرتا ہی اوسکی لیے عذاب قبر سے ایک برات لکھی جاتی ہی اور جو شخص جمعے کے دن مرتا ہے وہ آگ سے آزاد کر دیا جاتا ہے اخرجہ حمید فی ترغیبہ من طریق سعد بن طریف الاسکاف ف غرا اور ازہر یعنی روشن و منیر ہے

باب بیان مین اون اعمال کی جو کہ واجب کرتے ہین اپنے صاحب کے لیے تعجیل وصول کو طرف جنت کے بعد موت

ا ابو امامہ رضی اسد عنہ کہتے ہین کہ رسول اسد صلی اسد علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے آیۃ الکرسی پڑھی پیچھے ہر نماز فرض کے منع نہین کرتی اوسکو کوئی چیز دخول جنت سے مگر یہ کہ وہ مرے اخرجہ النسائی وابن حبان فی صحیحہ وابن مردویہ والدارقطنی ۲ بیہقی نے شعب الایمان مین حدیث علی رضی اسد عنہ سے مثل اسکی روایت کیا ہے اور حدیث صلصال بن دلہمس سے بھی باین لفظ روایت کیا ہی کہ جس شخص نے آیۃ الکرسی پڑھی پیچھے ہر نماز کے نہین ہے درمیان اوسکے اور درمیان اسکی کہ وہ جنت مین داخل ہو مگر یہ کہ وہ مرے پھر جس وقت وہ مرا جنت مین داخل ہو گیا

باب اس بیان مین کہ میت بد بو دار ہو جاتا ہے اور اوسکا جسم بوسیدہ پڑ جاتا ہے مگر انبیا علیہم السلام اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ملحق ہین اونکا جسم صحیح سالم پاک صاف خوشبو رہتا ہے

ا جندب بجلی رضی اسد عنہ کہتے ہین کہ پہلے جو چیز کہ انسان سے بد بو دار ہوتی ہی اوسکا پیٹ ہی اخرجہ البخاری ۲ وہب بن منبہ رضی اسد عنہ کہتے ہین کہ مینے بعض کتب مین پڑھا ہی اگر یہ بات نہوتی کہ مینے بد بو کو میت پر لکھا ہی یعنی فرض کیا ہی کہ وہ بد بو دار ہو جاوے تو لوگ اوسکو اپنے گھرون مین روک رکھتے اخرجہ ابو نعیم ۳ زید بن اسلم رضی اسد عنہ سے مرفوعا مروی ہی کہ اسد فرماتا ہے مینے اپنے بندون پر تین خصلتون کی ساتھ وسعت کی ہی بھیجا مینے دابہ کو یعنی کیڑے کو میت پر اور اگر یہ نہوتا تو اپنے بادشاہون کو خزانے مین رکھتے جیسے سونے چاندی کو خزانے مین رکھتے ہین اور بگڑنا جسم کا بعد موت کے اور اگر یہ نہوتا تو کوئی قرابتی اپنے قرابتی کو دفن نہ کرتا اور سلب کر لیا مینے غم غمگین کا اور اگر یہ نہوتا تو اوسکو تسلی نہ ہوتی اخرجہ ابن عساکر ۴ ابو قلابہ رضی اسد عنہ کہتے ہین نہین پیدا کی اسد نے کوئی چیز کہ وہ زیادہ تر پاکیزہ ہو روح سے نہین کھینچی گئی وہ کسی چیز سے مگر وہ بد بو ہو گئی اخرجہ ابن عساکر ۵ ابو ہریرہ رضی اسد عنہ کہتے ہین کہ رسول اسد صلی اسد علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے انسان سے کوئی چیز مگر وہ بوسیدہ ہو جاتی ہے

مگر ایک ہڈی اوسکو عجب الذنب کہتے ہیں اوسی سے خلق مرکب کیجاویگی دن قیامت کے اخرجہ مسلم **ف** کیا ہے نطفہ وسکون جیم یعنی اصل اور یہ ذنب یعنی دم کی ہڈی سے پہلے پیل یہی پیدا ہوتی ہے اور باقی بھی یہی رہتی ہے تاکہ ترکیب خلق کی اسپر ہو **۲** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کل ابن آدم کو مٹی کہاتی ہے مگر عجب الذنب کہ اوسی سے پیدا کیا گیا اور اوسی سے مرکب کیا جاویگا اخرجہ مسلم وابو داؤد والنسائی **ف** شارح مواقف رحمہ اللہ نے فرمایا ہے آیا اللہ اجزاء بدنیہ کو معدوم کر دیگا پھر انکا اعادہ فرماویگا یا اونکو متفرق کر دیگا اور اونمین تالیف یعنی جمع کر دینیکا اعادہ کریگا حق یہ ہے کہ اسمین کچھ ثابت نہین ہوا ہے اسمین نفیًا و اثباتًا جزم نہین کیا جاتا ہے کیونکہ کسی شق پر طرفین سے دلیل نہین ہے اور قول اللہ پاک کل شیٔ ھالک الا وجھہ معدوم کرنے پر دلیل نہین ہے اسلیے کہ تفرق ہلاک ہے مثل اعدام کے کیونکہ ہلاک ہر چیز کا نکلنا اوسکا ہے اپنی صفات سے کہ جو اوس چیز سے مطلوب ہین اور تالیف کا زائل ہونا اسی طرح ہے اور مثل اسکا عرفا فنا نام رکھا جاتا ہے تو پھر اعدام پر بھی کل من علیہا فان سے استدلال تمام نہ ہوگا

انبیاء علیہم السلام (۱) اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم کثرت سے مجھپر درود بھیجا کرو دن جمعے کے اسلیے کہ تمہاری درود مجھپر پیش کیجاتی ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری درود آپ پر کیونکر پیش کیجاتی ہے حال آنکہ آپ تو بوسیدہ ہوگئے ہونگے فرمایا بیشک اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر اجساد انبیاء کو اخرجہ ابو داود والحاکم **۲** ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک کوئی درود نہ بھیجے گا مجھپر مگر پیش کیجاویگی مجھپر درود اوسکی جسوقت کہ وہ اوس سے فارغ ہوگا میں نے کہا اور بعد موت کے فرمایا اور بعد موت کے بیشک اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر یہ کہ کھاوے اجساد انبیاء کو اخرجہ ابن ماجہ

شہداء (۱) عبد الرحمن بن صعصعہ سے مروی ہے کہ انکو یہ بات پہونچی ہے کہ سیل نے عمرو بن جموح انصاری اور عبد اللہ بن عمرو انصاری کی قبر کو کھود ڈالا انکی قبرین سیل کے متصل تھین اور وہ دونون ایک قبر مین تھے اور یہ دونون اون لوگون مین سے تھے جو دن احد کے شہید ہوے سو یہ دونون کھودے گئے تاکہ اپنی جگہ سے بدل دیے جاوین اونکو پایا کہ وہ متغیر نہین ہوئے تھے گویا کل مرے ہین اونمین سے ایک زخمی ہو گیا تھا تو اپنے ہاتھ کو زخم پر رکھدیا تھا اور اسی حال مین وہ دفن کر دیا گیا تھا سو اوسکا ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا پھر چھوڑ دیا گیا تو وہ لوٹ گیا جیسا کہ تھا درمیان احد کی لڑائی کے اور درمیان اونکی کھودنے کے ۴۶ برس کا زمانہ گذرا تھا اخرجہ مالک **۲** بیہقی نے اور وجہ سے دلائل مین روایت کیا ہے اور اس قول کے بعد کہ اوسکا ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا اتنا اور زیادہ کیا کہ خون نہ نکلا پھر اوس ہاتھ کو اپنی جگہ پر رکھدیا تو خون تھم گیا اور اوسکے آخر مین یہ ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب ارادہ کیا کہ کظامہ یعنی کاریز جاری کرین تو منادی کر دی کہ جسکا کوئی مقتول احد مین ہو وہ حاضر ہو جاوے لوگ اپنی مقتولون کی طرف نکلے تو اونکو تر و تازہ پایا وہ مڑتے تھے یعنی اعضاء اونکی نرم تھی اونمین سے ایک آدمی کے پاؤن کو کدالی لگ گئی تو خون بہ نکلا ابو سعید خدری نے کہا کہ بعد اسکے کوئی منکر انکار نہ کریگا وہ لوگ مٹی کھودتے تھے پھر تھوڑی سی مٹی کھودی تو اوسپر مشک کی خوشبو اڑی هکذا اخرجہ الواقدی عن شیوخہ **۳** ابن ابی شیبہ نے مصنف مین کہا ہے کہ عیسی بن یونس نے ہم کو حدیث کی کہا مجھکو میرے باپ نے خبر دی کئی آدمیون سے بنی سلمہ کے اونہون نے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے جبکہ اپنا چشمہ کھودا جو کہ قبور شہداء پر گذرتا ہے سو وہ اونپر جاری کیا گیا یعنی عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن جموح کی قبر پر اونکی قبرین کھل گئین تو اونپر ندا کی گئی پھر ہم نے اونکو نکالا کہ وہ مڑتی تھی یعنی اونکی اعضاء نرم تھے گویا وہ کل مرے ہین اونپر دو چادرین تھین اونسے اونکے مونہہ چھپائے گئے تھے اور اونکی پاؤن پر کچھ روئیدگی زمین کی تھی بیہقی نے اسکو دلائل مین موصولا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اتنا زیادہ کیا ہے کہ کدالی حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاؤن کو لگ گئی تو خون بہ نکلا

موذن محتسب ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے موذن محتسب یعنی طالب اجر مثل شہید کے ہے جبکہ اپنی خون مین آلودہ ہے اور جسوقت مرتا ہے تو اوسکی قبر مین کیڑے نہین پڑتے اخرجہ الطبرانی قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ظاہر اسکا یہ ہے کہ موذن محتسب کو بھی زمین نہین کھاتی ہے **۲** مجاہد کہتے ہین کہ اذان دینے والے دراز تر لوگ ہونگے گردن کی رو سے دن قیامت کے اور نہ قبرون مین اونکی کیڑے پڑینگے اخرجہ عبد الرزاق فی المصنف

حامل قرآن شریف یعنی حافظ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت حامل قرآن مرتا ہے تو اللہ زمین کی طرف وحی کرتا ہے کہ تو اوسکا گوشت نہ کھانا تو زمین کہتی ہے اے رب مین

اور بیمار گوشت سلونہ کر کہا اونکی حالانکہ تیرا کلام اوسکے جواب مین ہو اخرجہ ابن منذہ وقال ابن منذہ وفی الباب عن ابی ہریرۃ وابن مسعود رضی اللہ عنہما
وہ شخص جسنی گناہ نہین کیا قتادہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین مجھی یہ بات پہونچی ہے کہ زمین اوس شخص کے جسم پر مسلط نہین کیجاتی ہے جسنی کوئی گناہ نہین کیا ہے
اخرجہ المروزی ف کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہی کہ جناب توفیق دام مجدہ نی کتاب الدار والاہ واہین تحریر فرمایا ہے کہ امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سلیمان جزولی
شریف حسنی رضی اللہ عنہ صاحب دلائل الخیرات نے سولھوین ربیع الاول ۸۷۰ھ ہجری مین وفات پائی پھر بعد ۷۷ برس کے اونکی وفات سی اونکو سوس سی مراکش کی طرف اوٹھا لیگئے
ریاض العروس مین کہ مراکش سے ہے اونکو دفن کیا جسوقت اونکو قبر سے جو سوس مین تھی نکالا تو اونکی ہیئت ایسی پائی جیسی کہ جن دن دفن کی تھی زمین نے اونپر کچھہ زیادتی
نہین کی نہ طول زمان نے اونکے احوال ہی کسی چیز کو متغیر کیا اور اثر حلق کا اونکے سر اور داڑھی کی بالون سی ظاہر تہا مثل اونکی حالت کے دن موت کی ایسلیے کہ وہ قریب العہد تھے
ساتھ حلق کی قبر شریف اونکی مراکش مین ہی اوسپر جلالت عظیم اور مہابت کبیر اور سطوت ظاہر ہی لوگ وہان ازدحام کرتی ہین اور اوسکی نزدیک کثرت سی دلائل الخیرات پڑھتے
ہین اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اونکی قبر شریف سی مشک کی خوشبو پائی جاتی ہی بسبب کثرت درود شریف کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور طریقہ اونکا شاذلی تہا طریق مین
اونکا کلام کثیر ہے اونکو زہر دیا گیا تہا۔ نماز صبح مین دوسرے سجدے مین پہلی رکعت سی یا پہلے سجدے مین دوسری رکعت سی انتقال ہوا انتہی مین کہتا ہون یہ سید حسنی
تھے زہر سے وفات پائی مشرف بشہادت ہوے جس طرح کہ اونکی جد امجد حضرت امام حسن علیہ السلام نے زہر سے وفات پائی۔ قبر مین انکے صحیح سالم رہنی کی یہی وجہ معلوم
ہوتی ہی کہ اول تو یہ عالم باعمل متقی تھے دوسرے شہید ہوے تیسرے کثرت سی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے تھے اور ایک کتاب درود کی تالیف کرگئی کہ قیامت
تک وہ کتاب قائم رہیگی اور جتنے لوگ اوسکو پڑھینگی اون سب کا ثواب اونکی نامہ اعمال مین لکھا جاویگا رحمہ اللہ ورضی عنہ آمین **خاتمہ بیان مین فوائد متعلق روح کی**
امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ مین نی اکثر فوائد کی تلخیص کتاب الروح ابن قیم رحمہ اللہ سی کی ہی **پہلا فائدہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے تہا ویرانہ مدینہ مین اور آپ ایک کہجور کی شاخ پر تکیہ لگائے تھے آپ کا گذر ایک قوم پر ہوا یہود سی بعض نی بعض سی کہا کہ اونسی روح کا سوال کرو اور بعض نی کہا کہ کرو
پھر آپ سی سوال کیا کہا ای محمد روح کیا ہے آپ وس شاخ پر تکیہ لگائے رہے مینے گمان کیا کہ آپکو وحی آرہی ہے پھر آپ نی فرمایا ویسئلونک عن الروح قل الروح من
امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا اخرجہ الشیخان **ف** لوگ روح مین دو فرقون پر مختلف ہوے ایک فرقہ تو روح مین کلام کرنے سی باز رہا کیونکہ وہ سر ہے اللہ تعالے
کے اسرار سی اوسکا علم بشر کو نہین دیا گیا ہے مختار یہی طریقہ ہے جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ روح ایک ایسی شے ہے کہ اوسکی علم کے ساتھ اللہ ہی متاثر ہی اوسپر اپنی خلق
سے کسی کو مطلع نہین کیا تو اوسکے بندوں کو جائز نہین ہی کہ اوسکی اس سی زیادہ بحث کرین کہ روح موجود ہے اسی پر ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اکثر سلف ہین اور ابن عباس
رضی اللہ عنہما سی ثابت ہو چکا ہی کہ وہ روح کی تفسیر نہین کیا کرتے تھی ابن ابی حاتم نے عکرمہ سی روایت کیا ہی کہ ابن عباس سی کسی نی روح کا پوچھا فرمایا روح امر سے ہے
میرے رب کے تم اس مسئلہ کو نہ پوچھو گے سو تم اوسپر زیادہ نہ کرو کہو جیسا اللہ نے کہا اور اپنے نبی کو تعلیم کی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ابن جریر نی بسند مرسل اخراج
کیا ہے کہ آیت جسوقت اوتری تو یہود نے کہا اسی طرح ہم اوسکو پاتے ہین نزدیک ہمارے مین کہتا ہون تو جس مسئلہ کو کہ اللہ تعالی نی قرآن و توریت مین مبہم رکھا اور اوسکی علم کو
اپنی خلق سی چھپایا تو کہان سی متعمقین کو اوسکی حقیقت پر اطلاع ہو سکتی ہے اور ابو القاسم سعدی نی ایضاح مین نقل کیا ہے کہ اماثل فلاسفہ نے بھی اسمین کلام کرنی سی توقف
کیا ہے اور کہا ہے کہ ہمکو یہ ایک امر غیر محسوس ہی اور عقول کو اوس تک کوئی راہ نہین ہی کہا اور ہمارا علم روح کے ادراک حقیقت سی ٹہیر گیا جسطرح کہ ہر قدر کی اللہ لکی سی ٹہیر گیا ہے
ابن بطال نی کہا حکمت اسمین بھیجوانا ہے خلق کو عجز اونکا علم سی اوس چیز کی جسکا وہ ادراک نہین کرسکتے تاکہ یہ عجز اونکو مضطر کردی اس طرف کہ وہ علم کو اللہ کی طرف رد کرین
اور قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ حکمت اسکی آدمی کا عجز ظاہر کرنا ہے اسلیے کہ جب وہ اپنے نفس کی حقیقت کو نہین جانتا ہی باوجود اسکی کہ وہ اپنی وجود کو قطعاً جانتا ہے تو
حق سبحانہ وتعالی کی حقیقت کے ادراک سی بطریقہ اولی اوسکو عجز ہوگا اور اسی سی قریب ہی عجز بصیرت کا اپنی نفس کی ادراک سی اور ایک فرقہ نے روح مین کلام کیا اور اوسکی
حقیقت سی بحث کی نووی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ صحیح تر اوس چیز کا جو اس باب مین کہا گیا ہے قول ہی امام الحرمین کا کہ روح ایک جسم لطیف ہی مشتبک یعنی مختلط

اور ملا ہوا ہے ساتھ اجسام کثیف کے مثل اشتباک پانی کے ساتھ سبز لکڑی کے **دوسرا فائدہ** پہلے طریقے والون نے اختلاف کیا ہی کہ آیا علم روح کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کو تہا یا نہین ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ ہمکو حدیث کی ابو سعید الشج نے کہا ہمکو حدیث کی ابو اسامہ نے صالح بن حبان سے کہا ہمکو حدیث کی عبد اللہ بن بریدہ نے
کہا مقرر نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قبض کیے گئے حال آنکہ روح کو نہین جانتے تھے اور ایک طائفہ نے کہا بلکہ آپ کو روح کا علم تہا اللہ تعالی نے آپکو اوسپر مطلع فرمادیا تہا اور
یہ حکم نہین دیا تہا کہ آپ لوگون اپنی امت کو مطلع فرمادین یہ اختلاف اوس اختلاف کا نظیر ہے جو کہ قیامت کے علم مین ہے **تیسرا فائدہ** اکثر مسلمان اسپر ہین کہ روح جسم ہے
اور اسی پر کتاب وسنت واجماع صحابہ رضی اللہ عنہم دلالت کرتا ہے اسلیے کہ روح کا وصف آیتون حدیثون مین توفی قبض امساک ارسال سنا وان اخراج خروج تنعیم تعذیب
رجوع دخول رضا انتقال تردد برزخ مین ان سب کے ساتھ آیا ہے اور یہہ بہی روح کا وصف آیا ہی کہ وہ کہاتی پیتی جرتی جگہ پکڑتی بولتی پہچانتی نہین پہچانتی ہی اسکے سوا
اور اوصاف ہین کہ وہ صفات اجسام سے ہین اور عرض ان مضمونون کے ساتھ متصف نہین ہوتا ہے اور اسمین بہی کوئی شک نہین ہی کہ روح اپنے نفس کو اور اپنے خالق کو
پہچانتی ہے اور معقولات کا ادراک کرتی ہی اور یہ سب علوم ہین اور علوم عرض ہوتے ہین سو اگر روح عرض ہوتی اور علم اوسکے ساتھ قائم ہو تو قیام عرض کا ساتھ
عرض کے لازم آئیگا اور یہ فاسد ہی استاذ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ہونا روح کا اجسام لطیفہ سے صورت مین ایسا ہی جیسے ہونا ملائکہ وشیاطین کا بصفت
لطافت کر **چوتہا فائدہ** صحیح یہہ ہی کہ روح ونفس ایک شے ہی اللہ پاک نے فرمایا یَاۤ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً اور فرمایا وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی
اور محاورہ عرب مین کہتے ہین فاضت نفسہ یعنی روح مرگئی اور نکل گئی بعض اہل سنت نے کہا ہے جو روح کہ قبض کیجاتی ہی وہ غیر نفس کی ہے اسی کی تائید کرتا ہی وہ اثر
جسکو ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر مین اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا الآیہ روایت کیا ہی کہ انسان کی جوف مین روح ونفس ہے
درمیان اونکے مثل شعاع آفتاب کے ہے سو اللہ وفات دیتا ہے نفس کو اوسکے خواب مین اور روح کو اوسکے جوف مین چہوڑ دیتا ہی وہ تقلب وتنفس کیا کرتا ہے
پہر اگر اللہ کو یہ امر ظاہر ہوا کہ اوسکو قبض کرے تو روح کو قبض کر لیتا ہے وہ مرجاتا ہے اور اگر اوسکی اجل کو تاخیر دے تو نفس کو پہیر دیتا ہی طرف اوسکی مکان کی جو اوسکی جوف سے ہے
مقاتل رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ انسان کے لیے حیات بروح ونفس ہی جسوقت انسان سوتا ہے تو اوسکا نفس نکل جاتا ہی جس سے وہ اشیاء کو سمجہتا ہی اور جسم سے مفارقت
نہین کرتا ہے بلکہ نکلتا ہی مثل ایک رسی کے کہ وہ دراز کی گئی ہی اوسکی لیے شعاع ہے پہر وہ خواب دیکہتا ہے ساتھ نفس کے جو اوس سے نکل گیا ہی اور حیات وروح جسم مین
باقی رہتے ہین اونہین کے سبب سے کروٹ لیتا ہے سانس لیتا ہے پہر جب وہ حرکت دیا جاتا ہی تو طرفۃ العین سے بہی زیادہ ترجلد وہ نفس اوسکی طرف لوٹ آتا ہی جسوقت
کہ اللہ تعالی چاہتا ہے کہ خواب مین اوسکو مارے تو اوس نفس کو روک رکہتا ہی جو کہ نکل گیا تہا اور یہی کہا ہی یعنی مقاتل نے کہ جب انسان سوتا ہی تو اوسکا نفس نکلجاتا
ہے پہر چڑہتا ہے جسوقت کہ خواب دیکہتا ہے تو رجوع کرتا ہی روح کو خبر دیتا ہے اور روح قلب کو خبر دیتی ہے پہر صبح کو اوٹہتا ہی تو جانتا ہی کہ اوسنے ایسا ویسا دیکہا
وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نفس انسان کا پیدا کیا گیا ہی جیسے نفوس دواب کے کہ وہ خواہش کرتے ہین اور شر کی طرف بلاتی ہین اور مسکن اوسکا پیٹ مین
ہے اور انسان کو روح سے فضیلت دی گئی ہے اور مسکن اوسکا دماغ مین ہے سو اسی کے سبب سے انسان حیا کرتا ہی اور روح خیر کی طرف بلاتی ہی اور اوسکا امر کرتی ہے
ثم نفخ وهب علی یدہ فقال ترون هذا بارد وهو من الروح وهلث علی یدہ فقال هذا حار وهو من النفس اور مثل نفس وروح کی جیسے مرد اور اوسکی بی بی جسوقت روح
نفس کی طرف جاتی ہے اور دونون ملجاتی ہین تو انسان سوجاتا ہے پہر جب جاگتا ہے تو روح اپنے مکان کی طرف چلی جاتی ہی اور تفسیر اسکی یہہ ہی کہ جسوقت سوتا ہے پہر
بیدار ہو جاتا ہے تو گویا کوئی چیز تیرے سر کی طرف دوڑا کرتی ہی یعنی اوپر کو چڑہتی معلوم ہوتی ہے اور مثل قلب کی جیسے بادشاہ اور ارکان یعنی ہاتہ پانون وغیرہ
اعضا اوسکی اعوان ومددگار ہین پہر جب نفس شر کا حکم کرتا ہے تو ارکان خواہش وحرکت کرتے ہین اور روح اوسکو منع کرتی ہی اور اوسے خیر کی طرف بلاتی ہی سو اگر قلب
مومن ہی تو روح کی اطاعت کرتا ہی اور جو فاجر ہے تو نفس کا مطیع ہو جاتا ہے اور روح کی نافرمانی کرتا ہی پہر ارکان خوش ہو جاتی ہین اخرجہ ابو الشیخ فی کتاب العظمۃ و
ابن عبد البر فی التمہید وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے ابن آدم کو مٹی اور پانی سے پیدا کیا ہی پہر اوسمین نفس کہا گیا ہی سو اسکی سبب سے کہڑا ہوتا ہے

پہنچتا ہے سنتا ہے دیکھتا ہے اور جانتا ہے جو دواب جانتے ہین اور سمجہتا ہے جس سی وہ بچتے ہین پہر اوسمین روح رکہی گئی سو اس سے اوسنی حق کو باطل سی پہچانا
اور ہدایت کو گمراہی سی اور اسی سی حذر کیا اور تقدم کیا اور ستر کیا اور سیکہا اور سارے امور کی تدبیر کی اخرجہ ابن سعد فی الطبقات ابن عبد البر رحمہ اللہ نے تمہید
مین کہا ہی کہ ابو اسحق محمد بن قاسم بن شعبان نی ذکر کیا کہ عبد الرحمن بن قاسم بن خالد شاگرد مالک نے کہا کہ نفس ایک جسد مجسد ہی مثل خلق انسان کی اور روح مثل
آب رواں کے ہی اور اللہ یتوفی الانفس الآیہ سی حجت پکڑی ہی اور کہا کیا تو نہین دیکہتا ہے کہ سوتے ہوے کے نفس کو اللہ نی وفات دی اور روح اوسکی صاعد
نازل یعنی چڑہتی اوترتی ہی اور انفاس اوسکی قائم ہین اور نفس پہرا کرتی ہین جدہر تا پہرتا ہے اور دیکھتا ہے خواب سی جو دیکھتا ہے پہر جسوقت اللہ اذن دیتا ہی نفس
کے پہیر نے مین طرف جسم کے تو وہ لوٹ آتا ہی اور اوسکی لوٹنے کے سبب سی سارے اعضا جسد کے بیدار ہو جاتی ہین کہا پس نفس غیر روح ہے اور روح مثل آب رواں
کے ہی باغون مین سو جسوقت اللہ اوس باغ کو بگاڑنا چاہتا ہے تو آب رواں کو اوس سی روک دیتا ہے اوس سی اوسکی حیات مرجاتی ہی پس انسان بہی اسیطرح ہی ابو اسحق
نے کہا کہ عبید اللہ بن ابی جعفر نے کہا ہے جبکہ میت کو غسل دینے پر رکھا جاتا ہے تو اوسکا نفس فرشتے کے ہاتہ مین ہوتا ہے وہ اوسکو ہمراہ اوسکی لیے چلتا ہی پہر جب نماز کی لیے
رکہا جاتا ہی تو وہ توقف کرتا ہی پہر جب قبر کی طرف لیکر اوٹہا لیجاتے ہین تو وہ اوسکے ہمراہ جاتا ہی پہر جسوقت وہ لحد مین رکہا جاتا ہی اور مٹی سی اوسکو چہپا دیتے ہین تو
وہ اوسکی نفس کو طرف اوسکے پہیر دیتا ہے تاکہ اوس سی دونون فرشتے خطاب کرین پہر جسوقت وہ دونون اوسکے پاس سی چلے جاتے ہین تو فرشتہ اوسکی نفس کو نکال لیتا ہے
پہر اوسی پہینک دیتا ہے جہان اوسکو حکم ہوتا ہی اور یہ فرشتہ ملک الموت کے اعوان سی ہے انتہی شیخ عز الدین بن عبد السلام رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ ہر جسد مین دو روحین ہین
ایک روح بیداری کی اللہ تعالی نے عادت جاری کی ہی کہ جسوقت وہ جسد مین ہوتی ہے تو انسان جاگتا رہتا ہی جب وہ جسم سی نکل جاتی ہی تو سو جاتا ہی اور وہ روح
خوابین دیکہتی ہی دوسری روح حیات ہے اللہ تعالی نی عادت جاری فرمائی ہے کہ جسوقت وہ جسم مین ہوتی ہی تو انسان زندہ ہوتا ہی جب وہ جسد سی جدا ہو جاتی ہے
تو مرجاتا ہے اور جب وہ اوسکی طرف لوٹ آتی ہی تو زندہ ہو جاتا ہی یہ دونون روحین انسان کی پیٹ مین ہین انکی مقر یعنی قرارگاہ کو نہین پہچانتا ہی مگر وہ شخص جسکو اللہ نے
اسپر مطلع کیا ہے سو وہ دونون مثل دو جنین کی ہین ایک عورت کے پیٹ مین بعض متکلمین نے کہا ہی جو بات کہ ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہی کہ روح قلب کے قریب مین ہی ابن
عبد السلام رحمہ اللہ فرماتے ہین میرے نزدیک کچہ بعید نہین ہی کہ روح قلب مین ہو کہا اور جائز ہے کہ ساری روحین لطیف نورانی شفاف ہون اور جائز ہی کہ یہ خاص
ہو ساتہ ارواح مومنین و ملائکہ کے سوای ارواح کفار و شیاطین کے اور روح حیات پر یہ آیت دلالت کرتی ہی قل یتوفاکم ملک الموت الآیہ اور روح حیات اور
روح یقظہ پر یہ قول دلالت کرتا ہے اللہ یتوفی الانفس الآیہ تقدیر اسکی یہ ہی کہ اللہ وفات دیتا ہے اون نفسون کو جنکے جسد اپنے خواب مین نہین مری ہین سو اون
نفسون کو روک رکہتا ہے جنپر موت جاری کی گئی ہے نزدیک اوسکے اور نہین بہیجتا ہے اونکو طرف اونکے اجساد کے اور بہیجتا ہے دوسری نفسون کو اور وہ نفوس یقظہ
ہین طرف اونکے اجساد کے اجل مسمی کے پورے ہونے تک اور وہ اجل موت کی ہی پس [illegible] قت ارواح حیات اور ارواح یقظہ دونون ایک ساتہ قبض کیجاتی ہین اجساد سے
اور ارواح حیات مرتی نہین ہین بلکہ زندہ آسمان کی طرف اوٹہائی جاتی ہین پس کافرونکی روحین پہینکائی جاتی ہین اونکے لیے آسمانونکے دروازے نہین کہولے جاتے
ہین اور مومنین کی روحون کے واسطے کہولے جاتے ہین یہانتک کہ وہ رب العالمین پر پیش کیجاتی ہین سو یہ پیش ہونا کیا بڑا اشرف ہی تمام ہوا کلام شیخ عز الدین رحمہ اللہ کا
علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اونہون نے جو یہ ذکر کیا کہ روح قلب مین ہی اسی کے ساتہ غزالی رحمہ اللہ نے کتاب الانتصار مین جزم کیا ہے اور مین نی اسکی تقویت کے
لیے ایک حدیث پائی ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین زہری سی روایت کیا ہے کہ خزیمہ بن حکیم سلمی ثم البہزی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا فتح مکہ کے دن عرض
کیا یا رسول اللہ آپ مجہے خبر دین رات کی تاریکی اور دن کی روشنی سی اور گرمی پانی سے سردی مین اور سردی اوسکی گرمی مین اور جای خروج بادل سی اور قرار مرد و عورت
کے پانی سی اور موضع نفس سی جسد مین پہر حدیث کو ذکر کیا یہانتک کہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موضع نفس سو وہ قلب مین ہی اور قلب نیاط سی لٹکا ہوا
ہے اور نیاط رگون کو پلاتی ہی سو قلب جسوقت ہلاک ہو جاتا ہی تو رگین منقطع ہو جاتی ہین الحدیث بطولہ اور یہ مرسل ہی ولہ طرق اخری موصلہ و موصولہ فی المعجم الاوسط

للطبرانی وتفسیر ابن مردویہ وکتاب الصحابۃ لابی موسی المدینی وابن شاہین قال ابن حجر فی الاصابۃ والحدیث فیہ غرائب کثیرۃ واسنادہ ضعیف جداً

پانچوان فائدہ اہل سنت نے اسپر اجماع کیا ہے کہ روح محدث مخلوق ہی اسمین سوای زنادقہ کے اور کسی نے خلاف نہین کیا اور جن لوگون نے روح کے حدوث پر اجماع نقل کیا ہی اونمین سی محمد بن نصر مروزی اور ابن قتیبہ ہین اور جو دلائل کہ حدوث روح پر دلالت کرتے ہین اونمین سی ایک یہ حدیث ہی کہ الارواح جنود مجندۃ مجندہ نہین ہوتے ہین مگر مخلوق وکذا ما یاتی فی الفائدۃ بعد السادسۃ **چھٹا فائدہ** بیان مین تقدیم خلق ارواح کے اجساد پر اور تاخیر خلق ارواح کی اجساد سے یہ دو قول مشہور ہین قول اول کی امام محمد بن نصر اور ابن حزم قائل ہین اور اسمین اجماع کا دعوی کیا ہی اس قول کی دلیل یہ حدیثین ہین ۱ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتی ہین کہ اللہ نے ارواح عباد کو پیدا کیا اجساد سے پہلے دو ہزار برس فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف اخرجہ ابن مندہ وسندہ ضعیف جداً ۲ حدیثین نکالنی ذریت آدم کی انکی پیٹھ سے اونمین سے ایک یہ حدیث ہی کہ جسوقت اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور اونکی پیٹھ کو چھوا تو اوس سے ہر نسمہ یعنی روح گر پڑی جسکو وہ پیدا کرنیوالا ہی اونکی ذریت سے روز قیامت تک مثل ذر یعنی چھوٹی چیونٹیون کے اخرجہ الحاکم من حدیث ابی ہریرۃ ۳ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے واذ اخذ ربک الآیہ مین کہا ہی کہ اسنے ساری ذریت آدم کو آدم کی لیے اوس دن جمع کیا جو کہ روز قیامت تک ہونیوالی ہی اونکو ارواح کیا اور مصور فرمایا اور اونکو گویائی دی پہر اونہون نے کلام کیا پہر اونسے عہد ومیثاق لیا الحدیث اخرجہ الحاکم دوسرے قول کی یہ دلیل ہی ۱ ہل اتی علی الانسان حین من الدہر لم یکن شیئاً مذکوراً مروی ہی کہ آدم چالیس برس تک ٹہیرے رہی قبل اسکی کہ اونمین روح پہونکی جاوی ۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک تمہارا جمع کیا جاتی ہی خلق اوسکی پیٹ مین اوسکی مان کے چالیس دن پہر وہ خون بستہ ہوتا ہی مثل اسکی پہر وہ گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہی مثل اسکے ۳ پہر اوسکی طرف فرشتہ بہیجا جاتا ہے وہ اوسمین روح پہونکتا ہی اسکا جواب یون دیا ہی کہ نفخ روح اور خلق روح مین فرق ہی سو روح زمانہ دراز سے پیدا ہو چکی ہی اور بعد تصویر بدن کی ہمراہ فرشتے کے بہیجی جاتی ہی کہ اوسکو بدن مین داخل کری **ساتوان فائدہ** اہل ملل مسلمین وغیرہ کے اس طرف گئی ہین کہ روح بعد موت بدن کی باقی رہتی ہے فلاسفہ نے اسمین خلاف کیا ہے ہماری دلیل یہ قول ہی اللہ تعالی کا کل نفس ذائقۃ الموت یعنی ہر جی موت کو چکہنے والا ہی اور ضرور ہے کہ چکہنے والا بعد اوسکی باقی رہی جسکو چکہا ہے ایک دلیل تو یہ ہی دوسری دلیل وہ ہی جو کہ اس کتاب مین آیتین اور حدیثیں گذر چکی ہین کہ روح باقی رہتی تصرف کرتی ہی عیش وآرام مین رہتی ہی اور سیر عذاب ہوتا ہے اسکے سوا اور بہت کچھ ہی اور اس بنا پر آیا روح کو نزدیک قیامت کے فنا حاصل ہوگی پہر عود دیجاویگی واسطے پورا کرنے ظاہر اس قول کی کل من علیہا فان یا فنا نہوگی بلکہ اونمین سے ہوگی جنکا استثنا اس قول مین فرمایا ہی الا من شاء اللہ یہ دو قول ہین سبکی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر در نظیم مین ان دونون قولونکو نقل کیا ہی اور رکہا ہی کہ اقرب یہ ہے کہ روح فنا نہوگی اور وہ اونمین سے ہے جنکا استثنا کیا گیا ہے جیسا کہ حور عین مین کہا گیا ہے انتہے کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ مین لکہا ہی کہ اسمین اختلاف ہی کہ روح بدن کے ساتھ مرتی ہی یا موت تنہا بدن کو ہی یہ دو قول ہوئے صواب یہ ہے کہ روح موت کو چکہتی ہے اگر اوس سی مراد مفارقت روح کی جسم سے ہے تو یہ ٹھیک ہی کہ وہ بایں معنی موت کی چکہنے والی ہی اور اگر یہ مراد ہی کہ وہ معدوم ہو جائیگی تو درست نہین ہی بلکہ وہ بعد خلق کے باقی ہی نعیم مین یا عذاب مین محمد بن وضاح احد الائمۃ المالکیۃ رحمہ اللہ کہتی ہین مینے سحنون بن سعید سے سنا اور اونسے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ اوسکا یہ مذہب ہے کہ ارواح اجساد کی مرنے سی مرجاتی ہین تو سحنون نے کہا معاذ اللہ یہ قول تو اہل بدع کا ہے اخرجہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق بسندہ الی محمد بن وضاح احد الائمۃ المالکیۃ **آٹھوان فائدہ** الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف اس حدیث کے معنی مین اختلاف ہی بعض نے کہا یا شارہ ہی طرف معنی تشاکل کے خیر وشر وصلاح وفساد مین اور جو شخص لوگون مین سے نیک ہوتا ہے وہ اپنی شکل ومثل کی طرف جہکتا ہے اور شریر و بد اپنی نظیر کی طرف مائل ہوتا ہی سو تعارف ارواح کا موافق طبیعتون کے واقع ہوتا ہے جنپر اونکی جبلت ہوئی ہے خیر وشر سے جب وہ متفق ہوتی ہین تو آپس مین تعارف وپہچان ہوتی ہی اور جسوقت وہ مختلف ہوتے ہین تو تناکر ہوتا ہی آپس مین پہچان نہین ہوتی بعض نے کہا مراد اس سی خبر دینا ہے ابتدای خلق سے اس بنا پر کہ یہ بات وارد ہو چکی ہی کہ روحین دو ہزار برس پہلی اجسام سے پیدا کی گئی ہین تو وہ ایک دوسری سی ملتی جلتی تہین پہر جسوقت اونہون نے اجساد مین حلول کیا تو بسبب معنی اول کی آپس مین پہچان ہوئی سو تعارف و

تناکر ارواح کا اوسی معنی متقدم کی بنا پر ہے بعض نے یہ کہا کہ نزدیک مین اگرچہ اس امر مین متفق ہین کہ وہ روحین ہین لیکن بسبب چند امور مختلف کے اونکی آپس مین تمیز ہے اونہین امور کی وجہ سے وہ نوع نوع ہو جاتی ہین پہر اونکے اشخاص مین تشاکل و تشابہ ہوتا ہے ہر نوع اپنی نوع سے الفت اور اپنی مخالف سے نفرت کرتی ہے **حکایت** ہرم بن حیان رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اونکو سلام کیا اور اس سے پہلے مینے اونکو نہین دیکہا نہ اونہون نے مجہے دیکہا مجہسے کہا وعلیک السلام یا ہرم بن حیان مینے کہا تمنے میرا نام اور میرے باپ کا نام کہان سے پہچانا حال آنکہ آج کے پہلے نہ مینے تمکو دیکہا نہ تم نے مجہے دیکہا کہا میری روح نے تیری روح کو پہچان لیا جبکہ میرے نفس نے تیرے نفس سے کلام کیا ارواح کے لیے انفاس ہین مثل انفاس اجساد کے اور مومنین البتہ پہچانتے ہین بعض بعض کو اور بسبب روح اللہ کے آپس مین دوستی رکہتے ہین گو وہ ملے نہون اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ بسندہ الی ہرم **حکایت** بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین ایک عورت مکے مین تہی قریش کی عورتون کے پاس آتی اونکو ہنساتی تہی جب مینے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو وہ میرے پاس آئی مینے کہا تو کہان اتری ہے کہا فلان عورت کے پاس وہ مدینہ مین ہنسایا کرتی تہی آخر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے فرمایا فلان عورت ہنسلانے والی تمہارے نزدیک ہے مینے کہا ہان فرمایا کس عورت کے پاس اتری ہے مینے کہا فلان عورت ہنسانیوالی کے پاس فرمایا الحمد للہ علی ان الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف اخرجہ الطوسی فی عیون الاخبار **نوان فائدہ** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین اگر کوئی کہے کہ تمیز ارواح کا بعد مفارقت اشباح کے کس چیز سے ہوتا ہے یہانتک کہ اونکے آپسمین تعارف ہوجاتا ہے اور آیا ارواح کسی شکل کے ساتہہ متشکل ہوتی ہین تو جواب اوسکا نزد اہل سنت کے یہ ہے کہ روح بنفسہا ایک ذات قائمہ ہے چڑہتی اوترتی متصل منفصل ہوتی ہے آتی جاتی حرکت و سکون کرتی ہے اسپر سو دلائل مقررہ سے زیادہ ہین اونمین سے ایک ہے ونفس وما سوّاہا اللہ تعالی نے خبر دی کہ روح مسوّی یعنی برابر کی ہوئی ہے جیسے کہ بدن سے خبر دی ہے الذی خلقک فسواک فعدلک فسوی یہ کالقالب للنفسہ پس تسویہ بدن کا تابع ہے واسطے تسویہ نفس کے کہا اور اسی جگہہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ روح اپنے بدن سے ایک ایسی صورت لیتی ہے جسکے سبب سے اپنے غیر سے متمیز ہوتی ہے اسلیئے کہ روح متاثر اور منفعل ہوتی ہے بدن سے جسطرح کہ بدن متاثر و منفعل ہوتا ہے روح سے پس بدن اکتساب کرتا ہے طیب و خبث کو روح سے جسطرح کہ روح حاصل کرتی ہے پاکی و ناپاکی کو بدن سے کہا تمیز ارواح کا بعد مفارقت کے زیادہ تر ظاہر ہوتا ہے تمیز ابدان سے اور اشتباہ درمیان ارواح کے زیادہ تر بعید ہے اشتباہ ابدان سے اسلیئے کہ ابدان اکثر مشتبہ ہو جاتے ہین بہی ارواح سو وہ بہت کم مشتبہ ہوتی ہین کہا اور اسکو یہ بات واضح کرتی ہے کہ ہمنے ابدان انبیاء وائمہ کو مشاہدہ نہین کیا ہے حال آنکہ وہ ہمارے علم مین باظہر تمیز متمیز ہین اور یہ تمیز مجرد اونکے ابدان کیطرف راجع نہین ہے بلکہ وہ بسبب اونکی صفات ارواح کے ہے جنکو ہمنے پہچانا ہے اور تو دو بہائیون حقیقی کو دیکہتا ہے کہ وہ خلقت مین بغایت مشتبہ مین حال آنکہ اون دونون کی روحون کے درمیان غایت درجہ کا تباین ہے اور یہ بات کمتر ہے کہ تو کسی بدن قبیح و شکل شنیع کو دیکہے مگر تو اوسکو مرکب ایسے نفس پر پائیگا جو کہ وہ اوس بدن کے متشاکل و متناسب ہوگا اور یہ بہی کم ہے کہ تو کوئی آفت کسی بدن مین دیکہے مگر صاحب بدن کی روح مین کوئی آفت بدن کی آفت کے مناسب ہوگی اسی لیئے اصحاب فراست احوال نفوس کو اشکال ابدان سے لیا کرتے ہین اور یہ بہی کم ہے کہ تو کسی شکل حسن صورت جمیل ترکیب لطیف کو دیکہے مگر جو روح کہ اوس بدن سے متعلق ہے اوسکو مناسب شکل و صورت و ترکیب کی پائیگا کہا جسوقت ملائکہ متمیز ہوتے ہین بدون ابدان کے جو اون کے حامل ہون اور اسی طرح تو ارواح بشریہ تو بالاولی متمیز ہونگی انتہی امام غزالی رضی اللہ عنہ کے کلام مین جو کہ درۃ الفاخرہ مین ہے یہ واقع ہوا ہے کہ روح مومن کی صورت نحلہ پر اور روح کافر کی ٹڈی کی صورت پر ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے کہ اسکی کوئی اصل معلوم نہین ہوتی ہے بلکہ حدیث صور مین واقع ہوا ہے کہ اسرافیل علیہ السلام روحون کو بلا دینگے وہ سب کی سب اونکے پاس آجاوینگی مسلمانون کی روحین تو نورانی ہونگی اور دوسری تاریک پہر وہ اون سبکو جمع کرینگے پہر اونکو صور مین ڈالینگے پہر اونکو صور مین پہونکین گے رب جل جلالہ فرمائیگا قسم ہے میری عزت کی چاہیئے کہ ہر روح اپنے جسم کی طرف رجوع کرے پہر روحین صور سے نکلینگی مثل شہد کی مکہی کے حال آنکہ اونہون نے زمین آسمان و زمین کو بہر دیا ہوگا پہر ہر روح اپنے جسم کی طرف آئیگی اوسمین داخل ہوگی پہر روحین جسمون مین ایسی چلین گی جیسے زہر سانپ کے کاٹے ہوئے مین چلتا ہو **ف** جو کہا مثل شہد کی مکہی کے نکلین گی تشبیہ کچہہ

اس باب مین ... [illegible]

ہیئت وصورت مین نہین ہی بلکہ فقط خروج اور اوسکی ہیئت مین ہی اسی کے مثل یہ قول اللہ تعالی کا ہی یخرجون من الاجداث کانہم جراد منتشر یعنی وہ قبرون سے نکلینگے جیسے ٹڈی پہیلی ہوئی تفسیر جوہر مین اس حدیث کی ایک لفظ مین یہ ہی کہ ارواح مومنین کی جابیہ سے اور ارواح کافرونکی برہوت سے آئینگی اور البتہ وہ زیادہ تر راہ یاب ہونگی طرف اپنے ابدان کے ایک تمہارے سے طرف اپنے گہر کے اور روحین اوسدن سیاہ وسفید ہونگی سوارواح مومنین کی تو سفید ہین اور ارواح کافرونکی سیاہ دسوان فائدہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ خصومت ہوتی رہیگی درمیان لوگون سبکے یہانتک کہ روح جسم سے جھگڑیگی روح جسد سے کہیگی تونے کیا اور جسد روح سے کہیگا کہ تونے حکم دیا اور تونے تسویل کی یعنی زینت دی تو اللہ ایک فرشتے کو بہیجیگا وہ درمیان اونکے فیصلہ کریگا اونسے کہیگا تم دونون کی مثل ایسی ہی جیسے ایک آدمی تو مقعد یعنی اپاہج آنکہون والا ہی اور دوسرا اندھا یہ دونون ایک باغ کے اندر گئے مقعد نے اندھے سے کہا مین یہان پہل دیکہتا ہون مگر مین اون تک پہنچ نہین سکتا ہون تو اندھے نے اوس سے کہا تو مجھپر سوار ہوجا تو اون پہلون کو لے پہر وہ مقعد اندھے پر سوار ہوگیا اوسنے پہل توڑ لیا پہر ان دونون مین کون حد سے بڑھنے والا ہی وہ کہینگے کہ دونون فرشتہ اون سے کہیگا کہ تم دونون نے اپنی جانون پر حکم کیا یعنی جسد روح کیلیے مثل سواری کے ہی اور روح اوسپر سوار ہی اخرجہ ابن مندہ انس رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوع یہ ہی کہ روح وجسد قیامت کے دن جھگڑینگے جسد کہیگا مین تو بمنزلہ تنہ لکڑی کے پڑا ہوا تہا نہ ہاتہہ ہلا سکتا نہ پانون اگر روح نہوتی اور روح کہیگی مین تو ایک ہوا تہی اگر جسد نہوتا تو مین طاقت نہ رکہتی کہ کچہہ کرون آخر بیان کی گئی واسطے اونکے مثل اندھے اور مقعد کی کہ اندھے نے مقعد کو اوٹہا لیا فدخل بصرۃ المقعد وحملہ الاعمی برجلیہ اخرجہ الدارقطنی فی الافراد ولہ شاہد عن سلمان موقوفا اخرجہ عبداللہ بن احمد فی زوائد الزہد اور لفظ اوسکا یہ ہی کہ مثل قلب کی جسد مین مثل اندھے اور مقعد کے ہی مقعد نے کہا اندھے سے کہ مین پہل دیکہتا ہون اور طاقت نہین رکہتا ہون کہ اوسکے لیے کہڑا ہون سو تو مجھے اوٹہا لے اندھے نے مقعد کو اوٹہا لیا اوسنے کہایا اور اندھے کو کہلایا یہ حدیث اسکی موید ہی کہ قلب روح کا محل ہی واللہ اعلم ۱۹ شعبان ۱۳۰۵ھ ہجری کو ساعت ۱۲ پر ۲۵ منٹ کے ترجمہ شرح الصدور تمام ہوا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

خاتمۃ الکتاب عاقبۃ الفصل والابواب اول خاتمہ کتاب شرح الصدور کا تہا اور اس خاتمہ مین مضامین خاتمہ ثمار التنکیت کو بطور تلخیص کے چند فصلون مین لکہا گیا ہی تاکہ نفع تام وفائدہ عام ہو

فصل بیان مین وصیت وغیرہ کی

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین ہی حق مرد مسلمان کا کہ اوسکے لیے کوئی چیز ہو جسمین وہ وصیت کرے کہ وہ رات گزارے اور ایک روایت مین تین رات مگر وصیت اوسکی لکہی ہوئی اوسکے نزدیک ہو رواہ الشیخان وغیرہما جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص مرا وصیت پر وہ مرا سبیل وسنت پر اور مرا تقوی وشہادت پر اور مرا اس حال مین کہ اوسکی بخشش کیگئی رواہ ابن ماجہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ محروم وہ شخص ہے جو کہ اپنی وصیت سے محروم رہا رواہ ابو یعلی باسناد حسن

ف اہل علم فرماتے ہین جس شخص پر کوئی حق ہو حقوق خدا ای تعالی یا حقوق مخلوق سے تو اوسپر وصیت واجب ہے اور جسپر کسی کا حق نہ ہو تو اوسکیلئے مستحب ہے **ف** محل وصیت کا مال مین مطلقا تیسرا حصہ ہی وصیت واجبہ مین بصورت احتیاج کے اوسکو پورا کرلین اور وصیت مستحبہ مین اوس سے کم کرین **ف** طریقہ وصیت کا یہ ہی کہ زبان سے اوسکا ذکر دو عدل آدمیون کے روبرو کرین یا لکہکر اون پر پڑہین اور وہ دونون گواہ ہوجاین یا اولی ہی **ف** حقوق دو قسم ہین ایک آدمیون کے دوسرے اللہ تعالی کے سو آدمیون کے حق جیسے دیون وودائع امانات مضمونات مثل مبیع مغصوب مسروق کے اور جیسے حقوق بدنی مثل مارنے زخمی کرنے استخدام بغیر حق کے اور جیسے حقوق قلبی مثل شتم واستہزاء وغیرہ کے میت کو چاہیے کہ دیون کے ادا کرنے وودائع وامانات ومضمونات کے رد کرنیکی اور امانات ومضمونات مین خصوم کے راضی کرنیکی وصیت کرے اور اللہ تعالی کے حق جیسے نماز روزہ زکوۃ حج

پس جب تک نہو سکے ادا کرے قضا عمری کا ثبوت کسی دلیل سے نہین ہی اور وہی کار وزہ رکہنا میت کی طرف سے سنت صحیحہ سے ثابت ہی اور ادا سے نماز فوت شدہ کے واسطے زر نقد دینا بدعت فقہا ہی کسی دلیل ضعیف سے بہی اسکی سند نہین ہی فوی کا کیا ذکر ہی ہان جو شخص روزہ رکہنے سے عاجز ہو وہ ایک صاع یا نصف صاع کفارہ مین دیسکتا ہی اور اگر میت پر حج فرض تہا اور نہ کیا تو وصیت کر جاوے کہ بقدر مصارف ضروری کے ایک حج اوسکی طرف سے ادا کروا یا جاوے لیکن حدیث شریف مین یہ آیا ہی کہ قریب قریب کی طرف سے حج کرے رہی وصیت مستحبہ تبرعات محضہ سے سوا اوسکی بیان کی کچہہ حاجت نہین ہی وہ خود ظاہر ہی لیکن اسقدر سمجہنا چاہیئے کہ حالت صحت حیات مین صدقہ کرنا افضل واکثر ہی ثواب مین بیماری مین اور مرتے وقت صدقہ کرنے سے **ف** برگ عیشے بگور خویش فرست * کس نیارد ز پس تو پیش فرست * اسکی دلیل یہ حدیثین ہین **۱** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کونسا صدقہ اجر مین بڑہکر ہی آپنے فرمایا یہ ہی کہ تو صدقہ دے اور تو بخیل تندرست ہو محتاجی سے ڈرتا اور غنا کی امید رکہتا ہو اور یہ سستی کرے تو یہانتک کہ جسوقت کہجان حلقوم کو پہونچ جاوے تو تو کہے فلان کے لیے اتنا اور فلان کے لیے اتنا کذا رواہ الشیخان **۲** ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ آدمی صدقہ دیوے اپنی زندگی و تندرستی مین ایک درہم کا یہ اوسکے لیے بہتر ہی اس سے کہ مرتے وقت سو درہم کا صدقہ دیوے رواہ ابن حبان فی صحیحہ وابو داود **۳** ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا فرماتے تہے مثل اوس آدمی کی کہ مرتے وقت آزاد کرتا ہی مثل اوس شخص کی ہی کہ ہدیہ دیتا ہی جسوقت سیر ہو جاتا ہی رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح **ف** یہ وصیت کہ قبر کے نزدیک قاری پڑہے اوسکو کچہہ دیدینا باطل ہی اگرچہ اہل زمان اسمین گرفتار ہین صاحب طریقہ محمدیہ نے اس باب مین ایک رسالہ لکہا ہی اوسکا نام انقاذ الہالکین رکہا ہی اوس مین اس شبہہ کو دور کیا ہی اور احقاق حق فرمایا ہی اسی طرح یہ وصیت کہ مرنیکے بعد مین دن تک یا زیادہ کہانا پکانا باطل ہی اور یہی اصح ہی اسی کے ابو بکر بلخی رحمہ اللہ قائل ہین مؤلف طریقہ محمدیہ نے فرمایا ہی کہ اس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہمارے زمانہ مین جو معتاد ہی بلا خلاف جائز نہین ہی بلکہ ورثہ کا اپنے اموال سے سو یہ مکروہ اور بدعت مستقبحہ ہی عمل جاہلیت سے ہی اور اسی طرح اونکی دعوت کا قبول کرنا اور قبر کے نزدیک گائے بکری کا ذبح کرنا جائز نہین ہی جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ نے مرفوعًا روایت کیا ہی کہ اسلام مین عقر نہین ہی اور وہ یہ تہا کہ قبر کے نزدیک گائے یا بکری ذبح کیجاتی تہی انتہی امام احمد اور ابن ماجہ نے باسناد صحیح جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ہم میت کے گہر والون کی طرف جمع ہوتے اور اونکے کہانا پکانے کو نیاحت سے شمار کرتے تہے **ف** سنت قبر مین لحد ہی اور شق بہی جائز ہی اور یہ باختلاف احوال عباد و تراب بلاد کے ہی توسیع وتعمیق قبر مین مرد کے سینے تک درست اور اس سے زیادہ افضل ہی طول قبر کا بقدر طول انسان کے اور اوسکا عرض بقدر نصف قد اوسکے کافی ہی اور یہ بہی چاہیئے کہ قبر مسنّم اور زمین سے بقدر ایک بالشت کے بلند ہو قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ بہت بلند کرنیسے جسکو اہل جاہلیت کیا کرتے تہے ممانعت کیجاوے مسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہی کہ آپ نے ابو الہیاج اسدی سے فرمایا کیا مین نہ بہیجون تجکو اوسپر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہے بہیجا تہا یہ کہ نہ چھوڑے تو کسی صورت کو مگر اوسکو مٹا دے اور نہ کسی قبر بلند کو مگر اوسے برابر کر دے مسائل احتضار وکفن ودفن کے کتب فقہ سنت وغیرہ مین مبسوط ہین اور اکثر اس باب مین اہل علم نے قدیمًا وحدیثًا رسائل مستقلہ تالیف فرمائے اسلیے یہان اونکے ذکر کی ضرورت نہین ہی **ف** مؤلف طریقہ محمدیہ نے اپنی بعض مؤلفات مین لکہا ہی کہ قراءت قرآن شریف کی قبرستان مین مطلقًا جائز ہی علی ما ھو المختار للفتوی من قول محمد رحمہ اللہ لیکن جب ہی جائز ہی کہ خاص اللہ کے لیے بہ نیت ثواب پڑہے رہی قراءت دنیا کے لیے سو یہ حرام ہے اس سے ہرگز کوئی ثواب حاصل نہین ہوتا ہی اسلیے کہ نیت واخلاص دونون مفقود ہین جو کہ استحقاق ثواب بوصف عبادت مین مشروط ہین بلکہ

پڑھنے والا پڑھوانے والا دونون گنہگار ہوتے ہین انتہی اور یہ قرارت بعض قرآن کی مقابر مین مردون کی زیارت کے وقت ہی نہ بعد دفن کے
قبر پر اور اوسکے متصل جیسا کہ حافظان اجیر اور امراستیجر کیا کرتے ہین کہ یہ حرام ہی اور اسکی اجرت کا کہانا ممنوع ہی ❊ **فصل بعض وصایا ے نافعہ کے بیان مین** اد نیا قابل اعتبار و اعتماد نہین ہی دیکھو بہت سے آدمی بچپن اور اکثر لڑکاپن مین اور کتنے جوانی مین مرجاتے ہین بعض لوگ
جو بڑہاپے تک پہونچتے ہین اونکی عمر دراز ذرا سی فرصت مین ہوا کی طرح چلی جاتی ہی اور اونکو نہین معلوم کہان گئی ؎ پر تو عمر چراغی ست ز بزم وجود ذیم بشرہ
سر بہم زدنی خاموش ست ❊ بلکہ آغاز نشو و نما سے زمانۂ بلوغ تک کہ اکثر اوسکا پندرہ سال ہی غفلت مین گذر جاتا ہی بے تمیزی کی وجہ سے عمر عزیز کی
کچھ قدر نہین جانتا ہی جب چالیس برس کی عمر کو پہونچتا ہی تو تحلیل قوی اور تبدیل آب و ہوا کا وقت آجاتا ہی سو وہ عمر جسکو عمر کہہ سکتے ہین بشرطیکہ موت
فرصت دے فراخ ہی نصیب ہو ہموم و غموم و افکار جانگداز سے فراغت ملے وہ یہی پچیس برس ہین اور اگر اوقات خواب کہ برادر مرگ ہین
نکالے جاوین تو اس مقدار سے بہی کم زمانہ رہجاتا ہی اور آخرت کا معاملہ جسے کسی طرح کا انقطاع نہین ہی سر پر کھڑا ہی حساب کتاب وہان کا پیش اور
نجات اوس سے بغایت مشکل ہی تو اپنے سر کی حماقت ہی کہ اس لذت قلیل اور فرصت حقیر کے سبب کہ وہ بہی بغیر مشقت و ایذا کے میسر نہین ہوتی ہی
مفت مین باقی لذتون اور ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتون کو برباد و تباہ کردے اور عقبی کی دولت پائیدار کا دامن کو ہاتہہ سے چہوڑ دے اور آلام ابدی اور عذاب
سرمدی سے راضی ہو اور خود کو اوسمین گرفتار کرے اور فانی کو باقی پر اختیار فرمائے ونعوذ باللہ من جمیع ما کرہہ اللہ ۔ حیات دنیا کا وقفہ اگر کچہہ معتد بہ ہوتو یہی
ایک بات تہی کہ کچہہ مزہ اوٹھا لیتے گو فانی ہی سہی مگر وہ تو حقیقت مین بالکل ہی بے حقیقت ہی ؎ زیست ایک ماندگی کا وقفہ ہی یعنی یان سے
چلینگے دم لیکر ❊ جب یہان صرف دم لینا ہی ٹہیرا اور بڑا اوا آگے ہی تو پہر اس مزرع آخرت سے یہانتک تے قولی فعلی مالی طاعت مین مصروف رہ
وہان کا توشہ خوب سا جمع کرلے ؎ ساقیا یان لگ رہا ہی چل چلاو ❊ تبلک بس چلے ساغر چلے ❊ وہ جوان جسکا نشو و نما طاعت علم و عبادت
پر ہوا ہی قیامت کے دن اوسکو عرش کا سایہ ملیگا ایام جوانی مین جو کہ بابت اذات ندامت ہین گناہون سے توبہ کرنا بڑہاپے سے بہتر ہی کیونکہ موسم جوانی
مین سارے اعضا و قوی درست و چست ہوتے ہین ہر بات کو جی چاہتا ہی بات جیسے کہانے پینے ملنے بولنے یعنی عیش و آرام کرنے مین مزہ ملتا ہی ایسے
وقت مین محض خدا کے خوف سے نفس کو لذات حرام سے روکنا طاعت آلہی پر لگانا قدم استقامت پر جمے رہنا مردی ہی جب بڑھاپا آگیا قوی ضعیف
ہوگئے اعضا سست پڑگئے بال سفید ہوگئے دانت گرگئے ہر چیز کی لذت جاتی رہی دل کی امنگ خاک مین مل گئی ایسے وقت مین اگر توبہ کی تو کیا
کی اگر توبہ نہ کرے تو کیا کرے خود بڑہاپے نے اس سے توبہ کرادی اس باب مین چند حدیثین بہی آئی ہین ؎ توبہ از بادہ در ایام جوانی کردم ❊ اول مستی
من بود کہ ہشیار شدم ❊ جہانتک بنے اون لوگون مین سے ہو جنکو قیامت کے دن عرش کا سایہ ملیگا ۱۰ اللہ تعالی سے فردوس برین کا سوال اور دارین کی عافیت
و عفو طلب کرنی چاہیے کیونکہ کوئی شئی تندرستی و رستگاری و فراخ دستی کو نہین پہونچتی ہی فمن زحزح عن النار و ادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیوۃ
الدنیا الا متاع الغرور ٢- فرض قطعیہ ہی کہ جہان کہین دینی مصلحت اور دنیوی مصلحت باہم متعارض ہون تو حتی الامکان مصلحت دینی ہی کو سب پر
مقدم رکہے جو شخص دینی مصلحت اور یقینی منفعت کو انکے غیر پر مقدم رکہتا ہی اوسکو دنیا بہی بقدر تقدیر حاصل ہوجاتی ہی اور جو شخص دنیا کی مصلحت کو آخرت
کی فضیلت پر اختیار کرتا ہی تو دین اوس کے ہاتہہ سے ایسا نکلجاتا ہی جیسے تیر کمان سے اور دنیا بہی قسمت سے زیادہ وقت سے پہلے اوسکے ہاتہہ نہین آتی ؎
دنیا مطلب تا ہمہ دینت باشد ❊ دنیا طلبی نہ آن نہ اینت باشد ❊ بر روے زمین زیر زمین وار بری ❊ تا زیر زمین روی تو زینت باشد ❊ دنیا مردار
کی یہ خوی قدیم ہی کہ جتنی اسکو طلب کرو اتنی ہی بہاگتی ہی اور جسقدر اس سے بہاگو اوسی قدر پیچہے لگتی ہی دیکھو جو شخص اپنے سایہ کے پیچہے دوڑتا ہی تو سایہ
اوس سے بہاگتا ہی اور جو وہ خود بہاگتا ہی تو سایہ اوسکا پیچہا نہین چہوڑتا ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہی کہ جس شخص نے ہموم کو ایک ہم کرلیا یعنی اپنی آخرت کا ہم

تو اللہ کفایت کرتا ہی اوسکی ہم دنیا کو اکثر اس زمانہ مین ایسا ہی ہوا کہ جسنے مصلحت دنیا کو مقدم کیا تو دنیا بھی اوسکے ہاتھہ آئی اور خسر الدنیا والآخرہ کا پورا پورا مصداق ہوگیا، ور بالفرض اگر دنیا بھی حاصل ہو جاتی ہی تو ذراسی فرصت مین زائل ہو جاتی ہی قائم دائم نہین رہتی اور نتیجہ اوسکا خسران ابدی کے کا ہار ہوتا ہی بہت سے لوگون کو اس زمانہ مین دیکھا کہ اتفاقا اونکو دولت ملی مگر ملنے کے بعد ہی دو لتی مارکے جلدی کھسکتا پتا اوسکا نہ رہا ﴿ غافل مشو ز عشرہ دنیا کہ این عجوز + مکارہ می نشیند و محتالہ می رود ﴾ شادی بیاہ مین مصلحت دینی کو مصلحت دنیا پر مقدم رکھین یعنی عورت مرد کی دینداری کا لحاظ کرین سوا سے دین کے رفاہ معاش اور حصول حکومت و مال پر نظر نہ رکھائین بلکہ صحیح النسب سید الحسب کو نصب العین رکھین قیامت کے دن دین و تقوی کی پرسش ہوگی دولت و حشمت و مال سے سوال نہو گا یہ نہ پوچھین گے کہ کونسے دولتمند امیر رئیس مالدار کا رشتہ دار ہی فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون حفظ نسب خصوصا نسب سیادت ضروریات دینی سے ہی اور سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین کے ساتھہ نسبت قائم کرنا ہی مردون کے نکاح مین سیادت کا لحاظ نرکھنا مضائقہ نہین ہی لیکن ضرورت کے وقت اور عورتون کے نکاح مین حفظ سیادت ضرور ہی کیونکہ یہ ہمارا فخر ہی دین دنیا دونون مین اور کیونکر نہو اللہ تعالے نے خاندان اہلبیت کو ایسی باتون کے اتہہ خاص فرمایا ہی کہ وہ اونکے غیر مین پائی نہین جاتی ہین اور وہ دارین مین نافع ہین لیکن تقوی و اتباع سنت کے ساتھہ بدون اِسکے اکمل کاملین نوع بنی آدم اور اشرف ملائکہ و تمام عالم جناب سید المرسلین محمد مصطفے احمد مجتبے شفیع المذنبین ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بارک علیہ و علی آلہ وصحبہ اجمعین جو شخص جسقدر جناب نبوی کے ساتھہ مشابہت پیدا کریگا او ظاہر و باطن صفات فطری و اخلاق کسبی علم و عمل عادات و عبادات و معاملات خلق و خالق مین آپکے ساتھہ مشابہ ہو گا اور آپ کی پیروی پوری پوری کریگا اوسی قدر اوس آدمی کو مراتب آخرت حاصل ہونگے اور دنیا مین باعتبار آپکے اتباع کے کامل شمار کیا جاویگا اور جو شخص مشابہت مین قاصر ہی وہ بمقدار قصور کے ناقص سمجھا جائیگا اسی لیے زمرۂ اہل علم مین گروہ باشکوہ محدثین کرام و اہل آثار عظام کہ جنہون نے کمال اتباع سنت مطہرہ و کتاب عزیز اختیار کیا ہی سب پر سبقت لیگئی ہین اور جماعۂ اولیا، اصفیاء مین اصحاب سلسلہ نقشبندیہ مزیت اتباع کے ساتھہ مخصوص ہین اور یہی کمال مشابہت بسبب کمال متابعت کے دلیل ساطع ہی اونکی افضلیت پر اور اگر کمال متابعت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمت قاصر ہو اور شرف کمال اشتغال سنن و نوافل کا امور دینیہ و دنیویہ مین میسر نہو فقط ادائے واجبات و ترک محرمات و مکروہات و مشتبہات پر عادت و عبادت و معاملت مین قناعت کیجاوے اور اعتقاد توحید و اتباع مین موافقت ہو تو یہ بھی ایک غنیمت کبریٰ ہی صحیحین مین مرفوعا وارد ہوا ہی کہ جو شخص شبہات سے بچا اوسنے اپنے دین و آبرو کو بری کیا اور جو کوئی شبہات مین واقع ہوا وہ حرام مین واقع ہوا حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہی ان اولیاؤہ الا المتقون یعنی اللہ کے دوست نہین ہین مگر متقی اور تقوی یہ ہی کہ واجبات کو ادا کرے محرمات کو چھوڑے شتبہات سے احتراز فرمائے اور جو اسکے ساتھہ کثرت نوافل و عبادات ہون اور مستحبات و تطوعات ادا کیے جاوین تو پہر کیا کہنا نور علی نور ہی ہان بدون ادائے واجبات اور ترک محرمات کے اور احتراز شبہات کے نری کثرت نوافل و عبادات کچھہ چیز نہین ہی محرمات مین سب سے زیادہ قبیح رذائل نفس ہین جیسے نفاق عجب کبر حقد حسد ریا سمعہ طول امل حرص دنیا طمع مال و حکومت حب شہرت فسوق و بدعات و محدثات مین مبتلا رہنا اور جو انکے مثل ہین انکے بعد وہ محرمات ہین جنکا تعلق جوارح سے ہی اونکے ذکر کا محل کتب فقہ ہین اور اگر اس مرتبہ سے ہمت کوتاہی کرے اور شومی نفس و شر شیطان سے محرمات کا مرتکب ہو جاوے تو فوراً توبہ کرکے تلافی مافات کرلے اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہی اوسکی وسعت رحمت سے امید قوی ہی کہ وہ گناہ توبہ کے سبب سے ناکردہ شمار کیا جاوے مگر جن امور مین بندگان الٰہی کی حق تلفی ہو یا ترک صریح صلہ رحم ہو اونسے دہا امکن بعزم ہمت اجتناب واجب سمجھے اور فعل منکرات مین کسی قریب اجنبی دوست آشنا امیر حاکم کا شریک نہو حق تعالیٰ اکرم الاکرمین ارحم الراحمین ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ہین حقوق اللہ سے امید قوی عفو و ترک انتقام کی ہے -

رہے حقوق عباد سو اونکی بخشش بدون بخشے صاحب حق کے نہین ہوسکتی اس باب مین آیات واحادیث بہت ہین اونکا ضبط اس جگہہ دشوار ہی حضور صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہی مسلمان وہ ہی جسکی زبان اور ہاتہہ سے مسلمان سلامت رہین اور یہ ارشاد فرمایا ہی کہ دوست رکھے تو لوگونکی لیے وہ چیز جسکو تو اپنے نفس کے لیے
دوست رکھتا ہی اور مکروہ رکھے اونکے لیے وہ چیز جسکو تو اپنے نفس کے لیے مکروہ رکھتا ہی یہ دونون حدیثین اس جگہہ کافی ہین ۴ جو لوگ اپنے تابعدار ہین جیسے
بی بی بچے نوکر چاکر لونڈی غلام رعیت حتی المقدور انکے ساتہہ درگذر کا برتاو کرین تاکہ یہ سب دوست اور راضی رہین آنکی خفیف تقصیرون سے
درگذر کرتے رہین اور جو اپنے حکام کو حسن ادب و لطف فرمان برداری و خیرخواہی و خدمتگزاری و نصیحت ظاہر و باطن سے خوشنود رکھین اور خود پر مہربان
کرین ہان اگر وہ معصیت کا حکم کرین یا اپنے فسق و فجور مین شریک کرین تو اس صورت مین فرمانبرداری نہین ہی کیونکہ لا طاعۃ فی معصیۃ الخالق
اور اقران و اقربا و غربا و احباب و اخوان و اخوات و پڑوسیونکے ساتہہ اخلاص و محبت و غمخواری و تواضع و انکسار سے پیش آوین اور لطف و نرمی کے ساتہہ
عمر بسر کرین دنیا جاے سہل ہی ہر طرح سے گذر جاتی ہی اسکے معاملات کے لیے باہم قطع کرنا خوب نہین ہی دنیا مین کوئی گھر برباد نہین ہوا مگر جبکہ آپس مین
لڑائی جھگڑا بکھیڑا پیدا ہوا ۵ جن لوگون سے اندیشہ دشمنی کا ہو اونکو احسان و نیکی کے ساتہہ شرمندہ و سرنگون کرنا چاہیے ؎ ہیچ دانی کہ
شیر مردی چیست + شیر مردانہ زمانہ دانی کیست ؛ آنکہ با دوستان تواند ساخت + وانکہ با دشمنان تواند زیست + جہانتک بنے نرمی و
مدارات سے پیش آئے سختی و درشتی نفرمائے کیونکہ جو کام نرمی سے بنتا ہی وہ سختی سے ہرگز راست نہین ہوتا چین اسی ہی کہ ہر امر مین نرمی و ملائمت کو
ملحوظ خاطر رکہے ؎ آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است + با دوستان تلطف با دشمنان مدارا ؛ بدی کا مقابلہ بدی سے کرنا ہر ایک سے ہوسکتا ہے
لیکن اسمین پوری پوری مساوات کا لحاظ رکہنا عام آدمی کا کام نہین ہی اکثر جزا مین زیادتی ہی ہوجاتی ہی اسی لیے اخص الخواص بدی کی جزا بدی
نہین دیتے بلکہ اوسکے مقابلہ مین نیکی کرتے ہین اور اس آیت شریف کے امر کا امتثال فرماتے ہین ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک و بینہ عداوۃ
کانہ ولی حمیم وما یلقاھا الا الذین صبروا وما یلقاھا الا ذو حظ عظیم واما ینزغنک من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ انہ ھو السمیع العلیم
یہ آیت شریف فوائد دین و دنیا کو جامع ہی اسپر عمل کرنے والے سچے پکے مخلص کامل مسلمان ہین ؎ بدی را بدی سہل باشد جزا + اگر مردی احسن
الی من اساء + اس آیت شریف کے پوری پوری مصداق ائمہ اہل بیت علیہم السلام ہین حکایت ایکبار امام عالی مقام حضرت زین العابدین
علیہ السلام چلے آتے تہے ایک شخص نے آپکی خدمت شریف مین کچھہ کلمے بے ادبی کے کہے خدام و غلام دوڑے تاکہ اوسکو سزاے واقعی دین آپنے
اونکو روکا پھر آپ نے اوسکو بلایا اور نرمی سے فرمایا کہ تیری کوئی حاجت ہی وہ شرمایا پھر آپ اوسکو اپنے گھر لیگئے اور کئی ہزار روپیہ دیا اسکے بعد جب
وہ شخص ملتا تو بہت تعظیم سے پیش آتا اور کہتا اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ؛ اولاد رسول ہین حضرت امام علیہم السلام سے اس قسم کے بہت سے قصے منقول ہین چند حکایتین
محاسن المحسنین مین بھی لکھے گئے ہین ۶ اپنی معاش کو کسب ید پر مقصور کرین کہ اسکی فضیلت حدیث شریف مین بہت آئی ہی خدمت قضا و افتا وغیرہ سے
حتی الامکان احتراز کرین اسلیے کہ اسکی مذمت احادیث صحیحہ سے ثابت ہی اگرچہ کوئی کتنا ہی جبر کرے مگر ہرگز قبول نہ کرین خصوصاً اس زمانہ پر آشوب
مین کہ ان عہدون کی صورت شرعی بھی قائم نہین رہی ہی حکم بما انزل اللہ کا کیا ذکر ۷ معاش بقدر کفاف غنیمت سمجھین زیادتی کی ہوس نکرین حدیث
شریف مین فرمایا ہی ما قل وکفی خیر مما کثر والھی اور اصل تونگری نفس کی تونگری ہی کچھہ کثرت مال پر موقوف نہین ہی ہان اگر اللہ سبحانہ اپنے فضل و کرم
سے غنای ظاہری بھی بغیر مذلت و سوال کے عنایت فرماوے تو اوسکا فضل و احسان ہی اوسکا شکر دل و جان سے ادا کرین مرضیات الہی مین اوسکو صرف
فرماوین اور تبعات و غوائل مال کا خیال رکہین ۸ مصارف مین بیچ کی چال چلنا بہتر ہی اگرچہ غنی ہون تو بھی میانہ روی اختیار کرین ۹ علما وقت کے
ساتہہ مسائل و علوم شریعت مین مقابل ہونا ایک دوسرے کے کلام کا رد و قدح اور معاصرون سے منافرت کرنا اور آپکو تحقیق و علم مین دوسرے سے افضل جاننا

اور جو کوئی اپنے قول کو رد کرے اوس سے برہم ہونا اور اوسکے دفع کے لیے تحریر و تقریر سے پیش آنا کچھ چیز نہین ہی بلکہ برکات اسلامی سے محرومی کا سبب ہے اور بلوغ درجۂ ایمان کامل سے موجب نقصان ہی درس و تدریس کتب حدیث و تفسیر مین مشغول ہونا اور بعد حصول علم یقینی کے اثبات سنت و قمع بدعت مین وقت صرف کرنا بجاے خود کافی و وافی ہی ۱۰ لباس مکان کہانے پینے نکاح مین تکلف کرنا اور ان چیزون کی آراستگی مین منہمک رہنا دنیا دارون کا طریقہ ہی جو کہ آخرت سے غافل ہین اور جو لوگ اہل اسلام ہین عقبی کی نعمتون کو جانتے پہچانتے ہین اونکو اس سے عار و انکار ہی ع خوشا جہان تہیدستی و غریبانش + زوال نیست در اقبال بے نصیبانش + ۱۱ توحید رب العالمین جملہ طاعات کا سر ہے ثبات قلب اور قوت یقین کے ساتھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر مرنا عجب دولت بے زوال ہی اللہم ارزقنا و اخلافنا و احبابنا و جمیع المسلمین آمین ۱۲ صحبت فساق سے دوری محبت اہل منکر و نفاق سے کنارہ کشی سعادت اخروی کی دلیل ہی ابرار کی صحبت عمر دراز مین نہین اثر کرتی اشرار و فجار کی ہمنشینی بہت جلد اپنا اثر دکہلاتی ہی ع زاہد از حلقۂ رندان بسلامت بگذر + تا خرابت نکند صحبت بدنامے چند + ۱۳ فتنے کے زمانہ مین گوشۂ اختیار کرنا سلف صلحار کا طریقۂ انیقہ ہی عموم بلوی مین دو گروہ مین سے ایک کے ساتھ شریک ہونا دین دنیا دونون سے ہاتھ دہونا ہی ۱۴ اعالی ہمتی یہ ہی کہ حتی الامکان خلق خدا کے ساتھ احسان کرے اور محسون سے طالب عوض نہو نہ اوسپر منت رکہے نہ احسان جتا کے اوسکو ایذا دے اللہ سبحانہ نے ان دونون سے نہین فرمائی ہے لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی بلکہ اللہ تعالے کا شکر ادا کرے کہ اوسنے ہمکو اسقدر نعمت دی کہ ہمارے ہاتھ سے دوسرے کو نفع پہونچا اگر وہ نہ دیتا تو کہان سے کسی کی مواساۃ کرتے یہ محض اوسکا من و فضل ہی اور یون کہین انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا اور مہما امکن کسیکا منت پذیر نہو الید العلیا خیر من الید السفلی اور اگر کسیکا منت پذیر ہو تو اوسکا شکر کرے اوسکی منت خود پر سمجھے ناشکری سے بچے لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس اور بقدر استطاعت اوسکی عوض کرے مال سے ہاتھ سے زبان سے جان سے اور اوسکے لئے اسقدر دعا کرے کہ سمجھ لے کہ اوسکا عوض ہو گیا اگرچہ عرش سے فرش تک اللہ تعالی کی ملک ہی اور جو کچھ جس بندے کو نعمت پہونچتی ہی وہ سب اوسی وحدہ لا شریک لہ کی نعمت ہے اور اوسی کے حکم سے ملتی ہی مگر اوسنے ہمکو حکم فرمایا ہی کہ ہمکو جسکے ہاتھ سے کوئی نعمت پہونچے ہم اوسکا شکر کرین اسلیے کہ نظم عالم و بند و بست بنی آدم اسی پر موقوف ہی کیونکہ انسان اصل خلقت مین مدنی الطبع مخلوق ہوا ہے ہر لمحہ اپنے بنی نوع کا محتاج ہی فقیر سے امیر تک علی قدر مراتب سب کے سب اسی جال مین پہنسے ہوے ہین حقیقت مین اگر غور سے دیکھو تو کوئی غنی نہین ہی ہر ایک دوسرے کا محتاج ہی اور یہ غنا و فقر ایک امر اضافی ہی اگر کوئی ایک وجہ سے غنی ہے تو دوسری وجہ سے محتاج ہی و بالعکس غرضکہ یہ عالم عالم احتیاج ہے غنا کا عالم عالم آخرت ہی یہ سوا جنت کے اور جگہہ میسر نہین ہو سکتا ہی ع بہشت آنجا کہ آزارے نباشد + کسی را با کسی کارے نباشد + ۱۵ زکوۃ لینا سادات پر حرام ہی کسی سے نہ لین اگرچہ فاقہ ہو اور نہ کسی سید کو دین کوئی ہو کہین ہو گو کیسے ہی حالت سقیم ہو بلکہ اونکو بقدر کفاف اپنے پاک صاف مال مین سے دین کیونکہ مال مین سوے زکوۃ کے اور حق بہی ہی ۱۶ سواے فرائض کے اور عبادات مین اگر کمی ہو تو خیر مگر معاصی سے اجتناب ضرور ہے کیونکہ ضرر کا دفع کرنا زیادہ نفع حاصل کرنے پر مقدم ہی گناہ کی لذت باقی نہین رہتی اوسکا وبال باقی رہجاتا ہی اور مشقت طاعت کی گذر جاتی ہی اوسکا اجر و ثواب ثابت رہتا ہے جسنے اس نکتے کو سمجھ لیا اور توفیق عمل کی بہی نصیب ہوئی تو اوسکا حال و مآل اچہا ہوا ۱۷ ساری عبادتون کا اصل و اصول صواب اور خلوص ہے ورنہ کالاے بد بریش خاوند سمجھنا چاہیئے صواب وہ عمل ہی کہ کتاب و سنت کے موافق ہو اور خالص وہ فعل ہے کہ خداے تعالے ہی کے لئے ہو نجاست شرک جلی و خفی کی لوث سے خالی اور ریا و سمعہ کی میل سے پاک صاف ہو جبکہ ہر عمل مین یہ دونون اصلین قائم دائم ہو گئین تو نجات دارین کی امید بہی قوی ہو گئی اور مغفرت و عفو کا رشتہ ہاتھ آیا ۱۸ اپنے آپ کو مولوی ملا حاجی حافظ قاری

صوفی کہلوانا یا القاب شرعیہ اور کنیت فاضلہ جیسے شیخ الاسلام مجد الدین وغیرہ کے ساتھہ ملقب و مکنی کرنا اور اسپر خوشدل ہونا اور اسکے ساتھہ
رضا ظاہر کرنا کچھہ چیز نہین ہی دانشمندی تو یہ ہی کہ عالم با عمل ہو اور علوم کتاب و سنت سے خوب واقف ہو اور انکو علی وجہ التحقیق اچھی طرح سے جانتا ہو
کسی مسئلے یا حکم مین دوسرے سے دریافت کرنیکا محتاج نہو اور باوجود ان سب کے ان نامون کے ساتھہ نامزد نہو اگر ہو سکے اور توفیق الہی بھی مساعدت
فرماوے تو تو خالص مسلمان ہو فلان وبہما اور ابن فلان اور چنین وچنان ہونا فضائل آخرت سے مانع ہی ❊ این حدیثم چہ خوش آمد کہ سحرگہ میگفت
بر سر میکدۂ با دف و نے ترسائے ❊ گر مسلمانی ہمین ست کہ حافظ دارد ❊ وای گر در پی امروز بود فردائے ❊ ❊ بندۂ عشق شدہ ترک نسب کن
جامی ❊ کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست ❊ ۱۹ دنیا سراسر زور ہی اور بغیر زور و مکر و فریب کے ہاتھہ نہین آتی اکثر اہل عالم
کیا جاہل کیا عالم اس مردار کے جال مین گرفتار رہین ہر روز و ہر زمان مین رنگ و بو اس گل بد بو کا تازہ و تر ظاہر ہوتا ہی اور اہل عالم اسکو
غایت عقل اور نہایت ہوشیاری و دانشمندی جانتے ہین اور اسکے ساتھہ باہم مفاخرت کرتے ہین اور جو انکا ہمرنگ و ہمدم و ہموضع نہین ہین
اوسکو ابلہ و احمق جانتے ہین یہ نہین جانتے کہ جو اس ذکر و فکر سے جسقدر غافل ہی او تنا ہی وہ عاقل ہی اور جتنا جو جال مین پہنسا ہی وہ اوسی قدر
احمق و جاہل بنا ہے قیامت کے دن کہ عیار ذات الصدور اور اظہار ہر مضمر و مستور کا روز ہے معلوم ہو جاویگا کہ کس کام مین تہے اور زندگانی
گرامی کو کس خسیس چیز مین ضائع کرکے عاقبت محمود کو تباہ و برباد کرو یا اللہم غفرا اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا واجرنا من خزی
الدنیا و عذاب الاخرۃ امین ثم امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین ❊ ہیچ کار کتب خوانیت نمی آید
زجمیع خاطر خود نسخۂ فراہم کن ❊ جراحتی بدلت گر رسیدہ است ای درد ❊ تو از گداختن خویش فکر مرہم کن ❊ **مسک الختام** اس بیان کہ رحمت
الہی وسیع ہے اور اوسکی نہایت و غایت نہین ہے اور اوسکا رحم و کرم اوسکے غیظ و غضب پر غالب ہے اس باب مین آیات و احادیث بکثرت
وارد ہین مگر تہوڑے سے یہان لکھے جاتے ہین تاکہ اللہ سبحانہ تعالی اپنے فضل جسیم و کرم عمیم سے ہم سب کا خاتمہ بخیر فرماوے اور عذاب برزخ
و نار سے نجات دے اللہم آمین ❊ اگر در دہد یک صلاے کرم ❊ عزازیل گوید نصیبے برم ❊ **آیات کریمات** ۱ ان اللہ لا یغفر
ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء اسمین سوائے شرک کے اور سب گناہون کی مغفرت کا امیدوار فرمایا ہی مگر مشیت کا خطرہ
لگا ہوا ہے ۲ و من یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما اسمین وعدہ دیا ہی کہ کوئی گناہ اور ظلم نفس کیون نہو مگر وہ بعد
توبہ و استغفار کے بخشدیا جاویگا ۳ کتب علی نفسہ الرحمۃ اگرچہ اللہ سبحانہ پر کوئی شئ واجب نہین ہی مگر اوسنے براہ رحم و کرم و تفضل رحمت
کو اپنی ذات مقدس پر واجب کر لیا ہے ۴ قال عذابی اصیب بہ من اشاء و رحمتی وسعت کل شئ فساکتبہا للذین یتقون و یؤتون
الزکوۃ والذین ہم بایتنا یؤمنون اسمین عذاب کو تو مشیت پر محمول فرمایا اور رحمت کو ہر شئ پر وسعت بخشی اور اوسکو مؤمنین متقین
کے لئے واجب ٹہیرایا ۵ وان ربک لذو مغفرۃ للناس علی ظلمہم وان ربک لشدید العقاب باوجود ظلم خلق کی مغفرت کو اونکے لیے
ثابت فرمایا اور مغفرت کو منکر ذکر کیا تاکہ عام ہو اور حرف تاکید اور لام سے اوسکی تاکید کی ۶ نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی
ہو العذاب الالیم اسکے اول جملہ مین بہ نسبت دوسرے کے زیادہ تر تاکید ہی کیونکہ اول تو بندون کو اپنی طرف مضاف کیا پہر ضمیر متکلم کی
تکرار کی پہر غفور و رحیم دو وصف اپنی ذات پاک کے ایسے ذکر فرمائے کہ اون مین غایت درجہ کی مغفرت و رحمت ہی اور دوسرے مین
عذاب کو اپنی طرف منسوب کیا اور اوسکو بصفت الیم موصوف فرمایا یعنی فی نفسہ اوسکا عذاب الیم ہی مگر غایت رحمت و مغفرت سے چاہے
تو سوائے مشرکون کے سب کو بخشدے اسلیے کہ یہ دونون وصف اسی کے مقتضی ہین ۷ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم

لاتقنطوا من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا انه هو الغفور الرحيم اسمین بندون کو ناامیدی رحمت سے منع کیا اور سارے گناہ بخشنے کا وعدہ فرمایا پہر وہی دو وصف غفور رحیم ذکر فرمائے جنسے شب و روز رحمت و مغفرت برس رہی ہے اور پورا پورا ظہور اون کا قبر و حشر مین ہوگا ۸ الذین یحملون العرش ومن حوله یسبحون بحمد ربهم ویومنون به ویستغفرون للذین امنوا ربنا وسعت کل شئ رحمة وعلما فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلك وقهم عذاب الجحیم ربنا وادخلهم جنات عدن التی وعدتهم ومن صلح من آبائهم وازواجهم وذریاتهم انك انت العزیز الحکیم وقهم السیئات ومن تق السیئات یومئذ فقد رحمته وذلك هو الفوز العظیم سبحان اللہ وفور رحمت آلہی تو دیکہو کہ ایک تو آپ غفور و رحیم ہے ہر شئ کو اوسکی رحمت سمائی ہوئی ہی اور علم اوسکا ہر چیز کو محیط ہے اسپر طرہ یہ ہوا کہ حاملین عرش برین مقربان بارگاہ رب العالمین ہر دم ہر لحظہ اپنے رب کی تسبیح کرتے ہین اور مؤمنین کے لئے کس خوبی و حسن ادا سے مغفرت مانک رہے ہین پہر مؤمنین ہی پر قناعت نہین ہے بلکہ اونکے آبا و اجداد و اولاد و احفاد کے واسطے جنات عدن مین داخل ہونیکا اور سیئات سے بچنے کا سوال کر رہے ہین اب اس سے زیادہ اور کیا رحم و کرم ہوگا ۹ والملئکة یسبحون بحمد ربهم ویستغفرون لمن فی الارض الا ان الله هو الغفور الرحیم اسمین ملائکہ کرام کا ذکر ہے کہ وہ اپنے رب کی تسبیح کرتے ہین اور زمین والون کیلئے مغفرت چاہتے ہین پہر وہی دو وصف غفور و رحیم بہ تنبیہ و تاکید ذکر فرمائی جو کہ غایت مغفرت و رحمت پر مشتمل ہین ✤ احادیث رحم و رافت

۱ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا فرماتے تہے کہ فرمایا اللہ عزوجل نے ای ابن آدم بیشک جبتک تو مجہے پکاریگا اور مجہسے امید رکہیگا تو مین تجہے بخشونگا اوس چیز پر جو تجہسے ہوئی اور مین پروا نہین کرونگا ای بیٹے آدم کے اگر پہونچ جاوین گناہ تیرے ابر آسمان تک پہر تو مجہسے مغفرت چاہی تو مین تجہے بخشدونگا اوس چیز پر جو تجہسے ہوئی اور مین پروانہ کرونگا ای ابن آدم اگر آوے تو میرے پاس زمین بہر گناہ لیکر پہر تو مجہسے ملے حال آنکہ تو کسی چیز کو میرے ساتہہ شریک نہ کرتا ہو تو مین آونگا تیرے پاس زمین بہر مغفرت لیکر رواہ الترمذی وقال حسن ۲ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان پر داخل ہوے اور وہ مر رہا تہا فرمایا تو اپنے آپ کو کس طرح پاتا ہی عرض کیا یا رسول اللہ مین اللہ سے امید رکہتا ہون اور بیشک اپنے گناہون سے ڈرتا ہون آپ نے فرمایا نہین جمع ہوتے خوف و رجا کسی بندے کے دلمین ایسی جگہہ مین یعنے مرتے وقت مگر عطا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو وہ چیز جسکی وہ امید رکہتا ہی اور امن دیتا ہی اوسکو اوس چیز سے جس سے وہ ڈرتا ہے رواہ الترمذی ۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی حسن ظن یعنی اللہ تعالی سے نیک گمان رکہنا عبادت سے ہے رواہ الترمذی ۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ عزوجل نے مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون جو اوسکو میرے ساتہہ ہی اور مین اوسکے ساتہہ ہون جس جگہہ وہ مجہے یاد کرتا ہی قسم ہی اللہ کی البتہ اللہ بہت خوش ہوتا ہی توبہ سے اپنے بندے کی ایک تمہارے سے کہ وہ اپنی گمی سواری کو جنگل مین پاوے اور جو شخص میری طرف بالشت بہر قریب ہوتا ہی تو مین اوسکی طرف ہاتہہ بہر قریب ہوتا ہون اور جو کوئی میری طرف ہاتہہ بہر قریب ہوتا ہے تو مین اوسکی طرف باع بہر قریب ہوتا ہون اور جسوقت وہ میری طرف چل کر آتا ہی تو مین اوسکی طرف دوڑتا آتا ہون رواہ البخاری و مسلم ۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم یہانتک خطا کرو کہ تمہاری خطائین آسمان کو پہونچ جاوین پہر تم توبہ کرو تو اللہ تمپر رجوع کریگا یعنی تمہاری توبہ قبول فرماویگا رواہ ابن ماجة باسناد جید ۶ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا فرماتے تہے کہ بندہ کسی گناہ کو پہونچا پہر اوسنے کہا یارب بیشک مینے گناہ کیا سو تو میرے لیے بخشدے اوسکے رب نے کہا میرے بندے نے جانا

کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اوسپر پکڑتا ہے اوسنے بخشدیا پہر وہ دوسرے گناہ کو پہونچا گئی بار ابوہریرہ نے یون کہا کہ پہر اوسنے دوسرا
گناہ کیا کہا یا رب مینے دوسرا گناہ کیا تو اوسکو مجہے بخشدے اوسکے رب نے کہا جانا میرے بندے نے کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ کو
بخشتا ہے اور اوسپر پکڑتا ہے بخشدیا واسطے اوسکے پہر ٹہیرا رہا جسقدر اللہ نے چاہا پہر وہ اور گناہ کو پہونچا گئی بار ابوہریرہ نے کہا کہ پہر اوسنے دوسرا
گناہ کیا کہا یا رب بیشک مینے گناہ کیا سو تو میرے لیے بخشدے اوسکے رب نے کہا میرے بندے نے جانا کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہونکو بخشتا ہے اور اونپر پکڑتا ہے
اوسکے رب نے فرمایا مینے اپنے بندیکے لیے بخشدیا سو چاہیے کہ کرے جو چاہے رواہ البخاری ومسلم ف بر درگہ دوست ہر گناہی بخشند + صد سالہ گنہ
بدآہی بخشند + عفو گنہم بنا توانی کردند + زینجاست کہ کوہ را بکاہی بخشند + ۷ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے بیشک اللہ قبول کرتا ہے توبہ بندے کی جبتک کہ اوسکو غرغرہ نہین لگا ہے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ۸ ابن مسعود رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے توبہ کرنے والا گناہ سے مثل اوس شخص کے ہے جسکے لیے کوئی گناہ نہین ہے رواہ ابن ماجۃ
والطبرانی ۹ عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اور میرے والد ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے میرے والد نے اونسے کہا کیا تمنے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ندامت توبہ ہے کہا ہان رواہ الحاکم ۱۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری اگر تم گناہ نہ کرو تو مقرر اللہ تمکو لیجاوے اور بیشک ایک ایسی قوم کو لاوے کہ گناہ
کرین پہر اللہ سے مغفرت چاہین تو وہ اونکی مغفرت کرے رواہ مسلم ف دارم گنہی ز قطرۂ باران بیشین + وز شرم فگندہ ام سر در پیش +
ناگاہ نداشند کہ مترس ای درویش + ما در خورِ خود کنیم و تو در خور خویش + ۱۱ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے جبکہ اللہ نے خلق کو پیدا کیا تو اوسنے اپنی کتاب مین لکہا وہ عرش پر اوسکے نزدیک ہے بیشک میری رحمت غالب ہو گئی ہے میرے
غضب پر اور ایک روایت مین یون ہے کہ سابق ہوئی میری رحمت میرے غضب پر رواہ مسلم ۱۲ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے کیے سو ننانوے تو اوسنے اپنے نزدیک روک رکہے اور زمین
مین ایک حصہ اوتار دیا پس اس حصے سے خلائق باہم رحم کرتی ہے یہانتک کہ دابہ اپنی کہر کو اپنے بچے سے اوٹہا لیتا ہے اس خوف سے
کہ وہ اوسکو پہونچے اور ایک روایت مین اور نسخے یون آیا ہے کہ بیشک اللہ کی سو رحمتین ہین اون مین سے ایک رحمت کو درمیان جن وانس
وبہائم وہوام کے اوتارا کہ اوسکے سبب سے وہ آپس مین مہربانی کرتے ہین اور اوسی وجہ سے باہم رحم کرتے ہین اور اوسی کی وجہ سے وحشی
اپنے بچے پر رحم کرتا ہے اور ننانوے رحمتونکو اللہ تعالی نے رکہ چہوڑا ہے کہ اونسے قیامت کے دن اپنے بندونپر رحم کریگا رواہ مسلم ۱۳ سلمان
فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ نے پیدا کین جسدن کہ آسمانون اور زمین کو پیدا کیا سو
رحمتین ہر رحمت مطابق اوس چیز کے کہ درمیان آسمان کے ہے زمین تک سو اونمین سے ایک رحمت کو زمین مین رکہا پس اوسکے سبب سے
والدہ اپنے بچے پر رحم کرتی ہے اور وحش وطیر بعض اونکا بعض پر جسوقت قیامت کا دن ہوگا تو اونکو اس رحمت سے پورا کریگا رواہ مسلم
۱۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر مومن اوس عقوبت کو جانے جو کہ نزدیک اللہ کے ہے
تو اوسکی جنت مین کوئی طمع نکرے اور اگر کافر اوس کو جانے جو کہ نزدیک اللہ کے ہے تو اوسکی جنت سے کوئی ناامید نہو رواہ مسلم ۱۵ ۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیدیون پر آئے ناگاہ ایک عورت قیدیونمین کی تلاش کر رہی تہی جسوقت کسی
بچے کو قیدیونمین پاتی تو اوسکو لے لیتی پہر اوسکو اپنے پیٹ سے لگاتی اور دودہ پلاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے فرمایا کیا تم اسکو دیکہتے

کہ یہ اپنے بچے کو آگ مین ڈالے گی ہمنے کہا نہین قسم ہے اللہ کی اوسپر وہ قدرت بہی رکہتی ہو کہ اوسکو نہ ڈالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مقرر اللہ بہت رحم کرنے والا اپنے بندونپر اس عورت سے اپنے بچے پر ہمراہ مسلم ان حدیثون کے سوا اور بہت حدیثین ہین بنظر طول کے اونکو اس جگہ ذکر نہین کیا رزقنا اللہ تعالی الخاتمۃ الحسنی واذاقنا حلاوۃ رضوانہ الاسنی وادخلنا برحمتہ وفضلہ دار النعیم ووقانا من عذاب البرزخ ونار الجحیم وصلی اللہ تعالی وسلم وبارک علی خیر خلقہ سیدنا محمد نبی الامی وعلی الہ وصحبہ وکل مومن تقی ومسلم نقی ومنبع صفی والمسئول ممن اطلع علی ہذا الکتاب من العلماء الاعلام والمشائخ العظام والمؤمنین والمؤمنات من ملۃ الاسلام ان یلحظوہ بعین العنایۃ ویسبلوا علیہ ذیل الرعایۃ ویصلحوا ما بدا فیہ من الخلل ویمحوا ما کان فیہ من العلل فقد ابی اللہ ان یصح الا کتابہ العظیم وان یسلم من النقص الا خطابہ الکریم ولنعم ما قیل ؎ اخا العلم لا تعجل بعیب مصنف + ولم یتحقق زلۃ منہ تعرف + فکم افسد الراوی کلاما بعقلہ + وکم حرف المنقول قوم صحفوا + وکم ناسخ اضحی لمعنی مغیرا + وجاء بشیئ لم یردہ المصنف + ولما بلغ بناء الکلام الی ہذا المقام عن لنا ان نختمہ بہذہ الابیات اقتداء ببعض الکرام وباللہ التوفیق وبیدہ حسن الختام سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ؎

الہی لئن لم تعف فالویل کلہ | لعبد مسیئ ذی ضلال وباطل
تعلم علما لیس فیہ بعامل | وکم قال من قول ولیس بفاعل

وان تنتقم من ظالم شر ظالم | فعدل اتی من عادل خیر عادل
و ان تعف منک العفو فضل انت بہ | سحائب جود جاد بالخصب هاطل

علی مجدب عطشان لہفان مقفر + فقیر الی غوث یغیث ووابل + واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ وصحبہ اجمعین امین۔ شنبہ ۲۳ صفر سنہ ۱۳۲۹ ہجری وقت زدن یک ساعت روز تمام شد

تمت بالخیر

خداوند تعالے کے فضل وکرم سے یہ کتاب نایاب جسکا ہر ایک ورق عبرت ناظرین اور بصیرت اہل یقین ہے ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ ہجری کو مطبع عاقلی بہوپال مین چہپکر سرکش دیدۂ اولی الالباب تاکین ہوئی ای زندہ دلان باخبر اس کتاب کے فصول وابواب شروع سے آخر تک حالات برزخ اور موت وروح کے بیان مین ایسی مشرح ومفصل ہین کہ اس جامعیت کے ساتہہ کوئی دوسری کتاب زبان اردو مین موجود نہین ہے جناب مترجم ومولف مدظلہ العالی کا مقصود یہ ہے کہ تمام اردو خوان اون مقامات برازخ وحالات ارواح سے مطلع ہو جائین جنکے ادراک سے اکثر کم استعداد محروم ہین بڑی بڑی کتب متقدمین جو عربی وفارسی کی اس بیان مین مشہور روزگار ہین اون سب کے مطالب ومضامین جناب مؤلف دام مجدہ نے ترجمہ کرکے اس کتاب مین داخل فرمائے ہین اب یہ کتاب حقیقت روح اور موت وبرزخ کے بیان مین ایسی مکمل اور جامع ہے کہ ناظرین کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت باقی نہین رہی بموجب اسکے لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین پروردگار عالم اس کتاب کو مقبول طبائع خاص وعام کرے اور مولف سراپا خیر وحسنات کو اجر جزیل دنیا وآخرت مین مرحمت فرمائے آمین ثم آمین

تمت

کتبہ مولوی عبد الرحیم صاحب لکھنوی بے بدل

از حافظ حفیظ اللہ خان امام کلان مسجد نور محل بن مولوی حسین خان صاحب مرحوم مغفور متوطن قدیم بھوپال

قطعہ تاریخ طبع طی الفراسخ

طرفہ احوال برازخ مین لکھی ہے یہ کتاب
دیکھنے والو بصد دیدۂ عبرت دیکھو

لیکن اس ڈھنگ کے تالیف ہی پہلی سنی
جس سے آئینہ ہی احوال برازخ دیکھو

فتنِ ماضی و مستقبل و حال ایک سے ایک
عبرت انگیز زیادہ ہین بعبرت دیکھو

جتنے آثار قیامت ہین جہانمین گزرے
اونکا ہے حال ہر اک جا بصراحت دیکھو

ایک اک لفظ سے پیدا ہین معنی سو سو
معجزہ تو نہین کہنا ہو کرامت دیکھو

کیا دل آویز ہین احوال زمانِ برزخ
تازہ ہو جائیگی اسلام کی حالت دیکھو

ق
سنو شمس کا مغرب سے نکلنا ہوگا
شان دیکھو مرے اللہ کی قدرت دیکھو

اے گنہگار وہی وقت ہے توبہ کر لو
بند ہو جائیگا پھر بابِ اجابت دیکھو

یہ برزخ کا نسخہ ہے قلم سے نکلا
اس مین ہے شانِ خدا شانِ رسالت دیکھو

واقعی سچ ہے کہ بےمثل لکھی ہے یہ کتاب
لطف تحریر سنو حسنِ عبارت دیکھو

گوہر بےمثل بہا مفت مین ہاتھ آتا ہے
اسکے عسرت پہ میری یُسر عنایت دیکھو

صفحہ صفحہ مین برزخ کے مضامین ہین لکھے
چشم دل کھول کے احوال برازخ دیکھو

آنکھ پڑتی ہے اگر لفظ و معانی کی طرف
عشق کہتا ہے ذرا حسن کتابت دیکھو

ہے کہین فتنۂ دوران کا مفصل احوال
کہین قسام فتن مین ہے فطانت دیکھو

یونتو ہر ایک کتاب اوسکے ہے بےمثل و نظیر
ایک پر ایک کو حاصل ہے فضیلت دیکھو

دیکھو لکھی ہین زمانیکی حوادث کیا کیا
اور پھر اوسپہ روایات کی صحت دیکھو

ہائے اوٹھ جائینگے دنیا سے حروفِ قرآن
ہائے گر جائیگی کعبہ کی عمارت دیکھو

بند ہو جائیگا دروازۂ توبہ جسدن
کیا سیاہ کارونکی ہو جائیگی نوبت دیکھو

پڑھتے ہی صور کا نام آیا کلیجہ منہ کو
پوری پڑھنے بھی نہ پایا تھا روایت دیکھو

کچھ نہ پوچھو ہے بیان حشر کا کیسا پُر درد
جان گدازی میری دیکھو میری رقت دیکھو

کہین آثار قیامت کہین حالِ محشر
لکھے ہین جملہ مطالب بصراحت دیکھو

اے خریدارو یہ اک وقت غنیمت جانو
ورنہ لٹ جائیگی جنت کی ریاست دیکھو

برگزیدہ لکھی تاریخ حفیظ اللہ نے
چھپ گیا عام حال علامات قیامت دیکھو
۱۳۲۹ھ

قطعہ تاریخ طبع کتاب طی الفراسخ حافظ غلام احمد صاحب فروغی مدرس فارسی ہائی اسکول جہانگیری بھوپال

کتاب نغز یہ طی الفراسخ
چھپی بار نخستین آگرہ مین
میان عاقل نے اسکو چھاپنے مین

تمام احوال برزخ کے ہے مرآت
خریدا خلق نے باصد مباہات
کیا زر خرچ اور کی صرف اوقات
فروغی طبع کی تاریخ اس کے

جناب ذوالفقار احمد نے کی ہین
رہا جب ایک بھی نسخہ نہ باقی
بصد خوبی ہوئی تیار چھپ کر
رقم کر چھپ گئی برزخ کے حالات

فراہم حال برزخ کے روایات
ہوئی چاروں طرف سے مانگ نرات
بفضلِ خالقِ ارض و سماوات

قطعہ تاریخ طبع طی الفراسخ منشی محمد یوسف خان صاحب بن عبد الواحد صاحب مرحوم ملازم دفتر انشاء

یہ ہے ذکر موتی و احوال برزخ
ہین اثبات ہین جسکے اقوال راسخ
لکھی خوب تاریخ یوسف نے اسکی
چھپی روح افزا یہ طی الفراسخ
۱۳۲۹ھ

قطعہ تاریخ منشی محمد عمر خان صاحب بن حافظ عبد اللہ خان صاحب مرحوم مغفور ملازم کتب خانہ ریاست بھوپال

مرتب شد کتابے آنکہ از وے
براہِ غیب پردازی بہ فرسخ
چو عمر سال تالیفش بجستم
دلم گفتہ بلا ہیچ لاتی برزخ
۱۳۲۹ھ

قطعہ تاریخ حافظ حسن علی خان صاحب بن حافظ محمد علی خان صاحب مرحوم مغفور ملازم مساجد بھوپال

مطالع کرو اس سے ہو ویگا ظاہر
کہ ثمرۂ عمل ہین بہشت اور دوزخ
حسن اسکے چھپنے کا گر سال چاہو
کہو دل نشین ہے یہ احوال برزخ
۱۳۲۹ھ

یہ کتاب حافظ حفیظ اللہ خان کے محنت و جان فشانی سے اللہ نے پوری طبع کرا دی ہر مسلمان دعاخیر سے یاد بندیکو فرما دین آمین ثم آمین

فہرست مطالب طی الفراسخ الی منازل البرازخ

تمت

الروض الممطور فی تراجم علماء شرح الصدور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ اولی من حمد واکرم من تفضل وارحم من قصد وعد المتقین الفوز فی الاخرۃ فبشری للموعود بما وعد والصلوۃ والسلام علی رسولہ وخاتم انبیائہ محمد خیر مولود نزل وجہ الارض ولد وعلی الہ وصحبہ وسائر اتباعہ الذین کلما ذکرت مناقبہم قال السامع اعد **امابعد** باعث تحریر اس مقالہ عجالہ کا یہ ہی کہ جب بحمدہ تعالی کتاب طی الفراسخ جو کہ ترجمہ مستقل کتاب شرح الصدور وروایات ثبیت اور اکثر شروح کی مع تحشی زائد سے تمام ہوئی تو خاطر فاتر مین یہ خطرہ گذرا کہ جناب سیوطی رحمہ اللہ نے کتاب شرح الصدور مین احادیث وآثار طبقات اربعہ کتب حدیث شریف کے ذکر فرمائے ہین اور مضامین تذکرہ قرطبی رحمہ اللہ کی تنقیح وتخریج کی ہے اور اکثر جگہہ صحت وحسن وغرابت وغیرہ کا پتا دیا ہے ذکر کیا ہی اور اکثر فوائد اور کتب سے ذکر کیے ہین جیسے کتاب الروح حافظ ابن قیم وغیرہ اسلیے یوں مناسب معلوم ہوا کہ جن علماء دین کی کتب سے اونہون نے احادیث وآثار نقل کیے ہین اونکے تراجم لکھے جائین کیونکہ تراجم گویا نسب مؤلفات ہوتے ہین ونیز بحکم عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ وقت ذکر صالحین کے رحمات وبرکات کا نزول ہوتا ہی او مصنفات حدیث شریف کے طبقات بھی بتادیے جائین اور کچھ اسماء رواۃ کا بھی ضبط ہو جائے بعض شراح حدیث شریف کا بھی ذکر آجائے تاکہ وقت مطالعہ کتاب کے بصیرت تامہ ہو ہر کتاب و مصنف کی قدر معلوم ہو جائے اونکے شرف ومزیت پر اطلاع ہو ہر ایک کی ولادت ووفات پر آگاہی ہو جائے راویون کے نام پڑھنے مین دقت نہو خلط ملط سے امن ملے اسلیے یہ چند فصلین اور ایک خاتمہ واسطے بیان امور مذکورہ کے لکھا گیا اگرچہ پوری تمنای دلی بسبب عدم تیسر مواد کے قوت سے فعل مین نہین آئی لیکن پھر بھی ایک جملہ صالحہ بالہ مجتمع ہوگیا اور جو کچھ باقی رہ گیا وہ تیسر اسباب پر محول کیا گیا اللہ سبحانہ کے نزدیک ہر عسیر یسیر اور ہر مشکل آسان ہے بالفعل یہ جو کچھ ہو گیا اسکی بھی امید نہ تھی مگر اوسنے اپنے فضل و کرم سے اسکو انجام کیا چونکہ اس رسالے مین اکثر علماء شرح الصدور کا ذکر و ترجمہ ہی اسلیے اسکا نام **الروض الممطور فی تراجم علماء شرح الصدور** رکھا اور اسکے مضامین کو چند فصول اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا

اور میرے ذہن سے دور تر ہے اور جسوقت مین کسی مسئلہ متعلق بحساب مین نظر کرتا ہون تو گویا کسی پہاڑ کے اوٹھانیکا قصد کرتا ہون بحمد اللہ
تعالی اسوقت میرے پاس آلات اجتہاد کے کامل ہو چکے ہین اور یہ بات بطریق تحدث بنعمت خدای تعالی کہتا ہون نہ بطور فخر کے
دنیا مین کون چیز ہے کہ اوسکا حاصل کرنا فخر مین طلب کیا جائے حالانکہ زمانہ کوچ کا قریب پہونچا بڑہاپا ظاہر ہوگیا عمر اطیب وخوشتر جا چکی
اگر مین چاہون کہ ہر مسئلے مین ایک تصنیف مع اوسکے اقوال وادلہ نقلیہ وقیاسیہ ومدارک ونقوض اور اوسکے جواب اور موازنہ درمیان اختلاف
مذاہب کے جو اوسمین ہے لکھون تو اسپر بفضل خدا قادر ہون نہ بحول وقوت اپنے کے فلا حول ولا قوۃ الا باللہ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
مینے شروع طلب مین علم منطق بہی کچھ پڑہا تہا پہر اللہ تعالی نے اوسکی کراہت میرے قلب مین ڈالدی اور مینے یہ بات سنی کہ ابن الصلاح نے
اوسکی تحریم کا فتوی دیا ہے تو مینے اس علم کو چہوڑ دیا اللہ تعالی نے اوسکے عوض مجکو علم حدیث عنایت فرمایا جو کہ اشرف علوم ہے میرے مشائخ
روایت مین سماعاً واجازتاً بہت سے ہین اونکو مینے ایک معجم مین جمع کیا ہے اونکی گنتی قریب ڈیڑہ سو کے ہے سماع روایت مین مینے کثرت نہین کی
اسلئے کہ اوس سے جو زیادہ تر اہم تہا اوسمین شغل کیا یعنی قرارت درایت میری مولفات اس دم تک یعنی تا زمانہ تالیف حسن المحاضرہ تین سو
کتاب کو پہونچ گئی ہین اور میری مصنفات کے نام یہ ہین انتہی بعد اسکے اپنی کتابون کا ذکر کیا ہے ہر علم مین یعنی تفسیر وحدیث وفقہ واجزای
مفردہ وفن عربیت وفن اصول وبیان وتصوف وفن تاریخ وادب یہ سب کتب نام بنام حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ مین مذکور ہین جس کسی
کو اونپر مطلع ہونیکا شوق ہو وہ اوسکی طرف رجوع فرمائے کاشغری نے اپنے طبقات مین سیوطی رحمہ اللہ کے ترجمہ مین لکہا ہے کہ سیوطی فرماتے تہے
کہ مینے تین سو شیخ سے علم لیا ہے اور اونکی ایسی عادت تہی کہ امرا وملوک کے پاس تشریف نہین لیجاتے تہے زہد کا طریقہ رکہتے تہے تالیف
پر متوجہ تہے اونکی مصنفات چہوٹی بڑی چار سو ساٹہہ کو پہونچی ہین اور اقطار واطراف زمین مین شرق سے غرب تک منتشر ومشتہر ہوئی اور
مسلمانون نے اونسے نفع پایا کتابت وقرارت منطق کو حرام ومکروہ جانتے تہے علماے عصر نے اونسے پچاس سوال کئے ہر سوال کے جواب مین
ایک رسالہ لکہا لوگ بسبب دعوی کرنے اجتہاد کے اونکے دشمن ہوگئے اونکی ایذا دہی اور نکالنے مین کوشش کی علماء عصر کے ہاتہہ سے
اونپر ہول وخوف بہت کچہہ ہوا کیونکہ اونکے نزدیک مدعی اجتہاد کا بعد ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کے مستحق تادیب کا ہے گویا محال کا دعوی
کرتا ہے ولیکن انبیاء واولیاء کو اس سے بہی زیادہ تر محنت وتکلیف پہونچی ہے اونہون نے علماء سے مناظرہ کیا بیان کیا کہ مجتہد مطلق اور
یہ اجتہاد ائمہ اربعہ پر ختم ہوگیا دوسرا مجتہد منتسب یعنی اپنے فتوون مین منتسب الیہ کی رای کا تبع ہے اور یہ نوع تا قیامت تک منقطع
نہین ہے وہ مدعی اسی قسم اجتہاد کے تہے اونہونے یہ نہین کہا کہ مین مجتہد مطلق ہون اور اسی لئے مذہب امام شافعی رضی اللہ عنہ کے ساتہہ
فتوی دیتے تہے اور ساتہہ مذہب اصحاب امام شافعی کے اور کہتے تہے کہ سائل مذہب سے پوچہتا ہے نہ میرے اجتہاد سے اور جس مسئلے کا کہ مین
جواب دیتا ہون اپنا کہڑا رہنا روز حساب کو اور اوس جواب کا پیش کرنا اپنے اوپر یاد کرتا ہون اپنے زمانے کے علماء پر سات سوال مقرر کئے تہے
کوئی بہی جواب نہ لکہہ سکا کاشغری ان سب سوالون کو لاکر کہتے ہین کہ حقیقت ان تمام سوالون کی یکسان ہے کہ واضع یا بنا الخ کا کون ہے وفات سیوطی رضی اللہ عنہ
کی ۹۱۱ سنہ ہجری مین ہوئی اٹہارہ دن دو مہینے اکسٹہہ سال کی عمر پائی یہ تو اتحاف النبلاء سے لکہا گیا اب وہ سنو جو علامہ ربانی قاضی محمد
بن علی شوکانی رحمہ اللہ نے بدر طالع مین اونکا حال لکہا ہے جناب توفیق دام مجدہ تاج مکلل مین بدر طالع سے نقل فرماتے ہین کہ
سیوطی رضی اللہ عنہ امام کبیر صاحب تصانیف ہین اپنے عصر کے اکابر علماء نے سائر امصار سے اونکو اجازت دی جمیع فنون مین بارز
ظاہر ہوئے اور اقران وامصار پر فائق ہوئے اونکا ذکر مشہور ہوا شہرہ اونکا دور تک پہونچا تصانیف اونکی مقبول ہوئین کی طرح اقطار واطراف مین

سائرداثر ہوئین لیکن وہ اس سے صحیح و سالم نہ رہے کہ کوئی حاسد اونکی فضل پر حسد نہ کرے اور کوئی منکر اونکی مناقب کا منکر نہ ہوئے کیونکہ سخاوی نے
جو کہ اونکی اقران سے ہین ضوء لامع مین اونکا ترجمہ مظلم و تاریک لکھا ہے غالب و اکثر اوس ترجمہ کا ثلب قطیع و سب شنیع و انتقاص اور غمط اونکی مناقب کا
صراحۃً و اشارۃً ہے یعنی اونکو عیب لگایا ہے تبرا کیا ہے برا کہا ہے کم کیا ہے اونکے فضائل و خوبیونکو حقیر بتایا ہے لاجرم سارے فضلای ہمعصر مین سخاوی کا یہی
داب و عادت ہے سخاوی کے اور سیوطی کے باہم ایسا تنافس و تحاسد ہوا کہ سیوطی نے ایک رسالہ لکھا اوسکا نام الکاوی لدماغ السخاوی
رکہا پس جو شخص ترجمۂ امام سیوطی پر ضوء لامع مین مطلع ہوا ہے اوسکو چاہیے کہ یہ بات خوب پہچان لے کہ وہ ترجمہ اونکی خصم سے صادر ہوا ہے جسکا قول اونپر مقبول
نہین ہے انتہی پہر اوس عبارت کو نقل کیا ہے جو سخاوی نے سیوطی کی ذم مین لکھی ہے اور کہا یعنی امام شوکانی نے کہ مین کہتا ہون کہ اس عبارت منقول
جو تحامل ہے اس امام پر وہ منصف پر مخفی نہین ہے کیونکہ سیوطی نے جو اپنے اوپر علم حساب کے مشکل ہونیکا اقرار کیا ہے یہ اوسپر نہین دلالت کرتا ہے جو سخاوی نے
ذکر کیا ہے کہ وہ ذکی نہ تھے اسلیئے کہ اس فن مین ذکی پر فتوح نہین ہوتا ہے مگر نادر جیسا کہ اب ہم اپنے ہمعصر والونمین مشاہدہ کر رہے مین اسی طرح جسوقت کسی
قائل نے اونسے کہا تھا کہ ہم تمہارے واسطے ہر فن والیکو فنون اجتہاد سے جمع کرین تو اونہون نے سکوت کیا کیونکہ صاحب فنون کثیرہ اونمین سے ہر ایک فن کی
تحقیق مین اوس درجے کو نہین پہونچتا ہے جسکو وہ شخص پہونچتا ہے جو تنہا اوسی فن مین مشغول رہتا ہے اس بات کو ہر شخص جانتا ہے ایسا ہی سخاوی کا یہ قول
کہ سیوطی نے یہ مسخ کیا یہ اخذ کیا سو یہ بھی کچھ عیب نہین ہے کیونکہ یہ ہمیشہ سے مصنفون کا داب چلا آیا ہے کہ پچھلا آتا ہے تو اپنے اگلے کی کتابون سے لیتا ہے مختصر کرتا ہے
یا واضح کرتا ہے یا اعتراض کرتا ہے یا اسکی مثل اور غرضین ہین جو تصنیف پر باعث ہوتی ہین وہ کون شخص ہے کہ کسی فن کی طرف قصد کرے جسمین
اوسکے اگلے نے تصنیف کی ہے پہر وہ اوسکی کلام سے اخذ نہ کرے اور یہ قول سخاوی کا کہ اونہون نے بعض تصانیف سیوطی کو ایک ورق مین دیکہا ہے یہ بہی
اوسکو مخالف نہین ہے جو سیوطی نے اپنی مصنفات کی گنتی ذکر کی ہے کیونکہ سیوطی نے یہ نہین کہا ہے کہ اونکی مصنفات تین سو مجلد پر زیادہ ہوگئی ہین بلکہ
اونہون نے تو یہ کہا ہے کہ وہ تین سو کتاب پر زیادہ ہوگئی ہین اور یہ اسم کتاب کا ایک ورق پر اور ورق سے زیادہ پر صادق آتا ہے اور یہ قول سخاوی کا
کہ سیوطی کثیر التصحیف والتحریف ہین سو یہ مجرد دعوی ہے برہان و دلیل سے خالی ہے یہ اونکی مؤلفات ہین پشت زمین پر اچھی طرح سے محرر و مہذب ہین خوب
طور پر متقن و محکم ہین بہر حال سخاوی کا قول سیوطی پر غیر مقبول ہے کیونکہ تم خوب جان چکے ہو کہ جرح و تعدیل کی امامون نے کہا ہے کہ قول اقران کا آپس مین
مقبول نہین ہے باوجود ظہور ادنی منافسہ کے پہر اوس جیسی منافست کا کیا ذکر ہے جو ان دونون آدمیونکی آپس مین ہے جسکی یہانتک نوبت پہونچی کہ بعض نے
بعض کی حق مین تالیف کی یعنی باہم رسالہ بازی ہوئی ایک نے دوسرے کی رد مین رسالہ لکہا کیونکہ اس سے کمتر منافست موجب عدم قبول ہوتی ہے سخاوی نے
رحمہ اللہ اگرچہ امام غیر مدفوع ہین یعنی اونکی امامت مانی ہوئی ہے کوئی اوسکو دفع نہین کر سکتا ہے لیکن وہ اپنے اکابر اقران پر بہت کچہ تحامل کیا کرتے ہین یعنے
زبردستی بتکلف رد و قدح بہت کرتے ہین چنانچہ اسبات کو وہ شخص خوب جانتا ہے جسنے اونکی کتاب ضوء لامع کو مطالعہ کیا ہے کیونکہ وہ اپنے معاصرین کے
واسطے کوئی وزن قائم نہین کرتے یعنی اونکو محض بے قدر جانتے ہین بلکہ غالب اونکی ہمعصر اونکی حط و قدح سے سلامت نہین رہتے ہین اور صرف اپنے مشائخ
و تلامذہ کی تعظیم کرتے ہین اور اونکی جنکو وہ پہچانتے نہین اون لوگونمین سے جو اول قرن نہم مین اونکی پیدا ہونیسے پہلے مر چکے ہین اونکی جو شہر مین نہین ہین
یا اوسکی جسکی خیر کی امید رکہتے ہین یا اوسکے شر سے خوف کرتے ہین رہے اقوال اون علماء کی جو موذن حط و قدح مین سیوطی پر جنکو سخاوی نے نقل کیا ہے سو سبب
اوسکا دعوی کرنا سیوطی کا ہے اجتہاد کو جیسے کہ خود اونہون نے اوسکی تصریح کی ہے اور یہ ہمیشہ سے لوگونکا داب رہا ہے اوس شخص کے ساتھ جو اوس رتبے تک پہونچ گیا
و لیکن ہمنے ترجمہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ مین تمکو یہ بتا دیا ہے کہ اللہ سبحانہ کی عادت جاری ہوئی ہے جیسا کہ اسپر استقراء دلالت کرتا ہے کہ جس شخص کے
ساتھ بسبب اوسکے علم و تصریح بالحق کی عداوت کی جاتی ہے تو اللہ تعالی اوسکی شان کو بلند کرتا ہے اور اوسکے محاسن و خوبیان بعد موت کے

منتشر ہوتی ہین اور اوسکا ذکر بلند ہوتا ہی اور لوگ اوسکے علم سے نفع لیتے ہین اور یہی حال صاحب ترجمہ کا ہوا کیونکہ اونکی مؤلفات اقطار و اطراف مین پہیل گئی اور قافلے بلند و پست زمین مین اونکو لیگئے اور اللہ تعالیٰ نے اونکے ذکر حسن و ثناء جمیل کو ایسا بلند کیا جو اونکے معاصرین مین سے کسی کیواسطے نہ ہوا والعاقبة للمتقین تجاوز الله عنہا جمیعا وعنا بفضلہ وکرمہ ولادت امام سیوطی رضی اللہ عنہ کی ۸۴۹ھ ہجری مین ہوئی اور ۹۱۱ھ مین وفات پائی انتہی رحمہ اللہ تعالیٰ رحمة واسعة ورضی عنہ وارضاہ وجعل الفردوس منزلہ ومأواہ آمین +

ترجمۂ سید محمد بن اسمٰعیل امیر مؤلف جمع التشتیت شرح ابیات التثبیت رحمہ اللہ تعالیٰ جناب توفیق دام مجدہ نے اتحاف النبلاء مین فرمایا ہے محمد بن اسمٰعیل بن صلاح امیر یمانی صنعانی امام کبیر بدر منیر محدث فقیہ اصولی متکلم ناظم ادیب مجتہد معقول و منقول مین بارع دقائق صاحب تصانیف مشہورہ ناصر سنن ماثورہ ناشر اخبار صحیحۂ مشہورہ اعلم علماء یمن یمیون سے صاحب ریاست و امارت تھے فروع احکام مین کبھی تقلید نہین کرتے تھے اپنے اجتہاد پر عمل کرتے تھے علوم حدیث وغیرہ شیخ عبد القادر بن علی بدری اور شیخ عبد الرحمن ابن ابی الغیث شافعی مدنی خطیب مدینۂ منورہ وغیرہم سے اخذ کئے اور ایک خلق کثیر نے اونسے اخذ کیا اونمین سے یہ لوگ ہین سید امام عبد القادر بن احمد بن ناصر اور اونکے بیٹے سید عبد اللہ بن محمد امیر اور لطف الباری بن احمد ورد اور شیخ علامہ ناصر بن حسین الحبشی اور شیخ عبد الخالق مزجاجی زبیدی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ فقہ و حدیث مین انکی تصانیف بذریعہ محققانہ ہین بعض تصانیف مین ابحاث لطیفہ و ایرادات نفیسہ کئے ہین اپنے علماء عصر کے بہت سے سوالونکے جواب مستقل جزؤن مین لکھے اصل انکی فرقۂ زیدیۂ صنعاء سے ہی یہ جبکہ مرتبۂ اکمال علوم و فنون کو پہونچے اور اس فرقے کے مذہب کا بطلان دریافت کیا تو مذہب اہل سنت و جماعت کی طرف انتقال کیا اور اونکے ائمۂ مجتہدین سے ہوئے خلائق کا مرجع تھے ایک عالم کثیر نے اونسے نفع پایا شیخ ابو الحسن سندی مدنی بہی اونکے شیوخ مین سے ہین انکی توالیف بہت ہین مجتہدانہ کلام کرتی ہین غایت انصاف و صواب کی رعایت فرماتے ہین منجملہ انکی تصانیف کے یہ کتابین ہین شرح جامع صغیر سیوطی دو جلد سبل السلام شرح بلوغ المرام دو مجلد کلان اسبال المطر شرح قصب السکر نظم نخبة الفکر فی علم الاثر ثمرات النظر فی علم الاثر توضیح الافکار شرح تنقیح الانظار علوم حدیث مین یواقیت فی المواقیت النہر المورود فی الکلام علی آیة ہود یعنی یا ارض ابلعی ماءک الخ . اسمین اکیس نوع علم بدیع کی ذکر کئے ہین افادة الامہ باحکام اہل الذمہ ارشاد النقاد الی تیسیر الاجتہاد ہدایة المرتاب الی صحة نیة العبادات منیل الثواب و دفع العقاب رفع الاستار لابطال ادلة القائلین بفناء النار اسمین ابن عربی پر رد کیا ہے القول المبین فی قبول عطیة السلاطین اسکے سوا اور کتب ہین محرر سطور نے اکثر ان کتب کو اونکی دستخط خاص کی لکھی ہوئین سفر حج مین دیکھین اور اونسے حاصل کیا اونمین سے بعض میرے پاس موجود ہین یہ تین واسطے سے سلسلۂ سند حدیث مین میرے شیوخ سے ہین پہر اونکے بعض اشعار کو ذکر کیا ہے ۱۱۸۲ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی پہر تاج مکلل مین بدر طالع سے یون نقل فرمایا ہے کہ سید بن اسمٰعیل بن صلاح امیر الکحلانی ثم الصنعانی امام کبیر مجتہد مطلق ۱۰۹۹ھ ہجری کو کحلان مین پیدا ہوئے پہر اپنے والد کے ہمراہ مدینۂ صنعاء کی طرف نقل کر آئے اور علماء صنعاء سے اخذ کیا یعنی علم اونکے طرف رحلت کی وہان کے اور مدینہ منورہ کے اکابر علماء پر حدیث شریف پڑہی جمیع علوم مین فائق ہوئے اقران و امثال پر بڑہ گئے صنعاء مین متفرد بہ ریاست علم ہوئے اجتہاد کا اظہار کیا عامل بادلہ ہوئے تقلید سے نفرت کی جن آراء فقہیہ پر کوئی دلیل نہ تہی اونکو زیف اور کہوٹا کیا ہمراہ اپنے اہل عصر کے خطوب و حوادث و محن واقع ہوئے اللہ تعالیٰ نے اونکے کید و مکر سے اونکو محفوظ رکہا اور اونکی شر سے اونکی کفایت کی امام منصور نے جامع صنعاء مین خطابت کا اونکو متولی کیا ہمیشہ علم کو تدریس و افتاء و تصنیف سے پہیلاتی رہی عامہ نے اونکو نصب یعنی خروج کے ساتھہ متہم کیا اسپر یون استدلال کیا کہ وہ امہات یعنی کتب صحاح ستہ اور باقی کتب حدیث پر جمے ہوئے ہین جو کچہہ اونمین ہی اوسپر عمل کرتی ہین اور جو شخص یہ کام کرتا ہی اوسکو عامہ متہم بخروج کرتی ہین خاصکر جبکہ وہ سنن نماز سے کوئی شی کرے جیسے رفع یدین و ضم یدین اور مثل اسکی کیونکہ وہ اوس سے نفرت کرتے ہین اور اوسکے دشمن ہو جاتے ہین اور اوسکے واسطے کوئی وزن قائم نہین کرتی یعنی محض بی قدر سمجہتے ہین اور جو شخص

ایسا ہونیکی وجہ یہ ہوتی ہین حالانکہ اونکو کتابین نہین جنکو معارف علمیہ سے کچہہ تعلق نہین ہے کیونکہ وہ تو ہر چیز مین اونکے پیچہے ہوجاتے ہین جسوقت کوئی شخص جسکی ہیئت اہل علم کی ہوتی ہے اون سے کہتا ہے کہ یہ امر حق ہے تو وہ کہتے ہین حق ہی اور اگر کہدیتا ہی کہ باطل ہے تو وہ کہتے ہین باطل ہی گناہ تو اوس جماعت کا ہی جنہون نے کتب فقہ سے کچہہ پڑہا ہی اور اوسمین امعان وغور نہین کیا ہی اور اوسکے سوا اور کچہہ نہین جانا پہچانا ہی اونہون نے بسبب اپنی قصور کے یہ گمان کیا ہی کہ اوس مین سے کسی شئی کی مخالفت شریعت کی مخالفت ہے بلکہ قطعیات شریعت سے کسی قطعی کی مخالفت ہی باوجود اسکی کہ وہ اونہین کتابونکو پڑہتے ہین کہ اکابر و اصاغر ائمہ نے اوس بات کی مخالفت کی ہی کہ اون کتب کے مصنفونکی مختار ہی ولیکن وہ حقیقت کو نہین سمجہتے اور نہ راہ کیطرف راہ پاتے ہین بلکہ جسوقت اونکے معاصرین مین سے کوئی بہی رتبہ اجتہاد کو پہونچتا ہی اور اپنے اجتہاد سے کسی شئی کی مخالفت کرتا ہے تو اوسکو دین سے خارج ٹہیراتے ہین اور غالب اونپر یہی ہے کہ یہ بات کچہہ مقاصد دینی کے سبب سے نہین ہی بلکہ دینوی منافع کیواسطے ہوتی ہی جو شخص اون مین تامل و غور کرتا ہی اوسکو یہ امر ظاہر ہوجاتا ہی اور وہ دینوی مقصد یہ ہین کہ لوگون مین یہ بات شایع ہوجائے کہ جو شخص اکابر علما پر انکار کرتا ہی اور اون کے اجتہادات کا جو مخالف مذہب ہین تو وہ خالص شیعہ سے ہوتا ہی اور یہ شہرت غالباً منافع فوائد دنیا سے کسی شئی کا فائدہ دیتی ہی اسلیے وہ اکابر علما کے خاطی قرار دیتے ہین ہمیشہ قائم و ثائر رہا کرتے ہین اور نصب و خروج و مخالفت اہل بیت کی اونکو تہمت لگایا کرتے ہین پہر عام لوگ اسکو منکر حق گمان کرتے ہین اور اوس منکر کی تعظیم و توقیر فرماتے ہین کیونکہ اونکی عقلون پر اوسکے قول کی سچائی چل گئی اور اوسکو خیال کرتے ہین کہ وہ اون لوگون سے ہے جو کہ مذاہب ائمہ سے دفع کیا کرتے ہین اور اگر حقیقت حال کا کشف کرین تو اوس منکر کو پائین کہ مذہب ائمہ اہلبیت کا مخالف وہی ہی بلکہ وہ اونکے اجماع سے خارج ہی کیونکہ اون سبنے تقلید کو حرام کیا ہی اوس شخص پر جو مرتبۂ اجتہاد کو پہونچ گیا ہی اور اوسپر واجب کیا ہی کہ وہ خود اپنی رای کا اجتہاد کرے اور اسکو مسئلہ دون مسئلہ کے ساتہہ خاص نہین کیا ہی ولیکن متعصب نابینا ہوتا ہی اور مقصر صواب کیطرف راہ نہین پاتا اور نہ اپنے اعتقاد سے خارج ہوتا ہی مگر جسوقت کہ وہ اہل عقل سے ہو باوجود اسکے کہ مسئلہ تحریم تقلید کا مجتہد پر اون کتابون مین لکہا ہوا ہی جنکو چہوٹے طلبہ پڑہتے ہین بڑے طلبہ کا کیا ذکر ہے صاحب ترجمہ کی خاصہ و عامہ سے بہت اتباع ہوئی اونکے اجتہاد پر عمل کیا اور اسکو ظاہر کیا اور اونپر کتب حدیث کو پڑہا اور وہ ہمیشہ خاصہ و عامہ مین انکو پہیلاتے رہے مخالفون نے جو اونکو دہمکایا ہی دیا اوسکی کچہہ پروا نکی اس اثنا مین بڑے فتن واقع ہوئے اللہ تعالی نے اونکی شر سے اونکو بچایا انکی مصنفات حافلہ جلیلہ ہین منجملہ اونکے سبل السلام ہی اسکو مغربی کے بدر تمام سے مختصر کیا ہی اور منحۃ الغفار اسکو جلال کے ضوء النہار پر حاشیہ ٹہیرایا ہی اونہین سے ایک عدہ ہی اسکو ابن دقیق العید کی شرح عمدہ پر حاشیہ کیا ہی اور اونہین سے شرح تنقیح ہی علوم حدیث مین اسکے سوا اور اونکی مصنفات ہین اور بہت سے مسائل کو علحدہ تصنیف کیا کہ اگر وہ جمع کیجاوین تو کئی مجلد مین آئین انکے شعر فصیح منسجم ہوتے اور انکی غالب اشعار مباحث علمیہ مین اور اشعار عصر سے اظہار درد و حزن اور اونکی رد مین ہوتے تہے حاصل یہ ہے کہ وہ اون ائمہ سے تہے جو معالم و آثار دین کی تجدید کرتے ہین **حکایت** امام ربانی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ مینے اونکو سنہ ۱۲۰۰ ہجری مین خواب مین دیکہا کہ وہ پیدل چل رہے ہین اور مین سوار ہون ایک جماعت مین جو میرے ہمراہ ہی جب مینے اونکو دیکہا تو مین سواری سے اوتر پڑا اونکو سلام کیا پہر میرے اور اون کے درمیان مین بات چیت ہوئی اوس میں یہ یاد رکہا مجہسے فرمایا دقق الاسناد وتانق فی تفسیر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسوقت میرے دل مین یہ خطرہ گزرا کہ وہ اوس بات کیطرف اشارہ کرتے ہین جسکو مین قرارت بخاری مین کیا کرتا ہون جو کہ جامع مسجد مین ہوتی ہی اور اوس قرارت مین ایک جماعت علما کی حاضر ہوتی ہی اور عوام سے ایک عالم بیشمار جمع ہوتا ہے سو مین بعض اوقات الفاظ حدیثیہ کی اس طور پر تفسیر کرتا ہون جسکو عوام حاضرین سمجہین مینے ارادہ کیا کہ کہون کہ ایک جماعت حاضر ہوتی ہے وہ بعض الفاظ عربیہ کو نہین سمجہتے تو بہتون نے مجہسے مباذنت کی اور میرے کلام کرنے سے پہلے فرمایا کہ مینے معذور جان لیا کہ تجہہ پر ایک جماعت پہنچتی ہی اور اون مین عامہ ہین ولکن دقق الاسناد وتانق فی تفسیر

کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اسوقت اونسے اہل حدیث کا پوچھا کہ اون کا کیا حال ہی آخرت مین فرمایا کہ وہ اپنی حدیث کی سبب جنت کو پہونچ گئے یا اپنی حدیث کے سبب سے رحمن کے روبرو پہونچ گئے شک میری طرف سے ہی پھر یہ بکار عالی روئے اور مجھے چمٹا لیا اور مجھسے مفارقت کی پھر مینے بعض معبرین سے اسکو بیان کیا اور بکار وضم کی تعبیر پوچھی کہا ضرور تیرے لیے کچھ امتحان جاری و واقع ہوگا اوس امتحان سے جو اونکے لیے ہوا تھا پھر بعد اس خواب کے عجائب و غرائب واقع ہوئے اللہ تعالی نے اونکو شر سے کفایت فرمائی تیسری شعبان ۱۱۸۲ھ مین اونکی وفات ہوئی بعض لوگون نے نظم کی تو یہ مصرع نکلا ع محمد فی جنان الخلد قد حل کا شعرا عصر نے اونکے مرثیے لکھے اور اونپر تاسف کیا انکے تلامذہ نبلاء علماء مجتہد ہوئے منجملہ اونکے ایک سید علامہ عبد القادر کوکبانی دوسرے قاضی احمد قاطن تیسرے علامہ احمد بن ابی الرجال ہین انکے سوا اور ہین جنکو حصر احاطہ نہین کرسکتا ہی ان کے والد منجملہ اون فضلاء کے تھے جو دنیا مین زاہد عمل مین راغب ہوتے ہین اور عارف بھی تھے شعر عمدہ کہتے تھے ۱۱۴۲ھ مین اون کا انتقال ہوا اور اونکے فرزند صاحب ترجمہ اوسوقت تہارہ مین تھے انتہی حاصلہ تمام ہوا بیان تاج مکلل کا ترجمہ مولانا رفیع الدین مرادابادی رحمہ اللہ تعالی مؤلف قصر الآمال بذکر الحال والمآل حاجی رفیع الدین خان مرادآبادی بن فرید الدین خان رحمہما اللہ تعالی فضلاء معتبرین ہند سے تھے علم حدیث مولوی خیر الدین سورتی تلمیذ شیخ محمد حیات سندی رحمہ اللہ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا اور بیعت طریقت شیخ محمد غوث لاہوری رحمہ اللہ سے کی اور سعادت حج و عمرہ سے مشرف ہوئے اس باب مین ایک کتاب لکھی اوسکا نام حالات الحرمین رکھا انکو حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی رضی اللہ عنہ سے علوم کا مذاکرہ اور منطوق و مفہوم کا استفاضہ اور مشکل مسائل تفسیر و حدیث کے اونسے پوچھتے تھے اور اومین بال کی کھال نکالا کرتے تھے انکی تصانیف بہت ہین از انجملہ یہ کتب ہین قصر الآمال بذکر الحال والمآل سلوۃ الکئیب بذکر الحبیب ترجمہ عین العلم شرح اربعین نووی کنز الحساب تذکرۃ المشائخ کتاب الاذکار تذکرۃ الملوک شرح غنیۃ الطالبین تاریخ افاغنہ انکے سوا اور کتابین ہین انتقال ان کا بلدۂ مرادآباد مین پانزدہم ذیحجہ بمرض استسقا ۱۲۱۸ھ ہجری مین ہوا رحمہ اللہ تعالی کذا فی اتحاف النبلاء ترجمہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ مؤلف تذکرۃ الموتی والقبور قاضی صاحب مرحوم اولاد سے شیخ جلال الدین کبیر اولیاء چشتی کے ہین انکا نسب عالی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک منتہی ہوتا ہی علوم عقلیہ و نقلیہ مین تبحر تام رکھتے تھے فقہ و اصول مین مرتبۂ اجتہاد کو پہونچے تھے ایک کتاب مبسوط فقہ مین لکھی ہی اوسمین مجتہدین اربعہ رضی اللہ عنہم کے ماخذ و دلائل و مختار کو ہر مسئلے مین بیان فرمایا ہی اور جو کچھ اونکے نزدیک اقوی ثابت ہوا اوسکو ایک رسالہ جداگانہ ماخذ الاقوی نام مین لکھا ہی اصول مین بھی اپنے مختارات کو تحریر کیا ہے ایک تفسیر طولانی لکھی اوس مین اقوال قدماء مفسرین کو اور تاویلات جدیدہ کو جن کے ریشش مبدا فیاض سے اون کے لطیفۂ روحانی پر ہوئی جمع کیا ہے تصوف و تحقیق معارف حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مین کئی رسالے تحریر فرمائے اون کے ذہن کی صفائی طبیعت کی جودت فکر کی قوت عقل کی سلامتی زائد الوصف تھی طریقہ شیخ محمد عابد سے اخذ کیا فرط سرعت و شوق و صول سے تمام سلوک کو بچاس توجہ مین انتہا کو پہنچایا اٹھارہ برس کی عمر تھی کہ علم ظاہر کی تحصیل سے فراغت پائی خدمت مین حضرت میرزا جان جان رضی اللہ عنہ کی پہونچی ملقب بعلم الہدی حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ قاضی صاحب کو بیہقی وقت فرمایا کرتے تھے ایام تحصیل مین تین سو پچاس کتابون کا سوائے کتب تحصیل کے مطالعہ کیا سات برس مین شیخ جلال لیے سے اجازت اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے تربیت و بشارت مین پائی حضرت میرزا مظہر

فرمانے تھے در دلِ فقیر مهابت ایشان می آید از روی صلاح و تقوی و دیانت ترویج شریعت منور طریقت ملکی صفت اند ملائکہ تعظیم ایشان میکنند بیفر مودند اگر خدای تعالی روز قیامت از بندہ بپرسد کہ بدرگاہ ما چہ تحفہ آوردی عرض کنم ثناء اللہ پانی پتی را او قات کو طاعت و عبادات سے معمور رکھتے تھے ایک سو رکعت نماز وظیفہ مقرر فرمایا تھا ایک منزل قرآن شریف کی تہجد مین پڑھتے تھے قضا کا منصب اختیار کیا او زاوسکا حق جیسا کہ چاہئے بجالائے قاضیون کے رسوم متعارفہ اون سے ظاہر نہین ہوتے تھے اونکے اصحاب سے پیر محمد اور سید محمد و کمیسیا اونکی صحبت مین ہونچکر طریقت کی نسبتون سے فائز ہوئے مدۃ العمر افاضہ کمالات ظاہر و باطن و اشاعت علوم و فصل خصومات و افتاء سوالات و حل معضلات مین مصروف رہے علم تفسیر و فقہ و کلام و تصوف مین ید طولیٰ رکھتے تھے اونکی کتب مولفہ بہت ہین اور سب کیسب نافع و مفید و مقبول و مشہور ہین الا بد منہ بزبان فارسی فقہ مین تذکرۃ الموتی و القبور تذکرۃ المعاد تفسیر مظہری سات جلد رسالہ حرمت متعہ و حرمت سرود حقوق الاسلام شہاب ثاقب ارشاد الطالبین وصیت نامہ اونکے سوا اور کتابین بھی ہین تعداد زیادہ جہیت شریف مین سلوک و روایت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رضی اللہ عنہ سے رکھتے تھے اون کے کمالات و فضائل اس سے زیادہ ہین کہ اس مختصر مین سمائین علماء حنفیہ مین کم کوئی شخص مثل اونکے تحقیق و انصاف و عدم تعصب مذہب و اتباع دلیل مین اس سرزمین ہند اوٹھا ہوگا وفات غرہ رجب ۱۲۲۵ ہجری مین ہوئی اونکی تاریخ وفات قرآن شریف سے یہ آیت کریمہ ہی فہم مکرمون فی جنت النعیم لفظ جنات اس تاریخ مین بدون الف موافق رسم خط قرآنی کے ماخوذ ہے کذا فی اتحاف النبلاء ترجمہ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ تعالے

مؤلف کتاب الروح جناب توفیق رحمہ اللہ نے اتحاف النبلاء مین فرمایا کہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن حریز بن قیم زرعی دمشقی حنبلی امام عالم کامل فقیہ اصولی نحوی مفسر محدث حافظ حجہ متقن مفنن متکلم تھے انکی ولادت ۶۹۱ ہجری مین ہوئی تقی الدین سلیمان اور ابو بکر بن عبد الدائم اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ حرانی رحمہ اللہ اور شہاب نابلسی عابر اور فاطمہ بنت جوہر اور عیسی مطعم اور ابن شیرازی اور اسمعیل بن مکتوم اور ایک جماعت کبار علماء پر سماعت کی ابن رجب نے اپنے طبقات مین کہا ہے کہ مذہب مین تفقہ کیا فتوی دیا اور فائق ہوئے علوم اسلام مین تفنن کیا تفسیر و اصول دین کے عارف تھے لا یجاری وفیہا الیہ المنتہی حدیث و معانی و فقہ و دقائق استنباط کے عالم تھے لا یلحق فی ذلک فقہ و اصول و عربیت و ادب خوب جانتے تھے و لہ فیہا الید الطولیٰ علم کلام و علم سلوک و کلام اہل تصوف اور اونکے اشارات و دقائق کو جانتے پہچانتے تھے اونکو ہر فن مین ان فنون سے دستگاہ تام تھی صاحب عبادت و تہجد و طول صلواۃ تا غایت قصوی تھے تالہ و لہج بذکر و شغف بمحبت و انابت و افتقار الی اللہ و انکسار للہ مین رہتے اور سکے آستانہ عبودیت پر پڑے رہتے میٖں ان امور مین اونکی مثل نہین دیکھا اور نہ زیادہ تر وسیع اونسے علم مین دو نہ معانی قرآن شریف و سنت مطہرہ و حقائق ایمان کا زیادہ تر اونسے جاننے والا دیکھا وہ کچھ معصوم نہ تھے لیکن اونکے کام مین اونکا مثل دیکھا نہین گیا بار ہا حج کیا اور مکہ معظمہ مین مجاور رہے سکے والے اونکی شدت عبادت و کثرت طواف سے تعجب کرتے تھے مین ایک برس سے زیادہ اونکی وفات سے پہلے اونکی مجالست کا ملازم رہا قصیدہ نونیہ طویلہ جو کہ سنت مین ہے اوسکو اونسے سنا اور اونکی دوسری تصانیف سے بھی بہرہ مند ہوا خلق بیشمار نے اونسے علم اخذ کیا حالت حیات مین اونکے شیوخ کے یہانتک کہ انتقال کیا فضلای زمان اونکی تعظیم کرتے تھے اور اونکی شاگردی سے ناز کرتے تھے ابن الہادی وغیرہ اونکے شاگردون سے ہین قاضی برہان الدین زرعی نے کہا ما تحت ادیم السماء اوسع علما منہ یعنی آسمان کے نیچے اونسے زیادہ تر وسیع علم مین کوئی نہین ہے مدرسہ صدریہ مین درس کہا اور جوزیہ مین ایک مدت امامت کی اور اپنے ہاتھ سے اس قدر لکھا کہ کثرت کی وجہ سے اوسکا بیان نہین ہوسکتا ہے علم و کتابت و مطالعہ کتب و تصنیف و جمع کتب کی بہت محبت رکھتے تھے کتب سے جو کچھ اونہون نے انتخاب کیا وہ ہرگز اونکے غیر کو حاصل نہین ہوا بارہا اونکو محنت پہونچی اور ایذا دی

گئے مرتبہ آخر مین اونکو شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کے ساتھہ قلعہ مین اونسے جدا قید کیا اس مدت مین قرآن شریف کی تلاوت کا بتدبر و تفکر شغل رکھتے تھے
قرآن شریف سے خیر کثیر اونپر مفتوح ہوئی اور ایک حصۂ عظیم اذواق و مواجید صحیحہ سے اونکو حاصل ہوا اور اوسکی وجہ سے اہل معارف کے علوم مین
کلام کرنے پر اور اونکے غوامض و باریکیون مین داخل ہونے پر اونکو تسلط حاصل ہوا چنانچہ اونکی تصانیف ان باتون سے مالامال ہے بعد وفات
ابن تیمیہ کے انکی رہائی قید سے ہوئی تمام ہوا کلام ابن رجب رحمہ اللہ کا حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے درر کامنہ مین بذیل انکے ترجمہ کے لکہا ہے
کہ اونہون نے عربیت کو ابن فتح اور مجد تونسی سے اور فقہ کو مجد حرانی اور ابن تیمیہ سے پڑہا انکے والد کو فرائض مین دستگاہ تھی یہ علم اونسے
اخذ کیا اور اصول کو صفی ہندی اور ابن تیمیہ سے حاصل کیا جری الجنان والقلب واسع العلم تھے خلاف و مذاہب سلف کو خوب جانتے تھے
ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی محبت اونپر یہانتک غالب ہوئی تھی کہ کسی چیز مین اونکے اقوال سے باہر نہین جاتے تھے بلکہ سارے اقوال مین اونکا انتصار
کرتے تھے اونکی کتابونکی تہذیب کرنیوالے اور اونکے علم کے نشر کرنیوالے یہی انکو نزدیک امرای مصر کے خط وافر تہا انکی اہانت ہوئی شہر مین اونٹ پر
تشہیر کئے گئے دُرّہ سے مارے گئے بعد اسکے ابن تیمیہ کے ساتھہ قلعہ مین قید ہوئے ابن تیمیہ کا جب انتقال ہوگیا تو انکو رہا کردیا و کان ینال من
علماء عصرہ وینالون منہ یعنی یہ علماء عصر کو برا کہتے تھے وہ انکو برا کہتے تھے ذہبی نے مختصر مین کہا ہے کہ خلیل علیہ السلام کی قبر کے واسطے سفر
کرنیکا انکار کیا اس سببسے ایک مدت قید رہے اشتغال و نشر علم کے واسطے متصدر ہوئے ولیکن امور پر جری اور اپنی رای کے ساتھہ معجب تھے
انکی مدت ملازمت ساتھہ ابن تیمیہ کے زمانۂ عود سے مصر سے تا وفات انکی تھی ابن کثیر نے کہا لازم استغفال رات دن کثیر الصلواۃ والتلاوۃ حسن الخلق
کثیر التودد لا یحسد ولا یحقد و کینہ تہے بعد اسکے کہا کہ مین اپنے زمانے مین نہین پہچانتا ہون کسی کو اہل علم سے کہ وہ عبادت مین اونسے اکثر ہو نماز کو بہت
لنبی پڑہتے اور رکوع و سجود دراز کرتے تہے لوگ مسئلۂ طلاق کے فتوی دینے کے سببسے لو انکا قصد کرتے تھے یہانتک کہ درمیان اونکے اور ابن
سبکی کے اس باب مین لڑائی ہوگئی جب نماز صبح کی پڑھ چکتے تو اپنی جگہ پر بیٹھے کے سورج بلند ہونے تک ذکر اللہ کیا کرتے تھے اور کہتے کہ یہ
میری غذا ہے اگر مین یہ نہ کرون تو میرے قوی ساقط ہو جائین اور کہتے کہ بالصبر والفقر تنال الامامۃ فی الدین یعنی امامت دین مین صبر و فقر سے
ملتی ہے اور یہ بہی فرماتے لابد للسالک من ہمۃ تسیرہ و ترقیہ و علم یبصرہ و یہدیہ یعنی سالک کو ذرا سی ہمت ضرور ہے کہ وہ اسکو ترقی
دے اور علم کہ وہ اوسکو بصیرت دے بینا کردے اور راہ بتائے کتابین جمع کرنے کا اتنا شوق تھا کہ اسقدر جمع کی تہین کہ اونکا حصر نہین ہوسکتا
یہانتک کہ انکے بعد اونکی اولاد نے زمانہ دراز تک اونکو فروخت کرکے صرف کیا سواے چند کتب کے کہ اونکو منتخب کرکے اپنے پاس رکہا بعد اسکے
صاحب اتحاف دام مجدہ نے طبقات حافظ ابن رجب سے اونکی تصانیف کا ذکر کیا ہے اکتالیس کتابین نام بنام بتائی ہین وفات انکی وقت
عشاء آخر کے لیلۃ الخمیس تیئسوین رجب ۷۵۱ھ ہجری کو ہوئی دوسرے دن جامع جراح مین بعد ظہر کے نماز جنازہ پڑہکر مقبرۂ باب صغیر مین دفن کیا
خلق کثیر نے اونکی متابعت کی منامات کثیرۂ حسنہ اونکے واسطے دیکہے گئے اپنے مرنے سے پہلے شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کو خواب مین دیکہا تھا
اور اپنی منزل و مرتبہ سے پوچہا تھا اونہون نے انکے علو رتبے کا فوق بعض اکابر کے اشارہ کیا اور فرمایا کہ تو قریب تھا کہ ہمارے ساتھ ہو ولیکن
تو اب طبقۂ ابن خزیمہ مین ہے انتہی حافظ ابن حجر نے انکی تصانیف مین اغاثۃ اللہفان فی مصائد الشیطان اور قضاء قدر اور کتاب الروح کو
بہی ذکر کیا ہے اور کہا ہے کانت جنازتہ حافلۃ جدا و رؤیت لہ منامات حسنۃ ومن نظمہ قصیدۃ نونیۃ تبلغ سبعۃ
الاف بیت انتہی صاحب قاموس حدیث مین انسے سماع رکہتے ہین یہان سے انکا رتبہ دریافت کرنا چاہیے کہ کس قدر ہے رضی اللہ عنہ
یہ تلخیص ہے اتحاف النبلاء کی اور تاج مکلل مین بہی انکا ترجمہ بہت بسط سے لکہا ہے اور روضۂ غناء تاریخ دمشق سے نقل کیا جو مدد بصیرت کیلئے

مقابل دفن کئے گئے اور اونکے قبر پر قبہ بنا ہوا ہے کشف الظنون مین کتاب الروح دو لکھی ہین ایک تو شیخ محی الدین محمد بن علی عربی الطائی
متوفی ۶۳۸ھ کی دوسری حافظ ابن قیم جوزیہ کی اسکا اختصار برہان الدین ابراہیم بن عمر بقاعی نے کیا ہے اور اوسکا نام سر الروح رکھا ہے
انکی وفات ۸۸۵ھ مین ہوئی اول اوسکا یہ ہے الحمد للہ المتصف بصفات الکمال الخ اور یہ مشتمل ہے اکیس ۲۱ مسئلون اور لوگون جوابون

ترجمہ علامہ قرطبی رضی اللہ عنہ صاحب کتاب التذکرۃ فی امور الآخرۃ مقری نے کتاب نفح الطیب من غصن
الاندلس الرطیب مین کہا ہے ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح قرطبی حافظ مقری نے کہا فرح بسکون را و حا مہملہ حافظ عبد الکریم نے انکے
حق مین کہا ہے کہ وہ عباد اللہ صالحین اور علماء عارفین زاہدین سے تھے جو کہ دنیا مین زہد کرتے اور اوس چیز کا شغل رکھتے ہین جو کہ اونکو نفع دے یعنی امور آخرت اور
درمیان توجہ و عبادت و تصنیف کے مشغول رہتے تھے اونہون نے تفسیر قرآن شریف مین ایک کتاب پندرہ جلد کی جمع کی ہے اور دو مجلد مین اسماء حسنی کی شرح کی ہے
اور دو مجلد مین انکی کتاب التذکرہ فی امور الآخرہ ہے اور تقصی کی شرح لکھی ہے اور انکے سوا اور تالیف مفید ہین بے تکلف سے ایک کپڑے مین چلتے پھرتے اور سر پر
ایک طاقیہ ہوتی اونہون نے شیخ ابو العباس احمد بن عمر قرطبی صاحب مفہم فی شرح مسلم سے بعض اس شرح کا سنا ہے اور ابو حسن علی بن محمد بن علی بن حفص یحصبی
اور حافظ ابو علی حسن بن محمد بکری وغیرہ سے حدیث کی ہے شب دوشنبہ نوین تاریخ شوال ۶۷۱ھ ہجری کو منیۃ ابن خصیب مین وفات پائی اور وہین مدفون ہوئے رحمہ اللہ
تعالی تاریخ لکھنے مین انکے حق مین یون لکھا ہے کہ شیخ فاضل تھے اور انکی تصانیف مفیدہ ہین جو کہ انکی کثرت اطلاع اور وفور علم پر دلالت کرتی ہین منہا تفسیر القرآن
مبلغ الی غایتہ اثنا عشر مجلدا انتہی انکے بعض تلامذہ نے حاشیہ پر یہ لکھدیا کہ مصنف نے انکے ترجمہ مین نہایت اجحاف کیا و کان متفننا متبحرا فی العلم انتہی بعض نے
اس کلام کے بعد یون لکھا کہ قال الذہبی و کتب وسمع وکان یقظا فہما حسن الحفظ ملیح النظر حسن المذاکرۃ ثقۃ حافظا انتہی دوسرے نے
اسی کلام کے بعد یہ لکھا مشاحۃ شیخنا المصنف فی ہذہ العبارۃ مالہا فائدۃ فان الذہبی قال فی تاریخ الاسلام العلامۃ ابو عبد اللہ محمد
بن احمد بن ابی بکر بن فرح الامام القرطبی امام متقن متبحر فی العلم لہ تصانیف مفیدۃ تدل علی کثرۃ اطلاعہ ووفور عقلہ وفضلہ ثم
ذکر موتہ وقال بعدہ وقد سارت بتفسیرہ العظیم الشان الرکبان ولہ الاسنی فی شرح الاسماء الحسنی والتذکرۃ واشیاء تدل علی
امامتہ وذکائہ وکثرۃ اطلاعہ انتہی اور کسی نے اس کلام کے بعد یہ لکھا عفر اللہ لک اذا کان الذہبی ترجمہ بما ذکرت وہو واللہ
فوق ذلک فکیف تقول ان مشاحۃ شیخک لا فائدۃ فیہا وتسوء الادب معہ وتقول ان کلامہ لا فائدۃ فیہ فاللہ یستر علیک انتہی
تمام ہوا کلام نفح الطیب کا جمع التشتیت مین کہا ہے قرطبی بضم قاف منسوب ہے طرف قرطبہ کے وہ ایک بلد ہے مغرب مین کذا فی القاموس وہو العلامۃ الکبیر الحافظ
المحدث ابو عبد اللہ محمد بن حسن بن ابی بکر بن فرح الانصاری الاندلسی من ائمۃ الحدیث لہ التذکرۃ فی علوم الآخرۃ انتہی
نفح الطیب مین اس شہر کا بیان خوب بسط سے کیا ہے اور انکے انہار و بساتین و مکانات و آب و ہوا اور علماء و فضلاء کا تفصیلوار حال لکھا ہے اتحاف النبلاء مین کہا ہے تذکرۃ
القرطبی شیخ محقق شمس الدین محمد بن احمد بن فرح انصاری اندلسی متوفی سنہ احدی وسبعین وستمائہ یہ ایک کتاب مشہور ہے ایک مجلد ضخیم مین اول اوسکا یہ ہے الحمد للہ
العلی الاعلی الخ اسمین ذکر موت و موتی و حشر و نشر و جنت و نار و فتن و شرور اور جو اوس سے تعلق رکھتا ہے کتب ائمہ سے جمع کر کے ابواب پر مبوب کیا ہے ہر باب کے بعد ایک فصل
غریب و ایضاح مشکل مین منعقد کی ہے اور نام اوسکا التذکرۃ باحوال الموتی والآخرۃ رکھا ہے بعض اہل علم نے اوسکو مختصر کیا ہے انتہی ترجمہ امام شعرانی
رضی اللہ عنہ مولف مختصر تذکرۃ قرطبی رحمہ اللہ تاج مکلل مین فرمایا ہے شیخ عبد الوہاب احمد بن علی شعرانی اور شعراوی بھی کہتے ہین عالم محدث
صوفی صاحب کرامات کثیرہ و تالیفات نفیسہ سنت کے تبع بدعت سے مجتنب جامع شریعت و طریقت تھے انکی وفات ۹۷۳ھ ہجری مین ہوئی جناب
توفیق عبد الرحمہ نے انکی طبقات کا ترجمہ بزبان اردو نہایت سلیس و فصیح و بلیغ فرمایا ہے اور اوسکا نام خیرۃ الخیرہ رکھا ہے مطبوع ہو کر فیض بخش

ظاہر علم ہو چکا ہو اسی طرح انکی بین کبری کا ترجمہ فتح الخلاق نام کیا ہو وہ بھی طبع ہو کر دست بدست ضعائقین اہل دین ہوا ہو یہ پوری کتاب گویا جناب شعرانی رحمہ اللہ کا ترجمہ ہو اونکی کرامات و احوال اور ہدایت و نہایت کی کیفیت تمام اوسمین موجود ہو جو شخص اس کتاب کو بغور مطالعہ فرمائیگا اوسکو بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ اونکا وجود آیۃ من آیات اللہ تھا ترجمہ سید یحیی بن حسین رحمہ اللہ صاحب کتاب فی اجر فیما جری من عذاب المقابر کتب تاج مکلل مین کہا ہو کہ سید یحیی بن حسین بن امام قاسم انکی ولادت تقریبا ۱۰۳۵ سنہ ہجری مین ہوئی بدر طالع مین کہا ہو کہ انکے اہل عصر نے انکا ذکر نہین کیا شاید واللہ اعلم اسکا یہ سبب ہو کہ یہ مائل تھے طرف عمل کے ساتھہ اوس چیز کے جو امہات حدیث مین ہے آور جو شخص نصوص صحیحہ کا خلاف کرتا اوسپر رد کرتے تھے مینے انکی ایک تالیف دیکھی اوسکا نام صوارم الیقین لقطع شکوک القاضی احمد بن سعد الدین رکھا قاضی پر رد کیا ہو اسلیئے کہ اونکے شکوک ایمہ اہل حدیث کی رد کو متضمن تھے یہ کتاب ایک مؤلف ممتع ہے اوسکے مصنف کی طول باع پر دلالت کرتا ہو اسی طرح اونکی ایک اور تصنیف دیکھی ہے جسکا نام ایصاح لماخفی من الاتفاق علی تعظیم صحابۃ المصطفی انکے اور انکے اہل عصر کے درمیان قلاقل واقع ہوئی بسبب اظہار اوس امر کے جسکا ذکر متقدم ہوا بالجملہ یہ اہل قرن حادی عشر سے ہین طبقات سید ابراہیم مین ہے کہ اونسے کئی جماعتون نے اخذ کیا اور انکی کتب حدیث مین روایات ہین یہ امام محقق تھے انکی تصانیف معقیلہ مین منجملہ اونکے کتاب تاریخ ہے دو جلد مین چالیس سے زیادہ اونکی تصانیف کو بیان کیا ہے بعض مورخین نے کچھہ اوپر ایک ہزار اڑتالیس مین انکی وفات لکھی ہے رحمہ اللہ تعالے

فصل بیان مین تراجم اون حضرات بابرکات کے جنکی کتب سے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے

شرح الصدور وغیرہ مین نقل کیا ہے ترجمہ امام مالک رضی اللہ عنہ ابو عبداللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث بن غیمان بن جثیل بن عمرو بن ذی اصبح غیمان بغین معجمہ و یای تحتیہ اور عثمان بعین مہملہ و ثای مثلثہ بھی کہتے ہین اور جثیل بجیم و ثای مثلثہ و یای ساکنہ قالہ ابن خلکان اور ابن سعد سے نقل کیا ہے کہ وہ خثیل بخای معجمہ ہے اور اسی طرح حافظ ابن حجر نے اصابہ مین ضبط کیا ہے اور ذی اصبح کا نام حارث اصبحی مدنی ہے ذہبی نے تجرید الصحابہ مین ابو عامر جد اعلای امام مالک کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے مینے اوس شخص کو نہین دیکھا جسنے ابو عامر کو منجملہ صحابہ کے ذکر کیا ہے اور کہا ہے مینے اوس شخص کو نہین دیکھا جسنے ابو عامر کو منجملہ صحابہ کے ذکر کیا ہو اور وہ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین تھے اور اونکے بیٹے مالک کو حضرت عثمان وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور ایسا ہی اصابہ مین ہے محمد بن ابراہیم بن خلیل نے شرح مختصر خلیل مین جو کہ فقہ مالکی مین ہے یون کہا ہے کہ ابو عامر مالک کے والد صحابی ہین سوا بدر کے اور سارے مغازی مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حاضر ہوئے واللہ اعلم بالجملہ امام مالک امام دار الہجرۃ اور فرد کامل ایمہ اعلام سے ہین انکی ولادت سنہ ۹۳ ہجری مین ہوئی یحیی بن بکیر نے اسی طرح کیا ہے انکی حمل کی مدت دراز ہوئی تھی کسی نے دو سال کسی نے تین سال بتائی ہے حلیہ شریف اونکا یہ ہے کہ دراز قد فربہ اندام سفید رنگ مائل بزردی کشادہ چشم خوش صورت بلند بینی تھے سر کے بال پیشانی مین کم تھے ایسے شخص کو لغت عرب مین اصلع کہتے ہین جناب امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بھی اصلع تھے داڑھی اونکی دراز و انبوہ تھی سینہ تک پہونچتی تھی مونچھونکو بال کنارہ لب سے لیتے تھے اور اوسکو حلق کو مکروہ جانتے اور کہتے کہ یہ باب مثلہ سے ہے بروت انکی وافر تھی اس بات مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فعل کے ساتھہ تمسک کرتے تھے کیونکہ اونسے مروی ہو کہ جب وقت اونکو کام مہم پیش آتا تو واسطے بروت کے تاؤ دیتے واقدی نے کہا کہ امام مالک نے نوے برس کی عمر پائی اور سفید بالونکو خضاب نہین کرتے تھے اور کبھی حمام کو اندر نہین گئے نہایت خوش لباس تھے اور جامہاے عدن کہ ایک شہر ہے یمن مین اور وہاں کے کپڑے بغایت نفیس و بیش قیمت ہوتے ہین پہنتے تھے اور مصر و خراسان کے

کپڑون سے اعلی قسم کا استعمال فرماتے تہے غالب اوقات اونکا لباس سفید ہوتا تہا اکثر اوقات عمدہ عطر ملتے تہے اور فرماتے کہ مین دوست
نہین رکھتا ہون کہ حق تعالی کسی کو نعمت و ثروت دے اور اوسکا اثر اوسپر ظاہر نہو کیونکہ کتمان نعمت کا ایک نوع ہے کفران نعمت کی
بستان المحدثین مین اس جگہ فرمایا ہے کہ نفاست ثیاب اور اوسکی ضد مین سلف صالح کی نیت صالح تہی جو شخص نفاست کو دوست
رکھتا تہا وہ اظہار نعمت الہی کے واسطے کوشش کرتا تہا اور جو شخص لباس دون اختیار کرتا بہ نیت تواضع و عدم شہرت کے
کرتا تہا پس اون مین سے ہر ایک مصیب ہے اور ہر کسیکو ثواب مطابق اوسکی نیت کے نصیب انتہی ابن وہب شاگرد امام مالک نے
لکھا ہے کہ امام جسوقت عمامہ سرپر باندہتے تو ایک پلہ اوسکا ٹہوڑہی کے نیچے سے نکال کر اوسکو پیچ دیتے اور ایک جانب اوسکے
درمیان دونون شانون کے چہوڑ دیتے اس دیار کے عرف مین اوسکو شملہ کہتے ہین اور عرب عذبہ بولتے ہین اور جسوقت بضرورت
آنکہہ مین سرمہ لگاتے تو گہر مین بیٹہے رہتے باہر نہین آتے تہے اور بغیر علت و مرض کے سرمہ لگانے کو مکروہ رکہتے تہے انگشتری
اونکی چاندی کی تہی نگینہ اوسکا سیاہ تہا اور یہ آیت کریمہ اوسپر منقوش تہی حسبنا اللہ و نعم الوکیل مطرف اونکے شاگرد نے وجہ اختیار
کرنے اس نقش کی پوچہی تو فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنے کلام مین مؤمنین کے حق مین فرمایا ہے قالوا حسبنا اللہ و نعم الوکیل مین نے چاہا کہ
مضمون اس کلمے کا میرے نصب العین اور میرے دل کا نقش ہو اپنے دروازے پر یہ کلمہ لکہا تہا ما شاء اللہ جب پوچہا تو فرمایا کہ حق تعالی
نے فرمایا ہے ولولا اذ دخلت جنتك قلت ما شاء اللہ اور میری جنت میرا گہر ہے مین نے چاہا کہ گہر بار گہر مین آون تو یہ کلمہ مجہے یاد آجاے
اور میری زبان پر جاری ہو انکا گہر مدینے مین حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا گہر تہا جو کہ کبار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہین اور جاے
نشست مسجد شریف نبوی مین حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس تہی فرماتے تہے کہ مین نے تمام عمر کسی سفیہ و سبک عقل کے
ساتہہ ہمنشینی نہین کی امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ایک امر عظیم ہے کہ ہرگز سوائی امام مالک کے غیر کو میسر نہین ہوا زمرۂ علما مین اس سے
بہتر کوئی فضیلت نہین ہے کیونکہ صحبت سفہا کی نور علم کو تیرہ و تاریک کر دیتی ہے کم سے کم ہمنشین انکا درجۂ تحقیق سے حضیض تقلید کی طرف
تنزل کرتا ہے یہ بات نفاست علم مین قدح کرتی ہے امام مالک کو کسی نے کہاتے پیتے نہین دیکہا یہ کام تنہائی مین کرتے اور باوجود اس
تمام تمکین و وقار کے حسن خلق مین ساتہہ اہل و اولاد و خدام حشم کے مرتبہ عظیم مین تہے اسباب مین اتباع سنت و طریقہ صحابہ کرام کی رعایت فرماتے تہے طلب
علم کی حرص اونپر غالب تہی شروع طلب مین کہ سرمایہ ظاہری اتنا نہ تہا گہر کی چہت اوکہاڑ کر اوسکی لکڑیونکو فروخت کر کے کتاب کے کام مین صرف کرتے بعد اسکے
دنیا اونپر ہجوم کر آئی اور فتوح عظیم ہوئی ابن خلکان نے لکہا کہ اونہون نے قرائت بطور عرض کے نافع بن ابی نعیم سے اخذ کی اور زہری نافع مولائی حضرت ابن عمر
و محمد بن منکدر اور جماعت دیگر تابعین و تبع تابعین سے سماعت حدیث کی کی اور اونسے اوزاعی و یحیی بن سعد نے اخذ کیا اور ہمراہ ربیعۂ رای کے نزدیک سلطان کے
فتوی دیکر فرماتے تہے کہ کم کوئی شخص ہے کہ اوس سے مین نے علم سیکہا اگر وہ میرے پاس آیا اور مجہسے فتوی پوچہا ابن وہب نے کہا کہ مین نے مدینہ منورہ مین منادی سنی
کہ کوئی شخص فتوی نہ دی لوگونکو مگر مالک بن انس اور ابن ابی ذئب حفظ بدرجۂ اتم رکہتے تہے فرماتے ایسا نہین ہوا کہ کسی چیز کو مین نے اپنے حافظے مین
جگہہ دی ہو اور پہر اوسکو فراموش کیا ہو **حکایت** ابتداء جلوس کی مجلس افتاء و تعلیم مین سترہ برس کی عمر مین تہی کہتے ہین کہ اون دنون مین ایک عورت نے
مدینے کی عمدہ عورتون مین سے قضائی تہی غسالہ نے جسوقت نہلانے مین اوسکی شرمگاہ پر ہاتہہ رکہا تو کہا کہ یہ فرج کیا زناکار تہی ہاتہہ فرج سے چپک گیا
ہر چند تردد و تلاش کیا ہاتہہ اوس جگہہ سے جدا نہوتا تہا فقہا و علما کی طرف رجوع کر کے چارہ کار چاہا سب کے سب علاج سے عاجز ہوئے حضرت امام حقیقت کو
سمجہہ گئے فرمایا اس غسالہ کو قذف کی حد لگاؤ اسی درے لگائے کہ ہاتہہ فرج سے جدا ہو گیا اوس دن سے انکی امامت و ریاست لوگونکی ذہن مین مستقر ہو

وراسخ ہوگئی فرماتی تہے کہ مین نے اپنے ہاتہہ سے ہزار حدیثین لکہی ہین یا ابن حبیب کہ اونکے اصحاب برگزیدہ سے ہین کہتے ہین کہ امام تمام مجلس افادہ واسماع
حدیث مین ایک طور پر جلوس فرماتے تہے زانو نہین بدلتے تہے واسطے تادب کے ساتہہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اونکو اس باب مین نہایت
احتیاط تہا جب کوئی شخص واسطے طلب علم کی اونکے دروازے پر آتا تو اپنی لونڈی سے کہتے تہا اور پوچہہ کہ فتوی چاہتا ہے یا حدیث اگر کہتا کہ فتوی چاہتا ہون تو باہر
آکے اوسکے فتوی کا جواب دیتے اور اگر کہتا حدیث چاہتا ہون تو اوسکو بٹہاتے اور تازہ غسل کرتے لباس پاکیزہ پہنتے اور خود کو مطیب و منظف کرتے وسادہ رکہتے
و سجادہ پر باہیبت و وقار جلوس کرتے اوسوقت اجازت دیتے تو وہ شخص آتا اور اوسکو حدیث سنواتے جب اس باب مین گفتگو کی تو فرمایا مین دوست
رکہتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث کی تعظیم کرون اور اوسکو بیان نہ کرون مگر طہارت پر متمکن ہوکر راہ مین اور کہڑے اور جلدی
حدیث نہین کرتے اور فرماتے مین دوست رکہتا ہون کہ جو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث کرتا ہون اوسکو سمجہون باوجود ضعف و کبر
سن کی مدینہ منورہ مین سوار نہین ہوتے تہے اور فرماتی مین سوار نہین ہوتا ہون اوس شہر مین جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جثہ مبارک مدفون ہے
حکایت ابن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ مین ایک دن نزدیک امام کے حاضر ہوا اور امام روایت حدیث فرما رہے تہے بچہو نے ڈنک مارا اور دس بار
یا زیادہ مارا امام کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا اور زرد پڑ گیا لیکن روایت حدیث کی قطع نہین کی اور کوئی لغزش کلام مین ظاہر نہ ہوئی جب تمامی مجلس منتفرق
ہوجاتی تو لوگونکی مین نے کہا یہ کیا تہا فرمایا یہ صبر مین نے واسطے اظہار تجلد و دلیری و شکیبائی کے نہین کیا بلکہ محض واسطے تعظیم حدیث شریف کی یہ تحمل کیا **حکایت**
سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اونکی مجلس مین حاضر ہوئے اور عظمت و جلال و شوکت و ابہت اوس مجلس کو اور کثرت انوار و برکات کو دیکہا تو قطعہ پڑہا

قطعہ یدع الجواب فلا یراجع ہیبۃً | والسائلون نواکس الاذقان | ادب الوقار و عز سلطان التقی | فہو المہاب ولیس
ذا سلطان **حکایت** بشر حافی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ منجملہ زینت دنیا کے یہ نعمت ہے کہ کوئی کہے حدثنا مالک یعنی اونکی شوکت و ابہت کا
رتبہ وہانتک پہونچا ہے کہ اونکا تلمذ مفاخر دنیاوی مین معدود ہے باوجود اسکے حقیقت مین وسائل آخرت و امور دین سے ہے امام مالک رحمہ اللہ تعالی اس
بیت کو بہت پڑہا کرتے تہے ؎ وخیر امور الدین ما کان سنۃ | وشر الامور المحدثات البدائع ۔ بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ یہ شعر باب حکمت سے
ہے کہ مضمون حدیث نبوی کو نظم فرمایا ہے منجملہ اونکی کلام کے ایک یہ ہے کہ لیس العلم بکثرۃ الروایۃ انما ہو نور یضعہ اللہ فی القلب یہ کلمہ انکا ایک تحقیق
رکہتا ہے بس عمیق کما لا یخفی ایک دن اونسے پوچہا کہ آپ طلب علم مین کیا فرماتے ہین فرمایا حسن جمیل لکن انظر ما یلزمک من حین تصبح الی ان
تمسی فالزمہ ۔ اونکے اس کلام مین بہی غور کرنا چاہئے اور فرمایا لا ینبغی للعالم ان یتکلم بالعلم عند من لا یطیقہ فانہ ذل واہانۃ للعلم انتہی
تمام عمر حرم مدینہ منورہ مین قضای حاجت نہین کی حرم شریف سے باہر جاتے تہے مگر مرض و ضرورت مین اونکی مجلس مین شور و غوغا اور آواز بلند نہین
ہوتی تہی اور خود کسی پر نہین پڑہتے تہے تلامذہ پڑہتے اور خود سنتے تہے یہ تقید اس واسطے تہا کہ اونکے زمانے مین ایک جماعت اہل عراق کی قراءت علی الشیخ کو
وجود تحمل حدیث سے شمار نہین کرتے تہے اور لفظ شیخ سے سماع چاہتے تہے اوس جماعت کے وہم دور کرنے کو اکثر علما مدینہ منورہ و حجاز نے یہ روش اختیار کی تہی
ورنہ قدیم مین نزدیک محدثین کے قراءت الشیخ علی التلمیذ مروج و معمول تہی باوجود اسکے یحیی ابن بکیر نے چودہ بار کتاب موطا کو امام مالک سے بقراءت اونکی سنا
حکایت ابو عروہ نے لکہا ہے کہ مین ایک دن امام مالک کے پاس تہا کہ ایک شخص آیا اور عیوب و نقائص صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذکر کرنے لگا امام نے اوس سے
فرمایا سن اور پہر یہ آیت کریمہ پڑہی محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم اور یہانتک پہونچے لیغیظ بہم
الکفار اور فرمایا کہ جو شخص اصحاب پیغمبر کے ساتہہ باطن مین برا ہوا اور اونسے ناخوش زندگی کرے تو اس لفظ مین داخل ہے اسکو سمجہے **حکایت** حافظ ابو نعیم
اصفہانی رضی اللہ عنہ نے حلیۃ الاولیا مین بسند صحیح امام مالک کے ذکر مین لکہا ہے کہ ایک شخص نے اصحاب ابن مبارک سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین

دیکھا عرض کیا رسول خدا آپ کا زمان برکت نشان منقضی ہوچکا اب اگر امور دین مین ہمکو کوئی شک وشبہہ لیین آئے تو کس آدمی سے تحقیق کرین فرمایا کہ جو مشکل تجھکو پیش آئے مالک بن انس سے پوچھہ **حکایت** اسی کتاب مین ہے کہ ابو عبد اللہ مولای لیثیین کہ آدمی متقی وجابد تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا دیکھا کہ آپ مسجد مین تشریف رکھتے ہین اور لوگ آپکے گرد حلقہ مارے ہوئے ہین اور امام مالک آپکے روبرو کھڑے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے مشک رکھا ہوا ہی آپ اوس مشک سی مٹھی مٹھی امام کو عنایت فرماتے ہین امام بطریق نثار اوسکو لوگون پر چھڑکتے ہین تعبیر اسکی ولیں ایسی آئی کہ علم نبوی اول امام مالک مین ظاہر ہوا بعد اسکے اونکی واسطہ سے دوسرے لوگونکو پہونچا **حکایت** محمد بن ربیع مصری اوستاد مسلم صاحب صحیح نے کہا کہ ایک دن مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور عرض کیا کہ ہم لوگ مالک ولیث کے حق مین مختلف ہین کہ ان دونوین سے کون زیادہ عالم ہے فرمایا مالک میرے تخت کا وارث ہی اوسوقت مین ایسا سمجھا کہ گویا مراد تخت سی علم ہے **حکایت** واقدی نے کہا کہ امام مالک اول مسجد مین آتے جمعہ وجنائز کی نماز مین حاضر ہوتے بیمارونکی عیادت کرتے اور بعض حقوق اونکی ادا فرماتے مسجد مین جلوس کرتے لوگ اونکی پاس جمع ہوتے تہے بعد اسکے بیٹھنا ترک کیا نماز پڑھکر گہر چلے جاتے اور جنائز مین نہ آتے بلکہ اونکی گہر والونکی تعزیت کرتے بعد اسکے یہ سب چہوڑ دیا جب اسمین گفتگو کی تو فرمایا لیس کل الناس یقدر ان یتکلم بعذرہ یعنی سب لوگ اپنا عذر بیان نہین کر سکتے ہین **حکایت** ہارون رشید نے امام مالک کو تین ہزار دینار دئے اور کہا میرے ہمراہ مدینہ سے باہر چلو تاکہ تم سے علم دین کا فائدہ حاصل کرون امام نے فرمایا مین ساری دنیا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ پر اختیار نہین کرتا ہون یہ تیرے دینار ہین تو چاہی تو لیلے چاہی اونکو چہوڑ دے **حکایت** ہارون رشید نے امام مالک سے کہا کہ آپ ہمارے پاس آیا کرین تاکہ ہمارے بچے آپ سے سنین یعنی موطا کو فرمایا ای امیر المومنین یہ علم تمسے باہر آیا ہی تم چاہو اوسکا اعزاز کرو تو وہ معزز ہوگا تم چاہو ذلیل کرو تو وہ ذلیل ہوگا العلم یوتی ولا یاتی یعنی علم کے پاس آتی ہین علم خود نہین آتا ہارون نے کہا سچ کہتے ہو اور المفال کو فرمایا کہ مسجد مین جاکر ہمراہ دوسرونکے سنین امام مالک تبع تابعین سے ہین بعض نی اونکو تابعین سے شمار کیا ہی کیونکہ اونہون نے عائشہ دختر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہی اور وہ صحابیات مین تہین یہ کبہی مدینہ منورہ سی باہر نہین گئی مگر ایک بار حج کی واسطے تو العمر مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور روضۂ شریف مین درس کہتے تہی **حکایت** حافظ ابو عبد اللہ حمیدی نے جذوۃ المقتبس مین قعنبی سے روایت کیا ہے کہ مین امام کے پاس آیا اونکی مرض موت مین اور سلام کرکے بیٹھہ گیا مین نی دیکھا کہ وہ روتے ہین مین نے کہا آپ کیون روتے ہو فرمایا مین کیون نہ رون مجھسے زیادہ ترحقدار رونیکا کون ہی قسم ہے خدا کی مین دوست رکھتا ہون کہ عوض ہر فتوی ومسئلے کہ مین نے اپنی رائے سی کہا ہی مجھکو کوڑی ماری جاتے مجھے گنجائش تہی اوس امر مین جسکی طرف مین نی سبقت کی کاش مین فتوی نہ دیتا **حکایت** امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ میری پہوپہی نی مجھسے کہا کہ مین نے آجکی رات ایک عجیب خواب دیکھا ہی گویا کوئی کہتا ہی کہ آجکی رات وہ شخص جو کہ ساری زمین والونسے علم وفقہ ودین مین زیادہ تہا مر گیا جب مین نی اوس رات کا حساب کیا تو وہ رات امام مالک کی وفات کی تہی اونکی وفات سنہ یکصد وہفتاد ونہ ہجری مین ہوئی کسی بزرگ نی اونکی تولد وعمر ووفات کی تاریخ اس رباعی مین نکالی ہے

رباعی | فخر الائمہ مالک | نعم الامام السالک | مولدہ نجم الہدی + وفاتہ فاز مالک

ابن فرات نی اپنی تاریخ مین لکھا ہی کہ دہم ربیع الاول کو وفات ہوئی اور ولادت سنہ ۹۰ نوی یا پچانوی مین اور سمعانی نے کہا ترانوی یا چورانوی مین بقیع مدینہ منورہ مین مدفون ہوئے جناب توفیق رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ جب سنہ ١٢٨٦ مین بحضور مدینۂ منورہ شرف اندوز ہوا تو اونکی مزار مبارک پر کہ اندر گنبد رفیع کی ہے پہونچکر دعای ماثور وفاتحہ پڑہی ولند الحمد یہ تلخیص ہے اتحاف النبلاء کی امام عالی مقام کی مناقب بسیار ہو بیشمار ہین ایمۂ دین نے اس باب مین مستقل کتابین لکہی ہین حط وتاج مکلل وبستان المحدثین مین بہی خوب بسط سی انکا ترجمہ لکہا ہی رحمہ اللہ تعالی | **ترجمۂ امام احمد رضی اللہ عنہ صاحب مسند** ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبد اللہ بن حیان بن عبد اللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل بن قاسط بن ہنب بن اقصی بن دعمی

بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان شیبانی مروزی انکے نسب مین صحیح یہی ہے انکی والدہ شریفہ بحالت حمل مین بلدہ مرو سے نکلین اور بغداد مین
آئین۔ ربیع الاول کی بارہوین یا دسوین تاریخ ۱۶۴ھ ہجری کو یہ پیدا ہوئے بعض نے لکھا کہ مرو ہی مین متولد ہوئے اور بحالت شیرخوارگی بغداد کو لیگئے
یہ امام محدثین روی زمین مین انہون نے اپنی مسند مین وہ حدیثین جمع کی ہین کہ انکے غیر کو اتفاق نہین ہوا اور انکو الف الف حدیثین یاد تہین یہ امام شافعی
رضی اللہ عنہ کی اصحاب سے ہین ہمیشہ اونکے مصاحب رہے یہانتک کہ امام شافعی نے مصر کی طرف سفر کیا انکے حق مین فرماتے تہے کہ مین بغداد سے نکلا اور مین نے
وہان انسے زیادہ تر متقی و فقیہ نہین چہوڑا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نے اشعۃ اللمعات ترجمۂ مشکوٰۃ شریف مین لکہا ہے کہ امام احمد حدیث و فقہ و
زہد و ورع و عبادت مین پیشوا و مقتدا تہے انہین کے سبب سے صحیح سقیم سے اور مجروح معدل سے پہچانا گیا انکا نشو و نما بغداد مین ہوا دس دیار مین طلب
علم و تحصیل حدیث کی اور جب اوس طرف کے مشائخ کی سماع حدیث سے فارغ ہوئے تو واسطے تحصیل سند عالی اور سماع حدیث کے اپنے
وطن سے طرف کوفہ و بصرہ و مکہ و مدینہ و یمن و شام و جزیرہ کے رحلت کی ان شہرون کے علما و مشائخ سے کتابت و سماع حدیث فرمائی یزید بن
یحیی بن سعید بن قطان اور سفیان بن عیینہ اور بہت خلائق سے روایت رکہتے ہین اور انسے مشائخ عظام و علماء اعلام روایت رکہتے ہین جیسے محمد بن
اسمٰعیل بخاری و مسلم بن حجاج قشیری و ابو زرعہ و ابو داؤد سجستانی اور غیر انکے اسحق بن راہویہ رحمہ اللہ نے انکے حق مین کہا ہے کہ احمد بن حنبل حجت ہین درمیان
خدا اور بندگان خدا کے روی زمین پر احمد سعید دارمی نے لکہا مین نے کسی جوانکو نہین دیکہا کہ وہ زیادہ تر حافظ ہو رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم کی حدیث
حدیث شریف کا احمد بن حنبل سے انکا استاد درمیان لوگونکے مشہور و معروف ہے اور انکی کتاب انہین کے زمانے مین اعلی و ارفع و اجمع کتب تہی
ابو داؤد سجستانی سے منقول ہے کہ کہا مجالست ساتہ احمد بن حنبل کی مجالست آخرت کی ہے اور کسی چیز کی امور دنیا سے اونکی مجلس مین یاد
نہوتی تہی **حکایت** کہتے ہین کہ اونہون نے فقر اختیار کیا تہا ستر برس اوسپر صبر کیا کسی آدمی سے کوئی چیز قبول نہین کی محمد بن موسی کہتے ہین
کہ حسن بن عبدالعزیز کے لیئے اونکی میراث ایک لاکہہ دینار زر سرخ مصر سے ادا ہوکر بغداد بہیجے اونہون نے اون مین سے تین توڑے سونے کے
کہ ہر ایک ہزار اشرفی کا تہا واسطے امام احمد کے بہیجے اور لکہا کہ ای ابوعبداللہ یہ وجہ مجہکو میراث حلال سے پہونچے ہین تم انکو لے لو اور اپنی عیال پر خرچ کرو
امام احمد نے کہا کہ مجہکو کچہہ حاجت نہین ہے اور اوسمین سے کچہہ قبول نہین کیا۔ گرچہ گرد آلود فقرم شرم باد از ہمتم ٭ گر بآب چشمۂ خورشید دامن تر کنم ٭
باب صبر و توکل و استغنا و ورع و احتیاط مین حکایات عجیب و غریب اونسے نقل کی ہین وہ دلالت کرتے ہین اسپر کہ وہ درجہ علیا و مرتبہ قصوی کو پہونچے ہوئے تہے
رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کاملۃ اقوای حجج و اسنای براہین و علو مقام و رفعت مکان و قوت مذہب و اجتہاد اس امام اجل و اکرم سے یہ بات ہے کہ شیخ شیوخ و قدوۃ اولیا
و قطب اقطاب و فرد احباب حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ اونکے مذہب کے عامل و تابع اونکے اقوال کے ہین بہجۃ الاسرار مین اونکے مناقب مین لکہا ہے
وکان یفتی علی مذہب الشافعی و احمد بن حنبل یہان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت کا اجتہاد تہا کہ ان دونون مذہب مشہور سے ایک کے ساتہ موافقت
رکہنا تہا مقرر وہی بات ہے کہ وہ حنبلی مذہب ہین اور ذکر اونکا حنابلہ مین واقع و ثابت ہے غرضکہ مناقب انکے بیحد ہین ایک جماعت نے انکے ترجمہ مین
کتابین مستقل تالیف کی ہین یہ بطور نمونہ کے اتحاف النبلاء سے نقل کیا گیا ہے حطہ و تاج مکلل وغیرہ مین نہایت بسط کے ساتہ انکا ترجمہ منقول ہے
وفات انکی روز جمعہ بارہوین ربیع الاول یا تیرہوین یا ربیع الآخر ۲۴۱ھ دوسو اکتالیس ہجری کو بغداد مین ہوئی مقبرہ باب حرب مین مدفون ہوئے
باب حرب منسوب ہے طرف حرب بن عبداللہ کے یہ ایک شخص تہے اصحاب ابو جعفر منصور سے اور محلہ حربیہ بہی اسی دروازے کیطرف
منسوب ہے قبر امام احمد کی وہان مشہور ہے زیارت و تبرک بہ جب ہمراہیان جنازۂ امام کا شمار کیا تو
آٹہہ لاکہہ مرد اور ساٹہہ ہزار عورتین تہین کہتے ہین کہ اونکے وصال کے دن بیس ہزار نصرانی و یہودی مسلمان ہوگئے قالہ ابن خلکان

حکایت ابو الفرج بن جوزی نے کتاب اخبار بشر بن حارث حافی کے باب چھیالیس مین ذکر کیا ہے کہ ابراہیم حربی نے حدیث کی کہا کہ مینے
بشر حافی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا گویا وہ باب مسجد رصافہ سے خارج ہوئے اور اونکی آستین مین کوئی شئی حرکت کرتی تھی مینے کہا اللہ نے
تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور میرا اکرام کیا مینے کہا کہ آپ کی آستین مین یہ کیا ہے کہا سپر رات کو احمد بن حنبل کی روح آئی سو اوسپر
دیا قوت نثار ہوئے پس یہ اونین سے ہین جو مینے اوٹھا لئے تھے مینے کہا کہ یحیی بن معین و احمد بن حنبل نے کیا کیا کہا مین نے اونکو چھوڑا ہے کہ
اونہون نے رب العالمین کی زیارت کی اور اونکے لیے دسترخوان رکھے گئے ہین مینے کہا کہ تمنے کیون اونکے ساتھ نہ کہایا کہا اوسنے جان لیا کہ کہانا میرے
نزدیک بے قدر ہے اسلئے اوسنے اپنی وجہ کریم کی طرف نظر کرنا میرے لئے مباح کر دیا ہے انتہی یہ خواب اور اسکے سوا اور خواب آخر کتاب مین مذکور
ہین امام احمد رضی اللہ عنہ کے دو فرزند تھے عالم کامل ایک صالح دوسرے عبد اللہ اول صالح کا انتقال ہوا رمضان سنہ ۲۶۶ دو سو چھیاسٹھ
کو صفہان مین اور وہ وہانکے قاضی تھے ولادت اونکی سنہ ۲۰۳ دو سو تین مین ہوئی تھی اور عبد اللہ سنہ ۲۹۰ دو سو نوے تک باقی و زندہ تھے
اونکی وفات روز یکشنبہ ہشتم جمادی الاولی یا اخری بعمر ۷۷ سال ہوئی انکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے امام احمد انہین کے ساتھ کنیت کئے جاتے
تھے انہین نے اپنے والد کی مسند کو ترتیب دیا اور اوسپر زیادہ کیا رحمہم اللہ تعالی ترجمہ امام بخاری صاحب جامع صحیح رضی اللہ
تعالی عنہ محمد بن ابی الحسن اسمعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن احنف جعفی بالولاء بخاری حافظ حجہ علم حدیث مین صاحب جامع صحیح و تاریخ طلب حدیث مین
طرف اکثر محدثین اعصار کے رحلت کی خراسان و جبال و مدن و عراق و حجاز و شام و مصر مین لکھا بغداد مین آئے وہانکے لوگ اونکے
پاس جمع ہوئے اونکے فضل کا اعتراف کیا اور علم روایت و درایت مین اونکے تفرد کی شہادت دی حمیدی نے جذوۃ المقتبس مین اور خطیب نے تاریخ بغداد
مین ذکر کیا ہے کہ جب بخاری بغداد مین پہونچے تو اہل بغداد نے کہ اصحاب حدیث تھے اونکی خبر سنی واسطے امتحان کے متن و اسناد ایکسو حدیث کے مقلوب کئے اور ایک حدیث کا متن دوسری حدیث کی اسناد
کو دیا اور وہ سو حدیثین بحساب تقسیم دس دس حدیث کی دس آدمیون کے سپرد کین اور کہا کہ تم ان حدیثون کو مجلس معین مین بخاری سے پوچھو جب مجلس حدیث منعقد
ہوئی اور اصحاب حدیث کہ اونمین بعض غربائے خراسان وغیرہ بھی تھے حاضر ہوئے ایک آدمی نے اون دس آدمیون سے نکلکر ایک حدیث اون حدیثون مین سے پوچھی
بخاری نے کہا لا اعرفہ یعنی مین اس حدیث کو نہین پہچانتا ہون دوسری حدیث کا پوچھا یہی جواب پایا یہانتک کہ ساری حدیثونکا سوال کر کے فارغ ہوا
فقہائے مجلس سے بعض بخاری کی فطانت کا حکم لگایا بعض نے عجز و تقصیر کا حکم کیا اسکے بعد دوسرا آدمی اوٹھا اور ایک حدیث کا پوچھا جیسے پہلے کہا تھا لا اعرفہ
پس حدیث کو سائل نے یکی بعد دیگرے پیش کیا یہانتک کہ اپنی دس حدیثون سے فارغ ہوا اور بخاری اسطرح لا اعرفہ کہتے تھے بعد اسکے تیسرا چوتھا آدمی اوٹھا اور پوچھا یہانتک کہ سب دس فارغ
ہوگئے اور کوئی باقی نرہا بخاری نے سائل اول کیطرف توجہ کی اور کہا کہ تیری پہلی حدیث ایسی ہے دوسری ایسی ہے یہانتک کہ حدیثونکو بیان کیا اور ہر متن کو اوسکی اسناد کیطرف رد کیا اور ہر اسناد کو اوسکے متن کیطرف اسیطرح
دوسرونکے ساتھ کیا لوگ اونکے فضل و حفظ کے مقر و معترف ہوئے ابن عدی جب بخاری کا ذکر کرتے تو کہتے الکبش النطاح یعنی مینڈھا سینگ مارنے والا ابو یعلی خلیلی نے کہا یعنی
کتاب الارشاد مین کہ ولادت بخاری کی بارھوین رات شوال روز جمعہ بعد نماز عشا سنہ ۱۹۴ ایک سو چورانوے مین ہوئی ایک مرد لاغر جسم تھے
نہ دراز نہ کوتاہ اول شخص جو انکے لوگون مین سے مسلمان ہوا وہ مغیرہ ہین اول مجوسی تھے ایمان لائے جعفی والی بخارا کے ہاتھ پر اسی لئے
واسطے بخاری کی نسبت طرف جعفی کے کہتے ہین بخاری پیشوا و مقتدای حدیث اور اہل حدیث کے ہین اشعۃ اللمعات مین لکھا ہے کہ اونکے لقب
درمیان محدثین کے امیر المؤمنین فی الحدیث اور ناصر الاحادیث المصطفویہ و ناشر المواریث المحمدیہ ہین علمای زمان نے اونکی بے حد و اندازہ مدح و تعظیم کی
ہے مسلم صاحب صحیح جب اونکے پاس آتے تو کہتے کہ تم مجھے چھوڑو تاکہ مین تمہارے پاؤنکا بوسہ لون ای طبیب الاحادیث و ای استاذ الاستادین و ای سید المحدثین
ترمذی نے کہا مینے اونکی مثل نہین دیکھا اللہ تعالی نے انکو اس امت کی زینت کیا ہے ابن المدینی فرماتے تھے کہ اونہون نے اپنا مثل نہین دیکھا ابن خزیمہ نے فرمایا

کہ نہین ہے نیچے کبودی آسمان کے زیادہ تر حدیث کا جاننے والا اور زیادہ تر یاد رکھنے والا اونسے بعض علما نے کہا ہے کہ وہ ایک آیت تھی آیات الٰہی سے
کہ روی زمین پر چلتی ہے انکے والد ابرار اخیار واہل روایت سے تھے ابن مبارک کے ساتھ صحبت رکھتے اور اونکو روایت حدیث کی اصحاب امام مالک
اور اونکے طبقے سے تھے اور مستجاب الدعوۃ تھے یہانتک کہ بار ہا کہتے خداوندا میری دعا کو مستجاب کر اور کچھ واسطے آخرت کے رکھ چھوڑ انکی والدہ
شریفہ بھی مستجاب الدعوات تھین کہتے ہین کہ دس برس کی عمر مین ملہم بحفظ حدیث ہوئے گیارھوین برس مین اپنے شیخ کی غلطی بیان کی سولہ برس کی عمر
مین کتاب ابن مبارک و وکیع حفظ کر ڈالے اور کتب اصحاب رای پر اطلاع پائی اوسوقت انکے والد مع والدہ و برادر انکو واسطے حج کے لیگئے اٹھارہ
برس کے سن مین کتاب قضایای صحابہ و تابعین تصنیف کی بعد اسکے مدینہ منورہ مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر معطر و منور و مطہر کے نزدیک تاریخ
کبیر تالیف فرمائی چاندنی راتون مین لکھتے واسطے سماع و قرارت حدیث شریف کے متعدد سفر بلاد اسلام کے کئے اونسے منقول ہے کہ کہا مینے دو بار واسطے استفادہ حدیث شریف کے مصر و
شام کا سفر کیا اور چار بار بصرہ مین آیا اور چھ برس حجاز مین قامت کی اور مین شمار نہین کر سکتا ہون کہ کتنی بار ہمراہ محدثون کے کوفہ و بغداد مین آیا اور فرمایا کہ مین ایکہزار اسی آدمیون سے روایت کرتا ہون
اور حفظ کتاب حدیث کا اونسے کیا ہے اور اس عدد مین غیر صاحب حدیث کا نہ تھا مشائخ انکے پانچ طبقے پر ہین تبع تابعین و اتباع تبع و اقران و اصحاب
اونکے اور بعض اونکے شاگرد ہین کہ اونسے بھی روایت کی ہے اونسے منقول ہے کہ فرمایا محدث کامل نہین ہوتا یہانتک کہ لکھے اپنے مِن فوق و
اپنے مثل اور اپنے مِن دون سے اور بہت سے خلائق انسے روایت حدیث رکھتے ہین جیسے مسلم اپنے غیر صحیح مین اور ترمذی و ابن خزیمہ و فربری
اور انکے سوا اور ہین اور قریب ایک لاکھ آدمیون کے بخاری سے حدیث کی روایت رکھتے ہین ذکر کیا ہے کہ امام بخاری بغایت متمول تھے بسبب
اوس مال کے جو اونکو اپنے والد کی میراث سے پہونچا تھا اور جوانمرد و سخی و صاحب مروت و متورع و محتاط تھے سارے امور مین اور فقرا پر تصدق
کرتے طالبان علم حدیث شریف کی بہت رعایت فرماتے تھے اور بغایت کم کھاتے تھے مروی ہے کہ ایکبار نماز مین تھے زنبور نے سترہ بار ڈنک مارا نماز نہین توڑی امام بخاری
رضی اللہ عنہ کے سوای جامع صحیح کے اور کتابین بھی ہین جیسے کتاب ادب مفرد وغیرہ ان دنون مین جناب توفیق علیہ الرحمہ نے کتاب ادب مفرد کا ترجمہ
زبان اردو مین لکھا ہے اور اوسکا نام توفیق الباری لترجمۃ الادب المفرد للبخاری رکھا ہے یہ ترجمہ نہایت سلیس عام فہم خوش عبارت خوش اسلوب
ہے حیز طبع مین ہے اللہ سبحانہ اسکو قبول فرمائے اور توفیق حسن عمل کی روزی کرے اور اونکے فیض کو تا دیر گاہ قایم رکھے اور عافیت
ارزانی فرمائے آمین ثم آمین **حکایت** جسوقت بخاری بخارا سے باہر گئے اور یہ خبر سمرقند مین پہونچی تو سمرقند والون نے ایک خط لکھا اور دعوت
کی کہ سمرقند مین تشریف لائین امام بخاری سمرقند کی طرف متوجہ ہوے جب قریۂ خرتنگ مین پہونچے تو معلوم ہوا کہ وہان کے لوگ انکے رہنے مین اختلاف
رکھتے ہین اوس جگہ توقف کیا کہ دیکھین کہ امر کس بات پر قرار پاتا ہے ایک رات ملاحظۂ اختلاف و اختلاط خلائق اور اونکے فتنے مین واقع ہونیکے خوف سے ملول
دل تنگ تھے بعد نماز تہجد کے دعا کیواسطے ہاتھ اوٹھائے اور کہا اللھم ضاقت علی الارض بما رحبت فاقبضنی الیک اوسی ماہ مین وہان زخمی ہوئے اور بعد نماز
عشا غرۂ شوال سنہ ۲۵۶ دوسو چھپن شب شنبہ کو وفات پائی اور روز عید الفطر بعد نماز ظہر مدفون ہوئے خرتنگ بفتح خای معجمہ و سکون را ایک گانون
ہے سمرقند کے گانون سے اور بخارا ایک شہر ہے مدن ماوراء النہر سے درمیان اوسکے اور سمرقند کے آٹھ دن کی مسافت ہے کسی شخص نے تاریخ ولادت و
وفات و سالہای عمر کے اس رباعی مین نظم کی ہے **رباعی** کان البخاری حافظا و محدثا | جمع الصحیح مکمل التحریر | میلادہ صدق
ومدۃ عمرہ | فیہا حمید وانقضی فی نور **حکایت** ابو بکر خطیب بغدادی نے بسند خود عبد الواحد طرادسے نقل کیا ہے کہا مینے پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ ساتھ ایک جماعت کے اصحاب سے کھڑے ہوئے انتظار فرماتے ہین مینے سلام عرض کیا آپنے میرے سلام کا جواب دیا مینے

عرض کیا یا رسول اللہ اس جگہ مین آپکے کھڑے رہنے کا کیا سبب ہے فرمایا انتظار محمد بن اسمعیل یعنی مین محمد بن اسمعیل کا انتظار کر رہا ہون بعد چند دن کے
امام بخاری کی وفات کی خبر پہونچی مینے جب اونکی وفات کا وقت تفحص کیا تو وہی گھڑی تھی جو کہ خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے دیکھا تھا
ماشاء اللہ تعالی ؎ بچہ نازر رفتہ باشد زجہان نیاز مندی + کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی جب اونکو دفن کر چکے تو اونکی قبر شریف سے مشک ذفر
کی خوشبو اوڑتی اس خوشبو کو ایک مدت تک قبر کی مٹی سے سونگتے تھے لوگ زیارت کے واسطے آتے اور وہان کی خاک تبرکاً لیجاتے تھے یہانتک کہ اونکی قبر شریف
مین ایک گڑھا پڑ گیا لوگون نے اوسپر لکڑی کا پنجرہ بنا دیا پھر لوگ اوس پنجرے کے گرد کی مٹی لیجاتے اور وہی خوشبو سونگتے مدت مدید تک وہ خوشبو باقی رہی
؎ ہر جا کہ تو بگذری و بخرامی پی + گل رویدہ و لالہ روید اند بپے وی ؎ جمال ہمنشین در من اثر کرد + وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم ذکر فی اللمعات
فی اشعۃ اللمعات امام بخاری رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوۃ تھے اونہون نے واسطے قاری صحیح کے بہی دعا کی ہے وہ ضرور مستجاب ہوئی ہوگی الحمد للہ کہ
یہ عاصی اونکے صحیح کے پڑھنے بلکہ پڑھانیکے ساتھ موفق ہوا اونکے نفس مبارک سے کہ حق مین قاریکے جاری ہوا کون امید ہے کہ دامنگیر دل کی نہین ہوتی ہے
اور نیز یہ بندہ بخاری الاصل ہے اگرچہ یہ نرا اشتراک نسبت ہے ولیکن برکت اس اضافت کی خواہی نخواہی مامول و مرجو ہے کما قیل ؎ فی الجملہ نسبتی
بتو کافی بود مرا + بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس است رزقنا اللہ تعالی علومھم واعمالھم وحشرنا یوم القیامۃ فی زمرتھم وادلانا جو لھم
انہ قریب مجیب یہ تلخیص ہے اتحاف النبلاء کی انکا ترجمہ حطہ و تاج مکلل مین بہت طویل لکھا ہے طالب راغب ان کتب کی طرف رجوع کر سکتا ہے +

ترجمۂ امام مسلم بن حجاج صاحب جامع صحیح ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری بن ورد بن کرشاد النیسابوری صاحب
جامع صحیح ایک امام تھے ائمہ حفاظ و اعلام محدثین سے طلب علم مین حجاز و شام و عراق و مصر کی طرف سفر کیا اور یحیی بن یحیی نیسابوری اور امام احمد
بن حنبل و اسحق بن راہویہ و عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی وغیرہم سے سماعت کی اور بارہا بغداد مین تشریف لائے بغدادی اونسے روایت رکھتے ہین
آخر آنا اونکا بغداد مین ۲۵۹ سنہ ہجریہ مین تھا ترمذی انسے راوی ہین یہ ثقات حفاظ سے تھے سوای صحیح کے انکی اور تصنیفات بہی ہین انکی ولادت
سنہ ۲۰۶ھ دو سو چھہ مین ہوئی اور وفات بالاتفاق شام یکشنبہ بست و پنجم رجب سنہ ۲۶۱ھ دو سو اکسٹھ مین ہوئی عمر انکی ۵۵ سال کی تہی روز
دوشنبہ کو دفن ہوئے **حکایت** کہتے ہین کہ مجلس مذاکرہ حدیث مین ایک حدیث اونسے پوچھی اسکو انہون نے نہ پہچانا گھر آئے اپنی کتابون
مین اوسکے ڈھونڈھنے کے واسطے مشغول ہوئے کھجورون کا ٹوکرا اونکے روبرو رکہا تہا ایک ایک بطور نقل کے اوٹھا کر کھاتے تھے یہانتک
کہ کھجورین تمام ہو گئین اور حدیث کی فکر مین کچھ شعور نرہا اور حدیث ملگئی یہ کثرت اکل اونکی موت کا سبب ہوگئی **حکایت** ابو حاتم رازی
نے کہ اجلۂ محدثین سے ہین جناب مسلم کو خواب مین دیکھا اور اونکا حال پوچھا کہا حق تعالی نے مجھپر جنت کو مباح کر دیا ہے جس جگہ چاہتا ہون
رہتا ہون **حکایت** ابو علی زاغونی رحمہ اللہ کو بعد وفات کے کسی نے خواب مین دیکھا اور پوچھا تمنے کس چیز کے سبب سے نجات پائی کہا سبب ان جزون کے
جو کہ میرے ہاتھ مین ہین اور وہ جزو صحیح مسلم کا تھا کذا فی بستان المحدثین جناب توفیق رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اگر بسبب ایک جزو صحیح مسلم کی عاصیونکو بخشتے ہین
تو تعجب نہین ہے کہ وہ لوگ جو تمام جزو اوسکے بلکہ صحاح ستہ بلکہ سوای اوسکے اور بعض کتب حدیث کے اپنے نزدیک رکھتے ہین اور تمام ہمت اونکی اونکے تحصیل و
تدریس و مذاکرہ مین بسر ہوتی ہے اور اعتقاد بموجب اونکے مضامین کے حاصل کیا ہے یہ خبر نیک سبب اونکی شادی مرگ ہو جائے وما ذلک علی اللہ بعزیز ؎
الہی تا غفور اسمت شنیدم + گنہ راست شادی مرگ دیدم اللھم اجعلنا من غفرتھم بسبب حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم والحقنا بھم فی ھذہ الدار و دار الاسلام برحمتک یا ارحم الراحمین کذا فی اتحاف النبلاء المتقین

ترجمۂ محمد بن عیسی ترمذی صاحب جامع رضی اللہ تعالی عنہ محمد بن عیسی بن سورہ بن موسی بن ضحاک السلمی الضریر البوغی الترمذی حافظ مشہور ایک امام ہین اون اماموں

ہین سے جو کہ علم حدیث مین مقتدا و پیشوا ہوئے ہین کتاب الجامع و العلل انکی تالیف ہے اتقان و احکام مین انکی مثل بیان کرتے ہین یہ شاگرد ہین امام بخاری
کے اور بعض شیوخ مین اونکے مشارک ہین جیسے قتیبہ بن سعید و علی بن حجر و ابن بشار وغیرہ انکو خلیفۂ بخاری کہتے ہین انکا ورع و زہد و خوف اتنا تھا کہ اوس
سے فوق متصور نہین ہے خوف الٰہی سے کئی سال گریہ و زاری کی اور نابینا ہوگئے **حکایت** انکے حفظ کی صحیح حکایات ہین ایک یہ قصہ ہے کہ مکے کی راہ
مین ایک شیخ سے ملنے سابق اس شیخ سے دو جزو حدیث کے لکھ لئے تھے اور فرصت عرض و قرارت کی نہین پائی تھی اسوقت شیخ سے درخواست
سماع کی کی شیخ نے قبول کیا اور کہا اجزای مرقومہ لاؤ اور اپنے ہاتھ مین رکھو تاکہ مین پڑھون اور اونکا مقابلہ کر اتفاقاً وہ دو جزو گم ہوگئے تھے بسبب
کمال شوق کے شاگردونکی طرح بیٹھے اور شیخ نے پڑھنا شروع کیا ناگاہ شیخ نے نظر کی دیکھا کہ اونکے ہاتھ مین سفید جزو ہین بہت غضبناک ہو کر فرمایا
کہ تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہے کہا کہ مینے اپنے اجزای مرقومہ گم کردئے ہین لیکن حدیثون کو محفوظ رکھتا ہون بہتر لکھے ہوئے سے شیخ نے کہا پڑھ سب کو یاد
سے پڑھ دیا تعجب شیخ کا زائد ہوا اور کہا مجھے یقین نہین آتا ہے کہ بمجرد ایک بار سننے کے یاد کرلیتا ہو سابق سے تو یاد رکھتا ہے ترمذی نے کہا امتحان کرنا چاہیے
شیخ نے دوسری چہل حدیث اپنے غرائب سے کہ دوسرے کے نزدیک نہین تھی پڑہی اونہون نے وہ تمام مع اونکی اسانید کے فی الفور اعادہ کی اور
کسی جگہ خطا نہین پڑھا اس قسم کا امتحان بارہا دربارۂ حفظ واقع ہوا کذا فی البستان وفات امام ترمذی کی روز دوشنبہ شب سیزدہم رجب ۲۷۹ ہجری
کو ترمذ مین اتفاق ہوا اور سمعانی نے کہا انکی وفات قریۂ بوغ مین ۲۷۵ھ مین ہوئی ابن خلکان نے کہا بوغ بضم بای موحدہ و سکون واو ایک قریہ
ہے قرای ترمذ سے چھ فرسخ پر انتہے بستان المحدثین مین زیادہ کیا ہے کہ ترمذ ایک شہر قدیم ہے کنارۂ آب مویہ پر کہ اوسکو جیحون و نہر بلخ بھی کہتے ہین
اور لفظ ماوراء النہر مین یہی نہر مراد ہوتی ہے ترمذی شاگرد بخاری کے ہین اور اونکی روش سیکھی ہے بصرہ و کوفہ و واسط و ری و خراسان و حجاز مین
سالہا طلب علم حدیث مین بسر کئے بہت سی تصانیف اس فن شریف مین اونسے یادگار ہین رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی اتحاف النبلاء **ترجمہ ابن ماجہ**

صاحب سنن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو عبد محمد بن یزید بن ماجہ ربعی بولا قزوینی حافظ مشہور مصنف کتاب سنن در حدیث یہ حدیث مین امام
اور علوم حدیث کے عارف اور جو کچھ اوس سے تعلق رکھتا ہے اوس سب کو جانتے تھے عراق و بصرہ و کوفہ و بغداد و مکہ و شام و مصر و ری کی طرف واسطے
حدیث لکھنے کے رحلت کی انکی تفسیر قرآن کریم اور تاریخ ملیح ہے اور انکی کتاب ایک کتاب ہے صحاح ستہ سے ۲۰۹ھ ہجری مین پیدا ہوئے جبارہ بن مغلس و ابراہیم
بن منذر و ابن نمیر و ہشام بن عمار اور اس طبقے کے دوسرے اجلہ سے علم حدیث کا اخذ کیا اور ابو بکر بن شیبہ سے استفادہ فرمایا ابو الحسن قطان
کہ اونکے سنن کے صاحب روایت ہین اونکے اعیان تلامذہ سے ہین صحیح یہ ہے کہ ماجہ بتخفیف جیم انکی مان تھین پس بن کے اوپر الف لکھنا چاہیے
کہ ابن ماجہ صفت محمد کی ہے نہ عبد اللہ کی جیسے عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ ازدی صحابی مشہور اور جیسے اسمعیل بن ابراہیم ابن علیہ معاصر امام شافعی رحمہ اللہ
اور انکی وفات پیر کے دن بائیسوین تاریخ رمضان ۲۷۳ھ ہجری کو ہوئی انکے بھائی ابو بکر نے انپر نماز پڑہی اور انکے بیٹے عبد اللہ متولی دفن کے ہوئے
اور ربعی بفتح را و سکون بای موحدہ نسبت ہے طرف ربیعہ کے کہ نام چند قبائل کا ہے معلوم نہین کہ یہ کونسے کی طرف نسبت ہے قزوینی بفتح قاف و سکون زای
نسبت طرف قزوین کے ہے کہ مشہور ترین مدن عراق عجم سے ہے ایک جماعت علماء کی وہانسے اوٹھی ہے اشعۃ اللمعات مین لکھا ہے کہ وہ
پیشوایان و حافظان حدیث سے اور ثقہ و مجمع بہ ہین اصحاب امام مالک و لیث سے حدیث کا سماع کیا اور حدیث کی طلب مین بلاد کا سفر کیا
اور اونکی کتاب کتب اسلامیہ سے ایک کتاب ہے کہ درمیان علماء کے ساتھ اصول و کتب ستہ و صحاح ستہ کی مشہور ہوئی ہین جب محدث
کہین کہ رواہ الجماعۃ تو مراد یہ ہے کہ ان چھ آدمیون نے ان چھ کتابون مین روایت کی ہے اور جب رواہ الاربعۃ بولین تو مراد یہ
چار آدمی ہین سوا بخاری و مسلم کے انکی چند حدیثین ثلاثی ہین فضل قزوین مین ایک حدیث لائے ہین کہ منکر بلکہ موضوع ہے جہت سے طعن کی

ہے فضل قزوین میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں کل وہ سب محدثوں کے نزدیک موضوع ہیں میسرہ نام ایک شخص نے اونکو وضع کیا ہے واللہ اعلم

ترجمۂ امام نسائی صاحب سنن رضی اللہ عنہ ابوعبدالرحمن احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر نسائی ہمزۂ مکسورہ
ہے یہ نسبت ہے طرف نسا کی ایک شہر ہے خراسان کا اور عرب کبھی اس نسبت میں نسوی کہتے ہیں ہمزہ کو واو سے بدل کرتے ہیں قیاس کے موافق بھی یہی ہے
لیکن اول اشہر ہے ولادت انکی سنہ دو سو چودہ یا پندرہ میں یا اکیس میں ہوئی علی اختلاف الاقوال یہ ایک شخص ہیں حفاظ حدیث و ائمہ فقہ
سے اور مقدم و مشار الیہ و عمدہ و قدوہ و امام اپنے زمانے کے ہیں بلا اختلاف انہون نے شیوخ کبار کو پایا ہے خراسان و حجاز و عراق و جزیرہ و شام
و مصر وغیرہ کی طرف گئے ہیں اول رحلت انکی پندرہ برس کی عمر میں تھی طرف قتیبہ بن سعید بلخی کے اونکے پاس ایک سال و دو ماہ ٹہیرے اور
علم حدیث کا کسب کیا بعد اوسکے اسحق بن راہویہ و علی بن خشرم و محمود بن غیلان و ابوداؤد سجستانی کی خدمت سے اخذ کیا اور روایت کی اور عبداللہ
بن امام احمد بن حنبل سے ملاقات فریابی و طحاوی و ابوبکر بن السنی و ابوالقاسم طبرانی انکے شاگرد ہیں مذہب شافعی رکھتے تھے جیسا کہ اس پر اونکا منسک دال
ہے ابوعلی نیساپوری نے کہا کہ مینے اپنے وطن و سفر میں چار آدمیوں کو ایمۂ حدیث سے دیکھا اور اول نسائی کا نام لیا حاکم نے کہا کہ نسائی اپنے زمانے
میں افقہ و اعرف مشائخ تھے ساتھ صحیح و سقیم آثار و رجال کے ذہبی نے کہا کہ وہ مسلم سے احفظ ہیں دارقطنی نے کہا کہ جن لوگوں کا علم حدیث و جرح
و تعدیل رواۃ حدیث کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے نسائی اونپر مقدم ہیں انکی کتابیں معتبر ہیں حدیث و علل میں کتاب سنن اون سب سے زیادہ مشہور
ہے حاکم نے کہا کہ انکا کلام فقہ حدیث پر اوس سے زیادہ تر ہے کہ ذکر کیا جائے جو شخص اونکی کتاب سنن میں نظر کرتا ہے وہ اونکے حسن کلام میں
حیران ہوتا ہے اور بغایت ورع و پرہیزگار تھے اسی جگہ سے یہ بات ہے کہ اپنے سنن میں حارث بن مسکین سے روایت کرتے ہیں جو کہ عالم صالح
اور قاضی مصر تھے بایں طریق کہ قرئ علیہ و انا اسمع اور یون نہیں کہتے کہ حدثنا و اخبرنا جسطرح وقت روایت کے اپنے دوسرے مشائخ سے کہتے
ہیں اسلئے کہ درمیان اونکے اور حارث کے کچھ خشونت ہوگئی تھی اونکی مجلس میں ظاہر نہیں ہو سکتے تھے پس اونکی روایت کے وقت گھر کے کونے
میں چھپکر اس طور پر حدیث سنتے تھے کہ حارث کی آواز کو تو سنیں اور اپنا شخص اونپر ظاہر نہ کریں عراقی نے فرمایا ہے کہ انکے طریقے میں اتساع ہے تخریج
احادیث میں ان لوگوں سے جو کہ مختلف فیہ ہیں اور انہوں نے کہا میرے نزدیک آدمی متروک نہیں ہوتا ہے مگر اوس وقت کہ سب اوسکے ترک پر اتفاق
کریں اور اگر ایک توثیق کرتا ہے اور دوسرا تضعیف تو میں اوسکو بسبب تشدید بعض کے ترک نہیں کرتا ہوں کہتے ہیں کہ ابوداؤد بھی اسی راہ پر چلتے ہیں
بعض مواضع میں کہ ابوداؤد و ترمذی نے اخراج حدیث کا کیا ہے نسائی اوس سے اجتناب کرتے ہیں بلکہ اخراج حدیث سے بعض رجال شیخین کے بھی
اجتناب فرماتے ہیں بالجملہ یہ ایک بزرگ ہیں بزرگان حدیث سے صوم داؤدی پر مواظبت و مداومت رکھتے تھے اور باین ہمہ کثیر الجماع تھے انکی چار
بیبیاں تھیں نزدیک ہر ایک کے ایک رات بسر کرتے تھے اور لونڈیاں بھی بہت تھیں قالہ ابن عساکر مصر سے انکا نکلنا ماہ ذیقعدہ ۳۰۲ تین سو دو
میں ہوا **حکایت** تاریخ ابن خلکان و تاریخ امام یافعی رضی اللہ عنہ و اشعۃ اللمعات و بستان المحدثین وغیرہا میں انکی موت کا سبب یہ لکھا ہے کہ جب
تصنیف مناقب مرتضوی یعنی خصائص کبری سے فارغ ہوئے تو چاہا کہ اوس کتاب کو جامع دمشق میں برملا بیان کریں تاکہ جو لوگ اوس جگہہ کے بسبب
طول سلطنت بنی امیہ کے اوس دیار میں مائل طرف مذہب نواصب کے ہوئے ہیں ہدایت پا جائیں کسی قدر اوس کتاب سے ذکر کرتا تھا کہ ایک سائل نے کہا کہ مناقب امیر المؤمنین
معاویہ میں بھی کچھ تمنے لکھا ہے انہوں نے کہا اما یرضی معاویۃ ان یخرج راسا براس حتی یفضل یعنی معاویہ کو یہی بس ہے کہ سر بسر نجات پائیں اونکے مناقب
کہاں ہیں ایک روایت میں یہ آیا ہے کہ یہ کلمہ کہا ما اعرف لہ فضیلۃ الا لا اشبع اللہ بطنک عوام لوگوں نے اونکو تشیع کی تہمت لگا کر لگد کوب کیا بستان
المحدثین میں فرمایا ہے کہ چند ضربات اونکے خصیتین میں پہونچی کہ بسبب اونکے نیم جان ہو گئے انتہے لفظ ابن خلکان کا یہ ہے وکان یتشیع فما زالوا ید

فعون فی حضنته حتی اخرجوه من المسجد و فی روایة اخری یدفعون فی خصیتیه وداسوه ثم حمل الی الرملة فمات انتہی اور جب وہ کے خادم اونکو اوٹھا کر گھر لائے تو فرمایا کہ مجھے اسی دم مکۂ معظمہ کو روانہ کرو تاکہ مکے مین یا مکہ کی راہ مین مرون کہتے ہین کہ مکے مین وفات پائی اور درمیان صفا و مروہ کے مدفون ہوئے انکی وفات روز دوشنبہ تیرہوین صفر کسی نے کہا شعبان ۳۰۳ھ ہجری مین ہوئی قالہ الدار قطنی ابونعیم اصفہانی نے کہا کہ جب اونکو دمشق مین روندا تو روندنے کے سبب سے وفات پائی انہون نے کتاب خصائص فضل حضرت علی و اہلبیت علیہم السلام مین تصنیف فرمائی اور اکثر روایتین انکی اوس کتاب مین امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے ہین اور نیز دارقطنی نے کہا ہے کہ انکو دمشق مین محنت پہونچی پس شہادت پائی اور مکے مین انتقال کیا کسی نے کہا رملہ مین ارض فلسطین سے بعضون نے کہا کہ اونکی نعش کو رملہ سے مکے مین پہونچایا واللہ اعلم رضی اللہ عنہ کذا فی الاتحاف ترجمہ

ابو داؤد صاحب سنن رضی اللہ تعالی عنہ ابو داؤد سلیمان بن اشعث بن اسحق بن بشیر ازدی سجستانی رحمہ اللہ ایک حافظ ہین حفاظ حدیث شریف وعلم علل حدیث سے درجۂ عالیہ مین تھے نسک وصلاح سے گشت بلاد کا کیا اور عراقیون خراسانیون سے شامیون مصریون جزیریون سے لکھا انکے سنن کتاب قدیم ہے جسکو بغداد مین تالیف کیا اور اوس ناحیہ کے لوگون نے اوسکی روایت اونسے کی اور امام احمد پر اوسکو عرض کیا اور اونہون نے اوسکو جید و مستحسن کہا اونسے منقول ہے کہ مین پانصد ہزار حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قید کتابت مین لایا اور اپنے سنن کو اونسے نکالا اور اوس کتاب مین چار ہزار چھ سو حدیث کو وارد کیا جو کہ صحیح ہین یا مقارب صحیح انکے مذہب مین اختلاف ہے ابو اسحق شیرازی نے اونکو طبقات الفقہا مین منجملہ اصحاب امام احمد شمار کیا ہے اور بعض کہتے ہین کہ شافعی تھے ابراہیم حربی نے کہا کہ جب ابو داؤد نے کتاب سنن تصنیف کی تو حدیث واسطے اونکے مثل لوہے کے واسطے داؤد علیہ السلام کے نرم و آسان ہوگئی حافظ ابو طاہر سلفی نے اس مضمون کو نظم کیا اور کہا **نظم** ان الحدیث وعلمه بکماله

لامام اهلیه ابی داؤد	مثل الذی لان الحدید وسبکه لنبی اهل زمانه داؤد

حکایت سہل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ عنہ انکے پاس آئے اور کہا مین تمسے ایک کام رکھتا ہون کہا کیا ہے کہا اگر تم کرو بامکان کہا اگر ممکن ہے تو مین ضرور کرونگا کہا تم اپنی زبان نکالو جسکی ساتھ تمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث کی ہے کہ مین اسکو بوسہ دون ابو داؤد نے زبان نکالی تستری نے اوسکو چوما **ولادت** انکی سنہ ۲۰۲ھ مین ہوئی بارہا بغداد مین آئے بعد اسکے بصرے کی سکونت اختیار کی اور اکثر بلاد اسلام مین خصوصاً مصر و شام و حجاز و عراق و خراسان و جزیرے مین گشت کرکے علم حدیث کا اخذ کیا حفظ حدیث و اتقان روایت و تقوی و احتیاط مین درجۂ عالی رکھتے تھے ایک آستین انکی کشادہ اور دوسری تنگ تھی اسبات کا اونسے پوچھا تو کہا کہ کشادہ واسطے رکھنے اجزا کتاب کے ہے اور دوسرے کو کشادہ رکھنا اسراف ہے یہ شاگرد ہین امام احمد و قعنبی و ابوالولید طیالسی و مسلم بن ابراہیم و یحیی وغیرہم کے اور ترمذی و نسائی و احمد بن خلال وغیرہم انسے روایت رکھتے ہین انکی تلامیذ سے چار آدمی سرآمد محدثین ہوئے ایک تو انکے فرزند ابوبکر دوسرے ابن اعرابی تیسرے لولوی چوتھے ابن واسہ امام احمد رحمہ اللہ باوجودیکہ انکے استاذ ہین غیرت کی حدیث کو انسے روایت کیا موسی بن ہارون نے کہ ایک بزرگ ہین بزرگان اوس عہد کے انکے حق مین کہا ہے کہ ابو داؤد دنیا مین واسطے حدیث کے اور عقبی مین واسطے جنت کے پیدا کئے گئے ہین وفات انکی سولھوین شوال سنہ ۲۷۵ھ دوسو پچہتر ہجری مین بعمر تہتر سال ہوئی بصرے مین مدفون ہین انکے فرزند

ابوبکر عبد اللہ بن ابی داؤد رحمہ اللہ اکابر حفاظ بغداد سے تھے عالم متفق علیہ امام بن امام انکی کتاب مصابیح ہے اپنے والد کے شیوخ مین مصر و شام مین شریک رہے اور بغداد و خراسان و اصفہان و سجستان و شیراز مین سماعت کی سنہ ۳۱۶ھ تین سو سولہ ہجری کو انکی وفات ہوئی مصنفان صحیح سے ابو علی حافظ نیسا پوری و ابن حمزۂ اصفہانی نے انکے ساتھ احتجاج کیا ہے ابن خلکان نے کہا کہ سجستانی بکسر سین مہملہ و جیم و سکون سین ثانیہ و فتح تای مثناۃ فوقیہ اور بعد الف نون نسبت ہے طرف سجستان اقلیم مشہور کے اور کہا گیا ہے بلکہ انکی نسبت طرف سجستان یا

[حاشیہ:] لـ بالکسر و ضاد معجمہ از زیر بغل تا تہیگاہ و میزہ دو دو بازدو انچہ مابین سینہ و بازو ست ۱۲

سجستانہ کے ہے جوکہ ایک قریہ ہے قرای بصرے سے انتہی بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ ابن خلکان باوجود کمال تاریخ دانی وتصحیح انساب کے اس نسبت مین اونکو غلط ہوا شیخ تاج الدین سبکی نے بعد نقل اونکی عبارت کے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور صواب یہ ہے کہ یہ نسبت ہے طرف اقلیم معروف کے جسکی سرحد بلاد ہند سے ملی ہوئی ہے انتہی یعنی یہ نسبت طرف سیستان کے ہے جوکہ ایک ملک مشہور ہے بابین سند و ہرات متصل قندہار کے اور چشت کہ مکان بزرگان چشتیہ کا ہے وہ بہی اس ملک مین واقع ہے اور نسبت قدیم الزمان مین پای تخت اوس ملک کا تہا اور عرب اس ملک کی نسبت مین سجزی کبہی کہتے ہین انتہی کذا فی اتحاف النبلاء

ترجمۂ ابوداؤد طیالسی رضی اللہ عنہ سلیمان بن داؤد بن جارود طیالسی اصل مین شہر فارس کے تھے آخر کو بصرہ کی سکونت اختیار کی زمانکے محدثون سے جیسے شعبہ و ہشام دستوائی و ابن عون وغیرہم بہت سی روایات رکھتے ہین احادیث طویلہ کو بہت خوب یاد رکھتے تھے اس صفت مین اپنے اہل زمان مین معروف وممتاز تھے علم حدیث ہزار شیخ سے اخذ کیا اور اونسے بہت سی خلق نے روایت کی اور منتفع ہوئے کہتے ہین کہ جوکچہ اونسے لکہا ہے شمار مین چالیس ہزار حدیث کو پہونچا ہے یعنی مع طرق وآثار موقوفہ کے یحیی بن معین وابن یحیی وفلاس ووکیع اور دوسرے علماء اسمای رجال نے اونکی تعدیل وتوثیق مفرط کے ہے حق یہ ہے کہ وہ اسی قسم کے آدمی تھے ساٹھ^۶۰ برس زندہ رہے سنہ ۲۰۴ دوسو چار مین انتقال کیا یہ ابوداؤد صاحب سنن کے غیر ہین کیونکہ یہ اونپر بہت زمانہ مقدم ہین جیسا کہ انکی تاریخ وفات سے ظاہر ہے اصحاب صحاح ستہ غالبًا انسے بیک واسطہ روایت کرتے ہین کذا فی بستان المحدثین

ترجمۂ ابونعیم صاحب کتاب حلیۃ الاولیاء رضی اللہ عنہ ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحق بن موسی بن مہران اصبہانی حافظ مشہور صاحب کتاب حلیۃ الاولیاء اعلام محدثین واکابر حفاظ دین وثقات صوفیہ متقین سے ہین سنہ ۳۳۶ ہجری مین پیدا ہوئے چہہ برس کی عمر مین مشائخ عمدۂ حدیث نے بطریق تبرک اونکو اجازت دی اور جب جوان ہوئے تو اجلۂ مشائخ سے سماع کیا اور حدیث حاصل کی طبرانی و ابوالشیخ وجعابی وابوعلی صواف وابوبکر آجری وابن خلاد نصیبی بن عبدالکبیر خطابی سے استفادۂ تامہ کیا جب بڑہاپے کو پہونچے اور متوجہ افادہ کے ہوئے تو حفاظ فن حدیث شریف نے اونکی طرف رجوع کیا اور اونکی دروازے پر ہجوم کیا اور بہت فائدہ حاصل کیا خطیب بغدادی انکے اخص تلامذہ سے ہین اور ابوسعید مالینی اور بہت سے محدث انکے شاگرد ہین اشتغال علم حدیث مین یہانتک نوبت پہونچی تہی کہ سوای سماع حدیث اور اوسکی تصنیف کے اونکی غذا نہ تہی اول آدمی جو انکے اجداد سے مشرف باسلام ہوا مہران ہین اور مہران مولی عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے انکی بہت تصنیف ہے منجملہ اوسکے کتاب معرفۃ الصحابہ اور کتاب دلائل النبوۃ دو جلد اور مستخرج بخاری ومسلم پر اور تاریخ اصفہان اور کتاب صفۃ الجنۃ اور کتاب الطب اور کتاب فضائل الصحابہ اور کتاب المعتقد اور رسائل دیگر بہی ہین سنہ ۴۳۰ ہجری ہشتم محرم کو دار آخرت کی رحلت فرمائی ۹۴ برس کی عمر تہی کذا فی اتحاف النبلاء رحمہ اللہ تعالی

ترجمۂ ابویعلی موصلی رضی اللہ عنہ ابویعلی احمد بن علی بن مثنی بن یحیی بن عیسی بن ہلال تمیمی موصلی انکی ولادت سنہ ۲۱۰ مین ہوئی پندرہ برس کے تھے کہ طلب علم حدیث کے شوق مین سفر کیا اور عمر طویل پائی علی بن جعد و یحیی بن معین ودیگر محدثین عمدہ کے شاگرد ہین ابن حبان وابوحاتم واسمعیل انکے شاگرد ہین لوگون کو انکے صدق ودیانت وامانت وعلم وتقوی ودیگر صفات محمودہ مین اعتقاد عظیم تہا تصنیف وترویج علم مین نیت صالحہ رکہتے تہے محض حسبۃً للہ تعلیم علم حدیث شریف مین مشغول رہتے تہے انکی ثلاثیات بہی ہین کہ درمیان انکے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین واسطے سے زیادہ نہین ہین ابن حبان نے انکا ذکر ثقات مین کیا ہے وفات انکی سنہ ۳۰۷ مین ہوئی جسدن انہون نے انتقال فرمایا اسدن موصل کے بازار بند ہوگئے لوگ گریان وسوزان انکے جنازے پر جمع ہوئے

گریان جگر زمین کشادند + وان کان ہنر دران نہادند

رحمہ اللہ تعالی اسمعیل بن محمد بن فضل تیمی نے کہا ہے کہ ساری مسانید مثل نہرون کے ہین اور مسند ابویعلی کا مثل دریا کے ہے تو یہ مجمع انہار ہوگا

ترجمہ ابن ابی شیبہ صاحب مصنف رضی اللہ عنہ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی

صاحب مصنف فی الحدیث موالی بنی عبس بیای موحدہ ساکنہ بعد عین مہملہ سے تھے اسلئے اونکو عبسی کہتے تھے بستان المحدثین مین لکھا ہے
کہ یہان تین صورتین مشتبہ کتب حدیث مین وارد ہوتی ہین پس علامت فارقہ درمیان ہر تین کے یہ ہے کہ اگر وہ شخص جسکی
نسبت مین یہ صورت ہو اہل کوفہ سے ہے تو وہ عبسی بیائے موحدہ وشین مہملہ سے ہے اور اگر اہل بصرہ سے ہے تو عیشی بیائے
تحتیہ وشین معجمہ اور اگر اہل شام سے ہے تو عنسی ہے بنون وسین مہملہ اور یہ ابو بکر اہل کوفہ سے ہین اور انکے سوای اس مصنف کی ایک اور مسند اور بعض
تصانیف بہی ہین استفادہ علم حدیث کا شریک بن عبد اللہ قاضی کوفہ اور ابو الاحوص اور ابن المبارک اور ابن عیینہ وجریر بن عبد الحمید اور اونکے اقران سے
کیا اور اونسے ابو زرعہ وبخاری ومسلم وابو داؤد وابن ماجہ اور خلائق بسیار نے یہ علم حاصل کیا ہے یہ ایمۂ فن حدیث شریف سے ہین ابو زرعہ نے کہا کہ ہمارے
زمانے مین علم حدیث کا چار آدمیون کی طرف منتہی ہوا ہے ابو بکر بن ابی شیبہ کہ سرد حدیث مین نکتا ہین اور احمد بن حنبل فقہ وفہم حدیث مین مستثنی ہین اور
ابن معین جمع وتکثیر حدیث مین ممتاز ہین اور علی بن مدینی علل حدیث اور اوسکے مخرج مین یگانہ ویے ہمتا ہین لیکن وقت مذاکرہ مین ابو بکر سارے اہل
عصر سے احفظ تر ہین تہذیب وترتیب مین بہی اپنے اقران پر امتیاز رکہتے ہین ماہ محرم ۲۳۵ھ ہجری مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی۔ ترجمہ خطیب

صاحب تاریخ بغداد رضی اللہ عنہ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت بغدادی معروف بخطیب حفاظ متقنین
وعلماء متبحرین سے تھے کہا ہے کہ اگر سوای تاریخ کے اونکی اور کوئی کتاب نہوتی تو یہی کتاب کفایت کرتی کیونکہ یہ اونکی اطلاع عظیم پر دلالت کرتی
ہے لیکن اونکی مصنفات ساٹہ کتابون سے زیادہ قریب سو کے ہین اونکا فضل اونکے وصف سے اشہر ہے منجملہ اونکی کتب کے مؤتلف ومختلف اور کتاب
الرواۃ عن مالک ورروایۃ الابناء عن الآباء وغیرہ کتب مفیدہ ہین ولادت انکی روز پنجشنبہ بست وچہارم ذی قعدہ ۳۹۲ھ یا چہٹی تاریخ ماہ جمادی الآخرہ کو
ہوئی انکے والد ماجد بہی علم حدیث کے ساتھ مناسبت رکہتے تھے وہ انکو اس فن شریف کی تحصیل پر حرص دلاتے تھے گیارہ برس کے تھے کہ طلب
علم مین شروع کیا اور سفر اختیار کئے بصرہ وکوفہ ونیشاپور واصفہان ودنیور وہمدان وری وحجاز مین ابو نعیم صاحب حلیہ اور ابو سعید مالینی و
ابو الحسن بن بشران ودیگر علما سے استفادہ کیا اور فقہ ابو الحسن محاملے وقاضی ابو الطیب طبری وغیرہ سے حاصل کی باوجود اسکے کہ فقیہ تھے حدیث اور
وتاریخ اونپر غالب آگئی تہی ابن ماکولا کہ محدث مشہور ہین منجملہ اونکے شاگردون کے ہین صحیح بخاری مکہ معظمہ مین ستی کریمہ پر کہ مشاہیر رواۃ بخاری سے
ہین پانچ دن مین ختم کی اور ابو عبد الرحمن اسمعیل بن احمد حیری نیسابوری معروف بفریر پر بخاری شریف تین مجلس مین پڑہی اسطرحسے کہ بہی بخاری
شریف کا سماع کیا وقت مغرب کے اوسکا پڑہنا شروع کرتے اور متصل نماز فجر کو بس کرتے اسی طرح کئی راتین گزارین اور تیسرے دن چاشت سے مغرب تک اور مغرب سے
صبح تک پڑہتے گئے اور تمام کیا ذہبی نے کہا کہ یہ قوت دماغ کی اور مہارت پڑہنے مین نوادر سے ہے بعد فراغ کے ان کتب سے بغداد مین اقامت اختیار کی اور تصنیف
وروایت حدیث مین اوقات اپنے معمور رکہے یہانتک کہ دار الرضوان کی طرف دوڑ گئے ہر روز قرآن شریف کا ختم کرتے اور تجوید وترتیل سے پڑہتے
تھے سفر حج مین لوگ اونسے لفظ بلفظ سنتے اور باوجود سفر کی تکان کے اس ورد کو ناغہ نہین کرتے تھے اللہ تعالی نے ثروت ظاہرہ بہت کچہ اونکو بخشی
تہی طالبان اس فن شریف پر صدقات وخیرات بہت جاری رکہتے تھے حج مین جب متصل آب زمزم پہونچے تو تین بار اوس آب
مبارک سے سیر ہو کر پیا اور تین چیز کی اللہ تعالے سے دعا کی کیونکہ دعا اوس حالت مین مستجاب ہوتی ہے اول یہ کہ تاریخ
بغداد کی روایت کرین اور وہ منتشر ہو جائے دوسرے یہ کہ جامع منصور مین جو کہ بہترین بقاع بغداد ہے املا وتعلیم حدیث شریف مین مشغول ہون تیسرے
یہ کہ مدفن اون کا متصل حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ کے ہو یہ تینون حاجتین اونکی روا ہو گئین اور بغداد مین اون کا مرتبہ
یہانتک پہونچا کہ خلیفۂ وقت نے حکم کیا کہ کوئی آدمی واعظان وخطیبان اور دیگر اصناف علماء سے کسی حدیث کو

کسی حدیث کو ذکر نہ کرین جبتک کہ اوس حدیث کو خطیب پر پیش نہ کرین اور وہ اجازت نہ دین حکایت انکے عہد مین بعض یہود یوان خیبر
جو کہ خیبر مین سکونت رکھتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیوقت مین وہانسے اوٹھکر اطراف و جوانب شام مین منتشر ہو گئے تھے روبکاری خلیفہ مین
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامہ مبارک پیش کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خط تھا اور مہر نبوی اور شہادت ایک جماعت کثیر صحابہ کی اوراوسپر ثبت
تھی مضمون خط کا یہ تھا کہ مینے فلان فلان قبیلہ یہود سے جزیہ ساقط کیا اور معاف کردیا خلیفہ نے اوسکو خطیب کے پاس بھیجا خطیب نے بعد تامل کے
فرمایا کہ یہ تمام زور وجعل ہے اسواسطے کہ اوس مین گواہی معاویہ سعد بن معاذ کی ثبت ہے اور معاویہ فتح خیبر کیوقت مسلمان نہ تھے اور شرف صحبت
حاصل نہ کیا تھا اور سعد نے غزوۂ خندق مین تیر کا زخم کھایا اور متصل غزوہ بنی قریظہ کے وفات پائی فتح خیبر کے وقت وہ زندہ نہ تھے یہ حکایت بستان
المحدثین مین لکھی ہے سید علامہ محمد اسمٰعیل امیر رسالہ افادۃ الامہ بذکر احکام اہل الذمہ مین بتفصیل اوسکو لائے ہین جناب خطیب باوجود اس علم و
فضل کے شعر کے ساتھ بھی الفت رکھتے تھے ایک قطعہ بغایت فصیح و بلیغ اونکی نظم شریف کا اتحاف مین ذکر فرمایا ہے جب بیمار ہوے تو خلیفہ
کہلا بھیجا کہ مین کوئی وارث نہین رکھتا ہون میرا مال بیت المال کو پہونچتا ہے اگر اذن ہو تو مین اوسکو بطور خود للہ صرف کردون خلیفہ نے کہا
مبارک ہے تمام کتابون کو وقف کردیا اور تمام اجناس مال کو راہ خدا تعالیٰ مین خرچ کیا ساتوین ذی حجہ سنہ ۴۶۳ ہجری کو بغداد مین وفات پائی سمعانی نے
کہا کہ شوال مین انتقال کیا شیخ ابو اسحٰق شیرازی نے کہ مشاہیر مشائخ شافعیہ سے اور جامع علوم ظاہر و باطن تھے اونکے جنازے کو اپنے کاندھے پر لیا
کہتے ہین کہ اونھون نے اونسے بہت نفع حاصل کیا تھا اور اونکی تصانیف مین مراجعت کرتے تھے خطیب اپنے وقت مین حافظ مشرق تھے اور ابن
عبد البر حافظ مغرب لطف یہ ہے کہ دونون نے ایک ہی سال مین انتقال کیا رحمہما اللہ تعالیٰ حکایت محب الدین بن نجار نے تاریخ بغداد مین
کہا ہے کہ ابو البرکات اسمٰعیل بن ابی سعد صوفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ شیخ ابوبکر زہرار صوفی نے ایک گور جانب قبر شریف حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ
کے اپنے واسطے بنائی تھی ہر ہفتہ کو وہان جاکے اوسمین سوتے اور قرآن شریف پڑھتے جب خطیب نے انتقال کیا اور وصیت کی کہ جانب قبر حضرت بشر
حافی مین دفن کرنا تو اصحاب حدیث نے ابن زہرار کے پاس آکے اوس قبر مین دفن خطیب کے درخواست کی وہ سخت ممتنع ہوئے اور کہا کہ
جو جگہ مینے برسون سے اپنے واسطے بنائی ہے وہ کیونکر مجھسے لیجاتی ہے جب یہ حال دیکھا تو میرے والد ابو سعد سے آکر ماجرا کہا میرے والد نے
اونکو اپنے پاس بلاکر کہا کہ ہم یہ نہین کہتے ہین کہ تم قبر کی یہ جگہہ اونکو دو لیکن ہم تو یہ کہتے ہین کہ اگر حضرت بشر حافی زندہ ہوتے اور تم اونکے پہلو مین
ہوتے اور ابوبکر خطیب آتے اور تمسے زیادہ تر پست جگہہ مین بیٹھتے تو آیا تمکو اچھا لگتا کہ تم اونسے بالاتر بیٹھو کہا نہین بلکہ مین اوٹھتا اور اپنی جگہہ
مین اونکو بٹھاتا کہا تو پھر اسی طرح اس وقت مین بھی چاہیے شیخ کا دل اس بات سے خوش ہوگیا اور اذن دفن کا دیا پس اونکو جانب بشر باب حرب مین
دفن کردیا حکایت بعض صلحای بغداد نے بعد وفات کے اونکو خواب مین دیکھا - اور اونکے حال سے پوچھا تو کہا انا فی روح و ریحان و جنۃ نعیم

ترجمۂ طبرانی صاحب معاجم ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر لخمی طبرانی بلاد شام کے شہر عکہ مین سنہ ۲۶۰ ہجری
ماہ صفر کو پیدا ہوئے اور سنہ ۲۷۳ مین طلب علم شروع کی اکثر بلاد شام و حرمین شریفین و یمن و مصر و بغداد و کوفہ و بصرہ و اصفہان و جزیرہ و دیگر معموہ ہاے اسلام مین گشت کیا
اور ہزار شیخ بلکہ زیادہ سے سماعت و استفادہ کیا نسائی و علی بن عبد العزیز بغوی و بشیر بن موسیٰ و ادریس عطار و ابو زرعہ ثقفی اور انکے اقران طبرانی کے شیوخ مین
معدود ہین انکے باپ طلب علم حدیث پر تحریص و تاکید کرتے تھے اور اونکو اپنے ہمراہ لیکر شہر بشہر گشت کرتے تھے اور اساتذہ کے حضور مین پہونچاتے تھے انکی بہت تصانیف ہین
اور انکی معاجم ثلاثہ اشہر ترین کتب ہین حافظ ابو نعیم اور ایک خلق کثیر انسے راوی ہے اور کتاب الدعا انکی مؤلفہ جس سے صاحب حصن حصین ناقل ہین
ایک بڑا مجلد ہے اور کتاب المسالک کتاب عشرۃ النساء و کتاب الاوائل و کتاب دلائل النبوۃ اور انکی تفسیر ہے بہت بڑی اور انکے سوا اور تالیف ہین کہ بالفعل معدوم

نہین ہوتی ہین حافظ ابن مندہ نے اون سب کو ذکر کیا ہے اونکو طلب علم حدیث مین بہت محنت و مشقت ہوئی تیس برس تک بوریے پر سوئے اور راحت
و آرام اپنے اوپر حرام کر لیا تو سع علم حدیث و کثرت روایت حدیث مین ممتاز و مستثنی تہے ابو العباس احمد بن منصور شیرازی نے کہا کہ مینے طبرانی سے تین لاکہ حدیثین
لکہی ہین آخر عمر مین بوجہ رد مذاہب قرامطہ اسماعیلیہ کیا اوسوقت مین اعدای اہل سنت تہے انپر سحر کیا دونون آنکہین بصارت ظاہر یسے عاری ہو گئین
آٹہوین ذیقعدہ ۳۶۰ھ ہجری مین وفات ہوئی حافظ ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیاء نے انپر جنازے کی نماز پڑہی انکی عمر یکصد سال و دو ماہ کی ہوئی ابن خلکان نے
کہا انکی پیدائش ۲۶۰ھ کو طبریہ شام مین ہوئی سکونت اصفہان مین رکہتے تہے وفات کہتے ہین روز شنبہ ماہ ذیقعدہ یا شوال مین مرے اور جانب حممہ
دوسی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مدفون ہوئے طبرانی بفتح طای مہملہ و بای موحدہ نسبت ہے طرف طبریہ کے اور لخمی بفتح لام و سکون خای
معجمہ نسبت ہے طرف لخم کے اور نام انکا مالک بن عدی ہے اور وہ جذام کے بہائی ہین اور مُطَیر تصغیر ہے مطر کی رحمہ اللہ تعالی ترجمہ حاکم صاحب
مستدرک رضی اللہ عنہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم بن حکم ضبی طہمانی حاکم نیسابوری حافظ معروف بابن بیّع اپنے زمانے مین
امام اہل حدیث تہے اور اسباب مین کتابین تالیف کین کہ مثل اونکی مسبوق نہین ہوئین حاکم عالم عارف واسع العلم ہین ابو سہل محمد بن سلیمان صعلوکی سے
تفقہ کر کے عراق مین آئے اور ابو علی بن ابی ہریرہ فقیہ پر قرات کی اور طلب حدیث شریف کی فرمائی حدیث شریف انپر غالب ہو گئی اور اسکے ساتہہ شہرت پائی حدیث
شریف کو ایک جماعت لاتحصی سے سنی انکی شیوخ کی معجم دو ہزار آدمیون کو پہونچتی ہے انکی تصانیف علوم مین ایک ہزار پانسو جزو کو پہونچتی ہے
منجملہ اونکے مدخل الی علم الصحیح اور مستدرک علی الصحیحین ہین دارقطنی کے ساتہہ مباحثہ کیا اور دارقطنی نے اوسکو پسند فرمایا ۳۵۹ھ مین قاضی نیسابور کے
ہو گئے تہے ایام دولت سامانیہ مین بعد اوسکے قاضی جرجان کے ہو کر ممتنع ہو گئے بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ انکو حاکم اسلئے کہتے ہین کہ یہ قاضی ہو گئے تہے
اور طہمانی نسبت ہے طرف ایک جد کے انکی اجداد سے جس کا نام طہمان تہا اور ابن البیع بفتح موحدہ و تشدید تحتیہ اوس سبب سے کہتے ہین کہ ایک
شخص انکے اجداد سے بیّع تہا بیع کو لغت ہندی مین بیوپاری کہتے ہین انکی ولادت ۳۲۱ھ کو نیسابور مین ہوئی انکے والد نے مسلم کو دیکہا تہا اور یہ اپنے
باپ سے روایت رکہتے ہین اور ابو العباس اصم و ابو عبد اللہ اخرم و ابو العباس بن محبوب و ابو عمرو بن سماک و ابو علی نیسابوری و دیگر اجلہ علمای اس فن سے
اور ابو ذر صاحب روایت بخاری و ابو یعلی خلیل و ابو القاسم قشیری و بیہقی و دیگر اساتذہ اس صنعت کی انسے روایت کرتے ہین **حکایت** انکی وفات
عجیب طور پر واقع ہوئی ایکدن حمام مین آئے اور غسل کیا جب وہان سے نکلے تو ایک آہ کہینچی اور جان دیدی ہنوز لنگ بندہا ہوا تہا اور کپڑے نہین
پہنے تہے یہ واقعہ ماہ صفر ۴۰۵ھ مین ہوا بعد وفات کے انکو خواب مین دیکہا کہ کہتے تہے مینے نجات پائی پوچہا کس چیز مین کہا حدیث کے لکہنے مین انتہے
سچ ہے حدیث شریف ایسی ہی چیز ہے کہ اسکا لکہنا نجات بخشتا ہے تو پہر اسکے پڑہنے اور روایت کرنے اور اسکے پہونچانیکا طرف لوگونکی اور خود اوس پر
عمل کرنیکا کیا پوچہنا ہے اللھم اجعلنا منھم واحشرنا فی زمرتھم بجاہ صاحب الحدیث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وارزقنا شفاعتہ یوم القیامۃ آمین

حمدویہ بفتح حای مہملہ و سکون میم و ضم دال مہملہ و سکون واو و فتح یای تحتیہ قالہ ابن خلکان ترجمہ ابن عبد البر صاحب کتاب تمہید و استیعاب رضی اللہ عنہ
یوسف بن عبد البر بن محمد بن عاصم نمری قرطبی کبار علماے مغرب سے ہین حدیث شریف و اثر و ما یتعلق بہا مین امام عصر تہے جمعہ کے دن کہ امام
خطبے مین تہا ۳۶۸ھ ماہ ربیع الاول مین پیدا ہوئے یہ اگرچہ خطیب بغدادی کے معاصر ہین لیکن انکا طلب کرنا علم حدیث کو قبل تولد خطیب کے ہے
انہون نے قرطبہ مین ایک جماعت علما سے علم اخذ کیا اور روایت کی اور علماء دور دست نے انکو واسطے اجازتین لکہین حفظ و اتقان مین سرآمد اہل زمان تہے
مؤطا مین کتب مفیدہ تالیف کین منجملہ اونکے کتاب التمہید ہے مرتب اسماء شیوخ مالک پر یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ پہلے اسکی مثل نہین ہوئی اور یہ نشر جزو ہے یہ کتاب
نادرہ روزگار و سرمایہ مجتہدان اول لایدی و الاالبصار ہے اور جمع اسماء صحابہ مین ایک کتاب مفید جلیل لکہی مسمی باستیعاب اول امر مین ظاہری تہے بعد اوسکے مالکی ہو گئے

معہذا فقہ امام شافعی کی طرف بھی میل رکھتے ہین کتاب الدرر فی اختصار المغازی والسیر اور کتاب بعقل العقلاء وما جاء فی اوصافہم اور کتاب بہجتہ المجالس وغیرہ انکی تصنیف ہین بروز جمعہ آخر روز ربیع الآخر ۴۶۳ھ کو مدینہ شاطبہ شرقی اندلس مین انتقال کیا انتقال خطیب بغدادی کا بھی اسی سال مین ہوا یہ حافظ مغرب تھے اور وہ حافظ مشرق اور اس فن مین دونون امام وقت تھے نمری نسبت ہی طرف نمر بن قاسط کے کہ ایک قبیلہ کبیرہ مشہور ہے رحمہ اللہ تعالی تمہید کا پورا نام یہ ہے التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید انکی کتاب استذکار لمذاہب ایمۃ الامصار فیما تضمنہ الموطا من المعانی والآثار ہی یہ کتاب بڑی ہی بخط جلی قریب تیس جلد کے اور بخط خفی پندرہ جلد کے ہی **ترجمہ مروزی رحمہ اللہ تعالی** ابو اسحق مروزی ابراہیم بن احمد ایک امام ہین ایمہ دین واصحاب وجوہ سے ابن شریح پر تفقہ کیا امام جلیل زاہد ورع بحر خضم غواص معانی دقیقہ تھے ریاست علم کی بغداد مین انکی طرف منتہی ہوئی او فقہا نے انکی اصحاب سے بلاد مین انتشار پایا انہون نے شرح مختصر مزنی اور کتب دیگر اصول مین تصنیف کین آخر عمر مین مصر آگئے سال قرامطہ مین اور یہ امام شافعی کی مجلس مین بیٹھے اور لوگ انپر جمع ہوئے اور انکی مجلس سے منتشر امام اصحاب حدیث کے آفاق واطراف کو گئے اور آفاق سے سواریان کس کر لوگ طرف انکی آئے وفات انکی مصر مین ۳۴۰ھ مین ہوئی نزدیک امام شافعی رضی اللہ عنہ کے دفن ہوئے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے حسن المحاضرہ مین انکا ذکر کیا ہی ابن خلکان فرماتے ہین کہ یہ اپنے زمانے کے امام تھے فتوی وتدریس مین فقہ ابو العباس بن سریج سے اخذ کی اور اوسمین بارع وفائق ہوئے درب مروزی بغداد مین انہین کی طرف منسوب ہے مروزی بفتح میم وسکون را وفتح واو وبعد او کے زائے معجمہ نسبت ہی طرف مرو شاہجان کے جو کہ ایک کرسی ہی کراسی خراسان سے یعنی پای تخت اور خراسان کے کراسی چار ہین نیشاپور ہرات بلخ مرو اور اسکو مرو شاہجان واسطے تمیز کے مرو الروذ سے کہتے ہین بانی اوسکا اسکندر ذو القرنین تھا اور پای ملک خراسان ہی اوسکی نسبت مین زا زیادہ کر دیا جیسا کہ نسبت ری مین رازی بولتے ہین اور اصطخر مین اصطخرزی ولیکن یہ زیادت مختص بہ بنی آدم ہی نزدیک اکثر اہل علم بہ نسبت کے پس فلان مروزی کہین گے نہ ثوب مروزی بلکہ اوسکی نسبت مین مروری بولین گے بسکون را مہملہ اور بعض نے یہ فرق نہین کیا ہی **ترجمہ محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ تعالی** ابو عبد اللہ امام فقہا بغداد مین پیدا ہوئے اور نیشاپور مین نشو ونما پایا ایک مدت مصر مین اقامت کی بعدہ سمرقند مین وطن اختیار کیا اختلاف صحابہ وتابعین ومن بعدہم سب سے زیادہ تر جانتے تھے انکی تصانیف جلیلہ ہین حدیث وفقہ وعبادت مین سردار تھے انکے شیخ محمد بن عبد الحکم ہین محرم ۲۹۴ھ مین انتقال کیا اور وہ نوے کی دہائی مین تھے ابن کثیر نے اپنی تاریخ مین کہا ہی مروی ہی کہ دیار مصریہ مین محمد بن نصر اور محمد بن جریر ومحمد بن منذر جمع ہوئے اور گھر مین واسطے کتابت حدیث کے بیٹھے اونکے پاس قوت نہ تھا قرعہ ڈالا تاکہ جسکے نام کا قرعہ نکلے وہی دوسرون کے کھانے کے واسطے سعی کرے قرعہ اونمین سے ایک کے نام پر نکلا وقت قیلولہ کا تھا اونہون نے اوٹھکر نماز شروع کی اور اللہ تعالی سے دعا کی نائب مصر کہ اوسوقت سوتا تھا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین تو سوتا ہی اور محمدین کے پاس کوئی چیز نہین ہی کہ اوس سے قوت کرین امیر بیدار ہوا حال دریافت کیا لوگون نے ان تین آدمیون کا ذکر کیا فی الفور ہزار ہزار دینار اونکی خدمت مین پہونچائے رحمہم اللہ تعالی **ترجمہ بزار رضی اللہ عنہ** ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بزار بتقدیم زای معجمہ بر رای مہملہ جو کہ تخم فروشی کرتا ہی ہندی مین اوسکو پنساری کہتے ہین یہ اہل بصرہ سے ہین علم حدیث شریف کا ہدبۃ بن خالد شیخ بخاری ومسلم اور عبد الاعلی بن حماد وحسن بن علی بن راشد وعبد اللہ بن معاویہ جمحی سے حاصل کیا اور انسے ابو الشیخ وطبرانی وعبد الباقی بن قانع اور دیگر محدثین روایت رکھتے ہین اپنی آخر عمر مین واسطے تعلم علم اور نشر کرنے اون حدیثون کے جو اونکی نزدیک تھین سفر کیا برعکس اوسکے متعارف ہی کہ ایام جوانی مین واسطے تحصیل استفادہ وتعلم کے سفر کرتے ہین اور ایک مدت اصفہان وشام مین بہ نیت صالحہ اقامت کی کہ کہا ہے تحصیل العلم من المہد الی اللحد اور ایک خلق کثیر کو علم حدیث شریف کا فیض دیا دار قطنی نے

انکا ذکر کیا ہے اور انپر تنا کی ہی بغداد کے کہا کہ روایت مین خطا بھی رکھتے ہین بیشتر اپنے حفظ و یاد پر اعتماد کرتے تھے اور نسخہ صحیح کو دیکھتے تھے
باین وجہ انکی روایت مین خطا واقع ہوتی تھی سنہ ٢٩٢ ہجری مین رملہ مین بلاد شام سے وفات پائی رحمہ اللہ انکی سند کبیر بھی کہتے ہین یعنی اوسکا مسند
ابی بکر ہے ترجمہ ابن سعد صاحب الطبقات رحمہ اللہ تعالیٰ ابو عبد اللہ محمد بن سعد زہری کاتب واقدی ایک فاضل نبیل ہین واقدی کے
مصاحب رہے سفیان بن عیینہ اور اونکے انظار و امثال سے سماع کیا اور انسے ابو بکر بن ابی الدنیا و ابو محمد حارث بن ابی اسامہ تمیمی نے روایت کی
اور ایک بڑی کتاب طبقات صحابہ و تابعین اور اپنے وقت تک کے خلفا مین تصنیف کی اوسمین اجادہ و احسان کیا وہ پندرہ مجلد مین
داخل ہوتی ہے صدوق ثقہ تھے اور کثیر العلم غزیر الحدیث والروایہ کثیر الکتب یعنی کتب حدیث و فقہ وغیرہا تھے خطیب نے تاریخ بغداد مین کہا ہے
کہ محمد بن سعد ہمارے نزدیک اہل عدالت سے تھے اور انکی حدیث انکے صدق پر دال ہے کیونکہ اپنی بہت سی روایت مین تحری کرتے تھے
بنی العباس کے موالی مین سے تھے سنہ ٢٣٠ ہجری بغداد مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی لناج المکلل ترجمہ ابن ابی الدنیا
رحمہ اللہ تعالیٰ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان قشیری مولی بنی امیہ کے معروف با بن ابی الدنیا تھے انکی ولادت سنہ ٢٠٨ مین
ہوئی مکتفی باللہ کے مؤدب و اتالیق تھے اونکے لڑکاپن مین یہ ایک شخص ہین ثقات مصنفین اخبار و سیر سے انکی بہت سی کتابین
ہین زیادہ ایک سو تالیف سے ہے مشائخ حدیث سے جیسے علی بن جعد و خلف بن ہشام و سعید بن سلیمان اور عمدہ محدثون سے
سماعت کی اور انسے ایک جماعت نے روایت کی منجملہ اونکے ابو بکر شافعی صاحب غیلانیات اور حارث بن اسامہ صاحب مسند
اور ابو بکر بجار و احمد بن خزیمہ وغیرہم اس فن کے علما ہین ابن ابی حاتم نے کہا کہ مینے اپنے والد کے ہمراہ انسے لکھا اور یہ صدوق تھے
اور جس وقت کسی کی مجالست کرتے تو اگر چاہتے اوسکو ہنسا دیتے اگر چاہتے تو رُلا دیتے سنہ ٢٨١ مین وفات پائی ذکرہ فی وفیات الاعیان کذا فی الاتحاف
ترجمہ ابو بکر شافعی صاحب غیلانیات رحمہ اللہ تعالیٰ ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم عبد ربہ بھی محدثین عراق سے ہین بغداد مین
سکونت رکھتے تھے ولادت انکی جبل مین ایک شہر ہے متصل واسط کے سنہ ٢٦٠ ہجری مین ہوئی سنہ مین آغاز طلب علم کا کیا بزاز تھے کپڑے فروخت
کیا کرتے تھے موسیٰ بن ہارون کے شاگرد آخرین اصحاب اسمعیل بن عُلَیَّہ کے تھے انسے استفادہ اس صنعت کا کیا اور محمد بن شاذ کہ خاتمہ یاران یحییٰ قطان کے تھے
انسے بھی تکمیل کی اور ابو بکر بن ابی الدنیا و ابو قلابہ رقاشی اور دیگر محدثین اجلہ کا تلمذ کیا طرف جزیرہ و مصر اور دوسرے شہروں کے واسطے طلب اس علم شریف کے
سفر کیے دارقطنی و عمر بن شاہین و ابن المحاملی و طالب بن غیلان و ابن بشران و ابو علی بن شاذان و دیگر علما اس فن کے انکے شاگرد ہین دار
قطنی و خطیب نے انکی تعریف و توصیف کی ہے انکی وفات سنہ ٣٥٤ ہجری مین ہوئی فوائد انکی کتاب ہے جسکو غیلانیات بھی کہتے ہین اسلیے
کہ شیخ ابو طالب محمد بن محمد بن ابراہیم بن غیلان سروی ذاس کتاب کی روایت کی اونکی طرف نسبت مشہور ہو گئی یہ کتاب کل گیارہ جزو ہے اور دارقطنی نے
انکی رباعیات کو رسالہ مستقل مین جدا لکھا ہے کہ اکثر متداول ہے اور وقت تحصیل اجازت و سماع کے اوسکو پڑھتے ہین کذا فی بستان المحدثین ترجمہ ابن
عساکر صاحب تاریخ دمشق رحمہ اللہ تعالیٰ حافظ ابو القاسم علی بن ابی محمد الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین معروف با بن عساکر دمشقی ملقب
ثقۃ الدین اپنے وقت مین محدث شام کے اور اعیان فقہائے شافعیہ سے تھے حدیث شریف اونپر غالب ہوئی اور اوسکے ساتھ مشہور ہو گئے اور حدیث
کی طلب مین مبالغہ کر کے ایسی چیز جمع کی کہ انکے غیر کو اتفاق نہوا رحلت و طواف و گشت سفر بلاد کا کیا اور مشائخ سے ملاقات کی رحلت مین حافظ ابو
سعد عبد الکریم بن سمعانی کے رفیق تھے درمیان متون و اسانید کے جمع کر کے حافظ دنیا ہوئے سماعت انکی بغداد مین سنہ ٥٢٠ مین ہوئی صاحب بوکی تعریف
دجواہری سے ہے دمشق کی طرف رجوع کیا خراسان گئے نیشاپور و ہرات و اصبہان و جبال مین داخل ہوئے تصانیف مفیدہ تالیف کیے

تخریج تخاریج کے جمع وتالیف مین احادیث محفوظہ پر خوب کلام کرتے تھے دمشق کی تاریخ کبیر اسّی جلد مین انکی تالیف ہی تاریخ بغداد کے طور پر ہر اوسمین
عجائب لائے ہین سوای اسکے اونکی اور توالیف بھی ہین اور شعر لا باس بہ کہتے تھے انکی ولادت اول محرم سنہ ۴۹۹ مین ہوئی اور سنہ ۵۷۱ کو دمشق
مین وفات پائی نزدیک اپنے والد واہل کے مقابر باب الصغیر مین مدفون ہوئے سلطان صلاح الدین وشیخ قطب الدین نیشاپوری نماز
جنازے مین حاضر ہوئے دو شخص اور یا ابن عساکر معروف ہین ایک تو ابو منصور عبد الرحمن بن محمد بن حسن بن ہبة اللہ بن عبد اللہ حسین
دمشقی ملقب بہ فخر الدین معروف با بن عساکر فقیہ شافعی علم ودین مین اپنے وقت کے امام تھے یہ ابن عساکر صاحب تاریخ کے برادر
زادے ہین ولادت انکی سنہ ۵۵۰ مین ہوئی اور دسوین رجب روز چہارشنبہ سنہ ۶۲۰ کو انتقال کیا قبر انکی دمشق کے باہر مقابر صوفیہ مین ہے
دوسرے عبد الصمد بن عبد الوہاب بن زین الامناء ابی البرکات حسن بن محمد بن عساکر امام محدث زاہد امین الدین ابو الیمن دمشقی شافعی
نزیل حرم یہ اپنے دادا او شیوخ عصر سے سماعت رکھتے ہین انکی ولادت سنہ ۶۱۴ مین ہوئی اپنے وقت مین حجاز کے شیخ تھے حدیث شریف مین
انکی تالیف ہی امام نووی رضی اللہ عنہ کے ہمعصر ہین سنہ ۶۸۶ مین وفات پائی کذا فی الاتحاف ترجمۂ اسماعیلی صاحب صحیح رحمہ اللہ تعالی
ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسمعیل بن عباس اسماعیلی یہ شہر جرجان مین امام وقت تھے فقہ وحدیث مین لوگ انکو مقتدا شمار کرتے تھے
سنہ ۲۷۷ مین اکیس برس بعد وفات امام بخاری سے پیدا ہوئے بعض محدثین عمدہ نے کہا ہی کہ اونکو لائق تہا کہ کوئی مستقل سنن مین تصنیف
کرتے کیونکہ وہ درجۂ اجتہاد کو پہونچ گئے تھے بہت سی کتابین اونکو یاد تھین اور علم وفہم ذہن سلیم اونکو نصیب ہوا تہا نہ یہ کہ تابع بخاری کے
ہون اور فقط اونکی مرویات کی اسانید کو بیان کرین حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ بستان المحدثین مین فرماتے ہین کہ سوا اس مستخرج کے اونکی
اور تصانیف بھی ہین ایک معجم اور مسند کبیر بہت بڑا قریب سے جلد کے ہی لیکن وہ مسند مشہور نہوا وفات اونکی غرۂ صفر سنہ ۳۷۱ کو ہوئی یہ صحیح مستخرج ہی صحیح بخاری پر
شیخ السنہ ابو الفضل ابن حجر رحمہ اللہ نی اوس سے انتخاب کیا تعلیقات بخاری کو کہ اسماعیل نے اونکا وصل کیا ہے جدا لکہا ہی اوسکو منتقی ابن حجر کہتے ہین
حال یہ تفصیل بستان مین لکہا ہی ترجمۂ یحیی ابن معین رضی اللہ عنہ صاحب تاریخ فی اسماء الرجال ابو زکریا یحیی بن معین مری یہ موالی
بنی مرہ سے تھے انکا وطن بغداد ہے سنہ ۱۵۸ ہجری مین پیدا ہوئے انکے والد عمدہ نویسندگان دفتر سے تھے اور انشا مین بھی خوب دستگاہ
رکہتے تھے کہتے ہین کہ یحیی بن معین کو اپنے والد کی میراث سے لاکہہ درہم نقد ہاتہہ آئے تھے باین سبب وہ کمال ثروت رکہتے تھے ہشیم
وابن مبارک ومعمر بن سلیمان بن طرخان اور انکے اقران سے سماع رکہتے ہین امام احمد وبخاری ومسلم وابو داؤد نے انسے استفادہ کیا ہی
اس فن کے امامون سے ایک امام ہین نقد احادیث ومعرفت احوال رجال وکثرت معلومات ومحفوظات مین اپنا نظیر نہین رکہتے تھے
انسے منقول ہی کہ مینے اپنے ہاتہہ سے لاکہہ حدیثین لکہین ہین حکایت انکو بعد وفات کے خواب مین دیکہا پوچہا کہ اللہ تعالی نی تمہارے ساتہہ
کیا کیا کہا کہ مجھکو بخشش وبہت عطایا دئے منجملہ اونکے تین سو عورتون حور عین سے میرا نکاح کیا حکایت سنہ ۲۳۳ ہجری مین بغداد سے حج کو
روانہ ہوئے اول مدینۂ منورہ مین پہونچکر زیارت سے فارغ ہوئے پہر خانۂ کعبہ کا قصد کیا اول منزل مین سو رہے تھے کہ ایک ہاتف نے اونکو آواز
دیا کہ ای ابو زکریا تو ہماری ہمسائگی سے کہان جاتا ہے معلوم کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک ہی کہ اونکو ساتہہ اون
تشریف کے مشرف فرمایا جلد پہر گئے اور مدینے مین اقامت کی اور بعد تین روز کے وفات پائی انکی سعادت سے ایک یہ بات ہی کہ انکو اوسی تختے پر غسل دیا
کہ جسپر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا تہا انکو نظم کی طرف بھی میل تہا یہ چند بیت اوسکے ہین ؎ المال یذهب حله وحرامه ، یوما ویبقی فی غد آثامه
لیس التقی بمتق فی دینه ، حتی یطیب شرابه وطعامه ، ویطیب ما یحوی وتکسب کفه ، ویکون فی حسن الحدیث کلامه

نطق النبی لنابه عن ربه ، فعلی النبی صلوٰتہ وسلامہ۔ کذا فی البستان ۔ تاج المکلل مین انکا ترجمہ حافظ لکھا ہے اور انکا نسب یون
ذکر کیا ہے کہ ابو زکریا یحییٰ بن معین بن عون بن زیاد بن بسطام مری بغدادی حافظ مشہور امام عالم حافظ متقن تھے کہتے ہین کہ یہ قریہ
نقیا ہی نام کے تھے جو کہ انبار کی طرف ہے اور انکے والد عبد اللہ بن مالک کے کاتب تھے کسی نے کہا خراج رَی پر اونکا انتقال ہوا تو اپنے فرزند
یحییٰ کے واسطے الف الف درہم اور پچاس ہزار درہم چھوڑے انہونے سارا مال حدیث شریف پر خرچ کر دیا کسی نے انسے پوچھا کہ تمنے کتنی حدیثین
لکھین کہا مینے اپنے اس ہاتھ سے چھ لاکھ حدیثین لکھین راوی اس خبر کے احمد بن عقبہ نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ محدثین نے انکو واسطے
اپنے ہاتھون سے بارہ لاکھ حدیثین لکھین خطیب نے انکی وفات ساتوین ذیقعدہ سنہ ۲۳۳ ہجری مین لکھی ہے پھر صاحب تاج نے اسکو غلط کہا ہے اسلئے
کہ وہ حج کے واسطے نکلے گئے پھر مدینہ منورہ کی طرف آئے اور وہین انتقال کیا جس شخص نے حج کیا وہ کیونکر اوس سال کے ذیقعدہ مین مرسکتا
ہے پھر ابن خلکان سے نقل کیا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ قبل حج کرنیسے مرے **ترجمہ ابن حبان رحمہ اللہ صاحب صحیح** ابو حاتم محمد بن حبان
بن احمد بن حبان بن معاذ بن معبد انکا نسب زید مناۃ بن تمیم کیطرف پہونچتا ہے پس یہ تمیمی ہین اور انکو بستی بھی کہتے ہین اسلئے کہ بست مین
ساکن تھے جو کہ سیستان مین ہے یہ شاگرد ہین نسائی کے اور ابو یعلی موصلی و حسن بن سفیان و ابو بکر بن خزیمہ صاحب صحیح سے بھی تلمذ کیا ہے
خراسان سے مصر تک سیر کیا اور ہر عالم سے فیض لیا سوائے علم حدیث کے اور علوم بھی رکھتے تھے فقہ لغت طب نجوم کو خوب جانتے تھے حاکم نے
انسے اخذ کیا اور انکی شاگردی کی اور خود ابن حبان نے کتاب الانواع مین کہا ہے کہ لعلنا کتبنا عن الفی شیخ انکی وفات سنہ ۳۵۴ دوسرے
شوال روز جمعہ مین ہوئی انکی صحیح کو تقاسیم و انواع بھی کہتے ہین اسکے سوا اور تصانیف کثیر مشہور ہین بستان المحدثین مین بعض کتب کا
ذکر فرمایا ہے کشف الظنون مین کہا ہے ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن جعفر البستی المعروف بابی الشیخ الحافظ المتوفی سنۃ اربع وخمسین وثلثمائۃ

ترجمہ ابن مبارک رضی اللہ عنہما صاحب کتاب الزہد والرقاق ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن مبارک بن واضح حنظلی مروزی
انکے والد ماجد غلام ترک ایک تاجر کی تجار ہمدان سے مملوک تھے وہ تاجر بنی حنظلہ سے تھا جو ایک قبیلہ ہے بنی تمیم سے اسلئے اونکو حنظلی کہتے ہین
بسبب نسبت ولا کے **حکایت** تاریخ عامری مین کہا ہے کہ انکے والد جناب مبارک نہایت متورع و متقی تھے اونکو اونکے مالک نے اپنے
باغ کا داروغہ کیا تھا مالک نے کہا ایک ترش انار باغ سے لاؤ وہ گئے آئے انار شیرین نکلا کہا کہ مینے تو ترش انار منگایا تھا مبارک نے کہا
مین کیا جانون کونسے درخت مین شیرین لگتے ہین اور کس درخت مین ترش ہوتے ہین جسنے اونکو چکھا ہو وہ یہ فرق جانتا ہے مالک نے کہا
تو نے اب تک نہین چکھا کہا آپنے چکھنے کا اذن نہین دیا ہے مین تو نگہبانی بجالاتا ہون جو کہ میری خدمت کا لازمہ ہے مالک اونکی اس دیانت و امانت
سے بہت خوش ہوا اور کہا تو تو اسکے قابل ہے کہ میری مجلس مین رہے اور باغبانی دوسرے کے سپرد کر دی ابن خلکان نے اس حکایت کو بجائے
بعض نسخ حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے اور اسی طرح طرطوشی نے اول سراج الملوک مین اسکو ذکر کیا ہے
لیکن بستان المحدثین مین موافق اس کتاب کے ذکر فرمایا ہے اور کہا ہے کہ **حکایت** اونکے مالک نے ایکدن اپنی لڑکی کی شادی کے باب مین جو کہ حد
جوانی کو پہونچ گئی تھی اونسے مشورہ پوچھا مبارک نے کہا کہ جاہلیت کے عرب تو اپنی بیٹی حسب و نسب کے واسطے دیتے تھے اور یہود واسطے مال کے
اور نصاری واسطے جمال کے اور اسلام مین اعتبار دین کا ہے ان چار مین سے جو پسند خاطر شریف ہو وہ اختیار فرمائین انکو مالک کو انکی عقل بہت پسند آئی گھر مین جا کر
لڑکی کی مانسے یہ مشورہ بیان کیا اور کہا مین چاہتا ہون کہ لڑکی مبارک کو دون کہ وہ ورع و تقوی و دینداری مین سرآمد زمانہ ہے گو غلام ہے اونکی ماں بھی راضی
ہو گئی لڑکی اونکو دیدی اوس سے عبد اللہ بن مبارک پیدا ہوئے انکا تولد سنہ ۱۱۳ یا سنہ ۱۱۹ مین ہوا انہونے وس تاجر کا بہت سا مال وراثت مین پایا ایام جوانی مین

مبتلاے شرب نبیذ تھے اور جو کچھ اس شغل کے لوازم سے ہے یعنے ملاہی و سرود سننا اور صحبت یاران کذائی کی اوسکو بھی ہاتھ سے نہ دیتے تھے ایک بار موسم پختگی سیب مین باغ کے اندر آئے اور یارون رفیقون کو بھی بلایا اور طعام و شراب بتکلف حاضر کرکے لہو و طرب مین مشغول ہوئے یہانتک کہ مستی غالب ہوئی اور بیہوش پڑے آخر سحر کو بیدار ہوئے چاہا کہ چنگ لیکر بجائین دیکھا کہ چنگ آواز نہین دیتا ہے چونکہ اس کام مین مہارت تمام رکھتے تھے اوسکے تارونکو مضبوط و محکم کیا پھر بھی اوسنے آواز نہ دی اور اللہ کی قدرت سے بولا اور یہ آیت شریف پڑھی اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ انہون نے متنبہ ہوکر چنگ کو توڑ پھوڑ ڈالا نبیذ کو پھینک دیا جامہاے منقش و رنگا رنگ کو پھاڑکر علم و عبادت کی طلب کے واسطے نکلے اس حکایت کو ابو عبداللہ بن حماد بھین اسلوب تاریخ مختصر المدارک مین لائے ہین اور طبقات کفوی مین اور طرح مذکور ہے بعد ذکر قصۂ باغ و شرب و مسکر کہا ہے کہ جب وہ سوئے تو دیکھا کہ ایک جانور خوش الحان اونکے سر پر کسی درخت کے اوپر یہی آیت پڑھ رہا ہے بستان المحدثین مین فرمایا ہے احتمال ہے کہ اول خواب مین جانور کی آواز سے خبر کی ہو پھر بیداری مین بآواز چنگ اوسکی تاکید فرمائی ہو بہرحال اس شغل مین مراد و مجذوب وہی تھے اول امر مین حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگردون سے تھے اور اونکی فقہ کا طریق سیکھتے تھے جب حضرت امام نے وفات پائی تو مدینۂ منورہ مین نزدیک امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے تفقہ کیا اس جگہ سے اونکا اجتہاد گویا ہیئت مجموعیۂ ہر دو طریق کا ہے اسی لئے حنفیہ اونکو خود سے شمار کرتے ہین اور مالکیہ اپنے طبقات مین لکھتے ہین اور محدث اپنے طبقات مین لاتے ہین تمام عمر اونکی سفر مین گزری کبھی حج مین کبھی غزو مین کبھی تجارت کے واسطے اقالیم اسلام مین گشت کیا امام مالک و سفیان ثوری و سفیان بن عیینہ و ہشام بن عروہ و عاصم احول و سلیمان تیمی و حمید طویل و خالد خداء و دیگر علماء کبار تابعین و تبع تابعین سے علم حدیث شریف کا اخذ کیا اور سائر طبقات عمدۂ محدثین کے جیسے عبدالرحمن اسدی و یحیی بن معین و ابوبکر و عثمان پسران ابی شیبہ و امام احمد و حسن بن عرفہ اونکے شاگرد ہین وہ فرماتے تھے کہ مینے چار ہزار شیخ سے علم جمع کیا ہے لیکن مین روایت نہین کرتا ہون مگر ہزار آدمی سے عجائب سے یہ بات ہے کہ سفیان ثوری نے کہ اونکی اجل شیوخ سے ہین اونسے اخذ کیا ہے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ باوجود اوس کمال کے جو حیرت دہ اہل کمال ہے فرماتے تھے کہ مینے بہت جہد کیا کہ تین رات دن تمام سال مین ابن مبارک کی وضع پر گزارون مجھکو میسر نہوا کبھی یون فرماتے کہ کاش میری تمام عمر برابر اوسکے تین دن رات کے ہوتی **حکایت** حسن بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک دن نماز عشا پڑھکر ہمراہ ابن مبارک کے نکلا وہ چاہتے تھے کہ اپنے گھر جائین اور رات بہت سرد تھی جب ہم دروازۂ مسجد پر پہونچے تو مینے اونسے ایک حدیث کا ذکر کیا اونہون نے جواب مین شروع کیا مین اوسی جگہہ کھڑا رہا یہانتک کہ موذن آیا اور فجر کی اذان دی اونکی تورع کی حکایات عجیب منقول ہین بستان المحدثین وغیرہ کتب مین اونکو ذکر کیا ہے **حکایت** جسدن کہ ابن مبارک شہر رقہ مین داخل ہوئے ہارون رشید خلیفۂ عباسی بھی وہان تھے تو تمام شہر مین شور پڑا اور غلغلہ بلند ہوا اور لوگ دوڑے زنان خاصۂ ہارون رشید مین سے ایک عورت نے محل کے اوپر سے یہ شور و غوغا دیکھکر پوچھا کہ یہ سبب غوغا کیا ہے اور کسکے واسطے ہے کہا کہ ایک عالم خراسان سے آیا ہے اوسکو عبداللہ بن مبارک کہتے ہین وہ بولے کہ بادشاہی حقیقت مین یہی ہے جو یہ شخص رکھتا ہے نہ وہ جو ہارون رشید رکھتا ہے کیونکہ وہ بزور چابک و چوبدستی لوگونکو جمع کرتا ہے **حکایت** حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے اونکے حق مین فرمایا ہے قسم ہے اس گھر کے رب کی کہ میری دونون آنکھون نے اوسکا مثل نہین دیکھا ہے ایکدن لوگ اونکے پاس واسطے طلب علم حدیث شریف کے آئے اور کہا اے عالم دمشق کے ہمکو حدیث کرو حضرت سفیان ثوری وہان بیٹھے ہوئے تھے فرمایا ویحکم عالم المشرق والمغرب وما بینہما ان کنتم تعلمون ۔ یعنے تمہاری خرابی ہو وہ تو دمشق مغرب کے اور جو اونکے بیچ ہے اوسکے عالم ہین اگر تم جانتے ہو **حکایت** ابو علی غسانی نے کہا کہ ابن مبارک سے پوچھا کہ کون افضل ہے معاویہ بن ابی سفیان یا عمر بن عبدالعزیز فرمایا وہ غبار جو معاویہ کی ناک مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھسا وہ ہزار بار عمر بن عبدالعزیز سے بہتر ہے معاویہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور جب آپنے کہا سمع اللہ لمن حمدہ تو معاویہ نے کہا ربنا ولک الحمد کہا پھر اسکے بعد اور

کیا ہوگا یہ دو شعر بہت پڑہا کرتے تہے واذا صاحبت فاصحب ماجدا، ذا عفاف وحیاء وکرم، قوله للشی لا ان قلت لا، واذا قلت نعم قال نعم
اونکے کلام بلاغت نظام سے یہ چند لولوی آبدار وگوہر شاہوار ہین کہ واسطے آویزۂ گوش حق نیوش طالب صادق کے کافی ووافی ہین تعلمنا العلم
للدنیا فدلنا علی ترك الدنیا یعنی ہمنے علم کو دنیا کے واسطے سیکہا سو اوسنے ہمکو ترک دنیا پر رہنمائی فرمائی یہ بہی فرماتے تہے کہ اول علم مین چاہئے
کہ نیت صحیح ہو بعد اوسکے حرف استادون کا بکمال توجہ سننا بعد اوسکے تیا مل فہم کرنا بعد اوسکے حفظ کرنا بعد اوسکے تلامذہ ومستفیدین مین نشر کرنا پہیلانا اور جسنے
ان پانچ شرطونسے ایک کو فوت کیا اوسکے علم مین نقصان ظاہر ہوا یہ بہی فرماتے تہے کہ مینے چار ہزار حدیث سے چار باتین انتخاب کی ہین ایک یہ کہ دنیا کے
مال پر مغرور نہ ہونا چاہئے اور فریب نہ کہانا چاہئے دوسرے یہ کہ پیٹ مین اوس چیز کو داخل نہ کرنا چاہئے جسکے ہضم کی کما وکیفا طاقت نہین رکہتا ہے
تیسرے یہ کہ علم سے اوسقدر سیکہنا چاہئے کہ نافع ہو چوتہے یہ کہ عورت پر کسی چیز مین اعتماد نہ کرنا چاہئے جب اونکی وفات قریب ہوئی اور علامات احتضار کے
ظاہر ہوگئے تو اپنے غلام نصر نام کو جو کہ معتبرین رُوات حدیث سے ہے فرمایا کہ مجہکو فرش سے خاک پر ڈالدے غلام رونے لگا فرمایا تو کیون روتا ہے
کہا آپکی ثروت ودولت یاد آئی اور آپکی یہ حالت غربت ومسافرت وبیکسی کی دیکہکر بیتاب ہوگیا فرمایا خاموش مین ہمیشہ خدا سے چاہتا تہا کہ زند
گانی میری دولت مندونکی زندگانی ہو اور مرنا مثل مرنے خاکسارون کے انکی وفات کا غربت وسفر مین اتفاق ہوا غزو سے پہرے تہے راہ مین قصبۂ ہیت
کو پہونچے جو کہ نواح موصل سے ہے بیمار ہوگئے جان بحق تسلیم کی یہ واقعہ رمضان ۱۸۱ھ ہجری مین واقع ہوا بعد وفات کے صالح آدمیون نے خواب
مین دیکہا کہ کہنے والا کہتا ہے کہ ابن مبارک فردوس اعلی مین پہونچے موضع ہیت بکسر ہا وسکون تحتانیہ اور بعد اوسکے فوقانیہ ایک شہر ہے فرات کے
فوق انبار اعمال عراق سے لیکن بر شام مین ہے اور انبار بر بغداد مین اور فرات درمیان ان دون کے فاصل ہے جیسا کہ دجلہ میان انبار وبغداد کے
فاصل ہوا ہے اور انکی قبر ظاہر ہے زیارت کی جاتی ہے رضی اللہ عنہ **ترجمۂ بیہقی رضی اللہ عنہ صاحب دلائل النبوۃ وشعب الایمان وغیرہ مؤلفات نافعہ ابوبکر**
احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسی بیہقی خسروجردی فقیہ شافعی حافظ کبیر مشہور اپنے وقت مین پیشوایان ومقتدایان حدیث وفقہ سے ایک شخص
تہے انکی تحقیقات علوم مین بہت ہین مباحثہ ومناظرہ مین بغایت انصاف کے رعایت فرماتے تہے تصانیف انکی بیشمار ہین کہتے ہین کہ ایکہزار جز کو پہونچی
ہین علم مین انکا ثانی نہین ہے بعض نے کہا ہے سات آدمی ہین کہ اونہون نے اسلام مین تصنیف کی اور مسلمانون نے اونکی تصانیف سے نفع لیا ایک
دارقطنی دوسرے حاکم ابو عبد اللہ نیسابوری تیسرے ابو محمد عبد الغنی بن سعید ازدی مصری چوتہے ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی پانچوین ابو عمر بن
عبد البر نمری حافظ اہل مغرب چہٹے بیہقی ساتوین خطیب بغدادی انہون نے فقہ کو شیخ صعلوکی سے حاصل کیا اور حدیث کی روایت حاکم نیسابوری
وابو طاہر محمد بن زیادی وابن فورک وابو عبد اللہ سلمی سے کی انکی تصانیف مشہورہ سے یہ کتب ہین کتاب السنن دو جلد کتاب دلائل النبوۃ تین جلد
کتاب معرفۃ العلوم کتاب بعث ونشور ایک جلد کتاب آداب فضائل صحابہ کتاب فضائل اوقات کتاب شعب الایمان دو جلد کتاب خلافیات دو جلد
کذا فی اشعۃ اللمعات بستان المحدثین مین لکہا ہے کہ معمورہای اسلام کا گشت کیا اور باوجود اس تمام تبحر وعلو استاد کے سنن نسائی وجامع
ترمذی وسنن ابن ماجہ اونکی نزدیک نہ تہے ان تین کتابون پر کماینبغی اطلاع نہین رکہتے تہے حق تعالی نے اونکے علم مین برکت عظیم دی اور کمال
قوت فہم عطا فرمائی تصانیف عجیبہ اونسے یادگار ہین کہ مثل اونکے تصانیف سابقین سے ظاہر نہوا منجملہ اونکی تصانیف گزیدہ ونافعہ سے کتاب الاسماء
والصفات دو مجلد ہے سبکی نے کہا لا اعرف لہ نظیرا اور کتاب الاعتقاد ایک جلد اور کتاب دعوات الکبیر ایک جلد سبکی نے کہا مین اسپر قسم
کہاتا ہون کہ ان کتابون کا عالم مین نظیر نہین ہے اور کتاب الزہد ایک جلد اور کتاب الترغیب والترہیب ایک جلد حکایت جب اونہون نے تصنیف
کتاب معرفۃ السنن والآثار مین شروع کیا تو ایک صالح نے خواب مین دیکہا کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کسی جگہہ مین ہین اور اونکے دست مبارک مین

چند جز اس کتاب کے ہین اور فرماتے ہین کہ ہمنے آج کتاب فقیہ احمد سے ساتھ جزو لکھے یا پڑہے **حکایت** ایک اور فقیہ نے بہی امام شافعی کو خواب مین دیکہا کہ جامع مسجد مین ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ہین اور فرماتے ہین کہ آج ہمنے کتاب فقیہ احمد یعنی بیہقی سے فلان حدیث استفادہ کی **حکایت** محمد بن عبد العزیز مروزی فقیہ مشہور فرماتے ہین کہ مین ایک دن خواب مین دیکہتا ہون کہ ایک صندوق زمین سے طرف آسمان کے اوڑتا ہوا جاتا ہے اور گرداگرد اوسکے ایک ایسا نور درخشندہ ہے کہ آنکہہ کو خیرہ کئے دیتا ہے مین پوچہتا ہون کہ یہ کیا چیز ہے فرشتے کہتے ہین کہ یہ صندوق بیہقی کی تصانیف کا ہے کہ بارگاہ کبریا مین مقبول ہوا کبہی شعر کی طرف مائل ہوتے تھے یہ چند بیتین اون کے نظم شریف سے ہین ؎ من اعتز بالمولی فذاک جلیل ومن رام عزا من سواہ ذلیل + ولو ان نفسی عن ہواہا ملکتہا + مضی عمرہا فی سجدۃ لقلیل + احب مناجاۃ الحبیب باوجہ ولکن لسان المذنبین کلیل + انکی ولادت ماہ شعبان ٣٨٤ھ مین ہوئی اور دہم جمادی الاولی ٤٥٨ھ کو شہر نیشاپور مین وفات پائی لیکن ایک تابوت مین رکہکر بیہق کو لیگئے اور خسروجرد مین دفن کیا بیہقی نسبت ہے طرف بیہق کے کہ نام چند دیہہ ست متصل ہم در لبست کردہی نیشاپور مجموع آن دیہات را بیہق گویند مشتمل بار ہہ دہ حریانہ در نواح دیلی وکلان ترین آن دہات خسروجرد است مدفن بیہقی ابن خلکان گفتہ خسروجرد بضم خاء معجمہ بسکون سین وفتح را مہملتین بسکون واو وکسر جیم بعد اوسکے راء ودال مہملتین ہے رحمہ اللہ تعالی

ترجمہ عبد بن حمید رحمہ اللہ صاحب مسند

ابو محمد عبد الحمید بن حمید بن نصر کشی شروع ٢٠٠ھ ہجری کو اپنے وطن سے رحلت کی انکو علم حدیث شریف کے طلب کرنے کا شوق جوانی مین پیدا ہوا یزید بن ہارون وعبد الرزاق ومحمد بن بشیر ودیگر ائمہ فن حدیث سے استفادہ کیا مسلم رحمہ اللہ صاحب صحیح وترمذی رحمہما اللہ ودیگر محدثین کرام ان سے بہت روایت رکہتے ہین امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح کی دلائل النبوۃ مین بطریق تعلیق ان سے روایت کرتے ہین یہ اس فن کے ایمہ سے تھے اور بہت ثقہ ومعتبر تھے ٢٤٩ھ مین رحلت فرمائی انکی تصانیف سے ایک تو مسند ہے جسکو مسند کبیر کہتے ہین اس ہیئے کہ اس مسند سے ایک انتخاب کرکے مسند صغیر بنایا ہے دوسری ایک تفسیر ہے جو کہ دیار عرب مین متداول ومشہور ہے انکے سوا اور تصانیف بہی ہین رحمہ اللہ کذا فی البستان کش بالفتح ایک گانون ہے جرجان مین

ترجمہ دیلمی صاحب فردوس رحمہ اللہ تعالی

حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی یہ ہمدان مین تھے تاریخ ہمدان بہی انکی تصانیف سے ہے یوسف بن محمد بن یوسف مستملی وسفیان بن حسن بن فنجویہ وعبد الحمید بن حسن قضاعی وعبد الوہاب بن مندہ واحمد بن عیسی دینوری وابو القاسم بن البسری ودیگر علماے بیشمار سے علم حدیث کا اخذ کیا ہمدان واصفہان وبغداد وقزوین ودیگر شہرہای اسلام کا گشت کیا حافظ یحیی بن مندہ نے انکے حق مین کہا ہے کہ ایک جوان زیرک حسن الخلق مذہب سنت مین متصلب اور اعتزال سے دور ہے مردکم گو دلیر دل ہے لیکن اوسکے اتقان معرفت وعلم مین قصور ہے صحیح سقیم حدیثون مین تمیز نہین کرتا ہے اسی لئے اوسکی اس کتاب مین موضوعات وواہیات تودہ تودہ مندرج ہین انکا بیٹا شہردار دیلمی اور حافظ ابو موسی مدائنی وحافظ ابو العلاء حسن بن احمد عطار رازی انسے روایت رکہتے ہین نہم رجب ٥٠٩ھ ہجری مین وفات پائی انکے فرزند شہردار بن شیرویہ بن شہردار دیلمی کی کنیت ابو منصور ہے حدیث شریف کے علم کی معرفت وفہم مین اپنے والد سے بہتر تھے چنانچہ سمعانی نے بہی انکے حق مین فہم ومعرفت کی گواہی دی ہے اور علم ادب کو بہی خوب جانتے تھے مرد سبکروح وعابد تھے اپنی مسجد مین جمے رہتے تھے غالباً شغل اسماع حدیث اور اوسکے لکہنے مین اوقات بسر کرتے تھے طلب علم حدیث مین اپنے والد کے ساتہہ شریک تھے ٥٠٥ھ سفر اصفہان مین اونکے ہمراہ تھے اور بعد وفات اپنے والد کے ٥٠٩ھ مین طرف بغداد کے جاکر بہت سے استادون سے تحصیل کی اور بعض محدثون سے اجازت حاصل فرمائی کتاب فردوس مثل جامع صغیر کے حروف تہجی پر مرتب ہے اوسکو اس وضع پر انہون نے ترتیب دی ہے اور اس کتاب کی سندونکو بجنست تمام جمع کیا ہے اوسکی تنقیح وترتیب سے فارغ ہونے تو انکے

فرزند ابو مسلم احمد بن شہردار دیلمی اور ایک اور جماعت نے اونکے شاگردون سے اس کتاب کو اونسے روایت کی وفات شہردار کی ۵۵۸ھ مین ہوئی نسب اس خاندان کا فیروز دیلمی کی طرف پہونچتا ہے جو کہ اسود عنسی کے قاتل تھے اونکے حق مین جناب رسالت مآب نے فرمایا ہے فاز فیروز تھا اور وہ صحابی تھے

۳۲ ترجمہ ابن المنذر صاحب کتاب الاشراف فی مسائل الخلاف رضی اللہ عنہ ابو بکر محمد بن ابراہیم بن المنذر نیشاپوری حرم شریف کے مجاور تھے وہان علم حدیث کی تعلیم کرتے تھے اس لیئے انکو شیخ الحرم بھی کہتے ہین انکی کتابین نادرہ وقت ہین کہ انسے پہلے اسلام مین مثل اونکے تصنیف نہین ہوئین منجملہ اونکے ایک یہ کتاب ہے دوسری کتاب المبسوط فقہ مین اور کتاب الاجماع وکتاب التفسیر وکتاب السنن وغیرہ بالجملہ انکی تصانیف نہایت تحقیق ہین علم فقہ ومعرفت اختلاف علما اور ہر ایک کی ماخذ ودلیل پہچاننے مین بہت ماہر تھے اور خود مجتہد تھے کسی کی تقلید نہین کرتے تھے لیکن ابو اسحق نے اونکو اپنے طبقات مین زمرۂ فقہاء شافعیہ مین لکہا ہے اسلیئے کہ امام شافعی کے اجتہاد کے ساتھ اونکا اجتہاد بکثرت متوارد ہوتا تہا شیخ ابو اسحق نے کہا ہے اونکی تصانیف کی سب کو احتیاج ہے خواہ اونکے مذہب کے موافق ہو یا مخالف کیونکہ آئین استنباط وطریق اجتہاد سیکہتا ہے علم حدیث مین محمد بن میمون وربیع بن سلیمان ومحمد بن اسمعیل صائغ ومحمد بن عبد اللہ بن عبد الحکیم ودیگر اجلۂ محدثین کے شاگرد ہین اور دمیاطی محمد بن یحییٰ بن عمار اور ابو بکر بن المقری اور دیگر محدث عمدہ ان کے شاگرد ہین ۳۱۸ھ مین وفات پائی انکی کتاب الاشراف بغایت نفیس ہے اس مین اختلاف علماء کا مع دلائل کے ذکر کیا ہے اور حدیثون کو اس طور پر بیان کیا ہے کہ اجتہاد واستنباط آسان ہو گیا رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی البستان

۳۳ ترجمۂ سعید بن منصور صاحب سنن رحمہ اللہ تعالیٰ ابو عثمان سعید بن منصور بن شعبہ مروزی کہتے ہین کہ یہ اصل مین طالقانی ہین آخر کو بلخ مین سکونت اختیار کی جب انکی عمر آخر کو پہونچی تو مکہ معظمہ مین مجاور ہو گئے ماہ رمضان ۲۲۹ھ کو وہین وفات پائی انکی عمر درمیان اسّی اور نوّے کے تھی امام مالک رحمہ اللہ سے مؤطا اور حدیث دیگر حاصل کئے لیث بن سعد وابو عوانہ وفلیح بن سلیمان ودیگر محدثین اوس طبقے سے استفادہ کیا امام مسلم وابو داؤد وخلائق بسیار نے انسے روایت کی امام احمد رحمہ اللہ انکی بہت تعظیم فرماتے تھے اور انکی ثنا وتعریف کرتے تھے ابو حاتم نے انکی توثیق وتعدیل واجبی کی ہے یہ قوی الحفظ تھے دس ہزار حدیثین یاد سے لکھواتے تھے رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۴ ابو عوانہ صاحب صحیح یعنی مستخرج صحیح مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ ابو عوانہ یعقوب بن اسحق بن یزید یہ اسفرائن کے لوگون مین سے ہین آخر کو نیشاپور مین سکونت اختیار کی خراسان وعراق ویمن وحجاز وشام وجزیرہ وفارس واصفہان ومصر وثغور کا گشت کیا علماء ہر دیار سے حدیث جمع کی مذہب مین شافعی تھے امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کو پہلے پہل اسفرائن مین یہی لائے اور رواج دیا فقہ مین شاگرد مزنی وربیع کے ہین جو کہ اجل اصحاب امام شافعی سے ہین اور حدیث مین مسلم بن حجاج ویونس بن عبد الاعلی ومحمد بن یحییٰ ذہلی کے شاگرد ہین طبرانی واسمٰعیل وابو علی نیشاپوری ودیگر محدثین عمدہ انکے شاگرد ہین حاکم نے انکے حق مین کہا ہے کہ ابو عوانہ علماء حدیث اور اونکے امثال سے ہین مینے اونکے فرزند محمد سے سنا ہے کہ ۳۱۶ھ مین اونکی وفات ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی البستان

۳۵ ترجمۂ ابن جریر صاحب تفسیر کبیر وتاریخ شہیر رحمہ اللہ تعالیٰ ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد الطبری وقیل یزید بن کثیر بن غالب صاحب تفسیر کبیر وتاریخ شہیر فنون کثیرہ مثل تفسیر وحدیث وفقہ وتاریخ وغیرہ امام تھے فنون عدیدہ مین انکی مصنفات ملیحہ ہین وہ انکے سعت علم وغزارت فضل پر دلالت کرتے ہین یہ ایک مجتہدین ائمۂ مجتہدین مین سے تقلید کسی کی نہین کی ابو الفرج معافی بن زکریا نہروانی معروف بابن طرار انکے مذہب پر تھے نقل مین معتمد ہین تاریخ انکی اصح التواریخ ہے شیخ ابو اسحق شیرازی نے انکا ذکر طبقات فقہاء مین منجملہ مجتہدین کیا ہے ولادت انکی آمل طبرستان مین ۲۲۴ھ کو ہوئی اور وفات روز شنبہ آخر روز ۲۶ شوال ۳۱۰ھ کو بغداد مین ہوئی اپنے گھر کے اندر مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف

ترجمہ عبدالرزاق صاحب مصنف رحمہ اللہ تعالی ابو عبد الرزاق بن ہمام نافع حمیری بالولا ساکن صنعا تھی جو کہ یمن کا دار الملک ہے عبید اللہ بن عمر عمری سے قلیل الروایت ہین اور ابن جریج و اوزاعی و ثوری سے بہت استفادہ کیا ہے امام احمد و اسحٰق بن ہویہ و یحییٰ بن معین نے انسے حدیث شریف کا استفادہ کیا ہے اور یہ اجل تلامذۂ معمر سے ہین سات برس تک اونکی صحبت مین رہے اسی لئے معمر کی حدیث شریف کے حفظ مین مشہور و ممتاز ہین انکی روایت صحاح ستہ مین واقع ہوئی ہے انمین کوئی عیب نہین پایا مگر اتنا کہ فی الجملہ تشیع رکھتے تھے لیکن غالی نہ تھے اور باوجود اس تشیع کے کہتے تھے کہ مین تفضیل امیر المومنین علی پر اوپر امیر المومنین ابکو بکر و عمر کے جرأت نہین کر سکتا ہون اور دل میرا اسکے ساتھ یاری نہین دیتا ہے کیونکہ امیر المومنین علی سے اوسقدر متواتر ہوا ہے کہ مجھکو ان دونو پر تفضیل مت دو کہ سر حد تیقین کو پہنچ گیا ہے رضی اللہ عنہم اجمعین شیعی کا کام نہین ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین علی کے فرمائے ہوئے سے تجاوز کرے نصف شوال سنہ ۲۱۱ ہجری کو وفات پائی عمر طویل ہوئی ۸۵ برس جئے رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف

ترجمہ حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول رضی اللہ عنہ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسین بن بشیر مؤذن ملقب بحکیم ترمذی اپنے وقت کے رئیس زہاد تھے اپنے والد علی اور قتیبہ بن سعید بلخی و صالح بن عبد اللہ ترمذی اور انکے اقران سے روایت کرتے ہین اور قاضی یحییٰ بن منصور اور دیگر علماء نیشاپور نے انسے روایت کی ہے **حکایت** سنہ ۲۸۵ ہجری مین وارد نیشاپور ہوئے ظاہر مین لوگون نے جبکہ انکی کتاب ختم الاولیاء و علل الشریعہ مین نظر کی تو اونہون نے ان کتابون سے تفضیل ولایت کی نبوت پر یعنے فضیلت اولیاء کی انبیاء پر اور اسکا اون کا مذہب ہونا استنباط کیا اور اونکا احتجاج بہی اس معنی کا شاہد ہے کیونکہ اونہون نے اس لفظ سے تمسک کیا ہے کہ یغبطہم النبیون والشہداء اور کہا ہے کہ اگر بعض اولیاء انبیاء و شہداء سے افضل نہین ہین تو غبطہ کیون ہے ترمذ کے لوگون نے بسبب اس عقیدۂ وحشت ناک کے اونکو وہانسے نکالدیا جب بلخ مین پہونچے تو وہان کے لوگون نے اونکو قبول کیا اور حکیم نے اونکے آگے ان کلمون کا عذر بیان کیا اور کہا کہ مین مذہب مین تمہارا موافق ہون غرض میری تفضیل اولیاء کی انبیاء پر نہین ہے ایک دن اونسے صفت خلق کا پوچھا کہا ضعف ظاہر و دعوی عریضہ منجملہ اونکے لطائف کے ایک یہ لطیفہ ہے کہا کہ پانچ آدمیون کے واسطے پانچ جگہون سے بہتر نہین ہے لڑکے کو مکتب سے جوان کو مکان سے طالب علم و بوڑہے آدمی کو مسجد سے اور عورت کو اپنے گہر سے اور موذی کو قید خانہ سے بستان المحدثین مین بعد اسکے تحریر فرمایا ہے کہ انکی تصانیف مین غیر معتبر اور موضوع حدیثین بہت مندرج ہین سبب اس حادثے کا خود اونہون نے بیان کیا ہے کہ مینے کبھی تامل و تفکر و تدبر کار تصنیف کے سے پہلے نہین کیا ہے اور نہ میری یہ غرض ہے کہ کوئی ان مؤلفات کو میری طرف نسبت کرے بلکہ جب مجھکو قبض وقت ہوتا تو تصنیف کے سبب سے تسلی و آرام خاطر ڈہونڈہتا تہا اور جو کچھ دل مین آتا اوسکو لکہتا تہا یہان سے معلوم ہوا کہ اونکی اکثر مصنفات قبیل مسودات سے ہین نظر ثانی و تہذیب و تنقیح و حذف و اصلاح کے محتاج رہے سنہ ۲۵۵ ہجری مین شہید ہوئے رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف

ترجمہ دینوری صاحب کتاب المجالسہ رضی اللہ عنہ ابو بکر احمد بن مروان مالکی نزیل مصر اور اسی جگہہ انتقال کیا قاضی اسمعیل و یحییٰ بن معین و ابن ابی الدنیا سے اخذ کیا انپر حدیث غالب ہو گئی انکی ایک کتاب ہے فضائل امام مالک مین سنہ ۲۹۳ مین بعمر ۸۰ سال ماہ صفر وفات پائی ابن فرحون نے انکا ذکر طبقات مالکیہ مین کیا ہے ذکرہ السیوطی رحمہ اللہ فی حسن المحاضرۃ بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ کتاب المجالسہ دینوری کی ایک کتاب مشہور ہے کتب قدیمہ مین اور اس سے بہت نقل آئی ہے کشف الظنون مین کہا ہے کہ اس کتاب کو کتب احادیث و اخبار اور محاسن نوادر و آثار سے اور حکم ختفی و اشعار سے جمع کیا ہے اور بعض نے اوسکا انتخاب فرمایا ہے اوسکا نام نخبۃ المؤانسہ من کتاب المجالسہ رکہا ہے اور تاریخ مؤلف کی انتقال کی سنہ ۳۳۳ لکہی ہے اتحاف النبلاء کی باب اول مین بہی اسیطرح ہے واللہ اعلم

ترجمہ جوہری صاحب صحاح رحمہ اللہ تعالی امام یافعی رضی اللہ عنہ نے تاریخ مرآۃ الجنان مین بذیل حوادث سنہ ۳۹۳ ہجری تحریر فرمایا ہے کہ اسی سنہ مین

امام ابو نصر صاحب صحاح جوہری اسمعیل بن حماد ترکی لغوی احد ارکان لغت تے وفات پائی کہتے ہین کہ جودت وعمدگی خط مین طبقۂ ابن مقلہ ومہلہل مین تے سفر بہت کیا پہر نیشاپور مین سکونت اختیار کی کہا ہو کہ نیشاپور مین چہت پر سے گرکے انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی **ترجمۂ قشیری صاحب رسالہ رحمہ اللہ تعالی** ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری فقیہ شافعی فقہ وتفسیر وحدیث واصول وادب وشعر وکتابت وعلم تصوف مین علامہ تھے دربیان شریعت وحقیقت کے جمع کیا تہا ایک قافلے مین حج کو گئے اوس مین شیخ ابو محمد جوینی والد امام الحرمین اور احمد بن حسین بیہقی اور ایک جماعت مشاہیر لوگون کی تہی اون سے بغداد وحجاز مین حدیث شریف سنی اور اپنے واسطے املاء حدیث کی مجلس عقد کی خطیب نے اپنی تاریخ مین ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ ہمپر آئے یعنی طرف بغداد کے سنہ ۴۴۸ مین اور بغداد مین حدیث کی اور ہمنے اونسے لکہا ثقہ حسن الوعظ ملیح الاشارت تھے ابو الفتح محمد بن محمد فرادی نے کہا کہ ابو القاسم قشیری کسی شخص کے یہ شعر بہت پڑہا کرتے تھے

لو کنت ساعة بيننا ما بيننا ٭ وشهدت كيف نكرر التوديعا ٭ ايقنت ان من الدموع محدثا ٭ وعلمت ان من الحديث دموعا

یہ دونون شعر ذو القرنین بن حمدان کے ہین ولادت انکی سنہ ۳۷۶ مین ہوئی اور روزیکشنبہ قبل طلوع شمس ۱۶ ربیع الاول سنہ ۴۶۵ کو شہر نیشاپور مین وفات پائی مدرسہ مین زیر قبر اون کے شیخ ابو علی دقاق رحمہ اللہ تعالی کے مدفون ہوے انکے فرزند ابو نصر عبد الرحیم امام کبیر تھے علوم ومجالس مین اپنے والد ماجد کے مشابہ تھے مینے بعض مجامیع مین اون کے یہ ابیات دیکہے ہین اور سمعانی نے بہی اونکو ذیل مین ذکر کیا ہے

القلب نحوك نازع ٭ والدهر فيك منازع ٭ جرت القضية بالنوى ٭ ما للقضية وازع ٭ الله يعلم انني ٭ لفراق وجهك جازع ٭

انکی وفات سنہ ۵۱۴ مین نیشاپور مین ہوئی رحمہ اللہ تعالی کذا فی التاج المکلل **ترجمۂ ابن العربی رحمہ اللہ تعالی صاحب عارضة الاحوذی فی شرح الترمذی وغیرہ مؤلفات نافعہ** ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن احمد معروف با بن العربی معافری اندلسی اشبیلی حافظ مشہور یہ حافظ مستبحر ختام علماے اندلس اور آخر ائمہ وحفاظ اندلس ہین ابن بشکوال نے کتاب الصلۃ مین کہا ہے کہ مینے اونکو اشبیلہ مین وقت ضحی روز دوشنبہ سوم ماہ جمادی الآخر سنہ ۵۱۶ کو دیکہا ہے وہ کہتے تھے کہ مینے ہمراہ والد کے روز یکشنبہ مستہل ماہ ربیع الاول سنہ ۴۸۵ کو طرف مشرق کے رحلت کی شام مین داخل ہوا ابو بکر محمد بن ولید طرطوشی پر تفقہ کیا اور بغداد مین آکر وہانکے اعیان مشائخ کی ایک جماعت سے سماعت کرکے داخل حجاز ہوا سنہ ۴۸۹ کے موسم مین حج کرکے بغداد کی طرف عود کیا اور صحبت مین ابو بکر شاشی ابو حامد غزالی وغیرہما من العلماء والادباء کے رہا اور اونکے پاس سے آکر مصر واسکندریہ مین ایک جماعت محدثین سے ملا اون سے لکہا اور استفادہ کیا اور فائدہ دیا پہر سنہ ۴۹۳ مین اندلس کی طرف لوٹ آیا اور شبیلیہ مین علم کثیر لیکر آئے کہ اونسے پہلے کوئی مثل ونکے وہان داخل نہوا تہا اون لوگون مین سے جنہون نے طرف مشرق کے رحلت کی غرضکہ مینے اونکی ولادت کا پوچہا تو کہا کہ مین شب پنجشنبہ بست ودوم ماہ شعبان سنہ ۴۶۸ کو پیدا ہوا اور وفات اونکی سنہ ۵۴۳ ماہ ربیع الآخر کو شہر فاس مین ہوئی انکا ترجمہ اتحاف وبستان وغیرہ کتب طبقات وتاریخ مین خوب بسط سے لکہا ہے انکی تصانیف کثیرہ کا ذکر کیا ہے **ترجمۂ ابن ابی حاتم صاحب تفسیر وغیرہ مؤلفات نافعہ رضی اللہ عنہ** عبد الرحمن بن محمد بن ادریس بن المنذر بن داؤد بن مہران ابو محمد بن ابی حاتم التمیمی الحنظلی الامام ابن الامام الحافظ ابن الحافظ اپنے والد سے اور اور لوگون سے سماعت رکہتے ہین ابن مندہ نے کہا کہ انکا مسند ہزار جزو مین ہے اور اونکی کتاب الزہد وکتاب الکنی وفوائد کبری وفوائد الرازیین ومقدمۃ الجرح والتعدیل ہے اور فقہ واختلاف صحابہ وتابعین وعلماء امصار مین بہی تصنیف کی ہے جرح وتعدیل اونکی چند مجلد مین ہے اونکی سعت حفظ وامامت پر دلالت کرتی ہے اور کتاب الرد علی الجہمیہ ایک بڑی کتاب ہے اور ایک تفسیر کلان ہے اور آثار مسندہ ہین چار مجلد مین ابو علی خلیلی نے کہا ہے کہ

۴۶۵

۵۴۳

۳۲۷

وہ ابدال سے شمار کئے جاتے تھے اور ایک جماعت علما نے زہد و ورع تام و علم و عمل کی اونپر ثنا کی ہے انکی وفات ماہ محرم ۳۲۷ھ ہجری مین ہوئی
کذا فی الاتحاف ترجمۂ ابن مندہ صاحب تاریخ اصبہان رحمہ اللہ تعالیٰ ابو عبد اللہ محمد بن یحیی بن مندہ العبدی الحافظ المشہور حفاظ ثقات
و خاندان کبیر سے تھے ایک جماعت علما کی اس خاندان سے اوٹھی اور یہ عبدیین سے نہ تھے لیکن چونکہ انکی ماں برہ بنت محمد بنی عبد یالیل سے
تھین اس لئے طرف اخوال کے منسوب ہوگئے وفات انکی ۳۰۱ھ ہجری مین ہوئی مندہ بفتح میم و دال ہے رحمہ اللہ تعالیٰ ترجمۂ خلال صاحب
کرامات الاولیا رحمہ اللہ تعالیٰ ابو محمد حسن بن محمد بن حسن بن علی بغدادی ۳۵۲ھ مین متولد ہوئے ابو بکر وراق و ابو بکر بن شاذان اور انکے
طبقے سے علم حدیث شریف کا اخذ کیا خطیب بغدادی و ابو الحسین طیوری و جعفر بن احمد سراج و علی بن عبد الواحد دینوری و دیگر محدثان عمدہ
انسے روایت رکھتے ہین اور سب کے نزدیک ثقہ و معتبر تھے حفظ حدیث شریف مین اپنے ابنا روزگار کے سرآمد تھے ایک مسند ہے
صحیحین پر لیکن وہ تمام ہوا ماہ جمادی الاول ۴۳۹ھ مین وفات پائی کذا فی البستان ترجمۂ سلفی صاحب مشیخۂ بغدادیہ رحمہ اللہ تعالیٰ
ابو طاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی اصفہانی ملقب بصدر الدین حفاظ مکثرین سے ہین طلب حدیث شریف مین رحلت کی اور اعیان مشائخ سے
ملے شافعی المذہب تھے بغداد مین وارد ہوئے کیا ابی الحسن علی ہراسی پر فقہ کا اشتغال کیا خطیب ابی زکریا یحییٰ بن علی تبریزی لغوی سے
لغت کا شغل فرمایا ابو محمد جعفر بن السراج وغیرہ ایمۂ اماثل حدیث شریف سے حدیث کی روایت کی بلاد و آفاق کا گشت کیا سیوطی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے
کہ امام متقن حافظ ناقد ثبت دین خیر تھے انکی طرف علو اسناد منتہی ہوا انکی حیات مین حفاظ نے انسے روایت کی انکی تصانیف ہین علم حدیث مین اپنے
زمانے کے اوحد اور قوانین روایت کو خوب جانتے تھے انکا انتقال ہوا اور انکی عمر یکصد و شش سال کی تھی انتہی انکے امالی و تعالیق بہت ہین ولادت
۴۷۸ھ مین ہوئی تقریباً اصفہان مین اور وقت چاشت روز جمعہ یا شب جمعہ پانچوین ربیع الآخر ۵۷۶ھ ثغر اسکندریہ مین وفات پائی اور وعلہ مین کہ ایک
مقبرہ ہے داخل سور کے نزدیک باب اخضر کے دفن ہوئے اس قبرستان مین ایک جماعت صالحین کی ہے جیسے طرطوشی وغیرہ نسبت
سلفی کے اونکے جد ابراہیم سلفہ کی طرف ہے بکسر سین مہلہ و فتح لام و فا اور آخر مین ہا ہے یہ لقب عجمی ہے معنی اسکے تین ہونٹھہ ہین اسلئے کہ اونکا ایک
ہونٹھ چر گیا تھا مثل دو ہونٹھ کے ہوگیا تھا سوائے دوسرے اصلی ہونٹھ کے اصل اس مین سلبہ ببای موحدہ ہے وہ فاسے بدل گئی یعنی سہ لبہ
واللہ اعلم رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف مقصد اول اتحاف مین لکھا ہے کہ مشیخۂ بغدادیہ شیخ امام ابو طاہر احمد بن محمد سلفی کا ہے اوس مین جم غفیر کو مع فوائد
بیشمار جمع کیا ہے جملہ اوسکا سو جزو پر زیادہ ہے ترجمۂ اصبہانی صاحب ترغیب و ترہیب رحمہ اللہ تعالیٰ شیخ امام قوام السنہ ابو القاسم
اسمٰعیل بن محمد طلحی اصبہانی متوفی ۵۳۵ھ منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کتاب ابو القاسم مین جو کچھ تھا کہ وہ کتب مذکورہ مین نہ تھا مینے اوس کا
استیعاب کرلیا اور وہ قلیل ہے اور جو حدیثین کہ محقق الوضع تھین انکے ذکر سے اعراض کیا رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف حمید بن زنجویہ صاحب
فضائل الاعمال اتحاف مین کہا ہے کہ ترغیب و ترہیب نام ایک کتاب ہے ابن زنجویہ حمید بن مخلد قتیبہ ازدی کی انکا انتقال ۲۴۸ھ ہجری مین ہوا ہے
ترجمۂ ابن النجار صاحب تاریخ بغداد رحمہ اللہ تعالیٰ محمد بن محمود بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن محاسن حافظ کبیر محب الدین بن النجار
بغدادی تاریخ ماہ ذی قعدہ ۵۷۸ھ مین پیدا ہوئے ابن کلیب و ابن جوزی و اصحاب ابن الحصین اور ایک جماعت اہل علم سے سماع
رکھتے ہین انہون نے شام و مصر و حجاز و اصفہان و خراسان و مرو و ہرات و بنار کی طرف بہت کچھ سفر کیا اور بہت سماع فرمایا اور اصول
و مسانید جمع فرمائے اور تاریخ خطیب پر ذیل لکھی اور اس مین اونپر استدراک کیا انکی یہ تاریخ تیس مجلد مین ہے وہ انکے
تبحر پر دلالت کرتی ہے اس شان مین اور اونکے حفظ وسیع پر امام ثقہ حجت مقری مجود حسن المحاضرہ گپس متواضع تھے انکی مشیخہ

ہین سنہ ۸۱۹ مین وفات پائی کذا فی الفوائد البہیہ **ترجمۂ بزازی حنفی رحمہ اللہ تعالی** محمد بن محمد بن شہاب بن یوسف کردری بریقینی خوارزمی شہیر بہ بزازی صاحب فتاوی مسماۃ بوجیز معروف بہ بزازیہ فروع واصول مین افراد دہر سے تھے حائز قصبات سبق تھے علوم مین اپنے والد سے اخذ کیا اپنے بلاد مین ماہر ومشہور ہوئے یہ بلدۂ سرا کے قریب نہرائل مین تھے پہر رحلت کی طرف بلدۂ قدیم کے ایک بلدہ ہی خارج ترخان کے ساحل نہر مذکور مین وہان کئی برس رہے وہان ائمۂ اعلام سے مناظرہ کیا اور فقہا کو درس دیا پہر اپنے بلاد کی طرف لوٹ آئے پہر بلاد روم کی طرف رحلت کی وہان شمس الدین فناری کے ساتھ مباحثہ کیا اور روم مین داخل ہونے سے پہلے وجیز کو جمع کیا آخر کتاب الاجارہ مین یون کہا ہے ثم وقد مضی جزء من اللیل فی اول ربیع الاول سنہ ۸۱۲ انکی ایک کتاب ہے بغایت نافع مناقب حضرت امام اعظم رحمہ اللہ مین مشتمل ہی مطالب عالیہ پر اواسط رمضان سنہ ۸۲۷ مین وفات پائی کذا فی الفوائد البہیہ **ترجمۂ نسفی صاحب کنز رحمہ اللہ تعالی** عبد اللہ بن احمد بن محمود ابو البرکات حافظ الدین نسفی اپنے زمانے مین امام کامل عدیم النظیر فقہ واصول مین راس وسردار حدیث ومعانی حدیث مین بارع دقائق تھے شمس الائمہ محمد بن عبد الستار کردری اور حمید الدین ضریر اور بدر الدین خواہرزادہ پر تفقہ کیا انکی تصانیف معتبرہ ہین منجملہ اونکے وافی ایک متن لطیف ہے فروع مین اور اوسکی شرح کافی اور کنز الدقائق متن مشہور ہے فقہ مین اور مصفی شرح منظومۂ نسفیہ اور مستصفی شرح الفقہ النافع اور منار ایک متن ہے اصول مین اور اوسکی شرح کشف الاسرار اور اعتماد شرح العمدہ سنہ ۷۱۰ کو بغداد مین داخل ہوئے اور اسی سنہ مین اونکی وفات ہوئی علی قاری رحمہ اللہ نے انکی وفات سنہ ۷۰۱ مین لکھی ہے اور ذکر کیا ہے کہ مدارک تفسیر مین انکی تصانیف سے ہے کذا فی الفوائد البہیہ مختصراً کشف الظنون مین بہی کنز الدقائق کو انہین کی تصنیف بتایا ہی **ترجمۂ نسفی صاحب بحر الکلام رحمہ اللہ تعالی** شیخ امام ابو المعین میمون بن محمد النسفی الحنفی متوفی سنہ ۵۰۸ ہجری کذا فی کشف الظنون **ترجمۂ حلیمی شافعی رحمہ اللہ تعالی** ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن محمد فقیہ شافعی معروف بہ حلیمی جرجانی سنہ ۳۳۸ کو جرجان مین پیدا ہوئے اونکو طرف بخارا لے لیگئے حدیث شریف ابو بکر محمد بن احمد بن حبیب وغیرہ سے اخذ کی تفقہ ابو بکر اودنی اور ابو بکر قفال پر کیا امام معظم مرجوع الیہا ورا النہر کے ہین انکے وجوہ حسنہ ہین مذہب مین نیساپور مین تحدیث کی حاکم وغیرہ نے انسے روایت کی انکی وفات سنہ ۴۰۳ مین ہوئی انکی نسبت حلیمی طرف جد اعلی حلیم کے ہے کذا فی الاتحاف **ترجمۂ صابونی صاحب کتاب المائتین رحمہ اللہ تعالی** ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن بن احمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن عابد بن عامر صابونی نیساپوری نیساپور مین رہتے وعظ تفسیر مین مہارت تمام رکھتے تھے سنہ ۳۷۳ مین پیدا ہوئے علما عہد سے علم اخذ کیا اور انسے خلائق بسیار نے روایت کی منجملہ اونکے ایک بیہقی ہین بیہقی نے اونکے حق مین یون کہا ہے اخبرنا امام المسلمین وشیخ الاسلام ابو عثمان الصابونی + بعد اسکے ایک حکایت دراز بیان کی سارے علما عصر نے اونکے کمال کی علم تفسیر وحفظ احادیث مین گواہی دی ستر برس متصل وعظ مین مشغول رہے اور جامع نیساپور مین بیس برس تک خطبہ وامامت نماز کی بہی کی انکی تصانیف بہت ہین یہ کتاب انکی دو سو حدیث دو سو حکایات دو سو قطعہ شعر پر مشتمل ہے کہ مناسب مضمون ہر حدیث کے لائے ہین روز جمعہ چوتہی تاریخ ماہ محرم سنہ ۴۴۹ مین وفات پائی وقت عصر کے نماز جنازہ پڑہکر اونکو دفن کیا **حکایت** مبشرات عمدہ سے انکے حق مین امام الحرمین کا خواب ہے کہ جناب رسالت مآب علیہ الصلوۃ والسلام کی رویت سے خواب مین مشرف ہوئے اس خواب سے پہلے مذاہب فلاسفہ معتزلہ واہل سنت مین نظر کی اور ہر طرف کے دلائل کو باقوت دیکہکر سراسیمہ وحیران ہو گئے تہے اوس خواب مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علیک باعتقاد الصابونی + یعنی عقیدۂ صابونی کو لازم پکڑ یہ عقیدہ مع دیگر عقائد اہل سنت کتاب معتقد المتقدمین بزبان اردو مطبع انصاری دہلی مین مطبوع ہو چکا ہے عجب منور عقیدہ ہے کہ اوس کے ملاحظہ سے اوسکی قدر معلوم ہوتی ہے صابونی کا حال بستان المحدثین مین بسط سے لکہا ہے یہ بقدر ضرورت لکہا گیا ہے

ترجمۂ محاملی صاحب امالی رحمہ اللہ تعالیٰ ابو عبد اللہ حسین بن اسمعیل بن محمد طبیبی بغدادی محاملی ایک محدث ہین محدثان بغداد سے اور ایک
شیخ ہین مشائخ اوس بلدہ مبارک بغداد سے انکو قاضی حسین بھی کہتے ہین اسلئے کہ قضائی کوفہ بمدت ساٹھہ برس تک رہے ہین انکا تولد ٢٣٥ھ مین ہوا ہی
ابتدائی طلب مین ابو حذافہ سہمی راوی موطا سے اخذ اس علم کا سال ٢٤٤ھ مین کیا اور محمد بن علی فلاس و احمد بن مقدام و یعقوب بن ابراہیم دورقی و محمد مثنی
و زبیر بن بکار و دیگر علما اوس طبقہ سے روایت کی اور دارقطنی و جمیع و دعلج و دیگر محدث عمدہ نے انسے اقتباس کیا ہے انکی شیوخ اصحاب سفیان بن عیینہ
سے قریب ستر آدمی کے ہین انکی مجلس املا مین دس ہزار آدمی تقریبا حاضر ہوتے تھے آخر کو قضا سے استعفا دیا جبتک قاضی رہی محمود خلائق تھے کسی نے
اونپر اعتراض و اتہام نہین کیا انکا گھر کوفے مین مجمع اہل علم تہا ہر روز لوگ واسطے شغل اس علم شریف کے انکے گھر مین جمع ہوتے تھے اور فائدہ لیتے تھے
حکایت محمد بن حسین ایک بزرگ نے اوس عہد کے بزرگون مین سے کہا ہے کہ مین نے خواب مین دیکہا کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ حق تعالیٰ اہل
بغداد سے بسبب برکت محاملی کے بلا کو دور کرتا ہے دوسری تاریخ ربیع الآخر ٣٣٠ہجری کو بعد درس حدیث شریف حسب عادت اوٹھے اور بیمار
ہو گئے بعد پندرہ روز کے وفات پائی رحمۃ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف **ترجمۂ ابن شاہین صاحب السنہ رحمہ اللہ تعالیٰ** ابن شاہین عمر بن
عثمان حافظ واعظ البغدادی حدیث شریف مین ثقہ و مکثر تھے ایک جماعت سے روایت و حدیث کی اور انسے بہت لوگون نے سماع کیا ولادت انکی
٢٩٧ھ مین اور وفات ٣٨٥ھ مین ہوئی انکی تالیفات مفیدہ مین منجملہ اونکے ایک جزء ہے حدیث مین اور کتاب ناسخ و منسوخ حدیث ہے ابراہیم بن
علی معروف بہ عبد الحق نے اوسکو مختصر کیا ہے کذا فی التاج المکلل رحمہ اللہ تعالیٰ **ترجمۂ بلقینی مصری رحمہ اللہ تعالیٰ** قاضی القضاۃ علم الدین
صالح بن شیخ الاسلام سراج الدین البلقینی حامل لوای مذہب شافعی اپنی عصر مین تھے ٧٩١ھ مین متولد ہوئے فقہ اپنے والد و برادر سے اخذ کی اور
نحو شطنوفی سے اور اصول عز الدین بن جماعہ سے حاصل کی اور جزء الجمعہ و ختم دلائل وغیرہ اپنے والد پر اور جزء ابن نجیہ شہاب حجی پر سماعت کیا حافظ ابو الفضل
عراقی کے نزدیک املا مین حاضر رہے اور مشیخہ خشابیہ کے متولی ہوئے اور بعد اپنے بہائی کے برقوقیہ مین مدرس تفسیر ٹہہرے بعد قمی کے متولی تدریس شیخونیہ
ہوئے مدرسہ قایتبائی مین حدیث کا درس کیا اور قضای اکبر کو پہونچے بعد عزل شیخ ولی الدین کے فقہ مین اپنے زمانے کے متفرد تھے جم غفیر نے اونسے
اخذ کیا اصاغر کو ساتھہ اکابر کے اور احفاد کو ساتھہ اجداد کے ملحق کر دیا ایک تفسیر قرآن شریف پر لکہی اور تدریب والد کو کامل فرمائی وغیر ذلک سیوطی رحمہ اللہ
حسن المحاضرہ مین فرماتے ہین کہ مین نے اونپر قراءت کی اور اونہون نے مجھکو اجازت تدریس کی دی اور میری تصدیر مین حاضر ہوئے مین نے اونکا ترجمہ
مستقل لکہا ہے روز چہار شنبہ پانچوین رجب ٨٦٨ھ کو وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف **ترجمہ حافظ ابن حجر العسقلانی صاحب**
فتح الباری و دیگر مؤلفات ممتعہ نافعہ رضی اللہ عنہ شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن علی بن محمود بن حجر کنانی عسقلانی ثم المصری الشافعی
قاضی القضاۃ ٢٢ شعبان ٧٧٣ھ مین متولد ہوئے **حکایت** کہتے ہین کہ انکے والد ماجد کا بچہ جیتا نہ تہا کبیدہ خاطر شیخ صنافیری کے حضور مین آئے یہ اولیای
کرام سے تھے شیخ نے فرمایا تیری پشت سے ایک ایسا لڑکا نکلیگا کہ تمام دنیا کو اپنے علم سے بہرہ دیگا انکے علم مین و اوقات مین جو برکت ہوئی وہ دعای شیخ کی
تہی واسطے طلب علم کے مصر سے اسکندریہ کو گئے اور شام و قبرس و حلب و حجاز و یمن کا گشت کیا عیون علوم سے سیراب ہو گئے نظم و نثر مین قدرت
تمام و پایۂ عالی رکہتے تھے سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ شعر سیکہا اوس مین غایت کو پہونچے پہر حدیث شریف طلب کی بہت کچہہ سماع کیا اور رحلت فرمائی
اور حافظ ابو الفضل عراقی سے تخریج کی اور اوس مین فائق ہوئے اور حدیث شریف کے فنون مین مقدم ہوئی رحلت و ریاست حدیث کی
ساری دنیا مین انکی طرف منتہی ہوئی سوا انکے عصر مین کوئی حافظ نہ تہا انتہی انکے ساری تصانیف مقبول ہوئین انکی حیات مین
دور دور سے لوگون نے انکی تصانیف طلب کئے اساتذہ و مشائخ انکی عظمت و جلالت کے اس علم شریف مین قائل ہوئے

اور خود پر انکو تقدیم و ترجیح دی غرضکہ انکی وفات شب شنبہ ٢٨ ذی حجہ ۸۵۲ھ کو قاہرہ مصر مین ہوئی اور قرافہ صغرٰی متصل مزار بنی الجزری کے
مدفون ہوئے انکی جنازے مین لوگونکا ازدحام بہت ہوا بادشاہ نے بنفس نفیس تبرکًا انکا جنازہ اوٹہایا بعدہ امرا اور وزرا دست بدست
تا مزار اونکو لیگئے اور انکے مرنے سے فن حدیث شریف ختم ہوگیا سیوطی رحمہ اللہ نے حسن المحاضرہ مین لکھا ہے کہ شہاب منصوری شاعر عصر نے مجھسے
بیان کیا کہ وہ اونکے جنازے مین حاضر ہوئے تھے آسمان نے اونکے جنازے پر پانی برسایا اور مصلے تک قریب رہا حالانکہ زمانہ مطر کا نہ تہا یہ تو
انکے ترجمے کی چند لفظ ہین اتحاف وغیرہ کتب طبقات مین انکا ترجمہ خوب بسط سے لکہا ہے اور علما نے مستقل کتابین اس باب مین تالیف فرمائی

و ٦١

ہین رحمہ اللہ تعالیٰ **ترجمہ ابن وہب صاحب جامع رحمہ اللہ تعالیٰ** ابو محمد عبد اللہ بن وہب بن مسلم قرشی بالولا اپنے
عصر کے ائمہ سے ایک امام تھے بیس برس امام مالک رحمہ اللہ کی صحبت مین رہے موطای کبیر و موطای صغیر تصنیف کی امام مالک نے انکی حق مین فرمایا ہے
کہ یہ ایک امام ہی کہ اسنے اصحاب ابن شہاب زہری سے بیس آدمیونسے زیادہ کو پایا ہی انکی قبر مین اختلاف ہی ولادت انکی ۱۲۵ھ یا ۱۲۴ھ کو مصر مین ہوئی اور وہین
روز یکشنبہ ٢٥ شعبان ۱۹۷ھ کو وفات پائی فقہ مین انکی مصنفات معروف ہین اور یہ محدث تھے **حکایت** یونس بن عبد الاعلی شاگرد امام شافعی رحمہ اللہ
کہتے ہین کہ خلیفہ نے قضاء مصر کے باب مین انکی طرف لکہا یہ چہپ گئے اور اپنے گہر مین بیٹہہ رہے اسد بن سعد انپر مطلع ہو گئے یہ اپنے گہر کے صحن مین
وضو کر رہے تہے انسے کہا کہ تم کیون نہین لوگونکی طرف نکلتے کہ درمیان اونکے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتہہ حکم
کرو اونکی طرف سر اوٹہایا اور کہا تیری عقل یہان تک پہونچی کیا تو نہین جانتا ہے کہ علما کا حشر انبیا کے ساتہہ ہوگا اور قاضی سلاطین کے ساتہہ محشور
ہونگے یہ عالم صالح خائف اللہ تعالیٰ تہے سبب انکی موت کا یہ ہوا کہ کتاب الاہوال انکے جامع کی انپر پڑہی گئی اونکو ایک شئی نے مثل غشی کے پکڑ لیا اونکو

و ٦٢

اوٹہا کر گہر لاے اسی حال پر رہے یہانتک کہ اونکا انتقال ہوگیا کذا فی التاج المکلل رحمہ اللہ تعالیٰ **ترجمہ ابن لال صاحب معجم الصحابہ رضی**
اللہ عنہ شیخ بن لال احمد بن علی ہمدانی شافعی متوفی ۳۹۸ھ قاضی ابن شہبہ نے اپنی تاریخ مین کہا ہے کہ مین نے اوس سے زیادہ ترجمہ کوئی چیز نہین

و ٦٣

دیکہی پہر کہا کہ اونکی قبر کے نزدیک دعا مستجاب ہوتی ہے کذا فی الاتحاف **ترجمہ ابن خزیمہ صاحب صحیح** ابو عبد اللہ محمد بن اسحٰق بن خزیمہ رحمہ اللہ

و ٦٤

کذا فی البستان ابن خزیمہ ابو عبد اللہ محمد بن اسحٰق نیسابوری متوفی ۳۱۱ھ ہجری کذا فی الاتحاف **ترجمہ طحاوی صاحب شرح معانی**
الآثار رحمہ اللہ تعالیٰ امام حافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبد الملک ازدی حجری مصری طحاوی طحا ایک دیہہ ہے دیہات مصر سے ہارون
بن سعید ایلی و یونس بن عبد الاعلی و محمد بن الحکم و بحر بن نصر اور ایک جماعت کثیر شاگردان ابن وہب سے سماع حدیث شریف کا کیا اور انسے احمد بن قاسم خشاب
و ابو بکر مقری و طبرانی و محمد بن بکر بن مطروح اور محدثان دیگر نے روایت کی ہے ۲۳۹ھ مین پیدا ہوئے مرد ثقہ و فقیہ و عاقل تھے مصر مین ریاست حنفیہ کی اونسے
تعلق رکہتی تہی اول حال مین شافعی تہے اور مزنی شاگرد امام شافعی رحمہ اللہ سے تلمذ کرتے تہے ایکبار درس مین مزنی نے اونکو بلادت کی عار دلائی اور کہا قسم
بخدا تجہسے کچہہ نہوگا یہ کلمہ اونپر گران گزرا اور صحبت مزنی کی ترک کر کے ابو جعفر احمد بن ابی عمران حنفی کے درس کی طرف انتقال کیا اور بہت سعی کی
یہان تک کہ فقہ مین مہارت پیدا کی اور ایک مختصر تصنیف کیا کہ اوسکو مختصر طحاوی کہتے ہین اور بعد اس مختصر کے کہتے ہین کہ ابو ابراہیم یعنی مزنی کو اللہ رحم
کرے کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو اپنی قسم کا کفارہ دیتے ان کے تصانیف بہت ہین بستان المحدثین مین اونکا ذکر فرمایا ہے غرہ ذیقعدہ ۳۲۱ھ ہجری بعمر

و ٦٥

ہشتاد و چند سال انتقال کیا رحمہ اللہ تعالیٰ **ترجمہ تمام بن محمد الرازی صاحب کتاب الرہبان رحمہ اللہ تعالیٰ**
ابو القاسم تمام بن محمد ابی الحسین بن جعفر بن الجلید البجلی الرازی ثم الدمشقی ۳۳۰ھ ہجری مین پیدا ہوئے انکے والد ماجد ابو الحسین محمد بہی حفاظ
حدیث سے تہے انہون اپنی والد سے روایت حدیث کی کی اور خیثمہ بن سلیمان طرابلسی و احمد بن خذلم قاضی و حسن بن صلت حصایری و ابو میمون بن راشد و دیگر علمای خیار

سے یہ علم حاصل کیا ابوالحسن میدانی وابو علی اہوازی وعبد العزیز بن احمد کتانی واحمد بن عبد الرحمن طریفی ودیگر محدثان عمدہ نے انسے تلمذ کیا یہ علل
حدیث کے ساتھہ آشنا تھے اور معرفت رجال مین مہارت تمام رکھتے تھے حفظ حدیث وجمیع خیرات ومحاسن مین اپنے زمانے مین ضرب المثل تھے وفات
انکی تیسری محرم سنہ ۴۶۳ھ مین ہوئی شامیون کی حدیث مین انسے زیادہ تر حافظ کوئی نہین گذرا کذا فی البستان مین انکی کتاب فوائد کا ذکر فرمایا ہے رحمہ اللہ تعالی

ترجمہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالی صاحب طبقات علامہ زین الدین ابی الفرج عبد الرحمن بن شہاب الدین ابی العباس احمد بن حسن بن رجب
شیخ الحنابلہ والمحدثین نعمان افندی قسا طلی نے اپنی کتاب روضہ غناء تاریخ دمشق فیحاء مین لکھا ہے کہ ابن رجب امام اصولی محدث فقیہ واعظ شہیر علوم مین
امام تھے انکی مصنفات کثیرہ مین منجملہ اونکے شرح بخاری وشرح اربعین نوویہ وطبقات حنابلہ وقواعد وریاض الانس وغیرہا ہے دمشق مین انتقال کیا اور باب
صغیر مین نزدیک قبر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مدفون ہوے کذا فی التاج المکلل انکا ترجمہ محاسن المحسنین مین بھی لکھا گیا ہے رحمہ اللہ تعالی + **ترجمہ ابن السکن
رحمہ اللہ تعالی** ابو علی سعید بن عثمان بن سعید بن السکن بفتح سین وکاف بغدادی نزیل مصر سنہ ۲۹۴ھ مین پیدا ہوئے ابو القاسم بغوی وابن جوصا سے
سماع کیا اور انسے عبد الغنی بن سعید نے اور راس شان وعلم کے ساتھہ اعتنا کیا اور صحیح منتقی تصنیف کی انکی فضیلت کا بلاد دور دست مین شہرہ ہوا سنہ ۳۵۳ھ
مین وفات پائی کذا فی الاتحاف + **ترجمہ ابن ابی عاصم رحمہ اللہ صاحب السنۃ** اتحاف مین لکھا ہے ابن ابی عاصم ابی بکر احمد بن عمرو شیبانی
متوفی سنہ ۲۸۷ھ انکی ایک مسند کا ذکر کیا ہے کہ اوسمین قریب پچاس ہزار حدیثون کے ہین رحمہ اللہ تعالی + **ترجمہ برزالی صاحب التاریخ رحمہ اللہ
تعالی** قاسم بن محمد بن یوسف معروف بابن عدل امام حافظ محدث مورخ علم الدین برزالی دمشقی سنہ ۶۶۵ھ مین پیدا ہوئے شیوخ پر گشت کیا اور جماعت
کثیرہ سے سماع کیا شمار انکے مشائخ کا جنسے اونہون نے سماع کیا دو ہزار آدمیون سے زیادہ ہے اور جنہون نے انکو اجازت دی وہ ایک ہزار سے
زیادہ ہین شوکانی رحمہ اللہ نے بدر طالع مین کہا ہے کہ ابن عبد البر وابن عولان نے اونکو اجازت دی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ نقل
البرزالی نقر فی الحجر یعنی برزالی کی نقل پتھر کی لکیر ہے کئی مواضع مین تدریس حدیث کے متولی ہوئے ذہبی نے کہا کہ صدق لہجہ وامانت مین راس تھے صاحب
سنت واتباع تھے اور لزوم فرائض کار کہتے تھے قلوب وصدور مین انکے ود وحب تھے یہانتک کہ کہا کہ ان ہی نے طلب حدیث کو میری طرف
محبوب کر دیا مجھسے کہا کہ تیرا خط خط محدثین کے مشابہ ہے اونکے قول نے مجھہ مین اثر کیا سنہ ۳۹ھ مین مکے کی طرف جاتے ہوئے مسافر مرے ۷۴ سال وماہ کی
عمر تھی لوگون نے اونپر افسوس کیا کذا فی التاج المکلل اتحاف مین کہا ہے کہ تاریخ برزالی شیخ علم الدین ابی محمد قاسم بن محمد دمشقی ہے جنکی وفات سنہ ۷۳۹ھ مین
ہوئی اس تاریخ مین وفیات محدثین کو جمع کیا ہے بلکہ اون لوگون کے ساتھہ مختص ہے جو سماع رکھتے ہین لیکن اوسکا مسودہ سے بیضہ نہین ہوا
اوسپر ایک ذیل ہے تقی الدین بن رافع کی اونکی تاریخ سے ذہبی نے اوسکی تہذیب کی اور کئی چیزین اوسپر زیادہ کین اور ابن رافع پر ایک ذیل ہے حافظ ابن حجر
رحمہ اللہ کی **ابو حذیفہ اسحق بن بشر صاحب کتاب المبتدا رحمہ اللہ تعالی** اتحاف مین لکھا ہے کتاب المبتدی من کتب الاحادیث
لابی حذیفہ اسحق بن نصر القرشی شرح الصدور مین بجائے نصر کے بشر ہے واللہ اعلم کون صحیح ہے **ترجمہ ابن عدی رحمہ اللہ تعالی** ابو ابو سعید ابو احمد
عبد اللہ بن عدی جرجانی معروف بابن القصار صاحب کتاب الکامل فی الجرح والتعدیل حافظ کبیر امام شہیر ایک محدث تھے اعلام محدثین سے سنہ ۲۷۷ھ مین پیدا ہوئے
خلائق وامم کثیرہ سے سماع کیا ابن عساکر نے کہا ہے کہ ثقہ تھے مع اوس لحن کے جو اون مین ہے حمزہ سہمی نے کہا ہے کہ وہ حافظ ومتقی ہین اونکے زمانہ مین
مثل اونکا نہ تھا خلیلی نے کہا عدیم النظیر ہین حفظ وجلالت مین عبد اللہ بن محمد حافظ سے مین نے اونکا حال پوچھا کہا کہ عبد الباقی بن نافع سے احفظ ہین ماہ جمادی الآخر
سنہ ۳۶۵ھ مین وفات پائی کذا فی سبل السلام شرح بلوغ المرام اتحاف **ترجمہ ابو القاسم سعدی صاحب کتاب الروح رحمہ اللہ تعالی**
تاج الدین ابو القاسم عبد الغفار بن محمد بن عبد الکافی السعدی الشافعی المحدث عن ابن عزون والنجیب وعدۃ وخرج التساعیات والمسلسلات وتمیز فی الفن

دو لی مشیخۃ الصالحیۃ وافتی ربیع الاول ۳۲۷ھ میں انتقال ہوا حسن المحاضرہ میں اسی طرح لکھا ہے انکی تالیف کا ذکر نہیں کیا حسن المحاضرہ تالیف امام سیوطی رحمہ اللہ ہے واللہ اعلم صاحب کتاب الروح یہی شخص ہیں یا اور کوئی

ترجمہ دارقطنی رضی اللہ عنہ ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بغدادی دارقطنی حافظ مشہور عالم حافظ فقیہ امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب پر تھے ۳۰۶ھ میں پیدا ہوئے فقہ ابو سعید اصطخری فقیہ شافعی سے اور قراءت عرضاً وسماعاً محمد بن حسن نقاش اور ابو سعید قزاز اور محمد بن حسین طبری اور انکے طبقے سے اخذ کی اور سماعت ابو بکر بن مجاہد سے فرمائی حالت صغر میں بغداد و کوفہ و بصرہ وشام وواسط ومصر ودیگر بلاد اسلام میں پہرے اور سماع حدیث کا ابو القاسم بغوی وابن صاعد وحسین محاملی اور دیگر علمای بیشمار سے کیا اپنے عصر میں علم حدیث میں ساتھہ امامت کے منفرد بلا منازع تھے آخر عمر میں واسطے پڑہانیکے بغداد میں صدر ہوگئے اختلاف فقہاء کے عارف تھے اور بہت سے دواوین عرب کے ازبر یاد رکھتے تھے منجملہ انکے سید حمیری کا دیوان ہے اور اس جہت سے طرف تشیع کے منسوب ہوئے حافظ ابو نعیم اصفہانی صاحب حلیۃ الاولیاء وحاکم وعبد الغنی مصری وحافظ منذری وتمام رازی اور جماعت کثیر انسے روایت رکھتے ہیں فن حدیث ومعرفت علل واسماء رجال میں بی نظیر وقت ویگانہ عصر تھے جیسے کہ خطیب وحاکم ودیگر ائمہ اس صنعت نے انکی تفوق کی ان علوم میں گواہی دی ہے مذاہب فقہاء وعلم ادب کو خوب ہی جانتے تھے کتاب السنن اور مختلف ومؤتلف وغیرہا انکی تصنیف ہے انکا حافظہ بہت قوی تہا انکا قصہ بستان واتحاف میں خوب لکھا ہی منجملہ انکی لطائف وظرائف کے ایک یہ لطیفہ ہے کہ ایک دن ابو الحسن بیضاوی ایک آدمی کو کہ دور سے واسطے طلب حدیث شریف کے آیا تہا اونکے حضور میں لائے اور کہا کہ یہ شخص مسافر ہے دور سے آیا ہے چاہیئے کہ آپ اوسپر چند حدیثیں املا فرمائیں دارقطنی نے تعلل کیا اور کہا مجھکو فرصت وفراغت نہیں ہے جب ابو الحسن بہت بجد ہوئے تو اونہوں نے بیس سند سے زیادہ اوسپر املا کیا اور متن سب کا یہی تہا کہ نعم الشئ الہدیۃ امام الحاجۃ ومن قسم دوسرے دن ہدیہ مناسب لایا اوسکو اپنے نزدیک بٹہایا اور سترہ حدیثیں اوسپر املا کین کہ سب کا متن یہ تہا اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ **لطیفہ** اسی طرح دینی [illegible] ایک دن نوافل پڑہ رہے تھے ایک شخص اونکے متصل بیٹہا ہوا احادیث پڑہ رہا تہا اور اوس نسخہ میں اسماء بعض رواۃ میں نسیر واقع ہوا تہا بنون وسین مہملہ بصیغہ تصغیر پڑہنے والے نے بشیر پڑہا بیای موحدہ وشین معجمہ دارقطنی نے نماز میں سبحان اللہ کہا پڑہنے والے متنبہ ہوکر پہر بشیر پڑہا اونہوں نے پہر سبحان اللہ کہا پڑہنے والے نے یسیر پڑہا بضم یای تحتیہ جب دارقطنی نے دیکہا کہ لفظ صحیح نہیں سمجھتا ہے تو بآواز بلند یہ ایت پڑہی ن والقلم وما یسطرون

لطیفہ ایک روز نوافل میں تھے حدیث پڑہنے والے نے عمرو بن شعیب کو عمرو بن سعید پڑہا دارقطنی نے سبحان اللہ کہا پڑہنے والا اسند کو دوہرا کر اس لفظ میں متوقف ہوا دارقطنی نے یہ آیت تلاوت کی یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُکَ تَأْمُرُکَ ولادت حافظ کی ۳۰۶ھ میں ہوئی اور روز چہار شنبہ ہشتم یا دوم ذیحجہ ۳۸۵ھ کو بغداد میں وفات پائی ابو حامد اسفرائنی فقیہ مشہور نے اونپر نماز پڑہی اور قریب حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ کے مقبرہ باب حرب میں مدفون ہوئے خواب حافظ ابن ماکولا نے کہا کہ میں نے اونکو خواب میں دیکہا اور گویا فرشتوں سے اونکا حال پوچہتا ہوں کہ آخرت میں کیونکر ہوا فرشتوں نے کہا کہ جنت میں اونکو امام کہتے ہیں دارقطنی بفتح دال مہملہ ورا مفتوحہ وقاف مضموم نسبت ہے طرف دار القطن کے کہ بغداد میں ایک بڑا محلہ تہا رضی اللہ عنہ کذا فی الاتحاف

ترجمہ ابن الاثیر الجزری رحمہ اللہ صاحب تاریخ ابو الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی المعروف بابن الاثیر الجزری ملقب عز الدین جزیرہ میں پیدا ہوئے اور وہیں نشو ونما پایا ہمراہ اپنے والد اور بھائیوں کے موصل میں آئے اور سکونت اختیار کی وہاں ابو الفضل عبد اللہ بن احمد خطیب طوسی اور انکے طبقے سے سماعت کی بارہا بغداد میں بطریق حج رسالت طرف سے صاحب موصل کے آتے اور شیخین ابی القاسم یعیش بن صدقہ فقیہ شافعی اور ابو احمد عبد الوہاب بن علی صوفی وغیرہما سے حدیث کی سماعت کی اور طرف شام وقدس کے رحلت کرکے ایک جماعت سے وہاں سنا اور موصل کی طرف عود کیا منقطع ہوکر خانہ نشین ہوگئے علم وتصنیف میں توفر نظر فرمایا تہا انکا گہر مجمع اہل فضل موصل

تہا حفظ حدیث ومعرفت متعلقات حدیث مین امام تھے تواریخ متقدمہ ومتاخرہ کے حافظ انساب وایام ووقائع عرب کے خبیر تھے تاریخ مین
ایک بڑی کتاب مسمی بکامل لکھی اوس مین ابتدای زمانہ سے شروع کیا ۶۲۸ھ تک ابن خلکان فرماتے ہین کہ وہ خیار تواریخ سے ہے کتاب انساب
سمعانی کو مختصر کیا اور اوسپر استدراک فرمایا اون کے اغلاط پر تنبیہ کی اونکے اہمالات کو بڑھایا ایک مفید کتاب ہے آجکل کے لوگونکے ہاتھہ مین یہی
مختصر ہے تین جلد مین ہے اور اصل کتاب جو آٹھہ جلد مین ہے وہ عزیز الوجود ہے ابن خلکان نے لکھا مین نے اوسکو سوا ایک بار بدینہ حلب مین
نہین دیکھا دیار مصریہ مین یہی مختصر مذکور پہونچا ہے اسکے سوا انکی اور تصانیف ہین غرضکہ ولادت انکی ۵۵۵ھ کو جزیرہ ابن عمر مین ہوئی یہ اسی
جزیرے کے لوگون سے ہین انکی وفات ۶۳۰ھ ماہ شعبان کو موصل مین ہوئی + ترجمہ حافظ شرف الدین دمیاطی صاحب معجم
رحمہ اللہ تعالی عبد المؤمن بن خلف بن ابی الحسن بن شرف التونی الشافعی الامام العلامہ الحافظ الحجہ الفقیہ النسابہ المجود البارع شیخ المحدثین
علم النقاد شرف الدین ابو محمد الدمیاطی صاحب المعجم قریۂ تونہ اعمال تنیس سے ۶۱۳ھ مین متولد ہوئے اولا فقہ مین مشغول ہوئے دمیاط مین نشو
ونما پایا تمیز مذہب کا کیا قرآت پڑہنے بعدہ حدیث شریف کا علم طلب کیا اسکندریہ مین اصحاب حافظ سلفی سے سنا قاہرہ مین آئے روایۃ ودرایۃ
اس شان کا اعتنا کیا حافظ زکی الدین منذری کے ملازم ہوئے ابن المقیر وعلی بن مختار وابو القاسم بن رواحہ وعلیسی خیاط ودیگر علماء عصر سے
علم اخذ کیا ۶۴۳ھ مین حج کو گئے حرمین محترمین مین سماعت کی جزیرہ وعراق کی دوبارسیر کی اور عالی ونازل کو لکھا مصر واسکندریہ وبغداد و
حلب وحمات وماردین وحران ودمشق ودیگر بلاد اوس ضلع کا گشت کیا صدق دیانت وحفظ واتقان مین سرآمد ابنای زمان تھے لغت وعربیت
مین مہارت تمام رکہتے تھے علم نسب کو خوب جانتے تھے حسن صورت مین ضرب المثل تھے اونکو ابن الماجد کہتے تھے دمیاط مین مثل مشہور ہے
کہ جب کسی عروس کا حسن مین مبالغہ کرتے ہین تو کہتے ہین کانھا ابن الماجد غرضکہ فضائل ومناقب بے حد ہین اور صاحب تصانیف کثیرہ ہین انکو ذم
علم منطق مین مبالغہ تہا اوسکی بہت ہجوم کرتے تھے چند فقرے ذم منطق کے بستان واتحاف مین ذکر فرمائے ہین + ترجمہ ابن الاثیر جزری صاحب
نہایہ رحمہ اللہ تعالی ابو السعادات مبارک بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی المعروف بابن الاثیر الجزری الملقب مجد الدین
انکی مصنفات بدیعہ ورسائل وسیعہ مین منجملہ اونکے جامع الاصول فی احادیث الرسول وکتاب النہایہ فی غریب الحدیث پانچ جلد اسکے سوا اور بہت تصنیفے ہین
ولادت انکی جزیرۂ ابن عمر مین ۵۴۴ھ کو ہوئی مین نشو ونما پایا اور روز پنجشنبہ سلخ ذی حجہ ۶۰۶ھ مین انتقال کیا اور اپنے رباط مین مدفون ہوئے + ترجمہ دارمی
صاحب مسند رحمہ اللہ تعالی ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بہرام بن عبد الصمد الدارمی السمرقندی التمیمی صاحب مسند وصاحب
رحلت واسفار مین اکثر بلاد اسلام کا گشت کیا اور علم حدیث کا بلدان بعیدہ سے جمع کیا مسلم صاحب صحیح وابو داود وترمذی وعبد اللہ بن الامام احمد و
محمد بن یحیی ذہلی انسے روایت رکہتے ہین عبد اللہ بن امام احمد نے کہا ہے کہ میرے والد کہتے تھے کہ علم حدیث شریف کے خراسان مین چار آدمی ہین ابو زرعہ
محمد بن اسمعیل بخاری ودارمی وحسن بن شجاع بلخی جب انکی وفات کی خبر محمد بن اسمعیل بخاری کو پہونچی تو سر نیچا کیا اور انا للہ پڑہا اور آنکھہ سے آنسو جاری ہوئے
اور یہ شعر اونکی زبان پر گزرا باوجودیکہ وہ کبھی شعر نہین پڑہتے تھے مگر وہ جو حدیث مین وارد ہوا بنابر ضرورت روایت کی ۔ ان تبق تفجع بالاحبۃ
کلھم + وفناء نفسک لا ابا لک افجع ۔ تولد دارمی کا ۱۸۱ھ ہجری مین ہوا اور اسی سال مین ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا دارمی نے روز عرفہ جمعہ کے
دن وفات پائی اور روز جمعہ یوم النحر کو مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالی انکی وفات ۲۲۵ھ ہجری مین ہوئی کذا فی الاتحاف والبستان + ترجمہ بقی بن مخلد
رضی اللہ عنہ ابو عبد الرحمن بقی بن مخلد القرطبی الحافظ متوفی ۲۷۶ھ ابن حزم نے کہا کہ انکی مسند مین ایک ہزار آٹھ سو اور چند صحابی سے روایت کی ہے اور
اوسکو ابواب فقہ پر مرتب کیا ہے پس وہ ایک ایسا مسند ومصنف ہے کہ مثل اوس کے کیسی کا نہوا رحمہ اللہ کذا فی الاتحاف کشف الظنون مین

بذیل تفاسیر کہا ہے هو الشیخ الامام الحافظ ابو عبد الرحمن بقی بن مخلد القرطبی المتوفی سنة ست وسبعین
ومائتین وهو صاحب المسند قال ابن حزم ما صنف تفسیر مثل اصلا وکان مجتهدا لا یقلد احدا ابن یفتی
بالاثر کذا فی المقتفی شرح الشفا ترجمہ صاحب افصاح عن شرح معانی الصحاح ای الاحادیث الصحاح
ابو المظفر الوزیر عون الدین یحیی بن ہبیرہ بن محمد بن ہبیرہ متوفی ۵۶۰ھ ہجری یہ کتاب نو زوہ کتاب پر مشتمل ہے اوس مین جمع بین الصحیحین کی حدیثون کی شرح
ہے اور حکم نبویہ کا کشف کیا ہے ابو علی الحسن بن الخطیر النعمانی الفارسی متوفی ۵۹۸ھ نے اوس کی تلخیص کی ہے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف ترجمہ
شیخ عبد الغفار صاحب وحید رحمہ اللہ تعالیٰ کشف الظنون مین کہا ہے کہ وحید فی سلوک اہل التوحید تالیف شیخ
عبد الغفار بن عبد المجید قوصی کی ہے یشتمل علی حکایات من صحبہ والعباد من راہ وما بلغہ عن الاقطاب والاوتاد فی
کل اقلیم من البلاد اس کتاب کو ماہ ربیع الاول ۷۰۶ھ مین ثغر اسکندریہ مین تالیف کیا اوس کے اول مین اسی طرح لکہا ہے
ترجمہ ابو سعید صاحب شرف المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حافظ ابو سعید عبد الملک بن محمد نیشا
پوری خرکوشی متوفی ۴۰۶ھ ہجری رحمہ اللہ تعالیٰ یہ کتاب آٹھ مجلد مین ہے کذا فی کشف الظنون ابو عبد اللہ ثقفی رحمہ اللہ
تعالیٰ حافظ ابو عبد اللہ قاسم بن فضل ثقفی اصبہانی متوفی ۴۸۹ھ ہجری صاحب ثقفیات یعنی طائفة من اجزاء الحدیث کذا فی
کشف الظنون ابن مردویہ صاحب التفسیر رحمہ اللہ تعالیٰ حافظ ابو بکر احمد بن موسی اصبہانی متوفی ۴۱۰ھ ہجری
کذا فی الکشف آدم بن ابی ایاس عسقلانی صاحب التفسیر متوفی ۲۲۰ھ رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الکشف ثعلبی صاحب
تفسیر ابو منصور عبد الملک بن احمد بن ابراہیم الثعالبی متوفی ۴۳۰ھ ہجری کذا فی الکشف مجاہد ابو الحجاج مجاہد بن جبیر المکی المتوفی ۱۰۴ھ
انکی تفسیر کے کئی طریق مین منجملہ ان کے ایک طریق ابن ابی نجیح کا اور ایک ابن جریج کا اور ایک لیث کا ہے کذا فی الکشف ابن السنی حافظ
احمد بن محمد معروف بابن السنی دینوری متوفی ۳۶۴ھ ہجری صاحب عمل الیوم واللیلہ ایک کتاب اس نام کی تالیف امام حافظ عبد العظیم
بن عبد القوی منذری متوفی ۶۵۶ھ ہے وہ فرماتے ہین کہ عمل الیوم واللیلہ ودعوات واذکار مین علماء نے بہت سی کتابین تصنیف کی ہین اور
سب سے احسن وخوبتر کتاب امام ابو عبد الرحمن احمد نسائی متوفی ۳۰۳ھ ہجری کی ہے اور اوس سے احسن کتاب ابن السنی کی ہے وہ اس فن مین
سب کتابون سے زیادہ تر جامع ہے لیکن مطول ہے کہا پس مین نے بسبب ضعف ہمت طالبین کے اسانید کو حذف کر دیا انتہی چوتھی
کتاب ابو نعیم اصفہانی کی پانچوین سیوطی رحمہ اللہ کی ہے کذا فی الکشف ترجمہ کمال زملکانی رحمہ اللہ تعالیٰ جمال الاسلام کمال الدین
محمد بن علی بن عبد الواحد بن عبد الکریم الانصاری الشیخ الامام العلامہ قاضی القضاۃ المعروف بابن الزملکانی السماکی الدمشقی کبیر الشافعیة فی عصرہ ذہبی نے
کہا کہ عالم عصر و بقایای مجتہدین مین سے تھے اور منجملہ اذکیاء اہل زمان تھے تخرج بہ الاصحاب انکی ولادت ماہ شوال ۶۶۷ھ مین ہوئی صفی ہندی سے
اصول پڑھا بدر الدین بن مالک سے نحو حاصل کی ابن علان سے سماعت کی اور حدیث شریف طلب کی فصیح متشرح بصیر بمذہب و
اصول ذکی صحیح الذہن صائب الفکر خوش شکل مرغوب منظر لباس وہیئت مین متجمل تھے اور اونکا بڑا پایا نور اسلام سے تابان ودرخشندہ
ہوا فوات الوفیات مین لکھا ہے کہ یکاد الورق یقتطف من وجنتہ عقیدہ ان کا طریق اشاعرہ پر صحیح تھا صاحب فضائل عدیدہ
و فواضل شدیدہ ہین تصنیف مین مشغول تھے بہت چیزین تصنیف کین منجملہ اوسکے رسالہ اربعہ اور ایک رسالہ مین مسئلہ طلاق و مسئلہ زیارت
کے باب مین ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر رد کیا ہے وجہ رد کی سوا اسکے نہین کہ اونکا اجتہاد اسی طرف مؤدی ہوا اور ستودہ ثنای علم اور عمل شیخ الاسلام مین

پیشقدم جماعت علماء ہین انکو واسطے قضای مصر کے طلب کیا تھا بلبیس مین پہونچکر سولہوین رمضان ۶۲۷ھ کو قضا کی اوکے جنازے کو اٹھا کر
قاہرہ مین لائے قریب امام شافعی رحمہ اللہ کے دفن کیا رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف **ترجمہ محب طبری شارح التنبیہ رحمہ اللہ
تعالی** امام محب الدین احمد بن عبد اللہ الطبری المکی المتوفی ۶۹۴ھ انکی شرح تنبیہ بمسودہ دس بڑی جلدون مین ہے مگر یہ اکثر وجوہ ضعیفہ کو اختیار
کرتے ہین امام یافعی رضی اللہ عنہ نے اپنی تاریخ مین اسکی تصریح فرمائی اور انکی نکت ہین تنبیہ پر کبری وصغری اور انکا ایک مختصر ہے تنبیہ کا اوسکا
نام سلک النبیہ فی تلخیص التنبیہ رکھا ہے یہ مختصر کبیر ہے انکا ایک اور مختصر صغیر ہے اوسکا نام تحریر التنبیہ لکل طالب نبیہ رکھا ہے رحمہ اللہ تعالی
کذا فی الکشف **ترجمہ ذہبی صاحب تاریخ رحمہ اللہ تعالی** محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الشیخ الامام العلامہ شمس الدین ابو عبد اللہ
الذہبی حافظ لا یجاری ولافظ لا یباری حدیث ورجال حدیث مین متقن تھے علل واحوال حدیث مین ناظر تراجم مردم وابانت ابہام کے عارف تھے
اونکی تواریخ مین بہت کچھ جمع کیا اور بہت لوگون کو نفع بخشا تصنیف مین کثرت فرمائی مطولات کو تالیف مختصر مین کیا شیخ کمال الدین بن زملکانی
جب انکی تاریخ کبیر پر جسکا نام تاریخ الاسلام ہے جزء بعد جزء واقف ہوئے تو کہا کہ یہ کتاب جلیل القدر ہے تاریخ بیس جلد مین ہے اور کتاب تاریخ بلاد بہی بیس مجلد ہے
منجملہ انکی تصانیف کے الدول الاسلامیہ وطبقات القراء وطبقات الحفاظ دو مجلد اور میزان الاعتدال تین مجلد ہے اسکے سوا اور بہت تصنیف ہین انکی
ولادت ۶۷۳ھ چہہ سو تہتر مین ہوئی اور ۷۴۸ھ مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالی **ترجمہ سبکی رحمہ اللہ تعالی** السبکی العلامہ تقی الدین ابو الحسن
علی بن عبد الکافی بن تمام بن حامد بن یحیی ابن عثمان الانصاری امام فقیہ محدث حافظ مفسر اصولی متکلم نحوی لغوی ادیب جدلی خلافی نظار شیخ الاسلام بقیۃ
المجتہدین مجتہد مطلق سبک مین اعمال منوفیہ ماہ صفر ۶۸۳ھ مین متولد ہوئے ابن الرفعہ پر تفقہ اور حدیث شریف دمیاطی سے اخذ کی تفسیر عراقی سے
قرأت تقی بن الصائغ سے اصول ومعقول علاء باجی سے نحو ابو حیان سے حاصل کی تصوف شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ کی صحبت پائی ریاست
علم کی مصر مین طرف اونکے منتہی ہوئی صلاح صفدی نے کہا لوگ کہتے ہین کہ بعد امام غزالی کے اونکے مثل نہین آیا میرے نزدیک لوگ اون
اس قول مین ظلم کرتے ہین نزدیک میرے وہ نہین ہین مگر مثل سفیان ثوری کے بالجملہ مصنفات سبکی کے جلیلہ فائقہ ہین کہ بسبب اون نفائس بدیعہ
وتدقیقات نفیسہ کے جو انمین ہین اس لائق ہین کہ آب زر سے لکھی جائین انکی وفات جزیرۃ الفیل کنارہ نیل پر روز دوشنبہ چوتھی جمادی الآخرہ
۷۵۶ھ مین ہوئی **ترجمہ عبد الحق صاحب کتاب العاقبہ رحمہ اللہ تعالی** عبد الحق بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن الحسین ابی محمد الازدی
اشبیلی یعرف بابن الخراط شیخ شریح بن محمد وابی الحکم بن برجان وغیرہ سے روایت رکھتے ہین ابن عساکر نے انکو اجازت دی وقت فتنہ اندلس کے بجایہ
نزیل ہوے علم انکا وہین منتشر ہوا خطبہ ونماز کی ولایت رکھتے تھے فقیہ عالم حافظ عارف بحدیث وعلل ورجال حدیث تھے خیر وصلاح وزہد وورع وتقلل دنیا کے
ساتھہ موصوف تھے انکی کتاب الزہد وکتاب العاقبہ فی ذکر الموت وکتاب الرقائق وغیرہ کتب نافعہ ہین وفات انکی ۵۸۱ھ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف
کشف الظنون مین کہا ہے کتاب العاقبۃ فی البعث للامام ابی محمد عبد الحق بن عبد الرحمن الاشبیلی الازدی المتوفی سنہ ۵۸۱ انتہی **ترجمہ مقریزی صاحب
الخطط والآثار** احمد بن علی المعروف بابن المقریزی صاحب الخطط والآثار القاہرہ سخاوی کہتے ہین کہ انکا مولد ہوا فق اوسکے جسکی وہ خبر دیتے اور راہ سکو
لکھتے تھے بعد ساٹھہ کی ہے یعنی سات سو بڑے بڑے لوگون سے ملاقات کی ائمہ کا ہمنشین رہے تفقہ حنفی کیا پھر شافعی ہوگئے سخاوی نے لکھا ہے کہ
کی طرف مائل تھے ایسا ہی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اونہون نے حدیث کو دوست رکھا یہانتک کہ وہ بمذہب ابن حزم متہم ہو
تہے انتہی انکو ظاہر برقوق کی ساتھہ اتصال ہوا دمشق مین ہمراہ اپنی فرزند ناصر کے داخل ہوئے بار ادنی وہانکی قضا پیش کیگئی انکار کیا بہت بار حج کیا اور مجاور رہے
پھر اس سبب سے اعراض کیا اور اپنی شہر مین اقامت کرکے تاریخ کی شغل پر عاکف ہوئے یہانتک کہ تاریخ مین انکا ذکر مذکور ہوا اور وہ مشہور ہو پہونچا انکی خط سے

اونکی تصانیف دوسو مجلد پر زیادہ ہے ۶۴۵ھ مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی التاج المکال **ترجمہ ابن عبد السلام رحمہ اللہ**
تعالیٰ شیخ عز الدین بن عبد السلام ابی القاسم بن حسن بن محمد بن مہذب السلمی ابو محمد الاسلام وسلطان العلما تفقہ فخر بن عساکر پر کیا اصول
سیف اموی سے اخذ کیا حدیث عمر بن طبرزد وغیرہ سے سنی عربیت مین بارع وفائق ہوئے ذہبی نے عبر مین لکھا کہ معرفت مذہب یا زہد وورع اونکی طرف
منتہی ہوئی اور رتبۂ اجتہاد کو پہونچے تہی مصر مین بیس برس سے زیادہ نشر علم وامر معروف ونہی منکر کے بسر کئے بادشاہون پر سختی کرتے دوسرونکا کیا
ذکر ہے جب مصر مین تشریف لائے تو منذری نے اونکا ادب مین مبالغہ کیا اور فتوی دینے سے رک گئے اور کہا کہ ہم اونکی تشریف لانے سے پہلے فتوی دیتے تہے
اور بعد حضور اونکی منصب فتوی کا اونہین مین متعین ہے مصر مین تفسیر کے کئی درس کہے اور کتابین تالیف کین صاحب کرامات تہی خرقۂ تصوف شیخ
شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ سے پہنا تہا اور شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ سے حقیقت مین کلام سنا تہا **حکایت** حضرت شاذلی فرماتی ہین
کہ مجسے کہتی ہین کہ روی زمین پر کوئی مجلس فقہ مین ابہی مجلس شیخ عز الدین سے اور حدیث مین ابہی مجلس منذری سے اور علم حقائق مین ابہی تیری مجلس سے نہین ہے
ابن کثیر نے اپنی تاریخ مین کہا ہے کہ ریاست مذہب کی طرف اونکی منتہی ہوئی سائر آفاق سے فتوی اونکی طرف آتا تہا آخر عمر مین تعبد بمذہب کرتے تہے بلکہ
بلطاق اونکا تسع ہوگیا تہا اور فتوی اپنی اجتہاد سے دیتے تہے ابن دقیق العید کہ اونکی شاگرد ہین کہتے ہین کہ ہیاحد سلاطین العلماء اور ابن حاجب نے کہا افقہ
من الغزالی **حکایت** قاضی عز الدین ہکاری نے کہا کہ ایک بار اونہون فتوی دیا بعد اوسکی اونکو اوسمین اپنی خطا ظاہر ہوئی مصر وقاہرہ مین اپنی جانب منادی کرائی
کہ جس کسیکو ابن عبد السلام نے ایسا فتوی دیا ہو چاہئے کہ وہ اوسپر عمل نکرے اسواسطے کہ اوسمین خطا واقع ہوا ہی قطب ہونی کہا باوجود اس تمام شدت
وصلابت کی حسن المحاضرہ تہی نوادر واشعار سماع مین حاضر ہوتے اور وجد فرماتے ابن کثیر نے کہا لطیف ظریف تہی استشہاد باشعار فرماتے اونکی وفات مصر مین
۶۶۰ھ مین ہوئی رضی اللہ عنہ کذا فی الاتحاف **ترجمہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ صاحب الامام وغیرہ** شیخ تقی الدین ابو الفتح محمد بن
الشیخ مجد الدین علی بن وہب بن مطیع القشیری القوصی المنفلوطی المصری المالکی الشافعی بن دقیق العید قاضی القضاۃ احد الاعلام امام متقن مجود فقیہ
مدقق اصولی ادیب شاعر نحوی ذکی غواص معانی مجتہد وافر العقل کثیر السکینہ بخیل بالکلام تام الورع شدید التدین مدیم السہر مکب علی المطالع والجمع سمح جواد
تہے ابن السبکی نے کہا شیخ الاسلام الحافظ الزاہد الورع الناسک المجتہد المطلق ذو الخبرۃ التامۃ بعلوم الشریعۃ الجامع بین العلم والدین والسالک سبیل
السادۃ الاقدمین اکمل المتاخرین انکی ولادت پشت دریای شور پر قریب ساحل ینبع کے ہوئی انکی مان باپ قوص سے متوجہ حج کی تہے کہ روز شنبہ ۲۵ شعبان
۶۲۵ہجری کو پیدا ہوے قوص مین نشو ونما پایا وہین تفقہ کیا مصر وشام کی طرف رحلت کی اور بہت کچھ سماعت فرمائی شیخ عز الدین بن عبد السلام سے
علم اخذ کیا اور تحقیق علوم مین غایت کو پہونچے درجۂ اجتہاد کو واصل ہوئے ریاست علم کی اونکے زمانے مین طرف اون کے منتہی ہوئی لوگ سوار یان
کسکر اونکی پاس حاضر ہوئے انکی مصنفات ہین منجملہ اونکی الالمام فی الحدیث ہی اور اوسکی شرح وغیرہ ۷۰۲ھ ماہ صفر روز جمعہ مین انکی وفات ہوئی انکے
ترجمہ کے یہ چند لفظ ہین اتحاف مین انکا ترجمہ حافلہ لکہا ہے **ترجمہ ابن دحیہ رحمہ اللہ تعالیٰ** ابو الخطاب الامام
العلامہ الحافظ الکبیر عمر بن حسن ابن دحیہ الاندلسی السبتی علم حدیث کے بصیر اور راوس کے ساتہہ معتنی تہے لغت سے حظ وافر رکہتے
تہے اور عربیت مین مشارک ان کی تصانیف ہین مصر کو وطن ٹہیرایا تہا ملک کامل کے مؤدب ہوئے تہے دار الحدیث
کاملیہ مین درس کہتے تہے ۶۳۳ہجری مین وفات پائی اسّی کے اوپر کچہہ سال کی عمر تہی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف

قاضی ابو بکر بن الباقی انصاری صاحب مشیخہ رحمہ اللہ

کشف الظنون مین صرف اتنا لکہا ہے کہ مشیخۃ القاضی محمد بن عبد الباقی البیمارستانی الحافظ انتہی

ترجمہ خطابی صاحب معالم السنن رحمہ اللہ تعالی ابو سلیمان حمد بن ابراہیم بن الخطاب الخطابی البستی الفقیہ الادیب المحدث انکی
تصانیف بدیعہ ہین منجملہ اونکے غریب الحدیث ومعالم السنن فی شرح سنن ابی داؤد واعلام السنن فی شرح صحیح البخاری وغیرہ عراق مین ابو علی صفار
اور ابو جعفر رزاز وغیرہما سے سماعت کی اور انسے حاکم نیساپوری وعبد الغفار فارسی اور ابو القاسم عبد الوہاب بن ابی سہل الخطابی وغیرہم سماعت وروایت
رکھتے ہین وفات انکی ربیع الاول ۳۸۸ھ ہجری کو مدینہ بست مین ہوئی بست بضم موحدہ وسکون سین مہملہ ایک شہر ہے بلاد کابل سے درمیان ہرات وغزنی کے
کثیرۃ الاشجار والانہار نسبتی اوسکی طرف نسبت ہے اور خطابی نسبت ہے اونکی وجہ خطاب کیطرف بفتح خاے معجمہ وطاے مہملہ بعض نے کہا کہ وہ ذریت زید
بن الخطاب سے ہین اونکی طرف منسوب ہین واللہ اعلم کذا فی الاتحاف ترجمہ شیخ سعد الدین تفتازانی صاحب شرح عقائد نسفیہ
وغیر مؤلفات نافعہ رحمہ اللہ تعالے مسعود بن عمر التفتازانی الامام الکبیر المعروف بسعد الدین ۷۲۲ھ ہجری مین پیدا ہوئے اپنے عصر کے
اکابر اہل علم سے اخذ کیا مثل عضد وغیرہ اور بہت سے علوم مین فائق ہوئے انکا ذکر مشہور رہا طلبہ علم نے انکی طرف رحلت کی تصنیف
مین بعمر شانزدہ ۱۶ سالہ شروع کیا ۷۹۲ھ مین انتقال ہوا تصانیف انکی کثیر شہیر متداول ہین درمیان اہل علم کے جیسے مطول ومختصر وغیرہ
کذا فی التاج المکلل ترجمہ ابن الصلاح رحمہ اللہ تعالی ابو عمرو عثمان بن عبد الرحمن بن عثمان بن موسی بن ابی النصر النصری الکردی الشہرزوری المعروف
بابن الصلاح الشرخانی الملقب بتقی الدین الفقیہ الشافعی ایک فاضل تھے فضلای عصر سے تفسیر وحدیث وفقہ واسماء رجال مین اور جو کچھ
اوس سے تعلق ہے ساتھ علم حدیث شریف ونقل لغت کے فنون عدیدہ مین انکو مشارکت تھی اور فتاوی انکے مسدد ہوتے تھے یہ ابن
خلکان کے اوستاد تھے روز چہارشنبہ وقت صبح ۲۵ ربیع الآخر ۶۴۳ھ کو دمشق مین وفات پائی بعد ظہر کے اونپر نماز پڑھکر مقابر صوفیہ خارج
باب النصر مین دفن کیا انکی ولادت ۵۷۷ھ کو شرخان مین ہوئی یہ ایک قریہ ہے اعمال اربل سے قریب شہرزور کے حکایت ابن الصلاح نے
فرمایا کہ خواب مین مجکو یہ کلمات الہام ہوئے ادفع المسئلۃ ما وجدت التحمل یمکنک فان لکل یوم رزقا جدیدا والالحاح فی المطالب یذہب
البہاء وما احسن الصنیع الی الملہوف وربما کانت الغیر نوعا من ادب اللہ تعالی والحظوظ مراتب فلا تعجل علی ثمرۃ قبل ان تدرک فانک
ستنالہا فی اوانہا ولا تعجل فی حوائجک فتضیق بہا ذرعا ویغشاک القنوط واللہ اعلم کذا فی الاتحاف ترجمہ زرکشی رحمہ اللہ تعالے
بدر الدین محمد بن عبد اللہ بن بہادر الزرکشی ۷۴۵ھ مین متولد ہوئے اسنوی ومغلطائی وابن کثیر واذرعی وغیرہم سے اخذ کیا اور تالیف کی انکے فنون عدیدہ
مین تصانیف کثیرہ ہین منجملہ اونکے الخادم علی الرافعی والروضۃ وشرح المنہاج والدیباج وشرح جمع الجوامع وشرح البخاری والتنقیح علی البخاری
وشرح التنبیہ والبرہان فی علوم القرآن والقواعد فی الفقہ واحکام المساجد وتخریج احادیث الرافعی وتفسیر القرآن الی سورۃ
مریم والبحر فی الاصول والسلاسل المذہب فی الاصول والنکت علی ابن الصلاح وغیر ذلک روز یکشنبہ تیسری رجب ۷۹۴ھ مین
انتقال ہوا قرافہ صغری مین مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف ترجمہ ابن الہمام الحنفی رحمہ اللہ تعالی کمال الدین محمد بن عبد الواحد
بن عبد الحمید بن مسعود السیواسی ثم السکندری المعروف بابن الہمام الحنفی انکی ولادت تقریبا ۷۹۰ھ مین ہوئی قاری ہدایہ سراج پر تفقہ کیا انواع علوم
فقہ واصول ونحو ومعانی وغیرہا مین اقران پر فائق ہوئے علامۂ محقق جدلی نظار تھے انکو اشرف نے مدرسہ کا شیخ کیا ایک مدت اوسکے مباشر رہکر
ترک کیا اور مشیخۂ شیخونیہ کے متولی ہوئے اوسکو بھی ترک کردیا انکی تصانیف ہین منجملہ اونکے شرح ہدایہ اور تحریر اصول فقہ مین رحمہ اللہ تعالے
کذا فی الاتحاف ترجمہ ابن یونس رحمہ اللہ تعالے الحافظ الامام ابو سعید عبد الرحمن بن احمد بن الامام یونس
عبد الاعلی الصدفی المصری صاحب تاریخ مصر ۲۸۱ھ مین پیدا ہوئے اپنے والد اور نسائی سے سماع کیا انہون نے

مصر سے رحلت نہین کی نہ غیر مصر مین سماع کیا لیکن یہ اس شان مین امام متیقظ حافظ کثیر الخیر با ایام و تواریخ مردم مین جمادی الاولی ۲۴؁ھ
مین وفات پائی کذا فی حسن المحاضرہ **ترجمہ قاضی حسین رحمہ اللہ تعالے** ابو علی الحسین بن احمد المروروذی الفقیہ الشافعی المعروف
بالقاضی صاحب التعلیقہ فی الفقہ امام کبیر صاحب وجوہ غریبہ تھے مذہب مین نکتہ جسوقت امام الحرمین کتاب نہایۃ المطلب مین اور امام
غزالی وسیط و بسیط مین یہ لفظ کہین کہ وقال القاضی تو مراد بالذکر یہی قاضی ہوتے ہین نہ اُنکے سوا اور کوئی انہون نے فقہ کو ابو بکر قفال مروزی سے
اخذ کیا اور اصول و فروع و خلاف مین تصنیف کی اور ہمیشہ درمیان لوگون کے حکم کرتے درس دیتے فتوی بتاتے رہے ایک جماعت اعیان نے
اُنسے فقہ اخذ کی منجملہ اُنکے ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی صاحب کتاب تہذیب و کتاب شرح السنہ وغیرہما ہین اُنکی وفات ۴۶۲؁ھ کو
مروروزی مین ہوئی رحمہ اللہ تعالے کذا فی ابن خلکان **ترجمہ ابن فورک رحمہ اللہ تعالے** استاذ ابو بکر محمد بن الحسن بن فورک متکلم اصولی
ادیب نحوی واعظ اصبہانی ایک مدت عراق مین اقامت کی علم کا درس دیتے رہے پھر رَے کی طرف متوجہ ہوئے مبتدعہ نے اُنکی سعایت کی
اہل نیسابور نے اُنکو مراسلت کی اور اونکی طرف متوجہ ہونیکا التماس کیا انہون نے مانا اور نیسابور مین تشریف لائے یہان اُنکے لئے ایک
مدرسہ اور ایک گھر بنایا گیا اللہ تعالے نے اُنکے سبب سے علوم کے کئی انواع کو زندہ کیا جبکہ اُنہون نے نیسابور وطن ٹھیر الیا اور
وہان فقہا کی ایک جماعت پر اُنکے برکات ظاہر ہوئے اور اُنکی مصنفات اصول فقہ و دین و معانی قرآن شریف مین قریب یکصد کے
پہونچی تو یہ مدینہ غزنہ کی طرف بلائے گئے اور یہان ایسے مناظرات کثیرہ ہوئے منجملہ اُنکی کلام کے ایک یہ ہے شغل العیال نتیجۃ
متابعۃ الشھوۃ بالحلال فما ظنک بقضیۃ شھوۃ الحرام یہ اصحاب ابو عبد اللہ بن کرام پر بہت سخت تھے پھر نیسابور کی طرف عود کیا
راہ مین اُنکو زہر دیا وہین انتقال فرمایا اور نیسابور کی طرف لائے حیرہ مین مدفون ہوئے اُنکا مشہد یہان ظاہر ہے اوسکی زیارت کیجاتی ہے
و یستسقی بہ و یجاب الدعوۃ عندہ اُنکی وفات ۴۰۶؁ھ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالے **حکایت** ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ نے رسالہ مین کہا ہے
کہ مینے ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مین ابو بکر ابن فورک کی عیادت کو گیا جب انہون نے مجھے دیکھا تو اونکی آنکھون مین
آنسو بھر آئے مینے کہا بیشک اللہ سبحانہ تمکو عافیت و شفا دے گا مجھسے کہا گیا تو مجھے گمان کرتا ہے کہ مین موت سے ڈرتا ہون مین تو ما ورائے موت سے
خوف کرتا ہون **ف** فورک بضم فا و سکون واو و فتح را بعد اوسکے کاف اسم عَلَم ہے اور حیرہ بکسر حای مہملہ و سکون تحتانیہ و فتح را بعد اوسکے ہای
ساکنہ ایک بڑا محلہ ہے نیسابور مین اسکی طرف ایک جماعت علماء کی منسوب ہے یہ اوس حیرہ کے ساتھ ملتبس ہوتا ہے جو ظاہر کوفہ مین ہے اور غزنہ
بفتح غین معجمہ و سکون زای معجمہ و فتح نون بعد اوسکے ہای ساکنہ ایک مدینہ عظیمہ ہے اوائل ہند مین جہت خراسان سے کذا فی ابن خلکان
ترجمہ بغوی صاحب شرح السنہ رحمہ اللہ تعالی ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد المعروف بالفراء البغوی الفقیہ الشافعی المحدث
المفسر علوم مین دریا تھے فقہ قاضی حسین بن محمد المذکور سے اخذ کی تفسیر کلام اللہ مین تصنیف فرمائی مشکلات قول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واضح
کیا حدیث شریف کی روایت کی درس دیا درس نہین دیتے مگر باوضو کتب کثیرہ تصنیف کین منجملہ اونکے کتاب التہذیب ہے فقہ مین اور کتاب شرح السنہ حدیث مین اور
معالم التنزیل تفسیر قرآن کریم مین اور کتاب المصابیح و جمع بین الصحیحین وغیرہ اُنکی وفات ماہ شوال ۵۱۰؁ھ کو مرورود مین ہوئی قاضی حسین اپنے شیخ کے نزدیک
مقبرہ طالقانی مین دفن ہوئے قبر اُنکی وہان مشہور ہے رحمہ اللہ تعالی ابن خلکان فرماتے ہین مینے کتاب فوائد سفریہ مین دیکھا جسکو شیخ حافظ زکی الدین
عبد العظیم منذری نے جمع کیا ہے کہ اونکی وفات ۵۱۶؁ھ مین ہوئی مینے یہ اونکے خط سے نقل کیا واللہ اعلم **حکایت** ایسے منقول ہے کہ اُنکی ایک بی بی
مر گئین اُنہون نے اونکی میراث مین سے کچھ نہ لیا اور یہ نری روٹی کھاتے تھے اُنکو اس بات مین ملامت کی تو روٹی کو زیت سے کھانے لگے

۱۱۶

نزا نسبت ہے طرف عمل وبیچ فرا کے اور بغوی بفتح موحدہ غین معجمہ بغداد سکے داو بہ نسبت ہے طرف ایک شہر کے خراسان مین جو کہ درمیان
مرو وہرات کے ہے اوسکو بغ وبغشور کہتے ہین یہ نسبت شاذ برخلاف اصل ہے اوسکو سمعانی نے کتاب الانساب مین کہا ہے کذا فی ابن خلکان
ترجمہ رافعی صاحب شرح کبیر رضی اللہ عنہ عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم بن الفضل الامام العلامہ امام الدین ابی القاسم الرافعی
القزوینی صاحب الشرح الکبیر ابن الصلاح نے انکا ذکر کیا اور کہا ما اظن فی بلاد العجم مثلہ صاحب فنون نیک سیرت تھے شرح وجیز بارہ مجلد مین لکھی
کسی نے انکی طرح وجیز کی شرح نہین کی نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ الرافعی من الصالحین المتمکنین . انکی کرامت بہت تہی ابو عبداللہ محمد
بن محمد اسفرائنی نے اربعین مین لکھا ہے کہ شیخنا امام الدین وناصر السنہ اپنے زمانے کے اوحد عصر تھے علوم دینیہ مین اصولا وفروعا سنہ ۶۲۳ھ کو قزوین
مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالے کذا فی الاتحاف ترجمہ ابن حزم ظاہری رحمہ اللہ تعالے ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم بن غالب
بن صالح بن خلف بن معدان بن سفیان بن یزید مولاے یزید بن ابی سفیان اموی اول آدمی جو انکے اجداد سے مسلمان ہوا وہ انکے دادا یزید
ہین اصل انکی فارس سے تھی انکے آبا مین سے پہلے پہل جو شخص اندلس مین آیا وہ انکے دادا خلف ہین انکا مولد قرطبہ مین بلاد اندلس سے
روز چہارشنبہ قبل طلوع شمس سلخ شہر رمضان ۳۸۴ھ کو قرطبہ کی جانب شرقی مین پیدا ہوئے علوم حدیث وفقہ کے عالم وحافظ مستنبط احکام
کتاب وسنت سے تھے امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب سے طرف مذہب اہل ظاہر کے انتقال کیا متفنن تھے علوم جمہ کثیرہ مین عامل
ساتھ اپنے علم کے دنیا مین زاہد تھے باوجود اوس ریاست کے جو انکو اور انسے پہلے انکے والد کو وزارت وتدبیر ملک مین تھی متواضع صاحب
فضائل وتوالیف کثیرہ مین علوم حدیث شریف مین مصنفات ومسندات سے بہت کچھ جمع کیا اور بہت سماعت کی شعبان ۴۵۶ھ مین
انتقال کیا رحمہ اللہ تعالے ترجمہ امام الحرمین رحمہ اللہ تعالے ابو المعالی عبدالملک ابن الشیخ ابی محمد عبداللہ بن ابی یعقوب یوسف
بن عبداللہ الجوینی الفقیہ الشافعی ملقب بضیاء الدین معروف بامام الحرمین اعلم علماے متاخرین اصحاب امام شافعی ہے علی الاطلاق مجمع
علیہ امامت متفق علیہ غزارت مادہ وتفنن کے علوم اصول وفروع وادب وغیرہ مین تھے جو توسع عبادت مین انکو روزی ہوا انتہا وہ
انکے غیر سے معلوم ومعہود نہین ہے درس جو کہتے وہ چند ورقون مین سماتا اوسکے کسی حرف مین اونکی زبان لنگی نہین کرتی تھی لڑکپن مین
اپنے والد پر پڑہا وہ انکے طبع وتحصیل وجودت قریحہ ومخائل اقبال سے جو اونپر ظاہر تہی تعجب کرتے تھے اپنے والد کی تمام تصانیف پر
گذر کیا اور اوسمین تصرف فرمایا یہانتک کہ تحقیق وتدقیق مین اونپر فائق ہوگئے جب اونکا انتقال ہوگیا تو بجاے پدر واسطے تدریس کے بیٹھے
اور بعد تدریس کے نزدیک استاذ ابو القاسم اسکافی الفرائنی کے مدرسہ بیہقی مین جاتے اور علم اصول سیکھتے بغداد کا سفر کیا ایک جماعت
علما کو وہان دیکھکر حجاز مین آئے اور مکہ معظمہ کے چار برس تک مجاور رہے اور مدینہ منورہ گئے درس وفتوی کیا اور مذہب کے طرق کو جمع کیا
اسلئے اونکو امام الحرمین کہتے ہین انکی ہر فن مین تصنیف ہے حافظ ابو نعیم صاحب حلیہ سے اجازت لی انکی تصانیف سے شامل فی اصول الدین
وبرہان فی اصول الفقہ وتلخیص التقریب والارشاد والعقیدۃ النظامیہ وغیرہ ہے جب بیان علوم صوفیہ کرام اور اونکے احوال کی شرح مین شروع کرتے
تو حاضرین کو رلاتے ہمیشہ طریقہ مرضیہ حمیدہ پر اول عمر سے آخر تک رہے حکایت انکے والد ابو محمد ابتدا مین کتابت باجرت کیا کرتے تھے
اس کسب سے کچھ جمع کرکے ایک لونڈی موصوف بخیر وصلاح خریدی اور اپنے ہاتھ کے کسب سے اوسکو کہانا کہلاتے امام الحرمین اس
لونڈی کے شکم سے ہین انکے والد نے جاریہ کو وصیت کی کہ کسی عورت کو اسکے دودہ پلانے پر قدرت نہ دینا ایکدن لونڈی کے
پاس آئے دیکہا کہ وہ دردمند بیٹھی ہوئی ہے اور بچہ رو رہا ہے ایک عورت ہمسایہ نے اوسکو لیکر اپنی چہاتی اوسکے مونہ مین دیدی کچھ دودہ

اونہوں نے پی لیا تہا انکے والد کو یہ امر شاق گزرا بچے کو پکڑ کر گھڑی بھر اوندہا کیا اور اوسکے پیٹ پر ہاتھ ملا اور اوسکے حلق مین انگلی ڈال کر جو کچھ
پیا تھا بطور قے نکال ڈالا اور کہا اس بچے کا مرجانا مجھپر اس سے آسان ہے کہ طبیعت اوسکی غیر مان کا دودہ پی کر فاسد ہو جائے امام الحرمین سے
منقول ہے کہ بعض وقت مجلس مناظرے مین اونکو فترت لاحق ہوتی تو کہتے کہ یہ اوس رضاعت کے بقیہ سے ہے انکی ولادت ١٩ محرم ٤١٩ھ مین
ہوئی جب یہ بیمار ہوئے تو انکو شنقان کو اوٹھا لیگئے یہ ایک گانون ہے اعمال نیسابور سے یہان کی ہوا معتدل اور پانی ہلکا ہے شب چہارشنبہ
وقت عشا ہی آخر ٢٥ ربیع الآخر ٤٧٨ھ کو انتقال ہوا اوسی رات نقل کر کے نیسابور کو لیگئے اوسکی صبح کو اونکے گھر مین دفن کیا بعد چند سال کے
وہان سے مقبرۂ حسین مین نقل کیا پہلوی والد مین دفن کر دیا انکے فرزند ابو القاسم نے نماز جنازہ پڑہی انکی وفات کے دن بازار بند ہوئے
انکا منبر جو جامع مسجد مین تہا ٹوٹ گیا لوگ اوسکی تعزیت کے لیے بیٹھے اور بہت سے مراثی انکی حق مین کہے انکے شاگرد اوسوقت قریب چہار صد ایک
نفر تھے سب نے اپنی دوات و قلم توڑ ڈالی ایک برس اسی حال پر رہے رحمہ اللہ تعالے **ترجمہ حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ** ابو نصر بشر بن الحارث
بن عبد الرحمن بن عطا بن ہلال بن ماہان بن عبد اللہ مروزی معروف بہ حافی عبد اللہ کا نام بعبور تہا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اسلام
لائے تھے حضرت بشر کبار صالحین و اعیان اتقیا متورعین سے تھے اصل انکی مرو کا ایک قریہ ہے ہر اوسکا نام ماترسام ہے انہون بغداد مین سکونت
اختیار کی یہ اولاد سے رؤسا کتاب کے تھے **حکایت** انکی توبہ کا یہ سبب ہوا کہ انہون نے راہ مین ایک ورقہ پایا اوسمین اللہ تعالے کا نام لکہا
ہوا تہا قدمون سے روندا ڈالا تہا انہون نے اوسکو اوٹھا لیا ایک درہم انکے پاس تھے اوسکی خوشبو خریدی پھر اوس سے ورقہ کو خوشبودار کیا اور اوسکو
دیوار کے درار مین رکھدیا خواب مین دیکھا کہ کوئی قائل اونسے کہتا ہے ای بشر تو نے میرے نام کو خوشبودار کیا مین ضرور تیرے نام کو دنیا و آخرت
مین خوشبودار کرونگا جب بیدار ہوئے تو توبہ کی **حکایت** حکایت کیا ہے کہ یہ معافی بن عمران کے دروازے پر آئے حلقۂ در کو ٹھونکا کہا گیا کون ہے
انہون نے کہا بشر الحافی ایک لڑکے نے گھر کے اندر سے کہا اگر تو دو دانق کی جوتی خرید لیتا تو حافی کا نام تجھسے جاتا رہتا حافی اسلیئے لقب ہوا کہ یہ
چرم دوز کی طرف گئے اوس سے اپنی ایک جوتی کے واسطے تسمہ طلب کرتے تھے وہ تسمہ ٹوٹ گیا تہا چرم دوز نے کہا ما اکثر کلفتکم علی الناس
یعنی لوگون کو تم بہت تکلیف دیتے ہو اسپر انہون نے اپنے ہاتھ سے جوتا پھینکدیا اور دوسرا انکے پانون مین تہا او قسم کھالی کہ اسکے
بعد جوتا نہ پہنین **حکایت** کسی نے حضرت بشر سے پوچھا کہ تم کس چیز سے روٹی کھاتے ہو کہا مین عافیت کو یاد کرتا ہون پس اوسکو سالن
بنا لیتا ہون منجملہ انکے دعا کی ایک یہ ہے ۔ اللہم ان کنت شہرتنی فی الدنیا لتفضحنی فی الاخرۃ فاسلبہ عنی ومن کلامہ عقوبۃ العالم فی الدنیا
ان یعمی بصر قلبہ وقال من طلب الدنیا فلیتہیا للذل ۔ بعض نے کہا کہ مینے ثقہ سے سنا کہ اصحاب حدیث سے فرماتے تھے کہ
تم اس حدیث کی زکوٰۃ ادا کرو کہا اوسکی زکوٰۃ کیا ہی فرمایا کہ دوسو حدیثون مین سے پانچ حدیثون پر عمل کرو حضرت سری سقطی و ایک جماعت صالحین رضی اللہ
عنہم نے انسے روایت کی ہے انکی ولادت ١٥٠ھ ہجری مین ہوئی اور شہر ربیع الآخر ٢٢٦ھ یا ٢٢٧ھ اور دوسرے مین وفات پائی یا بدہ کے دن دسوین محرم یا رمضان مین بغداد
یا مرو مین وفات ہوئی رضی اللہ عنہ کذا فی ابن خلکان **ترجمہ حضرت جنید رضی اللہ عنہ** ابو القاسم الجنید بن محمد بن الجنید الخزاز القواریری الزاہد المشہور اصل انکی نہاوند سے
اور انکا مولد و منشا عراق ہے اپنے وقت کے شیخ فرید عصر تھے کلام انکا حقیقت مین مشہور و مدون ہے ابو ثور صاحب امام شافعی رضی اللہ عنہ پر تفقہ کیا کسی نے لکہا بلکہ سفیان ثوری
رضی اللہ عنہ کی مذہب پر تھے انکا حال ابن خلکان و عیون میں خوب لکہا ہے شنبہ کے دن ٢٩٧ھ یا ٢٩٨ھ مین آخر ساعت جمعہ کو بغداد مین وفات پائی اور شونیزیہ مین روز شنبہ کو نزدیک حضرت
سری سقطی رضی اللہ عنہ اپنے مامون کے دفن ہوئے رضی اللہ عنہ **ترجمہ امام غزالی رضی اللہ عنہ صاحب احیاء العلوم** ابو حامد محمد بن محمد
بن احمد الغزالی الملقب بحجۃ الاسلام زین الدین الطوسی الفقیہ الشافعی انکی آخر عصر مین طائفۂ شافعیہ مین مثل انکا نہین تہا ابتداءً طوس مین احمد اذکانی پر شغل کیا

بعد اوسکے نیسابور مین تشریف لائے اور وہان سے امام الحرمین ابی المعالی جوینی مین آئے گئے اور اشتغال مین کوشش کی یہانتک کہ مدت قریبہ مین تخریج فرمائی اور اپنے اوستاد کو زمانہ مین اعیان مشار الیہم سے ہوئے اور اوسی وقت مین تصنیف کا شغل کیا ملکے اوستاد انسے ترجیح کرتی تہی تا وفات اوستاد اونکو ملازمت بعد اسکے نیسابور سے نکلکر عسکر مین وزیر نظام الملک سے ملاقات کی وزیر نے انکی تعظیم تکریم کی اور انپر متوجہ ہونے مین مبالغہ کیا حضور مین وزیر کی ایک جماعت افاضل کی تہی درمیان اونکے چند مجلسون مین جدال و مناظرہ ہوا ان سب مین تمام لوگون پر غالب ہوئے انکا نام مشہور ہوا قافلے کے قافلے انکا ذکر خیر نام لیکر سائر و دائر ہوتے وزیر نے تدریس مدرسۂ نظامیہ کی انکو سپرد کی وہان درس کرتے رہے اہل عراق انپر فریفتہ تھے اور انکا مرتبہ و منزلت اونکے نزدیک مرتفع و بلند تہا بعد اوسکے اس سب کو ترک کرکے سالک طریق زہد و انقطاع ہوئے اور حج کا قصد کیا جب وہان سے پہرے تو شام کی طرف متوجہ ہوئے ایک مدت شہر دمشق مین جامع مسجد کے زاویہ جانب غربی کے اندر درس کہتے تھے وہان سے بیت المقدس گئے اور عبادت مین اجتہاد و کوشش اور زیارت مشاہد و مواضع معظمہ کی بجالائے اور ایک مدت اسکندریہ مین مقیم رہے وہان سے ارادہ رکوب دریا کا طرف بلاد مغرب کے بعزم ملاقات امیر یوسف بن تاشفین صاحب مراکش کیا تہا کہ اس اثنا مین اوسکے مرنیکی خبر پہونچی ناچار اوس ارادے سے پہر کر اپنے وطن کی طرف عود کیا اور اپنے نفس کے ساتھ مشغول ہوئے اور چند فن مین تصنیف کتب مفیدہ کا شغل فرمایا انکی تصانیف مین سے زیادہ تر مشہور کتاب الوسیط والبسیط والوجیز والخلاصہ فقہ مین ہین اور منجملہ اونکے کتاب احیاء علوم الدین ہے یہ کتاب انفس و اجل کتب ہے اصول و جدل وغیرہ مین بہی انکی کتب ہین غرضکہ انکی کتابین بہت اور سب کی سب نافع و مفید ہین بعد اسکے واسطے تدریس مدرسۂ نظامیہ کے انکو نیسابور مین طلب کیا بعد تکرار بسیار قبول کیا بعد اوسکو ترک کرکے طرف وطن کے لوٹ آئے خانقاہ صوفیہ و مدرسہ واسطے مشتغلین علم کے بنایا اور اپنی اوقات کو وظائف خیر پر تقسیم کیا مثل ختم قرآن شریف و مجالست اہل قلوب و تدریس یہانتک کہ انتقال فرمایا انسے روایت اشعار کی بہی کی ہے ولادت انکی ۴۵۰ھ مین اور دوشنبہ ۱۴ جمادی الآخرہ ۵۰۵ہجری کو طاہران مین وفات پائی طاہران قصبہ طوس ہے اور طوس ولایت خراسان مین ہے وہ شہر پر ایک طاہران دوسرا نوقان اور غزالی نسبت طرف غزال کی بفتح غین معجمہ و تشدید زای معجمہ اور کہتے ہین کہ تخفیف زای معجمہ نسبت ہے طرف غزالہ کی کہ ایک قریہ ہے قرائے طوس سے اور یہ خلاف مشہور ہو لیکن سمعانی نے کتاب الانساب مین اسیطرح کہا ہو یہ تو ابن خلکان نے کہا ہے اور زرقانی نے شرح مواہب لدنیہ مین ابن کثیر سے تشدید زا اسے نقل کی ہو اور نووی نے تبیان مین غزالی رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہو کہ اونہون نے تشدید کا انکار کیا ہے اور کہا کہ مین تخفیف ہون منسوب طرف غزالہ کہ یہ ایک قریہ ہو قرائے طوس سے اور مصباح مین اونکے بعض ذریت سے نقل کیا ہے کہ کہا لوگ تشدید مین ہمارے دادا کی خطا کرتے ہین ولیکن ابن کثیر نے اسکے خلاف مشہور کہا ہے اور حکایت کیا کہ اونکے بعض منتسبان اہل طوس نے مجہسے کہا کہ وہ منسوب ہین طرف غزالہ بنت کعب الاحبار کی سبکی رحمہ اللہ نے طبقات مین کہا ہے کہ انکے والد صوف کو کاتتے اور اوسکو دکان طوس مین فروخت کرتے تھے انتہی کلام الزرقانی **حکایت** ابن العربی نے کہا مینے اونکو طواحت مین دیکہا اونپر ایک مرقعہ تہا مینے کہا کہ تمہارے پاس سوا اسکے کوئی کپڑا نہین ہے حالانکہ تم تو صدر ہو تمہارے ساتھ اقتدا کرتے ہین اور تمہارے نور سے طرف معالم معارف کے راہ پاتے ہین کہا ہیہات جسوقت کہ قمر سعادت اس ارادت مین طالع ہوا تو شموس افول مصابیح اصول کی چہکے اور خالق واسطے ارباب الباب بصائر کے تبیین ہوا کیونکہ رجوع و صیرورت ہر ایک کی طرف اوسی چیز کے ہوتی ہے جسپر وہ مطبوع ہوا ہے اور یہ ابیات پڑہے سے

ترکت ھوی لیلی و سُعدی بمعزل + وصرت الی مصحوب اول منزل + ونادتنی الاکوان حتی اجبتہا + الا ایھا الساری رویدک فانزل + فرمعت فی داراللذای بعزیعۃ + قلوبی والتعریف منہا بمعزل + غزلت لھم غزلا رقیقا فلم اجد لغزلی نساجا فکسرت مغزلی + **حکایت** بعض مشائخ نے حضرت امام کو روبرو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکہا کہ وہ کسی شخص کا شکوہ کر رہے ہین

جواونمین طعن کرتا ہے آپ نے اوس شخص کو کوڑے مارنے کا حکم دیا جب بیدار ہوئی تو ضرب کا اثر موجود تہا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہو کہ انکی کتب مین لوگون نے عبارتین ٹھونس دی ہین ابن السبکی نے فرمایا کہ امام غزالی کو مبغوض نہین رکہتا ہے مگر حاسد یا زندیق **حکایت** شیخ کمال الدین دمیری نے حیوۃ الحیوان الکبری کی مجلد اول مین بذیل ذکر حمام لکہا ہو کہ امام غزالی ایک شخص ہین اصحاب جوہ سے مذہب مین اور منجملہ اون چیزونکی جو ہمسے حکایات کی گئین اور مشہور ہوئین اور روایت اونکی ہم بسند صحیح شیخ عارف باللہ تعالی ابو الحسن شاذلی سے رکہتے ہین یہ ہے کہ اونہون نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا اور آپ نے امام غزالی کے ساتھ حضرت موسی وعیسی علیہم الصلوۃ والسلام سے مباہات کی اور فرمایا آیا ہو اہی تمہاری امت مین کوئی حبر مثل اسکے اور اشارہ طرف غزالی کی فرمایا اونہون نے کہا نہین شیخ عارف استاد رکن الشریعۃ والحقیقۃ ابو العباس المرسی نے وقت ذکر امام غزالی کے واسطے اونکی صدیقیت عظمی کی شہادت دی اور فرمایا حسبك من باهى به النبي صلى الله عليه وآله وسلم موسى وعيسى ونشهد له الصديقون بالصديقيته العظمى اور ہمارے شیخ جمال الدین اسنوی نے مہمات مین اونکا خوب ترجمہ لکہا ہو اور یون کہا هو قطب الوجود والبركة الشاملة لكل موجود وروح خلاصة اهل الايمان والطريق الموصلة الى رضاء الرحمن يتقرب به الى الله تعالى كل صديق ولا يبغضه الا ملحد او زنديق قد انفرد فى ذلك العصر عن اعلام الزمان بحمل انفرد فى هذا الباب فلا يبرح معه انسان انتهى اور انکی کتب نافع ومفید ہین خصوصاً احیاء علوم الدین کیونکہ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ طالب آخرت اوس سے مستغنی نہین ہوتا ہے انتہی کلام الدمیری رحمہ اللہ تعالی کشف الظنون مین لکہا ہے کہ کتاب احیاء پہلے پہل مغرب مین گئی بعض مغاربہ نے اوسمین سے کئی چیزون کا انکار اور املاء فی الرد علی الاحیاء نام کتاب لکہی بعدہ رد کرنیوالے نے ایک خواب دیکہا کہ اوسمین شیخ کی کرامت اور اونکا صدق ظاہر ہوگیا پس اپنے اعتقاد بد سے جو اونکے حق مین تہا تائب ہوا **حکایت** ابن السبکی نے نقل کیا ہے کہ شیخ ابن حرازم اپنے یارون پر نکلے اور اونکے پاس ایک کتاب تہی کہا تم پہچانتے ہو کہ یہ احیاء ہے اور شیخ امام غزالی مین طعن کرتے تہے اور اس کتاب کے پڑہنے سے منع کرتے تہے پس اپنے جسم کو ظاہر کیا کہ وہ کوڑون سے مارا گیا تہا اور کہا کہ غزالی میرے خواب مین آئے اور مجہکو پکڑ کر پیشگاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لیگئے اور کہا ای رسول خدا یہ مرد زعم کرتا ہو کہ مین آپکی وہ چیز کہتا ہون جسکو آپ نے نہین فرمائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے مارنیکا حکم دیا پس مین مارا گیا هكذا نقله المناوى فى طبقاته غرضکہ حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ اس امت مرحومہ مین ایک آفتاب عالمتاب تہے اونکے فضائل ومناقب بیشمار ہین علماء دین نے ہر وقت مین اونکی مدح وثنا کی ہو منکرین کے انکار کو خوب دفع کیا ہے اور اونکے کلام حسن نظام کو محامل حسنہ پر اوتارا ہے یہ جو بیان کچہ لکہا گیا ایک شعاع ہو اونکے فضائل کی مہر منیر کا تفصیل اسکی اتحاف النبلاء مین ہو جناب نواب قنوجی رحمہ اللہ کو انکے ساتہ ایک اس قسم کی فریفتگی ہو کہ اونکی بعض تصانیف کو انواع واقسام کے قالبو مین ڈہالکر رسائل جداگانہ تالیف فرمائے ہین اور اونکے مضامین دقیق کو عبارات سہلہ مین ادا کیا ہو ناظر غیر ناظر قیمت مطالعہ کر اونکی قدر دانی فرمائیگا اور رغبات دارین حسن ختام ونیک انجام کی دعا دیگا حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ نے جناب امام کی ثنا ومدح روض الریاحین مین خوب لکہی ہے چنانچہ اوسکا ترجمہ تو محاسن الحسنین مین مع حکایات بالفعل اونکی تاریخ مرآۃ الجنان وقت تحریر اس مقالہ عجالہ کے زیر مطالعہ تہی دیکہا تو اسمین بہی بہت مدح تحریر فرمائی ہو اور بذیل ترجمہ ایک مقام فیض القیام بعض علماء کرام کا زیب رقم فرمایا ہو جی مین آیا کہ وہ بیان لکہدیا جائے گو فی الجملہ طول ہو جائے کیونکہ اوسمین بعض فوائد غریبہ ہین اگر وہ گوشۂ خاطر مومن متدین مین امانت رہین تو خالی برکت سے نہین ہین **حکایت** حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ مرآۃ الجنان مین فرماتے ہین کہ امام حافظ ابو القاسم بن عساکر رحمہ اللہ نے کہا کہ مینے فقیہ امام ابو القاسم سعد بن ابی القاسم بن ابی ہریرہ اسفرائنی صوفی شافعی سے دمشق مین سنا انہونے کہا مینے امام اوحد زین القراء جمال الحرم ابو الفتح عامر بن کام بن ابی عامر الساوی سے مکہ مین سنا یہ کہتے ہین کہ مین روز یکشنبہ چودہوین تاریخ ماہ شوال ۵۴۵ھ کو درمیان نماز ظہر وعصر کے مسجد الحرام مین داخل ہوا اور وجد واحوال فقراء جو مجہپر طاہر ہوئے تہے اوسکا کچہ ذکر کیا کیا کہ مین قدرت نہین رکہتا تہا کہ کہڑا رہون اور نہ اسکی کہ بیٹہون بسبب شدت اوس چیز کہ جو مجہ مین تہی اسلئے مین ایک ایسی جگہ طلب کرتا تہا کہ کہڑی بہر بیٹہکر

اوسمین آ امام لوگون پس بیٹھے دروازہ بیت الجماعہ رباط رامشی کا نزدیک باب عزورہ کی کہا ہوا پایا قلت یعنی فی جنۃ الباب المسمی فی الحدیث الحزورۃ کہا پس مینے
اوسکا قصد کیا اور اوسمین داخل ہوا اور اپنی سیدہی کروٹ پر مقابلہ کعبہ مشرفہ کے گر پڑا اپنے ہاتھہ کو گال کے نیچے بچھایا تاکہ نیند نہ آجائے کہ وضو ٹوٹ جائے ناگاہ ایک شخص
اہل بدعت مین سے جو کہ بدعت کے ساتھہ معروف مشہور تھا آیا اور اپنا مصلی اوس گھر کے دروازے پر بچھایا اور ایک تختی اپنی جیب سے نکالی مین گمان کرتا ہون کہ وہ پتھر
کی تھی اور اوسپر کچھہ لکھا ہوا تھا پھر اوسنے اوس تختی کو بوسہ دیا اور اوسکو اپنے سامنے رکھا اور حسب عادت اپنی ہاتھہ چھوڑ کر ایک لمبی نماز پڑہی اور اوس تختی پر سجدہ کرتا تہا
پھر جسوقت اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اوس تختی پر سجدہ کیا اور دیر تک سجدے مین رہا اور جانبین سے اپنے گال کو اوسپر ملتا تھا اور دعا مین تضرع و زاری کرتا تھا پھر اپنا
سر اوٹھایا اور اوسکو چوما اور اوسکو اپنی آنکھون پر رکھا پھر دوبارہ اوسکو چوما اور اپنی جیب مین رکھہ لیا جیسے وہ پہلے رکھی ہوئی تھی کہا جب مینے یہ دیکھا تو مین نے
اس بات کو مکروہ جانا اور اوس سے وحشت ناک ہوا اور مینے اپنے جی مین کہا کہ کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان مین زندہ ہوتے کہ انکو انکی سوء
صنیع و فعل بد اور جس بدعت پر یہ ہین اوسکی خبر دیتے اور مین باوجود اس تفکر کے اپنے نفس سے نیند کو دور کرتا تھا تاکہ مجھے پکڑ نہ لے کہ میرا وضو بگڑ جائے پس مین تہا
اس حال مین تہا کہ مجھپر اونگھہ طاری ہوئی اور غلبہ کر آئی سو مین درمیان بیداری و خواب کے تھا پس مینے ایک سبع میدان دیکھا کہ وسمین بہت سے لوگ کھڑے ہوئے
ہین اور اونمین سے ہر ایک کے ہاتھہ مین ایک کتاب مجلد ہے پھر وہ سب ایک شخص پر داخل ہوئے مینے لوگون سے اونکا حال اور اوس شخص کا حال جو حلقہ مین تہا
پوچہا اونہون نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور یہ لوگ اصحاب مذاہب ہین چاہتے ہین کہ اپنے مذاہب و اعتقاد کو اپنی کتابون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر پڑہین اور آپ اونکی تصحیح کرین کہا پس مین اس حال مین تہا لوگون کی طرف دیکھہ رہا تھا کہ حلقے والون مین سے ایک شخص آیا اور اوسکے ہاتھہ مین ایک
کتاب تھی کہا گیا بیشک یہ شافعی رضی اللہ عنہ ہین پھر وہ وسط حلقے مین داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا کہا مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونکے جمال و کمال مین دیکھا تو مجھسے مت پوچھہ آپکے لباس سفید نظیف عمامہ و قمیص کا سب لباس آپکا زی اہل تصوف
تہا آپنے امام شافعی کے سلام کا جواب دیا اور اونکو مرحبا کہا امام شافعی آپکے روبرو بیٹھے اور کتاب سے اپنے مذہب و اعتقاد کو آپ پر پڑہا بعد اوسکے
ایک اور شخص آئے کہتے ہین کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ تھے اور اونکے ہاتھہ مین ایک کتاب تھی اونہون نے سلام کیا اور امام شافعی کے برابر بیٹھہ گئے
اور کتاب سے اپنا مذہب و اعتقاد پڑہا پھر اونکے بعد ہر صاحب مذہب آیا یہانتک کہ باقی نرہے مگر تھوڑے اور جو شخص پڑہتا وہ دوسرے کے
برابر بیٹھہ جاتا تہا جب سب فارغ ہو چکے تو ناگاہ ایک شخص مبتدعہ ملقبہ بالرافضہ سے آیا اور اوسکے ہاتھہ مین کئی جزو غیر مجلد تھے اور اونمین اونکے عقائد
باطلہ تھے اوسنے قصد کیا کہ حلقے مین داخل ہو اور اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑہے تو جو لوگ آپکے ہمراہ تھے اونمین سے ایک آدمی نکلا اور اوسکو زجر کیا
اور اجزا کو اوسکے ہاتھہ سے لیکر حلقے سے خارج کی طرف پھینکدیا اور اوس شخص کو نکال دیا اور اوسکی اہانت کی کہا جب مینے دیکھا کہ لوگ فارغ ہو چکے اور کوئی باقی نہین رہا
کہ آپ پر کچھہ پڑہے تو مین ذرا سا آگے بڑہا اور میرے ہاتھہ مین ایک کتاب مجلد تھی مینے ندا کی اور کہا یا رسول اللہ یہ کتاب میرا اعتقاد اور اہل سنت کا معتقد ہے اگر آپ مجھے اذن دین کہ اسکو
آپکے پڑہون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وایش ذلک یعنی یہ کیا ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ قواعد العقائد ہے جسکو غزالی نے تصنیف کیا ہے پس آپنے
مجھے پڑہنے کا اذن دیا مین بیٹھا اور شروع کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کتاب قواعد العقائد وفیہ اربعۃ فصول الفصل الاول فی ترجمۃ عقیدۃ اھل السنۃ
فی کلمتی الشھادۃ التی ھی احد مبانی الاسلام اور ذکر کیا کہ اونہون نے عقیدہ مذکورہ مشہورہ کو پڑہا یہانتک کہ امام ابو حامد کے اس قول تک پہونچے کہ معنی الکلمۃ الثانیۃ
وھی شھادۃ الرسول وانہ تعالی بعث النبی الامی القرشی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم الی کافۃ العرب والعجم والجن والانس کہا جب مین یہانتک
پہونچا تو مینے بشاشت و تبسم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک مین دیکھا یہانتک کہ جب مین آپکی نعت و صفت تک پہونچا تو آپنے میری طرف التفات فرمایا
اور کہا غزالی کہان ہے ناگاہ غزالی موجود تھے گویا وہ حلقے پر آپکے روبرو کھڑے ہوئے تھے کہا مین یہ ہون یا رسول اللہ اور آگے بڑہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا آپنے

اونکو سلام کا جواب دیا اور آپنے اپنا دست عزیز غزالی کو دیا ماد سکو چومنے تھے اور اپنے دونون رخسارا وسپر رکھتے تھے واسطے برکت لینے کے آپ کے اور آپکا دست عزیز و مبارک سے
پھر غزالی تپنے گئے کہا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے نہین دیکھا کہ وہ جیسے میری قرارت قواعد العقائد سے خوش ہوئے ویسی کسی کی قرارت سے زیادہ تر خوش ہوئے
ہون پھر مین بیدار ہو گیا اور میری آنکھو پر آنسو کا اثر تھا بسبب اون چیزے کہ مینے وہ احوال و کرامات دیکھے کیونکہ وہ ایک نعمت جسیم تھی طرف سے اسد تعالی کی خصوصاً زمانہ آخر
مین باوجود کثرت انکار اہوا کے پس ہم اسد تعالی سے اس بات کا سوال کرتے ہین کہ ہمکو عقیدہ اہل حق پر ثابت رکھے اور اوسپر ہمکو مار ڈالے ہمکو اوس پر ہمارا اور دوسرا ہمارا حشر کرے اور ہمراہ
انبیا و مرسلین و صدیقین و شہدا و صالحین کے کرے وحسن اولئک رفیقا فانہ بالفضل جدیر وعلی مایشاء قدیر **حکایت** امام یافعی رضی اللہ
عنہ فرماتے ہین بعض طاعنین امام ابو حامد رضوان اللہ علیہ نے ابو الذبیح اسمعیل بن شیخ فقیہ امام عارف ذی المناقب والکرامات والمعارف محمد بن اسمعیل حضرمی
قدس اسد ارواح الجمیع سے سوال کیا کہ آیا کتب غزالی کا پڑہنا جائز ہے تو اونہون نے جواب مین کہا انا للہ وانا الیہ راجعون محمد بن عبد اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سید الانبیاء ومحمد بن ادریس سید الایمۃ ومحمد بن محمد بن محمد الغزالی سید المصنفین ہذا جوابہ رحمۃ اللہ علیہ یہ حضرمی
شیخ فقیہ امام عارف باسد رفیع المقام ہین جنکی کرامات عظیمہ مشہور و متراودت ہین ایک دن آفتاب سے کہا تہا ٹہیر جا وہ ٹہیر گیا یہانتک کہ اوس منزل مین پہونچگئے جسکا
ارادہ کرتے تھے جائے دور سے رضی اسد عنہ وارضاہ امام یافعی نے کتاب الارشاد مین امام غزالی کے سید المصنفین ہونیکی وجہ لکہی ہے اور اونکی کتب کی مدح کی ہے اور
(۱۲۱) مرآۃ الجنان مین بہی کچھ ذکر کیا ہے **ترجمہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی** قاضی ابو الفضل عیاض بن موسی بن عیاض بن عمر
بن موسی بن عیاض بن محمد بن موسی بن عیاض یحصبی سبتی علوم حدیث ونحو ولغت وکلام عرب وایام وانساب عرب مین امام وقت تھے انکی تصانیف
مفیدہ مین منجملہ اونکے کتاب الاکمال شرح مسلم اس سے المعلم فی شرح کتاب مسلم تالیف مازری کو کامل کیا ہے اور مشارق الانوار و شفا وغیرہ قاضی مدینہ
سبتہ کے ایک مدت دراز رہے جو کہ انکا وطن ہے انکی سیرت محمود رہی انکے شیوخ یکصد نفر کو پہونچتے ہین انکی ولادت سبتہ مین نصف شعبان ۴۷۶ھ کو
ہوئی اور روز جمعہ ساتوین جمادی الآخرہ یا رمضان ۵۴۴ھ شہر مراکش مین وفات پائی باب ایلان داخل مدینہ مدفون ہوئے رحمہ اللہ کذا فی الاتحاف **ترجمہ**
(۱۲۲) **سفیان ثوری رضی اللہ عنہ** ابو عبد اسد سفیان بن سعید بن مسروق بن حبیب بن رافع الثوری الکوفی علم حدیث وغیرہ علوم کے امام ہین لوگون نے
انکے دین و ورع وثقت پر اجماع کیا ہے یہ ایک ایمہ مجتہدین مین سے ہین خطیب نے اسماء رجال مشکوۃ مین کہا ہے کہ یہ امام مسلمین ہین اور خدا کی حجت ہین
اوسکی خلق پر اپنے وقت مین جامع تھے درمیان فقہ واجتہاد وحدیث وعبادت کے علم حدیث وغیرہ مین طرف انکی منتہی ہوا انکے امر مین کسی نے اختلاف
نہین کیا ہے اقطاب اسلام وارکان دین سے ایک شخص تھے انکی ولادت زمانہ سلیمان بن عبد الملک مین ۹۹ھ مین ہوئی ایک خلق کثیر نے انسے
سماع کیا معمر واوزاعی وابن جریج ومالک وشعبہ وابن عیینہ وفضیل بن عیاض وغیرہم خلائق بسیار انسے روایت رکھتے ہین انتہی
ابن خلکان نے کہا کہتے ہین کہ شیخ الاسلام جنید رضی اللہ عنہ انکے مذہب پر تھے سفیان بن عیینہ نے کہا مینے نہین دیکھا کہ کوئی
شخص عالم حلال وحرام اونسے زیادہ تر ہو کہتے ہین کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے وقت مین راس الناس تھے بعد اونکے حضرت
ابن عباس بعد اونکے شعبی بعد اونکے سفیان سماعت حدیث شریف کی ابو اسحق سبیعی واعمش اور انکے طبقے سے کی اور انسے محمد بن
اسحق اور اونکے طبقے نے سماع کیا **حکایت** مسعودی نے مروج الذہب مین ذکر کیا ہے کہ قعقاع بن حکیم نے
کہا کہ مین نزدیک مہدی کے تھا کہ سفیان ثوری آئے مثل عامہ کے سلام کیا تسلیم خلافت نہ کی اور ربیع اوسکے سرپر
تلوار کا تکیہ لگائے منتظر حکم کا کھڑا ہوا تھا مہدی بکشادہ روئی پیش آیا اور کہا اے سفیان تم مجسے یہان اور وہان بہاگتے ہو اور تم گمان کرتے ہو اگر
مین تمہارے ساتھ ارادہ بد کرون تو قادر نہون اب مین نے تمپر قدرت پائی تم نہین ڈرتے ہو کہ تمہارے حق مین حکم کرون سفیان نے

کہا اگر تو مجھہ مین حکم کریگا تو ملک قاصد کو میان حق و باطل کے فارق ہی تجھہ مین حکم کریگا ربیع نے کہا ای امیر المومنین اس ایسے جاہل کو پہونچتا ہی
کہ آپ کے ساتہہ ایسی بات کرے حکم دو تو مین اسکی گردن ماردن مہدی نے اوسکو خاموش کیا اور کہا اگر ایسے لوگون کو مار ڈالون تو مین شقی
ہوجاؤن واسطے اوسکے قضای کوفہ لکھو باین مضمون کہ کسی حکم مین اونپر اعتراض نہ کیا جاے سفیان نے اوسکو لیکر جب باہر آئے تو ورقہ کو دجلہ مین
ڈالکر بہاگ گئے ہر شہر مین اونکی جستجو کی نہ ملے ناچار شریک بن عبداللہ نخعی کو بجای اونکے مقرر کیا انکی وفات بصرے مین ۱۶۱ھ ہجری مین ہوئی شب
کو عشا کے وقت سلطان کی پوشیدگی کی حال مین دفن ہوے انہون نے کوئی اولاد نہین چہوڑی ثوری بفتح اول نسبت ہی طرف ثور بن عبد مناة
کے ایک اور ثوری ہین بنی تمیم مین اور ایک ہمدان کے بہی ہین کذا فی الاتحاف ٭ **ترجمہ حضرت حارث محاسبی رضی اللہ عنہ**
شیخ کبیر عارف معدن اسرار و حکم معارف امام الطریقہ لسان الحقیقہ حارث بن اسد المحاسبی بضم المیم بصری الاصل یہ اون حضرات مین سے ہین
جنکے لیے علم ظاہر و باطن و فضائل فاخرہ و محاسن جمیلہ جمع ہوئے ہین سلوک و مواعظ و اصول مین انکی تصانیف ہین انکی کتب مشہورہ نفیسہ سے کتاب الرعایہ
ہی منجملہ انکے دقیق ورع کے یہ ہی کہ وہ اپنے والد ماجد سے ستر ہزار درہم کے وارث ہوے تہے انہون نے اون مین سے کچہہ نہ لیا کیونکہ ان کے والد
قائل بالقدر تہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت صحیح ہوئی ہی کہ آپ نے فرمایا ہی لا یتوارث اهل ملتین شتی ان کا انتقال ہوا
اور یہ ایک درہم کے حاجتمند تہی انکی والدنے ضیاع و عقار چہوڑا تہا انہون نے اوسمین سے کچہہ نہ لیا یہ مشہور ہی کہ یہ محفوظ تہے جب اپنے ہاتہہ کو
مشتبہ کہانے کیطرف دراز کرتے تو انکی انگشت مین ایک رگ حرکت کرتی تو اوسکے کہانیسے باز رہتی یہ منجملہ شیوخ حضرت جنید رضی اللہ عنہ کے
ہین محاسبی کی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اپنے نفس کا کثرت سے محاسبہ کرتے تہے انکی وفات ۲۴۳ھ ہجری مین ہوئی کذا فی مرآۃ الجنان **حضرت ذوالنون
رضی اللہ عنہ** شیخ ولی کبیر شہیر عارف باللہ الخبیر ابو الفیض ثوبان وقیل ابن ابراہیم المصری المعروف بذی النون احد رجال الطریقہ کان لسان
ہذا الشان واوحد وقتہ علما و ورعا وحالا وادبا انکے والد نوبی تہے اکثر حکایات انکی محاسن المسنین مین مذکور ہین اور بعض مرآۃ الجنان مین منجملہ
انکے کلام کے یہ ہی من علامۃ المحب للہ متابعۃ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اخلاقہ وافعالہ واوامرہ وسننہ وسئل عن التوبہ
فقال توبۃ العوام من الذنوب وتوبۃ الخواص من الغفلۃ انکی وفات ۲۴۵ھ ہجری مین ہوئی کذا فی مرآۃ الجنان **ترجمہ حضرت سہل تستری
رضی اللہ عنہ** قدوۃ السالکین حجۃ اللہ علی العارفین کریم المقامات عظیم الکرامات الولی الکبیر العظیم الشہیر ابو محمد سہل بن عبداللہ التستری قدس اللہ روحہ
المتوفی فی شہر المحرم ولہ نحو من ثمانین سنۃ سلوک و مواعظ مین ان کا کلام جلیل ہی سبب انکے سلوک طریق کا ان کے ماموں محمد بن سوار ہوئے کہا کہ
مین تین برس کا تہا مین رات کو اوٹہتا میرے ماموں محمد بن سوار کی نماز کی طرف نظر کرتا وہ کہتے ای سہل تو جا اور سو رہ تو نے میرے دل کو مشغول
کردیا ایک دن اونہون نے مجہسے کہا کیا تو اسکا ذکر نہین کرتا ہی جسنے تجکو پیدا کیا مینے کہا مین اوسکو کسطرح یاد کرون کہا تو رات کو اپنے بچہونے پر
دل سے کہہ تین بار اللہ معی اللہ ناظری اللہ شاہدی مینے کئی رات اسکو کہا پہر مینے اونکو خبر کی فرمایا تو اسکو ہر رات سات بار کہہ مینے اوسکو کہا
پہر خبر دی تو فرمایا کہ ہر روز گیارہ بار اسی طرح کہہ بعض نے کہا کہ رسالے مین یون کہا ہی کہ ہر رات گیارہ بار کہہ مین گمان کرتا ہون کہ یہی اصح وانسب ہے
کیونکہ رات غفلت کا وقت ہی ذکر اوسمین افضل ہوتا ہی کہا بس مینے اسکو میری دل مین اوسکی حلاوت واقع ہوئی پہر بعد سال بہر کے مجہسے فرمایا کہ جو تجہے
تجہکو سکہایا ہی اوسکو یاد رکہہ پہیرا اوسپر مداومت کر یہان تک کہ تو قبر مین داخل ہو کیونکہ وہ تجہے دنیا و آخرت مین نفع دیگا کہا بس مین کئی برس اسی
پر رہا مینے اپنے سر مین اوسکی حلاوت پائی پہر ایک دن مجہسے میرے ماموں نے فرمایا کہ جس شخص کے ساتہہ اللہ ہو اور وہ اوسکا ناظر و شاہد ہو کیونکر وہ اوسکی معصیت کرے
خبردار معصیت سی بچنا کہا پہر مجکو مکتب کیطرف بہیجا مینے کہا مین ڈرتا ہون کہ مجہپر میرا ہم متفرق ہو جاے لیکن تم معلم سے شرط کرلو کہ مین گہڑی بہر اوسکے پاس جاؤن سیکہون اور

لوٹ آون پس مینے قرآن شریف حفظ کرلیا اور مین چھ یا سات برس کا تھا ہمیشہ روزہ رکھتا اور میری قوت جو کی روٹی تھی بارہ برس تک پھر مجھی ایک
مسئلہ واقع ہوا اور مین تیرہ برس کا تھا پس مینے درخواست کی کہ مجھی بصری کی طرف بھیجدو کہ مین اوسکو پوچھون پھر بصرہ مین آیا اوسکے علما سے سوال کیا
میری تسلی نہوئی پھر مین عبادان کی طرف گیا ایک آدمی کے پاس کہ اوسکو ابو حبیب حمزہ بن عبداللہ عبادی کہتے تھے مینے اونسے اوس مسئلہ کا سوال کیا
اونھون نے مجھے جواب دیا مین ایک مدت اونکے پاس ٹھیرا رہا اونکے کلام سے نفع لیتا اونکے ادب سے متادب ہوتا تھا پھر تستر کی طرف لوٹ آیا پھر
مینے اپنی قوت کو اوسپر اقتصار کیا کہ میرے واسطے ایک درہم کا ایک فرق جو کا خریدا جاتا پیسا جاتا پکایا جاتا سحر کے وقت ہر رات ایک اوقیہ پر بغیر نمک
و سالن کے افطار کرتا یہ ایک درہم مجھے سال بھر کفایت کرتا پھر مینے قصد کیا کہ مین رات خالی شکم رہون پھر اوسکو پانچ پھر سات کیا یہانتک کہ پچیس
رات کو پہونچا اس حال پر مین بیس برس رہا پھر مین نکلا کئی سال زمین مین سیاحت کرتا پھرا پھر لوٹ کر تستر کی طرف آیا اور مین ساری رات قیام
کرتا تھا انکی وفات ۲۸۳ھ ہجری مین ہوئی کذا فی مرآۃ الجنان **ترجمہ حضرت شقیق بلخی رضی اللہ عنہ** ابو علی شقیق بن ابراہیم بلخی مشائخ خراسان
سے ہین لہ لسان فی التوکل حسن الکلام فیہ حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہین اونسے طریق لیا اور یہ اوستاذ ہین حاتم اصم رضی اللہ
عنہ کے یہ تجارت کے واسطے بلاد ترک کی طرف گئے تھے اور یہ زعم تھے اونکے بتخانے مین داخل ہوے انھون نے اونکے عالم سے کہا کہ تو جسمین ہے
وہ باطل ہے اور اس خلق کا ایک خالق ہی کہ اوسکے مثل کوئی شی نہین ہی ہر شی کا رزق دینے والا ہی اوسنے اونسے کہا کہ تیرا قول تیرے فعل کے
موافق نہین ہی شقیق نے کہا کیونکر اوسنے کہا کہ تونے زعم کیا کہ تیرا ایک خالق ہر شی پر قادر ہی اور تونے یہانتک واسطے طلب رزق کے تعب
اوٹھایا شقیق فرماتے ہین کہ میرے زہد کا سبب ترکی کا کلام ہوا پھر یہ لوٹے اور اپنا سارا مملوکہ خیرات کردیا اور علم طلب کیا انکی وفات ۱۵۳ھ
مین ہوئی رحمہ اللہ تعالی ابن جوزی نے انکا ذکر شذور مین کیا ہی کذا فی تاریخ ابن خلکان **ترجمہ حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ**
ابو الحسن سری بن المغلس سقطی رجال طریقت و ارباب حقیقت کے ایک شخص ہین ورع و علوم توحید مین اپنے وقت کے یکتا ہین حضرت ابو القاسم جنید
کے ماموں اور اونکے اوستاذ اور حضرت معروف کرخی کے شاگرد ہین **حکایت** ایک دن یہ اپنی دکان مین تھے کہ انکے پاس معروف تشریف لائے
اور اونکے ہمراہ ایک یتیم بچہ تھا انسے کہا کہ تو اسکو کپڑا پہنا دے سری کہتے ہین کہ مینے اوسے کپڑے پہنا دیے معروف اس سے خوش ہوے اور فرمایا
اللہ تعالی تیرے دنیا کو مبغوض کردے اور جسمین تو ہی اوس سے تجھے راحت دے مین دکان سے کھڑا ہوا اور کوئی چیز دنیا سے زیادہ تر
مبغوض میری طرف نہ تھی اور مین جس حال مین ہون سب برکات معروف سے ہی **حکایت** حضرت سری فرماتے ہین کہ ایک رات مینے اپنا ورد پڑھا
اور پانون محراب مین دراز کردیے مجھے ندا کی گئی ای سری تو اسی طرح ملوک کی مجالست کرتا ہی پس مینے اپنے پانون سمیٹ لیے اور مینے کہا قسم ہی تیری
عزت کی کہ مین کبھی اپنے پانون دراز نکرونگا حضرت جنید فرماتے ہین کہ اٹھانوے برس گذر گئے وہ لیٹے ہوے دکھائی نہین دیے مگر اپنے غسل مین
اور مرض موت مین **معنی متصوف** حضرت سری نے فرمایا کہ متصوف نام ہی واسطے تین معنون کے متصوف وہ ہی کہ نہ بجھاوے نور اوسکی معرفت کا
اوسکی ورع کے نور کو اور کلام نہ کرے ساتھ باطن کے علم جسکو ظاہر کتاب اوسپر نقض کرے اور کرامات اوسکو آمادہ نکرے ہتک محارم اللہ تعالی پر
حکایت حضرت سری سقطی نے فرمایا مین دوست رکھتا ہون کہ ایسا لقمہ کھاؤن جسمین کوئی تبعہ نہو اور نہ واسطے کسی مخلوق کے اوسمین کسی طرح منت ہو
سو مینے نہین پایا میرے پاس حی جرجانی آئے بالاخانہ کا دروازہ ٹھونکا مین اونکی طرف نکلا مجھسے کہا ای سری تیرا نمک گٹا ہوا ہی مینے کہا ہان کہا تو
فلاح نہ پائیگا پھر کہا اگر اللہ عز وجل لوگون کو فہم قرآن سے عقیم کردیتا تو کھیتی کرنیوالا کھیتی نکرتا نہ تاجر تجارت کرتا نہ اوسکو لوگ رستون مین پڑھتے
پھر وہ چلدیے پس مجھے تعب مین ڈالا اور مجھکو رولایا **حکایت** حضرت سری فرماتے ہین کہ مین اپنے واسطے طلب صدیق مین تیس برس رہا

پس وہ میرے ہاتھہ نہ لگا بعض پہاڑون مین میا اگذر ہی تو میں نے پرہوا ہر طرف اللہ کو ڈھونڈتے اوس جگہہ مین ٹھہرنے کا اونسے پوچھا انھون نے
کہا اس غار مین ایک شخص ہی کہ وہ اپنے [illegible] اللہ تعالیٰ کے اذن سے اچھے ہو جاتے ہین اور اوسکی دعا کی برکت سے مین ٹھہر گیا
اونکے ساتھہ انتظار کرنے لگا پس ایک شخص نکلا [illegible] کا جبہ تھا اوسنے اون لوگون کو چھوا اور اونکے واسطے دعا کی وہ بمشیت اللہ عز وجل
اپنی بیماریون سے اچھے ہوتے تھے [illegible] اوسنے کہا ای سری تو چھوڑ دے وہ تجھے تد یکھے کہ تو اوسکے غیر سے اُنس کرے پھر تو اونکی
آنکھہ سے گر جا [illegible] انکی وفات ۲۵۱ھ یا [illegible] چھہ رمضان بعد فجر کے ۲۵۷ھ یا ۲۵۳ھ کو بغداد مین ہوئی اور شونیزیہ مین دفن ہوئے خطیب نے
تاریخ بغداد مین کہا ہے کہ مقبرہ شونیزی [illegible] اوس محلہ کی ہی جو معروف بہ شہر قریب نہر عیسی بن علی ہاشمی کے اوسنے اپنے بعض شیوخ سے
سنا ہے وہ کہتے تھے کہ مقابر قریش قدیم سے معروف بمقابر شونیزی صغیر تھے اور وہ مقبرہ جو تونہ کے ورے ہی وہ معروف بمقبرۂ شونیزی کبیر ہی دونون
[illegible] انھین سے ہر ایک شونیزی کہتی تہی اور انمین سے ہر ایک ان دونون قبرستانون سے ایک مین مدفون ہوا ہی اور قبرستان اوسکی طرف منسوب ہوا واللہ اعلم
قبر شریف حضرت سری کی ظاہر معروف ہی اور اوسکے پہلو مین حضرت جنید رضی اللہ عنہ کی قبر ہی مُغَلِّس بضم میم وفتح غین معجمہ وکسر لام مشدد اور بعد اوسکے
سین مہملہ ہی حضرت سری یہ شعر بہت پڑھا کرتے تھے ؎ اذا ما شکوت الحب قالت کذبتنی + فمالی اری الاعضاء منک کواسیا
فلا حب حتی یلصق الجلد بالحشا + وتذبل حتی لا تجیب المنادیا + کذا فی تاریخ ابن خلکان امام یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان مین تاریخ انکی
وفات کی علاوہ تاریخ مذکورہ کے ۲۵۳ھ لکھی ہی بلکہ اسکو اول لکھا ہی بعد کو اور تاریخین لکھی ہین اور بجای فلا حب کے فما الحب اور بجای تذبل کے
تذہل لکھا ہی اور یہ شعر اور زیادہ کیا ہی ؎ وتنحل حتی لا یبقی لک الہوی + سوی مقلۃ تبکی بہا وتناجیا **ترجمہ شیخ ابن الفارض**
رضی اللہ عنہ ابو حفص عمر بن ابی الحسن علی بن المرشد بن علی الحموی الاصل المصری المولد والدار والوفاۃ المعروف بابن الفارض المنعوت
بالشرف ۵۷۶ھ یا ۵۶۰ھ مین پیدا ہوے اسکے سوا اور قول بھی ہین مرد صالح کثیر الخیر قدم تجرد پہ تھے ایک زمانہ مکہ مشرفہ کے مجاور رہے حسن الصحبۃ
محمود العشرۃ تھے انکا ایک دیوان لطیف ہی اور انکا اسلوب طرز اس دیوان مین رائق وظریف ہی فقرا کی چال چلتے ہین انکا ایک قصیدہ بمقدار چھہ سو
کے فقرا کی اصطلاح ونہج پر ہی تصوف مین وہ تائیہ کبری کے ساتھہ معروف ومشہور ہی یا ساتھہ نظم السلوک کے اول اوسکا یہ ہی ؎ سقتنی حمیا
الحب راحۃ مقلتی + وکاسی محیا من عن الحسن جلّت انکی وفات قاہرہ مین ۶۳۲ھ کو ہوئی انکا ترجمہ تاج مکلل مین فی الجملہ بسط سے لکھا ہے +
ترجمۂ علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ ابن یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان مین بذیل حوادث ۷۲۸ھ ہجری تحریر فرمایا ہی کہ اسی سال مین شیخ
حافظ کبیر تقی الدین احمد عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن تیمیہ کا انتقال ہوا قلعۂ دمشق مین بحالت قید اور پانچ مہینہ پہلے وفات سے اونکا دوات
وورق روک دیا گیا تھا انکی ولادت دسوین ربیع الاول روز دوشنبہ ۶۶۱ھ کو حران مین ہوئی ایک جماعت سے سماع کیا اور حفظ علم حدیث اور اصلین
مین فائق ہوے غایت درجہ کے ذکی تھے کہتے ہین کہ انکی مصنفات دو سو مجلد سے زیادہ ہین انتہی جناب توفیق رحمہ اللہ تعالیٰ نے اِنکا ترجمہ حافظ اپنی
مصنفات مین لکھا ہی کتاب اتحاف مین ایک جزو سے زیادہ مین اِن کا ترجمہ تحریر فرمایا ہی انکی تصانیف کو نام بنام ذکر کیا ہی اور اکثر حالات اور مناقب انکی
لکھے ہین رحمہ اللہ تعالیٰ **ترجمۂ امام نووی رضی اللہ عنہ صاحب شرح مسلم** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان مین بذیل حوادث
۶۷۶ھ تحریر فرمایا ہی وفی السنۃ المذکورۃ توفی الفقیہ الامام شیخ الاسلام مفتی الانام المحدث المتقن المحقق الموفق النجیب الحبر المفید المقرب لبعید محرر المذہب
ومہذبہ وضابطہ ومرتبہ احد العباد الورعین الزہاد العالم العامل المحقق الفاضل الولی الکبیر السید الشہیر ذو المحاسن العدیدۃ والسیرۃ الحمیدۃ والتصانیف المفیدۃ
الذی فاق جمیع الاقران وسارت بمحاسنہ الرکبان واشتہرت فضائلہ فی سائر البلدان وشوہدت منہ الکرامات وارتقی فی علا المقامات ناصر السنۃ ومعتمد الفتاوی

الشیخ محی الدین نووی یحیی بن شرف بن مری بن حسن الشافعی مؤلف الروضہ والمنہاج والمناسک وتہذیب الاسماء واللغات وشرح مسلم وشرح المہذب وکتاب التبیان فی کتاب الارشاد وکتاب التقریب والتیسیر وکتاب الریاض وکتاب الاذکار وکتاب الاربعین وطبقات الفقہاء الشافعیہ اختصر من کتاب ابن الصلاح وزاد علیہ اسماء نبہ علیہا وغیر ذلک مما انتفع بہ فی سائر الجہات وظہر بہ النفع والبرکات بعض مورخین واہل طبقات نے کہا ہے کہ انکی ولادت ۶۳۱ھ عشرہ اوسط محرم میں ہوئی اور ۶۴۹ھ میں دمشق کو آئے ساڑہے چار مہینہ میں تنبیہ پڑہی اور بقیہ سال میں ربع مہذب کا حفظ کرلیا قریب دو برس کے تہے اپنا پہلو زمین پر نہیں رکہتے تہے اور دن رات میں بارہ درس پڑہتے تہے انکے پڑہنے کی کیفیت بیان کی ہے

حکایت انسے منقول ہی کہ ایک دن مینے طب کے ساتہہ شغل کرنیکا ارادہ کیا پس مینے قانون خریدا پہر سے قلب پر تاریکی ہوگئی اور کئی دن ایسا رہا کہ کسی چیز کا شغل نہیں کرتا تہا پس مینے فکر کی تو ناگاہ وہ قانون سے تہی مینے اوسکو فی الحال بیچ ڈالا کہتے ہیں کہ وہ حمام میں داخل نہیں ہوتے اور نہ فواکہ دمشق سے کہاتے تہے آدہ دن رات میں سوای بعد عشا کے کہانے کے نہیں کہاتے تہے اور نہ سوا آخر سحر کے پینے کے پیتے تہے اور کثیر السہر تہے عبادت وتلاوت وتصنیف میں خشونت عیش وورع پر صابر تہے **حکایت** مشہور ہی کہ بعض مشائخ صوفیہ کا اقتدا کرتے تہے اور شیخ شہیر عارف باللہ الخبیر ولی کبیر یاسین المزین ہیں اونکے ساتہہ باادب رہتے اونکی مجالست کرتے اون کا اشارہ قبول کرتے مجہے بعض علماء نے خبر دی کہ شیخ نے اونکو اونکی موت سے پہلے یہ مشورہ دیا تہا کہ تم کتب مستعار کو جو تمہارے پاس ہیں پہیر دو اور اپنے گہر والون کی زیارت کرو اونہوں نے یہی کیا پہر اونہوں نے اونہیں کے پاس ۲۴ رجب ۶۷۶ھ کو وفات پائی اور اونکی ڈاڑہی میں کئی بال سفید تہے رحمہ اللہ تعالی امام یافعی نے امام نووی کو خواب میں دیکہا اونہوں نے انکو یہ دعا دی وفقک اللہ ومنحک فضلا یا کہا من فضلہ وثبتک بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ امام یافعی کہتے ہیں مجہے یہ بات پہونچی ہی کہ اونکے آنسو اونکے رخسار پر رات کو بہتے پہر یہ شعر پڑہتے تہے لئن کان ہذا الدمع ہجری صبابۃ + علی غیر لیلی فہو دمع مضائع یہ تلخیص ہے مرآۃ الجنان کی

ترجمہ شیخ ابن الشجاع حنفی رحمہ اللہ تعالی محمد عبد الکریم بن عثمان المعروف بابن الشجاع انکو فروع واصول میں ید طولی تہا شمس الدین عبد اللہ بن عطاء سے اخذ کیا ۶۷۶ھ ہجری میں وفات پائی کذا فی الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ

ترجمہ امام یافعی رضی اللہ عنہ صاحب روض الریاحین ومرآۃ الجنان وارشاد وکفایۃ المعتقد وغیرہ مؤلفات نافعہ عبد اللہ بن اسعد بن علی بن سلیمان بن فلاح ابو محمد عفیف الدین الیافعی الیمنی المکی ۷۰۰ھ ہجری سے کچہ پہلے پیدا ہوئے جس وقت انکے والد ماجد نے انپر آثار فلاح کے دیکہے تو انکو عدن بہیجدیا شرف الدین قاضی عدن وبصال پر علم کا شغل کیا اور اپنے بلاد کی طرف لوٹ آئے اور خلوت وتنہائی انکو محبوب ہوئی پہر مکہ معظمہ کے مجاور ہوئے اسنوی نے کہا ایک امام تہے جنکے علوم سے ہدایت لیجاتی اور انکے نور سے راہ ملتی تہی تصانیف کثیرہ انواع علوم میں تصنیف کیے اور شعر حسن کہتے تہے ابن رافع نے کہا کہ انکا ذکر مشہور ہوا اور ان کا شہرہ دور دور پہونچا تصوف واصول میں ماہ جمادی الآخرہ ۷۶۸ھ ہجری کو مکے میں وفات پائی کذا فی طبقات ابن شہبہ کذا فی التعلیقات السنیہ للمولوی عبد الحی اللکنوی رحمہ اللہ تعالی خاکسار عفا اللہ عنہ نے انکا ترجمہ مبارکہ محاسن المحسنین میں لکہا ہی یہان منظور یہ ہی کہ بعض مناقب وبشارات انکے جو خود اونہوں نے مرآۃ الجنان میں ذکر فرمائے ہیں اور حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت رضی اللہ عنہ نے اپنے ملفوظات میں ذکر کیے ہیں دہ لکہے جائیں تاکہ انکی قدر ومنزلت خوب دلنشین ہوجاے حضرت مخدوم کئی سال انکی خدمت بابرکت میں مکہ معظمہ میں رہے اور فیض کثیر حاصل کیا چنانچہ اونکے ملفوظات اسکے شاہد عدل ہیں **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ مرآۃ الجنان میں بذیل حوادث ۷۴۸ھ ہجری تحریر فرماتے ہیں شیخ کبیر ولی شہیر شیخ عمر معروف بابن الصفار کی میں نے بہت کچہ انکی زندگی میں دیکہا ہی اور بعد وفات کے اونہیں نے خواب میں میرے واسطے دعا کی بعد اسکے کہ مینے اونسے سوال کیا اور کہا کہ تم اپنے سے میرے نہیں ہو